بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۸۰۰ احادیث کا مجموعہ

جس میں سُنی عقائد اور حنفی احکام پر احادیث یکجا کر دی گئی ہیں

تصنیف

شیخ الحدیث والتفسیر

پیر سائیں غلام رسول قاسمی قادری نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ

رحمۃ للعالمین پبلیکیشنز

بشیر کالونی سرگودھا 048-3215204

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ضابطہ

نام کتاب .... **اَلْمُسْتَنَد**

مصنف .... شیخ الحدیث والتفسیر
پیر سائیں غلام رسول قاسمی قادری نقشبندی
دامت برکاتہم العالیہ

کمپوزنگ .... طارق سعید، محمد کاشف سلیم

معاون تخریج .... محمد کاشف سلیم، طارق سعید، اظہر عباس،
محمد حسنین، مصطفیٰ حسین، محمد عدنان

صفحات 712

بار اول 1427ھ (عربی مع اعراب) تعداد-1,000

بار دوئم 1431ھ (ترجمہ وتخریج) تعداد-1,100

بار سوئم 1435ھ (ترجمہ وتخریج) تعداد-1,100

بار چہارم 1435ھ (ترجمہ وتخریج) تعداد-/1,100

بار پنجم 1435ھ (ترجمہ وتخریج) تعداد-/1,100

ناشر .... رحمۃ للعالمین پبلی کیشنز بشیر کالونی سرگودھا

قیمت .... -/1800روپے

ملنے کا پتہ .... رحمۃ للعالمین پبلی کیشنز بشیر کالونی سرگودھا
0303-4367413 - 03016002250

مقدمہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ

کافی عرصہ پہلے فقیر کو خیال آیا تھا کہ دنیا بھر سے تمام ذخیرہ احادیث کو یکجا کر کے ترتیب دے دیا جائے اور قرآن مجید کی طرح حدیث کی صرف ایک ہی کتاب تیار کر دی جائے۔ لیکن معاً یہ خیال بھی آ گیا کہ یہ کام مشقت طلب ہونے کے ساتھ ساتھ اتنا فائدہ مند بھی نہیں۔ کون اتنے بڑے ذخیرہ احادیث کو خریدے گا اور کون پڑھے گا؟ اور کسی عربی دان نے خرید کر پڑھ بھی لیا تو اردو خوانوں اور دیگر زبان والوں کے لیے ترجمہ ضروری ہوگا۔ اسکے باوجود اصل کتب بخاری مسلم صحاح ستہ وغیرہ سے کسی قیمت پر بے نیاز نہیں ہوا جا سکتا۔ ایسا کام کر کے محض ایک نام تو پیدا کیا جا سکتا ہے مگر یہ اس دور کی اہم ضرورت نہیں۔

بالآخر فقیر نے ترجیح اس بات کو دی کہ ایک نہایت مختصر ذخیرہ احادیث تیار کر دیا جائے جس میں عصر حاضر کی ضروریات کے مطابق تمام تر اسلامی عقائد اور تمام تر حنفی احکام کو یکجا کر دیا گیا ہو۔ اہل سنت کے عقائد اس کتاب میں اس طرح یکجا کر دیے گئے ہوں کہ اس کتاب کو پڑھ لینے کے بعد کسی دوسری کتاب میں تلاش کرنے کی حاجت نہ رہے۔

اس کے علاوہ نماز روزہ، زکوۃ، حج، نکاح، طلاق، معاشیات، سیاسیات، تصوف، اخلاق، معاشرت، میراث اور طب وغیرہ پر جدید دور کے تقاضے مدنظر رکھے گئے ہوں اور دنیا میں آج تک ایسی جامع کتاب نہ لکھی گئی ہو۔ جو شخص اس کتاب کو پڑھ کر سمجھ لے وہ اسلام سے آگاہ و آشنا ہو جائے اور اگر اسی کتاب کو اسلامی مدارس کے نصاب میں شامل کر لیا جائے تو یہ کتاب کسی لحاظ سے اپنے اندر کوئی کمی نہ رکھتی ہو۔ جگہ جگہ اسی کتاب کے کورسز کرائے جائیں اور خصوصاً گرمی کی چھٹیوں میں یا رمضان شریف کے مہینے میں یہ کتاب سکولوں کالجوں کے طلباء کو پڑھا دی جائے تو اللہ کی مہربانی سے ان کی زندگیاں سنور جائیں۔ جس بہن بیٹی کے پاس یہ کتاب موجود ہو وہ اس کتاب پر قرآن کے بعد سب سے زیادہ بھروسہ کر سکے۔ کسی صاحب مسند وارشاد نے یہ کتاب پڑھ لی ہو تو وہ اپنے مریدین کو اچھی رہنمائی دے سکیں اور اس کتاب کو اپنے پاس رکھیں۔

حنفی احکام کو ترجیح دینے کی وجہ یہ ہے کہ دنیا میں اکثریت احناف ہی کی ہے۔ پورا پاکستان اور ہندوستان، بنگلا دیش اور اردگرد کی ریاستیں، افغانستان، روس سے آزاد ہونے والی تمام مسلم ریاستیں، ازبکستان وغیرہ سب حنفی ہیں، اس کے علاوہ انڈونیشیا، ملائشیا، حتیٰ کہ ایران کے سنی اور عرب ممالک کے بے شمار مسلمان حنفی ہیں۔ غیر مسلم ممالک چین، برطانیہ، امریکہ وغیرہ میں بھی احناف بلکہ بعض ممالک میں پاکستانیوں کی اکثریت ہے۔ الغرض مسلمانوں میں ۸۰ فیصد سے زائد حنفی ہیں۔

اللہ تعالیٰ دیگر کتب حدیث کے مصنفین کو بھی اجرِ عظیم عطا فرمائے اور ان کی کتب کو مزید ترقی دے اور مسلمانوں کی اتنی بھاری اکثریت کے لیے سنی عقائد اور حنفی احکام کو یکجا کر دینے کی ہماری اس ادنیٰ سی کاوش کو بھی اپنی بارگاہ میں شرف قبول سے نوازے آمین۔

چنانچہ فقیر نے یہ سب کچھ سوچنے کے بعد مسنون طریقے سے اللہ کریم جل شانہٗ سے استخارہ کیا اور کتاب لکھنے کی اجازت ملنے کے بعد قلم اٹھایا اور الحمد للہ اس کتاب کے اصل نسخہ کو مرتب کرتے وقت فقیر ہر وقت با وضو رہا۔

اس کتاب کی ترتیب اس طرح ہے کہ ہر باب یا فصل کا نام فقہی تحقیقات کا خلاصہ ہوتا ہے۔ اس کے بعد متعلقہ آیات قرآنی لکھی گئی ہیں اس کے بعد احادیث لکھی گئی ہیں اور باب یا فصل کے آخر میں اگر ضروری سمجھا ہے تو روافض کی کتب سے احادیث ان کی تردید کی غرض سے لکھ دی ہیں۔

یہ کتاب پہلی بار 2006ء میں صرف عربی متن کے ساتھ چھپی تھی۔ الحمد للہ ملک کے طول و عرض میں اللہ تعالیٰ نے اسے خوب پذیرائی سے نوازا۔ علماء کرام نے نہایت وسعتِ قلبی سے اسے خوب خراجِ تحسین پیش فرمایا۔ حضرت شیخ الحدیث علامہ محمد اشرف صاحب سیالوی دامت برکاتہم نے اسے متعدد بار پڑھا اور لکھ کر دیا کہ میں نے اس سے قبل ایسی جامع کتاب نہیں دیکھی اور انہوں نے اسے اپنے مدرسہ میں شامل نصاب کیا۔

حضرت پیر طریقت قبلہ پیر علاؤ الدین صاحب صدیقی دامت برکاتہم نے بھی اسے محی الدین اسلامی یونیورسٹی نیریاں شریف کے نصاب میں شامل فرمایا۔ قلیل عرصہ میں یہ کتاب متعدد مدارس میں رائج کر دی گئی۔ بہت سے علماء نے اپنی مساجد میں نمازوں کے بعد اس کی تدریس شروع کر دی۔

تنظیم المدارس کے سربراہ حضرت علامہ مفتی منیب الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم نے اس کی تخریج کرنے کا پرزور مشورہ دیا اور بعض علماء نے اس کا ترجمہ کرنے کو فرمایا۔

چنانچہ اس بار مکمل تخریج، تحقیق اور اردو ترجمہ کے ساتھ نیا ایڈیشن پیشِ خدمت ہے۔ تحقیق کرتے وقت بعض موضوع احادیث کو نکالنا پڑا اور بعض صحیح احادیث کو داخل کرنا پڑا۔ اس کی تخریج میں فقیر کے ساتھ تعاون کرنے والے چند ساتھیوں کا ذکرِ خیر کرنا ضروری ہے۔ محمد کاشف سلیم، محمد طارق سعید، اظہر عباس، محمد حسنین، مصطفیٰ حسین، محمد عدنان۔ اللہ کریم ان سب نوجوانوں کو اجرِ عظیم عطا فرمائے اور دینِ متین کی خدمت کی توفیق بخشے۔ آمین

فقیر غلام رسول قاسمی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْعَقَائِدِ

عقائد کی کتاب

قال اللّٰه تعالٰى اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ [البقرة:٤] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ لوگ جو کچھ آپ پر نازل ہوا ہے اور جو کچھ آپ سے پہلے نازل ہوا ہے اس پر ایمان رکھتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ وَقَالَ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ [البقرة:٢٨٥] اور فرماتا ہے: رسول اس پر ایمان لائے جو ان پر نازل ہوا ان کے رب کی طرف سے اور مومن بھی ایمان لائے۔ سب ایمان لائے اللہ پر، اور اس کے فرشتوں پر، اور اس کی کتابوں پر، اور اس کے رسولوں پر۔

بَابُ فَاتِحَةِ الْحَدِيْثِ

باب فاتحۃ الحدیث (احادیث کا خلاصہ)

(1)۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرٰى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهٗ مِنَّا أَحَدٌ حَتّٰى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ وَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِيْ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَ تُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَ تُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ وَ تَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَعَجِبْنَا لَهٗ يَسْئَلُهٗ وَيُصَدِّقُهٗ قَالَ فَأَخْبِرْنِيْ عَنِ الْإِيْمَانِ قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَأَخْبِرْنِيْ عَنِ الْإِحْسَانِ قَالَ: أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهٗ يَرَاكَ قَالَ

فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ قَالَ : مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَمَارَاتِهَا قَالَ : أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا ثُمَّ قَالَ لِي يَا عُمَرُ أَتَدْرِي مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهُ جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۹۳، ابوداؤد حدیث رقم:٤٦٩٥، ترمذی حدیث رقم:٢٦١٠، سنن النسائی حدیث رقم:٤٩٩١، ابن ماجة حدیث رقم:٦٣]۔

ترجمہ: سیدنا عمر فاروق ؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ شدید سفید کپڑوں والا اور شدید سیاہ بالوں والا آدمی آیا۔ اس آدمی پر سفر کے آثار نہیں تھے اور ہم میں سے کوئی بھی اسے نہیں جانتا تھا۔ حتیٰ کہ وہ شخص نبی کریم ﷺ تک پہنچا اور آپ ﷺ کے گھٹنوں کے ساتھ اپنے گھٹنے ملا کر بیٹھ گیا۔ اس نے اپنے ہاتھ رانوں پر رکھ لیے۔ اور کہا کہ اے محمد، مجھے اسلام کے بارے میں بتائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دو۔ اور نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو اور اگر طاقت ہو تو حج کرو۔ اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ ہم اس بات پر حیران ہوئے کہ یہ شخص پوچھ بھی رہا ہے اور تصدیق بھی کر رہا ہے۔ پھر اس نے کہا مجھے ایمان کے بارے میں بتائیں۔ فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، آخرت کے دن پر اور خیر اور شر کی تقدیر پر ایمان رکھو۔ اس آدمی نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ پھر اس نے کہا کہ مجھے احسان کے بارے میں بتائیں۔ فرمایا: احسان یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو جیسے تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھتے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اس نے کہا مجھے قیامت کے بارے میں بتائیں۔ فرمایا: جس سے اس کے بارے میں پوچھا جا رہا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ اس نے کہا! مجھے قیامت کی نشانیاں بتائیں۔ فرمایا: قیامت کی نشانیاں یہ ہیں کہ کنیز اپنے مالک کو جنم دے اور تم ننگے پاؤں والے، ننگے بدن والے، بڑے اہل وعیال والے اور بکریاں چرانے والے لوگوں کو لمبی لمبی عمارتیں بناتا ہوا دیکھو۔ پھر وہ آدمی چلا گیا۔ میں کچھ دیر ٹھہرا۔ مجھ سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے عمر! جانتے ہو یہ سوال کرنے والا کون تھا؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: یہ جبریل تھے تمہیں دین سکھانے آئے تھے۔

(2)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ ، إِذْ أَقْبَلَ شَابٌّ جَمِيلٌ حَسَنُ اللِّمَّةِ طَيِّبُ الرِّيحِ ، عَلَيْهِ ثِيَابٌ بِيضٌ فَقَالَ،

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ ، فَرَدَّ النَّبِيُّ ﷺ وَرَدَدْنَا ثُمَّ قَالَ أَدْنُو يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ أُدْنُهْ ، فَدَنَا دَنْوَةً أَوْ دَنْوَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ مُوَقِّرًا لَهُ ثُمَّ قَالَ أَدْنُو يَا رَسُولَ اللّٰهِ ؟ فَقَالَ أُدْنُهْ ، فَدَنَا دَنْوَةً أَوْ دَنْوَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ مُوَقِّرًا لَهُ ثُمَّ قَالَ أَدْنُو يَا رَسُولَ اللّٰهِ ؟ فَقَالَ أُدْنُهْ ، فَدَنَا دَنْوَةً أَوْ دَنْوَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ مُوَقِّرًا لَهُ ثُمَّ قَالَ أَدْنُو يَا رَسُولَ اللّٰهِ ؟ فَقَالَ أُدْنُهْ ، حَتّٰى جَلَسَ فَأَلْصَقَ رُكْبَتَيْهِ بِرُكْبَتَيْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ مَا هُوَ ، قَالَ الْإِيمَانُ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ مِنَ اللّٰهِ ، قَالَ صَدَقْتَ ، فَتَعَجَّبْنَا لِقَوْلِهِ صَدَقْتَ كَأَنَّهُ يَعْلَمُ ، قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنْ شَرَائِعِ الْإِسْلَامِ مَا هِيَ ، قَالَ إِقَامُ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءُ الزَّكٰوةِ وَحَجُّ الْبَيْتِ وَصَوْمُ شَهْرِ رَمَضَانَ وَالْاِغْتِسَالُ مِنَ الْجَنَابَةِ ، قَالَ صَدَقْتَ ، فَتَعَجَّبْنَا لِقَوْلِهِ صَدَقْتَ كَأَنَّهُ يَعْلَمُ ، قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ مَا هُوَ ، قَالَ أَنْ تَعْمَلَ لِلّٰهِ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ ، قَالَ صَدَقْتَ، فَتَعَجَّبْنَا لِقَوْلِهِ صَدَقْتَ كَأَنَّهُ يَعْلَمُ ، قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنْ قِيَامِ السَّاعَةِ مَتٰى هُوَ، قَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ ، قَالَ صَدَقْتَ ، فَتَعَجَّبْنَا لِقَوْلِهِ صَدَقْتَ ، فَانْصَرَفَ وَنَحْنُ نَرَاهُ ، إِذْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيَّ بِالرَّجُلِ ، فَسِرْنَا فِي إِثْرِهِ ، فَمَا نَدْرِي أَيْنَ تَوَجَّهَ ، وَلَا رَأَيْنَا مِنْهُ شَيْئًا ، فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ هٰذَا جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ مَعَالِمَ دِينِكُمْ ، مَا أَتَانِي فِي صُورَةٍ قَطُّ إِلَّا وَ أَنَا أَعْرِفُهُ فِيهَا قَبْلَ هٰذِهِ الصُّورَةِ رَوَاهُ مُحَمَّد فِي كِتَابِ الْآثَارِ وَ رَوَاهُ الْإِمَامُ الْأَعْظَمُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُود رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي مُسْنَدِهِ [کتاب الآثار صفحه۹۷ حدیث رقم : ۳۸۷، مسند الامام الاعظم صفحه ٥٤، مسند احمد حدیث رقم:۳۷٦]۔ الحدیث صحیح و رجاله رجال الصحیحین وقد اختلف فی علقمة بن مرثد و مر شاهده

ترجمہ: سیدنا عبداللہ بن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس صحابہ کرام کی سنگت میں بیٹھے تھے۔ اسی دوران ایک خوبصورت نوجوان نمودار ہوا جس نے خوبصورت زلفیں رکھی ہوئی تھیں اور زبردست خوشبو لگائی ہوئی تھی۔ اس نے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ اس نے کہا السلام علیک یا رسول اللہ (اور دوسرے لوگوں کو الگ سلام دیتے ہوئے کہا) السلام علیکم۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے سلام کا جواب دیا اور ہم نے بھی اپنے سلام کا جواب دیا۔ پھر اس نے کہا یا رسول اللہ کیا میں قریب آ سکتا ہوں؟ فرمایا آ جاؤ۔ وہ ایک یا دو قدم قریب ہوا۔ پھر نبی کریم ﷺ

کے احترام اور توقیر میں کھڑا ہو گیا۔ پھر کہنے لگا یا رسول اللہ کیا میں قریب آ سکتا ہوں؟ فرمایا آ جاؤ پھر ایک یا دو قدم قریب ہوا۔ پھر نبی کریم ﷺ کے احترام میں کھڑا ہو گیا۔ پھر کہنے لگا یا رسول اللہ کیا میں قریب آ سکتا ہوں؟ فرمایا آ جاؤ۔ پھر ایک یا دو قدم قریب ہوا۔ پھر نبی کریم ﷺ کے احترام میں کھڑا ہو گیا۔ پھر کہنے لگا یا رسول اللہ کیا میں قریب آ سکتا ہوں؟ فرمایا آ جاؤ۔ حتیٰ کہ بیٹھ گیا اور اپنے دونوں گھٹنے نبی کریم ﷺ کے گھٹنوں سے ملا دیے۔ پھر کہنے لگا مجھے ایمان کے بارے میں بتائیے کہ یہ کیا چیز ہے؟ فرمایا: اللہ کو ماننا، اس کے فرشتوں کو ماننا، اسکی کتابوں کو ماننا، اسکے رسولوں کو ماننا، آخرت کے دن کو ماننا اور خیر وشر کی تقدیر کو اسکی طرف سے ماننا ایمان ہے۔ اس نے کہا کہ آپ نے سچ فرمایا۔ ہم اس کے تصدیق کرنے پر حیران ہوئے۔ جیسے وہ پہلے ہی جانتا تھا۔ اس نے کہا مجھے اسلام کے احکام کے بارے میں بتائیے کہ یہ کیا چیزیں ہیں؟ فرمایا: نماز پڑھنا، زکوۃ دینا، حج کرنا، رمضان کے روزے رکھنا، اور جنابت کا غسل کرنا۔ اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ ہم اس کی تصدیق پر حیران ہوئے۔ جیسے وہ پہلے ہی جانتا تھا۔ اس نے کہا مجھے احسان کے بارے میں بتائیے کہ یہ کیا چیز ہے؟ فرمایا وہ یہ ہے کہ تو اللہ کے لیے عمل اس طرح کرے جیسے تو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر تو اسے نہیں دیکھتا تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ ہم اس کی تصدیق پر حیران ہوئے کہ جیسے وہ پہلے ہی جانتا تھا۔ اس نے کہا مجھے قیامت کے قائم ہونے کے بارے میں بتائیے وہ کب قائم ہوگی؟ فرمایا جس سے پوچھ رہے ہو وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ ہم اس کی تصدیق پر حیران ہوئے۔ پھر وہ لوٹ گیا اور ہم اسے دیکھ رہے تھے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس آدمی کو واپس میرے پاس لاؤ۔ ہم اسکے پیچھے نکلے مگر ہمیں سمجھ نہیں لگی وہ کدھر گیا؟ اور نہ ہی ہمیں اس کا کوئی نشان ملا۔ ہم نے یہ بات نبی کریم ﷺ سے عرض کردی۔ فرمایا یہ جبریل تھے۔ تمہیں دین سکھانے آئے تھے۔ اس صورت سے پہلے جب بھی وہ کسی صورت میں آتے تو میں انہیں پہچان لیتا تھا۔

بَابُ التَّوحِيْدِ وَ صِفَاتِ اللّٰهِ جَلَّ وَ عَلا شَانُهٗ

توحید اور اللہ جل شانہ کی صفات کا باب

(3)۔ عَنْ أَنَسٍ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَ مُعَاذٌ رَدِيفُهٗ عَلَى الرَّحْلِ ، قَالَ يَا مُعَاذُ ، قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ ، قَالَ يَا مُعَاذُ ، قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَ سَعْدَيْكَ ، قَالَ يَا مُعَاذُ ، قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ ، ثَلٰثاً ، قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا

رَسُولُ اللّٰهِ صِدْقًا مِنْ قَلْبِهٖ إِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ ، قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَلَا أُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوا ؟ قَالَ إِذًا يَتَّكِلُوا ، فَأَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهٖ تَأَثُّمًا رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم: ۱۲۸، مسلم حدیث رقم: ۱۴۸]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ سواری پر تشریف فرما تھے اور حضرت معاذ ﷺ ان کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں حاضر ہوں، حکم فرمائیے۔ آپ ﷺ نے تین بار اسی طرح اے معاذ، اے معاذ فرمایا اور ہر بار حضرت معاذ نے لبیک لبیک عرض کیا۔ پھر فرمایا: جو شخص سچے دل سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دے گا اللہ اسے جہنم پر حرام کردے گا۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں یہ بات لوگوں کو جا کر بتا نہ دوں تا کہ وہ خوش ہو جائیں؟ فرمایا: اس طرح لوگ اسی بات پر بھروسہ کر کے بیٹھ جائیں گے (یعنی عمل چھوڑ دیں گے)۔ بعد میں حضرت معاذ نے اپنی وفات کے وقت یہ بات بتادی تا کہ علم چھپانے کا گناہ نہ ملے۔

(4)۔ وَعَنْ سُفْيَانَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ ﷺ قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قُلْ لِي فِي الْإِسْلَامِ قَوْلًا لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا غَيْرَكَ ، قَالَ : قُلْ آمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ۱۵۹]۔

ترجمہ: حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اسلام کے بارے میں ایسی نصیحت فرمائیے کہ آپ کے علاوہ مجھے کسی سے پوچھنی نہ پڑے۔ فرمایا: کہہ میں اللہ پر ایمان لایا اور پھر ڈٹ جا۔

(5)۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى كَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ ذٰلِكَ وَ شَتَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ ذٰلِكَ فَأَمَّا تَكْذِيبُهٗ إِيَّايَ فَقَوْلُهٗ لَنْ يُعِيدَنِي كَمَا بَدَأَنِي وَلَيْسَ أَوَّلُ الْخَلْقِ بِأَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ إِعَادَتِهٖ وَأَمَّا شَتْمُهٗ إِيَّايَ فَقَوْلُهٗ لِي وَلَدٌ وَسُبْحَانِي أَنْ أَتَّخِذَ صَاحِبَةً أَوْ وَلَدًا رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم: ۳۱۹۳، ۴۹۷۴، ۴۹۷۵، نسائی حدیث رقم: ۲۰۷۸]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آدم کے بیٹے نے مجھے جھٹلایا ہے حالانکہ یہ اس کا حق نہ تھا۔ اور اس نے مجھے گالی دی ہے حالانکہ یہ بھی اس کا حق نہ تھا۔ اس کا مجھے جھٹلانا اس طرح ہے کہ کہنے لگا مجھے اللہ پہلی دفعہ پیدا کرنے کی طرح دوبارہ زندہ نہیں کرے گا۔ حالانکہ پہلی مرتبہ پیدا کرنا دوسری

بارزندہ کرنے سے آسان نہیں اور اس نے مجھے گالی اس طرح دی ہے کہ کہنے لگا خدا کا بھی بیٹا ہے۔ حالانکہ میں کسی کو اپنی بیوی بنانے یا بیٹا بنانے سے پاک ہوں۔

(6)۔ وَعَنْ اَبِی ذَرٍّ ﷜ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِیْمَا یَرْوِیْهِ عَنْ رَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ اَنَّهٗ قَالَ یَا عِبَادِیْ اِنِّیْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰی نَفْسِیْ وَ جَعَلْتُهٗ بَیْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوْا ، یَا عِبَادِیْ كُلُّكُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَیْتُهٗ فَاسْتَهْدُوْنِیْ اَهْدِكُمْ ، یَا عِبَادِیْ كُلُّكُمْ جَائِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُهٗ ، فَاسْتَطْعِمُوْنِیْ اُطْعِمْكُمْ ، یَا عِبَادِیْ كُلُّكُمْ عَارٍ اِلَّا مَنْ كَسَوْتُهٗ فَاسْتَكْسُوْنِیْ اَكْسُكُمْ ، یَا عِبَادِیْ اِنَّكُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَاَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا فَاسْتَغْفِرُوْنِیْ اَغْفِرْ لَكُمْ ، یَا عِبَادِیْ اِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوْا ضُرِّیْ فَتَضُرُّوْنِیْ وَلَنْ تَبْلُغُوْا نَفْعِیْ فَتَنْفَعُوْنِیْ ، یَا عِبَادِیْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَ اِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰی اَتْقٰی قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا زَادَ ذٰلِكَ فِیْ مُلْكِیْ شَیْئًا ، یَا عِبَادِیْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰی اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِیْ شَیْئًا ، یَا عِبَادِیْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَ جِنَّكُمْ قَامُوْا فِیْ صَعِیْدٍ وَاحِدٍ فَسَاَلُوْنِیْ فَاَعْطَیْتُ كُلَّ وَاحِدٍ مَسْاَلَتَهٗ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِیْ اِلَّا كَمَا یَنْقُصُ الْمِخْیَطُ اِذَا اُدْخِلَ الْبَحْرَ ، یَا عِبَادِیْ اِنَّمَا هِیَ اَعْمَالُكُمْ اُحْصِیْهَا لَكُمْ ثُمَّ اُوَفِّیْكُمْ اِیَّاهَا ، فَمَنْ وَجَدَ خَیْرًا فَلْیَحْمَدِ اللّٰهَ ، وَمَنْ وَجَدَ غَیْرَ ذٰلِكَ فَلَا یَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم:٦٥٧٢]۔

ترجمہ: حضرت ابوذر ﷜ نے نبی کریم ﷺ کی زبانِ اقدس سے وہ بات بیان کی ہے جو انہوں نے اپنے رب جل شانہ کی طرف سے بیان فرمائی ہے (یعنی یہ بھی حدیث قدسی ہے)۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے بندو! میں نے ظلم کو اپنے اوپر حرام کر دیا ہے اور میں نے اسے تمہارے درمیان بھی حرام ٹھہرایا ہے لہٰذا آپس میں ظلم مت کرنا۔ اے میرے بندو! جب تک میں کسی کو ہدایت نہ دوں اس وقت تک تم سب گمراہ ہو۔ لہٰذا مجھ سے ہدایت مانگتے رہو، میں تمہیں ہدایت دوں گا۔ اے میرے بندو! جب تک میں کسی کو کھانا نہ دوں، تم سب بھوکے ہو۔ لہٰذا مجھ سے کھانا مانگتے رہو، میں تمہیں کھانا دوں گا۔ اے میرے بندو! جب تک میں کسی کو لباس نہ پہناؤں تم سب ننگے ہو لہٰذا مجھ سے لباس مانگتے رہو میں تمہیں لباس پہناؤں گا۔ اے میرے بندو! تم دن رات خطائیں کرتے رہتے ہو۔ اور میں سارے گناہ معاف کرتا ہوں۔ لہٰذا مجھ سے معافی مانگتے رہو، میں تمہیں معاف کردوں گا۔ اے میرے بندو! تم میں اتنی پہنچ ہی نہیں

کہ میرا کچھ نقصان کر سکو۔ اور تم میں اتنی پہنچ ہی نہیں کہ میرا فائدہ کر سکو۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے سب اگلے پچھلے لوگ اور انسان اور جن سارے مل کر تمہارے ایک پاکیزہ ترین آدمی کے قلب کی طرح شفاف ہو جائیں تب بھی میری بادشاہی میں معمولی اضافہ بھی نہ ہوگا۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے پچھلے لوگ اور انسان اور جن سارے مل کر تمہارے ایک بدترین آدمی کے قلب کی طرح بدکار ہو جائیں تب بھی میری بادشاہی میں معمولی کمی نہ آئے گی۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے سب اگلے پچھلے لوگ اور انسان اور جن سارے مل کر ایک جسم کی شکل اختیار کر لیں اور مجھ سے بھاری مطالبہ کریں تو میں ہر ایک کی فرمائش پوری کردوں تو اس سے میری ملکیت میں کوئی کمی نہیں آئے گی جس طرح سوئی کا ناکہ سمندر میں ڈبو لینے سے سمندر کا کچھ نہیں بگڑتا۔ اے میرے بندو! یہ صرف تمہارے اپنے اعمال ہوتے ہیں جنہیں میں تمہارے لیے شمار کر لیتا ہوں اور بدلے کی صورت میں تمہاری طرف لوٹا دیتا ہوں۔ لہٰذا جس کسی کو فائدہ پہنچے وہ اللہ کا شکر ادا کرے اور جس کسی کو فائدہ نہ پہنچے وہ اپنے آپ کو ملامت کرے۔

(7)۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷜ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ اِسْمًا ، مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ ، هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اَلْمَلِكُ اَلْقُدُّوْسُ اَلسَّلَامُ اَلْمُؤْمِنُ اَلْمُهَیْمِنُ اَلْعَزِیْزُ اَلْجَبَّارُ اَلْمُتَكَبِّرُ اَلْخَالِقُ اَلْبَارِئُ اَلْمُصَوِّرُ اَلْغَفَّارُ اَلْقَهَّارُ اَلْوَهَّابُ اَلرَّزَّاقُ اَلْفَتَّاحُ اَلْعَلِیْمُ اَلْقَابِضُ اَلْبَاسِطُ اَلْخَافِضُ اَلرَّافِعُ اَلْمُعِزُّ اَلْمُذِلُّ اَلسَّمِیْعُ اَلْبَصِیْرُ اَلْحَكَمُ اَلْعَدْلُ اَللَّطِیْفُ اَلْخَبِیْرُ اَلْحَلِیْمُ اَلْعَظِیْمُ اَلْغَفُوْرُ اَلشَّكُوْرُ اَلْعَلِیُّ اَلْكَبِیْرُ اَلْحَفِیْظُ اَلْمُقِیْتُ اَلْحَسِیْبُ اَلْجَلِیْلُ اَلْكَرِیْمُ اَلرَّقِیْبُ اَلْمُجِیْبُ اَلْوَاسِعُ اَلْحَكِیْمُ اَلْوَدُوْدُ اَلْمَجِیْدُ اَلْبَاعِثُ اَلشَّهِیْدُ اَلْحَقُّ اَلْوَكِیْلُ اَلْقَوِیُّ اَلْمَتِیْنُ اَلْوَلِیُّ اَلْحَمِیْدُ اَلْمُحْصِیْ اَلْمُبْدِئُ اَلْمُعِیْدُ اَلْمُحْیِیْ اَلْمُمِیْتُ اَلْحَیُّ اَلْقَیُّوْمُ اَلْوَاجِدُ اَلْمَاجِدُ اَلْوَاحِدُ اَلْاَحَدُ اَلصَّمَدُ اَلْقَادِرُ اَلْمُقْتَدِرُ اَلْمُقَدِّمُ اَلْمُؤَخِّرُ اَلْاَوَّلُ اَلْاٰخِرُ اَلظَّاهِرُ اَلْبَاطِنُ اَلْوَالِیْ اَلْمُتَعَالِیْ اَلْبَرُّ اَلتَّوَّابُ اَلْمُنْتَقِمُ اَلْعَفُوُّ اَلرَّءُوْفُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَلْمُقْسِطُ اَلْجَامِعُ اَلْغَنِیُّ اَلْمُغْنِیْ اَلْمَانِعُ اَلضَّارُّ اَلنَّافِعُ اَلنُّوْرُ اَلْهَادِیْ اَلْبَدِیْعُ اَلْبَاقِیْ اَلْوَارِثُ اَلرَّشِیْدُ اَلصَّبُوْرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ اِلٰی دَخَلَ الْجَنَّةَ [ترمذی حدیث رقم:٣٥٠٧ ، ابن ماجة حدیث رقم:٣٨٦١ ، ومثله فی البخاری حدیث

رقم: ٦٤١٠ ، ومثله فی المسلم حدیث رقم: ٦٨١٠ ، مستدرك حاكم حدیث رقم: ٤٦ ، ٤٢]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: اللہ کے ننانوے نام ہیں۔ جس نے ان کا احاطہ کرلیا وہ جنتی ہے۔

وہ اللہ ہے۔ جس کے سوا کوئی معبود نہیں، بے حد رحم کرنے والا، ہمیشہ رہنے والا، مالک، بے عیب، سلامتی والا، امن عطا کرنے والا، نگہبان، غالب، کمی پوری کرنے والا، تکبر کرنے کا حقدار، پیدا کرنے والا، عدم سے وجود میں لانے والا، صورت بنانے والا، بے حد بخشش کرنے والا، قہر کرنے والا، اپنے پاس سے دینے والا، رزق دینے والا، بے حد کھولنے والا، جاننے والا، بند کرنے والا، کھولنے والا، پست کرنے والا، بلند کرنے والا، عزت دینے والا، ذلت دینے والا، سننے والا، دیکھنے والا، فیصلہ کرنے والا، انصاف کرنے والا، لطف کرنے والا، خبر رکھنے والا، برداشت والا، عظمت والا، بخشنے والا، قدر دان، بلند رتبہ، بڑا، حفاظت کرنے والا، تقویت دینے والا، حساب لینے والا، شان والا، کرم کرنے والا، صورت حال پر نظر رکھنے والا، قبول کرنے والا، وسعت والا، مصلحت والا، محبت کرنے والا، بزرگی والا، دوبارہ اٹھانے والا، مشاہدہ کرنے والا، سچا، اعتماد کے قابل، قوت والا، مضبوط، دوست، تعریف کے قابل، احاطہ کرنے والا، پہلی بار پیدا کرنے والا، لوٹانے والا، زندہ کرنے والا، مارنے والا، زندہ، قائم دائم، پانے والا، بزرگی والا، تنہا، اکیلا، جس کے سب محتاج ہیں، قدرت والا، اقتدار والا، آگے لے جانے والا، پیچھے رکھنے والا، سب سے پہلا، سب سے آخر، ظاہر، پوشیدہ، کارساز، بلندی والا، احسان کرنے والا، توبہ قبول کرنے والا، بدلہ لینے والا، معاف کرنے والا، شفقت و مہربانی کرنے والا، مالک، جلال اور بزرگی والا، انصاف کرنے والا، اکٹھا کرنے والا، بے نیاز، بے نیاز کردینے والا، روکنے والا، نقصان کا مالک، نفع بخش، نور مطلق، ہدایت دینے والا، نئے سرے سے پیدا کرنے والا، باقی رہنے والا، وارث، راہ دکھانے والا، بردبار۔

بَابُ مَنَاقِبِ الْحَبِيْبِ ﷺ

حبیب کریم ﷺ کے مناقب کا باب

فِی شَرَافَةِ نَسَبِهٖ ﷺ

آپ ﷺ کی خاندانی شرافت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَی الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ [آل عمران: ١٦٤] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یقیناً اللہ نے مومنوں پر احسان کیا ہے کہ ان میں ان

کی اپنی جانوں میں سے اپنا رسول بھیجا ہے۔ وَقَالَ الْخَلِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيَاتِكَ [البقرہ: ١٢٩] اور سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا فرمائی: اے میرے رب ان میں انہی میں سے رسول بھیج جو ان پر تیری آیتیں تلاوت کرے۔ وَقَالَ تَعَالٰى وَتَقَلُّبَكَ فِى السّٰجِدِيْنَ [الشعراء: ٢١٩] اور فرماتا ہے: (اے محبوب) تیرا سجدہ کرنے والوں میں آنا جانا۔

(8)۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُوْنِ بَنِیْ اٰدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِیْ كُنْتُ فِيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [بخاری حدیث رقم: ٣٥٥٧]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں بنی آدم کے بہترین لوگوں میں زمانہ در زمانہ آگے چلتا آیا حتیٰ کہ اس دور میں میری ولادت ہوگی۔

(9)۔ وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى كِنَانَةَ مِنْ وَّلَدِ اِسْمٰعِيْلَ، وَاصْطَفٰى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ، وَاصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِیْ هَاشِمٍ، وَاصْطَفَانِیْ مِنْ بَنِیْ هَاشِمٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم: ٥٩٣٨ ، ترمذی حدیث رقم: ٣٦٠٥ ، ٣٦٠٦]۔

ترجمہ: حضرت واثلہ بن اسقع ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک اللہ نے اسماعیل کی اولاد میں سے کنانہ کو چن لیا اور کنانہ میں سے قریش کو چن لیا اور قریش میں سے بنی ہاشم کو چن لیا اور بنی ہاشم میں سے مجھ کو چن لیا۔

(10)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَمْ يَزَلِ اللّٰهُ تَعَالٰى يَنْقُلُنِیْ مِنَ الْاَصْلَابِ الْكَرِيْمَةِ وَالْاَرْحَامِ الطَّاهِرَةِ حَتّٰى اَخْرَجَنِیْ مِنْ اَبَوَیَّ فَلَمْ يَلْتَقِيَا عَلٰى سِفَاحٍ قَطُّ رَوَاهُ عَيَاضٌ فِی الشِّفَاءِ وَ ابْنُ الْجَوْزِیْ فِی الْوَفَا [الشفاء ٤٨/١ ، الوفا صفحہ ٣٥]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ مجھے کرامت والی پشتوں اور پاکیزہ رحموں میں منتقل کرتا رہا حتیٰ کہ مجھے میرے ماں باپ میں سے پیدا کیا، پس وہ دونوں (یعنی اصلاب و ارحام) برائی کے طریقے سے نہیں ملے۔

فِي مِيْلَادِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی کریم ﷺ کے میلاد کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا [یونس:۵۸] اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: فرما دو کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت، اس چیز پر خوشی منایا کرو۔ وَقَالَ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ [الضحٰی:۱۱] اور فرماتا ہے: اپنے رب کی نعمت کو بیان کر۔ وَقَالَ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ [البقرۃ:۱۵۲] اور فرماتا ہے: میرا شکر ادا کرو اور میری ناشکری مت کرو۔ وَقَالَ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰمِ اللّٰهِ [ابراھیم:۵] اور فرماتا ہے: انہیں اللہ کے دنوں کی یاد دلاؤ۔

(11)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَلَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا [ابراھیم:۲۸]، قَالَ: هُمْ وَاللّٰهِ كُفَّارُ قُرَيْشٍ، قَالَ عَمْرٌو: هُمْ قُرَيْشٌ، وَمُحَمَّدٌ ﷺ نِعْمَةُ اللّٰهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم:۳۹۷۷]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما قرآن کی آیت اَلَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا [ابراھیم:۲۸] کے بارے میں فرماتے ہیں کہ: اَلَّذِيْنَ سے مراد کفار قریش ہیں، حدیث کے راوی عمرو فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم وہ لوگ قریش تھے اور نعمت اللہ سے مراد محمد ﷺ ہیں۔

(12)۔ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ؓ قَالَ: خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلٰى حَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: مَا اَجْلَسَكُمْ؟ قَالُوْا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: آللّٰهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذَاكَ؟ قَالُوْا: وَاللّٰهِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذَاكَ؟ قَالَ: اَمَا اِنِّيْ لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَمَا كَانَ اَحَدٌ بِمَنْزِلَتِيْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَقَلَّ عَنْهُ حَدِيْثًا مِنِّيْ، وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ عَلٰى حَلْقَةٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ: مَا اَجْلَسَكُمْ؟ قَالُوْا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَنَحْمَدُهٗ عَلٰى مَا هَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ عَلَيْنَا بِكَ، قَالَ: آللّٰهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذَاكَ، قَالُوْا: وَاللّٰهِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذَاكَ قَالَ: اَمَا اِنِّيْ لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَاِنَّهٗ اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِيْ بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَاَحْمَدُ [نسائی حدیث رقم:۵۴۲۶، مسند احمد ۴/۱۱۴ حدیث رقم:۱۶۸۴۱، المعجم الکبیر

للطبرانی حدیث رقم:۱۶۰۵۷]۔ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ بِلَفْظِ هَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ بِهٖ عَلَيْنَا [مسلم حدیث رقم:۶۸۵۷، ترمذی حدیث رقم:۳۳۷۹، صحیح ابن حبان حدیث رقم:۸۱۳]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری ؓ فرماتے ہیں کہ: ایک مرتبہ حضرت معاویہ ؓ مسجد میں ایک حلقہ کے پاس تشریف لائے، فرمایا: کس لیے بیٹھے ہو؟ لوگوں نے کہا ہم اللہ کا ذکر کرنے کے لیے بیٹھے ہیں، فرمایا: کیا اللہ کی قسم تم لوگ صرف اسی وجہ سے بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا اللہ کی قسم ہم صرف اسی وجہ سے بیٹھے ہیں، فرمایا: میں نے آپ لوگوں پر شک کرتے ہوئے آپ سے قسم نہیں لی، آپ لوگوں میں رسول اللہ ﷺ کی حدیثیں مجھ سے کم روایت کرنے والا کوئی نہ تھا، اور بے شک ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کے ایک حلقے میں تشریف لائے، اور فرمایا: تم لوگ کس لیے بیٹھے ہو؟ انہوں نے عرض کیا ہم اللہ کا ذکر کرنے اور اس کا شکر ادا کرنے کے لیے بیٹھے ہیں کہ اس نے ہمیں اسلام کی ہدایت دی، اور آپ کے ذریعے ہم پر احسان فرمایا، فرمایا: کیا اللہ کی قسم تم لوگ صرف اسی وجہ سے بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا اللہ کی قسم ہم صرف اسی وجہ سے بیٹھے ہیں، فرمایا: میں نے آپ لوگوں پر شک کرتے ہوئے آپ سے قسم نہیں لی، بلکہ میرے پاس جبریل آئے اور مجھے خبر دی کہ بے شک اللہ عزوجل تم لوگوں کی وجہ سے فرشتوں میں فخر کر رہا ہے۔

(13)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: تَذَاكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، وَاَبُوْ بَكْرٍ ؓ مِيْلَادَهُمَا عِنْدِيْ، فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَكْبَرَ مِنْ اَبِيْ بَكْرٍ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ [المعجم الکبیر للطبرانی حدیث رقم:۲۸، مجمع الزوائد ۹/۶۰]۔ وقال الهيثمی اسناده حسن

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: میرے پاس رسول اللہ ﷺ نے اور ابوبکر ؓ دونوں نے اپنے میلاد کا ذکر کیا، رسول اللہ ﷺ ابوبکر سے بڑے تھے۔

(14)۔ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ الْاِثْنَيْنِ، فَقَالَ فِيْهِ وُلِدْتُ، وَفِيْهِ اُنْزِلَ عَلَيَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم:۲۷۵۰]۔

ترجمہ: حضرت ابوقتادہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سوموار کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس دن میں پیدا ہوا تھا اور اس دن مجھ پر قرآن نازل کیا گیا تھا۔

(15)۔ وَعَنْ عُرْوَةَ لَمَّا مَاتَ اَبُوْ لَهَبٍ اُرِيَهٗ بَعْضُ اَهْلِهٖ بِشَرِّ حِيْبَةٍ، فَقَالَ لَهٗ مَاذَا لَقِيْتَ، قَالَ اَبُوْ لَهَبٍ لَمْ اَلْقَ بَعْدَكُمْ خَيْرًا غَيْرَ اَنِّيْ سُقِيْتُ فِيْ هٰذِهٖ بِعَتَاقَتِيْ ثُوَيْبَةَ رَوَاهُ

الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:٥١٠١]۔

ترجمہ: حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ جب ابولہب مرگیا تو اس کے گھر کے ایک فرد نے خواب میں اس کی بدحالی کو دیکھا۔اس نے پوچھا تیرے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ ابولہب نے کہا کہ مجھے تم لوگوں سے بچھڑ کر کوئی سکون نہیں سوائے اس کے کہ ثویبہ کو آزاد کرنے کی وجہ سے اس انگلی میں سے پانی ملتا رہتا ہے۔

(16)۔ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةِ قَالَ : سَأَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قُبَاثَ ابْنَ اشْيَمَ اَخَا بَنِي يَعْمَرَ بْنَ لَيْثٍ ، اَنْتَ اَكْبَرُ اَمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ؟ فَقَالَ: رَسُولُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنِّي وَ اَنَا اَقْدَمُ مِنْهُ فِي الْمِيْلَادِ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حدیث رقم:٣٦١٩]۔

ترجمہ: قیس بن مخرمہ فرماتے ہیں کہ: عثمان بن عفان نے قباث بن اشیم سے پوچھا کہ آپ بڑے ہیں یا رسول اللہ ﷺ بڑے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ: رسول اللہ ﷺ مجھ سے بڑے ہیں، مگر میں آپ ﷺ سے پہلے پیدا ہوا تھا۔

(17)۔ وَعَنْ مُغِيْرَةَ بْنِ اَبِي رَزِيْنٍ قَالَ : قِيْلَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَيُّمَا اَكْبَرُ اَنْتَ اَمِ النَّبِيُّ ﷺ؟ فَقَالَ : هُوَ اَكْبَرُ مِنِّي وَ اَنَا وُلِدْتُ قَبْلَهُ رَوَاهُ الْحَاكِم [مستدرك حاكم حديث رقم:٥٤٧٨]۔

ترجمہ: حضرت مغیرہ بن ابی رزین فرماتے ہیں کہ: حضرت عباس بن عبدالمطلب سے پوچھا گیا کہ آپ اور نبی کریم ﷺ میں کون بڑا ہے؟ انہوں نے فرمایا: وہ مجھ سے بڑے ہیں مگر میں ان سے پہلے پیدا ہوا تھا۔

(18)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِيْنَةَ فَوَجَدَ الْيَهُوْدَ تَصُوْمُ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ ، فَقَالَ مَا هٰذَا ؟ قَالُوا هٰذَا يَوْمٌ صَالِحٌ هٰذَا يَوْمٌ نَجَّى اللّٰهُ بَنِي اِسْرَآئِيْلَ مِنْ عَدُوِّهِمْ فَصَامَهُ مُوْسٰى ، قَالَ فَاَنَا اَحَقُّ بِمُوْسٰى مِنْكُمْ فَصَامَهُ وَاَمَرَ بِصِيَامِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِي وَمِثْلُهُ فِي مُسْلِمٍ [بخاری حدیث رقم:٢٠٠٤، ٣٣٩٧، ٣٩٤٣، ٤٦٨٠، ٤٧٣٧، مسلم حدیث رقم:٢٦٥٦، ٢٦٥٨، ابوداؤد حدیث رقم:٢٤٤٤، ابن ماجة حدیث رقم:١٧٣٤]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مدینہ پہنچے تو آپ نے دیکھا کہ یہودی عاشوراء کے دن کا روزہ رکھتے ہیں۔آپ ﷺ نے پوچھا یہ کیسا روزہ ہے؟ انہوں نے بتایا کہ یہ بڑا اچھا دن ہے۔یہ وہ دن ہے جب اللہ نے بنی اسرائیل کو ان کے دشمن سے نجات دی تھی تو حضرت موسیٰ نے اس دن روزہ رکھا تھا۔آپ ﷺ نے فرمایا: میں موسیٰ کا تم سے زیادہ حقدار ہوں۔پھر آپ ﷺ نے اس دن کا روزہ رکھا اور روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

اُرسِلَ رَسُوْلُنَا ﷺ اِلَى الْعٰلَمِيْنَ جَمِيْعاً

ہمارے رسول ﷺ تمام جہانوں کی طرف بھیجے گئے ہیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قُلْ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا [الاعراف:١٥٨] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فرمادو: اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔وَ قَالَ يَجِدُوْنَهُ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰةِ وَالْاِنْجِيْلِ الْآيَة [الاعرف:١٥٧] اور فرماتا ہے: اسے اپنے ہاں تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔

(19)۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَا يَسْمَعُ بِي اَحَدٌ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ يَهُوْدِيٌّ وَلَا نَصْرَانِيٌّ ثُمَّ يَمُوْتُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِي اُرْسِلْتُ بِهٖ اِلَّا كَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:٣٨٦]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے۔اس امت دعوت کا کوئی بھی فرد خواہ یہودی ہو یا عیسائی، میرے بارے میں سن کر ایمان لائے بغیر مر گیا تو وہ ضرور ہی دوزخی ہوگا۔

(20)۔ وَعَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ شَهِدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ وَاَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ وَابْنُ اَمَتِهِ وَكَلِمَتُهُ اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِنْهُ وَالْجَنَّةُ وَالنَّارُ حَقٌّ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:٣٤٣٥، مسلم حدیث رقم:١٤٠]۔

ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامت ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور یہ کہ عیسیٰ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور اس کی بندی کے بیٹے ہیں اور وہ اللہ کا کلمہ ہیں جسے اللہ نے مریم کی طرف القا فرمایا تھا اور وہ اللہ کی طرف سے روح ہیں اور جنت و دوزخ حق ہیں۔اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا خواہ اس کا عمل کچھ بھی ہو۔

(21)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : فُضِّلْتُ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ اُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِداً

وَطَهُوراً وَاُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَّ خُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۱۱۶۷، ترمذی حدیث رقم:۱۵۵۳، ابن ماجۃ حدیث رقم:۵۶۷]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے انبیاء پر چھ چیزوں سے فضیلت دی گئی ہے۔ مجھے جامع کلام عطا ہوا ہے اور مجھے رُعب کے ذریعے مدد دی گئی ہے اور میرے لیے غنیمت کے مال حلال کردیے گئے ہیں اور میرے لیے ساری زمین مسجد اور پاک بنا دی گئی ہے اور میں تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہوں اور میرے ذریعے سے انبیاء کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے۔

نَبِیُّنَا ﷺ آخِرُ الْاَنْبِیَآءِ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ لَا تَأْوِیْلَ فِیْهِ وَلَا تَخْصِیْصَ

ہمارے نبی ﷺ آخری نبی ہیں۔ اس میں کسی تاویل اور تخصیص کی گنجائش نہیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ [الاحزاب:۴۰] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: محمد تمہارے مردوں میں سے کسی ایک کے بھی باپ نہیں، لیکن اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔ وَ قَالَ اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ [المائدۃ:۳] اور فرماتا ہے: آج ہم نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا۔ وَقَالَ كُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ [آل عمران:۱۱۰] اور فرماتا ہے: تم بہترین امت ہو، تمہیں لوگوں کے لیے سامنے لایا گیا ہے۔

(22)۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: كَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِیْلَ تَسُوْسُهُمُ الْاَنْبِیَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِیٌّ خَلَفَهٗ نَبِیٌّ وَاِنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَسَیَكُوْنُ خُلَفَآءُ فَیَكْثُرُوْنَ قَالُوْا فَمَا ذَا تَأْمُرُنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فُوْا بَیْعَةَ الْاَوَّلِ فَالْاَوَّلِ اَعْطُوْا حَقَّهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:۴۷۷۳، بخاری حدیث رقم:۳۴۵۵، ابن ماجۃ حدیث رقم:۲۸۷۱]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل میں سیاست کا کام انبیاء کرتے تھے۔ جب بھی کوئی نبی فوت ہو جاتا تو اس کی جگہ دوسرا نبی آجاتا تھا، مگر اب میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور اب خلفاء ہوں گے اور کثرت سے ہوں گے۔ صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں۔ فرمایا: پہلے خلیفہ کی بیعت کو نبھانا، بس پہلے کی بیعت کو نبھانا۔ تم ان کا حق ادا کرتے رہنا، اللہ ان سے انکی رعایا کے بارے میں خود پوچھ لے گا۔

(23)۔ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ مَثَلِیْ وَمَثَلَ الْاَنْبِیَاءِ مِنْ قَبْلِیْ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی بَیْتاً

فَاَحْسَنَهٗ وَاَجْمَلَهٗ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِیَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ یَطُوْفُوْنَ بِهٖ وَیَتَعَجَّبُوْنَ لَهٗ وَیَقُوْلُوْنَ هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ فَاَنَا اللَّبِنَةُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:۵۹۶۱، بخاری حدیث رقم:۳۵۳۵]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسے ہے جیسے ایک آدمی نے حسین و جمیل گھر بنایا، مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی۔ اب لوگ گھوم پھر کر مکان دیکھنے لگے اور اسکی خوبصورتی پر حیران ہونے لگے۔ مگر یہ بھی کہنے لگے کہ یہ ایک اینٹ کیوں نہیں رکھی گئی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔

(24)۔ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِیْباً مِّنْ ثَلَاثِیْنَ كُلُّهُمْ یَزْعَمُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:۷۳۴۲، بخاری حدیث رقم:۳۶۰۹، ترمذی حدیث رقم:۲۲۱۸]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تیس کے قریب فریبی جھوٹے پیدا نہ ہوں گے، ان میں سے ہر ایک رسالت کا دعویٰ کرے گا۔

(25)۔ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَیْنِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:۷۴۰۴، بخاری حدیث رقم:۶۵۰۴، ترمذی حدیث رقم:۲۲۱۴]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں اور قیامت ان دو (انگلیوں) کی طرح (جڑے ہوئے) ہیں۔

(26)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِیْ وَلَا نَبِیَّ قَالَ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَی النَّاسِ فَقَالَ لٰكِنَّ الْمُبَشِّرَاتِ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ رُؤْیَا الْمُسْلِمِ وَهِیَ جُزْءٌ مِّنْ اَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِی [ترمذی حدیث رقم:۲۲۷۲، مسند احمد حدیث رقم:۱۳۸۳۱]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رسالت اور نبوت منقطع ہو چکی ہے۔ اب میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا اور نہ کوئی نبی۔ یہ بات صحابہ کرام پر گراں گزری۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ

مبشرات جاری رہیں گے۔ صحابہ نے پوچھا یارسول اللہ مبشرات کیا ہیں؟ فرمایا: مسلمان کے خواب، یہ نبوت کے اجزاء میں سے ایک جزو ہیں۔

(27)۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَنَا آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّ مَسْجِدِي آخِرُ الْمَسَاجِدِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم:٣٣٧٦]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد آخری مسجد ہے۔

(28)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَنَا خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ وَمَسْجِدِي خَاتَمُ مَسَاجِدِ الْأَنْبِيَاءِ رَوَاهُ الدَّيْلَمِي [مجموع في مصنفات ابي جعفر ابن البختري حديث رقم:٢١٦، الترغيب والترهيب حديث رقم:١١٧٥ وَقَالَ الْبَانِيُّ فِي تَخْرِيجِهِ إِنَّهُ حَسَنٌ، مجمع الزوائد حديث رقم:٥٨٥٥، ورواه الديلمي بغير سند]۔ هٰذَا الْحَدِيثُ يُفَسِّرُ حَدِيثَ مُسْلِمٍ

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد انبیاء کی مسجدوں میں سے آخری ہے۔

(29)۔ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ؓ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يُمْحَى بِيَ الْكُفْرُ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى عَقِبِي وَأَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ وَفِي رِوَايَةٍ لَيْسَ بَعْدَهُ أَحَدٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ إِلَى وَأَنَا الْعَاقِبُ [مسلم حديث رقم:٦١٠٥، بخاري حديث رقم:٣٥٣٢، ٤٨٩٦، ترمذي حديث رقم:٢٨٤٠]۔

ترجمہ: حضرت جبیر بن مطعم ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں مٹانے والا ہوں میرے ذریعے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹاتا ہے اور میں اٹھانے والا ہوں، لوگ میرے پیچھے پیچھے اٹھیں گے اور میں عاقب ہوں اور عاقب وہ ہوتا ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔ ایک روایت میں اس طرح ہے کہ عاقب وہ ہوتا ہے جس کے بعد ایک بھی نہ ہو۔

(30)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ آدَمَ خَيَّرَ لِآدَمَ بَنِيهِ، فَجَعَلَ يَرَى فَضَائِلَ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ، قَالَ: فَرَآنِي نُوراً سَاطِعاً فِي أَسْفَلِهِمْ فَقَالَ يَا رَبِّ! مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا ابْنُكَ أَحْمَدُ هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَهُوَ أَوَّلُ شَافِعٍ رَوَاهُ الْبَيْهَقِي [دلائل النبوة

للبيهقي ٥/٤٨٣، الخصائص الكبرى ١/٦٧]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا کہ فرمایا: جب اللہ عزوجل نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو آدم کے سامنے ان کی اولاد کے مراتب ظاہر فرمائے، تو وہ بعض کے بعض پر فضائل دیکھنے لگے، فرمایا: انہوں نے مجھے ان کے نیچے چھائے ہوئے نور کی حالت میں دیکھا، تو عرض کیا اے میرے رب، یہ کون ہے؟ فرمایا: یہ تیرا بیٹا احمد ہے، یہی اول ہے یہی آخر ہے، یہی پہلا شفیع ہے۔

حُبُّهُ ﷺ أَصْلُ الْإِيمَانِ وَلَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا مَحَبَّةَ لَهُ

آپ ﷺ کی محبت ایمان کی بنیاد ہے۔ جسکے دل میں نبی کریم ﷺ کی محبت نہیں اسکے دل میں ایمان نہیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتّٰى يَأْتِيَ اللّٰهُ بِأَمْرِهِ [التوبة:٢٤] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فرمادو کہ اگر تمہارے آباء واجداد اور بیٹے اور بھائی اور بیویاں اور رشتہ دار اور مال جسے تم کماتے ہو اور تجارت جس کے بند ہونے کا تمہیں خوف ہے اور تمہاری پسندیدہ رہائش گاہیں تمہیں اللہ اور اس کے رسول اور اللہ کی راہ میں جہاد سے زیادہ پیاری ہیں تو پھر انتظار کرو حتیٰ کہ اللہ اپنی طرف سے سزا نافذ کردے۔

(31)۔ عَنْ أَنَسٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [بخاري حديث رقم:١٥، مسلم حديث رقم:١٦٩، نسائي حديث رقم:٥٠١٣، ٥٠١٤، ابن ماجة حديث رقم:٦٧]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اسے اس کے والد، اس کے بیٹے اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

(32)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ثَلٰثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ، أَنْ يَكُونَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:١٦٥، بخاري حديث

رقم:١٦، ترمذی حدیث رقم:٢٦٢٤]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں کہ جس بندے میں پائی جائیں اس نے ایمان کی چاشنی پالی۔ ایک یہ کہ اللہ اور اس کا رسول اسے باقی سب سے زیادہ پیارے ہوں۔ دوسری یہ کہ وہ کسی بندے سے محض اللہ کی خاطر محبت کرتا ہو۔ تیسری یہ کہ کفر کی طرف لوٹ جانا اسے اتنا ناپسند ہو جس طرح آگ میں گرائے جانا اسے ناپسند ہے۔

(33)۔ وَعَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلىٰ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: وَمَا أَعْدَدْتَ لِلسَّاعَةِ قَالَ حُبَّ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ قَالَ: فَإِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ أَنَسٌ فَمَا فَرِحْنَا بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَرَحاً أَشَدَّ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ فَإِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ أَنَسٌ ﷺ أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَأَرْجُو أَنْ أَكُوْنَ مَعَهُمْ وَإِنْ لَّمْ أَعْمَلْ بِأَعْمَالِهِمْ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم :٦٧١٣، بخاری حدیث رقم :٣٦٨٨] وَفِي رِوَايَةٍ فَكَأَنَّ الرَّجُلَ اِسْتَكَانَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أَعْدَدْتُ لَهَا كَثِيْرَ صَلَاةٍ وَّلَا صِيَامٍ وَّلَا صَدَقَةٍ وَّلٰكِنِّي أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ قَالَ فَأَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:٦٧١٥، بخاری حدیث رقم:٧١٥٣] وَمِثْلُهُ فِي مُوَطَّا الْإِمَامِ مُحَمَّدٍ [موطا الامام محمد صفحة ٣٩٠]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ قیامت کب آئے گی۔ آپ نے فرمایا: تونے قیامت کے لیے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے کہا میں نے اس کے لیے کوئی تیاری نہیں کی، سوائے اس کے کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں۔ فرمایا: تو اسی کے ساتھ ہوگا جس سے تجھے محبت ہوگی۔ حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے مسلمانوں کو اسلام لانے کے بعد کسی بات پر اتنا خوش ہوتے ہوئے نہیں دیکھا تھا جتنا وہ اس بات پر خوش ہوئے۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت انس ﷺ نے فرمایا کہ میں اللہ اور اس کے رسول اور ابوبکر اور عمر سے محبت کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ ان کے ساتھ رہوں گا اگر چہ میرے اعمال ان جیسے نہیں ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ آدمی خاموش سا ہوگیا۔ پھر کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے اس کے لیے نہ تو زیادہ نماز تیاری کی ہے نہ روزے اور نہ ہی زکوٰۃ، ہاں البتہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں۔ فرمایا: تو اسی کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ تیری محبت ہوگی۔

(34)۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ مَا سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَذْكُرُ النَّبِيَّ ﷺ قَطُّ

إِلَّا بَكىٰ رَوَاهُ الدَّارِمِي [دارمی حدیث رقم:٨٧، المعجم الاوسط للطبرانی حدیث رقم:٢٥٢ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ طلحاوی]۔ إِسْنَادُ الدَّارِمِيِّ صَحِيْحٌ وَإِسْنَادُ الطَّبْرَانِيِّ ضَعِيْفٌ

ترجمہ: حضرت عمرو بن محمد اپنے باپ کی زبانی بیان فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عمر کو جب بھی نبی کریم ﷺ کا ذکر خیر کرتے ہوئے سنا وہ ہمیشہ رونے لگتے تھے۔

(35)۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ مِنْ أَشَدِّ أُمَّتِي لِي حُبًّا نَاسٌ يَكُوْنُوْنَ بَعْدِي يَوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوْرَآنِي بِأَهْلِهِ وَمَالِهِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:٧١٤٥]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: میری امت میں مجھ سے سب سے زیادہ محبت کرنے والے وہ لوگ ہوں گے جو میرے بعد آئیں گے ان میں سے ہر ایک یہ چاہے گا کہ کاش وہ مجھے اپنے اہل وعیال اور مال و دولت کے بدلے میں دیکھ سکے۔

فِي تَعْظِيْمِهٖ وَتَوْقِيْرِهٖ وَأَدَبِهٖ ﷺ

آپ ﷺ کی تعظیم وتوقیر اور ادب کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالىٰ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ [الفتح: ٨،٩] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے نبی! بے شک ہم نے آپ کو شاہد، خوشخبری سنانے والا اور آخرت سے ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ تاکہ اے لوگو! تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور نبی کی بے حد تعظیم اور توقیر کرو۔ وَقَالَ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ [الحجرات:١] اور فرماتا ہے: اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول سے آگے مت بڑھو۔ وَقَالَ لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ [الحجرات:٢] اور فرماتا ہے: اپنی آوازیں نبی کی آواز سے بلند مت کرو۔ وَقَالَ لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا [النور:٦٣] اور فرماتا ہے: نبی کا بلانا ایک دوسرے کے بلانے کی طرح مت سمجھو۔

(36)۔ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ حِيْنَ وَجَّهَتْهُ قُرَيْشٌ عَامَ الْقَضِيَّةِ إِلىٰ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَرَأىٰ مِنْ تَعْظِيْمِ أَصْحَابِهٖ لَهُ مَا رَأىٰ، فَرَجَعَ عُرْوَةُ إِلىٰ أَصْحَابِهٖ فَقَالَ أَيْ قَوْمِ وَاللّٰهِ لَقَدْ وَفَدْتُ عَلىٰ

الْمُلُوكِ وَفَدْتُ عَلٰى قَيْصَرَ وَكِسْرٰى وَالنَّجَاشِيِّ وَاللّٰهِ اِنْ رَأَيْتُ مَلِكًا قَطُّ يُعَظِّمُهُ اَصْحَابُهُ مَا يُعَظِّمُ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ مُحَمَّدًا وَاللّٰهِ اِنْ تَنَخَّمَ نُخَامَةً اِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ وَاِذَا اَمَرَهُمْ اِبْتَدَرُوا اَمْرَهُ وَاِذَا تَوَضَّأَ كَادُوا يَقْتَتِلُونَ عَلٰى وَضُوئِهِ وَاِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوا اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ وَمَا يُحِدُّونَ اِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيمًا لَهُ وَاِنَّهُ قَدْ عَرَضَ عَلَيْكُمْ خُطَّةَ رُشْدٍ فَاقْبَلُوهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[بخاری حدیث رقم: ۲۷۳۱]۔

ترجمہ: عروہ بن مسعود کو جب قریش نے صلح حدیبیہ کے سال رسول اللہ ﷺ کی طرف بھیجا تو انہوں نے صحابہ کو نبی کریم ﷺ کی تعظیم کرتے ہوئے دیکھا۔ جب عروہ واپس اپنے دوستوں کے پاس گئے تو کہنے لگے۔ اے لوگو! اللہ کی قسم میں بادشاہوں کے درباروں میں جا چکا ہوں۔ میں قیصر و کسریٰ اور نجاشی کے دربار میں بھی گیا ہوں۔ اللہ کی قسم میں نے کسی بادشاہ کے اصحاب کو اس کی ایسی تعظیم کرتے ہوئے نہیں دیکھا جیسی محمد کی تعظیم محمد کے اصحاب کرتے ہیں۔ اللہ کی قسم وہ اگر بلغم بھی پھینکتا ہے تو وہ کسی نہ کسی آدمی کے ہاتھ میں گرتی ہے، پھر وہ اسے اپنے منہ اور جسم پر مل لیتا ہے۔ جب وہ انہیں کوئی حکم دیتا ہے تو اس کی تعمیل میں سارے کے سارے بھاگ پڑتے ہیں۔ وہ جب وضو کرتا ہے تو ایسا لگتا ہے کہ وہ لوگ اس کے وضو سے برکت حاصل کرنے کے لیے آپس میں لڑ پڑیں گے۔ جب وہ بولتا ہے تو وہ لوگ اس کے پاس اپنی آوازیں پست رکھتے ہیں۔ اس کے ادب کی وجہ سے اسکی طرف نگاہیں جما کر نہیں دیکھتے۔ اس نے تم لوگوں کے سامنے ہدایت کا راستہ پیش کیا ہے لہٰذا اسے قبول کرلو۔

(37)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَالْحَلَّاقُ يَحْلِقُهُ وَاَطَافَ بِهِ اَصْحَابُهُ فَمَا يُرِيدُونَ اَنْ تَقَعَ شَعْرَةٌ اِلَّا فِي يَدِ رَجُلٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ[مسلم حدیث رقم: ۶۰۴۳]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ حجام آپ کی حجامت بنا رہا تھا اور آپ کے اصحاب آپ کے ارد گرد موجود تھے۔ وہ چاہتے یہ تھے کہ ایک بھی بال گرے تو کسی نہ کسی کے ہاتھ میں جائے۔

(38)۔ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ اَرْسَلَنِي اَهْلِي اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ، فَاَخْرَجَتِ الْجُلْجُلَ مِنْ فِضَّةٍ فِيهِ شَعَرٌ مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ ﷺ، وَكَانَ اِذَا اَصَابَ الْاِنْسَانَ عَيْنٌ اَوْ شَيْءٌ بَعَثَ اِلَيْهَا مِخْضَبَهُ، فَخَضْخَضَتْهُ لَهُ، فَشَرِبَ مِنْهُ، فَاطَّلَعْتُ فِي الْجُلْجُلِ، فَرَأَيْتُ شَعَرَاتٍ حُمْرًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[بخاری حدیث رقم: ۵۸۹۶، ۵۸۹۷، ۵۸۹۸، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۳۶۲۳]۔

ترجمہ: حضرت عثمان بن عبد اللہ بن موہب ؓ فرماتے ہیں کہ میرے گھر والوں نے مجھے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس پانی کا ایک پیالہ دے کر بھیجا، انہوں نے چاندی کی ایک ڈبی نکالی جس میں نبی کریم ﷺ کے بال مبارک تھے، کسی انسان کو جب نظر لگ جاتی یا کوئی تکلیف ہوتی تو وہ آپ کی طرف اپنا پیالہ بھیجتا تھا، آپ وہ بال مبارک اس میں پھیرتی تھیں، اور وہ اسے پی لیتا تھا، میں نے اس ڈبی میں جھانکا تو میں نے سرخ رنگ کے بال مبارک دیکھے۔

(39)۔ وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهَا اَخْرَجَتْ جُبَّةَ طَيَالِسَةٍ وَقَالَتْ هٰذِهٖ جُبَّةُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ حَتّٰى قُبِضَتْ فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبَضْتُهَا وَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَلْبَسُهَا فَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضٰى نَسْتَشْفِي بِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ[مسلم حدیث رقم: ۵۴۰۹]۔

ترجمہ: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے ایک طیالسی جبہ نکالا اور فرمایا: یہ رسول اللہ ﷺ کا جبہ ہے جو عائشہ کے پاس تھا حتیٰ کہ وہ وفات پا گئیں، جب وہ فوت ہوئیں تو میں نے اسے اپنے قبضے میں لے لیا، اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اسے پہنا کرتے تھے، پھر ہم اسے مریضوں کے لیے دھو لیتے ہیں اور اس سے شفا حاصل کرتے ہیں۔

(40)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ قَالَ قَبَّلْنَا يَدَ النَّبِيِّ ﷺ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[ابو داؤد حدیث رقم: ۲۶۴۷، ۵۲۲۳، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۳۷۰۴]۔ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَسَنٌ اُنْظُرْ حدیث رقم: ۱۷۱۶۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کا ہاتھ مبارک چوما۔

(41)۔ وَلَمَّا اَذِنَتْ قُرَيْشٌ لِعُثْمَانَ ؓ فِي الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ حِينَ وَجَّهَهُ النَّبِيُّ ﷺ اِلَيْهِمْ فِي الْقَضِيَّةِ، اَبٰى وَقَالَ مَا كُنْتُ لِاَفْعَلَ حَتّٰى يَطُوفَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كَذَا فِي الشِّفَا[الشفاء ۲/۳۱]۔

ترجمہ: جب حضرت عثمان ؓ کو نبی کریم ﷺ نے حدیبیہ کے دن قریش کی طرف بھیجا تو انہوں نے آپ کو طواف کعبہ کی اجازت دی۔ مگر آپ نے انکار کر دیا اور فرمایا کہ میں اس وقت تک طواف نہیں کروں گا جب تک رسول اللہ ﷺ طواف نہ کریں۔

(42)۔ وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَفِينَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ اِحْتَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لِي خُذْ هٰذَا الدَّمَ فَادْفِنْهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالطَّيْرِ وَالنَّاسِ فَتَغَيَّبْتُ بِهٖ فَشَرِبْتُهُ فَاَخْبَرْتُهُ فَضَحِكَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيمَانِ[شعب الایمان للبیہقی حدیث رقم: ۶۴۸۹، الخصائص الکبریٰ ۲/۴۴۱]۔

ترجمہ: حضرت یزید بن عمر بن سفینہ اپنے باپ سے اور وہ انکے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پچھنے

لگوائے (علاج کے لیے اپنے خون مبارک نکلوایا) اور مجھے فرمایا کہ یہ خون پکڑو اور اسے جانوروں، پرندوں اور انسانوں کی پہنچ سے دور دفن کردو۔ میں نے ایک طرف ہٹ کر وہ خون پی لیا۔ پھر میں نے نبی کریم ﷺ کو بتایا تو آپ ہنس پڑے۔

(43)۔ وَعَنْ أُمِّ أَيْمَنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ إِلَىٰ فَخَّارَةٍ فَبَالَ فِيهَا فَقُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا عَطْشَانَةٌ فَشَرِبْتُ مَا فِيهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ أَخْبَرْتُهُ فَضَحِكَ وَقَالَ أَمَا إِنَّكِ لَنْ تَشْتَكِيَ بَطْنُكِ بَعْدَ يَوْمِكِ هٰذَا أَبَدًا رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَذَكَرَهُ السُّيُوطِي فِي الْخَصَائِصِ الْكُبْرَىٰ [الخصائص الكبرى ١/١٢٢، مستدرك حاكم حديث رقم: ٧٠٦٢، المعجم الكبير للطبراني حديث رقم: ٢٠٧٤٠، الشفاء ٤١/١، حلية الاولياء حديث رقم: ٣٠٨٥ كَمَا رَتَّبَهُ الْهَيْثَمِيُّ وَفِيهِ أَبُو مَالِكٍ النَّخَعِيُّ وَهُوَ ضَعِيفٌ وَقَالَ عِيَاضٌ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ حَدِيثُ هٰذِهِ الْمَرْأَةِ الَّتِي شَرِبَتْ بَوْلَهُ صَحِيحٌ، أَلْزَمَ الدَّارُقُطْنِيُّ مُسْلِمًا وَالْبُخَارِيَّ إِخْرَاجَهُ فِي الصَّحِيحِ، أَقُوْلُ لَعَلَّهُ قَالَ هٰذَا فِي حَدِيثٍ آخَرَ أَوْ فِي سَنَدٍ آخَرَ]۔

ترجمہ: حضرت اُمِ ایمن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک رات کو اٹھ کر ٹھیکرے کے پاس تشریف لے گئے اور اس میں بول مبارک فرمایا، پھر رات کو میں اٹھی اور مجھے پیاس لگی ہوئی تھی، بس جو کچھ اس میں تھا میں نے پی لیا، جب صبح ہوئی تو میں نے حضور کو عرض کیا، آپ ﷺ ہنس پڑے اور فرمایا: آج کے بعد تیرے پیٹ کو کبھی تکلیف نہ ہوگی۔

(44)۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ شُجَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ فَتَلَقَّاهُ أَبِي فَمَلَجَ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ بِفَمِهِ وَازْدَرَدَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَىٰ مَنْ خَالَطَ دَمِي دَمَهُ فَلْيَنْظُرْ إِلَىٰ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ ابْنُ حَجَرٍ الْعَسْقَلَانِي رحمة الله عليه فِي فَتْحِ الْبَارِي قَدْ تَكَاثَرَتِ الْأَدِلَّةُ عَلَىٰ طَهَارَةِ فُضَلَاتِهِ ﷺ [مستدرك حاكم حديث رقم: ٦٥٠٢، ٦٥١٠، الخصائص الكبرى ٤٤١/٢، فتح الباري ٢٣٧/١ بَابُ الْمَاءِ الَّذِي يُغْسَلُ بِهِ شَعْرُ الْإِنْسَانِ]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ احد کے دن زخمی ہوئے، میرے والد آپ ﷺ سے ملے اور انہوں نے اپنے منہ کے ذریعے آپ ﷺ کے چہرہ اقدس سے خون چوس لیا اور اسے نگل گئے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اسے دیکھنا چاہتا ہو جس کے خون کے ساتھ میرا خون مل گیا وہ مالک بن سنان کو دیکھ لے۔ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فتح الباری میں فرمایا ہے کہ آپ ﷺ کے فضلات کی پاکیزگی پر کثرت سے دلائل موجود ہیں۔

فِي فَضْلِهِ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَالْخَلَائِقِ

تمام انبیاء علیہم السلام اور تمام مخلوق پر آپ ﷺ کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ وَمَا أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِينَ [الانبياء: ١٠٧] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ہم نے آپ کو سارے جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

(45)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَأَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٥٩٤٠، ابو داؤد حديث رقم: ٤٦٧٣]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں قیامت کے دن آدم کی اولاد کا سردار ہوں گا۔ میں پہلا فرد ہوں گا جس پر سے قبر کھل جائے گی۔ اور میں سب سے پہلا شفاعت کرنے والا ہوں اور سب سے پہلا شفاعت قبول کیا گیا ہوں۔

(46)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ أُعْطِيَ مِنَ الْآيَاتِ مَا مِثْلُهُ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُوتِيتُ وَحْيًا أَوْحَى اللّٰهُ إِلَيَّ فَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ٣٨٥، بخاري حديث رقم: ٤٩٨١، ٧٢٧٤]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انبیاء میں کوئی نبی ایسا نہیں جسے معجزات نہ دیے گئے ہوں۔ انہی معجزات کے حساب سے لوگ اس پر ایمان لائے۔ جو چیز مجھے بطور معجزہ عطا ہوئی ہے وہ اللہ کی طرف سے آنے والی وحی ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ قیامت کے دن میرے پیروکاران سب سے زیادہ ہوں گے۔

(47)۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَتَىٰ وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ قَالَ: وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ رَوَاهُ التِّرْمِذِي [ترمذي حديث رقم: ٣٦٠٩]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ کے لیے نبوت کب واجب ہوئی؟ فرمایا: جب آدم روح اور جسم کے درمیان تھے۔

(48)۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ وَمَرَّ الْحَدِيثُ [انظر المسند حديث رقم: ٢١]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں انبیاء پر چھ طرح سے فضیلت دیا گیا ہوں یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

(49)۔ وَعَنْ جُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ لِي أَسْمَآءً وَ مَرَّ الْحَدِيْثُ [انظر المسند حديث رقم:٢٩]۔

ترجمہ: حضرت جبیر ابن مطعم ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے کئی نام ہیں یہ حدیث بھی گزر چکی ہے۔

(50)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ جَلَسَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَخَرَجَ حَتّٰى إِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُوْنَ قَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ اللّٰهَ اتَّخَذَ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا وَ قَالَ آخَرُ مُوْسٰى كَلَّمَهُ تَكْلِيْمًا وَقَالَ آخَرُ فَعِيْسٰى كَلِمَةُ اللّٰهِ وَرُوْحُهُ وَ قَالَ آخَرُ آدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ قَالَ قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ إِنَّ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ، وَمُوْسٰى نَجِيُّ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ، وَعِيْسٰى رُوْحُهُ وَكَلِمَتُهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ، وَآدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ، أَلَا وَأَنَا حَبِيْبُ اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا حَامِلُ لِوَآءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَحْتَهُ آدَمُ فَمَنْ دُوْنَهُ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ بِحَلَقِ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللّٰهُ لِي فَيُدْخِلُنِيْهَا وَمَعِيَ فُقَرَآءُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَكْرَمُ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ عَلَى اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [ترمذی حدیث رقم:٣٦١٦]۔ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ مل کر بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ باہر نکلے حتی کہ انکے قریب آگئے اور انہیں باتیں کرتے ہوئے سن لیا۔ ایک کہہ رہا تھا بیشک اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو خلیل بنایا ہے، دوسرے نے کہا موسیٰ سے اللہ نے خوب کلام کیا ہے، اگلے نے کہا کہ عیسیٰ کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہیں، اگلے نے کہا آدم صفی اللہ ہیں۔ رسول اللہ ﷺ انکے سامنے آگئے اور فرمایا: میں نے تم لوگوں کا کلام اور تعجب سن لیا ہے۔ بیشک ابراہیم خلیل اللہ ہیں اور انکی یہی شان ہے، موسیٰ نجی اللہ ہیں اور انکی یہی شان ہے اور عیسیٰ روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں اور انکی یہی شان ہے، آدم صفی اللہ ہیں اور انکی یہی شان ہے۔ خبردار میں اللہ کا حبیب ہوں مگر میں فخر نہیں کرتا، میں قیامت کے دن حمد کا جھنڈا اٹھاؤں گا جسکے نیچے آدم اور انکے سارے بعد والے ہوں گے مگر میں فخر نہیں کرتا، اور میں قیامت کے دن پہلا شفاعت کرنیوالا اور پہلا شفاعت قبول کیا گیا ہوں مگر میں فخر نہیں کرتا۔ اور میں سب سے پہلے جنت کی زنجیر کو حرکت

دوں گا اللہ تعالیٰ اسے میرے لیے کھول دے گا اور مجھے جنت میں داخل کردے گا اور میرے ساتھ مومن فقراء ہوں گے مگر میں فخر نہیں کرتا، اور میں اللہ کے نزدیک تمام اولین اور آخرین سے زیادہ عزت والا ہوں مگر میں فخر نہیں کرتا۔

(51)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ أَنَّهُ سَأَلَ كَعْبَ الْأَحْبَارِ كَيْفَ تَجِدُ نَعْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي التَّوْرَاةِ فَقَالَ كَعْبٌ نَجِدُهُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُوْلَدُ بِمَكَّةَ وَيُهَاجِرُ إِلٰى طَابَةَ وَيَكُوْنُ مُلْكُهُ بِالشَّامِ وَلَيْسَ بِفَاحِشٍ وَلَا صَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يُكَافِي بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَعْفُوْ وَيَغْفِرُ، أُمَّتُهُ الْحَمَّادُوْنَ يَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ فِي كُلِّ سَرَّاءٍ وَضَرَّاءٍ وَيُكَبِّرُوْنَ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ نَجْدٍ يُوَضِّئُوْنَ أَطْرَافَهُمْ وَيَتَأَزَّرُوْنَ فِي أَوْسَاطِهِمْ، يَصُفُّوْنَ فِي صَلَاتِهِمْ كَمَا يَصُفُّوْنَ فِي قِتَالِهِمْ، دَوِيُّهُمْ فِي مَسَاجِدِهِمْ كَدَوِيِّ النَّحْلِ يُسْتَمَعُ مُنَادِيْهِمْ فِي جَوِّ السَّمَآءِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [دارمی حدیث رقم:٨، شرح السنة للبغوی حدیث رقم:٣٦٢٨]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ﷺ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت کعب احبار ﷺ سے پوچھا کہ آپ نے تورات میں رسول اللہ ﷺ کی تعریف کس طرح لکھی ہوئی دیکھی ہے۔ حضرت کعب نے فرمایا: ہم نے لکھا ہوا پایا "محمد ابن عبداللہ، مکہ میں پیدا ہوں گے، طیبہ کو ہجرت کریں گے، ان کی حکومت شام تک وسیع ہوگی، فحاش نہیں ہوں گے، بازاروں میں کھڑے ہو کر چلانے والے نہیں ہوں گے، برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیں گے بلکہ معاف کردیں گے اور بخش دیں گے، اُن کی امت بہت زیادہ حمد کرنے والی ہوگی ہر خوشی اور غمی کے موقع پر اللہ کی حمد ہی کرے گی، ہر بلندی پر اللہ کی تکبیر بولیں گے، اپنے اطراف کا وضوء کریں گے اور اُنکے تہبند اُنکے وسط میں ہوں گے، نماز میں اس طرح صفیں بنائیں گے جس طرح جنگ کے لیے صفیں بناتے ہیں، اُنکی مسجدوں میں اُنکی آوازیں اس طرح دھیمی ہوں گی جیسے شہد کی مکھی کی بھنبھناہٹ ہوتی ہے، اُن کے مؤذن کی آواز آسمان کی فضاؤں میں سنی جائے گی۔

(52)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّ اللّٰهَ فَضَّلَ مُحَمَّدًا ﷺ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ وَعَلٰى أَهْلِ السَّمَآءِ فَقَالُوْا يَا ابْنَ عَبَّاسٍ بِمَ فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَلٰى أَهْلِ السَّمَآءِ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ لِأَهْلِ السَّمَآءِ وَمَنْ يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّي إِلٰهٌ مِنْ دُوْنِهِ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمُحَمَّدٍ ﷺ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِيْنًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالُوْا فَمَا فَضْلُهُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ

قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالىٰ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ الآيَة وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالىٰ لِمُحَمَّدٍ ﷺ وَمَا أَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ فَأَرْسَلَهُ إِلَى الْجِنِّ وَالْإِنْسِ رَوَاهُ الدَّارِمِي [دارمی حدیث رقم:٤٧]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو تمام انبیاء اور اہل آسمان پر فضیلت دی ہے۔لوگوں نے پوچھا اے ابن عباس اللہ نے اُنکو آسمان والوں پر کس بات سے فضیلت دی ہے۔فرمایا اللہ تعالیٰ نے اہل آسمان کو فرمایا جو ان میں سے یہ کہے گا کہ اللہ کی بجائے میں معبود ہوں تو ہم اسے جہنم کی سزا دیں گے اور ہم ظالموں کو اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو فرمایا: بیشک ہم نے آپ کو واضح فتح عطا فرمائی تا کہ اللہ آپ کی برکت سے مسلمانوں کے حق میں اگلی پچھلی کسر نکال دے۔لوگوں نے پوچھا آپ ﷺ کی انبیاء پر فضیلت کیا ہے تو فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ہم نے جو رسول بھی بھیجا ہے وہ اس کی اپنی قوم کی زبان میں بھیجا ہے تا کہ ان پر احکام واضح کرے پھر اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے الآیۃ۔اور اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو فرمایا: ہم نے آپکو تمام انسانوں کی طرف بھیجا ہے۔لہٰذا آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے تمام جنوں اور انسانوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے۔

(53)۔ وَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ حِيْنَ خَطَبَ الْأَنْبِيَآءَ لَيْلَةَ الْمِعْرَاجِ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَرْسَلَنِيْ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ وَ كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّأَنْزَلَ عَلَيَّ الْفُرْقَانَ فِيْهِ تِبْيَانُ كُلِّ شَيْءٍ وَجَعَلَ أُمَّتِيْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ وَجَعَلَ أُمَّتِيْ هُمُ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ وَشَرَحَ لِيْ صَدْرِيْ وَوَضَعَ عَنِّيْ وِزْرِيْ وَرَفَعَ لِيْ ذِكْرِيْ وَجَعَلَنِيْ فَاتِحًا وَّخَاتِمًا ثُمَّ قَالَ إِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لِلْأَنْبِيَآءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ بِهٰذَا فَضَلَكُمْ مُحَمَّدٌ ﷺ كَذَا فِي الشِّفَا [دلائل النبوة للبيهقي ٣٩٧/٢ الی ٤٠١، الشفاء ١/ ١٠٩،١١٠]۔

ترجمہ: معراج کی رات نبی کریم ﷺ نے جب تمام انبیاء علیہم السلام کو خطاب کیا تو فرمایا: سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے اور تمام انسانوں کے لیے خوشخبری سنانے والا اور ڈرسنانے والا بنا کر بھیجا ہے اور مجھ پر حق اور باطل میں تمیز کرنے والا قرآن نازل فرمایا جس میں ہر چیز کا بیان موجود ہے اور میری امت کو بہترین امت بنایا جسے لوگوں کے لیے نکالا گیا ہے اور میری امت کو پہلا اور آخری بنایا ہے اور میرے لیے میرا سینہ کھول دیا ہے اور مجھ پر سے میرا بوجھ اتار دیا ہے اور میرے لیے میرا ذکر بلند فرمایا اور مجھے آغاز کرنیوالا اور اختتام کرنیوالا بنایا۔پھر حضرت ابراہیم علیہم الصلوٰۃ والسلام نے انبیاء علیہم السلام کو فرمایا: انہی وجوہات کی بنا پر محمد تم پر فضیلت لے گئے۔

لَسْنَا كَمِثْلِهٖ ﷺ

ہم آپ ﷺ کی طرح نہیں ہیں

(54)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ نَهَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ رَحْمَةً لَّهُمْ فَقَالُوْا إِنَّكَ تُوَاصِلُ ، قَالَ إِنِّيْ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ ، إِنِّيْ يُطْعِمُنِيْ رَبِّيْ وَيَسْقِيْنِيْ ، وَفِيْ رِوَايَةٍ ، أَيُّكُمْ مِثْلِيْ ، وَفِيْ رِوَايَةٍ ، لَسْتُ مِثْلَكُمْ ، وَفِيْ رِوَايَةٍ ، لَسْتُمْ مِثْلِيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حدیث رقم:٢٥٧٢، بخاری حدیث رقم:١٩٦٤]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام پر رحمت کرتے ہوئے انہیں مسلسل روزے رکھنے سے منع فرمایا۔انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ بھی تو مسلسل روزے رکھتے ہیں، فرمایا: میں تمہاری طرح کا نہیں ہوں، میرا رب مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔ایک روایت میں ہے کہ تم میں سے کون مجھ جیسا ہے۔اور ایک روایت میں ہے کہ میں تمہاری مثل نہیں ہوں۔اور ایک روایت میں ہے کہ تم میری مثل نہیں ہو۔

(55)۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَوَّلِ شَيْءٍ خَلَقَهُ اللّٰهُ تَعَالىٰ ، فَقَالَ هُوَ نُوْرُ نَبِيِّكَ يَا جَابِرُ ، اَلْحَدِيْثُ بِطُوْلِهٖ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِي الْمُصَنَّفِ [المصنف لعبد الرزاق الجزء المفقود حدیث رقم:١٨]۔

ترجمہ: حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پہلی چیز کے بارے میں پوچھا جسے اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا۔فرمایا: وہ تیرے نبی کا نور ہے۔

(56)۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِعَيْنَيَّ هَاتَيْنِ وَكَانَ نُوْرًا كُلُّهُ بَلْ نُوْرًا مِنْ نُوْرِ اللّٰهِ مَنْ رَآهُ بَدِيْهًا هَابَهُ وَمَنْ رَآهُ مِرَارًا اِسْتَحَبَّهُ أَشَدَّ اِسْتِحْبَابٍ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ [المصنف لعبد الرزاق الجزء المفقود حدیث رقم:١٧]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی ان دو آنکھوں سے دیکھا ہے، وہ سراپا نور تھے بلکہ اللہ کے نور میں سے نور تھے، جو آپ ﷺ کو پہلی بار دیکھتا اُس پر ہیبت طاری ہو جاتی اور جو آپ ﷺ کو باربار دیکھتا وہ آپ سے شدید محبت کرنے لگ جاتا۔

(57)۔ وَعَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ فِيْ دُعَآئِهٖ ﷺ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ

فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَعَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ يَسَارِي نُورًا وَفَوْقِي نُورًا وَتَحْتِي نُورًا وَأَمَامِي نُورًا وَخَلْفِي نُورًا وَاجْعَلْ لِي نُورًا قَالَ كُرَيْبٌ سَبْعٌ فِي التَّابُوتِ ، فَلَقِيتُ رَجُلًا مِنْ وَلَدِ الْعَبَّاسِ فَحَدَّثَنِي بِهِنَّ فَذَكَرَ عَصَبِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَشَعْرِي وَبَشَرِي وَذَكَرَ خَصْلَتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:١٧٨٨، بخاری حديث رقم:٦٣١٦، نسائی حديث رقم:١١٢١]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ میرے دل میں نور بھر دے، میری آنکھوں میں نور بھر دے، میرے کانوں میں نور بھر دے، میری دائیں طرف نور کر دے، میری بائیں طرف نور کر دے، میرے اوپر نور کر دے، میرے نیچے نور کر دے، میرے آگے نور کر دے، میرے پیچھے نور کر دے اور میرے لیے نور ہی نور کر دے۔ کریب فرماتے ہیں کہ سات مزید چیزیں تابوت میں ہیں (یعنی میرے سینے میں ہیں جنہیں میں بھول گیا ہوں)، میں حضرت عباس کی اولاد میں سے ایک آدمی سے ملا اس نے مجھے وہ سات چیزیں بتائیں۔ میرے اعصاب، میرا گوشت، میرا خون، میرے بال، میری جلد اور دو چیزیں اور بیان کیں۔

(58)۔ وَأَنْشَدَ كَعْبُ بْنُ زُهَيْرٍ ﷺ

حضرت کعب ابن زہیر ﷺ نے شعر لکھا ہے۔

إِنَّ الرَّسُولَ لَنُورٌ يُسْتَضَاءُ بِهِ مُهَنَّدٌ مِنْ سُيُوفِ اللّٰهِ مَسْلُولُ

رَوَاهُ ابْنُ هِشَام [السيرة النبوية لابن هشام ٤/٥١٢]۔

بے شک رسول وہ نور ہیں جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے۔ وہ اللہ کی سونتی ہوئی تلوار ہیں، ہندوستان کی مشہور تلوار مہند۔

عَالِمُ مَا كَانَ وَمَا يَكُونُ بِإِذْنِ اللّٰهِ

اللہ کے اذن سے ماضی، حال، مستقبل کے عالم

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِي مِنْ رُسُلِهِ مَنْ يَشَاءُ [آل عمران:١٧٩] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اللہ ایسا نہیں ہے کہ تمہیں غیب پر مطلع کرے لیکن اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اس کام کے لیے اپنا رسول چن لیتا ہے۔ وَقَالَ عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖ أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَسُولٍ [الجن:٢٦، ٢٧] اور فرماتا

ہے: وہ عالم الغیب ہے۔ اپنے غیب پر کسی ایک کو بھی غالب نہیں کرتا، سوائے اسکے کہ وہ بطور رسول کسی پر راضی ہو۔ وَقَالَ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ [التکویر:٢٤] اور فرماتا ہے: میرا نبی غیب بتانے میں بخل نہیں کرتا۔ وَقَالَ ذٰلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ [آل عمران:٤٤] اور فرماتا ہے: کہ یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم آپکی طرف وحی کرتے ہیں۔

(59)۔ عَنْ عُمَرَ ﷺ قَالَ قَامَ فِينَا النَّبِيُّ ﷺ مَقَامًا فَأَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰى دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَأَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ ، حَفِظَ ذٰلِكَ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِي وَمِثْلُهُ فِي مُسْلِمٍ عَنْ حُذَيْفَةَ ﷺ [بخاری حديث رقم:٣١٩٢، مسلم حديث رقم:٧٢٦٣، ابو داؤد حديث رقم:٤٢٤٠]۔

ترجمہ: حضرت عمر فاروق ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ ہم میں ایک جگہ پر کھڑے ہو گئے۔ آپ ﷺ نے ہمیں خلق کے آغاز سے لے کر جنتیوں کے جنت میں جانے اور دوزخیوں کے دوزخ میں جانے تک کے بارے میں سب کچھ بتا دیا۔ جس نے اسے یاد رکھا سو یاد رکھا۔ اور جس نے بھلا دیا سو بھلا دیا۔

(60)۔ عَنْ يُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ : هَاجَتْ رِيحٌ حَمْرَاءُ بِالْكُوفَةِ ، فَجَاءَ رَجُلٌ لَيْسَ لَهُ هِجِّيرَى إِلَّا : يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ ، جَاءَتِ السَّاعَةُ ، قَالَ : فَقَعَدَ وَكَانَ مُتَّكِئًا ، فَقَالَ : إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُومُ ، حَتّٰى لَا يُقْسَمَ مِيرَاثٌ ، وَلَا يُفْرَحَ بِغَنِيمَةٍ ، ثُمَّ قَالَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا ـ وَنَحَّاهَا نَحْوَ الشَّامِ ـ فَقَالَ : عَدُوٌّ يَجْمَعُونَ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ وَيَجْمَعُ لَهُمْ أَهْلُ الْإِسْلَامِ ، قُلْتُ : الرُّومَ تَعْنِي ؟ قَالَ : نَعَمْ ، وَتَكُونُ عِنْدَ ذَاكُمُ الْقِتَالِ رَدَّةٌ شَدِيدَةٌ ، فَيَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً ، فَيَقْتَتِلُونَ حَتّٰى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ ، فَيَفِيءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ ، كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ ، وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ، ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ ، لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً ، فَيَقْتَتِلُونَ ، حَتّٰى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ ، فَيَفِيءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ ، كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ ، وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ، ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ ، لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً ، فَيَقْتَتِلُونَ حَتّٰى يُمْسُوا ، فَيَفِيءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ ، كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ ، وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الرَّابِعِ ، نَهَدَ إِلَيْهِمْ بَقِيَّةُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ ، فَيَجْعَلُ اللّٰهُ الدَّبْرَةَ عَلَيْهِمْ ، فَيَقْتُلُونَ مَقْتَلَةً ـ إِمَّا قَالَ : لَا يُرٰى مِثْلُهَا ، وَإِمَّا قَالَ : لَمْ يُرَ مِثْلُهَا ـ حَتّٰى إِنَّ

الطَّائِرَ لَيَمُرُّ بِجَنَبَاتِهِمْ ، فَمَا يُخَلِّفُهُمْ حَتّٰى يَخِرَّ مَيْتاً ، فَيَتَعَادُّ بَنُو الْأَبِ ، كَانُوا مِائَةً ، فَلَا يَجِدُوْنَهٗ بَقِيَ مِنْهُمْ إِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ ، فَبِأَيِّ غَنِيْمَةٍ يُفْرَحُ ؟ أَوْ أَيُّ مِيرَاثٍ يُقَاسَمُ ؟ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ إِذْ سَمِعُوْا بِبَأْسٍ ، هُوَ أَكْبَرُ مِنْ ذٰلِكَ ، فَجَاءَهُمُ الصَّرِيْخُ ، إِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَهُمْ فِيْ ذَرَارِيِّهِمْ ، فَيَرْفُضُوْنَ مَا فِيْ أَيْدِيْهِمْ ، وَيُقْبِلُوْنَ ، فَيَبْعَثُوْنَ عَشَرَةَ فَوَارِسَ طَلِيْعَةً ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنِّيْ لَأَعْرِفُ أَسْمَاءَهُمْ ، وَأَسْمَاءَ آبَائِهِمْ ، وَأَلْوَانَ خُيُوْلِهِمْ ، هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ ، أَوْ مِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ[مسلم حديث رقم:٧٢٨١]۔

ترجمہ: یسیر بن جابر بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ کوفہ میں سرخ آندھی آئی، ایک شخص جس کا تکیہ کلام یہ تھا کہ سنو اے عبداللہ بن مسعود! قیامت آ گئی ہے، حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ ٹیک لگائے بیٹھے تھے، سنبھل کر بیٹھ گئے اور فرمایا: اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی جب تک میراث کی تقسیم اور مال غنیمت کی خوشی کو ترک نہ کر دیا جائے، پھر ملک شام کی طرف ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا: (وہاں) اہلِ اسلام کے دشمن جمع ہوں گے، اور ان کے مقابلے کے لیے مسلمان جمع ہوں گے، میں نے کہا آپ کی مراد روی ہیں، فرمایا: ہاں۔ اس جنگ کی شدت کی وجہ سے بہت سے لوگ بھاگ کر پلٹ آئیں گے، پھر مسلمان ایک ایسا لشکر بھیجیں گے کہ وہ خواہ مر جائیں مگر کامیابی کے بغیر واپس نہ لوٹیں، پھر مسلمان خوب جنگ کریں گے حتیٰ کہ ان کے درمیان رات کا پردہ حائل ہو جائے گا، پھر یہ فریق بھی لوٹ آئے گا اور وہ فریق بھی لوٹ آئے گا، اور ان میں سے کسی کو غلبہ نہیں ہوگا، پھر وہ (پہلا) دستہ ہلاک ہو جائے گا، پھر مسلمان ایک اور دستہ بھیجیں گے کہ وہ بغیر کامیابی کے نہ لوٹے خواہ مر جائے، پھر وہ جنگ کرتے رہیں گے حتیٰ کہ ان کے درمیان رات کا حجاب آ جائے گا، پھر یہ دستہ اور دوسرا دستہ دونوں لوٹ آئیں گے، اور ان میں سے کوئی کامیاب نہیں ہوگا اور وہ دستہ ہلاک ہو جائے گا، پھر مسلمان ایک اور دستہ بھیجیں گے کہ وہ بغیر کامیابی کے نہ لوٹے خواہ مر جائے، پھر وہ شام تک جنگ کرتے رہیں گے، پھر یہ اور وہ لوٹ آئیں گے، اور کوئی فریق غالب نہیں ہوگا اور وہ دستہ ہلاک ہو چکا ہوگا، اور جب چوتھا دن ہوگا تو باقی مسلمان ان پر حملہ کر دیں گے، پھر اللہ تعالیٰ کافروں پر شکست مسلط کر دے گا، وہ ایسی جنگ ہوگی کہ یا تو فرمایا کہ اس کی مثال نہیں دیکھی جائی گی، یا فرمایا کہ اس کی مثال نہیں دیکھی گئی ہوگی، حتیٰ کہ پرندہ بھی ان کے پہلوؤں سے گذرے گا تو وہ ان سے آگے نہیں بڑھ سکے گا اور وہ مردہ ہو کر گر پڑے گا، ایک باپ کی اولاد سو تک ہوگی، ان میں سے ایک کے سوا اور کوئی باقی نہیں بچے گا، اس صورت میں مالِ غنیمت سے کیا خوشی ہوگی اور کیسے وراثت تقسیم ہوگی۔ مسلمان اسی حالت سے دوچار ہوں گے کہ اس سے بڑی افتاد آ پڑے گی، ایک چیخ سنائی دے گی کہ ان کے پیچھے مسلمانوں کی اولاد میں دجال آ چکا

ہے، ان کے ہاتھوں میں جو کچھ ہوگا وہ اس کو چھوڑ کر اس کی طرف متوجہ ہوں گے اور دس گھوڑے سواروں کا ہراول دستہ بھیجیں گے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ان سواروں کے نام، ان کے باپ دادا کے نام اور ان کے گھوڑوں کا رنگ جانتا ہوں وہ اس دن روئے زمین کے بہترین گھوڑے سوار ہوں گے یا بہترین گھوڑے سواروں میں سے ہوں گے۔

(61)۔ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ وَذَكَرَ أَنَّ بَيْنَ يَدَيْهَا أُمُوْرًا عِظَامًا ، ثُمَّ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُسْأَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْأَلْ عَنْهُ فَوَاللّٰهِ لَا تَسْأَلُوْنِيْ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ بِهٖ مَا دُمْتُ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا قَالَ أَنَسٌ فَأَكْثَرَ النَّاسُ الْبُكَاءَ وَأَكْثَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَقُوْلَ سَلُوْنِيْ ، قَالَ أَنَسٌ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ أَيْنَ مَدْخَلِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ النَّارُ ، فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ ، فَقَالَ مَنْ أَبِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، قَالَ أَبُوْكَ حُذَافَةُ ، قَالَ ثُمَّ أَكْثَرَ أَنْ يَقُوْلَ سَلُوْنِيْ سَلُوْنِيْ ، قَالَ فَبَرَكَ عُمَرُ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا ، قَالَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ قَالَ عُمَرُ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَوْلٰى ، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ آنِفًا فِيْ عُرْضِ هٰذَا الْحَائِطِ وَأَنَا أُصَلِّيْ ، فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمِثْلَهٗ فِيْ مُسْلِمٍ[بخاری حدیث رقم:٧٢٩٤ ، مسلم حدیث رقم:٦١٢١]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سورج ڈھلنے کے وقت نکلے اور ظہر ادا فرمائی، جب سلام پھیرا تو منبر پر کھڑے ہو گئے، پھر قیامت کا ذکر فرمایا اور بیان فرمایا کہ اس سے پہلے بڑے بڑے معاملات ہوں گے۔ پھر فرمایا جو شخص کسی چیز کے بارے میں پوچھنا چاہے پوچھ سکتا ہے۔ اللہ کی قسم تم جس چیز کے بارے میں بھی سوال کرو گے میں یہاں کھڑے کھڑے جواب دوں گا۔ حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ لوگ کثرت سے رونے لگے اور رسول اللہ ﷺ بار بار فرمائے جا رہے تھے کہ مجھ سے پوچھ لو۔ حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کھڑا ہو گیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ میرا ٹھکانا کہاں ہے؟ فرمایا جہنم۔ پھر عبداللہ بن حذافہ کھڑے ہو گئے اور کہا یا رسول اللہ میرا باپ کون ہے؟ فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے۔ پھر آپ ﷺ کثرت سے فرماتے رہے، مجھ سے پوچھ لو، مجھ سے پوچھ لو۔ پھر حضرت عمر ؓ اپنے گھٹنوں کے بل کھڑے ہو گئے۔ اور عرض کیا ہم اللہ کے رب ہونے پر راضی ہیں، اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہیں، اور محمد کے رسول ہونے پر راضی ہیں۔ جب حضرت عمر نے یہ بات عرض کی تو رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اچھا، قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضے میں میری جان ہے ابھی ابھی جب میں نماز پڑھ رہا

تھا تو اس احاطے کے اندر میرے سامنے جنت اور دوزخ پیش کی گئیں، آج کی طرح میں نے کبھی خیر اور شر نہیں دیکھے۔

(62)۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْاَخْطَبِ الْاَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْفَجْرَ وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَخَطَبَنَا، حَتّٰى حَضَرَتِ الظُّهْرُ، فَنَزَلَ فَصَلّٰى، ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الْعَصْرُ، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى، ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا، حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَاَخْبَرَنَا بِمَا كَانَ وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ، فَاَعْلَمُنَا اَحْفَظُنَا رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ۷۲۶۷]۔

ترجمہ: حضرت عمرو ابنِ اخطب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے ساتھ صبح کی نماز ادا فرمائی اور منبر پر تشریف لے گئے، ہمیں خطاب فرمایا حتیٰ کہ ظہر کا وقت آ گیا، آپ منبر سے اترے اور نماز ادا فرمائی، پھر منبر پر جلوہ افروز ہوئے، پھر ہمیں خطاب فرمایا حتیٰ کہ عصر کا وقت آ گیا، پھر منبر سے اترے اور نماز ادا فرمائی، پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ہمیں خطاب فرمایا حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا، پس آپ نے ہمیں جو کچھ ہو چکا ہے اور جو ہونے والا ہے سب کچھ بتا دیا۔ ہم میں سب سے زیادہ علم والا وہ ہے جس نے وہ خطبہ زیادہ سے زیادہ یاد رکھا۔

(63)۔ وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَا هُوَ كَائِنٌ اِلٰى اَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ فَمَا مِنْهُ شَيْءٌ اِلَّا قَدْ سَاَلْتُهُ اِلَّا اَنِّيْ لَمْ اَسْاَلْهُ مَا يُخْرِجُ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ مِنَ الْمَدِيْنَةِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ۷۲۶۵]۔

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے قیامت تک ہونے والی ہر بات بتا دی۔ میں نے اس میں سے ہر چیز کے بارے میں آپ ﷺ سے پوچھ لیا مگر میں نے صرف ایک بات نہیں پوچھی کہ مدینہ والوں کو مدینہ سے کون سی چیز نکالے گی۔

(64)۔ وَ اَنْشَدَ مَالِكُ ابْنُ عَوْفٍ رضی اللہ عنہ

مَا اِنْ رَاَيْتُ وَلَا سَمِعْتُ بِمِثْلِهِ — فِي النَّاسِ كُلِّهِمْ بِمِثْلِ مُحَمَّدٍ
اَوْفٰى وَاَعْطٰى لِلْجَزِيْلِ اِذَا اجْتُدِيْ — وَمَتٰى تَشَاْ يُخْبِرْكَ عَمَّا فِيْ غَدٍ
وَاِذَا الْكَتِيْبَةُ عَرَّدَتْ اَنْيَابُهَا — بِالسَّمْهَرِيِّ وَضَرْبِ كُلِّ مُهَنَّدٍ
فَكَاَنَّهُ لَيْثٌ عَلٰى اَشْبَالِهِ — وَسْطَ الْهَبَاءَةِ خَادِرٌ فِيْ مَرْصَدٍ

رَوَاهُ ابْنُ هِشَام [السیرۃ النبویۃ لابن ھشام ۴/۴۹۱]۔

ترجمہ: حضرت مالک بن عوف رضی اللہ عنہ نے شعر لکھے ہیں۔

میں نے اُن کی مثل نہ دیکھی ہے نہ سنی ہے تمام کے تمام لوگوں میں محمد کی مثال نہیں۔ جب سخاوت کرتے ہیں تو شہنشاہوں کو بھی بھر بھر کے نوازتے چلے جاتے ہیں اور تو جب چاہے تجھے آئندہ کی خبریں دیں اور جب حملہ آور اپنے اگلے دانت ظاہر کرے مضبوط نیزے اور ہندوستانی تلوار کی ضرب کے ساتھ پس ایسے لگتا ہے کہ آپ ایسے حملہ آور کے جواب میں ایک شیر کی طرح ہیں جو جنگل کے وسط میں اپنی گھات میں غضبناک ہو کر بیٹھا اپنے بچوں کی رکھوالی کر رہا ہوتا ہے۔

اَلنَّبِيُّ الْمُخْتَارُ ﷺ بِاِذْنِ اللّٰهِ

نبی کریم ﷺ اللہ کے اذن سے مختار ہیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ [آل عمران ۲۶] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فرما دو اے میرے اللہ، ملک کے مالک، تو جسے چاہتا ہے ملک عطا کر دیتا ہے۔ وَقَالَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ [النساء: ۶۵] اور فرماتا ہے: نہیں تیرے رب کی قسم یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک آپ کا ہر فیصلہ نہ مان لیں۔ وَقَالَ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗ [التوبہ: ۵۹] اور فرماتا ہے: ہمیں اللہ اور اس کا رسول اپنے فضل سے دے گا۔ وَقَالَ اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ [ص: ۱۸] اور فرماتا ہے: ہم نے اس کے ساتھ پہاڑوں کو مسخر کر دیا۔ وَقَالَ فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيْحَ تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ رُخَآءً حَيْثُ اَصَابَ [ص: ۳۶] اور فرماتا ہے: ہم نے اس کیلئے ہوا کو مسخر کر دیا جو اس کے حکم سے نرم ہو کر چلتی تھی وہ جہاں بھی جانا چاہتا۔ وَقَالَ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ [الکوثر: ۱] اور فرماتا ہے: ہم نے آپ کو سب کچھ عطا کر دیا۔ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَلْكَوْثَرُ هُوَ الْخَيْرُ الْكَثِيْرُ [تفسیر ابن جریر حدیث رقم: ۲۹۵۱۵] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کوثر سے مراد خیر کثیر ہے۔

(65)۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَبَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِيْ اُتِيْتُ بِمَفَاتِيْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَتْ فِيْ يَدَيَّ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم: ۷۲۷۳]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جامع کلام دے کر بھیجا گیا ہوں اور میری رُعب کے ساتھ مدد کی گئی ہے اور میں نے نیند کے دوران خواب میں دیکھا ہے کہ مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں دی گئیں اور میرے دونوں ہاتھوں پر رکھ دی گئی ہیں۔

(66)۔ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلّٰى عَلٰى اَهْلِ اُحُدٍ صَلٰوتَه عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمِنْبَرِ ، فَقَالَ اِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ وَاَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَاِنِّي وَاللّٰهِ لَاَنْظُرُ اِلٰى حَوْضِي الْآنَ وَاِنِّي قَدْ اُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ اَوْ مَفَاتِيْحَ الْاَرْضِ وَاِنِّي وَاللّٰهِ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِي وَلٰكِنِّي اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم:٦٤٢٦ ، مسلم حدیث رقم:٥٩٧٦ ، ٥٩٧٧]۔

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نکلے اور اُحد کے شہیدوں پر میت والی دعا پڑھی، پھر آپ ﷺ منبر کی طرف پلٹے اور فرمایا: میں تمہارے لیے خوشی کا سبب ہوں اور میں تمہارے اوپر گواہ ہوں اور اللہ کی قسم میں اِس وقت اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں دے دی گئی ہیں یا شاید فرمایا کہ زمین کی چابیاں دی گئی ہیں اور اللہ کی قسم مجھے یہ خوف نہیں ہے کہ تم میرے بعد شرک کرو گے لیکن مجھے یہ خوف ہے کہ تم دنیا میں گم ہو جاؤ گے۔

(67)۔ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ : مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَ اللّٰهُ يُعْطِي ، وَلَنْ تَزَالَ هٰذِهِ الْاُمَّةُ قَائِمَةً عَلٰى اَمْرِ اللّٰهِ ، لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ اَمْرُ اللّٰهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم:٧١ ، مسلم حدیث رقم:٢٣٩٢]۔

ترجمہ: حضرت امیر معاویہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ جس کے حق میں بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اُسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے اور تقسیم کرنے والا صرف میں ہوں اور دینے والا اللہ ہے، یہ اُمت اللہ کے حکم پر ہمیشہ قائم رہے گی اور قیامت تک اِس کی مخالفت کرنے والا اِس کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔

(68)۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَا تَجْمَعُوْا اِسْمِي وَكُنْيَتِي ، اَنَا اَبُو الْقَاسِمِ ، اَللّٰهُ يَرْزُقُ ، وَاَنَا اَقْسِمُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ [دلائل النبوۃ للبیهقی ١٦٣/١]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری کنیت اور میرا نام جمع نہ کرو۔ میں ابو القاسم ہوں، اللہ رزق دیتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔

(69)۔ عَنْ اَبِي مُوْسٰى ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَزَلَ بِاَعْرَابِيٍّ فَاَكْرَمَهٗ فَقَالَ لَهٗ : يَا اَعْرَابِيُّ سَلْ حَاجَتَكَ ، قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَاقَةٌ بِرَحْلِهَا ، وَاَعْنُزٌ يَحْلِبُهَا اَهْلِي ، قَالَهَا مَرَّتَيْنِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَعَجَزْتَ اَنْ تَكُوْنَ مِثْلَ عَجُوْزِ بَنِي اِسْرَائِيْلَ ، فَقَالَ اَصْحَابُهٗ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

وَمَا عَجُوْزُ بَنِي اِسْرَائِيْلَ ؟ قَالَ : اِنَّ مُوْسٰى اَرَادَ اَنْ يَسِيْرَ بِبَنِي اِسْرَائِيْلَ فَاَضَلَّ عَنِ الطَّرِيْقِ ، فَقَالَ لَهٗ عُلَمَاءُ بَنِي اِسْرَائِيْلَ : نَحْنُ نُحَدِّثُكَ اَنَّ يُوْسُفَ اَخَذَ عَلَيْنَا مَوَاثِيْقَ اللّٰهِ اَنْ لَا نَخْرُجَ مِنْ مِصْرَ حَتّٰى نَنْقُلَ عِظَامَهٗ مَعَنَا قَالَ : وَاَيُّكُمْ يَدْرِي اَيْنَ قَبْرُ يُوْسُفَ ؟ قَالُوْا : مَا نَدْرِي اَيْنَ قَبْرُ يُوْسُفَ اِلَّا عَجُوْزُ بَنِي اِسْرَائِيْلَ ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا فَقَالَ : دُلِّيْنِي عَلٰى قَبْرِ يُوْسُفَ ، فَقَالَتْ : لَا وَاللّٰهِ لَا اَفْعَلُ حَتّٰى اَكُوْنَ مَعَكَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ : وَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا قَالَتْ : فَقِيْلَ لَهٗ : اَعْطِهَا حُكْمَهَا ، فَاَعْطَاهَا حُكْمَهَا ، فَاَتَتْ بُحَيْرَةً فَقَالَتْ : اَنْضِبُوْا هٰذَا الْمَاءَ ، فَلَمَّا اَنْضَبُوْهُ قَالَتْ اِحْتَفِرُوْا هٰهُنَا ، فَلَمَّا اِحْتَفَرُوْا اِذَا عِظَامُ يُوْسُفَ ، فَلَمَّا اَقَلُّوْهَا مِنَ الْاَرْضِ فَاِذَا الطَّرِيْقُ مِثْلَ ضَوْءِ النَّهَارِ رَوَاهُ الْحَاكِمُ [مستدرك حاكم حديث رقم:٤١٣٩ ، ابن حبان حديث رقم:٧٢٣ ، المعجم الاوسط للطبرانی حدیث رقم:٧٧٦٧ ، مجمع الزوائد ١٦/٩]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ ﷺ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ ایک اعرابی کے پاس مہمان بنے، اس نے آپکا احترام کیا، آپ نے اسے فرمایا: اے اعرابی اپنی حاجت مانگ۔ اس نے کہا یا رسول اللہ ایک اونٹنی بمع پالان کے اور ایک بکری جس کا دودھ میرے گھر والے نکالا کریں۔ اس نے یہ بات دو مرتبہ کی۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: تم تو بنی اسرائیل کی بوڑھی جیسے بھی نہ بن سکے۔ آپکے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ بنی اسرائیل کی بوڑھی عورت کیا ہے؟ فرمایا: حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل کو ساتھ لے کر چلنے کا ارادہ فرمایا تو راستہ بھول گئے، ان سے بنی اسرائیل کے علماء نے کہا: ہم آپ سے بیان کرتے ہیں کہ یوسف نے ہم سے اللہ کی قسم لی تھی کہ ہم لوگ مصر سے اس وقت تک نہیں نکلیں گے جب تک انکی میت کو اپنے ساتھ منتقل نہ کریں۔ حضرت موسیٰ نے فرمایا: تم میں سے کون جانتا ہے کہ یوسف کی قبر کہاں ہے؟ انہوں نے کہا ہم نہیں جانتے کہ یوسف کی قبر کہاں ہے سوائے بنی اسرائیل کی ایک بوڑھی عورت کے۔ آپ نے اسے بلا بھیجا۔ اور اس سے فرمایا: مجھے یوسف کی قبر بتاؤ۔ اس نے کہا نہیں اللہ کی قسم اس وقت تک نہیں بتاؤں گی جب تک میں آپکے ساتھ جنت میں نہ جاؤں۔ راوی کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول نے اس کا مطالبہ ناپسند فرمایا۔ ان سے کہا گیا کہ جو مانگتی ہے اسے دے دیں۔ آپ نے اسے انکی طلب کے مطابق جنت دے دی۔ وہ عورت جھیل پر گئی، کہنے لگی یہ پانی یہاں ڈالو۔ جب انہوں نے زمین پر پانی ڈالا تو کہنے لگی اس جگہ کھدائی کرو، جب انہوں نے کھدائی کی تو یوسف کی میت مبارک سامنے تھی۔ پھر جب انہوں نے اسے زمین سے باہر نکالا تو بھولا ہوا راستہ دن کی روشنی کی طرح واضح ہو گیا۔

(70)۔ عَنِ الْاَعْشَى الْمَازِنِيِّ قَالَ : اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَاَنْشَدْتُهُ

يَا مَلِكَ النَّاسِ وَدَيَّانَ الْعَرَبِ   اِنِّيْ لَقِيْتُ ذِرْبَةً مِنَ الذِّرَبِ
غَدَوْتُ اَبْغِيْهَا الطَّعَامَ فِيْ رَجَبِ   فَخَلَفَتْنِيْ بِنِزَاعٍ وَحَرَبِ
اَخْلَفَتِ الْعَهْدَ وَلَطَّتْ بِالذَّنَبِ   وَهُنَّ شَرُّ غَالِبٍ لِمَنْ غَلَبِ

فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَمَثَّلُهَا وَيَقُوْلُ : وَهُنَّ شَرُّ غَالِبٍ لِمَنْ غَلَبِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبِيْ يَعْلٰى[مسند احمد حدیث رقم:۶۸۹۹ ، مسند ابی یعلیٰ حدیث رقم:۶۸۶۵]۔

ترجمہ: حضرت اعشیٰ مازنیؓ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے یہ شعر پڑھے۔ اے تمام لوگوں کے مالک اور عرب کے داتا، میں زبان دراز عورتوں میں سے ایک عورت سے ملا، میں اس سے شرما کر کھانا طلب کرنے لگا، وہ اس کے جواب میں نزاع اور لڑائی سے پیش آئی، اس نے وعدہ خلافی کی اور دُم دبا کر بھاگ گئی، یہ ایسا شر ہیں جو غالب پر بھی غالب ہے۔

نبی کریم ﷺ اس کو دہرانے لگے اور فرمانے لگے: یہ ایسا شر ہیں جو غالب پر بھی غالب ہے۔

(71)۔ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ ، اِذَا خَطَبَ قَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ فَكَانَ يَشُقُّ عَلَيْهِ قِيَامُهُ فَاُتِيَ بِجِذْعِ نَخْلَةٍ فَحُفِرَ لَهُ وَاُقِيْمَ اِلٰى جَنْبِهِ قَائِماً لِلنَّبِيِّ ﷺ فَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا خَطَبَ فَطَالَ الْقِيَامُ عَلَيْهِ اِسْتَنَدَ اِلَيْهِ فَاتَّكَاَ عَلَيْهِ فَبَصُرَ بِهِ رَجُلٌ كَانَ وَرَدَ الْمَدِيْنَةَ فَرَآهُ قَائِماً اِلٰى جَنْبِ ذٰلِكَ الْجِذْعِ فَقَالَ لِمَنْ يَلِيْهِ مِنَ النَّاسِ: لَوْ اَعْلَمُ اَنَّ مُحَمَّداً يَحْمَدُنِيْ فِيْ شَيْءٍ يَرْفُقُ بِهِ لَصَنَعْتُ لَهُ مَجْلِساً يَقُوْمُ عَلَيْهِ فَاِنْ شَاءَ جَلَسَ مَا شَاءَ ، وَاِنْ شَاءَ قَامَ ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: اِئْتُوْنِيْ بِهِ فَاَتَوْهُ بِهِ فَاَمَرَ اَنْ يُصْنَعَ لَهُ هٰذِهِ الْمَرَاقِيَ الثَّلَاثَ اَوِ الْاَرْبَعَ هِيَ الْاٰنَ فِيْ مِنْبَرِ الْمَدِيْنَةِ فَوَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ ذٰلِكَ رَاحَةً فَلَمَّا فَارَقَ النَّبِيُّ ﷺ الْجِذْعَ وَعَمَدَ اِلٰى هٰذِهِ الَّتِيْ صُنِعَتْ لَهُ جَزِعَ الْجِذْعُ فَحَنَّ كَمَا تَحِنُّ النَّاقَةُ حِيْنَ فَارَقَهُ النَّبِيُّ ﷺ ، فَزَعَمَ ابْنُ بُرَيْدَةَ ، عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حِيْنَ سَمِعَ حَنِيْنَ الْجِذْعِ رَجَعَ اِلَيْهِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ وَقَالَ : اِخْتَرْ اَنْ اَغْرِسَكَ فِي الْمَكَانِ الَّذِيْ كُنْتَ فِيْهِ فَتَكُوْنَ كَمَا كُنْتَ وَاِنْ شِئْتَ اَنْ اَغْرِسَكَ فِي الْجَنَّةِ فَتَشْرَبَ مِنْ اَنْهَارِهَا وَعُيُوْنِهَا فَيَحْسُنَ نَبْتُكَ وَتُثْمِرَ فَيَاْكُلَ اَوْلِيَاءُ اللّٰهِ مِنْ ثَمَرَتِكَ وَنَخْلِكَ فَعَلْتُ ، فَزَعَمَ اَنَّهُ

سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ لَهُ :نَعَمْ ، فَعَلْتُ ، مَرَّتَيْنِ فَسَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: اِخْتَارَ اَنْ اَغْرِسَهُ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ[سنن الدارمی حدیث رقم:۳۲]۔

ترجمہ: حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب خطاب فرماتے تو دیر تک کھڑے رہتے۔ آپ کا کھڑے رہنا آپ پر مشکل گزرتا تو کھجور کا ایک تنا لایا گیا، اس کے لیے گڑھا کھودا گیا اور اسے نبی کریم ﷺ کے پہلو میں گاڑ دیا گیا۔ تو نبی کریم ﷺ جب خطبہ ارشاد فرماتے اور قیام لمبا ہو جاتا تو آپ اسکے ساتھ ٹیک لگا لیتے تھے۔ مدینہ شریف میں آنے والے ایک شخص نے آپ کو اس تنے کے پہلو میں کھڑے دیکھا تو اپنے ساتھ والے صحابی سے کہنے لگا: اگر مجھے یقین ہو جائے کہ محمد (ﷺ) اپنی سہولت کی چیز ملنے پر میری حوصلہ افزائی فرمائیں گے تو میں آپ کے لیے ایک منبر تیار کروں جس پر آپ کھڑے ہوں، اگر چاہیں تو بیٹھ جائیں اور جتنا چاہیں کھڑے رہیں۔ یہ بات نبی کریم ﷺ تک پہنچ گئی۔ فرمایا: اسے میرے پاس لے آؤ۔ صحابہ اس آدمی کو حضور کے پاس لے آئے، آپ نے اسے حکم دیا کہ وہ آپ کے لیے تین یا چار سیڑھیاں بنائے جو آج بھی مدینہ منورہ کے منبر میں ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے اس میں راحت محسوس فرمائی۔ جب نبی کریم ﷺ نے اس تنے کو چھوڑا اور اس نئی مسند کی طرف ارادہ فرمایا تو وہ تنا فریاد کر اٹھا، اور اس طرح رویا جس طرح اونٹنی اپنا بچہ بچھڑ جانے پر روتی ہے۔ حضرت بریدہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ نے تنے کی فریاد سنی تو آپ اسکی طرف پلٹے اور اپنا ہاتھ مبارک اسکے اوپر رکھ دیا، فرمایا: اختیار کر لو اگر چاہو تو میں تمہیں اسی جگہ پر دوبارہ اگا دوں جس جگہ تم پہلے تھے اور تم اسی طرح ہو جاؤ جیسے تم پہلے تھے اور اگر چاہو تو میں تمہیں جنت میں اگا دوں اور تم اسکی نہروں اور چشموں کا پانی پیو اور تمہاری پرورش اچھی ہو اور تجھ پر پھل لگے اور اللہ کے ولی تمہارے پھل اور کھجوریں کھایا کریں۔ حضرت بریدہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اس سے فرماتے ہوئے سنا: ہاں میں کرتا ہوں، ہاں میں کرتا ہوں (دو مرتبہ)۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا تو فرمایا اس نے پسند کیا ہے کہ میں اسے جنت میں اگاؤں۔

(72)۔ وَعَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبِ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ كُنْتُ اَبِيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَتَيْتُهُ بِوَضُوْئِهِ وَحَاجَتِهِ فَقَالَ لِيْ سَلْ فَقُلْتُ اَسْاَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ اَوَغَيْرَ ذٰلِكَ قُلْتُ هُوَ ذَاكَ قَالَ فَاَعِنِّيْ عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ رَوَاهُ مُسْلِم[مسلم حدیث رقم:۱۰۹۴، ابوداؤد حدیث رقم:۱۳۲۰]۔

ترجمہ: حضرت ربیعہ بن کعب اسلمیؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس رات گزارا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ میں نے وضو اور حاجت کے لیے پانی پیش کیا۔ آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: مانگ۔ میں نے عرض کیا میں آپ سے جنت میں آپکی سنگت مانگتا ہوں۔ فرمایا: اس کے علاوہ بھی کوئی حاجت ہے؟ میں نے عرض کیا یہی ہے۔ فرمایا: زیادہ

سجدوں کے ذریعے اپنے نفس کے خلاف میری مدد کر۔

(73)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ یَا اَیُّهَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَیْکُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوْا، فَقَالَ رَجُلٌ اَکُلَّ عَامٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَسَکَتَ حَتّٰی قَالَهَا ثَلَاثًا، فَقَالَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ، ثُمَّ قَالَ ذَرُوْنِیْ مَا تَرَکْتُکُمْ فَاِنَّمَا هَلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ بِکَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰی اَنْبِیَآءِ هِمْ، فَاِذَا اَمَرْتُکُمْ بِشَیْءٍ فَاْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاِذَا نَهَیْتُکُمْ عَنْ شَیْءٍ فَدَعُوْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم: ٣٢٥٧، نسائی حدیث رقم: ٢٦١٩]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطاب فرمایا: اور فرمایا: اے لوگو! تم پر حج فرض کر دیا گیا ہے لہٰذا حج کرو۔ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہر سال حج فرض ہے، آپ خاموش ہو گئے حتیٰ کہ اُس آدمی نے تین بار یہی سوال کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں کہہ دوں ہاں، تو ہر سال واجب ہو جائے اور تم میں اس کی طاقت نہیں ہوگی۔ پھر فرمایا: جب میں تمہیں آزاد چھوڑ دوں تو مجھے نہ چھیڑا کرو، تم سے پہلے والے لوگ اپنے انبیاء پر کثرت سے سوال کرنے اور اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوئے، جب تمہیں کسی کام کا حکم دوں تو اپنی طاقت کے مطابق بجالایا کرو اور جب کسی چیز سے منع کر دوں تو اُسے چھوڑ دیا کرو۔

(74)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ فُضَالَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَکَانَ فِیْمَا عَلَّمَنِیْ وَحَافِظْ عَلَی الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ، قَالَ قُلْتُ اِنَّ هٰذِهٖ سَاعَاتٌ لِیْ فِیْهَا اَشْغَالٌ، فَمُرْنِیْ بِاَمْرٍ جَامِعٍ اِذَا اَنَا فَعَلْتُهٗ اَجْزَاَ عَنِّیْ، فَقَالَ حَافِظْ عَلَی الْعَصْرَیْنِ وَمَا کَانَتْ مِنْ لُغَتِنَا، فَقُلْتُ وَمَا الْعَصْرَانِ؟ فَقَالَ صَلٰوةٌ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَصَلٰوةٌ قَبْلَ غُرُوْبِهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ [ابوداؤد حدیث رقم: ٤٢٨]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن فضالہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے علم سکھایا۔ جو کچھ آپ نے مجھے تعلیم دی اُس میں یہ بھی تھا کہ پانچ نمازوں کی پابندی کرو۔ میں نے عرض کیا یہ وقت میری مصروفیات کا ہے مجھے ایسا جامع حکم دیجیے کہ میں اُس پر عمل کروں تو کافی ہو جائے۔ فرمایا: عصر کی دو نمازوں کی پابندی کرو، عصرین یعنی عصر کی دو نمازوں کا لفظ ہماری لغت میں نہیں تھا۔ میں نے عرض کیا عصرین سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: سورج نکلنے سے پہلے کی نماز اور سورج ڈوبنے سے پہلے کی نماز۔

(75)۔ وَعَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ اَنَّهٗ اَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَاَسْلَمَ عَلٰی اَنَّهٗ لَا یُصَلِّیْ اِلَّا صَلَاتَیْنِ، فَقَبِلَ ذٰلِکَ مِنْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حدیث رقم: ٢٠٣١٠]۔

ترجمہ: حضرت نصر بن عاصم اپنوں میں سے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس شرط پر مسلمان ہوا کہ وہ صرف دو نمازیں پڑھے گا، آپ ﷺ نے اس کی اس بات کو قبول فرمالیا۔

لَا تَفْسُدُ الصَّلٰوةُ بِالْاِلْتِفَاتِ اِلَیْهِ ﷺ

آپ ﷺ کی طرف متوجہ ہونے سے نماز نہیں ٹوٹتی

(76)۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ ﷺ وَکَانَ تَبِعَ النَّبِیَّ ﷺ وَخَدَمَهٗ وَصَحِبَهٗ، اَنَّ اَبَا بَکْرٍ کَانَ یُصَلِّیْ لَهُمْ فِیْ وَجَعِ النَّبِیِّ ﷺ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِیْهِ، حَتّٰی اِذَا کَانَ یَوْمُ الْاِثْنَیْنِ وَهُمْ صُفُوْفٌ فِی الصَّلٰوةِ فَکَشَفَ النَّبِیُّ ﷺ سِتْرَ الْحُجْرَةِ یَنْظُرُ اِلَیْنَا وَهُوَ قَائِمٌ، کَاَنَّ وَجْهَهٗ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ ثُمَّ تَبَسَّمَ یَضْحَکُ فَهَمَمْنَا اَنْ نَفْتَتِنَ مِنَ الْفَرَحِ بِرُؤْیَةِ النَّبِیِّ ﷺ فَنَکَصَ اَبُوْ بَکْرٍ عَلٰی عَقِبَیْهِ لِیَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ خَارِجٌ اِلَی الصَّلٰوةِ فَاَشَارَ اِلَیْنَا النَّبِیُّ ﷺ اَنْ اَتِمُّوْا صَلٰوتَکُمْ وَاَرْخَی السِّتْرَ فَتُوُفِّیَ مِنْ یَوْمِهٖ ذٰلِکَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ [بخاری حدیث رقم: ٦٨٠، مسلم حدیث رقم: ٩٤٤]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ﷺ نبی کریم ﷺ کی تابعداری، خدمت اور صحبت میں رہا کرتے تھے، وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی تکلیف جس میں آپ ﷺ کی وفات ہوئی، اُن دنوں میں ابوبکر لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے حتیٰ کہ جب سوموار کا دن آگیا اور لوگ نماز میں صفیں بنائے کھڑے تھے، نبی کریم ﷺ نے حجرہ مبارک کا پردہ اُٹھایا اور کھڑے ہو کر ہمیں دیکھنے لگے، ایسے لگتا تھا کہ آپ کا چہرہ قرآن کا ورق ہے۔ پھر آپ اتنا زیادہ مسکرائے کہ ہنسنے کے قریب پہنچ گئے، ہمیں خیال آنے لگا کہ کہیں نبی کریم ﷺ کو دیکھنے کی خوشی سے ہم نمازیں نہ توڑ بیٹھیں۔ ابوبکر اپنی ایڑیوں کے بل پیچھے ہٹے تاکہ صف میں شامل ہو جائیں، انہوں نے سمجھا کہ نبی کریم ﷺ نماز کے لیے نکل رہے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے ہماری طرف اشارہ کیا کہ نماز مکمل کرو اور پردہ لٹکا دیا۔ اُسی دن آپ ﷺ کا وصال ہو گیا۔

(77)۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِیِّ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَهَبَ اِلٰی بَنِیْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِیُصْلِحَ بَیْنَهُمْ وَحَانَتِ الصَّلٰوةُ، فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ اِلٰی اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ، فَقَالَ اَتُصَلِّیْ لِلنَّاسِ فَاُقِیْمُ؟ قَالَ نَعَمْ، فَصَلّٰی اَبُوْ بَکْرٍ، فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالنَّاسُ فِی الصَّلٰوةِ فَتَخَلَّصَ حَتّٰی وَقَفَ فِی الصَّفِّ فَصَفَّقَ النَّاسُ وَکَانَ اَبُوْ بَکْرٍ لَا یَلْتَفِتُ فِیْ صَلَاتِهٖ، فَلَمَّا اَکْثَرَ النَّاسُ مِنَ التَّصْفِیْقِ اِلْتَفَتَ اَبُوْ بَکْرٍ فَرَاٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَشَارَ اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنِ امْکُثْ مَکَانَکَ

، فَرَفَعَ اَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلٰى مَا اَمَرَهُ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ ذٰلِكَ ، ثُمَّ اسْتَأْخَرَ حَتّٰى اسْتَوٰى فِي الصَّفِّ وَ تَقَدَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَصَلّٰى ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَثْبُتَ اِذْ اَمَرْتُكَ ؟ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ مَا كَانَ لِابْنِ اَبِي قُحَافَةَ اَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا لِي رَاَيْتُكُمْ اَكْثَرْتُمْ مِنَ التَّصْفِيحِ ، مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيُسَبِّحْ فَاِنَّهُ اِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ اِلَيْهِ وَ اِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم:۹۴۹، بخاری حدیث رقم:۶۸۴، نسائی حدیث رقم:۷۹۳، ابوداؤد حدیث رقم:۹۴۰]۔

ترجمہ: حضرت سہل ابن سعد ساعدی ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بنی عمرو ابن عوف کی آپس میں صلح کرانے کے لیے تشریف لے گئے اور نماز کا وقت آ گیا۔ مؤذن ابوبکر صدیق کے پاس آیا اور کہنے لگا کیا آپ نماز پڑھائیں گے میں اقامت پڑھوں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ ابوبکر نے نماز پڑھائی۔ لوگ نماز میں تھے کہ اتنے میں نبی کریم ﷺ تشریف لے آئے۔ آپ بڑھ کر صف میں کھڑے ہو گئے۔ لوگوں نے ہاتھ پر ہاتھ مارا (یعنی امام کو متوجہ کرنے کے لیے الٹے ہاتھ پر سیدھا ہاتھ مارا)۔ مگر ابوبکر اپنی نماز میں مگن تھے۔ جب لوگوں نے کثرت سے ہاتھ مارے تو ابوبکر متوجہ ہو گئے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھ لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اُنکی طرف اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر کھڑے رہو۔ رسول اللہ ﷺ کے اس حکم پر ابوبکر نے ہاتھ اُٹھا کر اللہ کا شکر ادا کیا۔ پھر آپ پیچھے ہٹے حتیٰ کہ صف کے برابر آ گئے اور رسول اللہ ﷺ آگے بڑھے اور نماز پڑھائی۔ پھر سلام پھیرا اور فرمایا: اے ابوبکر میرے حکم کے باوجود آپ کو اپنی جگہ پر کھڑے رہنے سے کس نے روکا؟ ابوبکر نے عرض کیا ابو قحافہ کے بیٹے کی یہ جرأت نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تم لوگوں کو کثرت سے ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہوئے دیکھا ہے، ایسا کیوں ہوا؟ نماز میں اگر کسی کو کوئی معاملہ پیش آ جائے تو اُسے سبحان اللہ کہنا چاہیے۔ جب کوئی سبحان اللہ کہے گا تو اس کی طرف توجہ کی جائے گی۔ تالی بجانے کا طریقہ عورتوں کے لیے ہے۔

اَلْاَنْبِيَاءُ اَحْيَاءٌ فِي قُبُورِهِمْ كَحَيَاتِهِمْ فِي الدُّنْيَا

انبیاء اپنی قبروں میں اس طرح زندہ ہیں جس طرح دنیا میں زندہ تھے

(78)۔عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : اَكْثِرُوا الصَّلٰوةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّهُ مَشْهُودٌ يَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ ، وَاِنَّ اَحَدًا لَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلٰوتُهُ حَتّٰى يَفْرُغَ

مِنْهَا ، قَالَ قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ ؟ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ يُرْزَقُ رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ وَرَوٰى مِثْلَهُ عَنْ اَوْسٍ ؓ [ابن ماجة حدیث رقم:۱۶۳۷، ابن ماجة حدیث رقم:۱۰۸۵ عن اوس ؓ، ابوداؤد حدیث رقم:۱۰۴۷، نسائی حدیث رقم:۱۳۷۴، مستدرك حاكم حدیث رقم:۸۸۵۹]۔ صَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَالذَّهَبِيُّ وَقَالَ عَلِيٌّ الْقَارِيُ اِسْنَادُهُ جَيِّدٌ

ترجمہ: حضرت ابودرداء ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو، اس درود پر گواہی دی جاتی ہے، فرشتے اِسکی گواہی دیتے ہیں، تم میں سے کوئی ایک شخص جب بھی مجھ پر درود پڑھتا ہے تو وہ اُسی وقت مجھ پر پیش ہونا شروع ہو جاتا ہے حتیٰ کہ وہ درود سے فارغ ہو جاتا ہے۔ حضرت ابودرداء فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا آپ کی وفات کے بعد بھی؟ فرمایا: اللہ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ نبیوں کے جسم کھائے، لہٰذا اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے، اُسے رزق دیا جاتا ہے۔

(79)۔وَعَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْاَنْبِيَاءُ اَحْيَاءٌ فِي قُبُورِهِمْ يُصَلُّونَ رَوَاهُ اَبُو يَعْلٰى فِي مُسْنَدِهِ وَهٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ [مسند ابی یعلی حدیث رقم:۳۴۲۵، مجمع الزوائد حدیث رقم:۱۳۸۱۲]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں، نمازیں پڑھتے ہیں۔

(80)۔وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَرَرْتُ عَلٰى مُوسٰى وَهُوَ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ وَفِي رِوَايَةٍ مَرَرْتُ عَلٰى مُوسٰى لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِي عِنْدَ الْكَثِيبِ الْاَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ اَحْمَدُ [مسلم حدیث رقم:۶۱۵۷، ۶۱۵۸، نسائی حدیث رقم:۱۶۳۱، المعجم الاوسط للطبرانی حدیث رقم:۷۸۰۶، مسند ابی یعلیٰ حدیث رقم:۳۳۲۵، صحیح ابن حبان حدیث رقم:۵۰، مسند احمد حدیث رقم:۱۲۲۱۷]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں موسیٰ کی قبر کے پاس سے گزرا تو وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔ ایک روایت میں اس طرح ہے کہ جس رات مجھے معراج کرائی گئی میں سُرخ ٹیلے کے پاس موسیٰ کی قبر پر سے گزرا تو وہ اپنی قبر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔

نَبِيُّنَا حَيٌّ وَحَاضِرٌ فِي قَبْرِهٖ وَ نَاظِرٌ اِلٰى جَمِيعِ الْخَلَائِقِ كَكَفٍّ يَدٍ وَيَذْهَبُ اِلٰى مَايَشَآءُ وَيُمْكِنُ اَنْ يَكُونَ حَاضِراً فِي مَقَامَاتٍ كَثِيرَةٍ فِي حِيْنٍ وَاحِدٍ

ہمارے نبی زندہ ہیں اور اپنی قبرِ انور میں حاضر ہیں اور ہاتھ کی ہتھیلی کی طرح تمام مخلوقات کو دیکھ رہے ہیں اور جہاں چاہتے ہیں تشریف لے جاتے ہیں۔ اور ممکن ہے کہ ایک وقت میں کئی مقامات پر موجود ہوں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَاءٌ [البقرة:١٥٤] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جولوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ مت کہو بلکہ وہ زندہ ہیں۔ وَقَالَ وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ [الانبياء:١٠٧] اور فرماتا ہے: ہم نے آپ کو سارے جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ وَقَالَ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا [النساء:٦٤] اور فرماتا ہے کہ: جب یہ لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرلیں تو آپ کے پاس آجائیں اور اللہ سے معافی مانگیں اور رسول بھی اِنکے لیے معافی مانگے تو اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے۔ وَقَالَ اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا [الاحزاب:٤٥] اور فرماتا ہے: ہم نے آپ کو حاضر وناظر بنا کر بھیجا ہے۔

(81)۔مَرَّالْحَدِيثُ فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ يُرْزَقُ ، وَالْاَنْبِيَاءُ اَحْيَاءٌ فِي قُبُورِهِمْ

پچھلی فصل میں حدیثیں گزر چکی ہیں کہ اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے اور اُسے رزق دیا جاتا ہے اور یہ کہ انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں۔

(82)۔وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِشٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: رَاَيْتُ رَبِّي فِي اَحْسَنِ صُورَةٍ، قَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى؟ قُلْتُ اَنْتَ اَعْلَمُ ، قَالَ فَوَضَعَ كَفَّهٗ بَيْنَ كَتِفَيَّ ، فَوَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ ، فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ، وَتَلَا وَكَذٰلِكَ نُرِيْ اِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُونَ مِنَ الْمُوقِنِيْنَ رَوَاهُ الدَّارِمِي وَرَوَى اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِي عَنْ مَعَاذِ

ابْنِ جَبَلٍ ﷺ فَتَجَلّٰى لِي كُلُّ شَيْءٍ وَ قَالَ التِّرْمِذِي هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَسَئَلْتُ الْبُخَارِي عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ [سنن الدارمی حدیث رقم:٢١٥٣، مسند احمد حدیث رقم:٣٤٨٣، ترمذی حدیث رقم:٣٢٣٤، ٣٢٣٥، مسند ابو یعلیٰ حدیث رقم:٢٦١١]۔

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن عائش ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے رب کو خوبصورت ترین صورت میں دیکھا، اللہ نے فرمایا: اوپر والا طبقہ کس کے بارے میں جھگڑ رہا ہے؟ میں نے عرض کیا تو بہتر جانتا ہے، فرمایا: پھر اللہ نے اپنا دستِ قدرت میرے دو کندھوں کے درمیان رکھا، میں نے اُس کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی، جو کچھ آسمانوں اور زمین میں تھا میں نے سب کچھ جان لیا، اور آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: اس طرح ہم ابراہیم کو آسمانوں اور زمین کی بادشاہی دکھاتے ہیں تاکہ وہ یقین والوں میں سے ہوجائے۔ حضرت معاذ ابن جبل ﷺ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ مجھ پر ہر چیز روشن ہوگئی۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی ایک سند حسن اور دوسری صحیح ہے اور میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا یہ حدیث صحیح ہے۔

(83)۔وَعَنْ ثَوْبَانَ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ زَوٰى لِيَ الْاَرْضَ حَتّٰى رَاَيْتُ مَشَارِقَهَا وَ مَغَارِبَهَا وَاَعْطَانِيَ الْكَنْزَيْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْيَضَ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:٧٢٥٨، ابو داؤد حدیث رقم:٤٢٥٢، ترمذی حدیث رقم:٢١٧٦، ابن ماجۃ حدیث رقم:٣٩٥٢]۔

ترجمہ: حضرت ثوبان ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ نے میرے لیے زمین سکیڑ دی حتیٰ کہ میں نے اُس کے مشارق اور مغارب دیکھ لیے اور اللہ نے مجھے دو خزانے عطا فرمائے، ایک سُرخ اور دوسرا سفید۔

(84)۔وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهٖ وَتَوَلّٰى عَنْهُ اَصْحَابُهٗ اَنَّهٗ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ اَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهٖ فَيَقُولَانِ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ لِمُحَمَّدٍ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم:٧٢١٦، بخاری حدیث رقم:١٣٧٤، نسائی حدیث رقم:٢٠٥٠، ابو داؤد حدیث رقم:٤٧٥٢]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بندے کو اُس کی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اُس کے احباب واپس لوٹتے ہیں تو وہ اُن کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔ اُس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، وہ اُسے بٹھاتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ تو اِس مردِ محمد کے بارے میں کیا کہا کرتا تھا۔

فِی نِدَآءِ یَارَسُولَ اللّٰہِ ﷺ

یارسول اللہ پکارنے کا جواز

(85)۔عَنِ الْبَرَاءِ بنِ عَازِبٍ ﷺ، فِی قِصَّةِ الْهِجْرَةِ، قَالَ، فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ لَيْلاً فَتَنَازَعُوا أَيُّهُمْ يَنْزِلُ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ أَنْزِلُ عَلٰى بَنِی النَّجَّارِ أَخْوَالِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ أُكْرِمُهُمْ بِذٰلِكَ، فَصَعِدَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ فَوْقَ الْبُيُوْتِ وَتَفَرَّقَ الْغِلْمَانُ وَالْخَدَمُ فِی الطُّرُقِ، يُنَادُوْنَ، يَامُحَمَّدُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، يَامُحَمَّدُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِم[مسلم حدیث رقم:۷۵۲۲]۔

ترجمہ: حضرت براء بن عازب ﷺ ہجرت کا قصہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہم مدینہ منورہ میں رات کے وقت پہنچے۔لوگوں میں بحث ہوئی کہ رسول اللہ ﷺ کس کے مہمان بنیں گے۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں عبدالمطلب کے ننھیال بنی نجار کا مہمان بنوں گا اور انہیں اس کے ذریعے احترام دوں گا۔مرد اور عورتیں مکانوں کی چھتوں پر چڑھ گئے اور نوجوان اور خادم راستوں میں پھیل گئے،وہ نعرے لگا رہے تھے یا محمد یارسول اللہ، یا محمد یارسول اللہ۔

(86)۔وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ ﷺ أَنَّ رَجُلاً ضَرِيْرَ الْبَصَرِ أَتَى النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يُعَافِيَنِی، قَالَ إِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ وَإِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ، قَالَ فَادْعُهُ، قَالَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ وُضُوْءَهُ وَيَدْعُوَ بِهٰذَا الدُّعَاءِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ، يَا نَبِیَّ اللّٰهِ! إِنِّی تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلٰى رَبِّی فِی حَاجَتِی هٰذِهٖ لِتُقْضٰى لِی، اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَحَذَفَ بَعْضُ الْمَطَابِعِ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ[ترمذی حدیث رقم:۳۵۷۸،ابن ماجۃ حدیث رقم:۱۳۸۵،السنن الکبریٰ للنسائی حدیث رقم:۱۰۴۹۵]۔

ترجمہ: حضرت عثمان بن حنیف ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک نابینا آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مجھے ٹھیک کر دے۔آپ ﷺ نے فرمایا: اگر چاہو تو میں دعا کروں اور اگر چاہو تو صبر کرو وہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔اُس نے کہا آپ دعا فرمائیں۔آپ نے اُسے حکم دیا کہ اچھی طرح وضو کرے اور اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگے اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیرے نبی محمد نبی رحمت کے وسیلے سے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں، یا نبی

اللہ! میں اپنے رب کو آپ کا واسطہ دیتا ہوں تاکہ میری یہ حاجت پوری ہو، اے اللہ میرے حق میں حضور کی شفاعت قبول فرما۔(افسوس کہ اس حدیث میں سے "یا نبی اللہ" کے الفاظ بعض چھاپنے والوں نے نکال دیے ہیں)۔

(87)۔وَعَنْهُ أَنَّ رَجُلاً كَانَ يَخْتَلِفُ إِلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ﷺ فِی حَاجَةٍ لَهُ، فَكَانَ عُثْمَانُ لَا يَلْتَفِتُ إِلَيْهِ وَلَا يَنْظُرُ فِی حَاجَتِهٖ، فَلَقِیَ ابْنَ حُنَيْفٍ فَشَكٰى ذٰلِكَ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ بْنُ حُنَيْفٍ، اِئْتِ الْمِيْضَأَةَ فَتَوَضَّأْ، ثُمَّ ائْتِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قُلْ، اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ إِنِّی أَتَوَجَّهُ بِكَ إِلٰى رَبِّی، فَتَقْضِی لِی حَاجَتِی وَتَذْكُرُ حَاجَتَكَ، وَرُحْ إِلَیَّ حَتّٰى أَرُوْحَ مَعَكَ، فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ فَصَنَعَ مَا قَالَ لَهُ، ثُمَّ أَتٰى بَابَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ﷺ فَجَاءَ الْبَوَّابُ حَتّٰى أَخَذَ بِيَدِهٖ فَأَدْخَلَهُ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ﷺ فَأَجْلَسَهُ مَعَهُ عَلَى الطِّنْفِسَةِ حُنَيْفاً، فَقَالَ: حَاجَتُكَ؟ فَذَكَرَ حَاجَتَهُ وَقَضَاهَا لَهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: مَا ذَكَرْتَ حَاجَتَكَ حَتّٰى كَانَ السَّاعَةُ، وَقَالَ: مَا كَانَتْ لَكَ مِنْ حَاجَةٍ فَأْتِنَا رَوَاهُ الطَّبَرَانِی فِی الْمُعْجَمِ الصَّغِيْرِ وَقَالَ الْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ [المعجم الصغیر للطبرانی ۱۸۳/۱،المعجم الکبیر للطبرانی حدیث رقم:۸۲۳۲]۔

ترجمہ: حضرت عثمان بن حنیف ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عثمان غنی ﷺ کے پاس اپنے کام کے لیے بار بار حاضر ہوتا تھا،مگر حضرت عثمان ﷺ اُس کی طرف متوجہ نہیں ہوتے تھے اور نہ ہی اس کی حاجت روائی کرتے تھے۔وہ آدمی ابن حنیف ﷺ سے ملا اور اُن سے اِس بات کی شکایت کی۔عثمان بن حنیف ﷺ نے اُس سے کہا کہ وضو کی جگہ پر جا اور وضو کر۔پھر مسجد میں آ کر دو رکعت نماز نفل پڑھ۔پھر کہہ اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیرے نبی محمد نبی رحمت کے وسیلے سے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں جو رحمت والے نبی ہیں، اے محمد (ﷺ) میں آپ کے ذریعے سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوا ہوں، اے اللہ میری حاجت پوری کر دے،اور یہاں اپنی حاجت کا ذکر کرو۔اور آ جاؤ حتیٰ کہ میں بھی تمہارے ساتھ جاؤں۔وہ آدمی چلا گیا اور انہوں نے جو کچھ اسے کہا تھا اس نے وہی کیا۔پھر حضرت عثمان بن عفان ﷺ کے دروازے پر گیا تو دربان آ گیا یہاں تک کہ اس نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور حضرت عثمان بن عفان ﷺ کے پاس پہنچا دیا۔انہوں نے اسے بڑے احترام کے ساتھ اپنے پاس چٹائی پر بٹھا لیا۔اور فرمایا آپ کی حاجت کیا ہے؟ انہوں نے اپنی حاجت بیان کی اور انہوں نے وہ پوری کر دی۔پھر اسے فرمایا تم نے اپنی حاجت دیر سے بتائی حتیٰ کہ یہ وقت آ گیا؟ اور فرمایا (آئندہ بھی) جو تمہاری حاجت ہوا کرے تو ہمارے پاس آ جایا کرو۔

فَصْلٌ فِي جَوَازِ التَّوَسُّلِ وَالْاِسْتِمْدَادِ

وسیلہ پکڑنے اور مدد مانگنے کا جواز

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَابْتَغُوا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ [المائدہ:٣٥] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اللہ تک وسیلہ تلاش کرو۔ وَقَالَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ [الاسراء:٥٧] اور فرماتا ہے: وہ اپنے اللہ تک وسیلہ تلاش کرتے ہیں۔ وَقَالَ وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوا [البقرۃ:٨٩] اور فرماتا ہے: یہ لوگ اس سے پہلے کافروں کے خلاف اس کے وسیلے سے فتح حاصل کیا کرتے تھے۔

(88)۔عَنْ اَنَسٍ ﷺ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ﷺ كَانَ اِذَا قَحَطُوا اسْتَسْقٰى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِيْنَا وَ اِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا ، قَالَ فَيُسْقَوْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:١٠١٠، صحیح ابن حبان حدیث رقم:٢٨٦١، المعجم الاوسط للطبرانی حدیث رقم:٢٤٣٧]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ جب قحط پڑتا تو حضرت عمر بن خطاب ﷺ، حضرت عباس بن عبدالمطلب کے وسیلے سے بارش مانگا کرتے تھے، آپ کہا کرتے تھے کہ اے اللہ ہم تجھ سے اپنے نبی کے وسیلے سے دعا مانگا کرتے تھے اور بارش ہو جاتی تھی، اور ہم اپنے نبی کے چچا کے وسیلے سے بارش مانگ رہے ہیں، ہم پر بارش فرما۔ اس طرح بارش ہو جاتی تھی۔

(89)۔وَعَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِي ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَيْتِهِ اِلَى الصَّلٰوةِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِحَقِّ السَّائِلِيْنَ عَلَيْكَ وَ بِحَقِّ مَمْشَايَ هٰذَا اِلَيْكَ فَاِنِّي لَمْ اَخْرُجْ بَطَراً وَلَا اَشَراً وَلَا رِيَاءً وَلَا سُمْعَةً وَ اِنَّمَا خَرَجْتُ اِتِّقَاءَ سُخْطِكَ وَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ اَسْاَلُكَ اَنْ تُنْقِذَنِي مِنَ النَّارِ وَ اَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوْبِي فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ اِلَّا وَكَّلَ اللّٰهُ بِهِ سَبْعِيْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَسْتَغْفِرُوْنَ لَهُ وَ اَقْبَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ حَتّٰى يَقْضِيَ صَلَاتَهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَ اَحْمَدُ وَقَالَ النَّوَوِيُّ وَالْعِرَاقِي صَحِيْحٌ [ابن ماجۃ حدیث رقم:٧٧٨، مسند احمد حدیث رقم:١١١٦٢]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: جب بھی کوئی آدمی اپنے گھر سے نماز

کے لیے نکلتا ہے اور یہ دعا مانگتا ہے کہ اے اللہ سوال کرنے والوں کا جو تجھ پر حق ہے میں تجھ سے اس کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں، اور میرے اس تیری طرف چلنے کا جو تجھ پر حق ہے، اس کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں، بلاشبہ میں متکبر اور شریر بن کر نہیں نکلا اور نہ ہی لوگوں کو دکھانے اور سنانے کے لیے نکلا ہوں بلکہ تیری ناراضگی سے بچنے اور رضا کو حاصل کرنے کے لیے نکلا ہوں۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے جہنم سے بچالے اور میرے گناہوں کو معاف کر دے، تیرے سوا گناہوں کو کوئی معاف نہیں کرتا۔ یہ دعا مانگنے والے پر ستر ہزار فرشتے مقرر کر دیے جاتے ہیں جو اس کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس کی طرف مکمل طور پر متوجہ ہو جاتا ہے حتیٰ کہ وہ اپنی دعا سے فارغ ہو جائے۔

(90)۔وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ لَمَّا مَاتَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَسَدِ ابْنِ هَاشِمٍ اُمُّ عَلِيِّ ابْنِ اَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمِّي فَاطِمَةَ بِنْتِ اَسَدٍ وَ وَسِّعْ عَلَيْهَا مَدْخَلَهَا بِحَقِّ نَبِيِّكَ وَالْاَنْبِيَاءِ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِي رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبْرَانِي فِي الْاَوْسَطِ وَالْحَدِيْثُ حَسَنٌ [مستدرک حاکم حدیث رقم:٤٦٣٢، المعجم الاوسط للطبرانی حدیث رقم:١٨٩، المعجم الکبیر للطبرانی حدیث رقم:٢٠٣٢٤، ابو نعیم فی الحلیۃ حدیث رقم:١٢١١٣، مجمع الزوائد حدیث رقم:١٥٤٠٠]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ جب سیدنا علی ابنِ ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے دعا فرمائی: اے میرے اللہ میری ماں فاطمہ بنت اسد کو معاف کر دے اور اپنے نبی کے صدقے اور مجھ سے پہلے انبیاء کے صدقے اس پر اس کی قبر کو وسیع کر دے۔

(91)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْاَلُ النَّاسَ حَتّٰى يَاْتِيَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَيْسَ فِي وَجْهِهِ مُزْعَةُ لَحْمٍ وَ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ تَدْنُو يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْعَرَقُ نِصْفَ الْاُذُنِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اسْتَغَاثُوا بِاٰدَمَ ثُمَّ بِمُوْسٰى ثُمَّ بِمُحَمَّدٍ ﷺ رَوَاهُ الْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم:٢٣٩٨، بخاری حدیث رقم:١٤٧٤، سنن النسائی حدیث رقم:٢٥٨٥]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن ایک آدمی جس کے چہرے پر گوشت کی ایک بوٹی بھی نہیں ہوگی، لوگوں سے سوال کرتا رہے گا، فرمایا: قیامت کے دن سورج اتنا قریب ہوگا کہ پسینے کا سیلاب آدھے کان تک پہنچ جائے گا۔ ایسے حالات میں لوگ آدم سے مدد مانگیں گے پھر موسیٰ سے مدد

مانگیں گے پھر محمد ﷺ سے مدد مانگیں گے۔

(92)۔وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَمَّا اَصَابَ آدَمُ الْخَطِيْئَةَ رَفَعَ رَأْسَهٗ فَقَالَ رَبِّ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اَنْ غَفَرْتَ لِيْ ، فَاَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَيْهِ وَمَا مُحَمَّدٌ وَ مَنْ مُحَمَّدٌ؟ فَقَالَ رَبِّ اِنَّكَ لَمَّا اَتْمَمْتَ خَلْقِيْ ، رَفَعْتُ رَأْسِيْ اِلٰى عَرْشِكَ فَاِذَا عَلَيْهِ مَكْتُوْبٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَعَلِمْتُ اَنَّهٗ اَكْرَمُ خَلْقِكَ عَلَيْكَ اِذْ قَرَنْتَ اِسْمَهٗ مَعَ اسْمِكَ ، قَالَ نَعَمْ قَدْ غَفَرْتُ لَكَ وَ هُوَ آخِرُ الْاَنْبِيَآءِ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ وَلَوْلَاهُ مَا خَلَقْتُكَ رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبْرَانِيْ فِي الصَّغِيْرِ وَاَبُوْنُعَيْم وَالْبَيْهَقِيْ وَابْنُ الْجَوْزِيْ فِي الْوَفَا [مستدرك حاكم حديث رقم:٤٢٨١، المعجم الاوسط للطبراني حديث رقم:٦٥٠٢، الوفا صفحة٣٣، الشفاء ١/١٠٤، المعجم الصغير للطبراني ٢/٨٢]۔ صَحَّحَهُ الْخِفَاجِيُّ فِيْ نَسِيْمِ الرِّيَاضِ لَعَلَّهٗ نَظَرَ فِيْ تَلَقِّيْهِ بِالْقُبُوْلِ وَالْحَقُّ اَنَّهٗ ضَعِيْفٌ

ترجمہ: حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: جب آدم سے لغزش ہوگئی تو انہوں نے اپنا سر اٹھایا اور عرض کیا اے میرے رب میں تجھے محمد کا واسطہ دیتا ہوں مجھے بخش دے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کی طرف وحی فرمائی کہ کیا محمد اور کون محمد؟ انہوں نے عرض کیا اے میرے رب جب تو نے میری تخلیق کو مکمل فرمایا تو میں نے اپنا سر تیرے عرش کی طرف اٹھایا: اس پر لکھا ہوا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ میں سمجھ گیا کہ یہ تیرے نزدیک تیری مخلوق میں سب سے زیادہ عزت والا ہے اسی لیے تو نے اپنے نام کو اسکے نام کیساتھ جوڑا ہے۔ اللہ نے فرمایا ہاں میں نے تجھے بخش دیا۔ وہ تیری اولاد میں سب سے آخری نبی ہے اگر وہ نہ ہوتا تو میں تجھے بھی پیدا نہ کرتا۔

(93)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ اَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلٰى عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ ، لَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُ آدَمَ وَلَقَدْ خَلَقْتُ الْعَرْشَ فَاضْطَرَبَ فَكَتَبْتُ عَلَيْهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَسَكَنَ رَوَاهُ ابْنُ الْجَوْزِيْ فِي الْوَفَا [الوفا الباب الاول :في ذكر التنويه بذكر محمد من زمن آدم عليه السلام صفحة٣٤]۔ فِيْهِ عَمْرُو بْنُ اَوْسٍ وَهُوَ مَجْهُوْلٌ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهٖ ثِقَاتٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ اگر محمد نہ ہوتے تو میں آدم کو پیدا نہ کرتا۔ میں نے عرش کو پیدا کیا تو وہ لرزنے لگا میں نے اس پر لا الہ الا اللہ محمد

رسول اللہ لکھ دیا تو وہ ٹھہر گیا۔

(94)۔وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ خَدِرَتْ رِجْلُ ابْنِ عُمَرَ ، فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ ، اُذْكُرْ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَيْكَ ، يَزُلْ عَنْكَ ، فَصَاحَ يَا مُحَمَّدَاهُ فَانْتَشَرَتْ رَوَاهُ الْبُخَارِيْ فِي الْاَدَبِ الْمُفْرَدِ وَ عِيَاض فِي الشِّفَاءِ [الادب المفرد حديث رقم:٩٩٣، الشفاء ٢/١٨]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن سعد فرماتے ہیں کہ ابن عمر کا پاؤں سُن ہوگیا۔ اُن سے کسی آدمی نے کہا کہ اپنے سب سے پیارے کو یاد کر تیری تکلیف دور ہو جائے گی۔ انہوں نے زور سے پکارا یا محمد، اسی وقت پاؤں ٹھیک ہوگیا۔

(95)۔وَمَرَّ حَدِيْثُ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ رضی اللہ عنہ قُبَيْلَ هٰذَا وَحَدِيْثُ الرَّجُلِ الَّذِيْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ اِلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ

ترجمہ: حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ والی حدیث تھوڑی دیر پہلے گزر چکی ہے اور اُس آدمی والی حدیث بھی گزر چکی ہے جسے حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ سے کوئی کام تھا۔

(96)۔وَعَنْ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اِنَّهٗ قَالَ اِذَا ضَلَّ اَحَدُكُمْ شَيْئًا اَوْ اَرَادَ عَوْنًا وَ هُوَ بِاَرْضٍ لَيْسَ بِهَا اَنِيْسٌ ، فَلْيَقُلْ يَا عِبَادَ اللّٰهِ اَعِيْنُوْنِيْ ، فَاِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا لَا نَرَاهُمْ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيْ وَ كَذَا فِيْ مَجْمَعِ الزَّوَائِدِ وَالْحِصْنِ الْحَصِيْنِ وَ كِتَابِ الْاَذْكَارِ لِلنَّوَوِيْ ، وَالْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ ، وُثِّقَ رِجَالُهٗ [المعجم الكبير للطبراني حديث رقم:١٣٧٣٧، كتاب الاذكار للنووي حديث رقم :٦٢٨، مجمع الزوائد حديث رقم:١٧١٠٣، حصن حصين صفحة ١٦٩]۔

ترجمہ: حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی چیز گم ہو جائے یا وہ مدد مانگنا چاہتا ہو اور وہ کسی ایسی جگہ پر ہو جہاں اس کا کوئی واقف نہیں ہے تو اسے چاہیے کہ یوں کہے: اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو۔ بلاشبہ اللہ کے کچھ بندے ایسے ہوتے ہیں جنہیں ہم نہیں دیکھتے۔

(97)۔وَعَنْ مَيْمُوْنَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَاتَ عِنْدَهَا لَيْلَتَهَا فَقَامَ يَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوةِ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ فِيْ مُتَوَضَّئِهٖ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ ، ثَلَاثًا ، نُصِرْتَ نُصِرْتَ ، ثَلَاثًا فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَمِعْتُكَ تَقُوْلُ فِيْ مُتَوَضَّئِكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ

، ثَلَاثًا ، نُصِرْتَ نُصِرْتَ ، ثَلَاثًا ، كَأَنَّكَ تُكَلِّمُ إِنْسَانًا ، فَهَلْ كَانَ مَعَكَ أَحَدٌ ؟ فَقَالَ هٰذَا رَاجِزُ بَنِي كَعْبٍ يَسْتَصْرِخُنِي وَيَزْعَمُ أَنَّ قُرَيْشًا أَعَانَتْ عَلَيْهِمْ بَنِي بَكْرٍ ، ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَأَمَرَ عَائِشَةَ أَنْ تُجَهِّزَهُ وَلَا تُعْلِمَ أَحَدًا قَالَتْ فَدَخَلَ عَلَيْهَا أَبُوبَكْرٍ فَقَالَ يَا بُنَيَّةُ ، مَا هٰذَا الْجِهَازُ ؟ فَقَالَتْ وَاللّٰهِ مَا أَدْرِي ، فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا هٰذَا زَمَانُ غَزْوِ بَنِي الْأَصْفَرِ ، فَأَيْنَ يُرِيدُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَا عِلْمَ لِي ، قَالَتْ فَأَقَمْنَا ثَلَاثًا ، ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ بِالنَّاسِ فَسَمِعْتُ رَاجِزَ يُنْشِدُهُ

يَا رَبِّ إِنِّي نَاشِدٌ مُحَمَّدًا   حِلْفَ أَبِينَا وَأَبِيهِ الْأَتْلَدَا

إِنَّا وَلَدْنَاكَ وَكُنْتَ وَلَدًا   ثُمَّ سَالَمْنَا فَلَمْ نَنْزِعْ يَدًا

إِنَّ قُرَيْشًا أَخْلَفُوكَ الْمَوْعِدَا   وَنَقَضُوا مِيثَاقَكَ الْمُؤَكَّدَا

وَزَعَمُوا أَنْ لَسْتَ تَدْعُوا أَحَدًا   فَانْصُرْ هَدَاكَ اللّٰهُ نَصْرًا أَيِّدًا

اَلْحَدِيثُ بِطُولِهِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِي فِي الصَّغِيرِ وَرَوَاهُ الْبَزَّارُ وَقَالَ الْقُسْطَلَانِيُّ فِي الْمَوَاهِبِ إِسْنَادُ الْبَزَّارِ حَسَنٌ مَوْصُولٌ ، وَنَقَلَهُ الْعَسْقَلَانِيُّ فِي فَتْحِ الْبَارِيْ وَسَكَتَ عَنْهُ وَسُكُوتُهُ يُفِيدُ التَّحْسِينَ[المعجم الصغير للطبرانی ۷۳/۲ ،ابن هشام ۳۹٤/٤ ، الاستیعاب صفحة ۵٦۷ ، الاصابه صفحة ۱۳۳۰ تحت عمرو بن سالم]۔ كان بنو بكر حليف قريش و بنو كعب حليف المسلمين تحت معاهدة الحديبية ، و بنو اصفر هم الروم يقال لهم بنو اصفر لالوانهم و لم تجتمع قصتهم الى الان

ترجمہ: ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کی باری کی رات اِن کے پاس گزاری۔ آپ رات کو نماز کی خاطر وضو فرمانے کے لیے اٹھے تو میں نے آپ کو وضو خانے میں یہ فرماتے ہوئے سنا: لبیک لبیک تین مرتبہ۔ تیری مدد ہوئی تیری مدد ہوئی تین مرتبہ۔ جب آپ باہر نکلے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے آپ کو وضو خانے میں تین مرتبہ لبیک لبیک اور تین مرتبہ تیری مدد ہوئی تیری مدد ہوئی فرماتے ہوئے سنا ہے۔ ایسے لگتا ہے جیسے آپ کسی انسان سے بات کر رہے ہوں۔ کیا آپ کے ساتھ کوئی آدمی تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بنی کعب (جو صلح حدیبیہ کے موقع پر معاہدے میں مسلمانوں کے حلیف اور ساتھی قرار پائے تھے) کا ایک آدمی زوردار آواز سے چیخ کر مجھے پکار رہا تھا۔ وہ کہہ رہا تھا کہ قریش نے ہمارے خلاف بنی بکر (جو صلح حدیبیہ کے موقع پر

قریشِ مکہ کے ساتھی قرار پائے تھے) کی مدد کی ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ باہر نکلے اور عائشہ کو حکم فرمایا کہ میری تیاری کرو اور کسی کو مت بتانا۔ وہ فرماتی ہیں کہ عائشہ کے پاس ابو بکر آ گئے اور کہنے لگے اے بیٹی یہ کیسی تیاری ہے۔ انہوں نے عرض کیا اللہ کی قسم میں نہیں جانتی۔ انہوں نے کہا بخدا یہ بنی اصفر (یعنی رومیوں) سے جنگ کا زمانہ نہیں (نبی کریم ﷺ نے جن سے جنگ کی پیشگوئی فرما رکھی ہے) پھر رسول اللہ ﷺ نے کہاں کا ارادہ فرمایا ہے انہوں نے عرض کیا اللہ کی قسم مجھے کچھ علم نہیں۔ فرماتی ہیں کہ پھر تین دن ٹھہرے پھر آپ نے لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی تو میں نے ایک زوردار آواز سے یہ اشعار سنے: اے میرے رب میں محمد کی شان میں شعر کہتا ہوں جو ہمارے باپ کا حلیف ہے اور اس کا باپ خاندانی مال دار ہے۔ ہم نے تجھے جنم دیا اور تو ہمیں میں پیدا ہوا، پھر ہم نے تیری پرورش کی اور اپنا ہاتھ کبھی نہ کھینچا۔ قریش نے تیرے وعدے کی خلاف ورزی کی ہے اور تیرا مضبوط میثاق توڑ ڈالا ہے وہ کہتے پھرتے ہیں کہ تو کسی کو نہیں للکارے گا، ہماری مدد کر اللہ تجھے زبردست مدد کی توفیق دے۔

(98)۔عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ ؓ قَالَ : اِعْتَمَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي عُمْرَةٍ اِعْتَمَرَهَا ، فَحَلَقَ شَعْرَهُ ، فَاسْتَبَقَ النَّاسُ إِلَىٰ شَعْرِهِ ، فَسَبَقْتُ إِلَى النَّاصِيَةِ فَأَخَذْتُهَا فَجَعَلْتُهَا فِي مُقَدَّمَةِ الْقَلَنْسُوَةِ ، فَمَا وُجِّهْتُ فِي وَجْهٍ إِلَّا فُتِحَ عَلَيَّ رَوَاهُ أَبُو يَعْلَىٰ [مسند ابو يعلى حديث رقم: ۷۱۷۸ ، المعجم الكبير للطبرانی حديث رقم: ۳۷۱٤ ، مجمع الزوائد حديث رقم: ۱۵۸۸۲ وقال الهيثمی رجالهما رجال الصحيح ، مستدرك حاكم حديث رقم: ۵۲۷۸ ، دلائل النبوة للبيهقی ۲٤۹/٦]۔

ترجمہ: حضرت خالد بن ولید ؓ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے جو عمرہ کیا تھا، ہم نے بھی وہ عمرہ آپ کے ساتھ کیا۔ آپ ﷺ نے سر مبارک منڈوایا، تو لوگ آپ کے بالوں پر لپک پڑے، میں ماتھے کے بال لینے میں کامیاب ہو گیا، میں نے انہیں اپنی ٹوپی کے اگلے حصے میں رکھ لیا۔ اس کے بعد میں جس مہم پر بھی بھیجا گیا، مجھے فتح نصیب کی گئی۔

بَابُ مَنَاقِبِ الصَّحَابَةِ وَاَهْلِ الْبَيْتِ عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ

صحابہ اور اہلِ بیت علیہم الرضوان کے مناقب کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ الْاٰيَة [النور : ۵۵] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور نیک عمل کیے اُن کے

ساتھ اللہ کا وعدہ ہے کہ انہیں زمین میں ضرور بر ضرور خلافت عطا فرمائے گا۔ وَقَالَ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ [التوبة: ١٠٠] اور فرماتا ہے: سبقت لے جانے والے پہلے لوگ جو مہاجرین اور انصار ہیں اور جو لوگ اچھے طریقے سے ان کی تابعداری کرتے رہیں گے اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔ وَقَالَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ [الفتح: ٢٩] اور فرماتا ہے: محمد اللہ کے رسول ہیں جو لوگ اُنکے ساتھ ہیں وہ کافروں پر بڑے سخت ہیں اور آپس میں رحم دل ہیں۔ وَقَالَ وَاَزْوَاجُهٗ اُمَّهٰتُهُمْ [الاحزاب: ٦] اور فرماتا ہے: نبی کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہیں۔ وَقَالَ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ [الاحزاب: ٣٢] اور فرماتا ہے: اے نبی کی بیویو آپ عام عورتوں کی طرح نہیں ہو۔ وَقَالَ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا [الاحزاب: ٣٣] اور فرماتا ہے کہ: اے اہلِ بیت اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ آپ پر سے ہر طرح کا الزام ہٹا دے اور آپ کو اس طرح نکھار دے جس طرح نکھارنے کا حق ہے۔ وَقَالَ تَعَالٰى وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ [الحجرات: ٧] اور فرماتا ہے: اللہ نے تمہارے حق میں کفر، گناہ اور نافرمانی کو ناپسند فرمایا ہے۔

(99)۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ؓ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَآنِيْ اَوْ رَاٰى مَنْ رَآنِيْ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ [ترمذی حدیث رقم: ٣٨٥٨]۔ وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: کسی ایسے مسلمان کو آگ نہیں چھوئے گی جس نے مجھے دیکھا ہو یا مجھے دیکھنے والے کو دیکھا ہو۔

(100)۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ يَجِيْءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِيْنَهٗ وَيَمِيْنُهٗ شَهَادَتَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حدیث رقم: ٦٤٧٢، بخاری حدیث رقم: ٢٦٥٢، ترمذی حدیث رقم: ٣٨٥٩، ابن ماجة حدیث رقم: ٢٣٦٢]۔ السبقة كناية عن سرعة الاقدام و حرص الرجل على الشهادة واليمين

ترجمہ: عبد اللہ ابن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: لوگوں میں سے سب سے بہتر میرے زمانے کے لوگ ہیں، پھر جو اُن سے ملیں گے اور پھر جو اُن سے ملیں گے۔ پھر ایسی قوم آجائے گی کہ اُس کی گواہی قسم سے آگے نکل جائے گی اور قسم گواہی سے آگے نکل جائے گی (یعنی لوگ ان دو کاموں میں جلدی کریں گے)۔

(101)۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيَقُوْلُوْنَ هَلْ فِيْكُمْ مَّنْ صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيْكُمْ مَّنْ صَاحَبَ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيْكُمْ مَّنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حدیث رقم: ٦٤٦٧، بخاری حدیث رقم: ٢٨٩٧]۔

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ ایک گروہ جہاد کرے گا تو لوگ اُن سے پوچھیں گے کہ کیا آپ لوگوں میں کوئی ایسا آدمی ہے جو رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہا ہو؟ وہ کہیں گے ہاں۔ پھر انہیں فتح نصیب ہو جائے گی۔ پھر لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ ایک گروہ جہاد کرے گا اور اُن سے پوچھا جائے گا کہ کیا تم میں کوئی ایسا آدمی ہے جو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی صحبت میں رہا ہو؟ وہ کہیں گے ہاں۔ پھر انہیں فتح نصیب ہو جائے گی۔ پھر لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ ایک گروہ جہاد کرے گا اور اُن سے پوچھا جائے گا کہ کیا تم میں کوئی ایسا آدمی ہے جو کسی صحابیِ رسول کے صحابی کی صحبت میں رہا ہو؟ وہ کہیں گے ہاں۔ پھر انہیں فتح نصیب ہو جائے گی۔

(102)۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ؓ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِيْ، فَلَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا، مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حدیث رقم: ٦٤٨٨، بخاری حدیث رقم: ٣٦٧٣، ترمذی حدیث رقم: ٣٨٦١، ابن ماجة حدیث رقم: ١٦١، ابو داؤد حدیث رقم: ٤٦٥٨]۔

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کو گالی مت دو، اگر تم میں سے کوئی شخص اُحد کے برابر سونا بھی خرچ کر دے تو ان میں سے کسی ایک کے جز و یا نصف کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔

(103)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا رَاَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَسُبُّوْنَ

اَصْحَابِي فَقُولُوا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى شَرِّكُم رَوَاهُ التِّرمَذِي [ترمذى حديث رقم:٣٨٦٦]۔ وَقَالَ التِّرمَذِي مُنكَرٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم اُن لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کو گالیاں دیتے ہیں تو کہو تمہارے شر پر اللہ کی لعنت۔

(104)۔وَعَنْ اَنَسِ بنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: آيَةُ الْاِيْمَانِ حُبُّ الْاَنْصَارِ وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْاَنْصَارِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٢٣٥، بخارى حديث رقم:٣٧٨٤، نسائى حديث رقم:٥٠١٩]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایمان کی نشانی انصار کی محبت ہے اور منافقت کی نشانی انصار کا بغض ہے۔

(105)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِي اَصْحَابِي، اَللّٰهَ فِي اَصْحَابِي، لَا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا مِنْ بَعْدِي فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي اَحَبَّهُمْ، وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي اَبْغَضَهُمْ، وَمَنْ آذَاهُم فَقَد آذَانِي، وَمَنْ آذَانِي فَقَد آذَى اللّٰهَ، وَمَنْ آذَى اللّٰهَ فَيُوشِكُ اَنْ يَاْخُذَهُ رَوَاهُ التِّرمَذِي [ترمذى حديث رقم:٣٨٦٢]۔ وَقَالَ التِّرمَذِي هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا، میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا۔ میرے بعد انہیں اپنی تنقید کا نشانہ مت بنانا، جس نے ان سے محبت رکھی تو میرے ساتھ محبت کی وجہ سے ان سے محبت رکھی اور جس نے ان کے ساتھ بغض رکھا تو میرے ساتھ بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھا، جس نے انہیں اذیت دی اُس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے ایذا دی اُس نے اللہ کو ایذا دی اور جس نے اللہ کو ایذا دی اللہ اُس پر ضرور گرفت کرے گا۔

(106)۔وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بنِ عَوفٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوفٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فِي الْجَنَّةِ وَاَبُو عُبَيْدَةَ ابْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرمَذِي وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ [ترمذى حديث

رقم:٣٧٤٧، ابن ماجة حديث رقم:١٣٣، ترمذى حديث رقم:٣٧٤٨ بسند آخر وهو اصح]۔

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ابوبکر جنتی ہے اور عمر جنتی ہے اور عثمان جنتی ہے اور علی جنتی ہے اور طلحہ جنتی ہے اور زبیر جنتی ہے اور عبدالرحمٰن بن عوف جنتی ہے اور سعد ابن ابی وقاص جنتی ہے اور سعید ابن زید جنتی ہے اور ابوعبیدہ ابن جراح جنتی ہے۔

(107)۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ قَوْلِهِ (اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى) فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قُرْبٰى آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَجِلْتَ اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَكُنْ بَطْنٌ مِنْ قُرَيْشٍ اِلَّا كَانَ لَهُ فِيهِمْ قَرَابَةٌ، فَقَالَ اِلَّا اَنْ تَصِلُوا مَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ مِنَ الْقَرَابَةِ رواه البخاري [البخارى حديث رقم: ٣٤٩٧، ٤٨١٨، الترمذى حديث رقم: ٣٢٥١]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ: قرآن کی آیت اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى کا کیا مطلب ہے؟ پاس سے حضرت سعید بن جبیر نے کہا: قربیٰ سے مراد آلِ محمد ﷺ ہیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم نے جلدی کی ہے، بے شک قریش کا کوئی ایسا قبیلہ نہیں جس کی نبی کریم ﷺ سے قرابت داری نہ ہو، فرمایا: اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ اے قریش کے تمام لوگو! جو میرے اور تمہارے درمیان قرابت داری ہے اس کا لحاظ رکھو۔

(108)۔وَعَنْ اَبِي بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ اِلٰى جَنْبِهِ يَنْظُرُ اِلَى النَّاسِ مَرَّةً وَاِلَيْهِ مَرَّةً وَيَقُولُ اِبْنِي هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِي فَثَبَتَ اَنَّ الْفَرِيْقَيْنِ كَانُوا مُسْلِمِيْنَ [بخارى حديث رقم:٢٧٠٤، ٣٦٢٩، ٣٧٤٦، ٧١٠٩]۔

ترجمہ: حضرت ابی بکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا جب کہ حسن آپ کے پہلو میں تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ ایک مرتبہ لوگوں کو دیکھتے تھے اور ایک مرتبہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھتے تھے اور آپ فرما رہے تھے: میرا یہ بیٹا سردار ہے ایک وقت آئے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کرائے گا (پس ثابت ہو گیا کہ دونوں گروہ مسلمان تھے)۔

(109)۔وَقَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ (فِي اَوْلَادِهِ ﷺ مِنْ خَدِيجَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا) فَوَلَدَتْ لِرَسُولِ

اللّٰهِ ﷺ وَلَدَهٗ كُلُّهُمْ اِلَّا اِبْرَاهِيْمَ الْقَاسِمَ وَبِهٖ كَانَ يُكْنٰى ﷺ وَالطَّاهِرَ وَالطَّيِّبَ وَزَيْنَبَ وَرُقَيَّةَ وَاُمَّ كُلْثُوْمَ وَفَاطِمَةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ، وَقَالَ ابْنُ هِشَامَ : اَكْبَرُ بَنِيْهِ الْقَاسِمُ ثُمَّ الطَّيِّبُ ثُمَّ الطَّاهِرُ وَاَكْبَرُ بَنَاتِهٖ رُقَيَّةُ ثُمَّ زَيْنَبُ ثُمَّ اُمُّ كُلْثُوْمَ ثُمَّ فَاطِمَةُ عَلٰى اَبِيْهِم وَعَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ كَذَا فِى ابْنِ هِشَامَ وَكَذَا فِى الطَّبْرَانِى [السيرة لابن هشام ١/١٩٠، المعجم الاوسط للطبراني حديث رقم:١٤٦٣، المعجم الكبير للطبراني حديث رقم:١١٩٤٧، مجمع الزوائد حديث رقم:١٥٢٤٣، ١٥٢٤٤ وَقَالَ رِجَالُهٗ ثِقَاتٌ]۔

ترجمہ: ابن اسحاق نے محبوب کریم ﷺ کی حضرت خدیجہ میں سے اولادِ امجاد کے بارے میں روایت کیا ہے کہ حضرت ابراہیم القاسم ﷺ کے علاوہ نبی کریم ﷺ کی تمام اولاد پاک حضرت خدیجہ سے ہی ہوئی ہے اور آپ ﷺ کی کنیت انہی سے ہے۔ اور حضرت طاہر، حضرت طیب، حضرت زینب، حضرت رقیہ، حضرت ام کلثوم اور حضرت فاطمہ علی ابیہم وعلیہم السلام اور ابن ھشام نے کہا ہے کہ آپ کے بڑے بیٹے کا نام قاسم ہے پھر طیب اور پھر طاہر اور آپکی بڑی بیٹی کا نام رقیہ ہے پھر زینب پھر ام کلثوم اور پھر فاطمہ علی ابیہم وعلیہم الصلوٰۃ والسلام۔

(110)۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : اِنَّمَا تَغَيَّبَ عُثْمَانُ عَنْ بَدْرٍ فَاِنَّهٗ كَانَتْ تَحْتَهٗ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَتْ مَرِيْضَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِىُّ ﷺ: اِنَّ لَكَ اَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ [بخاری حدیث رقم:٣١٣٠، ٣٦٩٨، ٣٠٦٦، ترمذی حدیث رقم:٣٧٠٦]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: حضرت عثمان نے جنگِ بدر میں شرکت نہیں کی اس لیے کہ آپکی زوجہ بنت رسول اللہ ﷺ بیمار تھیں۔ آپ سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ: آپکو بدر میں شامل ہونے والوں کی طرح اجر ملے گا اور مالِ غنیمت میں حصہ ملے گا۔

(111)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : لَمَّا بَعَثَ اَهْلُ مَكَّةَ فِىْ فِدَاءِ اَسْرَاهُمْ ، بَعَثَتْ زَيْنَبُ فِىْ فِدَاءِ اَبِى الْعَاصِ بِمَالٍ ، وَبَعَثَتْ فِيْهِ بِقِلَادَةٍ لَهَا كَانَتْ عِنْدَ خَدِيْجَةَ اَدْخَلَتْهَا بِهَا عَلٰى اَبِى الْعَاصِ ، قَالَتْ : فَلَمَّا رَآهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَقَّ لَهَا رِقَّةً شَدِيْدَةً وَقَالَ : اِنْ رَأَيْتُمْ اَنْ تُطْلِقُوْا لَهَا اَسِيْرَهَا وَتَرُدُّوْا عَلَيْهَا الَّذِىْ لَهَا فَقَالُوْا : نَعَمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ [ابو داود حدیث رقم:٢٦٩٢، مسند احمد حدیث رقم:٢٦٤١٦]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: بدر کے قیدیوں کو آزاد کرانے کے لیے جب مکہ والوں نے فدیہ بھیجا تو سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے شوہر ابو العاص کو چھڑوانے کے لیے ایک ہار بھیجا جو حضرت خدیجہ الکبریٰ نے انہیں ابو العاص کے ساتھ نکاح کے وقت تحفے میں دیا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ ہار دیکھا تو آپ پر شدید رقت طاری ہوگئی اور رونے لگے اور صحابہ کرام سے فرمایا اگر آپ لوگ مناسب سمجھیں تو ابو العاص کو آزاد کردیا جائے اور زینب کا ہار اسے واپس کردیا جائے؟ سب نے عرض کیا یا رسول اللہ بالکل ٹھیک ہے۔

(112)۔وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِىُّ ﷺ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهٗ ، فَقَالَ : اَغْسِلْنَهَا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَأَيْتُنَّ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِىُّ وَ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِىُّ وَابْنُ مَاجَةَ [مسلم حديث رقم:٢١٦٨، ٢١٧٠ واللفظ له ، بخاری حدیث رقم :١٢٥٣، ١٢٥٤، ١٢٥٨، ١٢٦٠، ابو داؤد حديث رقم :٣١٤٢ ، سنن النسائی حديث رقم :١٨٨١، ١٨٨٤۔ ١٨٩٤، ابن ماجة حديث رقم:١٤٥٧، ١٤٥٩]۔

ترجمہ: حضرت ام عطیہ انصاریہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپ کی شہزادی کو غسل دے رہی تھیں، آپ ﷺ نے فرمایا: اسے تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا اگر ضرورت سمجھو تو اس سے زیادہ مرتبہ غسل دو۔

(113)۔عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ: اَنَّهٗ رَاٰى عَلٰى اُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بُرْدَ حَرِيْرٍ سِيَرَاءَ رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ [بخاری حدیث رقم:٥٨٤٢]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ﷺ بیان فرماتے ہیں کہ: میں نے سیدہ ام کلثوم بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا انہوں نے دھاری دار ریشمی چادر اوڑھی ہوئی تھی۔

(114)۔عَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّىْ وَهُوَ حَامِلٌ اُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلِاَبِى الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ فَاِذَا قَامَ حَمَلَهَا وَاِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِىُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِىُّ [مسلم حدیث رقم:١٢١٢، ١٢١٣، ١٢١٤، بخاری حدیث رقم:٥١٦، ٥٩٩٦، ابو داؤد حدیث رقم: ٩١٧، ٩١٨، ٩١٩، ٩٢٠، نسائی حدیث رقم:٨٢٦، ٧١٠، ١٢٠٣، ١٢٠٤]۔

ترجمہ: حضرت ابو قتادہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی نواسی حضرت امامہ بنت زینب کو اٹھا کر نماز

پڑھتے تھے جو ابو العاص بن ربیع کی بیٹی تھیں۔ جب آپ کھڑے ہوتے تو انہیں اٹھا لیتے اور جب سجدہ کرنے لگتے تو انہیں رکھ دیتے تھے۔

(115)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اَحِبُّوا اللّٰهَ لِمَا يَغْذُوكُم وَاَحِبُّونِي بِحُبِّ اللّٰهِ وَاَحِبُّوا اَهْلَ بَيْتِي بِحُبِّي رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ[ترمذی حدیث رقم:٣٧٨٩ وَقَالَ حَسَنٌ غَرِيبٌ]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ سے محبت کرو اس لیے کہ وہ تمہیں رزق دیتا ہے اور اللہ کی خاطر مجھ سے محبت کرو اور میری خاطر میرے اہل بیت سے محبت کرو۔

(116)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ قَالَ اَبُو بَكْرٍ ﷺ اُرْقُبُوا مُحَمَّدًا ﷺ فِي اَهْلِ بَيْتِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:٣٧١٣، ٣٧٥١]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق ﷺ نے فرمایا، محمد ﷺ کے اہل بیت میں محمد کو دیکھا کرو۔

(117)۔ وَعَنِ ابْنِ اَبِي اَوْفىٰ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: سَاَلْتُ رَبِّي عَزَّوَجَلَّ اَنْ لَا اُزَوِّجَ اَحَدًا مِنْ اُمَّتِي وَلَا اَتَزَوَّجَ اِلَّا كَانَ مَعِي فِي الْجَنَّةِ فَاَعْطَانِي، هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ رَوَاهُ الْحَاكِم[مستدرک حاکم حدیث رقم:٤٧٢٥]۔وَافَقَهُ الذَّهَبِي

ترجمہ: حضرت ابن ابی اوفیٰ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے رب عزوجل سے دعا کی ہے کہ میں اپنی امت میں سے جس کسی کا بھی رشتہ کراؤں یا اپنی زوجیت میں لاؤں وہ میرے ساتھ جنت میں جائے گا، اللہ نے مجھے یہ چیز عطا فرما دی۔

(118)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ اَسْوَدَ، فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَاَدْخَلَهُ، ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَاَدْخَلَهُ مَعَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ، فَاَدْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَاَدْخَلَهُ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا رَوَاهُ مُسْلِم وَرَوَى التِّرْمَذِي عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ وَاَنَا مَعَهُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ اَنْتِ عَلىٰ مَكَانِكِ وَاَنْتِ اِلىٰ خَيْرٍ[مسلم

حدیث رقم:٦٢٦١، ترمذی حدیث رقم:٢٨١٣، ابو داؤد حدیث رقم:٤٠٣٢]۔ اَلْحَدِيثُ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن نبی کریم ﷺ کالے بالوں سے بنی ہوئی چادر اوڑھ کر نکلے، پھر حسن ابن علی تشریف لائے تو آپ نے انہیں چادر میں داخل فرمایا، پھر حسین تشریف لائے تو انہیں اُنکے ساتھ داخل فرمایا، پھر فاطمہ تشریف لائیں تو انہیں بھی داخل فرمایا، پھر علی تشریف لائے تو انہیں بھی داخل فرمایا پھر آپ ﷺ نے آیت پڑھی اِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ۔ حضرت ام سلمیٰ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں بھی اُنکے ساتھ ہوں؟ فرمایا: تیری شان اپنی جگہ پر ہے اور تو بھلائی پر ہے۔

(119)۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ اَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حدیث رقم: ٣٨٧٠، ابن ماجة حدیث رقم:١٤٥]۔ وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ غَرِيبٌ

ترجمہ: حضرت زید ابن ارقم ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم سے فرمایا: جس نے آپ سے جنگ کی اُس سے میری جنگ ہے اور جس نے آپ سے صلح کی اُس سے میری صلح ہے۔

اَلتَّائِيدُ مِنْ كُتُبِ الرَّوَافِضِ: قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَقَدْ رَاَيْتُ اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ، فَمَا اَرىٰ اَحَدًا مِنْكُمْ يُشْبِهُهُمْ، لَقَدْ كَانُوا يُصْبِحُونَ شُعْثًا غُبْرًا وَقَدْ بَاتُوا سُجَّدًا وَقِيَامًا، يُرَاوِحُونَ بَيْنَ جِبَاهِهِمْ وَخُدُودِهِمْ، وَيَقِفُونَ عَلىٰ مِثْلِ الْجَمْرِ مِنْ ذِكْرِ مَعَادِهِمْ، كَاَنَّ بَيْنَ اَعْيُنِهِمْ رُكَبَ الْمِعْزىٰ مِنْ طُولِ سُجُودِهِمْ، اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ هَمَلَتْ اَعْيُنُهُمْ حَتّٰى تَبُلَّ جُيُوبَهُمْ، وَمَادُوا كَمَا يَمِيدُ الشَّجَرُ يَوْمَ الرِّيحِ الْعَاصِفِ خَوْفًا مِنَ الْعِقَابِ وَرِجَاءً لِلثَّوَابِ: نَهْجُ الْبَلَاغَةِ[خطبة رقم ٩٧]، وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَتَرَانِي اَكْذِبُ عَلىٰ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ وَاللّٰهِ لَاَنَا اَوَّلُ مَنْ صَدَّقَهُ، فَلَا اَكُونُ اَوَّلَ مَنْ كَذَبَ عَلَيْهِ، فَنَظَرْتُ فِي اَمْرِي فَاِذَا طَاعَتِي قَدْ سَبَقَتْ بَيْعَتِي وَاِذَا الْمِيثَاقُ فِي عُنُقِي لِغَيْرِي: نَهْجُ الْبَلَاغَةِ [خطبة رقم ٣٧]، وَقَالَ عَلَيْهِ السلام اَنَّهُ بَايَعَنِي الْقَوْمُ الَّذِينَ بَايَعُوا اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ عَلىٰ مَا بَايَعُوهُمْ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَكُنْ لِلشَّاهِدِ اَنْ يَخْتَارَ وَلَا لِلْغَائِبِ اَنْ يَرُدَّ، وَاِنَّمَا الشُّورىٰ لِلْمُهَاجِرِينَ وَالْاَنْصَارِ، فَاِنِ اجْتَمَعُوا عَلىٰ رَجُلٍ وَسَمَّوْهُ اِمَامًا

كَانَ ذٰلِكَ لِلّٰهِ رِضًا: نَهجُ البَلَاغَةِ [مكتوب رقم ٦]، وَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِلّٰهِ بِلَادُ فُلَانٍ ، فَقَدْ قَوَّمَ الْاَوَدَ ، وَدَاوَى الْعَمَدَ ، وَاَقَامَ السُّنَّةَ وَخَلَّفَ الفِتنَةَ ، ذَهَبَ نَقِيَّ الثَّوبِ قَلِيلَ العَيبِ، اَصَابَ خَيرَهَا وَسَبَقَ شَرَّهَا اَدّٰى اِلَى اللّٰهِ طَاعَتَهٗ وَاتَّقَاهُ بِحَقِّهٖ ، رَحَلَ ، وَتَرَكَهُم فِي طُرُقٍ مُتَشَعِّبَةٍ لَا يَهتَدِي فِيهَا الضَّالُّ وَلَا يَستَيقِنُ المُهتَدِي: نَهجُ البَلَاغَةِ [خطبه رقم ٢٢٨]، وَتَزَوَّجَ خَدِيجَةَ وَهُوَ ابنُ بِضعٍ وَعِشرِينَ سَنَةً فَوُلِدَ لَهٗ مِنهَا قَبلَ مَبعَثِهٖ ﷺ اَلقَاسِمُ وَ رُقَيَّةُ وَزَيْنَبُ وَ اُمُّ كُلثُومٍ وَ وُلِدَ بَعدَ المَبعَثِ الطَّيِّبُ وَ الطَّاهِرُ وَ فَاطِمَةُ عَلَيهِمُ السَّلَامُ ، [كَذَافِي اُصُولِ الْكَافِي ٢/٤٣٥]

وَرَوَى الرَّوَافِضُ اَنَّهٗ قَالَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّمَا مَثَلُ اَصْحَابِي فِيكُمْ كَمَثَلِ النُّجُومِ بِاَيِّهَا اُخِذَ اهْتُدِيَ وَبِاَيِّ اَقَاوِيلِ اَصحَابِي اَخَذتُم اهتَدَيتُم ، اِختِلَافُ اَصحَابِي لَكُم رَحمَةٌ ، كَذَافِي اِحتِجَاجِ الطِّبَرسِي [احتجاج طبرسی ٢/١٠٥، ١٠٦]۔ ثُمَّ قَلَبُوا بِتَدخِيلِهِم: قِيلَ يَارَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَصحَابُكَ ؟ قَالَ اَهلُ بَيتِي۔

شیعہ کی کتابوں سے تائید: ۔حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں نے محمد ﷺ کے صحابہ کو دیکھا ہے۔تم میں سے کوئی شخص انکی برابری نہیں کرسکتا وہ صبح کے وقت بکھرے بال اور غبار آلود لباس کیساتھ ہوتے تھے جب کہ انہوں نے رات سجدے اور قیام میں گزاری ہوتی تھی۔اپنے ماتھے اور گالوں کو زمین پر باری باری گھساتے تھے۔اپنی آخرت کی یاد کیوجہ سے چنگاری کی مثال بن چکے تھے،جیسے لمبے سجدوں کی وجہ سے ان کی آنکھوں کے درمیان بکری کے گھٹنوں جیسے ابھار بن چکے تھے،جب اللہ کا ذکر کیا جاتا تو انکی آنکھیں بہنے لگتیں حتیٰ کہ انکے گریبان تر ہو جاتے،وہ سزا کے خوف اور بخشش کی امید میں اس طرح جھک چکے تھے جس طرح شدید طوفان کے دن درخت جھک جاتا ہے۔

اور آپ علیہ السلام نے فرمایا:تمہارا خیال ہے میں رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھوں گا؟اللہ کی قسم میں پہلا شخص ہوں جس نے آپ ﷺ کی تصدیق کی اور یہ نہیں ہوسکتا کہ آپ پر جھوٹ بھی سب سے پہلے بولوں۔میں نے اپنے معاملے میں خوب غور کیا اور میں اس نتیجے پر پہنچا کہ میرے خلیفہ بن کر بیعت لینے پر کسی اور کی اطاعت کرنے کو ترجیح حاصل ہے اور میری گردن میں کسی اور کی اطاعت کا وعدہ ہے۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا:میرے ہاتھ پر انہی لوگوں نے بیعت کی ہے جنہوں نے ابوبکر،عمر اور عثمان کے

ہاتھ پر بیعت کی تھی اور بیعت کرنے کی غرض بھی وہی ہے جو اس وقت تھی۔جو حاضر ہے اسے یہ حق حاصل نہیں کہ اپنی مرضی کرے اور جو غائب ہے اسے یہ حق حاصل نہیں کہ انکار کرے۔شوریٰ مہاجرین اور انصار کے لیے ہے۔اگر یہ کسی ایک آدمی پر متفق ہو جائیں اور اسے امام کا لقب دے دیں تو گویا یہ اللہ ہی کا فیصلہ ہے۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا:فلاں کے شہروں میں اللہ برکت دے۔جس نے خرابی کو دور کیا اور بیماری کا علاج کیا،فتنے کو مٹایا اور سنت کو جاری کیا۔اس دنیا سے پاک ہو کر گیا۔کم عیوب کے ساتھ رخصت ہوا۔خلافت کی خوبیوں کو پایا اور اسکے شر اور خرابی سے پہلے چلا گیا۔اللہ کی تابعداری کی اور اس کا حق ادا کردیا۔دنیا سے چلا گیا اور لوگوں کو بکھرتے راستوں پر چھوڑ گیا جہاں سے کوئی گم ہونے والا کسی لائن پر نہیں لگ سکتا اور کوئی ہدایت یافتہ یقین نہیں پا سکتا۔

نبی کریم ﷺ نے حضرت خدیجہ سے نکاح فرمایا:آپ کی عمر اس وقت پچیس سال تھی بعثت سے پہلے حضرت خدیجہ میں سے حضور ﷺ کے بچے قاسم،رقیہ،زینب اور ام کلثوم پیدا ہوئے اور بعثت کے بعد طیب،طاہر اور فاطمہ پیدا ہوئے۔علیہم السلام۔

امام علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا،تم میں میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں۔جس کی بھی پیروی کی جائے ہدایت مل جائے گی۔میرے صحابہ میں سے جس کا قول بھی لے لوگے ہدایت پا جاؤ گے۔میرے صحابہ کا اختلاف تمہارے لیے رحمت ہے۔رافضیوں نے اس واضح حدیث کا مفہوم ان الفاظ کا اضافہ کرکے تبدیل کردیا ہے:کہا گیا یارسول اللہ آپ کے صحابی کون ہیں فرمایا:میرے اہل بیت۔

مَنَاقِبُ الْاِمَامِ اَبِىْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رضی اللہ عنہ

سیدنا امام ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مناقب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا [التوبة : ٤٠]۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:اور دو میں سے دوسرا جب وہ دونوں غار میں تھے،جب وہ اپنے یار سے کہہ رہا تھا مت ڈر بلاشبہ اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

(120)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا اُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ ﷺ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى اَصْبَحَ يَتَحَدَّثُ النَّاسُ بِذَالِكَ فَارْتَدَّ نَاسٌ ، فَمَنْ كَانَ آمَنُوا بِهٖ وَصَدَّقُوهُ وَسَعَوْا بِذَالِكَ اِلٰى اَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَقَالُوا هَلْ لَكَ اِلٰى صَاحِبِكَ يَزْعَمُ اَنَّهٗ اُسْرِيَ بِهِ اللَّيْلَةَ اِلٰى بَيْتِ

الْمَقْدِسِ؟ قَالَ أَوْ قَالَ ذَالِكَ؟ قَالُوا نَعَمْ، قَالَ لَئِنْ كَانَ قَالَ ذَالِكَ لَقَدْ صَدَقَ، قَالُوا أَوَ تُصَدِّقُهُ أَنَّهُ ذَهَبَ اللَّيْلَةَ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَ جَاءَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ؟ قَالَ نَعَمْ إِنِّي لَأُصَدِّقُهُ فِيمَا هُوَ أَبْعَدُ مِنْ ذَالِكَ، أُصَدِّقُهُ بِخَبَرِ السَّمَاءِ فِي غَدْوَةٍ أَوْ رَوْحَةٍ، فَلِذَالِكَ سُمِّيَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ وَ قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ [مستدرك حاكم حديث رقم: ٤٤٦٢]۔ وَافَقَهُ الذَّهَبِي

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ کو رات کے وقت مسجد اقصیٰ کی سیر کرائی گئی تو آپ صبح کے وقت لوگوں سے اس موضوع پر بات کر رہے تھے۔لوگوں نے اس کا انکار کر دیا۔جو آپ پر ایمان رکھتے تھے اور آپ کی تصدیق کرتے تھے انہوں نے ابوبکر کو یہ بات بتائی اور کہا اپنے یار کو سمجھاؤ وہ کہتا ہے کہ اسے راتوں رات بیت المقدس کی سیر کرائی گئی ہے۔ابوبکر نے فرمایا کیا میرے یار نے واقعی ایسا کہا ہے؟ لوگوں نے کہا ہاں۔انہوں نے فرمایا کہ اگر میرے یار نے یہ بات کی ہے تو پھر سچ ہے۔لوگوں نے کہا کیا تم اس بات کی تصدیق کرتے ہو کہ وہ راتوں رات بیت المقدس گیا اور صبح سے پہلے پہلے واپس بھی آ گیا؟ انہوں نے فرمایا ہاں میں اس سے بھی مشکل کاموں میں اس کی تصدیق کرتا ہوں،وہ صبح شام آسمانوں کی خبریں دیتا ہے اور میں تصدیق کرتا رہتا ہوں۔ اس وجہ سے ان کا نام ابوبکر صدیق رکھا گیا۔

(121)۔عَنْ حَكِيمِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا ؓ يَحْلِفُ لَلّٰهُ أَنْزَلَ اسْمَ أَبِي بَكْرٍ مِنَ السَّمَاءِ الصِّدِّيقَ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ [المعجم الكبير للطبراني حديث رقم: ١٤، مجمع الزوائد حديث رقم: ١٤٢٩٥]۔ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ

ترجمہ: حضرت حکیم بن سعد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی ؓ کو قسم کھا کر فرماتے ہوئے سنا کہ: اللہ نے آسمان سے ابوبکر کا نام "صدیق" نازل فرمایا۔

(122)۔عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، عَاصِبٌ رَأْسَهُ بِخِرْقَةٍ، فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَمَنَّ عَلَيَّ فِي نَفْسِهِ وَمَالِهِ مِنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي قُحَافَةَ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنَ النَّاسِ خَلِيلًا

لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا، وَلٰكِنْ خُلَّةُ الْإِسْلَامِ، سُدُّوا عَنِّي كُلَّ خَوْخَةٍ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ، غَيْرَ خَوْخَةِ أَبِي بَكْرٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاري حديث رقم: ٤٦٧، ٣٦٥٦، ٣٦٥٧، ٦٧٣٨]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے مرض وفات میں باہر تشریف لائے، کپڑے سے اپنا سر باندھا ہوا تھا،منبر پر بیٹھ گئے،اللہ کی حمد وثنا بیان فرمائی،پھر فرمایا: لوگوں میں سے ابوبکر بن ابی قحافہ سے بڑھ کر مجھ پر کسی ایک کے بھی جانی اور مالی احسانات نہیں ہیں،اور اگر میں لوگوں میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا، لیکن اسلامی دوستی افضل ہے،میری طرف سے مسجد میں آنے والی ہر کھڑکی بند کر دو سوائے ابوبکر کی کھڑکی کے۔

(123)۔عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ؓ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِي إِلَيْكُمْ فَقُلْتُمْ كَذَبْتَ وَقَالَ أَبُوبَكْرٍ صَدَقَ وَوَاسَانِي بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَهَلْ أَنْتُمْ تَارِكُوْلِي صَاحِبِي رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاري حديث رقم: ٣٦٦١، ٤٦٤٠]۔

ترجمہ: حضرت ابودرداء ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے تم لوگوں کے پاس بھیجا تو تم سب نے کہا تم جھوٹے ہو،اور ابوبکر کہتا رہا وہ سچا ہے،اور اس نے اپنی جان اور اپنے مال کے ذریعے میری مدد کی،کیا تم لوگ میری خاطر میرے یار سے باز رہو گے؟

(124)۔عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ: اُدْعِي لِي أَبَا بَكْرٍ، وَ أَخَاكِ، حَتّٰى أَكْتُبَ كِتَابًا، فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَتَمَنّٰى مُتَمَنٍّ وَيَقُولَ قَائِلٌ: أَنَا أَوْلٰى، وَيَأْبَى اللّٰهُ وَ الْمُؤْمِنُونَ إِلَّا أَبَا بَكْرٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم: ٦١٨١]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض وفات میں مجھ سے فرمایا: ابوبکر اور اپنے بھائی کو میرے پاس بلاؤ، تاکہ میں تحریر لکھ دوں، مجھے ڈر ہے کہ کوئی خواہش کرنے والا خواہش نہ کرے اور کہنے والا کہتا نہ پھرے کہ میں زیادہ حق دار ہوں، حالانکہ اللہ اور تمام مومنین (یعنی فرشتے) ابوبکر کے سوا ہر کسی کا انکار کر رہے ہیں۔

(125)۔عَنْ أَبِي مُوسٰى ؓ قَالَ: مَرِضَ النَّبِيُّ ﷺ فَاشْتَدَّ مَرَضُهُ، فَقَالَ: مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: إِنَّهُ رَجُلٌ رَقِيقٌ، إِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ،

قَالَ: مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ ، فَعَادَتْ ، فَقَالَ: مُرِیْ اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ ، فَاِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ ، فَاَتَاهُ الرَّسُوْلُ ، فَصَلّٰی بِالنَّاسِ فِیْ حَيَاةِ النَّبِیِّ ﷺ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [بخاری حدیث رقم: ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۲، ۳۳۸۵، مسلم حدیث رقم: ۹۴۸، ترمذی حدیث رقم: ۳۶۷۲]۔ ذَكَرَهُ الْبُخَارِیُّ فِیْ بَابِ: اَهْلُ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بیمار ہوئے اور تکلیف شدید ہوگئی، تو فرمایا: ابوبکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائے، حضرت عائشہ نے عرض کیا وہ نرم دل والے آدمی ہیں، جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو نماز نہیں پڑھا سکیں گے، فرمایا: ابوبکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائے۔ ام المومنین نے وہی بات دہرائی، تو فرمایا: ابوبکر سے کہہ لوگوں کو نماز پڑھائے، تم لوگ یوسف کے زمانے والیاں ہو، پھر قاصد ان کے پاس گیا اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں لوگوں کو نماز پڑھائی۔

(126)۔عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يَنْبَغِیْ لِقَوْمٍ فِيْهِمْ اَبُوْبَكْرٍ اَنْ يَؤُمَّهُمْ غَيْرُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [ترمذی حدیث رقم: ۳۶۷۳]۔ وَقَالَ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی قوم کو زیب نہیں دیتا کہ ابوبکر کی موجودگی میں کوئی دوسرا ان کی امامت کرے۔

(127)۔وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا لِاَحَدٍ عِنْدَنَا يَدٌ اِلَّا وَقَدْ كَافَيْنَاهُ مَا خَلَا اَبَا بَكْرٍ فَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا يَدًا يُكَافِئُهُ اللّٰهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَبِیْ بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَابَكْرٍ خَلِيْلًا ، اَلَا وَاِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلُ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [ترمذی حدیث رقم: ۳۶۶۱، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۹۴، مسند احمد حدیث رقم: ۷۴۶۴، السنن الکبریٰ للنسائی حدیث رقم: ۸۱۱۰، صحیح ابن حبان حدیث رقم: ۶۸۵۸]۔ قَالَ التِّرْمِذِیُّ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم پر کسی کا ایسا احسان نہیں جس کا ہم نے بدلہ نہ دے دیا ہو سوائے ابوبکر کے، اس کے ہم پر ایسے احسانات ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کا بدلہ دے گا۔ مجھے کسی کے مال نے اتنا فائدہ نہیں پہنچایا جتنا فائدہ ابوبکر کے مال نے پہنچایا ہے۔ اگر میں نے کسی کو اپنا خلیل بنانا ہوتا تو ابو

بکر کو اپنا خلیل بناتا۔ خبردار! تمہارا نبی اللہ کا خلیل ہے۔

(128)۔وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَتَصَدَّقَ وَوَافَقَ ذٰلِكَ عِنْدِیْ مَالًا ، فَقُلْتُ الْيَوْمَ اَسْبِقُ اَبَا بَكْرٍ اِنْ سَبَقْتُهٗ يَوْمًا ، فَقَالَ فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِیْ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ ؟ فَقُلْتُ مِثْلَهٗ وَاَتٰی اَبُوْ بَكْرٍ بِكُلِّ مَالٍ عِنْدَهٗ ، فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ، مَا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ؟ فَقَالَ اَبْقَيْتُ لَهُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ، قُلْتُ لَا اَسْبِقُهٗ اِلٰی شَیْءٍ اَبَدًا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [ترمذی حدیث رقم: ۳۶۷۵، ابو داؤد حدیث رقم: ۱۶۷۸]۔ قَالَ التِّرْمِذِیُّ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا۔ ان دنوں میرے پاس مال کافی تھا۔ میں نے سوچا اگر میں ابوبکر سے آگے نکل سکتا ہوں تو وہ آج ہی کا دن ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں اپنا آدھا مال لے کر حاضر ہوگیا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: گھر والوں کیلیے کیا چھوڑ کر آئے ہو؟ میں نے عرض کیا اسی کے برابر۔ اور ابوبکر اپنا سارا مال لے کر آگئے۔ فرمایا: ابوبکر گھر والوں کیلیے کیا چھوڑ کر آئے ہو؟ انہوں نے عرض کیا میں ان کیلیے اللہ اور اسکا رسول چھوڑ کر آیا ہوں۔ میں نے کہا میں کسی معاملے میں بھی ابوبکر سے آگے نہیں نکل سکتا۔

(129)۔عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَا مَالُ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَنْفَعُ لِیْ مِنْ مَالِ اَبِیْ بَكْرٍ ، قَالَ : وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْضِیْ فِیْ مَالِ اَبِیْ بَكْرٍ كَمَا يَقْضِیْ فِیْ مَالِ نَفْسِهٖ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ [المصنف لعبد الرزاق حدیث رقم: ۲۰۳۹۷]۔

ترجمہ: حضرت ابن مسیب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں میں سے کسی آدمی کا مال میرے لیے ابوبکر کے مال سے زیادہ فائدہ مند نہیں، فرمایا: رسول اللہ ﷺ ابوبکر کے مال کو اس طرح استعمال فرماتے تھے جیسے اپنے ذاتی مال کو استعمال فرماتے تھے۔

(130)۔عَنْ حَبِيْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ قُلْتَ فِیْ اَبِیْ بَكْرٍ شَيْئًا ؟ قَالَ نَعَمْ ، قَالَ : قُلْ حَتّٰی اَسْمَعَ قَالَ قُلْتُ :

وَثَانِیَ اثْنَيْنِ فِی الْغَارِ الْمُنِيْفِ وَقَدْ — طَافَ الْعَدُوُّ بِهٖ اِذْ صَعِدَ الْجَبَلَا

وَكَانَ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ قَدْ عَلِمُوْا — مِنَ الْخَلَائِقِ لَمْ يَعْدِلْ بِهٖ رَجُلَا

فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ رَوَاهُ الْحَاكِم [المستدرك حديث رقم :٤٤٦٨، ٤٥١٨، الاستيعاب صفحة ٤٣٠، تاريخ الخلفاء للسيوطی صفحة ٣٩]۔ سكت الحاكم عنهما

ترجمہ: حضرت حبیب ﷺ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس موقع پر موجود تھا، آپ ﷺ نے حسان بن ثابت سے فرمایا: کیا آپ نے ابوبکر کی شان میں شعر کہے ہیں؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں، فرمایا: کہو، تا کہ میں سنوں، انہوں نے عرض کیا میں نے کہا ہے:

آپ دو میں سے دوسرے تھے اس بابرکت غار میں اور دشمن نے اس کے اردگرد چکر لگایا جب وہ پہاڑ پر چڑھا۔ ابوبکر اللہ تعالیٰ کے رسول کے محبوب تھے اور لوگوں کو اس بات کا علم تھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ساری مخلوق میں سے کسی کو آپ کا ہم پلہ نہیں سمجھتے۔ رسول اللہ ﷺ یہ رباعی سن کر مسکرائے۔

مَنَاقِبُ الْإِمَامِ عُمَرَ الْفَارُوْقِ ﷺ

سیدنا امام عمر فاروق ﷺ کے مناقب

(131)۔عَنْ ابنِ عُمَرَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: اَللّٰھُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَحَبِّ ھٰذَیْنِ الرَّجُلَیْنِ اِلَیْكَ، بِاَبِیْ جَھْلٍ اَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: وَكَانَ اَحَبَّھُمَا اِلَیْهِ عُمَرُ رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ [ترمذی حديث رقم: ٣٦٨١، مسند احمد حديث رقم: ٥٦٩٨]۔ قال الترمذی رحمة الله عليه هذا حديث حسن صحيح غريب ولاحاديث مثل ذلك كثيرة و صحيحة

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ ان دو آدمیوں میں سے جو تجھے زیادہ پیارا ہے اس کے ذریعے سے اسلام کی مدد فرما۔ ابوجہل کے ذریعے یا عمر بن خطاب کے ذریعے۔ ابن عمر نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو ان میں سے زیادہ پیارا عمر تھا۔

(132)۔عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: وَاللّٰہِ مَا اسْتَطَعْنَا اَنْ نُصَلِّیَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ ظَاھِرِیْنَ حَتّٰی اَسْلَمَ عُمَرُ رَوَاهُ الْحَاكِمُ [مستدرك حاكم حديث رقم: ٤٥٤٣]۔ صَحِيْحٌ وَافَقَهُ الذَّهَبِي

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ فرماتے ہیں کہ: اللہ کی قسم ہم کعبہ میں سر عام نماز نہیں پڑھ سکتے تھے یہاں تک کہ عمر مسلمان ہو گئے۔

(133)۔عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ: اَنَّهٗ كَانَ یَقُوْلُ: قَدْ كَانَ یَكُوْنُ فِی الْاُمَمِ قَبْلَكُمْ مُحَدَّثُوْنَ، فَاِنْ یَكُنْ فِیْ اُمَّتِیْ مِنْهُمْ اَحَدٌ، فَاِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ [مسلم حديث رقم: ٦٢٠٤، بخاری حديث رقم: ٣٤٦٩، ٣٦٨٩، ترمذی حديث رقم: ٣٦٩٣]۔

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: تم سے پہلی امتوں میں محدث ہوا کرتے تھے۔ اگر میری امت میں کوئی ہے تو عمر بن خطاب ان میں سے ہے۔

(134)۔عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: بَیْنَمَا اَنَا نَائِمٌ اُتِیْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ، فَشَرِبْتُ حَتّٰی اِنِّیْ لَاَرَی الرِّیَّ یَخْرُجُ فِیْ اَظْفَارِیْ، ثُمَّ اَعْطَیْتُ فَضْلِیْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالُوْا: فَمَا اَوَّلْتَهٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ: اَلْعِلْمَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [مسلم حديث رقم: ٦١٩٠، ٦١٩١، بخاری حديث رقم: ٨٢، ٣٦٨١، ٧٠٠٦، ٧٠٢٧، ٧٠٣٢، ترمذی حديث رقم: ٢٢٨٤]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: میں سو رہا تھا کہ میرے پاس ایک دودھ کا پیالہ لایا گیا، میں نے پیا حتیٰ کہ اس کی دھاریں میرے ناخنوں سے پھوٹنے لگیں، پھر میں نے اپنا بچا ہوا دودھ عمر بن خطاب کو دے دیا۔ صحابہ نے پوچھا، یارسول اللہ! آپ نے اس کی کیا تعبیر فرمائی؟ فرمایا: علم۔

(135)۔عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَاصٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِیْھاً یَا ابْنَ الْخَطَّابِ، وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ، مَا لَقِیَكَ الشَّیْطَانُ سَالِكاً فَجّاً اِلَّا سَلَكَ فَجّاً غَیْرَ فَجِّكَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [بخاری حديث رقم: ٣٢٩٤، ٣٦٨٣، مسلم حديث رقم: ٦٢٠٢]۔

ترجمہ: حضرت محمد بن سعد بن ابی وقاص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابن خطاب مبارک ہو، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، جب بھی شیطان کسی راستے سے آتا ہوا تمہیں ملتا ہے تو تیرے راستے کے علاوہ کسی دوسرے راستے کی طرف بھاگ جاتا ہے۔

(136)۔عَنْ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: اِنَّ اللّٰہَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهٖ رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ [ترمذی حديث رقم: ٣٦٨٢، مستدرك حاكم حديث رقم: ٤٥٥٧]۔ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِم

ترجمہ: حضرت ابن عمر ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ نے عمر کی زبان اور دل پر حق کو

جاری کر دیا ہے۔

(137)۔عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷛ قَالَ : اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ حِصْناً حَصِيْناً لِلْاِسْلَامِ ، يَدْخُلُ فِى الْاِسْلَامِ فَلَا يَخْرُجُ مِنْهُ ، فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ فَثُلِمَ مِنَ الْحِصْنِ ثُلْمَةٌ ، فَهُوَ يَخْرُجُ مِنْهُ وَلَا يَدْخُلُ فِيْهِ ، وَكَانَ اِذَا سَلَكَ طَرِيْقاً وَجَدْنَاهُ سَهْلاً ، فَاِذَا ذُكِرَ الصَّالِحُوْنَ فَحَيَّ هَلًا بِعُمَرَ ، فَضْلاً مَا بَيْنَ الزِّيَادَةِ وَالنُّقْصَانِ ، وَاللّٰهِ لَوَدِدْتُ اَنِّیْ اَخْدِمُ مِثْلَهُ حَتّٰى اَمُوْتَ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَرَوَى الطَّبَرَانِىُّ عَنْ سَيِّدِنَا عَلِيٍّ ﷛ اَنَّهُ قَالَ : اِذَا ذُكِرَ الصَّالِحُوْنَ فَحَيَّهَلًا بِعُمَرَ [المعجم الاوسط حديث رقم:٥٥٤٩] ، وَقَالَ الْهَيْثَمِى سَنَدُهُ حَسَنٌ [انظر مجمع الزوائد حديث رقم:١٤٤٢٧] ، رَوَى الْاِمَامُ الشُّعْرَانِى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ : زَيِّنُوْا مَجَالِسَكُمْ بِالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَبِذِكْرِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷛ [كشف الغمه ١/٣٢٥] وَالْاٰثَارُ فِيْهِ كَثِيْرَةٌ ، مُخْتَلِفَةُ الْاَلْفَاظِ مَعْنَاهَا وَاحِدٌ۔ [المصنف لعبد الرزاق حديث رقم:٢٠٤٠٧ ، المعجم الكبير للطبرانى حديث رقم:٨٧١٩ ، ٨٧٢٩ ، ٨٧٣٠]۔ قال الهيثمى رواه الطبرانى باسانيد ورجال احدها رجال الصحيح [مجمع الزوائد حديث رقم:١٤٤٦٨]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ﷛ فرماتے ہیں کہ: بے شک عمر بن خطاب اسلام کے لیے مضبوط قلعہ تھے، اسلام میں کوئی داخل ہوتا تھا اور نکلتا نہیں تھا۔ جب عمر وفات پا گئے تو اسلام میں سوراخ ہو گیا، اب اس میں سے کوئی چیز نکلتی ہے اور داخل نہیں ہوتی۔ جب بھی وہ کسی راستے پر چلے تو ہم نے اسے آسان پایا، پس جب صالحین کا ذکر ہو تو عمر کی بات ضرور کرو، زیادتی اور کمی کے درمیان امتیاز ہو جائے گا، اللہ کی قسم میری حسرت ہے کہ میں اس جیسے مرد خدا کی مرتے دم تک نوکری کرتا۔ امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے سیدنا علی المرتضیٰ ﷛ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جب صالحین کا ذکر ہو تو عمر کی بات ضرور کرو۔ امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی مجالس کو نبی ﷺ پر درود اور عمر بن خطاب ﷛ کے ذکر سے سجایا کرو۔

(138)۔عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ : بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذْ قَالَ : بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِىْ فِى الْجَنَّةِ ، فَاِذَا امْرَاَةٌ تَتَوَضَّأُ اِلٰى جَانِبِ قَصْرٍ ، فَقُلْتُ : لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ ؟ فَقَالُوْا : لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ ، فَوَلَّيْتُ مُدْبِراً ، فَبَكٰى عُمَرُ وَقَالَ : اَعَلَيْكَ اَغَارُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ [بخارى حديث رقم:٣٢٤٢ ، ٣٦٨٠ ، ٥٢٢٧ ، ٧٠٢٣ ، ٧٠٢٥ ، ابن ماجة حديث رقم:١٠٧]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷛ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں سو رہا تھا تو دیکھا کہ جنت میں ہوں، وہاں ایک عورت ایک محل کے کونے میں وضو کر رہی تھی۔ میں نے کہا یہ محل کس کا ہے؟ کہنے لگے عمر بن خطاب کا۔ مجھے عمر کی غیرت یاد آ گئی تو میں واپس ہو گیا۔ عمر رونے لگے اور عرض کیا: یا رسول اللہ کیا میں آپ پر غیرت کروں گا؟

(139)۔عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ : لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ ﷛ قَالَ كَعْبٌ : لَوْ دَعَا عُمَرُ لَاُخِّرَ فِىْ اَجَلِهِ ، فَقَالَ النَّاسُ : سُبْحَانَ اللّٰهِ ! اَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِذَا جَاءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ [الاعراف:٣٤] ، قَالَ : وَقَدْ قَالَ : وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖ اِلَّا فِىْ كِتَابٍ [فاطر:١١] رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ [المصنف لعبد الرزاق حديث رقم:٢٠٣٨٦]۔

ترجمہ: حضرت ابن مسیب فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر ﷛ کو زخمی کیا گیا تو کعب نے فرمایا: اگر عمر دعا فرما دیتے تو ان کی موت میں تاخیر کر دی جاتی، لوگوں نے کہا سبحان اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا کہ جب ان کی موت آ جاتی ہے تو ایک لمحہ بھی آگے پیچھے نہیں ہو سکتا۔ کعب نے جواب دیا: اللہ نے فرمایا ہے: کسی عمر دیے جانے والے کی عمر میں جو بھی اضافہ یا کمی کی جاتی ہے وہ کتاب میں موجود ہے۔

(140)۔عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَوْ كَانَ بَعْدِىْ نَبِىٌّ لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَالْحَاكِمُ [ترمذى حديث رقم:٣٦٨٦ ، مستدرك حاكم حديث رقم:٤٥٥١]۔

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتا۔

مَنَاقِبُ الْاِمَامِ عُثْمَانَ الْغَنِيِّ ﷛

سیدنا امام عثمان غنی ﷛ کے مناقب

(141)۔عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ﷛ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ لَقِىَ عُثْمَانَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ : يَا عُثْمَانُ هٰذَا جِبْرِيْلُ اَخْبَرَنِىْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ زَوَّجَكَ اُمَّ كُلْثُوْمٍ ، بِمِثْلِ صَدَاقِ رُقَيَّةَ ، عَلٰى مِثْلِ صُحْبَتِهَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِمُ [ابن ماجة حديث رقم:١١٠ ، مستدرك حاكم حديث رقم:٧٠١١ ،

وروی الحاکم مثله فی حدیث رقم: ۷۰۰۸، ۷۰۰۹، ۷۰۱۰]۔ صَحِیْحٌ وَشَوَاهِدُهٗ کَثِیْرَةٌ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مسجد کے دروازے کے پاس عثمان سے ملے تو فرمایا: اے عثمان یہ جبریل ہیں، انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ اللہ نے ام کلثوم کے ساتھ آپ کے نکاح کا فیصلہ دیا ہے، رقیہ جتنے مہر کے ساتھ، اسی جیسی سنگت کے لیے۔

(142)۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ الْقُرَشِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلٰی اِبْنَتِهٖ وَ هِیَ تَغْسِلُ رَأْسَ عُثْمَانَ، فَقَالَ یَا بُنَیَّةُ اَحْسِنِیْ اِلٰی اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ، فَاِنَّهٗ اَشْبَهُ اَصْحَابِیْ بِیْ خُلُقًا رَوَاهُ الطَّبْرَانِیُّ [المعجم الکبیر للطبرانی حدیث رقم: ۹۶، مجمع الزوائد حدیث رقم: ۱۴۵۰۰]۔ وَ قَالَ الْهَیْثَمِیُّ رِجَالُهٗ ثِقَاتٌ

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن عثمان قرشی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی شہزادی کے پاس تشریف لے گئے اور وہ حضرت عثمان کا سر دھو رہی تھیں۔ تو فرمایا: اے بیٹی، ابوعبداللہ کے ساتھ اچھا سلوک کرتی رہنا، یہ اخلاق میں مجھ سے میرے تمام صحابہ سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے۔

(143)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُضْطَجِعًا فِیْ بَیْتِهٖ کَاشِفًا عَنْ سَاقَیْهِ فَاسْتَأْذَنَ اَبُوْ بَکْرٍ فَاَذِنَ لَهٗ وَهُوَ عَلٰی تِلْکَ الْحَالِ فَتَحَدَّثَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَاَذِنَ لَهٗ وَهُوَ کَذٰلِکَ فَتَحَدَّثَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُثْمَانُ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَسَوّٰی ثِیَابَهٗ، فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ اَبُوْ بَکْرٍ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهٗ وَلَمْ تُبَالِهٖ، ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهٗ وَلَمْ تُبَالِهٖ، ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسْتَ وَسَوَّیْتَ ثِیَابَکَ، فَقَالَ اَلَا اَسْتَحْیِیْ مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحْیِیْ مِنْهُ الْمَلٰٓئِکَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم: ۶۲۰۹]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کاشانہ اقدس میں اپنی پنڈلیوں سے کپڑا اُٹھا ہوا چھوڑ کر لیٹے ہوئے تھے۔ اتنے میں ابوبکر نے حاضر ہونے کی اجازت چاہی۔ آپ نے انہیں اجازت دے دی اور ان سے اسی حالت میں باتیں کرتے رہے۔ پھر عمر نے اجازت چاہی اور آپ نے اجازت دے دی اور اسی حالت میں گفتگو فرماتے رہے۔ پھر عثمان نے اجازت چاہی تو رسول اللہ ﷺ اُٹھ کر بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے

درست کر لیے۔ جب وہ نکل گئے تو حضرت عائشہ نے عرض کیا یا رسول اللہ، ابوبکر داخل ہوئے تو آپ ان کے لیے نہیں اُٹھے اور کوئی پرواہ نہیں کی پھر عمر داخل ہوئے تو آپ ان کے لیے نہیں اُٹھے اور کوئی پرواہ نہیں کی پھر عثمان داخل ہوئے تو آپ بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے درست فرما لیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں اس شخص سے کیوں نہ حیاء کروں جس کا فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں۔

(144)۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اِنَّمَا تَغَیَّبَ عُثْمَانُ عَنْ بَدْرٍ، فَاِنَّهٗ کَانَتْ تَحْتَهٗ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ کَانَتْ مَرِیْضَةً، فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ ﷺ اِنَّ لَکَ اَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَ سَهْمَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [بخاری حدیث رقم: ۳۱۳۰، ۳۶۹۸، ۳۷۰۴، ۴۰۶۶]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر ﷺ فرماتے ہیں کہ: عثمان جنگ بدر میں موجود نہیں تھے، اس کی وجہ یہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ کی شہزادی آپ کی زوجہ تھیں اور آپ بیمار تھیں، نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: آپ کو بدر میں شامل ہونے والے آدمی جتنا اجر ملے گا اور مالِ غنیمت میں سے حصہ بھی ملے گا۔

(145)۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَبَّابٍ قَالَ: شَهِدْتُ النَّبِیَّ ﷺ وَهُوَ یَحُثُّ عَلٰی جَیْشِ الْعُسْرَةِ فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَیَّ مِائَةُ بَعِیْرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَاَقْتَابِهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، ثُمَّ حَضَّ عَلَی الْجَیْشِ، فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَیَّ مِائَتَا بَعِیْرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَاَقْتَابِهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، ثُمَّ حَضَّ عَلَی الْجَیْشِ، فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِلّٰهِ عَلَیَّ ثَلَاثُ مِائَةِ بَعِیْرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَاَقْتَابِهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، فَاَنَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَنْزِلُ عَنِ الْمِنْبَرِ وَهُوَ یَقُوْلُ: مَا عَلٰی عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ، مَا عَلٰی عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ [مسند احمد حدیث رقم: ۱۶۷۰۱، ترمذی حدیث رقم: ۳۷۰۰، مستدرک حاکم حدیث رقم: ۴۶۱۰ وَقَالَ صَحِیْحٌ وَ وَافَقَهُ الذَّهَبِیُّ]۔

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن خباب ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس موجود تھا، اور آپ جیشِ عسرت کے لیے ترغیب دے رہے تھے، تو عثمان بن عفان کھڑے ہو گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ سو اونٹ اللہ کی راہ میں جھولوں اور پالانوں سمیت میرے ذمے ہوئے، پھر آپ نے لشکر کے متعلق ترغیب دی، تو عثمان بن عفان کھڑے ہو گئے اور

عرض کیا یا رسول اللہ، دو سو اونٹ اللہ کی راہ میں جھولوں اور پالانوں سمیت میرے ذمے، پھر آپ ﷺ نے لشکر کے متعلق ترغیب دی، تو عثمان کھڑے ہو گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ، اللہ کی خاطر تین سو اونٹ جھولوں اور پالانوں سمیت میرے ذمے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر سے اترتے دیکھا اور آپ فرما رہے تھے: آج کے بعد عثمان جو عمل بھی کرے اسے گرفت نہیں، آج کے بعد عثمان جو عمل بھی کرے اسے گرفت نہیں۔

(146)۔ عَنْ أَنَسٍ ؓ قَالَ: لَمَّا أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِبَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى أَهْلِ مَكَّةَ، قَالَ: فَبَايَعَ النَّاسُ، قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ عُثْمَانَ فِيْ حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِهٖ، فَضَرَبَ بِإِحْدٰى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى فَكَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِعُثْمَانَ خَيْرًا مِّنْ أَيْدِيْهِمْ لِأَنْفُسِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [ترمذی حدیث رقم:۳۷۰۲]۔ وَقَالَ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ: جب رسول اللہ ﷺ نے بیعت رضوان کا حکم دیا تو رسول اللہ ﷺ کی طرف سے عثمان بن عفان مکہ والوں کی طرف نمائندہ بن کر گئے۔ لوگوں نے آپ ﷺ سے بیعت کی اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک عثمان اللہ کے کام اور اس کے رسول کے کام کے لیے گیا ہے، آپ نے اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر رکھا، رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ کا عثمان کا ہاتھ بننا، ان کے لیے ان کے اپنے ہاتھوں سے افضل تھا۔

(147)۔ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ يَّشْتَرِيْ بُقْعَةَ اٰلِ فُلَانٍ فَيَزِيْدُهَا فِي الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا فِي الْجَنَّةِ؟ فَاشْتَرَيْتُهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ [ترمذی حدیث رقم:۳۷۰۳، نسائی حدیث رقم:۳۶۰۶، ۳۶۰۷، ۳۶۰۸، ۳۶۰۹، ۳۶۱۰]۔ قَالَ التِّرْمِذِيُّ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت عثمان بن عفان ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کون ہے جو فلاں لوگوں کا پلاٹ خرید کر مسجد میں شامل کر دے اور اس کے بدلے میں جنت میں اس سے بہتر اجر پائے تو میں نے اسے خرید دیا۔

(148)۔ عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ عُثْمَانَ دَعَا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ، وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، فَنَسَخُوْهَا فِي الْمَصَاحِفِ، وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّيْنَ الثَّلَاثَةِ: إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ، فَاكْتُبُوْهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ، فَإِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ، فَفَعَلُوْا ذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ [بخاری حدیث رقم:۳۵۰۶، ۴۹۸۴، ۴۹۸۷، ترمذی حدیث رقم:۳۱۰۴]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ: حضرت عثمان نے حضرت زید بن ثابت، اور حضرت عبداللہ بن زبیر، اور حضرت سعید بن عاص، اور حضرت عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام کو بلایا، انہوں نے قرآن مجید کو صحیفوں میں نقل کیا، اور حضرت عثمان نے تینوں قریشیوں سے فرمایا: جب آپ لوگوں کا زید سے قرآن کے کسی لفظ پر اختلاف ہو جائے تو اسے قریش کے لہجے میں لکھنا، اللہ نے اسے ان کی زبان میں نازل فرمایا ہے۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔

(149)۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ قَالَ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِتْنَةً فَقَالَ: يُقْتَلُ فِيْهَا هٰذَا مَظْلُوْمًا لِعُثْمَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [ترمذی حدیث رقم:۳۷۰۸]۔ وَقَالَ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتنے کا ذکر کیا تو فرمایا: یہ عثمان اس فتنے میں مظلوم ہو کر قتل کیا جائے گا۔

مَنَاقِبُ الْإِمَامِ عَلِيِّ الْمُرْتَضٰى ؓ

سیدنا امام علی المرتضیٰ ؓ کے مناقب

(150)۔ قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ أَبُوْ بَكْرٍ، وَأَسْلَمَ عَلِيٌّ وَهُوَ غُلَامٌ ابْنُ ثَمَانِ سِنِيْنَ، وَأَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ النِّسَاءِ خَدِيْجَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [ترمذی حدیث رقم:۳۷۳۴]۔

ترجمہ: بعض اہلِ علم (امام اعظم ابو حنیفہ) نے فرمایا: مردوں میں سب سے پہلے ابوبکر ایمان لائے، اور علی اس وقت ایمان لائے جب آپ آٹھ سال کے بچے تھے اور خواتین میں سب سے پہلے اُم المومنین خدیجہ ایمان لائیں۔

(151)۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَّفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ، فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَرْجُوْنَ أَنْ يُّعْطَاهَا، فَقَالَ أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ؟ فَقَالُوْا هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَشْتَكِيْ عَيْنَيْهِ قَالَ فَأَرْسِلُوْا إِلَيْهِ، فَأُتِيَ بِهٖ فَبَصَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ عَيْنَيْهِ فَبَرِءَ، حَتّٰى كَأَنْ لَّمْ يَكُنْ بِهٖ وَجَعٌ فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ، فَقَالَ عَلِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا؟ قَالَ

ـ اُنفُذْ عَلیٰ رِسْلِكَ حَتّٰی تَنزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ، ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَی الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيهِ ، فَوَاللّٰهِ لَاَنْ يَهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا ، خَيْرٌ لَكَ مِنْ اَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٦٢٢٣ ، بخاری حدیث رقم:٢٩٤٢]۔

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن فرمایا کہ: میں کل جھنڈا ایسے شخص کے ہاتھ میں دوں گا جس کے ہاتھوں سے اللہ فتح دے گا۔ وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔ لوگ جب صبح کو اٹھے تو رسول اللہ ﷺ کے پاس اس امید پر پہنچے کہ ہمیں جھنڈا عطا ہو گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ان کی آنکھوں میں تکلیف ہے۔ فرمایا انہیں بلاؤ۔ انہیں بلایا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان کی آنکھوں پر لعاب دہن لگایا، وہ ٹھیک ہو گئے جیسے انہیں کوئی تکلیف تھی ہی نہیں۔ آپ ﷺ نے انہیں جھنڈا عطا فرمادیا۔ حضرت علی ﷺ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں ان سے اس وقت تک جنگ کروں جب تک وہ ہمارے جیسے نہ ہو جائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی معتدل رفتار سے چل پڑو حتیٰ کہ ان کی رہائش گاہوں کے وسط میں پہنچ جاؤ پھر انہیں اسلام کی دعوت دو اور انہیں بتاؤ جو کچھ اللہ کے حقوق میں سے ان پر واجب ہے۔ اللہ کی قسم اگر آپ کی وجہ سے اللہ نے ایک بندے کو بھی ہدایت دے دی تو وہ آپ کے لیے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے۔

(152)۔عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ ﷺ قَالَ خَلَّفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تُخَلِّفُنِي فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسٰی اِلَّا اَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم:٦٢١٨ ، بخاری حدیث رقم:٤٤١٦ ، ابن ماجة حديث رقم:١١٥ ، ١٢١]۔

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت علی بن ابی طالب ﷺ کو گھر پر چھوڑا۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ فرمایا: کیا آپ اس بات پر راضی نہیں ہیں کہ جس طرح ہارون، موسیٰ کی جگہ پر پیچھے رہے اسی طرح آپ میری جگہ پر پیچھے رہیں، ہاں مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

(153)۔عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ﷺ : لَقَدْ اُعْطِيَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ ثَلَاثَ خِصَالٍ لَاَنْ تَكُونَ لِي خَصْلَةٌ مِنْهَا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُعْطِيَ حُمْرَ النَّعَمِ ، قِيلَ :

وَمَا هُنَّ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ؟ قَالَ : تَزَوُّجُهُ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، وَسُكْنَاهُ الْمَسْجِدَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَحِلُّ لَهُ فِيهِ مَا يَحِلُّ لَهُ ، وَالرَّايَةُ يَوْمَ خَيْبَرَ رَوَاهُ الْحَاكِمُ [مستدرك حاكم حديث رقم:٤٦٩٠]۔ قَالَ الْحَاكِم صَحِيحٌ وَقَالَ الذَّهَبِي ضَعِيفٌ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ﷺ نے فرمایا: حضرت علی بن ابی طالب کو تین شائیں ایسی عطا کی گئی ہیں کہ اگر ان میں سے ایک بھی مجھے عطا ہوتی تو سرخ سونے سے بھی زیادہ مجھے محبوب ہوتی، آپ سے پوچھا گیا اے امیر المومنین وہ کیا ہیں؟ فرمایا: فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ان کا نکاح، اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ان کی مسجد میں رہائش جس کی وجہ سے ان کے لیے اس میں حلال تھا جو کچھ بھی حلال تھا، اور خیبر کے دن کا جھنڈا۔

(154)۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ : آخَی رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ اَصْحَابِهِ فَجَاءَ عَلِيٌّ تَدْمَعُ عَيْنَاهُ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ آخَيْتَ بَيْنَ اَصْحَابِكَ وَلَمْ تُؤَاخِ بَيْنِي وَبَيْنَ اَحَدٍ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : اَنْتَ اَخِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [ترمذی حدیث رقم:٣٧٢٠]۔ وَقَالَ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت ابن عمر ﷺ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کے درمیان مواخات قائم فرمائی، تو حضرت علی روتے ہوئے حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے اپنے صحابہ کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا ہے اور میرے اور کسی کے درمیان بھائی چارہ نہیں بنایا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو۔

(155)۔وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَقَالَ التِّرْمِذِي غَرِيبٌ مُنْكَرٌ [ترمذی حدیث رقم :٣٧٢٣]۔ وَقَالَ الْعُلَمَاءُ جَمِيعُ الصَّحَابَةِ بِمَنْزِلَةِ الْاَبْوَابِ [مرقاة ١١/٣٤٥، حاشية المحدث احمد على السهارنفورى على الترمذى ٢/٢١٣]۔ وَقَالَ الطِّيبِي لَعَلَّ الشِّيعَةَ تَتَمَسَّكُ بِهٰذَا التَّمْثِيلِ اَنَّ اَخْذَ الْعِلْمِ وَالْحِكْمَةِ مِنْهُ مُخْتَصٌّ بِهِ لَا يَتَجَاوَزُهُ اِلٰی غَيْرِهِ اِلَّا بِوَاسِطَتِهِ ﷺ لِاَنَّ الدار انما يدخل اليها من بابها ، ولا حجة لهم به اذ ليس دار الجنة باوسع من دار الحكمة فلها ثمانية ابواب [طيبى شرح مشكوٰة ١١/٢٦٩، مرقاة ١١/٣٤٦، قوت المغتذى ٢/٢١٤]۔ و قال الشيخ المحقق عبد الحق المحدث الدهلوى شك نيست كه علم آنحضرت از جناب صحابه ديگر نيز آمده و مخصوص بمرتضىٰ نيست الخ [اشعة اللمعات ٤/٦٧٧]۔ و قال الشاه عبد العزيز الدهلوى آں شرط يا زياده ازاں شرط در

دیگراں هم بروایت اهلِ سنت ثابت شده باشد [تحفه اثنا عشریه صفحه۲۱۲]۔ وَ قَالَ اللّٰه تعالىٰ : يعلمهم الكتاب والحكمة ، فثبت ان جميع الصحابة تعلموا الكتاب و الحكمة من النبي الكريم ﷺ ، و قال رسول الله ﷺ بلغوا عني ولو آية و قال فليبلغ الشاهد الغائب ، فثبت ان جميع الصحابة بمنزلة الابواب ، منهم من جمع القرآن كابى بكر و عثمان ، و منهم من هو اقرء ، و منهم من هو اعلم بالحلال والحرام ، و منهم من هو افرض ، و منهم من هو اقضى ، و منهم من بعث الى اليمن ، و منهم من بعث الى مصر و منهم من بعث الى الكوفة ، و منهم من هاجر الى الشام ، و منهم من اتى اليهم الناس من اطراف العالم رضى الله عنهم اجمعين و جزاهم الله عن جميع الامة خيرا۔ و فى رواية عن ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : اَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا رَوَاهُ الحَاكِم وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسنَادِ [مستدرك حاكم حديث رقم :٤٦٩٥]۔ وَقَالَ الذَّهَبِيُ وَابْنُ الْجَوْزِيُ وَ النَّوَوِي وَالْجَزَرِى وَابْنُ كَثِيْرٍ وَ ابْنُ تَيْمِيَة مَوْضُوْعٌ وَ قَالَ يَحْيىٰ بنُ مَعِيْنٍ لَا اَصْلَ لَهُ ، وَ قَالَ الْبُخَارِى مُنْكَرٌ وَ لَيْسَ لَهُ وَجْهٌ صَحِيْحٌ ، وَ قَالَ التِّرْمَذِىُ مُنْكَرٌ غَرِيْبٌ ، وَ قَالَ الشَّاهُ عَبْدُالْعَزِيْزِ ايں خبر نيز مطعون است ، وَقَالَ السُّيُوْطِىُ وَعَلِيٌّ الْقَارِىُ حَسَنٌ وَالْحَقُّ اَنَّهٗ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت علی بن ابی طالب ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں حکمت کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ: حضرت عبداللہ بن عباس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔

(156)۔عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ : بَعَثَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى الْيَمَنِ قَاضِياً فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُرْسِلُنِىْ وَاَنَا حَدِيْثُ السِّنِّ وَلَا عِلْمَ لِىْ بِالْقَضَاءِ ، فَقَالَ : اِنَّ اللّٰهَ سَيَهْدِىْ قَلْبَكَ وَيُثَبِّتُ لِسَانَكَ ، فَاِذَا جَلَسَ بَيْنَ يَدَيْكَ الْخَصْمَانِ فَلَا تَقْضِيَنَّ حَتّٰى تَسْمَعَ مِنَ الْآخَرِ كَمَا سَمِعْتَ مِنَ الْاَوَّلِ فَاِنَّهٗ اَحْرىٰ اَنْ يَتَبَيَّنَ لَكَ الْقَضَاءُ ، قَالَ : فَمَا زِلْتُ قَاضِياً ، اَوْ : مَا شَكَكْتُ فِىْ قَضَاءٍ بَعْدُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدْ [ابو داؤد حديث رقم :٣٥٨٢ ، السنن الكبرى للبيهقى ٨٦/١٠ ، ترمذى حديث رقم:١٣٣١، السنن الكبرىٰ للنسائى حديث رقم :٨٤١٧ ، مسند احمد حديث رقم :٦٣٨، مستدرك حاكم حديث رقم:٤٧١٦]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن کی طرف قاضی بنا کر بھیجا تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ آپ مجھے بھیج رہے ہیں اور میں نوعمر ہوں، میرے پاس فیصلے کا علم نہیں، تو فرمایا: اللہ تیرے قلب کو ہدایت دے گا اور تیری زبان کو ثابت رکھے گا، جب بھی دو فریقین تمہارے سامنے بیٹھیں تو اس وقت تک فیصلہ ہرگز نہ کرنا جب تک دوسرے کی بات نہ سن لو جیسا کہ پہلے کی بات سنی تھی، اس لیے کہ اسے اپنی بات بیان کرنے کا پورا حق حاصل ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ ﷺ فرماتے ہیں کہ اسکے بعد میں مسلسل فیصلے دیتا رہا اور مجھے کبھی فیصلے میں شک نہیں ہوا۔

(157)۔وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ : كُنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّ اَقْضىٰ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ عَلِيُّ ابْنُ اَبِى طَالِبٍ ﷺ رَوَاهُ الْحَاكِم [مستدرك حاكم حديث رقم:٤٧١٤]۔ وَقَالَ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ﷺ فرماتے ہیں کہ: ہم آپس میں کہا کرتے تھے کہ اہلِ مدینہ میں سب سے بڑے قاضی حضرت علی بن ابی طالب ﷺ ہیں۔

(158)۔وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ رَوَاهُ التِّرْمَذِىُ [ترمذى حديث رقم:٣٧١٣ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ] وَفِىْ رِوَايَةِ اَحْمَد وَاَبِىْ يَعْلىٰ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ [مسند احمد حديث رقم:٩٦٨، مسند ابو يعلىٰ حديث رقم :٦٤١٦]۔شواهده كثيرة شهيرة ، قال الشافعى: اَلْمُرَادُ بِهٖ وِلَاءُ الْاِسْلَامِ وَ مَوَدَّتُهٗ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ اَنْ يُوَالِىَ بَعْضُهُمْ بَعْضاً وَلَا يُعَادِىَ بَعْضُهُمْ بَعْضاً وَهُوَ فِىْ مَعْنىٰ مَا ثَبَتَ عَنْ عَلِيٍّ ﷺ لَا يُحِبُّنِىْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُنِىْ اِلَّا مُنَافِقٌ [الاعتقاد للبيهقى صفحه٣٥٤]۔

ترجمہ: حضرت زید بن ارقم ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس کا میں محبوب ہوں اس کا علی بھی محبوب ہے۔ ایک حدیث کے الفاظ یہ بھی ہیں کہ: اے اللہ جو علی سے دوستی رکھے تو اس سے دوستی رکھ اور جو علی سے دشمنی کرے تو اس سے دشمنی کر۔ (اس حدیث میں مولا دشمن کا الٹ ہے یعنی دوست یا محبوب)

(159)۔وَعَنْ عَلِيٍّ الْمُرْتَضىٰ ﷺ قَالَ وَالَّذِىْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَ بَرَاَ النَّسْمَةَ ، اِنَّهٗ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ ﷺ اِلَيَّ اَنْ لَا يُحِبُّنِىْ اِلَّا مُؤْمِنٌ ، وَلَا يُبْغِضُنِىْ اِلَّا مُنَافِقٌ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم باب الدليل على ان حب الانصار و على ﷺ من الايمان و علاماته و بغضهم من علامات النفاق حديث رقم : ٢٤٠ ، ترمذى حديث رقم:٣٧٣٦ ، نسائى حديث رقم:٥٠٢٢ ، ابن ماجة حديث رقم:١١٤]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ وَقَال ﷺ آيَةُ

الْاِيْمَانِ حُبُّ الْاَنْصَارِ وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْاَنْصَارِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم:۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، بخاری حدیث رقم:۱۷، ۳۷۸٤، النسائی حدیث رقم:۵۰۱۹]۔

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ﷺ فرماتے ہیں کہ: قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو پھاڑا اور ذرے کو بڑھایا، نبی امی ﷺ کا میرے ساتھ وعدہ ہے کہ مجھ سے مومن کے سواء محبت کوئی نہیں کرے گا اور منافق کے سواء بغض کوئی نہیں رکھے گا۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: ایمان کی نشانی انصار کی محبت اور منافقت کی نشانی انصار کا بغض ہے۔

(160)۔عَنْ اَبِیْ حَیْوَةٍ قَالَ : سَمِعْتُ عَلِیًّا یَقُوْلُ : یَهْلِكُ فِیَّ رَجُلَانِ ، مُفْرِطٌ فِیْ حُبِّیْ وَمُفْرِطٌ فِیْ بُغْضِیْ رَوَاهُ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ [المصنف لابن ابی شیبة ۵۰۶/۷]۔ وروی مثله عن ابی مریم، وزید علیهما الرحمة [المصنف لابن ابی شیبة ۵۰۶/۷، ۱۵۵/۸]۔ ورواه عبد الرزاق عن محمد بن سیرین [المصنف لعبد الرزاق حدیث رقم:۲۰٦٤۷]۔

ترجمہ: حضرت ابوحیات فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کو فرماتے ہوئے سنا: میرے بارے میں دو طرح کے آدمی ہلاک ہوں گے، میری محبت میں زیادتی کرنے والا اور میرے بغض میں زیادتی کرنے والا۔

(161)۔وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَلَیْهِ الرَّحْمَةُ اَنَّهٗ كَانَ یَرٰی اَنَّ عَامَّةَ مَا یُرْوٰی عَنْ عَلِیٍّ الْكِذْبُ رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم:۳۷۰۷]۔

ترجمہ: حضرت محمد بن سیرین تابعی رحمت اللہ علیہ کی تحقیق یہ تھی کہ عام طور پر جو باتیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی طرف منسوب کی جاتی ہیں وہ جھوٹ ہوتا ہے۔

اَفْضَلُ الْاَوْلِیَاءِ الْمُحَمَّدِیِّیْنَ اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ ثُمَّ عَلِیٌّ

محمدی اولیاء میں سب سے افضل ابوبکر ہیں پھر عمر پھر عثمان پھر علی رضی اللہ عنہم

قال اللہ تعالیٰ لَا یَسْتَوِیْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا [الحدید۵۷:۱۰] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم میں سے جن لوگوں نے فتح مکہ سے پہلے پہلے اللہ کی راہ میں مال خرچ کیا اور اللہ کی راہ میں جنگ لڑی ان کا درجہ بہت بلند ہے۔ اس کے بعد خرچ کرنے والے اور جنگ لڑنے والے ان کے برابر نہیں ہو سکتے۔ وَقال وَسَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَی [اللیل:۱۷]

اور فرمایا: جہنم سے دور رہے گا جو سب سے بڑا متقی ہے۔

(162)۔عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ ﷺ قَالَ خَطَبَ النَّبِیُّ ﷺ فَقَالَ : اِنَّ اللّٰهَ خَیَّرَ عَبْدًا بَیْنَ الدُّنْیَا وَبَیْنَ مَا عِنْدَهٗ ، فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ ، فَبَكٰی اَبُوْبَكْرٍ ﷺ فَقُلْتُ فِیْ نَفْسِیْ مَا یُبْكِیْ هٰذَا الشَّیْخَ اِنْ یَّكُنِ اللّٰهُ خَیَّرَ عَبْدًا بَیْنَ الدُّنْیَا وَبَیْنَ مَا عِنْدَهٗ ، فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ؟ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ الْعَبْدَ ، وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ اَعْلَمَنَا ، قَالَ: یَا اَبَا بَكْرٍ لَا تَبْكِ ، اِنَّ اَمَنَّ النَّاسِ عَلَیَّ فِیْ صُحْبَتِهٖ وَمَالِهٖ اَبُوْبَكْرٍ ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا مِّنْ اُمَّتِیْ لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ ، وَلٰكِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهٗ ، لَا یَبْقَیَنَّ فِی الْمَسْجِدِ بَابٌ اِلَّا سُدَّ ، اِلَّا بَابَ اَبِیْ بَكْرٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ [بخاری حدیث رقم:٤٦٦، ۳٦۵٤، ۳۹۰٤، مسلم حدیث رقم:٦۱۷۰، ٦۱۷۱، ترمذی حدیث رقم:۳٦٦۰، ۳٦۵۹]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے خطاب فرمایا: بے شک اللہ نے اپنے بندے کو اختیار دیا کہ دنیا اور جو کچھ اللہ کے ہاں ہے، ان میں سے ایک کو اختیار کر لے، تو اس نے اسے اختیار کیا جو کچھ اللہ کے ہاں ہے۔ ابوبکر رونے لگے، میں نے دل میں کہا اگر اللہ نے اپنے کسی بندے کو دنیا اور اپنے ہاں کی چیز کے درمیان اختیار دیا ہے اور اس بندے نے اللہ کے ہاں کی چیز کو اختیار کر لیا ہے تو اس میں اس بزرگ کو کون سی چیز نے رلایا؟ دراصل وہ بندہ رسول اللہ ﷺ خود تھے، اور ابوبکر ہم میں سب سے زیادہ علم والا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر مت رو، مجھ پر صحبت اور مال کے لحاظ سے سب سے زیادہ احسان ابوبکر کے ہیں، اگر میں اپنی امت میں کسی کو اپنا خلیل (تنہائی کا دوست) بناتا تو ابوبکر کو بناتا، لیکن اسلامی اخوت اور مودت (یعنی یہ میرا بھائی ہے اور ہم میں باہم مودت و محبت ہے)۔ مسجد کو آنے والے تمام دروازے بند کر دیے جائیں سوائے ابوبکر کے دروازے کے۔

(163)۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ مَرَضِهِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْهِ ، عَاصِبٌ رَاْسَهٗ بِخِرْقَةٍ ، فَقَعَدَ عَلَی الْمِنْبَرِ ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّهٗ لَیْسَ مِنَ النَّاسِ اَحَدٌ اَمَنَّ عَلَیَّ فِیْ نَفْسِهٖ وَمَالِهٖ مِنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ اَبِیْ قُحَافَةَ ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِّنَ النَّاسِ خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِیْلًا ، وَلٰكِنْ خُلَّةُ الْاِسْلَامِ ، سُدُّوْا عَنِّیْ كُلَّ خَوْخَةٍ فِیْ هٰذَا الْمَسْجِدِ ، غَیْرَ خَوْخَةِ اَبِیْ بَكْرٍ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [بخاری حدیث رقم:٤٦۷، ۳٦۵٦، ۳٦۵۷، ٦۷۳۸]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے مرضِ وفات میں باہر تشریف لائے، کپڑے سے اپنا سر باندھا ہوا تھا، منبر پر بیٹھ گئے، اللہ کی حمد وثناء بیان فرمائی، پھر فرمایا: لوگوں میں سے ابوبکر بن ابی قحافہ سے بڑھ کر مجھ پر کسی ایک کے بھی جانی اور مالی احسانات نہیں ہیں، اور اگر میں لوگوں میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا، لیکن اسلامی دوستی افضل ہے، میری طرف سے مسجد میں آنے والی ہر کھڑکی بند کر دو سوائے ابوبکر کی کھڑکی کے۔

(164) عَنْ اَبِیْ مُوْسیٰ ؓ قَالَ: مَرِضَ النَّبِیُّ ﷺ فَاشْتَدَّ مَرَضُهٗ، فَقَالَ: مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: اِنَّهٗ رَجُلٌ رَقِيْقٌ، اِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ، قَالَ: مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَعَادَتْ، فَقَالَ: مُرِیْ اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَاِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ، فَاَتَاهُ الرَّسُوْلُ، فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فِیْ حَيَاةِ النَّبِیِّ ﷺ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [بخاری حدیث رقم: ٦٧٨، ٦٧٩، ٦٨٢، ٣٣٨٥، مسلم ٩٤٨]۔ ذَكَرَهُ الْبُخَارِیُّ فِیْ بَابِ: اَهْلُ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بیمار ہوئے اور تکلیف شدید ہوگئی، تو فرمایا: ابوبکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائے، حضرت عائشہ نے عرض کیا وہ نرم دل والے آدمی ہیں، جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو نماز نہیں پڑھا سکیں گے، فرمایا: ابوبکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائے۔ ام المومنین نے وہی بات دہرائی، تو فرمایا: ابوبکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائے، تم لوگ یوسف کے زمانے والیاں ہو، پھر قاصد ان کے پاس گیا اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں لوگوں کو نماز پڑھائی۔

(165) عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ مَرَضِهٖ: اُدْعِیْ لِیْ اَبَا بَكْرٍ، وَ اَخَاكِ، حَتّٰى اَكْتُبَ كِتَابًا، فَاِنِّیْ اَخَافُ اَنْ يَّتَمَنّٰى مُتَمَنٍّ وَيَقُوْلَ قَائِلٌ: اَنَا اَوْلٰى، وَيَاْبَى اللّٰهُ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَا بَكْرٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم: ٦١٨١]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرضِ وفات میں مجھ سے فرمایا: ابوبکر اور اپنے بھائی کو میرے پاس بلاؤ، تاکہ میں تحریر لکھ دوں، مجھے ڈر ہے کہ کوئی خواہش کرنے والا خواہش نہ کرے اور کہنے والا کہتا نہ پھرے کہ میں زیادہ حق دار ہوں، حالانکہ اللہ اور تمام مومنین (یعنی فرشتے) ابوبکر کے سواء ہر کسی کا انکار کر رہے ہیں۔

(166) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَمْعَةَ اَخْبَرَهٗ بِهٰذَا الْخَبَرِ قَالَ: لَمَّا سَمِعَ النَّبِیُّ ﷺ صَوْتَ عُمَرَ، قَالَ ابْنُ زَمْعَةَ: خَرَجَ النَّبِیُّ ﷺ حَتّٰى اَطْلَعَ رَاْسَهٗ مِنْ حُجْرَتِهٖ ثُمَّ قَالَ: لَا لَا لَا لِيُصَلِّ لِلنَّاسِ ابْنُ اَبِیْ قُحَافَةَ، يَقُوْلُ ذٰلِكَ مُغْضَبًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ [ابو داود حدیث رقم: ٤٦٦١]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت عبیداللہ بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن زمعہ نے مجھے یہ حدیث بتائی کہ: جب نبی کریم ﷺ نے عمر کی آواز سنی تو نبی کریم ﷺ اٹھے حتیٰ کہ اپنا سر مبارک حجرے سے باہر نکالا، پھر فرمایا: نہیں نہیں نہیں، ابوقحافہ کا بیٹا لوگوں کو نماز پڑھائے، آپ نے غضبناک ہو کر یہ بات فرمائی۔

(167) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَبَا الدَّرْدَاءِ يَمْشِیْ بَيْنَ يَدَیْ اَبِیْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ، فَقَالَ: يَا اَبَا الدَّرْدَاءِ، تَمْشِیْ قُدَّامَ رَجُلٍ لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ بَعْدَ النَّبِيِّيْنَ عَلٰى رَجُلٍ اَفْضَلَ مِنْهُ؟ رَوَاهُ الطَّبْرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ وَاَحْمَدُ فِیْ فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ [فضائل الصحابة حدیث رقم: ١٣٧، المعجم الاوسط للطبرانی حدیث رقم: ٧٣٠٦، مجمع الزوائد حدیث رقم: ١٤٣١٣]۔ لَهٗ شَوَاهِدُ مِنْ وُجُوْهٍ اُخَرَ تَقْضِیْ لَهٗ بِالصِّحَّةِ اَوِ الْحُسْنِ وَقَدْ اَشَارَ ابْنُ كَثِيْرٍ اِلَى الْحُكْمِ بِصِحَّتِهٖ۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابودرداء کو ابوبکر صدیق کے آگے آگے چلتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اے ابودرداء تم اس شخص کے آگے چل رہے ہو جس سے افضل شخص پر نبیوں کے بعد سورج طلوع نہیں ہوا۔

(168) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ؓ قَالَ: اَتَتِ امْرَاَةٌ النَّبِیَّ ﷺ فَاَمَرَهَا اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْهِ، قَالَتْ اَرَاَيْتَ اِنْ جِئْتُ وَلَمْ اَجِدْكَ؟ كَاَنَّهَا تَقُوْلُ الْمَوْتَ، قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ: اِنْ لَّمْ تَجِدِيْنِیْ فَاْتِیْ اَبَا بَكْرٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ [بخاری حدیث رقم: ٧٢٢٠، ٧٣٦٠، ٣٦٥٩، مسلم حدیث رقم: ٦١٧٩، ٦١٨٠، ترمذی حدیث رقم ٣٦٧٦]۔

ترجمہ: حضرت جبیر بن مطعم ؓ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئی۔ آپ نے اسے پھر کبھی آنے کا حکم دیا۔ وہ کہنے لگی، اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں تو پھر؟ جیسے وہ وفات کی بات کر رہی ہو۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر کے پاس آنا۔

(169) عَنْ عَلِیٍّ وَّالزُّبَيْرِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا: مَا غَضِبْنَا اِلَّا لِاَنَّا قَدْ اُخِّرْنَا عَنِ

اَلْمُشَاوَرَةِ، وَاِنَّا نَرٰى اَبَا بَكْرٍ اَحَقَّ النَّاسِ بِهَا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِنَّهُ لَصَاحِبُ الْغَارِ وَ ثَانِيَ اثْنَيْنِ وَ اِنَّا لَنَعْلَمُ بِشَرَفِهِ وَ كِبَرِهِ، وَلَقَدْ اَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالصَّلَاةِ بِالنَّاسِ وَهُوَ حَيٌّ رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ [مستدرك حاكم حديث رقم:٤٤٧٨]۔ وَاَقَرَّهُ الذَّهَبِيُّ فِي التَّلْخِيْصِ

ترجمہ: حضرت علی اور زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہم ناراض صرف اس لیے ہوئے ہیں کہ ہمیں مشاورت میں پیچھے کیا گیا ہے۔ ورنہ ہم رسول اللہ ﷺ کے بعد ابوبکر کو خلافت کا سب سے زیادہ حق دار سمجھتے ہیں۔ وہ یارِ غار ہے، اور ثانی اثنین ہے، اور ہم اس کا شرف اور عظمت جانتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنی حیاتِ طیبہ میں لوگوں کو نماز پڑھانے کا حکم دیا۔

(170)۔عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؓ قَالَ: اَبُوْ بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَاَحَبُّنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ [بخاری حديث رقم:٣٦٦٨، ترمذی حديث رقم:٣٦٥٦، مستدرك حاكم حديث رقم:٤٤٧٧]۔

ترجمہ: حضرت عمر ابن خطاب ؓ نے فرمایا: ابوبکر ہمارا سردار ہے، ہم سے افضل ہے اور ہم سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کا محبوب ہے۔

(171)۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ: اِنِّيْ لَوَاقِفٌ فِيْ قَوْمٍ، فَدَعَوُا اللّٰهَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَقَدْ وُضِعَ عَلٰى سَرِيْرِهِ اِذَا رَجُلٌ مِنْ خَلْفِيْ قَدْ وَضَعَ مِرْفَقَهُ عَلٰى مَنْكِبِيْ يَقُوْلُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ اِنْ كُنْتُ لَاَرْجُوْ اَنْ يَجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ، لِاَنِّيْ كَثِيْرًا مِمَّا كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: كُنْتُ وَ اَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ، وَفَعَلْتُ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَانْطَلَقْتُ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ، فَاِنْ كُنْتُ لَاَرْجُوْ اَنْ يَجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَهُمَا، فَالْتَفَتُّ فَاِذَا عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [بخاری حديث رقم:٣٦٧٧، ٣٦٨٥، مسلم حديث رقم:٦١٨٧، ابن ماجة حديث رقم:٩٨، شرح السنة حديث رقم:٣٨٩٠]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ میں لوگوں میں کھڑا تھا، لوگ عمر بن خطاب کے لیے اللہ سے دعائیں مانگ رہے تھے، انہیں ان کی چارپائی پر رکھا گیا تھا، ایک شخص میرے پیچھے سے آیا اور میرے کندھے پر اپنی کہنی

رکھ دی، اور کہنے لگا، اللہ تجھ پر رحمت کرے، مجھے یقین تھا کہ اللہ تیرے یاروں کے ساتھ تجھے ملا دے گا، میں رسول اللہ ﷺ سے اکثر سنا کرتا تھا کہ: میں اور ابوبکر اور عمر تھے، میں نے اور ابوبکر اور عمر نے فلاں کام کیا، میں ابوبکر اور عمر گئے، مجھے یقین تھا کہ اللہ تمہیں ان دونوں کے ساتھ ملا دے گا، میں نے پیچھے پلٹ کر دیکھا تو وہ علی بن ابی طالب تھے۔

(172)۔عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا نُخَيِّرُ بَيْنَ النَّاسِ فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فَنُخَيِّرُ اَبَا بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، ثُمَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری باب فضل ابی بكر بعد النبی ﷺ حديث رقم:٣٦٥٥]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: ہم نبی کریم ﷺ کے زمانے میں لوگوں کے درمیان افضلیت بیان کرتے تھے، ہم سب سے افضل ابوبکر کو کہتے تھے، پھر عمر ابن خطاب کو، پھر عثمان بن عفان کو رضی اللہ عنہم۔

(173)۔عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَا نَعْدِلُ بِاَبِيْ بَكْرٍ اَحَدًا، ثُمَّ عُمَرَ، ثُمَّ عُثْمَانَ، ثُمَّ نَتْرُكُ اَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ لَا نُفَاضِلُ بَيْنَهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ [بخاری حديث رقم:٣٦٩٧، ابوداؤد حديث رقم:٤٦٢٧، مسند ابی يعلیٰ حديث رقم:٥٥٩٥، ٥٥٩٦، ٥٥٩٧]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: ہم نبی کریم ﷺ کے زمانے میں ابوبکر کے برابر کسی کو نہیں سمجھتے تھے، پھر عمر، پھر عثمان، پھر ہم نبی کریم ﷺ کے صحابہ کو چھوڑ دیتے تھے، ان کے درمیان افضلیت نہیں دیتے تھے۔

(174)۔عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كُنَّا نَقُوْلُ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَيٌّ اَفْضَلُ اُمَّةِ النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَهُ اَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ [ابو داؤد حديث رقم:٤٦٢٨، ترمذی حديث رقم:٣٧٠٧، المعجم الاوسط للطبرانی حديث رقم:١٦٩٢ وَالْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ]۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ، قَالَ: وَاَصْحَابُهُ مُتَوَافِرُوْنَ [مسند احمد حديث رقم:٤٦٢٥، مسند ابی يعلیٰ حديث رقم:٥٧٧٦، المعجم الكبير للطبرانی حديث رقم:١٢٩٥٢]۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ، قَالَ: فَيَبْلُغُ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَلَا يُنْكِرُ ذٰلِكَ عَلَيْنَا [مسند ابو يعلیٰ حديث رقم:٥٥٩٧، المعجم الكبير للطبرانی حديث رقم:١٢٩٥٣، المعجم الاوسط حديث رقم:٨٧٠٢، مجمع الزوائد حديث رقم:١٤٣٨٥ وقال رجاله وثقوا وفيهم خلاف]۔

فَثَبَتَ اِجْمَاعُ اَهْلِ السَّمَآءِ وَ رَبُّنَا مَعَهُمْ جَلَّ وَعَلَا شَانُهُ ، وَثَبَتَ اِجْمَاعُ اَهْلِ الْاَرْضِ وَ نَبِيُّنَا مَعَهُمْ ﷺ۔

ترجمہ: حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ: ہم رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں کہا کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ کی امت میں آپ ﷺ کے بعد سب سے افضل ابوبکر ہیں، پھر عمر، پھر عثمان رضی اللہ عنہم اجمعین۔ ایک روایت میں ہے کہ: صحابہ وافر تعداد میں تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ: یہ بات رسول اللہ ﷺ تک پہنچتی تھی تو آپ ﷺ انکار نہیں فرماتے تھے۔

(175)۔عَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: رَحِمَ اللّٰهُ اَبَا بَكْرٍ، زَوَّجَنِیْ ابْنَتَهٗ وَحَمَلَنِیْ اِلٰی دَارِ الْهِجْرَةِ وَاَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَّالِهٖ ، رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا ، تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَا لَهٗ صَدِيْقٌ ، رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ تَسْتَحْيِيْهِ الْمَلَائِكَةُ ، رَحِمَ اللّٰهُ عَلِيًّا ، اَللّٰهُمَّ اَدِرِ الْحَقَّ مَعَهٗ حَيْثُ دَارَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [ترمذی حدیث رقم:٣٧١٤]۔ و قال غریب

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ ابوبکر پر رحمت کرے، اس نے اپنی بیٹی میرے نکاح میں دے دی، اور مجھے دار الہجرت تک اٹھا کر لایا، اور اپنے مال میں سے بلال کو آزاد کیا۔ اللہ عمر پر رحمت کرے، حق بات کہہ دیتا ہے خواہ کڑوی ہو، حق کی خاطر تنہا رہ جانا گوارا کر لیتا ہے۔ اللہ عثمان پر رحمت کرے، اس سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں۔ اللہ علی پر رحمت کرے، اے اللہ حق کو اس کے ساتھ گھما دے یہ جدھر بھی جائے۔

(176)۔عَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ اخْتَارَ اَصْحَابِیْ عَلٰی جَمِيْعِ الْعَالَمِيْنَ سِوَی النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَاخْتَارَ لِیْ مِنْهُمْ اَرْبَعَةً اَبَا بَكْرٍ وَ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ وَعَلِيًّا فَجَعَلَهُمْ خَيْرَ اَصْحَابِیْ وَفِیْ اَصْحَابِیْ كُلِّهِمْ خَيْرٌ رَوَاهُ عِيَاضٌ فِی الشِّفَاءِ [الشفاء ٤٢/٢، الریاض النضرة ٤٧/١]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ نے تمام جہانوں پر میرے صحابہ کو چن لیا ہے سوائے نبیوں اور رسولوں کے۔ اور ان میں سے چار کو میرے لیے چنا ہے، ابوبکر، عمر، عثمان اور علی۔ یہ میرے صحابہ میں سب سے افضل ہیں، اور میرے سارے صحابہ میں بھلائی ہے۔

(177)۔عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ: قُلْتُ لِاَبِیْ: اَیُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: اَبُوْبَكْرٍ ، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ: ثُمَّ عُمَرُ ، وَخَشِيْتُ اَنْ يَقُوْلَ عُثْمَانُ ، قُلْتُ: ثُمَّ اَنْتَ؟ قَالَ: مَا اَنَا اِلَّا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَ اَبُوْدَاوٗدَ [بخاری حدیث رقم:٣٦٧١، ابو داؤد حدیث رقم:٤٦٢٩]۔ وَ سَيَاْتِی حَدِيْثُ سَيِّدِنَا سَفِيْنَةَ ؓ اَلْخِلَافَةُ ثَلَاثُوْنَ سَنَةً [انظر المستند حدیث رقم:٣٣٧]۔

ترجمہ: حضرت محمد بن حنفیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد (سیدنا علی) سے عرض کیا: رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں افضل کون ہے؟ فرمایا: ابوبکر، میں نے عرض کیا پھر کون؟ فرمایا: پھر عمر، اور مجھے اندیشہ ہوا کہ اب یہ نہ کہیں کہ عثمان، میں نے عرض کیا پھر آپ ہوں گے، فرمایا: میں مسلمانوں میں سے ایک آدمی ہوں۔

مِنْ عَلَامَاتِ اَهْلِ السُّنَّةِ اَنْ تُفَضِّلَ الشَّيْخَيْنِ وَ تُحِبَّ الْخَتَنَيْنِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُم

شیخین کو افضل ماننا اور ختنین سے محبت کرنا اہل سنت کی علامات میں سے ہے

(178)۔عَنْ عَلِیٍّ ؓ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ سَيِّدَا كُهُوْلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ مَا خَلَا النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ ، لَا تُخْبِرْهُمَا يَا عَلِیُّ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [ترمذی حدیث رقم:٣٦٦٦، ٣٦٦٥، ابن ماجة حدیث رقم:٩٥، المصنف لابن ابی شیبة ٤٧٣/٧، مسند احمد حدیث رقم:٦٠٤، مسند ابو یعلیٰ حدیث رقم:٥٣٣، المعجم الاوسط للطبرانی حدیث رقم:١٣٤٨]۔ وَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالْبَغَوِیُّ عَنْ اَنَسٍ [ترمذی حدیث رقم:٣٦٦٤، شرح السنة باب فضل ابی بکر و عمر حدیث رقم:٣٨٩٦]۔ وَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبْرَانِیُّ عَنْ اَبِیْ جُحَيْفَةَ [ابن ماجة حدیث رقم:١٠٠، ابن حبان حدیث رقم:٦٩٠٤، المعجم الاوسط للطبرانی حدیث رقم:٤١٧٤]۔ وَ رَوَاهُ الطَّبْرَانِیُّ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ [المعجم الاوسط للطبرانی حدیث رقم:٨٨٠٨]۔ وَ رَوَاهُ الطَّبْرَانِیُّ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ [المعجم الاوسط للطبرانی حدیث رقم:٤٤٣١]۔ وَفِیْ رِوَايَةِ اَحْمَدَ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ: هٰذَانِ سَيِّدَا كُهُوْلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَشَبَابِهَا [مسند احمد حدیث رقم:٦٠٤]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: ابوبکر اور عمر اگلے اور پچھلے جنتی بوڑھوں کے سردار ہیں سوائے نبیوں اور رسولوں کے، اے علی انہیں مت بتانا۔ اس حدیث کو سیدنا علی کے علاوہ حضرت انس، ابو

جحیفہ، جابر اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم نے روایت کیا۔ مسند احمد میں سیدنا علی المرتضیٰ ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دونوں جنتی بوڑھوں اور نوجوانوں کے سردار ہیں۔

(179)۔عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : مَا مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا لَہٗ وَزِیْرَانِ مِنْ اَھْلِ السَّمَآءِ ، وَ وَزِیْرَانِ مِنْ اَھْلِ الْاَرْضِ ، فَاَمَّا وَزِیْرَایَ مِنْ اَھْلِ السَّمَآءِ فَجِبْرِیْلُ وَمِیْکَائِیْلُ ، وَاَمَّا وَزِیْرَایَ مِنْ اَھْلِ الْاَرْضِ فَاَبُوْ بَکْرٍ وَ عُمَرُ رَوَاہُ التِّرْمَذِیُّ [ترمذی حدیث رقم: ۳٦٨٠]۔ وَقَالَ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی ایسا نبی نہیں گزرا جس کے آسمان میں دو وزیر نہ ہوں اور زمین میں دو وزیر نہ ہوں، آسمان میں میرے دو وزیر جبریل اور میکائیل ہیں، اور زمین میں میرے دو وزیر ابوبکر اور عمر ہیں۔

(180)۔عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : اِنَّ اَھْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی لَیَرَاھُمْ مَنْ تَحْتَھُمْ کَمَا تَرَوْنَ الْکَوَاکِبَ الدُّرِّیَّ فِیْ اُفُقٍ مِنْ آفَاقِ السَّمَآءِ ، وَ اِنَّ اَبَا بَکْرٍ وَ عُمَرَ مِنْھُمْ وَ اَنْعَمَا رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمَذِیُّ [ترمذی حدیث رقم: ۳٦٥٨، ابو داؤد حدیث رقم: ۳۹۸۷، شرح السنۃ حدیث رقم: ۳۸۹۱، مسند احمد حدیث رقم: ۱۱۲۱۲، ۱۱۲۱۹]۔ قَالَ التِّرْمَذِیُّ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک بلند درجات والوں کو ان سے نیچے والے لوگ اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم چمکتے ہوئے ستاروں کو آسمان کے آفاق میں بلندی پر دیکھتے ہو۔ اور بے شک ابوبکر اور عمر ان میں سے ہیں اور ان سب سے زیادہ انعام یافتہ ہیں۔

(181)۔عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ حَنْطَبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ رَاٰی اَبَا بَکْرٍ وَ عُمَرَ فَقَالَ : ھٰذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ رَوَاہُ التِّرْمَذِیُّ [ترمذی حدیث رقم: ۳٦٧١]۔ مُرْسَلٌ صَحِیْحٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن حنطب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر اور عمر کو دیکھا تو فرمایا: یہ دونوں کان اور آنکھ ہیں۔

(182)۔عَنْ اِبْنِ عُمَرَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ خَرَجَ ذَاتَ یَوْمٍ وَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَاَبُوْبَکْرٍ

وَعُمَرُ ، اَحَدُھُمَا عَنْ یَمِیْنِہٖ وَالْآخَرُ ، عَنْ شِمَالِہٖ وَھُوَ آخِذٌ بِاَیْدِیْھِمَا ، وَقَالَ : ھٰکَذَا نُبْعَثُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ رَوَاہُ التِّرْمَذِیُّ وَ ابْنُ مَاجَۃَ [ترمذی حدیث رقم: ۳٦٦۹، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۹۹]۔ اَلْحَدِیْثُ صَحِیْحٌ

ترجمہ: حضرت ابن عمر ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے اور آپ کے ساتھ ابوبکر اور عمر تھے۔ ایک آپ کے دائیں طرف تھا اور دوسرا آپ کے بائیں طرف، آپ نے دونوں کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے فرمایا: ہم قیامت کے دن اسی طرح اٹھیں گے۔

(183)۔عَنْ حُذَیْفَۃَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : اِقْتَدُوْا بِاللَّذَیْنِ مِنْ بَعْدِیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ رَوَاہُ التِّرْمَذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ [ترمذی حدیث رقم: ۳٦٦۲، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۹۷]۔ اَلْحَدِیْثُ صَحِیْحٌ ، وَعَنْ سَیِّدِنَا ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی "اَلصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ" قَالَ : ھُوَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَ صَاحِبَاہُ ، قَالَ اَبُو الْعَالِیَۃِ : فَذَکَرْنَا ذٰلِکَ لِلْحَسَنِ ، فَقَالَ : صَدَقَ وَاللّٰہِ وَنَصَحَ ، وَاللّٰہِ ھُوَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَاَبُوْ بَکْرٍ وَ عُمَرُ ، ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاہُ ، وَ وَافَقَہُ الذَّھَبِیُّ فِی التَّلْخِیْصِ [مستدرک حاکم حدیث رقم: ۳۰۷۵]۔

ترجمہ: حضرت حذیفہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد ان دو کی پیروی کرنا، ابوبکر اور عمر۔ سیدنا عبداللہ ابن عباس ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد الصراط المستقیم کی تفسیر میں فرمایا کہ: اس سے مراد رسول اللہ ﷺ اور ان کے دونوں یار ہیں، حضرت ابوالعالیہ تابعی فرماتے ہیں کہ ہم نے یہ بات حضرت حسن ﷺ سے کہی تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم انہوں نے سچ فرمایا اور بڑے نکتے کی بات فرمائی، اللہ کی قسم صراط مستقیم سے مراد رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر و عمر ہیں۔

(184)۔عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ ﷺ قَالَ: قَالَ عَلِیٌّ ﷺ : اَفْضَلُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ بَعْدَ نَبِیِّھَا اَبُوْبَکْرٍ ، وَبَعْدَ اَبِیْ بَکْرٍ عُمَرُ ، وَبَعْدَھُمَا آخَرُ ثَالِثٌ ، وَلَمْ یُسَمِّہٖ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ [مسند احمد حدیث رقم: ۸۳٦، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸٤۰، ۸۷٤، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۹۱۱، ۹۲٥، ۹۳٥، ۹۳٦، ۹۳۷، ۱۰۲٤، ۱۰۳٥، ۱۰۳٦، ۱۰٤٤، ۱۰٥٥، ۱۰٥٦، ۱۰٥۸، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۱۰٦، المصنف لابن ابی شیبۃ ۸/٥۷٤، المعجم الکبیر للطبرانی حدیث رقم: ۱۷٥، ۱۷٦]۔ الحدیث صحیح متواتر رواہ ثمانون رجلا عن سیدنا علی ﷺ ویؤیدہ حدیث سیدنا محمد بن الحنفیۃ فی البخاری حدیث رقم: ۳٦۷۱۔

ترجمہ: حضرت ابوجحیفہ ﷺ فرماتے ہیں کہ علی ﷺ نے فرمایا: اس امت میں اس کے نبی کے بعد سب سے افضل

ابوبکر ہیں، ابوبکر کے بعد عمر ہیں، اور ان دونوں کے بعد ایک تیسرا ہے، مگر آپ نے اس کا نام نہیں لیا۔

(185) عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ: لَا اَجِدُ اَحَداً فَضَّلَنِيْ عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ اِلَّا جَلَدْتُهٗ حَدَّ الْمُفْتَرِيْ رَوَاهُ الدَّارْ قُطْنِيُّ [فضائل الصحابة لامام احمد بن حنبل حديث رقم: ٤٩ عن حكم بن حجل، ٣٨٧عن حكم بن حجل قال سمعت عليا ﷺ يقول، السنة لعبد الله ابن احمد حديث رقم: ١٢٤٢عن حكم بن حجل، ١٣٢٢عن علقمة، السنة لابن ابى عاصم حديث رقم: ١٠٢٧عن علقمة، ١٢٥٤عن حكم بن حجل، الاعتقاد للبيهقى صفحه٣٥٨عن حكم بن حجل قال خطبنا عليٌّ بالبصرة، ٣٦١عن علقمة و قال له شواهد ذكرناها في كتاب الفضائل نفضائل ابى بكر الصديق مؤلفه ابو طالب محمد بن على العشارى متوفى ٤٥١ حديث رقم: ٩، تحفة الصديق لابن بلبان صفحه٨٧، الاستيعاب صفحه٤٣٤، ابن عساكر ٣٦٩/٣٠عن عبد خير، ٣٧١عن علقمة، ٣٨٣عن حكم عن ابيه، ابن عساكر ٤٤ /٣٦٥ عن جابر بن حميلو حديث آخرعن حكم بن حجل، حديث آخر عن حكم بن حجل ايضاً و حديث آخر عن علقمة، الرياض النضرة ٤٠١/١، المؤتلف والمختلف للدار قطنى ٩٢/٣ عن حكم بن حجل، المنتقى للذهبى صفحه٣٦١ عن محمد بن الحنفية بلفظ كان يقول، تاريخ الخلفاء صفحه٣٨، الصواعق المحرقة صفحه٦٠، تفسير قرطبى ٢٠٦/١٧، كنز العمال حديث رقم:٣٦١٥٢، ازالة الخفاء ٣١٧/١]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: سیدنا علی المرتضیٰ ﷺ فرماتے ہیں: میں نے جسے پایا کہ وہ مجھے ابوبکر اور عمر سے افضل کہتا ہے تو میں اسے مفتری کی حد لگاؤں گا۔

(186) عَنِ ابْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ فَقَالَ: مَا كَانَ مَنْزِلَةُ اَبِيْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ مَنْزِلَتُهُمَا السَّاعَةَ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حديث رقم: ١٦٧١٤]۔

ترجمہ: حضرت ابوحازم فرماتے ہیں کہ ایک شخص سیدنا علی بن حسین (امام زین العابدین) کے پاس حاضر ہوا اور کہا ابوبکر اور عمر کا قرب نبی کریم ﷺ کے ساتھ کتنا تھا؟ فرمایا: اتنا ہی قرب تھا جتنا آج ہے۔

(187) عَنْ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُوْلُ: مَنْ زَعَمَ اَنَّ عَلِيّاً ﷺ كَانَ اَحَقَّ بِالْوِلَايَةِ مِنْهُمَا فَقَدْ خَطَّأَ اَبَا بَكْرٍ وَّ عُمَرَ وَالْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْ جَمِيْعِهِمْ وَمَا اَرَاهُ يَرْتَفِعُ لَهٗ مَعَ هٰذَا عَمَلٌ اِلَى السَّمَاءِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ [ابو داود حديث رقم: ٤٦٣٠]۔

ترجمہ: محمد فریابی فرماتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے کہا کہ علی ﷺ ولایت کے شیخین سے زیادہ حق دار تھے، اس نے یقیناً ابوبکر، عمر اور مہاجرین وانصار رضی اللہ عنہم کو گناہ گار کہا، اور میں نہیں سمجھتا کہ اس عقیدے کے ہوتے ہوئے اس کا کوئی عمل آسمان کی طرف اٹھایا جاتا ہو۔

(188) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: مَا اَظُنُّ رَجُلاً يَنْتَقِصُ اَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ يُحِبُّ النَّبِيَّ ﷺ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [ترمذى باب خير الناس بعد رسول الله ﷺ حديث رقم: ٣٦٨٥]۔ وَقَالَ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت محمد بن سیرین تابعی فرماتے ہیں: میں نہیں سمجھتا کہ جو شخص ابوبکر اور عمر کا مرتبہ گھٹاتا ہے وہ نبی ﷺ سے محبت کرتا ہوگا۔

(189) عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ فَاِنَّهٗ قَالَ: اُفَضِّلُ الشَّيْخَيْنِ بِتَفْضِيْلِ عَلِيٍّ اِيَّاهُمَا عَلٰى نَفْسِهٖ وَاِلَّا لَمَا فَضَّلْتُهُمَا، كَفٰى بِيْ وِزْراً اَنْ اُحِبَّهٗ ثُمَّ اُخَالِفَهٗ ذَكَرَهُ ابْنُ حَجَرٍ الْمَكِّيُّ [الصواعق المحرقة صفحة ٦٢]۔

ترجمہ: محدث عبدالرزاق کہتے ہیں کہ: میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کو اس لیے افضل کہتا ہوں کہ حضرت علی نے ان کو اپنے سے افضل قرار دیا ہے، میرے گناہ گار ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ میں حضرت علی سے محبت بھی کروں اور پھر ان کی مخالفت بھی کروں۔

اَلتَّائِيْدُ مِنَ الرَّوَافِضِ : قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، سَيَهْلِكُ فِيَّ صِنْفَانِ مُحِبٌّ مُفْرِطٌ يَذْهَبُ بِهِ الْحُبُّ اِلٰى غَيْرِ الْحَقِّ وَمُبْغِضٌ مُفْرِطٌ يَذْهَبُ بِهِ الْبُغْضُ اِلٰى غَيْرِ الْحَقِّ، وَخَيْرُ النَّاسِ فِيَّ حَالًا النَّمَطُ الْاَوْسَطُ فَالْزَمُوْهُ، وَالْزَمُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّ يَدَ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ وَاِيَّاكُمْ وَالْفُرْقَةَ، فَاِنَّ الشَّاذَّ مِنَ النَّاسِ لِلشَّيْطٰنِ كَمَا اَنَّ الشَّاذَّ مِنَ الْغَنَمِ لِلذِّئْبِ، كَذَا فِيْ نَهْجِ الْبَلَاغَةِ [خطبه رقم: ١٢٧]۔ وَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ جَاءَ يُفَضِّلُنِيْ عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ لَجَلَدْتُهٗ حَدَّ الْمُفْتَرِيْ [رجال الكشى: ٦٩٥/٢]۔

روافض کی کتابوں سے تائید: حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: میرے بارے میں دو طرح کے لوگ ہلاک ہو جائیں گے، حد سے زیادہ محبت کرنے والا، جسے میری محبت حق سے دور لے جائے گی، اور حد سے زیادہ بغض

رکھنے والا جسے میرا بغض حق سے دور لے جائے گا، میرے بارے میں بہترین حالت درمیانی گروہ کی ہے، اسی گروہ کے ساتھ چمٹے رہو، اور بڑے گروہ کو لازم پکڑو، بے شک اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے، تفرقہ بازی سے بچو، اکیلا آدمی شیطان کے لیے ایسا ہی ہے جیسے اکیلی بکری بھیڑیے کے لیے۔

اور فرمایا: جو میرے پاس آیا اور وہ مجھے ابوبکر اور عمر سے افضل سمجھتا ہو تو میں اسے مفتری کی حد یعنی اسی کوڑے ماروں گا۔

فِيْ مَنَاقِبِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ

حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کے مناقب

(190)۔عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا، وَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَيَّ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا، وَ قَالَ اسْتَقْرِئُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ، مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَسَالِمٍ مَوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم:٦٠٢٣، بخاري حديث رقم:٣٧٥٩، ٣٧٦٠، ترمذي حديث رقم:١٩٧٥]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نہ خود فاحش تھے اور نہ ہی فحاشی کو پسند کرتے تھے اور فرمایا کہ تم میں سے مجھے سب سے زیادہ پیارا وہ شخص ہے جس کے اخلاق تم سب سے اچھے ہوں، اور فرمایا کہ چار آدمیوں سے قرآن سیکھو۔ عبداللہ بن مسعود سے، سالم مولی ابی حذیفہ سے، اُبی بن کعب سے اور معاذ بن جبل سے رضی اللہ عنہم۔

(191)۔وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ سَاَلْنَا حُذَيْفَةَ عَنْ رَجُلٍ قَرِيْبِ السَّمْتِ وَالْهَدْيِ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ حَتّٰى نَاْخُذَ عَنْهُ، فَقَالَ مَا اَعْلَمُ اَحَدًا اَقْرَبَ سَمْتًا وَهَدْيًا وَدَلًّا بِالنَّبِيِّ ﷺ مِنِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاري حديث رقم:٣٧٦٢، ترمذي حديث رقم:٣٨٠٧]۔

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن یزید فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت حذیفہ ؓ سے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا جو سیرت اور عبادت کے لحاظ سے نبی کریم ﷺ کے زیادہ قریب ہو، تاکہ ہم اس سے دین حاصل کر سکیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں عبداللہ بن مسعود سے زیادہ کسی شخص کو نہیں جانتا جو سیرت، عبادت اور عادت کے لحاظ سے نبی کریم ﷺ کے قریب ہو۔

(192)۔وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ ؓ قَالَ: قَدِمْتُ اَنَا وَاَخِيْ مِنَ الْيَمَنِ فَمَكَثْنَا حِيْنًا مَا نُرٰى بْنَ مَسْعُوْدٍ وَاُمَّهُ اِلَّا مِنْ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ لِمَا نَرٰى مِنْ دُخُوْلِهِ وَدُخُوْلِ اُمِّهِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم:٦٣٢٦، بخاري حديث رقم:٣٧٦٣، ترمذي حديث رقم:٣٨٠٦]۔

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ فرماتے ہیں کہ میں اور میرا بھائی یمن سے آئے تو ہم ایک عرصہ (مدینہ شریف میں) ٹھہرے۔ ہم یہی سمجھتے رہے کہ عبداللہ بن مسعود اور ان کی والدہ نبی کریم ﷺ کے اہل بیت میں سے ہیں کیوں کہ ہم انہیں اور ان کی والدہ کو نبی کریم ﷺ کے کاشانہ اقدس میں کثرت سے داخل ہوتے ہوئے دیکھتے تھے۔

(193)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ قَالَ: وَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهُ مَا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ سُوْرَةٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ حَيْثُ نَزَلَتْ وَمَا مِنْ اٰيَةٍ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ فِيْمَا اُنْزِلَتْ وَلَوْ اَعْلَمُ اَحَدًا هُوَ اَعْلَمُ بِكِتَابِ اللّٰهِ مِنِّيْ تَبْلُغُهُ الْاِبِلُ لَرَكِبْتُ اِلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم:٦٣٣٣، بخاري حديث رقم:٥٠٠٢]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اللہ کی کتاب میں کوئی ایسی سورۃ نہیں جس کے بارے میں مجھے معلوم نہ ہو کہ کہاں نازل ہوئی اور کوئی ایسی آیت نہیں جس کے بارے میں مجھے معلوم نہ ہو کہ کس کے بارے میں نازل ہوئی۔ اور اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ وہ فلاں آدمی کتاب اللہ کے بارے میں مجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے اور میرا اونٹ اس تک پہنچ سکتا ہے تو میں اس کی طرف اپنا اونٹ ضرور دوڑا دوں گا۔

(194)۔وَعَنْ عَلِيٍّ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَوْ كُنْتُ مُؤَمِّرًا اَحَدًا مِنْهُمْ مِنْ غَيْرِ مَشْوَرَةٍ لَاَمَّرْتُ ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ الْحَاكِمُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ وَضَعَّفَهُ الذَّهَبِيُّ [ترمذي حديث رقم:٣٨٠٨، ابن ماجة حديث رقم:١٣٧، مستدرك حاكم حديث رقم:٥٤٦٩]۔

ترجمہ: حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: اگر میں ان میں سے کسی شخص کو مشورے کے بغیر امیر مقرر کرتا تو عبداللہ بن مسعود کو مقرر کرتا۔

(195)۔وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قُلْتُ اللّٰهُمَّ يَسِّرْ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا، فَلَقِيْتُ قَوْمًا فَجَلَسْتُ، فَاِذَا بِوَاحِدٍ جَاءَ حَتّٰى جَلَسَ اِلٰى جَنْبِيْ، فَقُلْتُ مَنْ ذَا؟ قَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ، فَقُلْتُ اِنِّيْ دَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُيَسِّرَ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَيَسَّرَكَ لِيْ، فَقَالَ مِمَّنْ اَنْتَ؟ قُلْتُ مِنْ

اَهلِ الْكُوفَةِ ، قَالَ اَوَلَيسَ عِندَكُمُ ابْنُ اُمِّ عَبدٍ صَاحِبُ النَّعْلَينِ وَالْوِسَادَةِ وَالْمِطْهَرَةِ وَفِيكُمُ الَّذِى اَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيطَانِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ ﷺ وَ فِيكُمْ صَاحِبُ سِرِّ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الَّذِى لَا يَعْلَمُهٗ غَيْرُهٗ ؟ رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِى الْمُسْتَدْرَكِ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرطِ الشَّيْخَينِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ[مستدرك حاكم حديث رقم:٥٤٦٣ ، بخارى حديث رقم:٣٧٤٢]۔

ترجمہ: حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ میں ملک شام میں گیا۔ دو رکعت نفل ادا کیے پھر دعا کی کہ اے اللہ مجھے نیک ساتھی عطا فرما۔ پھر میں ایک قوم سے ملا اور وہاں بیٹھ گیا۔ اچانک ایک آدمی آیا اور میرے پہلو میں آ کر بیٹھ گیا۔ میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ اس نے کہا ابو درداء۔ میں نے کہا میں نے اللہ سے دعا کی تھی کہ مجھے اچھا ساتھی آسانی سے فراہم کر دے۔ انہوں نے فرمایا تم کہاں سے ہو؟ میں نے کہا اہلِ کوفہ سے ہوں۔ انہوں نے فرمایا کیا تمہارے پاس ابن ام عبد (یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود) نہیں ہے جو رسول اللہ ﷺ کے نعلین والا ہے، تکیے والا ہے اور مسواک والا ہے۔ اور تم میں وہ شخص موجود ہے جسے اللہ نے اپنے نبی کی زبان کے صدقے شیطان سے بچا رکھا ہے (یعنی حضرت عمار بن یاسر)۔ اور تم میں رسول اللہ ﷺ کا ہمراز موجود ہے جن رازوں کو اس کے سوا کوئی دوسرا نہیں جانتا (یعنی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہم)۔

(196)۔ وَعَنْ اَبِى حَنِيفَةَ عَن عَونٍ عَن اَبِيهِ عَن عَبدِ اللّٰهِ ؓ اَنَّهٗ كَانَ صَاحِبَ حَصِيرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَفِى رِوَايَةٍ كَانَ صَاحِبَ عَصَا رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَ فِى رِوَايَةٍ كَانَ صَاحِبَ رِدَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَ فِى رِوَايَةٍ كَانَ صَاحِبَ الرَّاحِلَةِ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَفِى رِوَايَةٍ كَانَ صَاحِبَ سِوَاكِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَ صَاحِبَ الْمِيضَاةِ وَ صَاحِبَ النَّعْلَينِ رَوَاهُ الْاِمَامُ الْاَعْظَمُ فِى مُسْنَدِهٖ[مسند امام اعظم صفحة ١٨٤]۔ اَلْحَدِيثُ صَحِيحٌ وَشَاهِدُهٗ فِى الْبُخَارِى حديث رقم:٣٢٨٧ ، ٦٢٧٨۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی چٹائی والے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے عصا والے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی چادر والے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی سواری والے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی مسواک والے تھے۔ اور لوٹے والے تھے اور نعلین والے تھے۔

(197)۔ وَعَنْ جَعْفَرِ بنِ عَمرِو بنِ حُرَيثٍ عَن اَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ ﷺ لِعَبدِ اللّٰهِ بنِ مَسعُودٍ ، اِقْرَاْ قَالَ اَقْرَاُ وَ عَلَيكَ اُنْزِلَ ؟ قَالَ اِنِّى اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ غَيرِى ، قَالَ فَافْتَتَحَ سُورَةَ

النِّسَاءِ حَتّٰى بَلَغَ فَكَيفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيدًا فَاسْتَعْبَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَكَفَّ عَبدُ اللّٰهِ ، فَقَالَ لَهٗ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تَكَلَّمْ ، فَحَمِدَ اللّٰهَ فِى اَوَّلِ كَلَامِهٖ وَ اَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ وَ صَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَشَهِدَ شَهَادَةَ الْحَقِّ وَ قَالَ رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَ بِالْاِسْلَامِ دِينًا وَ رَضِيتُ لَكُمْ مَا رَضِىَ اللّٰهُ وَ رَسُولُهٗ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَضِيتُ لَكُمْ مَا رَضِىَ لَكُمُ ابْنُ اُمِّ عَبدٍ رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِى الْمُسْتَدْرَكِ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ ، وَ وَافَقَهُ الذَّهَبِىُّ[مستدرك حاكم حديث رقم:٥٤٧٤]۔

ترجمہ: حضرت عمرو بن حریث فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے عبداللہ بن مسعود سے فرمایا کہ قرآن پڑھ۔ انہوں نے عرض کیا میں (آپ کے سامنے) پڑھوں؟ جب کہ نازل آپ پر ہوا ہے۔ فرمایا میں چاہتا ہوں کہ اپنے علاوہ کسی دوسرے سے سنوں۔ انہوں نے سورۃ النساء پڑھنا شروع کر دی۔ حتیٰ کہ پڑھتے پڑھتے اس آیت تک پہنچ گئے فَكَيفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيدًا ۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی تفسیر کرنے کو فرمایا۔ عبداللہ چپ ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا بولو۔ انہوں نے پہلے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی اور نبی ﷺ پر درود پڑھا اور حق کی گواہی دی اور کہا کہ ہم اللہ کے رب ہونے پر راضی ہیں اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہیں اور لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ میں تمہارے حق میں ہر اس بات پر راضی ہوں جس پر اللہ اور اس کا رسول راضی ہوں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو میں تمہارے حق میں ہر اس بات پر راضی ہوں جس پر عبداللہ بن مسعود راضی ہے۔

مَنَاقِبُ حَمْزَةَ ؓ عَمِّ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

حضرت حمزہ ؓ کے مناقب جو رسول اللہ ﷺ کے چچا ہیں

(198)۔ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِى وَقَّاصٍ ؓ قَالَ كَانَ حَمْزَةُ بْنُ عَبدِ الْمُطَّلِبِ يُقَاتِلُ يَوْمَ اُحُدٍ بَيْنَ يَدَىْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَ يَقُولُ : اَنَا اَسَدُ اللّٰهِ [مستدرك حاكم حديث رقم: ٤٩٤٣]۔ وقال صحيح على شرط الشيخين و وافقه الذهبى

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ فرماتے ہیں کہ: احد کے دن حضرت حمزہ بن عبد المطلب رسول اللہ ﷺ کے سامنے جنگ لڑ رہے تھے اور فرما رہے تھے: میں اللہ کا شیر ہوں۔

(199)۔ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِى لَبِيبَةَ عَنْ جَدِّهٖ : اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّہٗ لَمَکْتُوْبٌ عِنْدَہٗ فِی السَّمَآءِ السَّابِعَۃِ : حَمْزَۃُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَسَدُ اللّٰہِ وَ اَسَدُ رَسُوْلِہٖ ﷺ [مستدرك حاكم حديث رقم: ٤٩٦١]۔ضعیف

ترجمہ: حضرت یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن ابی لبیہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اس کے ہاں ساتویں آسمان پر لکھا ہوا ہے کہ حمزہ بن عبدالمطلب اللہ کے شیر اور اس کے رسول ﷺ کے شیر ہیں۔

(200)۔وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ :حَمْزَۃُ سَیِّدُ الشُّھَدَآءِ عِنْدَ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ الْحَاکِمِ وَ قَالَ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ[مستدرك حاكم حديث رقم: ٤٩٦٣]۔ وَافَقَہُ الذَّھْبِی

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حمزہ قیامت کے دن اللہ کے ہاں تمام شہداء کے سردار ہیں۔

مَنَاقِبُ عَبَّاسٍ ﷺ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ

حضرت عباس ﷺ کے مناقب جو رسول اللہ ﷺ کے چچا ہیں

(201)۔ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلْعَبَّاسُ مِنِّی وَ اَنَا مِنْہُ رواہ الترمذی [ترمذی حديث رقم: ٣٧٥٩]۔ و قال حسن صحيح

ترجمہ: حضرت ابن عباس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عباس مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔

(202)۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃِ ﷺ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ : اَلْعَبَّاسُ عَمُّ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَ اِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِیْہِ اَوْ مِنْ صِنْوِ اَبِیْہِ رواہ الترمذی [ترمذی حديث رقم: ٣٧٦١]۔ و قال حسن صحيح

ترجمہ: حضرت ابوہریرۃ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عباس رسول اللہ ﷺ کے چچا ہیں، اور بلاشبہ آدمی کا چچا اس کے باپ کی طرح ہوتا ہے۔

مَنَاقِبُ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے مناقب

(203)۔عَنْ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ ضَمَّنِی النَّبِیُّ ﷺ اِلٰی صَدْرِہٖ وَ قَالَ

اَللّٰھُمَّ عَلِّمْہُ الْحِکْمَۃَ رَوَاہُ الْبُخَارِی وَفِی رِوَایَۃٍ اَللّٰھُمَّ عَلِّمْہُ الْکِتَابَ وَفِی رِوَایَۃٍ اَللّٰھُمَّ عَلِّمْہُ الْحِکْمَۃَ وَتَاوِیْلَ الْکِتَابَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ [بخاری حديث رقم :٧٥، ٣٨٥٦، ترمذی حديث رقم:٣٨٢٤، ابن ماجة حديث رقم:١٦٦]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے اپنے سینے کے ساتھ چمٹایا اور فرمایا: اے اللہ! اسے حکمت سکھا۔ ایک روایت میں ہے کہ اے اللہ! اسے کتاب کا علم سکھا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اے اللہ! اسے حکمت اور کتاب کی باریکیاں سکھا۔

(204)۔وَعَنْ بْنِ عَبَّاسٍ ﷺ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَتَی الْخَلَاءَ فَوَضَعْتُ لَہٗ وَضُوْءً ، فَلَمَّا خَرَجَ ، قَالَ مَنْ وَضَعَ ھٰذَا ؟ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ ابْنُ عَبَّاس ، قَالَ اَللّٰھُمَّ فَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ رَوَاہُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٦٣٦٨، بخاری حديث رقم:١٤٣]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیت الخلا میں تشریف لے گئے تو میں نے وضو کا برتن بھر کر رکھ دیا۔ جب آپ باہر نکلے تو پوچھا یہ برتن کس نے رکھا ہے؟ ابوبکر نے عرض کیا ابن عباس نے رکھا ہے۔ فرمایا: اے اللہ! اسے دین کی سمجھ عطا فرما۔

مَنَاقِبُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ﷺ

حضرت ابوہریرہ ﷺ کے مناقب

(205)۔عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ﷺ قَالَ کُنْتُ اَدْعُوْ اُمِّیْ اِلَی الْاِسْلَامِ وَھِیَ مُشْرِکَۃٌ ، فَدَعَوْتُھَا یَوْمًا فَاَسْمَعَتْنِیْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ مَا اَکْرَہُ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ وَاَنَا اَبْکِیْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ کُنْتُ اَدْعُوْ اُمِّیْ اِلَی الْاِسْلَامِ فَتَاْبٰی عَلَیَّ فَدَعَوْتُھَا الْیَوْمَ فَاَسْمَعَتْنِیْ فِیْکَ مَا اَکْرَہُ فَادْعُ اللّٰہَ اَنْ یَّھْدِیَ اُمَّ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : اَللّٰھُمَّ اھْدِ اُمَّ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرًا بِدَعْوَۃِ نَبِیِّ اللّٰہِ ﷺ فَلَمَّا جِئْتُ فَصِرْتُ اِلَی الْبَابِ ، فَاِذَا ھُوَ مُجَافٌ فَسَمِعَتْ اُمِّیْ خَشْفَ قَدَمَیَّ ، فَقَالَتْ مَکَانَکَ یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ ، وَسَمِعْتُ خَضْخَضَۃَ الْمَاءِ ، قَالَ فَاغْتَسَلَتْ وَلَبِسَتْ دِرْعَھَا وَعَجِلَتْ عَنْ خِمَارِھَا ، فَفَتَحَتِ الْبَابَ ، ثُمَّ قَالَتْ یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ

إِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ ، قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَتَيْتُهُ وَاَنَا اَبْكِي مِنَ الْفَرَحِ ، قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَبْشِرْ ، قَدِ اسْتَجَابَ اللّٰهُ دَعْوَتَكَ وَهَدىٰ اُمَّ اَبِي هُرَيْرَةَ ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ، وَ قَالَ خَيْرًا ، قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يُّحَبِّبَنِي اَنَا وَاُمِّي إِلىٰ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَيُحَبِّبَهُمْ إِلَيْنَا ، قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ عُبَيْدَكَ هٰذَا ، يَعْنِي اَبَا هُرَيْرَةَ وَاُمَّهُ إِلىٰ عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ ، وَحَبِّبْ إِلَيْهِمَا الْمُؤْمِنِيْنَ ، فَمَا خُلِقَ مُؤْمِنٌ يَسْمَعُ بِي وَلَا يَرَانِي إِلَّا اَحَبَّنِي رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٦٣٩٦ ، مسند احمد حديث رقم: ٨٢٧٩، ابن حبان حديث رقم: ٧١٥٤ ، شرح السنة حديث رقم: ٣٧٢٦ ، مستدرك حاكم حديث رقم: ٤٢٩٣]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں اپنی ماں کو اسلام کی دعوت دیا کرتا تھا جبکہ وہ مشرکہ تھی۔ ایک دن میں نے اسے دعوت دی تو اس نے مجھے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں نامناسب الفاظ سنائے۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس روتا ہوا حاضر ہو گیا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ میں اپنی ماں کو اسلام کی دعوت دیا کرتا تھا اور وہ انکار کر دیا کرتی تھی۔ آج جب میں نے اسے دعوت دی تو اس نے مجھے آپ کے بارے میں ایسے الفاظ سنائے جو میں برداشت نہیں کر سکتا۔ آپ اللہ سے دعا فرمائیں کہ میری ماں کو ہدایت دے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ ابوہریرہ کی ماں کو ہدایت دے۔ میں نبی کریم ﷺ کی دعا سے خوش ہو کر نکل پڑا۔ جب میں گھر آیا تو دروازے کے قریب ہوا۔ دروازے پر زنجیر پڑی تھی۔ میری ماں نے میرے قدموں کی آواز سن لی۔ کہنے لگی ابوہریرہ وہیں ٹھہرو۔ میں نے پانی برسنے کی آواز سنی۔ میری ماں نہائی، چوغہ پہنا، جلدی سے اپنا دوپٹہ اوڑھا اور دروازہ کھول دیا۔ پھر کہنے لگی: اے ابوہریرہ میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دیتی ہوں۔ میں فوراً رسول اللہ ﷺ کی طرف لوٹ آیا۔ میں خوشی کی وجہ سے رو رہا تھا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ مبارک ہو۔ اللہ نے آپ کی دعا قبول فرمائی اور میری ماں کو ہدایت دے دی۔ آپ ﷺ نے اللہ کی حمد وثنا بیان فرمائی اور دعائے خیر فرمائی۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ، اللہ سے دعا فرمائیں اللہ مجھے اور ابوہریرہ کی ماں کو مومنین کا محبوب کر دے۔ اور مومنین کو ہمارا محبوب کر دے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے اللہ اپنے اس بندے ابوہریرہ اور اس کی ماں کو اپنے مومن بندوں کا محبوب بنا دے۔ اور مومنین کو ان کا محبوب بنا دے۔ لہٰذا اب کوئی مومن ایسا پیدا نہیں ہو گا جو میرے بارے میں سنے یا مجھے دیکھے اور مجھ سے محبت نہ کرے۔

(206)۔وَعَنِ الْاَعْرَجِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ ﷺ يَقُوْلُ إِنَّكُمْ تَزْعُمُوْنَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ

يُكْثِرُ الْحَدِيْثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، وَاللّٰهِ الْمَوْعِدِ ، كُنْتُ رَجُلًا مِسْكِيْنًا اَخْدِمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلىٰ مِلْءِ بَطْنِي وَكَانَ الْمُهَاجِرُوْنَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ وَكَانَتِ الْاَنْصَارُ يَشْغَلُهُمُ الْقِيَامُ عَلىٰ اَمْوَالِهِمْ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ يَّبْسُطْ ثَوْبَهُ فَلَنْ يَّنْسىٰ شَيْئًا سَمِعَهُ مِنِّي فَبَسَطْتُ ثَوْبِي ، حَتّٰى قَضىٰ حَدِيْثَهُ ، ثُمَّ ضَمَمْتُهُ إِلَيَّ فَمَا نَسِيْتُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْهُ رَوَاهُ مُسْلِم وَفِي الْبُخَارِي اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَلْزَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِشِبَعِ بَطْنِهِ وَيَحْضُرُ مَالَا يَحْضُرُوْنَ وَيَحْفَظُ مَالَا يَحْفَظُوْنَ [مسلم حديث رقم: ٦٣٩٧ ، بخاري حديث رقم: ١١٨، ١١٩، ٢٠٤٧، ٢٣٥٠، ٣٦٤٨، ٧٣٥٤، ابن ماجة حديث رقم: ٢٦٢]۔

ترجمہ: حضرت اعرج فرماتے ہیں کہ میں نے ابوہریرہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: تم لوگ کہتے ہو کہ ابوہریرہ رسول اللہ ﷺ سے کثرت سے احادیث بیان کرتا ہے۔ اللہ کی قسم جس کا وعدہ سچا ہے میں ایک مسکین آدمی تھا۔ اپنا پیٹ بھرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ کی خدمت کرتا تھا۔ مہاجرین بازاروں میں خرید وفروخت میں مصروف رہتے تھے اور انصار مال کی نگرانی کرتے رہتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کون اپنا کپڑا بچھائے گا پھر مجھ سے سنی ہوئی کوئی بات نہیں بھولے گا۔ میں نے اپنا کپڑا بچھا دیا حتیٰ کہ آپ ﷺ کی بات مکمل ہو گئی۔ پھر میں نے اس چادر کو اپنے سینے سے چمٹا لیا اور اسکے بعد آپ ﷺ سے سنی ہوئی کوئی بات نہیں بھولا۔ بخاری کے الفاظ یہ بھی ہیں کہ ابوہریرہ اپنا پیٹ بھر کر رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچ جاتا تھا۔ اور جب لوگ حاضر نہیں ہوتے تھے تو یہ حاضر رہتا تھا اور جو باتیں لوگ یاد نہیں رکھتے تھے یہ یاد کر لیتا تھا۔

(207)۔عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ ﷺ يَقُوْلُ النَّاسُ اَكْثَرَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَلَقِيْتُ رَجُلًا فَقُلْتُ بِمَا قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْبَارِحَةَ فِي الْعَتَمَةِ فَقَالَ لَا اَدْرِي فَقُلْتُ لَمْ تَشْهَدْهَا قَالَ بَلىٰ قُلْتُ لٰكِنْ اَنَا اَدْرِي قَرَاَ سُوْرَةَ كَذَا وَكَذَا رواه البخاري [البخاري حديث رقم: ١٢٢٣]۔

ترجمہ: حضرت سعید المقبری سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ابوہریرہ ﷺ نے فرمایا: لوگ کہتے ہیں کہ ابوہریرہ بہت احادیث بیان کرتے ہیں، میں ایک شخص سے ملا، میں نے اس سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے گزشتہ رات عشاء کی نماز میں کون سی سورت پڑھی تھی؟ اس نے کہا: مجھے پتا نہیں، میں نے کہا: تم عشاء کی نماز میں حاضر نہیں تھے؟ اس نے کہا کیوں نہیں! میں نے کہا: لیکن مجھے علم ہے، آپ نے فلاں فلاں سورت پڑھی تھی۔

مَنَاقِبُ سَیِّدَةِ النِّسَآءِ فَاطِمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا

سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے مناقب

(208)۔عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : إِنَّمَا فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِّنِّی ، یُؤْذِیْنِی مَا آذَاهَا رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:٦٣٠٨]۔

ترجمہ: حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے۔ جو چیز اسے اذیت دے مجھے بھی اذیت دیتی ہے۔

(209)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَعَا النَّبِیُّ ﷺ فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فِی شَکْوَاهُ الَّتِی قُبِضَ فِیهَا فَسَارَّهَا بِشَیْءٍ فَبَکَتْ ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا فَضَحِکَتْ قَالَتْ فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَتْ سَارَّنِی النَّبِیُّ ﷺ فَأَخْبَرَنِی أَنْ یُقْبَضَ فِی وَجَعِهِ الَّذِی تُوُفِّیَ فِیهِ فَبَکَیْتُ ، ثُمَّ سَارَّنِی فَأَخْبَرَنِی أَنِّی أَوَّلُ أَهْلِ بَیْتِهِ أَتْبَعُهُ ، فَضَحِکْتُ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:٦٣١٢، بخاری حدیث رقم:٤٤٣٣]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی شہزادی فاطمہ کو اس تکلیف کی حالت میں بلایا جس میں آپ ﷺ کا وصال شریف ہوا۔ اور ان کے کان میں کوئی بات فرمائی۔ وہ رونے لگیں۔ پھر بلایا اور ان کے کان میں کوئی بات فرمائی تو وہ ہنسنے لگیں۔ میں نے ان سے یہ ماجرا پوچھا تو انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے جب پہلی بار راز کی بات فرمائی تو فرمایا کہ: میں اسی تکلیف میں وفات پا جاؤں گا۔ میں رونے لگی۔ دوبارہ آپ ﷺ نے راز کی بات فرمائی تو فرمایا: میرے اہل بیت میں سے سب سے پہلے تم میرے پیچھے آؤ گی۔ میں ہنسنے لگی۔

(210)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا رَأَیْتُ أَحَدًا کَانَ أَشْبَهَ سَمْتًا وَهَدْیًا وَدَلًّا وَکَلَامًا بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ فَاطِمَةَ ، کَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَیْهِ ، قَامَ إِلَیْهَا ، فَأَخَذَ بِیَدِهَا فَقَبَّلَهَا وَأَجْلَسَهَا فِی مَجْلِسِهِ وَکَانَ إِذَا دَخَلَ عَلَیْهَا قَامَتْ إِلَیْهِ فَأَخَذَتْ بِیَدِهِ فَقَبَّلَتْهُ وَأَجْلَسَتْهُ فِی مَجْلِسِهَا رَوَاهُ أَبُو دَاؤُد وَکَذَا فِی التِّرْمِذِی [ابو داود حدیث رقم:٥٢١٧، ترمذی حدیث رقم:٣٨٧٢]۔ اَلْحَدِیْثُ صَحِیْحٌ

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے فاطمہ سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا جو سیرت، عادت اور کلام میں رسول اللہ ﷺ کے مشابہ ہو۔ جب وہ آپ ﷺ کے پاس آتی تھیں تو آپ ﷺ کھڑے ہو جاتے تھے۔ ان کا ہاتھ پکڑ لیتے تھے اور انہیں بوسہ دیتے تھے اور انہیں اپنی جگہ پر بٹھا دیتے تھے۔ اور جب آپ ﷺ ان کے پاس تشریف لے جاتے تھے تو وہ کھڑی ہو جاتی تھیں۔ آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑ لیتی تھیں اور آپ کو بوسہ دیتی تھیں اور آپ کو اپنی جگہ پر بٹھا دیتی تھیں۔

(211)۔وَعَنْ سَیِّدَةِ النِّسَاءِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ النَّبِیُّ ﷺ : أَمَا تَرْضَیْنَ أَنْ تَکُونِی سَیِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم:٣٦٢٤]۔

ترجمہ: سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا آپ راضی نہیں ہو کہ آپ جنت والوں کی عورتوں کی سردار ہیں۔

(212)۔وَفِی رِوَایَةٍ عَنْهَا ، قَالَ : یَا فَاطِمَةُ ، أَمَا تَرْضِی أَنْ تَکُونِی سَیِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِینَ أَوْ نِسَاءِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:٦٣١٣، ٦٣١٤، ابن ماجۃ حدیث رقم:١٦٢١]۔

ترجمہ: ایک روایت میں اس طرح بھی ہے کہ فرمایا: اے فاطمہ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم تمام مومنین کی عورتوں کی سردار ہو یا شاید فرمایا کہ: اس اُمت کی تمام عورتوں کی سردار ہو۔

مَنَاقِبُ أُمِّ الْمُؤْمِنِینَ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا

اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے مناقب

(213)۔عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : أُرِیتُکِ فِی الْمَنَامِ ثَلٰثَ لَیَالٍ جَاءَنِی بِکِ الْمَلَکُ فِی سَرَقَةٍ مِنْ حَرِیرٍ ، یَقُولُ هٰذِهِ امْرَأَتُکَ فَأَکْشِفُ عَنْ وَجْهِکِ فَإِذَا أَنْتِ هِیَ ، فَأَقُولُ إِنْ یَکُ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ یُمْضِهِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:٦٢٨٣، بخاری حدیث رقم:٥١٢٥]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: تم تین راتوں تک مجھے خواب میں دکھائی جاتی رہی۔ میرے پاس ایک فرشتہ تمہیں ریشمی کپڑے میں لپیٹ کر لاتا تھا۔ کہتا تھا یہ آپ کی بیوی ہے۔ میں تمہارے چہرے سے کپڑا ہٹاتا تھا تو وہ تم ہوتی تھی۔ میں کہتا تھا کہ اگر یہ اللہ کی طرف سے ہے تو وہ ایسا کر ہی دے گا۔

(214)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : یَوْمًا یَا عَائِشُ هٰذَا

جِبْرِیْلُ یُقْرِئُكِ السَّلَامُ ، فَقُلْتُ وَ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ ، تَرٰی مَا لَا اَرٰی تُرِیْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم :۳۷۶۸ ، مسلم حدیث رقم :۶۳۰۴ ، ترمذی حدیث رقم:۳۸۸۱ ، نسائی حدیث رقم:۳۹۵۳]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! یہ جبریل ہیں، تمہیں سلام کہہ رہے ہیں۔ میں نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، یارسول اللہ آپ دیکھ رہے ہیں جو میں نہیں دیکھ رہی۔

(215)۔وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَی النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِیْدِ عَلٰی سَائِرِ الطَّعَامِ رَوَاهُ الْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:۶۲۹۹، بخاری حدیث رقم:۳۷۷۰، ترمذی حدیث رقم:۳۸۸۷، ابن ماجۃ حدیث رقم:۳۲۸۱]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: عائشہ کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسے ہے جیسے ثرید کی فضیلت تمام کھانوں پر۔

(216)۔وَعَنْ عُرْوَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا كَانَ فِیْ مَرَضِهٖ جَعَلَ يَدُوْرُ فِیْ نِسَائِهٖ وَيَقُوْلُ اَيْنَ اَنَا غَدًا ، حِرْصًا عَلٰی بَيْتِ عَائِشَةَ ، قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمِیْ سَكَنَ رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم:۳۷۷۴، مسلم حدیث رقم:۶۲۹۲]۔

ترجمہ: حضرت عروہ ﷺ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ آخری تکلیف میں تھے تو آپ ﷺ ازواج مطہرات کے پاس ہر ایک کی باری کے دن تشریف لا رہے تھے۔ اور فرماتے تھے میں کل کہاں ہوں گا؟ عائشہ کے گھر میں رغبت رکھتے ہوئے یہ بات پوچھتے تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میرا دن آیا تو آپ کو سکون ملا۔

(217)۔وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَاجْتَمَعَ صَوَاحِبِیْ اِلٰی اُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ يَا اُمَّ سَلَمَةَ وَاللّٰهِ اِنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ وَاِنَّا نُرِيْدُ الْخَيْرَ كَمَا تُرِيْدُهُ عَائِشَةُ فَمُرِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَاْمُرَ النَّاسَ اَنْ يُهْدُوْا اِلَيْهِ حَيْثُمَا كَانَ اَوْحَيْثُ مَا دَارَ ، قَالَتْ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ اُمُّ سَلَمَةَ لِلنَّبِیِّ ﷺ قَالَتْ فَاَعْرَضَ عَنِّیْ ، فَلَمَّا عَادَ اِلَیَّ ذَكَرْتُ لَهٗ ذَاكَ فَاَعْرَضَ عَنِّیْ فَلَمَّا كَانَ فِی الثَّالِثَةِ ذَكَرْتُ لَهٗ ، فَقَالَ يَا اُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِيْنِیْ فِیْ

عَائِشَةَ فَاِنَّهٗ وَاللّٰهِ مَا نَزَلَ عَلَیَّ الْوَحْیُ وَاَنَا فِیْ لِحَافِ امْرَاَةٍ مِنْكُنَّ غَيْرِهَا رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم:۳۷۷۵، مسلم حدیث رقم:۶۲۸۹]۔

ترجمہ: حضرت عروہ ﷺ ہی فرماتے ہیں کہ لوگ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دن زیادہ سے زیادہ نذرانے بھیجا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میری صاحبات (دوسری ازواج مطہرات) اُم سلمہ کے پاس جمع ہوگئیں اور کہنے لگیں اے اُم سلمہ! اللہ کی قسم لوگ عائشہ کے دن زیادہ تحائف بھیجتے ہیں حالانکہ ہم بھی عائشہ ہی کی طرح بھلائی چاہتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ سے درخواست کرو کہ لوگوں کو حکم دیں کہ حضور جہاں بھی رہیں یا جہاں بھی جائیں تحائف برابر بھیجا کرو۔ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے یہ بات عرض کردی۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے چہرہ انور پھیر لیا۔ پھر جب میری طرف متوجہ ہوئے تو میں نے دوبارہ وہی بات عرض کردی۔ آپ ﷺ نے دوبارہ چہرہ انور پھیر لیا۔ جب میں نے تیسری بار عرض کیا تو فرمایا: اے اُم سلمہ عائشہ کے بارے میں مجھے پریشان نہ کرو۔ اللہ کی قسم تم میں سے کسی کے لحاف میں ہوتے ہوئے مجھ پر وحی نہیں آتی سوائے عائشہ کے۔

(218)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيَتَفَقَّدُ يَقُوْلُ : اَيْنَ اَنَا الْيَوْمَ ؟ اَيْنَ اَنَا غَدًا ؟ اِسْتِبْطَاءً لِيَوْمِ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : فَلَمَّا كَانَ يَوْمِیْ قَبَضَهُ اللّٰهُ بَيْنَ سَحْرِیْ وَ نَحْرِیْ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ۶۲۹۲ ، بخاری حدیث رقم:۳۷۷۴]۔

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ جستجو میں تھے، فرماتے تھے میں آج کہاں ہوں؟ میں کل کہاں ہوں گا؟ یہ بات آپ عائشہ کی باری کے دن کے انتظار میں فرماتے تھے، فرماتی ہیں جب میرا دن آیا تو اللہ نے آپ کو اپنے پاس بلالیا جب کہ آپ میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔

مَنَاقِبُ الْاِمَامِ حَسَن ﷺ

سیدنا امام حسن ﷺ کے مناقب

(219)۔عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ كَانَ يَاْخُذُهٗ وَالْحَسَنَ وَيَقُوْلُ ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم:۳۷۴۷]۔

ترجمہ: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مجھے اور حسن کو پکڑ لیتے تھے اور فرماتے تھے:

اے اللہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں، تو بھی ان دونوں سے محبت فرما۔

(220)۔وَعَنِ الْبَرَاءِ ؓ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَىٰ عَاتِقِهِ، يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٦٢٥٩، بخاري حديث رقم:٣٧٤٩، ترمذي حديث رقم:٣٧٨٣]۔

ترجمہ: حضرت براء ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا۔ حسن بن علی ؓ آپ کے کندھوں پر تھے اور آپ ﷺ فرما رہے تھے: اے اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ تو بھی اس سے محبت فرما۔

(221)۔وَعَنْ أَنَسٍ ؓ قَالَ لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَوَاهُ الْبُخَارِي وَكَذَا رَوَى التِّرْمَذِي عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ ؓ [بخاري حديث رقم:٣٧٥٢، ترمذي حديث رقم:٣٧٧٦، ٣٧٧٧]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ حسن بن علی ؓ سے بڑھ کر نبی کریم ﷺ سے مشابہت رکھنے والا کوئی بھی نہیں تھا۔

مَنَاقِبُ الْإِمَامِ حُسَيْن ؓ

سیدنا امام حسین ؓ کے مناقب

(222)۔عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: حُسَيْنٌ مِنِّي وَأَنَا مِنْ حُسَيْنٍ، أَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ أَحَبَّ حُسَيْنًا، حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْأَسْبَاطِ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذي حديث رقم:٣٧٧٥، ابن ماجة حديث رقم:١٤٤]۔ وَقَالَ التِّرْمَذِي حَسَنٌ وَ قَالَ ﷺ: اَلْعَبَّاسُ مِنِّي وَ أَنَا مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذي حديث رقم:٣٧٥٩]۔ اَلْحَدِيثُ صَحِيحٌ وَ قَالَ ﷺ: إِنَّ عَلِيًّا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذي حديث رقم:٣٧١٢]۔ وَقَالَ حَسَنٌ وَ قَالَ ﷺ: اَلْأَشْعَرِيُّونَ هُمْ مِنِّي وَ أَنَا مِنْهُمْ [بخاري حديث رقم:٢٤٨٦، مسلم حديث رقم:٦٤٠٨]۔ وَ قَالَ ﷺ: جُلَيْبِيبٌ مِنِّي وَ أَنَا مِنْهُ، جُلَيْبِيبٌ مِنِّي وَ أَنَا مِنْهُ [مسلم حديث رقم:٦٣٥٨، السنن الكبرى للنسائي حديث رقم:٨٢٤٦]۔

ترجمہ: حضرت یعلی بن مرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں۔ جو حسین سے محبت رکھے اللہ اس سے محبت رکھے۔ حسین بچوں میں سے ایک خاص بچہ ہے۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: عباس مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔ نیز فرمایا: علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔ نیز فرمایا: اشعری قبیلہ مجھ سے ہے اور

میں ان میں سے ہوں۔ نیز فرمایا: جلیبیب مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں، جلیبیب مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔

(223)۔وَعَنْ سَلْمَىٰ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَىٰ أُمِّ سَلَمَةَ وَهِيَ تَبْكِي، فَقُلْتُ مَا يُبْكِيكِ؟ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَعْنِي فِي الْمَنَامِ وَعَلَىٰ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ التُّرَابُ، فَقُلْتُ مَالَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ آنِفًا رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذي حديث رقم:٣٧٧١]۔

ترجمہ: حضرت سلمٰی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: میں ام سلمٰی کے پاس گئی تو وہ رو رہی تھیں۔ میں نے کہا آپ کو کون سی بات رُلا رہی ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا ہے آپ ﷺ کے سر مبارک پر اور داڑھی مبارک پر خاک تھی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کو کیا ہوا ہے۔ فرمایا: میں نے ابھی ابھی حسین کے قتل کا منظر دیکھا ہے۔

(224)۔وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ قَالَ أُتِيَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ ؓ فَجُعِلَ فِي طَسْتٍ، فَجَعَلَ يَنْكُتُ وَ قَالَ فِي حُسْنِهِ شَيْئًا، فَقَالَ أَنَسٌ كَانَ أَشْبَهَهُمْ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، وَكَانَ مَخْضُوبًا بِالْوَسْمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاري حديث رقم:٣٧٤٨]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ؓ فرماتے ہیں کہ عبید اللہ بن زیاد کے پاس حسین ؓ کا سر لایا گیا اسے ایک تھال میں رکھا گیا۔ وہ اس سر مبارک کو چھیڑنے لگا اور آپ کے حسن کے بارے میں کوئی بات کی۔ حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ وہ سر تمام حاضرین میں سے سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ سے مشابہت رکھتا تھا۔ اور اس پر وسمہ کا خضاب لگا ہوا تھا۔

مِنْ كُتُبِ الرَّوَافِضِ: قَالَ الْإِمَامُ زَيْنُ الْعَابِدِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّ هٰؤُلَاءِ يَبْكُونَ عَلَيْنَا، فَمَنْ قَتَلَنَا غَيْرُهُمْ؟ رَوَاهُ الطَّبَرْسِي فِي الْاِحْتِجَاجِ [احتجاج طبرسي ٢/٢٩]، وَقَالَتْ زَيْنَبُ عَلَيْهَا السَّلَامُ، أَتَبْكُونَ أَخِي! أَجَلْ، وَاللّٰهِ فَابْكُوا فَإِنَّكُمْ أَحْرَىٰ بِالْبُكَاءِ فَابْكُوا كَثِيرًا وَاضْحَكُوا قَلِيلًا، فَقَدْ أَبْلَيْتُمْ بِعَارِهَا وَمُنِيتُمْ بِشَنَارِهَا، وَأَنَّىٰ تَرْحَضُونَ قَتْلَ سَلِيلِ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ وَمَعْدِنِ الرِّسَالَةِ وَسَيِّدِ شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ الطَّبَرْسِي فِي الْاِحْتِجَاجِ [احتجاج طبرسي ٢/٣٠]۔

روافض کی کتابوں سے

امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ لوگ جو ہم پر روتے ہیں، تو پھر ہمیں انکے علاوہ قتل کس نے کیا ہے؟

حضرت زینب علیہا السلام نے فرمایا: تم لوگ میرے بھائی کو روتے ہو؟ ایسا ہی سہی۔ روتے رہو۔ تمہیں

روتے رہنے کی کھلی چھٹی ہے۔ کثرت سے رونا اور کم ہنسنا۔ یقیناً تم قتل چھپانے کے لیے رو کر اپنا کا تا پن چھپاتے ہو جبکہ یہ بے عزتی تمہارا مقدر بن چکی ہے۔ مگر تم آخری نبی کے لخت جگر کے قتل کا داغ آنسوؤں سے کیسے دھو سکتے ہو جو رسالت کا خزانہ ہے اور اہل جنت کے جوانوں کا سردار ہے۔

فِي كَوْنِهِمَا رَيْحَانَتَا رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

دونوں شہزادوں کے رسول اللہ ﷺ کی خوشبو ہونے کا بیان

(225)۔عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ طَرَقْتُ النَّبِيَّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي بَعْضِ الْحَاجَةِ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلٰى شَيْءٍ لَا أَدْرِيْ مَا هُوَ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِي، قُلْتُ مَا هٰذَا الَّذِيْ أَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ؟ فَكَشَفَهُ فَإِذَا الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ عَلٰى وَرِكَيْهِ، فَقَالَ هٰذَانِ ابْنَايَ وَابْنَا ابْنَتِي، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا، فَأَحِبَّهُمَا وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُمَا رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حدیث رقم:۳۷۶۹]۔ وَقَالَ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں رات کو کسی حاجت کے لیے نبی کریم ﷺ کے پاس گیا۔ نبی کریم ﷺ نکلے تو آپ نے کوئی چیز لپیٹی ہوئی تھی جسے میں سمجھ نہیں سکا۔ جب میں حاجت سے فارغ ہوا تو میں نے عرض کیا آپ ﷺ نے کیا اٹھا رکھا ہے؟ آپ ﷺ نے اس پر سے کپڑا ہٹا دیا۔ نیچے حسن اور حسین آپ کی کمر پر تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دونوں میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ اے اللہ میں ان سے محبت کرتا ہوں۔ تو بھی ان سے محبت فرما اور اس سے بھی محبت فرما جو ان سے محبت کرے۔

(226)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْمُحْرِمِ يَقْتُلُ الذُّبَابَ، فَقَالَ أَهْلُ الْعِرَاقِ يَسْأَلُوْنَ عَنْ قَتْلِ الذُّبَابِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:۳۷۵۳، ۵۹۹۴، ترمذی حدیث رقم:۳۷۷۰]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ان سے ایک عراقی آدمی نے مسئلہ پوچھا کہ احرام والا آدمی مکھی مار دے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا۔ اہل عراق مکھی کے قتل کی بابت پوچھتے ہیں حالانکہ یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کی شہزادی کے بیٹے کو قتل کر چکے ہیں۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ یہ دونوں دنیا میں میری خوشبو ہیں۔

(227)۔وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ ؓ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ حَمَلَ الْحَسَنَ وَهُوَ يَقُوْلُ بِأَبِي

شَبِيْهٌ بِالنَّبِيِّ ﷺ لَيْسَ شَبِيْهٌ بِعَلِيٍّ وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:۳۷۵۰]۔

ترجمہ: حضرت عقبہ بن حارث ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوبکر کو دیکھا کہ انہوں نے حسن کو اٹھا رکھا تھا اور فرما رہے تھے میرے ماں باپ قربان ہوں بالکل نبی کریم ﷺ پر گئے ہیں، علی پر نہیں گئے اور علی ہنس رہے تھے۔

(228)۔وَعَنْ عَلِيٍّ ؓ قَالَ: اَلْحَسَنُ أَشْبَهُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ إِلَى الرَّأْسِ وَالْحُسَيْنُ أَشْبَهُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا كَانَ أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حدیث رقم:۳۷۷۹]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ: حسن سینے سے لے کر سر تک رسول اللہ ﷺ کے مشابہ تھے اور حسین اس سے نیچے نیچے رسول اللہ ﷺ کے مشابہ تھے۔

مَنَاقِبُ سَيِّدِنَا مُعَاوِيَةَ ؓ

سیدنا امیر معاویہ ؓ کے مناقب

(229)۔عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ ؓ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَالْحَسَنُ إِلٰى جَنْبِهِ يَنْظُرُ إِلَى النَّاسِ مَرَّةً وَ إِلَيْهِ مَرَّةً، وَيَقُوْلُ: إِنَّ ابْنِيْ هٰذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم:۲۷۰۴، ۳۶۲۹، ۳۷۴۶، ۷۱۰۹، ابو داؤد حدیث رقم:۴۶۶۲، ترمذی حدیث رقم:۳۷۷۳]۔

ترجمہ: حضرت ابوبکرہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا، جبکہ سیدنا حسن آپ ﷺ کے پہلو میں تھے، آپ ﷺ ایک مرتبہ لوگوں کی طرف دیکھتے اور ایک مرتبہ ان کی طرف دیکھتے تھے، اور فرما رہے تھے: میرا یہ بیٹا سردار ہے، وہ وقت آئے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے مسلمانوں کے دو گروہوں کے درمیان صلح کرائے گا۔

(230)۔عَنْ أُمِّ حَرَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِيْ يَغْزُوْنَ الْبَحْرَ قَدْ أَوْجَبُوْا، قَالَتْ أُمُّ حَرَامٍ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنَا فِيْهِمْ؟ قَالَ: أَنْتِ فِيْهِمْ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِيْ يَغْزُوْنَ مَدِيْنَةَ قَيْصَرَ مَغْفُوْرٌ لَهُمْ، فَقُلْتُ: أَنَا فِيْهِمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: لَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم:۲۹۲۴، شرح السنة حدیث رقم:۳۷۳۱، دلائل النبوة للبیهقی ۴۵۲/۶]۔ قال المهلب: فیه منقبة لمعاویة ؓ كما فی فتح الباری۔

ترجمہ: حضرت اُمِ حرام رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میری امت کا پہلا لشکر جو سمندر پار جہاد کرے گا، ان پر جنت واجب ہے۔ اُمِ حرام فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں ان میں شامل ہوں؟ فرمایا: تم ان میں شامل ہو۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری امت کا پہلا لشکر جو قیصر کے شہر پر حملہ کرے گا ان کی مغفرت ہو گئی۔ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ کیا میں ان میں شامل ہوں؟ فرمایا: نہیں۔

(231) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ، عَنْ خَالَتِهِ أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ قَالَتْ: نَامَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْماً عِنْدَنَا، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَتَبَسَّمُ، فَقُلْتُ: مَا أَضْحَكَكَ؟ قَالَ: أُنَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ، يَرْكَبُونَ هٰذَا الْبَحْرَ الْأَخْضَرَ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ، قَالَتْ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَدَعَا لَهَا، ثُمَّ نَامَ الثَّانِيَةَ، فَفَعَلَ مِثْلَهَا، فَقَالَتْ مِثْلَ قَوْلِهَا، فَأَجَابَهَا مِثْلَهَا، فَقَالَتْ: اُدْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَقَالَ: أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ، فَخَرَجَتْ مَعَ زَوْجِهَا عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ غَازِياً، أَوَّلَ مَا رَكِبَ الْمُسْلِمُونَ الْبَحْرَ مَعَ مُعَاوِيَةَ، فَلَمَّا انْصَرَفُوا مِنْ غَزْوِهِمْ قَافِلِينَ فَنَزَلُوا الشَّامَ، فَقُرِّبَتْ إِلَيْهَا دَابَّةٌ لِتَرْكَبَهَا فَصَرَعَتْهَا فَمَاتَتْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم: ۲۷۸۸، ۲۷۸۹، ۲۷۹۹، ۲۸۰۰، ۲۸۷۷، ۲۸۷۸، ۲۸۹٤، ۲۸۹٥، ٦۲۸۲، ٦۲۸۳، ۷۰۰۱، مسلم حدیث رقم: ٤۹۳٤، ٤۹۳٥، ابو داؤد حدیث رقم: ۲٤۹۰، ۲٤۹۱، ترمذی حدیث رقم: ۱٦٤٥، نسائی حدیث رقم: ۳۱۷۱، ۳۱۷۲، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۲۷۷٦، شرح السنۃ حدیث رقم: ۲۷۳۰]۔ وقبر ام حرام یزورہ الخاص والعام الیٰ ھذہ الایام

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اپنی خالہ اُمِ حرام بنتِ ملحان سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ ایک دن نبی کریم ﷺ نے ہمارے ہاں قیلولہ فرمایا، پھر مسکراتے ہوئے جاگے، میں نے عرض کیا آپ کس وجہ سے ہنسے؟ فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے پیش کیے گئے جنہوں نے اس سبز سمندر کو عبور کیا جیسے بادشاہ لشکروں پر۔ انہوں نے عرض کیا اللہ سے دعا فرمائیے کہ مجھے ان میں سے کر دے۔ آپ ﷺ نے انکے لیے دعا فرمائی، پھر دوبارہ سو گئے اور اسی طرح جاگے، تو انہوں نے پہلے کی طرح عرض کیا، آپ ﷺ نے اسی طرح جواب دیا، انہوں نے عرض کیا دعا فرمائیے اللہ مجھے ان میں سے کر دے، تو فرمایا: تم پہلے لشکر میں سے ہو۔ بعد میں وہ اپنے شوہر عبادہ بن صامت کے ہمراہ جہاد پر گئیں، یہ پہلا لشکر تھا کہ مسلمانوں نے معاویہ کے ہمراہ سمندر کو عبور کیا، جب وہ لوگ قافلوں کی صورت میں واپس ہوئے تو شام میں قیام کیا، ام حرام کے قریب جانور کو لایا گیا تا کہ اس پر سوار ہوں، جانور نے انہیں گرا دیا اور وہ شہید ہو گئیں۔

(232) عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَوْتَرَ مُعَاوِيَةُ بَعْدَ الْعِشَاءِ بِرَكْعَةٍ وَعِنْدَهُ مَوْلًى لِابْنِ عَبَّاسٍ، فَأَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: دَعْهُ فَإِنَّهُ صَحِبَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم: ۳۷٦٤]۔

ترجمہ: حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ معاویہ نے عشاء کے بعد ایک وتر پڑھا، ان کے پاس حضرت ابن عباس کے آزاد کردہ غلام موجود تھے، وہ ابن عباس کے پاس گئے، انہوں نے فرمایا: معاویہ کو کچھ نہ کہو وہ رسول اللہ ﷺ کا صحابی ہے۔

(233) عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ رضی اللہ عنہ: قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: هَلْ لَكَ فِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مُعَاوِيَةَ، فَإِنَّهُ مَا أَوْتَرَ إِلَّا بِوَاحِدَةٍ، قَالَ: إِنَّهُ فَقِيهٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم: ۳۷٦٥]۔

ترجمہ: حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابن عباس سے کہا گیا کہ امیر المومنین معاویہ کو سمجھائیں وہ صرف ایک وتر پڑھتے ہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک وہ فقیہ ہے۔

(234) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَصَّرْتُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِمِشْقَصٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم: ۱۷۳۰، مسلم حدیث رقم: ۳۰۲۱، ۳۰۲۲، ابو داؤد حدیث رقم: ۱۸۰۲، ۱۸۰۳، مسند احمد حدیث رقم: ۱٦۹۰۰، المعجم الکبیر للطبرانی حدیث رقم: ۱٦۰٤۸، ۱٦۰٤۹، ۱٦۰٥۰، ۱٦۰٥۱، ۱٦۰٥۲، ۱٦۰٥٤]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے قینچی کے ذریعے رسول اللہ ﷺ کے بال مبارک تراشے۔

(235) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مُعَاوِيَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَصَّرَ مِنْ شَعْرِهِ بِمِشْقَصٍ فَقُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا بَلَغَنَا هٰذَا إِلَّا عَنْ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ: مَا كَانَ مُعَاوِيَةُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مُتَّهِماً رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ [مسند احمد حدیث رقم: ۱٦۸٦۹، ۱٦۹٤۱، ۱٦۹٤۲، المعجم الکبیر للطبرانی حدیث رقم: ۱٦۰٥۳، السنۃ للخلال: ٦۷٤ وقال الخلال اسنادہ ضعیف]۔ شَوَاهِدُهُ كَثِيرَةٌ و کذا روی عن محمد بن سیرین و اسنادہ صحیح کما فی السنۃ للخلال: ٦۷٥

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ معاویہ نے مجھے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو بالوں میں مشقص

(قینچی) سے قصر کرائے ہوئے دیکھا، ہم نے ابن عباس سے پوچھا کہ یہ بات ہم تک معاویہ کے سواء کسی کے ذریعے نہیں پہنچی، تو انہوں نے فرمایا: معاویہ رسول اللہ ﷺ پر بہتان لگانے والا نہیں تھا۔

(236)۔عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ لَا يَنْظُرُوْنَ إِلٰى أَبِيْ سُفْيَانَ وَلَا يُقَاعِدُوْنَهُ، فَقَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، ثَلَاثٌ أَعْطِنِيْهِنَّ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: عِنْدِيْ أَحْسَنُ الْعَرَبِ وَأَجْمَلُهُ، أُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ أَبِيْ سُفْيَانَ، أُزَوِّجُكَهَا، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَمُعَاوِيَةُ، تَجْعَلُهُ كَاتِبًا بَيْنَ يَدَيْكَ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَتُؤَمِّرُنِيْ حَتّٰى أُقَاتِلَ الْكُفَّارَ، كَمَا كُنْتُ أُقَاتِلُ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ: نَعَمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم:٦٤٠٩، ابن حبان حديث رقم:٧٢٠٩]۔ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسلمان ابوسفیان کی طرف نہیں دیکھ رہے تھے اور نہ ہی انہیں بٹھا رہے تھے۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: یا نبی اللہ، مجھے تین چیزیں دے دیجیے، فرمایا ٹھیک ہے۔ عرض کیا میرے پاس عرب کی حسین وجمیل بیٹی ام حبیبہ بنت ابی سفیان ہے، میں اسے آپ کے نکاح میں دیتا ہوں، فرمایا ٹھیک ہے۔ عرض کیا معاویہ کو اپنا کاتب بنا لیں، فرمایا ٹھیک ہے۔ عرض کیا مجھے امیر بنا دیں تا کہ میں کافروں کے خلاف جنگ کروں جیسا کہ مسلمانوں کے خلاف جنگ کرتا تھا، فرمایا ٹھیک ہے۔

(237)۔عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ عُمَيْرَةَ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا وَاهْدِ بِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [ترمذی حديث رقم:٣٨٤٢، المعجم الاوسط للطبرانی حديث رقم:٦٥٦، السنة للخلال: ٦٩٩]۔ له طرق و لنا قَالَ التِّرْمِذِيُّ حَسَنٌ و قال الخلال فی اسناده ابو الفتح مجهول الحال و بقية رواته ثقات، و قال مجاهد لو رايتم معاوية لقلتم هذا المهدی [السنة للخلال: ٦٦٩ و قال اسناده ضعيف]۔

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن عمیرہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے تھے، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے معاویہ کے لیے دعا فرمائی: اے اللہ اسے ہدایت دینے والا، ہدایت والا بنا، اور اس کے ذریعے سے ہدایت دے۔

(238)۔عَنْ أَبِيْ إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ: لَمَّا عَزَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عُمَيْرَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ حِمْصَ، وَلّٰى مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ النَّاسُ: عَزَلَ عُمَيْرًا وَوَلّٰى مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ: عُمَيْرٌ لَا تَذْكُرُوْا مُعَاوِيَةَ إِلَّا بِخَيْرٍ، فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اهْدِ بِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [ترمذی

حديث رقم:٣٨٤٣]۔ اَلْحَدِيْثُ ضَعِيْفٌ

ترجمہ: حضرت ادریس خولانی فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر بن خطاب نے عمیر بن سعد کو حمص کی امارت سے ہٹایا اور معاویہ کو مقرر کیا تو لوگوں نے کہا، عمیر کو ہٹا دیا ہے اور معاویہ کو لگا دیا ہے۔ حضرت عمیر نے فرمایا: معاویہ کو اچھے لفظوں سے یاد کرو، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: اے اللہ اسکے ذریعے سے لوگوں کو ہدایت دے۔

(239)۔عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ عَلِّمْ مُعَاوِيَةَ الْكِتَابَ وَالْحِسَابَ وَقِهِ الْعَذَابَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ [مسند احمد حديث رقم:١٧١٥٧، ابن حبان حديث رقم:٧٢١٠، السنة للخلال: ٧١٢]۔ قال الخلال اسناده ضعيف

ترجمہ: حضرت عرباض بن ساریہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اے اللہ معاویہ کو کتاب اور حساب کا علم سکھا اور اسے عذاب سے بچا۔

(240)۔عَنْ نُعَيْمِ ابْنِ أَبِيْ هِنْدٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ بِصِفِّيْنَ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأَذَّنَّا وَأَذَّنُوْا، وَأَقِمْنَا فَأَقَامُوْا، فَصَلَّيْنَا وَصَلُّوْا، فَالْتَفَتُّ فَإِذَا الْقَتْلٰى بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ، فَقُلْتُ لِعَلِيٍّ حِيْنَ انْصَرَفَ: مَا تَقُوْلُ فِيْ قَتْلَانَا وَقَتْلَاهُمْ؟ فَقَالَ مَنْ قُتِلَ مِنَّا وَمِنْهُمْ يُرِيْدُ وَجْهَ اللّٰهِ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ، دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ سَعِيْدُ ابْنُ مَنْصُوْرٍ [سنن سعيد بن منصور القسم الثانی من المجلد الثالث حديث رقم:٢٩٦٨]۔ صَحِيْحٌ سَيَأْتِيْ شَاهِدُهُ

ترجمہ: حضرت نعیم بن ابی ہند اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: میں جنگ صفین میں حضرت علی کے ساتھ تھا، نماز کا وقت آ گیا، ہم نے بھی اذان دی اور مخالف لشکر نے بھی اذان دی، ہم نے بھی اقامت کہی اور انہوں نے بھی اقامت کہی، ہم نے بھی نماز پڑھی اور انہوں نے بھی نماز پڑھی، پھر میں واپس پلٹا تو ہمارے اور ان کے درمیان جنگ جاری تھی، جب حضرت علی واپس ہوئے تو میں نے عرض کیا: ہماری طرف سے قتل ہونے والوں اور ان کی طرف سے قتل ہونے والوں کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ تو فرمایا: ہماری طرف سے اور ان کی طرف سے جو شخص بھی اللہ کی رضا کی خاطر اور آخرت کے گھر کی خاطر قتل ہوا وہ جنتی ہے۔

(241)۔عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ الْهَمْدَانِيِّ وَلَمْ أَرَ هَمْدَانِيًّا كَانَ أَفْضَلَ مِنْهُ، قُلْتُ وَلَا مَسْرُوْقٌ؟ قَالَ: وَلَا مَسْرُوْقٌ، قَالَ: اِهْتَمَمْتُ بِأَمْرِ أَهْلِ صِفِّيْنَ وَمَا كُنْتُ أَعْرِفُ مِنَ الْفَضْلِ فِي الْفَرِيْقَيْنِ فَسَأَلْتُ اللّٰهَ أَنْ يُرِيَنِيْ مِنْ أَمْرِهِمْ أَمْرًا أَسْكُنُ إِلَيْهِ فَأُرِيْتُ فِيْ مَنَامِيْ أَنِّيْ

رُفِعْتُ إِلَى أَهْلِ صِفِّيْنَ فَإِذَا أَنَا بِأَصْحَابِ عَلِيٍّ فِي رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ وَمَاءٍ جَارٍ فَقُلْتُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ كَيْفَ بِمَا أَرَىٰ وَقَدْ قَتَلَ بَعْضُكُمْ بَعْضاً، قَالُوا إِنَّا وَجَدْنَا رَبَّنَا رَؤُوْفاً رَّحِيْماً قُلْتُ: فَمَا فَعَلَ ذُو الْكَلَاعِ، وَحَوْشَبُ يَعْنِي أَصْحَابَ مُعَاوِيَةَ قَالُوْا أَمَامَكَ، فَهَبَطْتُ عَلَى الْقَوْمِ فِي رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ وَمَاءٍ جَارٍ فَقُلْتُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ كَيْفَ بِمَا أَرَىٰ وَقَدْ قَتَلَ بَعْضُكُمْ بَعْضاً قَالُوْا إِنَّا وَجَدْنَا رَبَّنَا رَؤُوْفاً رَّحِيْماً، قُلْتُ: فَمَا فَعَلَ أَهْلُ النَّهْرَوَانِ؟ قَالُوْا أَلْقُوْا بَرْحاً رَوَاهُ سَعِيْدُ ابْنُ مَنْصُوْرٍ وَابْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ [سنن سعيد بن منصور حديث رقم: ۲۹۵۵، المصنف لابن ابى شيبة ۷۲۲/۸، السنن الكبرىٰ للبيهقى ۱۷۴/۸ حديث رقم: ۱۷۱۶۵]۔

ترجمہ: حضرت وائل فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرو بن شرحبیل ہمدانی تابعی سے افضل کوئی ہمدانی نہیں دیکھا۔ راوی فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا کیا مسروق بھی ان کے ہمسر نہیں تھے؟ فرمایا مسروق بھی نہیں تھے۔ عمرو بن شرحبیل فرماتے ہیں کہ میں نے جنگِ صفین میں حصہ لینے والوں کے بارے میں خوب غور کیا کہ فریقین میں سے افضل کون ہے۔ میں نے اللہ کریم سے عرض کیا کہ میری راہنمائی فرمائے جس سے میری تسلی ہو جائے۔ مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ مجھے اہلِ صفین کے پاس جنت میں لے جایا گیا۔ میں حضرت علی کے ساتھیوں کے پاس پہنچ گیا جو سبز باغ میں اور چلتی نہروں کے پاس موجود تھے۔ میں نے کہا سبحان اللہ میں کیا دیکھ رہا ہوں۔ آپ لوگ تو وہی ہیں جنہوں نے ایک دوسرے کو قتل کیا تھا۔ وہ کہنے لگے ہم نے اپنے رب کو رؤف اور رحیم پایا۔ میں نے کہا کلاع اور حوشب والوں یعنی حضرت امیر معاویہ کے ساتھیوں پر کیا گزری؟ انہوں نے کہا وہ تیرے سامنے موجود ہیں۔ میں ادھر کو بڑھا تو سامنے ایک قوم تھی جو سبز باغ میں اور چلتی نہروں کے پاس موجود تھی۔ میں نے کہا سبحان اللہ میں کیا دیکھ رہا ہوں۔ آپ لوگ تو وہی ہیں جنہوں نے ایک دوسرے کو قتل کیا تھا۔ انہوں نے کہا ہم نے اپنے رب کو رؤف اور رحیم پایا۔ میں نے کہا اہلِ نہروان پر کیا گزری؟ انہوں نے کہا وہ شدت میں پڑے ہیں۔

(242) عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْأَصَمِّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ ﷺ: قَتْلَايَ وَقَتْلَىٰ مُعَاوِيَةَ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ [المعجم الكبير للطبرانى حديث رقم: ۱۶۰۴۴، مجمع الزوائد حديث رقم: ۱۵۹۲۷]۔ قَالَ الْهَيْثَمِيُّ وَرِجَالُهُ وُثِّقُوْا وَفِيْ بَعْضِهِمْ خِلَافٌ

ترجمہ: حضرت یزید بن اصم فرماتے ہیں کہ حضرت علی ﷺ نے فرمایا: میری طرف سے قتل ہونے والے اور معاویہ کی طرف سے قتل ہونے والے جنت میں ہیں۔

(243) عَنْ قَتَادَةَ ﷺ قَالَ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ: يَا أَبَا سَعِيْدٍ، إِنَّ هٰهُنَا نَاساً يَشْهَدُوْنَ عَلَىٰ مُعَاوِيَةَ أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، قَالَ: لَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَمَا يُدْرِيْهِمْ مَنْ فِي النَّارِ؟ رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ فِي الْإِسْتِيْعَابِ [الاستيعاب صفحة ۶۷۹]۔

ترجمہ: حضرت قتادہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدنا حسن سے پوچھا: اے ابوسعید یہاں کچھ لوگ ہیں جو معاویہ کو جہنمی کہتے ہیں، انہوں نے فرمایا: اللہ کی ان پر لعنت ہو، انہیں کیا خبر جہنم میں کون ہے؟

(244) عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ سُئِلَ عَلِيٌّ ﷺ عَنْ أَهْلِ الْجَمَلِ أَمُشْرِكُوْنَ هُمْ؟ قَالَ مِنَ الشِّرْكِ فَرُّوْا قِيْلَ أَمُنَافِقُوْنَ هُمْ؟ قَالَ إِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ لَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ إِلَّا قَلِيْلاً قِيْلَ فَمَا هُمْ؟ قَالَ إِخْوَانُنَا بَغَوْا عَلَيْنَا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ [السنن الكبرىٰ للبيهقى ۱۷۳/۸]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ وَتَائِيْدُهُ فِيْ كُتُبِ الرَّوَافِضِ أَيْضاً

ترجمہ: ابوبختری فرماتے ہیں کہ حضرت علی ﷺ سے اہلِ جمل کے بارے میں پوچھا گیا، کیا وہ مشرک ہیں؟ فرمایا: وہ تو شرک سے بھاگے تھے، پوچھا گیا کیا وہ منافق ہیں؟ فرمایا: منافقین اللہ کا ذکر تھوڑا کرتے ہیں، پوچھا گیا پھر وہ کون ہیں؟ فرمایا: ہمارے بھائی ہیں جنہوں نے ہمارے خلاف بغاوت کی ہے۔

(245) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَوْ أَنَّ النَّاسَ لَمْ يَطْلُبُوْا بِدَمِ عُثْمَانَ لَرُجِمُوْا بِالْحِجَارَةِ مِنَ السَّمَاءِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالْأَوْسَطِ [المعجم الكبير للطبرانى حديث رقم: ۱۲۰، المعجم الاوسط للطبرانى حديث رقم: ۳۴۵۳، مجمع الزوائد ۹۸/۹ وَقَالَ: رِجَالُ الْكَبِيْرِ رِجَالُ الصَّحِيْحِ]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: اگر لوگ حضرت عثمان غنی کے خون کا بدلہ نہ مانگتے تو ان پر آسمان سے پتھر برسائے جاتے۔

قال الامام احمد بن حنبل رحمة اللّٰه عليه فى حديث ابن عمر ﷺ ما رايت احدا بعد رسول اللّٰه ﷺ اسود من معاوية : اسود اى اسخىٰ [السنة للخلال : ۶۷۸ و قال اسناد قول احمد صحيح]۔ و قيل لاحمد ابن حنبل هل يقاسُ باصحاب رسول اللّٰه احد قال معاذ اللّٰه قيل فمعاوية افضل من عمر بن عبد العزيز؟ قال اى لعمرى قال النبى خير الناس قرنى [السنة للخلال : ۶۶۲ وقال اسناده صحيح]۔

اَلتَّائِيْدُ مِنَ الرَّوَافِضِ

روافض کی کتب سے تائید

(۱)۔ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّا لَمْ نُقَاتِلْهُمْ عَلَى التَّكْفِيْرِ لَهُمْ وَلَمْ نُقَاتِلْهُمْ عَلَى التَّكْفِيْرِ لَنَا

لٰكِنَّا رَأَيْنَا اِنَّا عَلٰى حَقٍّ وَرَأَوْا اَنَّهُمْ عَلٰى حَقٍّ [قرب الاسناد ١/٤٥]۔

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا: ہم انہیں کافر قرار دے کر ان سے جنگ نہیں لڑ رہے اور نہ ہی اس لیے لڑ رہے ہیں کہ یہ ہمیں کافر قرار دیتے ہیں، بلکہ ہمارے خیال کے مطابق ہم حق پر ہیں اور ان کے خیال کے مطابق وہ حق پر ہیں۔

(٢)۔ اِنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ يَكُنْ يَنْسِبُ اَحَدًا مِنْ اَهْلِ حَرْبِهٖ اِلَى الشِّرْكِ وَ لَا اِلَى النِّفَاقِ وَلٰكِنْ يَقُوْلُ هُمْ اِخْوَانُنَا بَغَوْا عَلَيْنَا [قرب الاسناد ١/٤٥]۔

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام اپنے مخالفوں کو نہ ہی مشرک سمجھتے تھے اور نہ ہی منافق، بلکہ فرماتے تھے کہ یہ ہمارے بھائی ہیں جو ہم سے بغاوت پر اتر آئے ہیں۔

(٣)۔ وَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَانَ بَدْءُ اَمْرِنَا اَنَّا الْتَقَيْنَا وَالْقَوْمُ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ، وَالظَّاهِرُ اَنَّ رَبَّنَا وَاحِدٌ، وَنَبِيَّنَا وَاحِدٌ، وَدَعْوَتَنَا وَاحِدَةٌ، وَلَا نَسْتَزِيْدُهُمْ فِي الْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ وَالتَّصْدِيْقِ بِرَسُوْلِهٖ، وَلَا يَسْتَزِيْدُوْنَنَا، اَلْاَمْرُ وَاحِدٌ اِلَّا مَا اخْتَلَفْنَا فِيْهِ مِنْ دَمِ عُثْمَانَ، وَنَحْنُ مِنْهُ بَرَاءٌ: نَهْجُ الْبَلَاغَةِ [مکتوب رقم ٥٨]۔

ترجمہ: آپ علیہ السلام نے فرمایا: بات اس طرح شروع ہوئی کہ ہمارا اور شام والوں کا آمنا سامنا ہوا اور ظاہر ہے ہمارا رب بھی ایک تھا، ہمارا نبی بھی ایک تھا، ہماری دعوت بھی ایک تھی، ہمارا دعویٰ یہ نہیں تھا کہ ہم اللہ پر ایمان لانے اور اس کے رسول کی تصدیق کرنے میں ان سے بہتر ہیں اور نہ ہی وہ ایسا دعویٰ کرتے تھے معاملہ سو فیصد برابر تھا، اختلاف صرف عثمان کے خون کے بارے میں تھا اور ہم اس میں بے قصور تھے۔

ذِكْرُ خَيْرِ التَّابِعِيْنَ اُوَيْسِ الْقَرَنِيِّ ﷺ

خیر التابعین حضرت اویس قرنی علیہ الرحمہ کے مناقب

(246)۔عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّ خَيْرَ التَّابِعِيْنَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ اُوَيْسٌ وَلَهٗ وَالِدَةٌ وَكَانَ بِهٖ بَيَاضٌ فَمُرُوْهُ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَوَاهُ

مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ٦٤٩١]۔

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ تابعین میں سب سے افضل وہ شخص ہے جسے اویس کہا جاتا ہے۔ اور اسکی ایک والدہ ہے۔ وہ برص کا مریض رہ چکا ہے۔ اس سے اپنے لیے استغفار کرانا۔

(247)۔وَعَنْ اُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ﷺ اِذَا اَتٰى عَلَيْهِ اِمْدَادُ اَهْلِ الْيَمَنِ سَاَلَهُمْ اَفِيْكُمْ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ؟ حَتّٰى اَتٰى عَلٰى اُوَيْسٍ فَقَالَ اَنْتَ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ فَكَانَ بِكَ بَرَصٌ فَبَرِئْتَ مِنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ لَكَ وَالِدَةٌ؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ يَاْتِيْ عَلَيْكُمْ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ اِمْدَادِ اَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ، كَانَ بِهٖ بَرَصٌ فَبَرِئَ مِنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ، لَهٗ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ، لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ، فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ، فَاسْتَغْفِرْ لِيْ، فَاسْتَغْفَرَ لَهٗ، فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اَيْنَ تُرِيْدُ؟ قَالَ الْكُوْفَةَ، قَالَ اَلَا اَكْتُبُ لَكَ اِلٰى عَامِلِهَا؟ قَالَ اَكُوْنُ فِيْ غَبْرَاءِ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيَّ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ٦٤٩٢]۔

ترجمہ: حضرت اُسیر بن جابر فرماتے ہیں کہ عمر بن خطاب ﷺ کے پاس جب اہل یمن کی طرف سے امداد آتی تھی تو ان سے پوچھتے تھے کہ کیا تم لوگوں میں اویس بن عامر ہے؟ حتیٰ کہ ایک دن اویس سے ملاقات ہو ہی گئی اور فرمایا کیا تم اویس بن عامر ہو؟ انہوں نے کہا ہاں۔ فرمایا کیا آپ قبیلہ مراد سے ہیں اور پھر گاؤں قرن سے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں۔ فرمایا کیا تمہیں برص کی بیماری تھی پھر تم اس سے ٹھیک ہو گئے سوائے ایک درہم کی جگہ کے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ فرمایا کیا تمہاری والدہ زندہ ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تمہارے پاس اویس بن عامر اہل یمن کی کمک کے ساتھ آئے گا۔ وہ قبیلہ مراد اور گاؤں قرن سے ہے۔ اسے برص کا مرض تھا پھر وہ اس سے ٹھیک ہو گیا سوائے درہم برابر جگہ کے۔ اسکی والدہ موجود ہے اور وہ اس سے بہت اچھا سلوک کرتا ہے۔ اگر وہ اللہ کی قسم کھا کر کوئی بات کہہ دے تو اللہ اسکی قسم کو ضرور پورا کر دے گا۔ اگر تم اس سے استغفار کرانے کی استطاعت رکھو تو ضرور استغفار کراؤ۔ لہٰذا اب تم میرے لیے استغفار کرو۔ انہوں نے عمر کے لیے استغفار کیا۔ پھر ان سے عمر نے فرمایا کہاں کا ارادہ ہے؟ انہوں نے کہا کوفہ کا ارادہ ہے۔ عمر نے فرمایا کیا میں آپ کے لیے وہاں کے عامل کے نام خط لکھ دوں؟ انہوں نے کہا میں خاک نشین لوگوں میں رہنا پسند کرتا ہوں۔

فَضْلُ الْإِمَامِ الْأَعْظَمِ اَبِي حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی فضیلت

(248)۔عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ كُنَّا جُلُوساً عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَاُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْجُمُعَةِ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ قَالَ قُلْتُ مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ فَلَمْ يُرَاجِعْهُ حَتّٰى سَأَلَ ثَلَاثاً، وَفِينَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ، وَضَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَهُ عَلٰى سَلْمَانَ، ثُمَّ قَالَ لَوْ كَانَ الْاِيمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ اَوْ رَجُلٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٦٤٩٨، بخاري حديث رقم:٤٨٩٧، ترمذي حديث رقم:٣٩٣٣]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ آپ ﷺ پر سورۃ جمعہ نازل ہوئی وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ یعنی "بعد میں آنے والے لوگ جو ابھی ان سے نہیں ملے"۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے کوئی توجہ نہ فرمائی حتیٰ کہ میں نے تین بار سوال دوہرایا۔ ہم میں سلمان فارسی بھی تشریف فرما تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک سلمان پر رکھا۔ فرمایا: اگر ایمان ثریا پر بھی موجود ہوگا تو ان فارسیوں میں سے ایک شخص وہاں بھی پہنچ جائے گا۔

بَابُ الْمُعْجِزَاتِ

معجزات کا باب

فِي جَمَالِهٖ وَنَزَاهَتِهٖ ﷺ

آپ ﷺ کے حسن و جمال اور نفاست کا بیان

(249)۔عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيهِ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي وَمَرَّ الْحَدِيثُ [مسلم حديث رقم:٦١٠٥، بخاري حديث رقم:٤٨٩٦، ترمذي حديث رقم:٢٨٤٠]۔

ترجمہ: حضرت جبیر بن مطعم ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں۔ یہ مکمل

حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

(250)۔وَقَالَ الْحَسَّانُ ؓ

وَشَقَّ لَهٗ مِنْ اِسْمِهٖ لِيُجِلَّهٗ — فَذُو الْعَرْشِ مَحْمُودٌ وَهٰذَا مُحَمَّدٌ

[ديوان حسان بن ثابت قافية الدال، تفسير البغوي: ٣٥٨/١ وغيره تحت مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُولٌ الآية]۔

ترجمہ: حضرت حسان بن ثابت ؓ فرماتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے نام کو اپنے نام سے مشتق فرمایا ہے تاکہ اس نام کو جلاء بخشے۔ عرش کا مالک محمود ہے تو یہ محمد ہیں۔

(251)۔وَقَالَ ابْنُ قُتَيْبَةَ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ وَمِنْ اِعْلَامِ نُبُوَّتِهٖ ﷺ اَنَّهٗ لَمْ يُسَمَّ اَحَدٌ قَبْلَهٗ بِاسْمِهٖ صِيَانَةٌ مِنَ اللهِ لِهٰذَا الْاِسْمِ كَمَا فَعَلَ بِيَحْيٰى ابْنِ زَكَرِيَّا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ اِذْ لَمْ يَجْعَلْ لَهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا رَوَاهُ ابْنُ الْجَوْزِي فِي الْوَفَا [الوفا ١٠٤/١]۔

ترجمہ: ابن قتیبہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کی نبوت کی نشانیوں میں سے یہ بات بھی ہے کہ آپ سے پہلے آپ کا کوئی ہم نام نہیں ہوا۔ اللہ کی طرف سے اس نام کے استعمال کا اجتناب رہا جیسا کہ حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کے ساتھ معاملہ فرمایا۔ ان سے پہلے کسی کو ان کا ہم نام نہیں بنایا۔

(252)۔وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ؓ قَالَ رَأَيْتُ خَاتَمًا فِي ظَهْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَاَنَّهٗ بَيْضَةُ حَمَامَةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، مِثْلُ زِرِّ الْحَجَلَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي وَالتِّرْمِذِي فِي الشَّمَائِلِ وَالْاَحَادِيثُ فِيهِ كَثِيرَةٌ [مسلم حديث رقم:٦٠٨٥، بخاري حديث رقم:١٩٠، ترمذي حديث رقم:٣٦٤٣]۔

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرۃ ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی پشت مبارک میں مہر نبوت دیکھی جیسے وہ کبوتر کا انڈہ ہو۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ چکور کے انڈے جیسی تھی۔

(253)۔وَعَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ ظِلٌّ وَلَمْ يَقُمْ مَعَ شَمْسٍ قَطُّ اِلَّا غَلَبَ ضَوْئُهٗ ضَوْءَ الشَّمْسِ وَلَمْ يَقُمْ مَعَ سِرَاجٍ قَطُّ اِلَّا غَلَبَ ضَوْئُهٗ عَلٰى ضَوْءِ السِّرَاجِ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِي الْمُصَنَّفِ وَابْنُ الْجَوْزِي فِي الْوَفَا وَسَنَدُهٗ صَحِيحٌ [المصنف لعبد الرزاق الجزء المفقود صفحة ٥٦، الوفا ٤٠٧/٢]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا سایہ نہیں تھا۔ آپ جب بھی سورج کے ساتھ کھڑے ہوتے تھے تو آپ کی چمک سورج کی چمک پر غالب آ جاتی تھی۔ اور آپ جب بھی چراغ کے ساتھ کھڑے ہوتے تھے تو آپ کی روشنی چراغ کی روشنی پر غالب آ جاتی تھی۔

(254)۔وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَفْلَجَ الثَّنِيَّتَيْنِ ، اِذَا تَكَلَّمَ رُئِيَ كَالنُّوْرِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ ثَنَايَاهُ رَوَاهُ الدَّارِمِي [سنن الدارمي حديث رقم: ٥٩ ، شرح السنة حديث رقم: ٣٦٤٤ ، شمائل ترمذي حديث رقم: ١٥]۔

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے کے دو دانتوں میں خوبصورت فاصلہ تھا۔ جب بات کرتے تھے تو سامنے کے دانتوں میں سے نور نکلتا ہوا دکھائی دیتا تھا۔

(255)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ مَا رَأَيْتُ اَحَدًا اَنْجَدَ وَلَا اَجْوَدَ وَلَا اَشْجَعَ وَلَا اَضْوَأَ وَاَوْضَأَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ الدَّارِمِي [سنن الدارمي حديث رقم: ٦٠]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر کسی کو بلند قامت، سخی، بہادر، چمکدار اور نورانی نہیں دیکھا۔

شرح:۔ سیدنا عمر فاروق ﷺ فرماتے ہیں کہ: عَصَمَهُ اللّٰهُ مِنْ وُقُوْعِ الذُّبَابِ عَلٰى جِلْدِهٖ لِاَنَّهٗ يَقَعُ عَلَى النَّجَاسَاتِ یعنی آپ ﷺ کے جسم کو اللہ نے مکھی بیٹھنے سے بھی بچائے رکھا اس لیے کہ وہ نجاستوں پر بیٹھتی ہے۔ [تفسير مدارك التنزيل ٣/٣٤٣]۔

حضرت عثمان غنی ﷺ فرماتے ہیں کہ: اِنَّ اللّٰهَ مَا اَوْقَعَ ظِلَّهٗ ﷺ عَلَى الْاَرْضِ لِئَلَّا يَضَعَ اِنْسَانٌ قَدَمَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ الظِّلِّ رَوَاهُ النَّسَفِي فِي الْمَدَارِكِ یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کا سایہ زمین پر نہیں پڑنے دیا تا کہ اس سائے پر کوئی انسان اپنا پاؤں نہ رکھے [تفسير مدارك التنزيل ٣/٣٤٣]۔

حضرت علی مرتضیٰ ﷺ فرماتے ہیں کہ: اِنَّ جِبْرِيْلَ اَخْبَرَهٗ ﷺ اَنَّ عَلٰى نَعْلَيْهِ قَذَرًا وَاَمَرَهٗ بِاِخْرَاجِ النَّعْلِ عَنْ رِجْلِهٖ بِسَبَبِ مَا اَلْتَصَقَ بِهٖ مِنَ الْقَذَرِ كَذَا فِي الْمَدَارِكِ یعنی حضرت جبریل نے ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کو آ کر بتایا کہ آپ کے نعل مبارک سے کوئی نامناسب چیز لگی ہوئی ہے اور اللہ کا حکم سنایا کہ اس

چپکی ہوئی چیز کی وجہ سے نعل کو اپنے پاؤں سے نکال دیں [تفسير مدارك التنزيل ٣/٣٤٣]۔

(256)۔وَعَنْ اَبِي اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ ﷺ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَاَحْسَنَهُمْ خَلْقًا لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاري حديث رقم: ٣٥٤٩ ، مسلم حديث رقم: ٦٠٦٦ ، شرح السنة حديث رقم: ٣٦٦٣]۔

ترجمہ: حضرت براء ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا چہرہ تمام انسانوں سے بڑھ کر حسین تھا۔ اور آپ ﷺ ان سب سے اخلاق میں اعلیٰ تھے۔ آپ ﷺ کا قد بے ڈھنگا لمبا نہیں تھا اور نہ ہی آپ چھوٹے قد کے تھے۔

(257)۔وَسُئِلَ الْبَرَاءُ ﷺ اَكَانَ وَجْهُ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ السَّيْفِ؟ قَالَ لَا بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاري حديث رقم: ٣٥٥٢ ، شرح السنة حديث رقم: ٣٦٤٧]۔

ترجمہ: حضرت براء ﷺ سے پوچھا گیا کہ کیا نبی کریم ﷺ کا چہرہ انور تلوار کی طرح تھا؟ فرمایا نہیں بلکہ چاند کی طرح تھا۔

(258)۔وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ مَا مَسِسْتُ حَرِيْرًا وَلَا دِيْبَاجًا اَلْيَنَ مِنْ كَفِّ النَّبِيِّ ﷺ وَلَا شَمِمْتُ رِيْحًا قَطُّ اَوْ عَرْفًا قَطُّ اَطْيَبَ مِنْ رِيْحِ اَوْ عَرْفِ النَّبِيِّ ﷺ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِي [بخاري حديث رقم: ٣٥٦١ ، مسلم حديث رقم: ٦٠٥٤]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے ریشم اور دیباج بھی نبی کریم ﷺ کے ہاتھوں سے زیادہ نرم نہیں چھوا اور نبی کریم ﷺ کی خوشبو یا عطر سے بڑھ کر کوئی خوشبو یا عطر نہیں سونگھا۔

(259)۔وَعَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ عِنْدَنَا ، فَعَرِقَ وَجَاءَتْ اُمِّي بِقَارُوْرَةٍ ، فَجَعَلَتْ تَسْلُتُ الْعَرَقَ فِيْهَا فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ مَا هٰذَا الَّذِيْ تَصْنَعِيْنَ قَالَتْ هٰذَا عَرَقُكَ نَجْعَلُهٗ فِي طِيْبِنَا وَهُوَ مِنْ اَطْيَبِ الطِّيْبِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٦٠٥٥]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے اور ہمارے ہاں قیلولہ فرمایا۔ آپ کا پسینہ مبارک بہا اور میری والدہ ایک شیشی لائیں اور اس میں آپ کا پسینہ مبارک پونچھ پونچھ کر ڈالنے لگیں۔ اس پر نبی کریم ﷺ جاگ گئے اور فرمایا اے ام سلیم یہ کیا کر رہی ہو؟ انہوں نے عرض کیا، یہ آپ کا پسینہ ہے جسے ہم اپنی خوشبو میں ملائیں گے یہ تمام خوشبوؤں سے اعلیٰ ہے۔

فِي اِعْجَازِ الْقُرْآنِ وَ عَجَائِبِهٖ

قرآن کے اعجاز اور عجائب کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا [النساء:١٧٤] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے لوگو! یقیناً تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے مستحکم دلیل آ چکی ہے اور ہم نے تمہاری طرف واضح نور نازل کیا ہے۔ وَقَالَ تَعَالٰى قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰۤى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا [بنی اسرائیل:٨٨] اور فرماتا ہے: اے محبوب فرما دیں کہ اگر تمام انسان اور جن اس قرآن کی مثل بنا کر لانے پر متفق ہو جائیں تو پھر بھی اس کی مثل نہیں لا سکیں گے خواہ ایک دوسرے کی مدد کرتے رہیں۔

(260)۔عَنْ عَلِيٍّ ؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَلَا اِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ قُلْتُ مَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كِتَابُ اللّٰهِ، فِيْهِ نَبَأُ مَا قَبْلَكُمْ، وَ خَبَرُ مَا بَعْدَكُمْ، وَحُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ، هُوَ الْفَصْلُ لَيْسَ بِالْهَزْلِ، مَنْ تَرَكَهُ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللّٰهُ، وَمَنِ ابْتَغَى الْهُدٰى فِي غَيْرِهٖ اَضَلَّهُ اللّٰهُ، وَهُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِيْنُ، وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيْمُ، وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ، هُوَ الَّذِيْ لَا تَزِيْغُ بِهِ الْاَهْوَاءُ، وَلَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْاَلْسِنَةُ، وَلَا يَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ، وَلَا يَخْلَقُ عَنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ، وَلَا يَنْقَضِيْ عَجَائِبُهُ، هُوَ الَّذِيْ لَمْ تَنْتَهِ الْجِنُّ اِذَا سَمِعَتْهُ حَتّٰى قَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَهْدِيْ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ، مَنْ قَالَ بِهٖ صَدَقَ، وَمَنْ عَمِلَ بِهٖ اُجِرَ، وَمَنْ حَكَمَ بِهٖ عَدَلَ، وَمَنْ دَعَا اِلَيْهِ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ [ترمذی حدیث رقم:٢٩٠٦]۔ الحديث ضعيف وفي الحارث مقال

ترجمہ: حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: خبردار! جلد ہی فتنہ کھڑا ہو جائے گا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس سے نجات کا ذریعہ کیا ہے؟ فرمایا: اللہ کی کتاب۔ اس میں تم سے پہلے کا بیان ہے اور تمہارے بعد کی خبریں ہیں اور تمہارے آپس کے معاملات کے فیصلے ہیں اور وہ فیصلہ کن کتاب ہے کوئی مذاق نہیں ہے۔ جس متکبر نے اسے چھوڑ دیا اللہ اسے ہلاک کر دے گا۔ اور جس نے اسکے علاوہ کسی میں ہدایت تلاش کی اللہ اسکو گمراہ کر دے گا۔ وہ اللہ کی مضبوط رسی ہے اور وہ ذکرِ حکیم اور سیدھا راستہ ہے۔ وہ ایسی کتاب ہے جسکی وجہ سے خواہشات غلط سمت میں نہیں جاتیں اور اس سے زبانیں مشکل محسوس نہیں کرتیں۔ اس سے علماء سیر نہیں ہوں گے۔ بار بار پڑھنے سے

دل نہیں اکتائے گا اور اسکے عجائبات سامنے آتے ہی رہیں گے۔ وہ ایسی کتاب ہے کہ جب جنات نے اسے سنا تو اس کے سامنے نہ ٹھہر سکے۔ حتیٰ کہ وہ بھی کہہ اٹھے کہ ہم نے عجب قرآن سنا ہے۔ جو ہدایت کی طرف بلاتا ہے۔ ہم اس پر ایمان لائے۔ جس نے اسکے مطابق بات کی اس نے صحیح کہا اور جس نے اس پر عمل کیا اسے اجر ملے گا۔ اور جس نے اسکے مطابق فیصلہ کیا اس نے عدل کیا اور جس نے اس کی طرف لوگوں کو دعوت دی وہ سیدھے راستے کی طرف ہدایت پا گیا۔

فِي شَهَادَةِ الْجَمَادَاتِ وَالنَّبَاتَاتِ لَهٗ ﷺ

جمادات اور نباتات کا آپ ﷺ کی نبوت کی گواہی دینا

(261)۔عَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ ؓ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِمَكَّةَ، فَخَرَجْنَا فِيْ بَعْضِ نَوَاحِيْهَا، فَمَا اسْتَقْبَلَهٗ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ اِلَّا وَهُوَ يَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ [ترمذی حدیث رقم:٣٦٢٦، مستدرک حاکم حدیث رقم:٤٢٩١ وَقَالَ صَحِيْحٌ وَّوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ]۔

ترجمہ: حضرت علی بن ابی طالب ؓ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ مکہ میں تھا۔ ہم مکہ کے گرد و نواح کی طرف نکلے۔ آپ ﷺ کے سامنے آنے والا ہر پہاڑ اور ہر درخت آپ کو عرض کرتا تھا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ یعنی اے اللہ کے رسول آپ پر سلام ہو۔

(262)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بِمَ اَعْرِفُ اَنَّكَ نَبِيٌّ؟ قَالَ اِنْ دَعَوْتُ هٰذَا الْعِذْقَ مِنْ هٰذِهِ النَّخْلَةِ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ قَالَ نَعَمْ، فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتّٰى سَقَطَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَعَادَ فَاَسْلَمَ الْاَعْرَابِيُّ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ [ترمذی حدیث رقم:٣٦٢٨، مستدرک حاکم حدیث رقم:٤٢٩٠ وَقَالَ صَحِيْحٌ وَّوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک دیہاتی آدمی آیا۔ کہنے لگا میں کیسے پہچانوں کہ آپ نبی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں اس کھجور کے درخت پر لگے ہوئے گچھے کو اپنے پاس بلا کر دکھا دوں تو کیا تم مان جاؤ گے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے کہا ہاں۔ آپ ﷺ نے اسے بلایا۔ وہ کھجور کے درخت سے نیچے اترنے لگ پڑا حتیٰ کہ آپ ﷺ کے پاس آ گرا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: واپس چلا جا تو وہ واپس چلا گیا۔ دیہاتی مسلمان ہو گیا۔

(263)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي سَفَرٍ ، فَدَنَا مِنْهُ أَعْرَابِيٌّ ، فَقَالَ يَا أَعْرَابِيُّ أَيْنَ تُرِيدُ ؟ قَالَ إِلٰى أَهْلِي ، قَالَ هَلْ لَكَ إِلٰى خَيْرٍ ؟ قَالَ وَمَا هُوَ؟ قَالَ تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ، قَالَ مَنْ يَشْهَدُ لَكَ عَلٰى مَا تَقُولُ؟ قَالَ هٰذِهِ الشَّجَرَةُ السَّمُرَةُ وَهِيَ بِشَاطِئِ الْوَادِي ، فَأَقْبَلَتْ تَخُدُّ الْأَرْضَ ، حَتّٰى قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاسْتَشْهَدَهَا ثَلَاثًا ، فَشَهِدَتْ أَنَّهُ كَمَا قَالَ ، ثُمَّ رَجَعَتْ إِلٰى مَكَانِهَا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَعَيَاضٌ فِي الشِّفَاءِ [سنن الدارمی حدیث رقم:١٦، الشفاء ١/١٩٥]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ ایک دیہاتی آپ ﷺ کے قریب آیا۔ آپ نے فرمایا: اے دیہاتی کہاں کا ارادہ ہے؟ اس نے کہا گھر جا رہا ہوں۔ فرمایا: کیا تم اپنا بھلا چاہتے ہو؟ اس نے کہا کیسا بھلا؟ فرمایا: گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ واحد ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اس نے کہا آپ کی بات کی صداقت پر گواہی کون دے گا۔ فرمایا: یہ کیکر کا درخت۔ وہ درخت وادی کے کنارے پر تھا۔ وہ درخت زمین کو چیرتا ہوا چل پڑا حتیٰ کہ آپ ﷺ کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ آپ ﷺ نے اس درخت سے تین بار گواہی طلب فرمائی اس نے گواہی دی کہ آپ جو کچھ فرما رہے ہیں حق ہے۔ پھر اپنی جگہ پر چلا گیا۔

(264)۔وَعَنْ بُرَيْدَةَ ؓ سَأَلَ أَعْرَابِيٌّ النَّبِيَّ ﷺ آيَةً ، فَقَالَ لَهُ قُلْ لِتِلْكَ الشَّجَرَةِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُوكِ قَالَ فَمَالَتِ الشَّجَرَةُ عَنْ يَمِينِهَا وَشِمَالِهَا وَبَيْنَ يَدَيْهَا وَخَلْفَهَا فَتَقَطَّعَتْ عُرُوقُهَا ، ثُمَّ جَاءَتْ تَخُدُّ الْأَرْضَ تَجُرُّ عُرُوقَهَا مُغْبَرَّةً حَتّٰى وَقَفَتْ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْأَعْرَابِيُّ مُرْهَا فَلْتَرْجِعْ إِلٰى مَنْبَتِهَا فَرَجَعَتْ فَدَلَّتْ عُرُوقَهَا فَاسْتَوَتْ ، فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ ائْذَنْ لِي أَسْجُدُ لَكَ ، قَالَ لَوْ أَمَرْتُ أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا ، قَالَ فَأْذَنْ لِي أَنْ أُقَبِّلَ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ فَأَذِنَ لَهُ رَوَاهُ عَيَاضٌ فِي الشِّفَاءِ [الشفاء ١/١٩٦]۔

ترجمہ: حضرت بریدہ ؓ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے نبی کریم ﷺ سے معجزہ طلب کیا۔ آپ ﷺ نے اسے فرمایا کہ اس درخت سے کہو تمہیں رسول اللہ ﷺ بلا رہے ہیں۔ وہ درخت دائیں بائیں جھکا اور آگے پیچھے جھکا حتیٰ کہ اس کی جڑیں ٹوٹ گئیں۔ پھر زمین کو چیرتا ہوا، اپنی جڑیں گھسیٹتا ہوا، گرد اڑاتا ہوا آ گیا حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا: السلام علیک یا رسول اللہ۔ دیہاتی نے کہا اسے حکم دیں کہ اپنی جگہ پر واپس چلا جائے۔ وہ درخت واپس چلا گیا، اپنی جڑیں گاڑ دیں اور سیدھا ہو گیا۔ دیہاتی نے عرض کیا۔ مجھے اجازت دیجیے میں آپ کو سجدہ کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں کسی انسان کو سجدہ کرنے کی اجازت دیتا تو بیوی کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔ اس نے کہا چلیے مجھے اپنے ہاتھ اور پاؤں چومنے کی اجازت دیجیے۔ آپ ﷺ نے اجازت دے دی۔

حَنُّ جِذْعِ النَّخْلِ لِفِرَاقِهِ ﷺ

کھجور کا تنا آپ ﷺ کے فراق میں رویا

(265)۔عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ؓ قَالَ كَانَ الْمَسْجِدُ مَسْقُوفًا عَلٰى جُذُوعٍ مِنْ نَخْلٍ ، فَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا خَطَبَ يَقُومُ إِلٰى جِذْعٍ مِنْهَا ، فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ فَكَانَ عَلَيْهِ ، فَسَمِعْنَا لِذٰلِكَ الْجِذْعِ صَوْتًا كَصَوْتِ الْعِشَارِ حَتّٰى جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا فَسَكَنَتْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ فَحَنَّ الْجِذْعُ وَفِي رِوَايَةٍ فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ صِيَاحَ الصَّبِيِّ ، ثُمَّ نَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَضَمَّهَا إِلَيْهِ تَئِنُّ أَنِينَ الصَّبِيِّ الَّذِي يُسَكَّنُ رَوَاهُمَا الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم:٣٥٨٤۔٣٥٨٥]۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ ؓ فرماتے ہیں کہ مسجد شریف کی چھت کھجور کے تنوں سے بنائی گئی تھی۔ نبی کریم ﷺ ان میں سے ایک تنے کے ساتھ ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ جب آپ ﷺ کے لیے منبر بنایا گیا تو آپ اس منبر پر کھڑے ہو گئے۔ ہم نے اس تنے کو اس اونٹنی کی طرح روتے ہوئے سنا جس کا بچہ گم ہو گیا ہو۔ حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ منبر سے اترے اور اپنا ہاتھ مبارک اس پر رکھا تو وہ خاموش ہو گیا۔ ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ وہ تنا شدید رویا۔ ایک اور روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ اس تنے نے بچے جیسی چیخ ماری پھر نبی کریم ﷺ نے نیچے اتر کر اسے گلے سے لگا لیا تو وہ تنا بچے کی طرح سسکیاں لیتا لیتا چپ ہو گیا۔

اَطَاعَةُ الْجَبَلُ

پہاڑ نے آپ ﷺ کی اطاعت کی

(266)۔عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَعِدَ أُحُدًا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ

فَرَجِفَ بِهِم ، فَقَالَ اُثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم:٣٦٧٥، ترمذی حدیث رقم:٣٦٩٧ ، ابو داؤد حدیث رقم:٤٦٥١]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ احد پہاڑ پر چڑھے۔ ابو بکر، عمر اور عثمان ہمراہ تھے۔ پہاڑ لرزنے لگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اُحد رُک جا۔ تیرے اوپر ایک نبی ہے، ایک صدیق ہے اور دو شہید ہیں۔

صَارَتِ الْكُدْيَةُ كَثِيبًا

پتھر کی چٹان ریت کے ٹیلے کی طرح نرم ہو گئی

(267)۔ عَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ اِنَّا يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْفِرُ ، فَعَرَضَتْ كُدْيَةٌ شَدِيدَةٌ فَجَاءُوا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوا هٰذِهٖ كُدْيَةٌ عَرَضَتْ فِى الْخَنْدَقِ ، فَقَالَ اَنَا نَازِلٌ ثُمَّ قَامَ وَبَطْنُهُ مَعْصُوبٌ بِحَجَرٍ ، وَلَبِثْنَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ لَا نَذُوقُ ذَوَاقًا ، فَاَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ الْمِعْوَلَ فَضَرَبَ فَعَادَ كَثِيبًا اَهْيَلَ اَوْ اَهْيَمَ رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم:٤١٠١]۔

ترجمہ: حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ ہم خندق کے دن گڑھا کھود رہے تھے۔ کھدائی کے دوران ایک سخت چٹان سامنے آ گئی۔ لوگ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ خندق میں یہ چٹان درپیش ہے۔ فرمایا: میں نیچے آتا ہوں۔ پھر آپ ﷺ کھڑے ہو گئے۔ آپ ﷺ نے پیٹ مبارک پر پتھر باندھ رکھا تھا۔ ہم سب تین دن سے بھوکے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے کدال (پھاوڑہ) پکڑا اور ایک ہی ضرب لگائی۔ وہ چٹان ریت کے ٹیلے کی طرح بکھر گئی۔

شَاهَتْ وُجُوهُ الْاَعْدَآءِ

دشمنوں کے چہرے بگڑ گئے

(268)۔ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ ؓ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حُنَيْنًا ، فَوَلّٰى صَحَابَةُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، فَلَمَّا غَشُوا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَزَلَ عَنِ الْبَغْلَةِ ، ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ مِنَ الْاَرْضِ ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهٖ وُجُوهَهُم ، فَقَالَ شَاهَتِ الْوُجُوهُ ، فَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْهُمْ اِنْسَانًا اِلَّا مَلَاَ عَيْنَيْهِ تُرَابًا بِتِلْكَ الْقَبْضَةِ فَوَلَّوْا مُدْبِرِينَ ، فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ وَقَسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ غَنَائِمَهُمْ بَيْنَ

الْمُسْلِمِينَ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:٤٦١٩]۔

ترجمہ: حضرت سلمہ بن اکوع ؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوہ حنین میں تھے۔ رسول اللہ ﷺ کے بعض صحابہ شکست کھانے لگے۔ جب رسول اللہ ﷺ کا گھیراؤ کر لیا گیا تو آپ خچر سے اترے، پھر مٹی سے ایک مٹھی بھری، پھر اسے دشمنوں کے منہ کی طرف اچھال دیا اور فرمایا "چہرے بگڑ گئے"۔ ان میں سے کوئی آدمی ایسا نہ تھا جس کی آنکھیں اس مٹھی بھر مٹی سے بھر نہ گئی ہوں۔ وہ سب پیٹھ دے کر بھاگ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں شکست دی اور ان کا چھوڑا ہوا مالِ غنیمت نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں میں تقسیم فرمایا۔

شَكَا اِلَيْهِ الْجَمَلُ

اونٹ نے آپ ﷺ سے اپنی مشکل کی شکایت کی

(269)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ جَعْفَرَ ؓ قَالَ اَرْدَفَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَلْفَهُ ذَاتَ يَوْمٍ فَاَسَرَّ اِلَيَّ حَدِيثًا لَا اُحَدِّثُ بِهٖ اَحَدًا مِنَ النَّاسِ ، وَكَانَ اَحَبُّ مَا اسْتَتَرَ بِهٖ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِحَاجَتِهٖ هَدَفًا اَوْ حَائِشَ نَخْلٍ ، فَدَخَلَ حَائِطًا لِرَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ، فَاِذَا جَمَلٌ ، فَلَمَّا رَاَى النَّبِيَّ ﷺ حَنَّ وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ ، فَاَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ فَمَسَحَ ذِفْرَاهُ ، فَسَكَتَ ، فَقَالَ مَنْ رَبُّ هٰذَا الْجَمَلِ ، لِمَنْ هٰذَا الْجَمَلُ ؟ فَجَاءَ فَتًى مِنَ الْاَنْصَارِ ، فَقَالَ لِي يَارَسُولَ اللّٰهِ ، فَقَالَ اَفَلَا تَتَّقِي اللّٰهَ فِي هٰذِهِ الْبَهِيمَةِ الَّتِي مَلَّكَكَ اللّٰهُ اِيَّاهَا؟ فَاِنَّهُ شَكٰى اِلَيَّ اَنَّكَ تُجِيعُهُ وَتُدْئِبُهُ رَوَاهُ اَبُودَاوُد [ابو داؤد حدیث رقم:٢٥٤٩ ، ابن ماجۃ حدیث رقم:٣٤٠]۔ الحدیث صحیح واصلہ فی مسلم حدیث رقم:٧٧٤۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن جعفر ؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے سواری پر بٹھایا۔ آپ نے مجھے ایک راز کی بات بتائی۔ میں وہ بات کسی آدمی کو نہیں بتاتا۔ رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کے لیے کسی ٹیلے یا کھجور کی جھاڑی کی اوٹ پسند فرماتے تھے۔ آپ ﷺ ایک انصاری آدمی کی چاردیواری میں داخل ہوئے۔ وہاں ایک اونٹ تھا۔ اس نے جب نبی کریم ﷺ کو دیکھا تو رونے لگا اور اس کی آنکھیں بھر آئیں۔ نبی کریم ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے۔ اس کے سر پر ہاتھ مبارک پھیرا۔ اونٹ خاموش ہو گیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا اس اونٹ کا مالک کون ہے؟ یہ اونٹ کس کا ہے؟ انصاریوں میں سے ایک نوجوان آیا اس نے کہا یا رسول اللہ میرا ہے۔ فرمایا: کیا تم اس بے

زبان کے معاملے میں اللہ سے نہیں ڈرتے جس نے اسے تمہاری ملکیت بنایا ہے۔ اس نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ تم اسے بھوکا رکھتے ہو اور کام زیادہ لیتے ہو۔

شَكَتْ اِلَيْهِ الْحُمَّرَةُ

چڑیا نے آپ ﷺ سے شکایت کی

(270)۔عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي سَفَرٍ ، فَانطَلَقَ لِحَاجَتِهِ فَرَأَيْنَا حُمَّرَةً مَعَهَا فَرْخَانِ ، فَأَخَذْنَا فَرْخَيْهَا ، فَجَاءَتِ الْحُمَّرَةُ فَجَعَلَتْ تَفَرَّشُ ، فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ مَنْ فَجَعَ هٰذِهِ بِوَلَدِهَا ؟ رُدُّوا وَلَدَهَا اِلَيْهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُد[ابو داؤد حدیث رقم:٢٦٧٥]۔ صَحِيْح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ آپ ﷺ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے۔ ہم نے ایک چڑیا دیکھی جس کے ساتھ دو بچے تھے۔ ہم نے اس کا ایک بچہ پکڑ لیا۔ چڑیا آ کر ہمارے اوپر چکر لگانے لگی۔ اتنے میں نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: اسے اس کے بچے کی وجہ سے کس نے پریشان کیا ہے؟ اس کا بچہ اسے واپس کر دو۔

شَهَادَتُ الذِّئْبِ

بھیڑیے کی گواہی

(271)۔عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ جَاءَ ذِئْبٌ اِلٰى رَاعِي غَنَمٍ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِي حَتّٰى انْتَزَعَهَا مِنْهُ ، قَالَ فَصَعِدَ الذِّئْبُ عَلٰى تَلٍّ فَأَقْعٰى وَاسْتَثْفَرَ ، وَ قَالَ قَدْ عَمَدْتُ اِلٰى رِزْقٍ رَزَقَنِيهِ اللّٰهُ أَخَذْتُهُ ، ثُمَّ انْتَزَعْتَهُ مِنِّي ، فَقَالَ الرَّجُلُ تَاللّٰهِ اِنْ رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ ، فَقَالَ ذِئْبٌ ، أَعْجَبُ مِنْ هٰذَا رَجُلٌ فِي النَّخَلَاتِ بَيْنَ الْحَرَّتَيْنِ يُخْبِرُكُمْ بِمَا مَضٰى وَمَا هُوَ كَائِنٌ بَعْدَكُمْ ، قَالَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَهُوْدِيًّا فَجَاءَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ وَأَسْلَمَ رَوَاهُ أَحْمَدُ[مسند احمد حدیث رقم:٨٠٨٣]۔ قَالَ ابْنُ حَجَرٍ اِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک بھیڑیا بکریوں کے ریوڑ کے پاس آیا اور اس میں سے ایک بکری پکڑ لی۔ چرواہے نے اسے تلاش کیا اور اس سے بکری چھین لی۔ فرمایا کہ وہ بھیڑیا ایک چٹان پر چڑھ کر کتے کی طرح

بیٹھ کر دم ہلانے لگا اور کہنے لگا میں نے اللہ کے دیے ہوئے رزق کے حصول کی کوشش کی اور اسے پکڑ لیا۔ مگر تم نے اسے مجھ سے چھین لیا۔ اس آدمی نے کہا اللہ کی قسم میں نے آج کی طرح بھیڑیے کو بات کرتے کبھی نہیں سنا۔ بھیڑیے نے کہا اس سے بھی حیرت انگیز وہ آدمی ہے جو دو پہاڑوں کے درمیان والے نخلستان میں تمہیں بتاتا ہے جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ تمہارے بعد ہونے والا ہے۔ فرمایا کہ وہ گڈریا یہودی تھا۔ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آیا۔ ساری بات بتائی اور مسلمان ہو گیا۔

شَهَادَتُ الضَّبِّ

سوسمار (گوہ) کی گواہی

(272)۔عَنْ عُمَرَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ فِي مَحْفِلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ اِذْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ قَدْ صَادَ ضَبًّا ، فَقَالَ مَنْ هٰذَا؟ قَالُوا نَبِيُّ اللّٰهِ ، فَقَالَ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى لَا آمَنْتُ بِكَ أَوْ يُؤْمِنَ بِكَ هٰذَا الضَّبُّ ، وَطَرَحَهُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَا ضَبُّ ، فَأَجَابَهُ بِلِسَانٍ مُبِيْنٍ يَسْمَعُهُ الْقَوْمُ جَمِيْعًا ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا زَيْنَ مَنْ وَافَى الْقِيَامَةَ ، قَالَ مَنْ تَعْبُدُ ؟ قَالَ الَّذِيْ فِي السَّمَاءِ عَرْشُهُ ، وَفِي الْاَرْضِ سُلْطَانُهُ ، وَفِي الْبَحْرِ سَبِيْلُهُ ، وَفِي الْجَنَّةِ رَحْمَتُهُ ، وَفِي النَّارِ عِقَابُهُ ، قَالَ فَمَنْ أَنَا ؟ قَالَ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ، وَخَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ ، وَقَدْ أَفْلَحَ مَنْ صَدَّقَكَ ، وَخَابَ مَنْ كَذَّبَكَ ، فَأَسْلَمَ الْاَعْرَابِيُّ رَوَاهُ عِيَاض فِي الشِّفَاء وَابْنُ الْجَوْزِي فِي الْوَفَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم[الشفاء ١/٢٠٤، الوفا ١/٣٣٦]۔

ترجمہ: حضرت عمر ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کی محفل میں تھے۔ اتنے میں ایک دیہاتی آیا جس نے سوسمار کو شکار کر کے پکڑا ہوا تھا۔ کہنے لگا یہ کون ہے؟ صحابہ کرام نے بتایا یہ اللہ کے نبی ہیں۔ کہنے لگا لات اور عزیٰ کی قسم میں تم پر اس وقت تک ایمان نہیں لاؤں گا جب تک یہ سوسمار تم پر ایمان نہ لے آئے۔ یہ کہا اور سوسمار کو نبی کریم ﷺ کے سامنے پھینک دیا۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے سوسمار! اس نے بڑی واضح زبان کے ساتھ جواب دیا جسے تمام لوگوں نے سنا۔ کہنے لگا میں حاضر ہوں اور ہر خدمت کے لیے تیار ہوں اے قیامت کے دن لجپالوں کے لجپال۔ فرمایا: تم کس کی عبادت کرتے ہو؟ اس نے کہا اس ذات کی جس کا عرش آسمانوں کے اوپر ہے، جس کی بادشاہی زمین میں

ہے، جس کے راستے سمندر میں ہیں، جس کی رحمت جنت میں ہے، جس کی ناراضگی جہنم میں ہے۔ فرمایا میں کون ہوں؟ اس نے کہا رب العالمین کے رسول اور آخری نبی۔ وہ فلاح پا گیا جس نے آپ کی تصدیق کی اور وہ رسوا ہوا جس نے آپ کو جھٹلایا۔ وہ دیہاتی مسلمان ہو گیا۔

شَهَادَةُ الظَّبْيَةِ

ہرنی کی گواہی

(273)۔عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیْ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاُمِّ سَلْمَةَ ﷺ قَالُوا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِی الصَّحْرَآءِ، فَاِذَا مُنَادٍ يُنَادِی، يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، فَالْتَفَتَ، فَلَمْ يَرَ شَيْئًا، ثُمَّ الْتَفَتَ، فَاِذَا ظَبْيَةٌ مَوْثُوقَةٌ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْنُ مِنِّی، فَدَنَا مِنْهَا، فَقَالَ هَلْ لَكِ مِنْ حَاجَةٍ؟ قَالَتْ نَعَمْ، اِنَّ لِی خِشْفَيْنِ فِی ذٰلِكَ الْجَبَلِ، فَحُلَّنِی حَتّٰی اَذْهَبَ فَاُرْضِعَهُمَا ثُمَّ اَرْجِعَ اِلَيْكَ، قَالَ وَتَفْعَلِيْنَ؟ قَالَتْ عَذَّبَنِیَ اللّٰهُ عَذَابَ الْعِشَارِ اِنْ لَّمْ اَفْعَلْ، فَاَطْلَقَهَا، فَذَهَبَتْ فَاَرْضَعَتْ خِشْفَيْهَا ثُمَّ رَجَعَتْ، فَاَوْثَقَهَا النَّبِیُّ ﷺ، وَانْتَبَهَ الْاَعْرَابِیُّ، فَقَالَ اَلَكَ حَاجَةٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ نَعَمْ تُطْلِقُ هٰذِهٖ، فَاَطْلَقَهَا، فَذَهَبَتْ تَعْدُوْ، وَتَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ رَوَاهُ ابْنُ الْجَوْزِی فِی الْوَفَا وَعِيَاض فِی الشِّفَآءِ [الشفاء ۱/۲۰۷، الوفا ۱/۳۳۵]۔ اَلْحَدِيْثُ ضَعِيْفٌ جِدًّا

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری، حضرت ابن عباس اور حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہم تینوں فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ صحرا میں تھے۔ ایک آواز دینے والے نے آواز دی، یا رسول اللہ۔ آپ ﷺ نے دھیان دیا مگر کوئی چیز نہ دیکھی۔ پھر دوبارہ متوجہ ہوئے تو ایک ہرنی پر نظر پڑی جو بندھی ہوئی تھی۔ اس نے کہا یا رسول اللہ میرے قریب تشریف لائیے۔ آپ اس کے قریب تشریف لے گئے۔ فرمایا: تمہاری کوئی حاجت ہے؟ اس نے کہا جی ہاں۔ اس پہاڑ میں میرے دو بچے ہیں۔ آپ مجھے کھول دیں تاکہ میں انہیں جا کر دودھ پلاؤں اور پھر آپ کے پاس واپس آ جاؤں۔ فرمایا: ایسا ہی کرو گی؟ اس نے کہا اگر ایسا نہ کروں تو اللہ مجھے بدمعاشی کا ٹیکس لینے والوں جیسا عذاب دے۔ آپ نے اسے کھول دیا۔ وہ چلی گئی اپنے بچوں کو دودھ پلایا اور واپس آ گئی۔ نبی کریم ﷺ نے اسے باندھ دیا۔ اتنے میں دیہاتی جاگ گیا۔ (جس نے اسے شکار کر کے قید کر رکھا تھا)۔ اس نے کہا یا رسول اللہ مجھ سے کوئی کام ہے؟ فرمایا ہاں۔ اسے

آزاد کر دو۔ اس نے اسے آزاد کر دیا۔ وہ تیزی سے بھاگ گئی اور کہہ رہی تھی میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

نَبْعُ الْمَآءِ مِنْ اَصَابِعِهٖ ﷺ

آپ ﷺ کی انگلیوں سے پانی پھوٹ پڑا

(274)۔عَنْ اَنَسٍ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَحَانَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ، فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوْءَ فَلَمْ يَجِدُوْهُ، فَاُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِوَضُوْءٍ، فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِی ذٰلِكَ الْاِنَاءِ يَدَهٗ، فَاَمَرَ النَّاسَ اَنْ يَّتَوَضَّؤُا مِنْهُ، فَرَاَيْتُ الْمَآءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ، فَتَوَضَّاَ النَّاسُ حَتّٰی تَوَضَّؤُا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم: ۱۶۹، ۳۵۷۳، مسلم حدیث رقم: ۵۹۴۲، ترمذی حدیث رقم: ۳۶۳۱، نسائی حدیث رقم: ۷۶]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ عصر کی نماز کا وقت ہو چکا ہے۔ لوگوں نے وضو کا پانی تلاش کیا۔ مگر انہیں پانی نہ ملا۔ نبی کریم ﷺ کے پاس وضو کا برتن لایا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس برتن میں اپنا ہاتھ مبارک ڈالا۔ اور لوگوں کو حکم دیا کہ سب لوگ اس میں وضو کرو۔ میں نے پانی کو آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پھوٹتے دیکھا۔ لوگوں نے وضو کیا حتیٰ کہ آخری آدمی نے بھی وضو کر لیا۔

(275)۔وَعَنْهُ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ ﷺ بِاِنَاءٍ وَهُوَ بِالزَّوْرَاءِ، فَوَضَعَ يَدَهٗ فِی الْاِنَاءِ، فَجَعَلَ الْمَآءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ، فَتَوَضَّاَ الْقَوْمُ، قَالَ قَتَادَةُ، قُلْتُ لِاَنَسٍ كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ ثَلٰثَمِائَةٍ اَوْزُهَاءَ ثَلٰثِمِائَةٍ رَوَاهُ الْبُخَارِی وَالْاَحَادِيْثُ مِثْلُ ذٰلِكَ كَثِيْرَةٌ [بخاری حدیث رقم: ۳۵۷۲]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ ہی فرماتے ہیں کہ زوراء کے مقام پر نبی کریم ﷺ کے پاس ایک برتن لایا گیا۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک برتن میں رکھا۔ پانی آپ ﷺ کی انگلیوں کے درمیان سے پھوٹنے لگا۔ سب لوگوں نے وضو کیا۔ حضرت قتادہ ﷺ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس ﷺ سے پوچھا آپ لوگوں کی تعداد کیا تھی؟ فرمایا: تین سو یا تین سو سے کچھ زائد۔ اس طرح کی احادیث کی تعداد بہت زیادہ ہے۔

(276)۔وَعَنِ الْبَرَآءِ ﷺ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ اَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً، وَالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ

فَنَزَحْنَاهَا ، حَتّٰى لَمْ نَتْرُكْ فِيهَا قَطْرَةً ، فَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى شَفِيرِ الْبِئْرِ ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ وَمَجَّ فِي الْبِئْرِ ، فَمَكَثْنَا غَيْرَ بَعِيدٍ ، ثُمَّ اسْتَقَيْنَا حَتّٰى رَوِينَا وَرَوِيَتْ اَوْ صَدَرَتْ رِكَابُنَا رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:۳۵۷۷]۔

ترجمہ: حضرت براء ؓ فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے دن ہم چودہ سو آدمی تھے۔ حدیبیہ ایک کنویں کا نام ہے۔ ہم نے اسے خالی کر دیا حتیٰ کہ اس میں قطرہ بھی باقی نہ بچا۔ نبی کریم ﷺ کنویں کے کنارے پر بیٹھ گئے۔ آپ نے کچھ پانی منگوایا اور کلی کر کے کنویں میں گرا دیا۔ ہم نے تھوڑا انتظار کیا۔ پھر ہم نے خوب پانی پیا حتیٰ کہ ہم خود بھی سیر ہو گئے اور ہماری سواریاں بھی سیر ہو گئیں۔

(277)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُودٍ ؓ قَالَ كُنَّا نَعُدُّ الْاٰيَاتِ بَرَكَةً وَاَنْتُمْ تَعُدُّونَهَا تَخْوِيفًا ، كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي سَفَرٍ ، فَقَلَّ الْمَاءُ ، فَقَالَ اطْلُبُوا فَضْلَةً مِنْ مَاءٍ ، فَجَاءُوا بِاِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ قَلِيلٌ فَاَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْاِنَاءِ ، ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الطَّهُورِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللّٰهِ ، فَلَقَدْ رَاَيْتُ الْمَاءَ يَنْبَعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:۳۵۷۹ ، ترمذی حدیث رقم:۳۶۳۳]۔ نعد ای نحتسب و نعتقد

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ ہم حضور کے معجزات کو برکت (اور کمالات) کے طور پر اعتقاد کرتے تھے اور تم لوگ انہیں (کفار کو) خوف دلانے کا ذریعہ سمجھتے ہو۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے۔ پانی کی کمی ہو گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بچا کھچا پانی لے آؤ۔ لوگ ایک برتن لے آئے جس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک برتن میں ڈالا۔ پھر فرمایا: برکت والے پاک پانی کے لیے آ جاؤ اور برکت اللہ کی طرف سے ہے۔ میں نے خود دیکھا کہ پانی رسول اللہ ﷺ کی انگلیوں میں سے پھوٹ رہا تھا۔ اور جب کھانا کھایا جا رہا ہوتا تھا تو ہم اسے تسبیح کرتے ہوئے سنا کرتے تھے۔

نُزُولُ الْغَيْثِ بِدُعَائِهٖ ﷺ

آپ ﷺ کی دعا سے بارش کا برسنا

(278)۔عَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ اَصَابَ اَهْلَ الْمَدِينَةِ قَحْطٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَبَيْنَمَا هُوَ

يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذْ قَامَ رَجُلٌ ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْكُرَاعُ ، وَهَلَكَتِ الشَّاءُ ، فَادْعُ اللّٰهَ يَسْقِينَا ، فَمَدَّ يَدَيْهِ وَدَعَا ، قَالَ اَنَسٌ وَاِنَّ السَّمَاءَ لَمِثْلُ الزُّجَاجَةِ فَهَاجَتْ رِيحٌ ، اَنْشَاَتْ سَحَابًا ، ثُمَّ اجْتَمَعَ ، ثُمَّ اَرْسَلَتِ السَّمَاءُ عَزَالِيَهَا ، فَخَرَجْنَا نَخُوضُ الْمَاءَ حَتّٰى اَتَيْنَا مَنَازِلَنَا فَلَمْ نَزَلْ نُمْطَرُ اِلَى الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى ، فَقَامَ اِلَيْهِ ذٰلِكَ الرَّجُلُ اَوْ غَيْرُهُ ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ فَادْعُ اللّٰهَ يَحْبِسْهُ ، فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا ، فَنَظَرْتُ اِلَى السَّحَابِ تَصَدَّعَ حَوْلَ الْمَدِينَةِ كَاَنَّهَا اِكْلِيلٌ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:۳۵۸۲ ، ابو داؤد حدیث رقم:۱۱۷۴]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اہل مدینہ پر قحط سالی آ گئی۔ جب آپ ﷺ جمعے کے دن خطبہ دے رہے تھے تو اس دوران ایک آدمی کھڑا ہو گیا۔ اس نے کہا یا رسول اللہ ڈنگر ہلاک ہو گئے اور بکریاں ہلاک ہو گئیں۔ اللہ سے دعا فرمائیے ہمیں سیراب کرے۔ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک اٹھائے اور دعا فرمائی۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ آسمان فانوس کی طرح صاف تھا۔ اچانک تیز ہوا چلی، بادل اٹھے، پھر اکٹھے ہو گئے، پھر آسمان نے اپنا ذخیرۂ آب انڈیل دیا۔ ہم پانی کو چیرتے ہوئے نکلے اور اپنے گھروں میں پہنچے۔ اگلے جمعے تک بارش ہوتی رہی۔ وہی آدمی یا کوئی دوسرا آپ ﷺ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور کہا یا رسول اللہ مکان گر چلے ہیں۔ اللہ کریم سے دعا فرمائیے بارش کو روک لے۔ آپ مسکرائے۔ پھر فرمایا۔ (اے اللہ) ہمارے ارد گرد بارش برسے ہم پر نہ برسے۔ میں نے دیکھا کہ بادل مدینہ منورہ کے ارد گرد بکھر گئے جیسے کپڑے کے پیوند ہوں۔

تَكْثِيرُ الطَّعَامِ

کھانا زیادہ ہو جانے کا معجزہ

(279)۔عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ ؓ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ فَاَصَابَنَا جَهْدٌ حَتّٰى هَمَمْنَا اَنْ نَنْحَرَ بَعْضَ ظَهْرِنَا فَاَمَرَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ فَجَمَعْنَا مَزَاوِدَنَا ، فَبَسَطْنَا لَهٗ نِطَعًا ، فَاجْتَمَعَ زَادُ الْقَوْمِ عَلَى النِّطَعِ ، قَالَ فَتَطَاوَلْتُ لِاَحْزُرَهٗ كَمْ هُوَ ؟ فَحَزَرْتُهٗ كَرَبْضَةِ الْعَنْزِ وَنَحْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً ، قَالَ فَاَكَلْنَا حَتّٰى شَبِعْنَا جَمِيعًا ، ثُمَّ حَشَوْنَا جُرُبَنَا ، فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ هَلْ مِنْ وَضُوءٍ ؟ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ بِاِدَاوَةٍ فِيهَا نُطْفَةٌ فَاَفْرَغَهَا فِي قَدَحٍ ، فَتَوَضَّاْنَا كُلُّنَا نُدَغْفِقُهٗ

دُغْفَقَةً ، اَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً ، قَالَ ثُمَّ جَاءَ بَعْدَ ذٰلِكَ ثَمَانِيَةٌ ، فَقَالُوا هَلْ مِنْ طَهُوْرٍ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَرَغَ الْوَضُوْءُ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:٤٥١٨]۔

ترجمہ: حضرت سلمہ بن اکوع ؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک غزوہ کے لیے نکلے۔ راستے میں ہمیں شدید بھوک لگی حتیٰ کہ ہم نے اپنی سواری کے بعض اونٹ ذبح کرنے کا ارادہ کر لیا۔ نبی کریم ﷺ نے ہمیں حکم دیا اور ہم نے اپنا زادِ سفر اکٹھا کر دیا۔ ہم نے اس کے لیے ایک دسترخوان بچھایا۔ دسترخوان پر سب لوگوں کے پاس موجود کھانا جمع ہو گیا۔ فرمایا میں نے گردن اٹھا کر دیکھا تا کہ اندازہ لگا سکوں کہ کھانا کتنا ہے۔ میں نے اندازہ لگایا کہ بیٹھی ہوئی بکری کے برابر ڈھیر لگ گیا ہے۔ جبکہ ہم چودہ سو آدمی تھے۔ فرماتے ہیں کہ ہم نے کھانا کھایا حتیٰ کہ ہم سب سیر ہو گئے۔ پھر ہم نے اپنے اپنے تھیلے بھی بھر لیے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وضو کا پانی ہے؟ ایک آدمی برتن لے کر آیا جس میں معمولی سا پانی تھا۔ آپ نے اس پانی کو ایک پیالے میں ڈال دیا اور ہم سب نے اس سے وضو کیا اور چودہ سو آدمیوں نے بے تحاشا پانی استعمال کیا۔ اسکے بعد آٹھ آدمی مزید آ گئے۔ انہوں نے پوچھا کیا وضو کے لیے پانی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وضو ہو چکا۔

(280)۔وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِی بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ ﷺ ثَلٰثِیْنَ وَمِائَةً ، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ هَلْ مَعَ اَحَدِكُمْ طَعَامٌ ؟ فَاِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ اَوْ نَحْوُهٗ ، فَعُجِنَ ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌّ طَوِیْلٌ بِغَنَمٍ یَسُوْقُهَا ، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَبَیْعٌ اَمْ عَطِیَّةٌ اَوْ قَالَ هِبَةٌ ؟ قَالَ لَا بَلْ بَیْعٌ ، قَالَ فَاشْتَرٰی مِنْهُ شَاةً ، فَصُنِعَتْ وَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِسَوَادِ الْبَطْنِ یُشْوٰی ، وَایْمُ اللّٰهِ مَا مِنْ ثَلٰثِیْنَ وَمِائَةٍ اِلَّا قَدْ حَزَّ لَهٗ حُزَّةً مِنْ سَوَادِ بَطْنِهَا اِنْ كَانَ شَاهِدًا اَعْطَاهُ اِیَّاهُ ، وَاِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَاهَا لَهٗ ، ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا قَصْعَتَیْنِ فَاَكَلْنَا اَجْمَعُوْنَ وَشَبِعْنَا ، وَفَضَلَ فِی الْقَصْعَتَیْنِ فَحَمَلْتُهٗ عَلَى الْبَعِیْرِ اَوْ كَمَا قَالَ رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم:٥٣٨٢]۔

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم ایک سو تیس آدمی نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے کسی کے پاس کچھ کھانا ہے؟ ایک آدمی کے پاس ایک صاع یا اس کے لگ بھگ آٹا تھا۔ وہ آٹا گوندھا گیا۔ پھر پراگندہ بالوں والا لمبے قد کا ایک مشرک آدمی بکریاں ہانکتا ہوا پہنچ گیا۔ نبی کریم ﷺ نے اسے فرمایا بکری بیچو گے یا عطیہ یا شاید فرمایا کہ ہبہ کے طور پر دو گے؟ اس نے کہا نہیں بلکہ بیچوں گا۔ آپ ﷺ نے اس سے ایک بکری خرید لی۔ وہ بکری ذبح کی گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے کلیجی بھوننے کا حکم دیا۔ اللہ کی قسم

ایک سو تیس آدمیوں میں سے ہر ایک کو آپ نے کلیجی میں سے ٹکڑا عطا فرمایا۔ جو حاضر تھے انہیں دے دیا اور جو غیر حاضر تھے ان کے لیے رکھ دیا گیا۔ پھر باقی گوشت دو برتنوں میں ڈال دیا۔ ہم سب نے کھایا اور سیر ہو گئے۔ اور دونوں برتنوں میں کھانا بچ گیا۔ میں نے اسے اونٹ پر لاد لیا۔

اَلْبَرَكَةُ فِی اللَّبَنِ

دودھ میں برکت

(281)۔عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ ، اَللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِنْ كُنْتُ لَاَعْتَمِدُ بِكَبِدِیْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْجُوْعِ ، وَاِنْ كُنْتُ لَاَشُدُّ الْحَجَرَ عَلٰى بَطْنِیْ مِنَ الْجُوْعِ ، وَلَقَدْ قَعَدْتُ یَوْمًا عَلٰى طَرِیْقِهِمُ الَّذِیْ یَخْرُجُوْنَ مِنْهُ ، فَمَرَّ اَبُوْ بَكْرٍ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ اٰیَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ ، مَا سَاَلْتُهٗ اِلَّا لِیُشْبِعَنِیْ ، فَمَرَّ وَلَمْ یَفْعَلْ ، ثُمَّ مَرَّ بِیْ عُمَرُ ، فَسَاَلْتُهٗ عَنْ اٰیَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ ، مَاسَاَلْتُهٗ اِلَّا لِیُشْبِعَنِیْ ، فَمَرَّ وَلَمْ یَفْعَلْ ، ثُمَّ مَرَّ بِیْ اَبُو الْقَاسِمِ ﷺ فَتَبَسَّمَ حِیْنَ رَاٰنِیْ ، وَعَرَفَ مَا فِیْ نَفْسِیْ ، وَمَا فِیْ وَجْهِیْ ، ثُمَّ قَالَ یَا اَبَا هِرٍّ ، قُلْتُ لَبَّیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، قَالَ الْحَقْ ، وَمَضٰى ، وَاتَّبَعْتُهٗ ، فَدَخَلَ فَاسْتَاْذَنَ فَاَذِنَ لِیْ ، فَدَخَلَ فَوَجَدَ لَبَنًا فِیْ قَدَحٍ ، فَقَالَ مِنْ اَیْنَ هٰذَا اللَّبَنُ ؟ قَالُوْا هَدَاهُ لَكَ فُلَانٌ اَوْ فُلَانَةٌ ، قَالَ یَا اَبَا هِرٍّ ، قُلْتُ لَبَّیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، قَالَ الْحَقْ اِلٰى اَهْلِ الصُّفَّةِ ، فَادْعُهُمْ لِیْ ، قَالَ وَاَهْلُ الصُّفَّةِ اَضْیَافُ الْاِسْلَامِ لَا یَاْوُوْنَ عَلٰى اَهْلٍ وَلَا مَالٍ وَلَا عَلٰى اَحَدٍ ، اِذَا اَتَتْهُ صَدَقَةٌ بَعَثَ بِهَا اِلَیْهِمْ ، وَلَمْ یَتَنَاوَلْ مِنْهَا شَیْئًا ، وَاِذَا اَتَتْهُ هَدِیَّةٌ اَرْسَلَ اِلَیْهِمْ وَاَصَابَ مِنْهَا وَاَشْرَكَهُمْ فِیْهَا ، فَسَاءَنِیْ ذٰلِكَ ، فَقُلْتُ وَمَا هٰذَا اللَّبَنُ فِیْ اَهْلِ الصُّفَّةِ ، كُنْتُ اَحَقَّ اَنْ اُصِیْبَ مِنْ هٰذَا اللَّبَنِ شَرْبَةً اَتَقَوّٰى بِهَا ، فَاِذَا جَاءُوْا اَمَرَنِیْ ، فَكُنْتُ اَنَا اُعْطِیْهِمْ وَمَا عَسٰى اَنْ یَبْلُغَنِیْ مِنْ هٰذَا اللَّبَنِ وَلَمْ یَكُنْ مِنْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَطَاعَةِ رَسُوْلِهٖ بُدٌّ ، فَاَتَیْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ ، فَاَقْبَلُوْا فَاسْتَاْذَنُوْا فَاَذِنَ لَهُمْ وَاَخَذُوْا مَجَالِسَهُمْ مِنَ الْبَیْتِ ، قَالَ یَا اَبَا هِرٍّ ، قُلْتُ لَبَّیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، قَالَ خُذْ فَاَعْطِهِمْ فَاَخَذْتُ الْقَدَحَ ، فَجَعَلْتُ اُعْطِیْهِ الرَّجُلَ فَیَشْرَبُ حَتّٰى یَرْوٰى ، ثُمَّ یَرُدُّ عَلَیَّ الْقَدَحَ فَاُعْطِیْهِ الرَّجُلَ فَیَشْرَبُ حَتّٰى یَرْوٰى ، ثُمَّ یَرُدُّ عَلَیَّ الْقَدَحَ حَتَّى انْتَهَیْتُ اِلَى النَّبِیِّ ﷺ وَقَدْ رَوِیَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ ، فَاَخَذَ الْقَدَحَ فَوَضَعَهٗ عَلٰى یَدِهٖ

فَنَظَرَ إِلَيَّ فَتَبَسَّمَ ، فَقَالَ يَا اَبَا هِرٍّ ، قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، قَالَ بَقِيتُ اَنَا وَاَنْتَ ، قُلْتُ صَدَقْتَ يَارَسُولَ اللّٰهِ ، قَالَ اقْعُدْ فَاشْرَبْ فَقَعَدْتُ فَشَرِبْتُ فَقَالَ اشْرَبْ ، فَشَرِبْتُ فَمَا زَالَ يَقُولُ اشْرَبْ حَتّٰى قُلْتُ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَجِدُ لَهُ مَسْلَكًا ، قَالَ فَاَرِنِي فَاَعْطَيْتُهُ الْقَدَحَ ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَسَمّٰى وَشَرِبَ الْفَضْلَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:٦٤٥٢]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ اللہ وہی ہے جس کے سواہ کوئی معبود نہیں۔ میں بھوک کی وجہ سے پیٹ کے بل زمین پر لیٹا رہتا تھا اور کبھی بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتا تھا۔ ایک دن میں صحابہ کے راستے میں بیٹھ گیا جہاں سے وہ نکل رہے تھے۔ جب ابوبکر ؓ گزرے تو میں نے ان سے قرآن کی آیت کے بارے میں سوال کیا۔ میں نے یہ سوال اس لیے کیا تھا کہ وہ مجھے رجائیں۔ وہ گزر گئے اور ایسا نہ کیا۔ پھر میرے پاس سے عمر ؓ گزرے، میں نے ان سے قرآن کی آیت کے بارے میں سوال کیا۔ میں نے ان سے سوال اس لیے کیا تھا تا کہ وہ مجھے رجائیں۔ وہ بھی گزر گئے اور ایسا نہ کیا۔ پھر میرے پاس سے ابوالقاسم ﷺ گزرے۔ آپ مجھے دیکھتے ہی مسکرانے لگے اور سمجھ لیا جو میرے دل میں تھا اور جو میرے چہرے پر تھا۔ پھر فرمایا: اے ابوہریرہ۔ میں نے عرض کیا لبیک یارسول اللہ ﷺ۔ فرمایا: میرے پیچھے پہنچ۔ آپ آگے گزر گئے اور میں آپ کے پیچھے ہولیا۔ آپ کاشانہ اقدس میں داخل ہوئے، اپنے لیے اجازت لی اور مجھے بھی اجازت دی۔ آپ ﷺ داخل ہوئے تو ایک کاسے میں دودھ پایا۔ فرمایا: یہ دودھ کہاں سے آیا۔ گھر والوں نے عرض کیا یہ فلاں نے آپ کے لیے ہدیہ بھیجا ہے۔ فرمایا: اے ابوہریرہ۔ میں نے عرض کیا لبیک یارسول اللہ ﷺ۔ فرمایا: اہل صفہ کے پاس پہنچ اور انہیں میرے پاس بلا۔ اہل صفہ اسلام کے مہمان تھے، وہ اپنے گھر والوں، مال دولت اور کسی بھی دوسرے شخص پر بوجھ نہیں تھے۔ جب آپ ﷺ کے پاس صدقہ آتا تو آپ اسے انکے پاس بھیج دیتے تھے اور اس میں سے خود کچھ نہیں کھاتے تھے۔ اور جب آپ کے پاس ہدیہ آتا تو انہیں بلا بھیجتے اور خود بھی اس میں سے لیتے اور انہیں بھی اس میں شریک کرتے تھے۔ مجھے اس دفعہ اہل صفہ کو بلانا ناگوار گزرا۔ میں نے سوچا یہ دودھ اہل صفہ کے سامنے کیا چیز ہے۔ میں زیادہ حق دار تھا کہ اس دودھ کو پی کے طاقت حاصل کرتا۔ جب صفہ والے آگئے تو حضور ﷺ نے مجھے حکم دیا، میں انہیں دودھ پکڑائے جا رہا تھا تو مجھے نہیں لگتا تھا کہ یہ دودھ بچ کر مجھ تک پہنچ سکے گا۔ اور اللہ اور اسکے رسول کا حکم مانے بغیر کوئی چارہ بھی نہ تھا۔ میں اصحاب صفہ کے پاس گیا انہیں دعوت دی۔ وہ سب آگئے اور اجازت چاہی۔ آپ ﷺ نے اجازت دی اور وہ کاشانہ اقدس میں اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔ فرمایا:

اے ابوہریرہ۔ میں نے عرض کیا لبیک یارسول اللہ۔ فرمایا: پکڑ اور انہیں دے۔ میں نے گلاس پکڑا۔ ایک آدمی کو گلاس دیتا، وہ اسے پیتا حتیٰ کہ سیر ہو جاتا۔ پھر وہ گلاس مجھے واپس کر دیتا پھر میں دوسرے آدمی کو دیتا وہ اسے پیتا حتیٰ کہ سیر ہو جاتا۔ پھر وہ گلاس مجھے واپس کر دیتا حتیٰ کہ میں نبی کریم ﷺ تک پہنچ گیا اور ساری جماعت سیر ہو گئی۔ آپ ﷺ نے گلاس پکڑا، اپنے ہاتھ مبارک پر رکھا اور میری طرف دیکھ کر مسکرائے۔ فرمایا: اے ابوہریرہ۔ میں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ ﷺ۔ فرمایا: اب رہ گئے میں اور تم۔ میں نے عرض کیا درست فرمایا یارسول اللہ۔ فرمایا: بیٹھ جا اور پیتا جا۔ میں بیٹھ گیا اور پینے لگا۔ فرمایا اور پی۔ میں نے اور بھی پیا۔ آپ ﷺ اور بھی پینے کا حکم دیتے رہے حتیٰ کہ میں نے عرض کیا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا، اب دودھ اندر نہیں جاتا۔ فرمایا: مجھے دے۔ میں نے آپ ﷺ کو گلاس دے دیا۔ آپ ﷺ نے اللہ کی حمد کی اور بسم اللہ پڑھ کر بچا ہوا دودھ پی گئے۔

اَلْبَرَكَةُ فِي الثَّمَرَاتِ

کھجوروں میں برکت

(282)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِتَمَرَاتٍ ، فَقُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ فِيهِنَّ بِالْبَرَكَةِ ، فَضَمَّهُنَّ ، ثُمَّ دَعَا لِي فِيهِنَّ بِالْبَرَكَةِ ، قَالَ خُذْهُنَّ فَاجْعَلْهُنَّ فِي مِزْوَدِكَ ، كُلَّمَا اَرَدْتَ اَنْ تَاْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا ، فَاَدْخِلْ فِيهِ يَدَكَ فَخُذْهُ وَلَا تَنْثُرْهُ نَثْرًا ، فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذٰلِكَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا مِنْ وَسْقٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ، فَكُنَّا نَاْكُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ ، وَكَانَ لَا يُفَارِقُ حَقْوِي حَتّٰى كَانَ يَوْمَ قُتِلَ عُثْمَانُ ، فَاِنَّهُ انْقَطَعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِي [ترمذی حدیث رقم:٣٨٣٩]۔ قَالَ التِّرْمِذِيُّ حَسَنٌ ، اَيْ اِرْتَفَعَتِ الْبَرَكَةُ لِقَتْلِ سَيِّدِنَا عُثْمَانَ ؓ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس کھجوریں لایا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ان میں برکت کی دعا فرمائیں۔ آپ ﷺ نے انہیں اپنے جسم مبارک کے ساتھ لگایا پھر میرے لیے ان میں برکت کی دعا فرمائی۔ فرمایا: انہیں پکڑ لو اور اپنے تھیلے میں ڈال لو۔ جب ان میں سے کھجوریں لینا چاہو تو اس میں ہاتھ ڈال کے کھجوریں لے لینا اور بالکل خالی نہ کر دینا۔ میں ایک عرصہ دراز تک جہاد کے دوران اس میں سے کھجوریں کھاتا رہا۔ ہم خود بھی کھاتے تھے اور دوسروں کو بھی کھلاتے تھے۔ وہ ہمیشہ میری کمر سے ہی بندھا رہتا تھا حتیٰ کہ عثمان ؓ کی شہادت کے دن وہ سلسلہ منقطع ہو گیا (یعنی سیدنا عثمان غنی ؓ کے قتل کی وجہ سے برکت اٹھ گئی)۔

(283)۔ وَعَنْ جَابِرٍ ؓ اَنَّ اَبَاهُ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ اِنَّ اَبِي تَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا وَلَيْسَ عِنْدِي اِلَّا مَا يُخْرِجُ نَخْلُهُ، وَلَا يَبْلُغُ مَا يُخْرِجُ سِنِيْنَ مَا عَلَيْهِ، فَانْطَلِقْ مَعِيَ لِكَيْ لَا يُفْحِشَ عَلَيَّ الْغُرَمَاءُ، فَمَشَى حَوْلَ بَيْدَرٍ مِنْ بَيَادِرِ التَّمْرِ فَدَعَا، ثُمَّ آخَرَ، ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ، فَقَالَ انْزِعُوْهُ، فَاَوْفَاهُمُ الَّذِيْ لَهُمْ وَبَقِيَ مِثْلُ مَا اَعْطَاهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم: ۳۵۸۰]۔

ترجمہ: حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ اُن کے والد کی وفات ہوگئی اور ان کے ذمہ کچھ قرض تھا۔ میں نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا میرے والد اپنے ذمے کچھ قرض چھوڑ گئے ہیں۔ میرے پاس ان کی کھجوروں کی فصل کے سواء کچھ نہیں ہے۔ ان کی کئی سال کی آمدنی سے بھی یہ قرض نہیں اتر سکتا۔ آپ میرے ساتھ چلیں تاکہ قرض خواہ میرے ساتھ بدزبانی نہ کرے۔ آپ ﷺ نے کھجوروں کے ڈھیروں میں سے ایک ڈھیر کے اردگرد چکر لگایا اور دعا فرمائی۔ پھر پیچھے ہٹ گئے۔ پھر ڈھیر کے پاس بیٹھ گئے۔ فرمایا: اسے تولو۔ آپ ﷺ نے ان سب کو ان کا حق دے دیا اور پیچھے جتنا تھا اتنا ہی بچ گیا۔

اَلْبَرَكَةُ فِي السَّمْنِ

گھی میں برکت

(284)۔ عَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ اِنَّ اُمَّ مَالِكٍ كَانَتْ تُهْدِي لِلنَّبِيِّ ﷺ فِي عُكَّةٍ لَهَا سَمْنًا فَيَاْتِيْهَا بَنُوْهَا فَيَسْاَلُوْنَ الْاُدْمَ وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ شَيْءٌ فَتَعْمِدُ اِلَى الَّذِيْ تُهْدِي فِيْهِ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَتَجِدُ فِيْهِ سَمْنًا، فَمَا زَالَ يُقِيْمُ لَهَا اُدْمَ بَيْتِهَا حَتّٰى عَصَرَتْهُ، فَاَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ عَصَرْتِيْهَا؟ قَالَتْ نَعَمْ، قَالَ لَوْ تَرَكْتِيْهَا مَا زَالَ قَائِمًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم: ۵۹۴۵]۔

ترجمہ: حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ ام مالک نبی کریم ﷺ کو ایک چھوٹے ڈبے میں گھی کا ہدیہ پیش کرتی تھی۔ اس کے بچے اس کے پاس آتے اور اس سے سالن مانگتے۔ ان کے گھر میں کوئی چیز نہ ہوتی تو وہ اس ڈبے پر اعتماد کرتی تھی جس میں نبی کریم ﷺ کے پاس ہدیہ بھیجتی۔ وہ اس میں گھی کو موجود پاتی۔ وہ ان کے گھر سالن بنا رہا حتی کہ اس نے اسے نچوڑ دیا۔ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئی۔ فرمایا: تم نے اسے نچوڑ دیا ہے؟ عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا اگر تم اسے چھوڑ دیتی تو ہمیشہ قائم رہتا۔

شِفَاءُ الْاَمْرَاضِ

مریضوں کو شفا

(285)۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ، قَالَ فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوْكُوْنَ لَيْلَتَهُمْ اَيُّهُمْ يُعْطَاهَا، فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كُلُّهُمْ يَرْجُوْ اَنْ يُعْطَاهَا، فَقَالَ اَيْنَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ؟ فَقَالُوْا يَشْتَكِيْ عَيْنَيْهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ فَاَرْسِلُوْا اِلَيْهِ، فَاْتُوْنِيْ بِهِ فَلَمَّا جَاءَ بَصَقَ فِيْ عَيْنَيْهِ فَدَعَا لَهُ فَبَرَاَ حَتّٰى كَاَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ فَاَعْطَاهُ الرَّايَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمَرَّ الْحَدِيْثُ [بخاری حدیث رقم: ۳۷۰۱]۔

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں کل ایسے آدمی کو جھنڈا دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ فتح عطا فرمائے گا۔ لوگوں نے رات اس اضطراب میں گزاری کہ جھنڈا کسے عطا ہوگا۔ لوگ صبح کو اٹھے تو رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے ہر ایک کو یہ امید تھی کہ جھنڈا مجھے عطا ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: علی ابن ابی طالب کہاں ہے؟ لوگوں نے بتایا یا رسول اللہ ان کی آنکھیں دکھ رہی ہیں۔ فرمایا: اسے بلواؤ اور میرے پاس لے آؤ۔ جب وہ آگئے تو آپ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن لگایا اور ان کے لیے دعا فرمائی۔ وہ ٹھیک ہوگئے جیسے انہیں کوئی تکلیف تھی ہی نہیں۔ آپ ﷺ نے انہیں جھنڈا دے دیا۔ مکمل حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

(286)۔ وَعَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ ؓ قَالَ اُصِيْبَتْ عَيْنُ اَبِيْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ الظُّفَرِيِّ يَوْمَ اُحُدٍ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهِيَ فِيْ يَدِهِ، فَقَالَ مَا هٰذَا يَا اَبَا قَتَادَةَ؟ قَالَ هٰذَا مَا تَرٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ اِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ وَلَكَ الْجَنَّةُ، وَاِنْ شِئْتَ رَدَدْتُهَا وَدَعَوْتُ اللّٰهَ لَكَ فَلَمْ تَفْقِدْ مِنْهَا شَيْئًا، قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْجَنَّةَ لَجَزَاءٌ جَزِيْلٌ وَعَطَاءٌ جَلِيْلٌ وَلٰكِنِّيْ رَجُلٌ مُبْتَلًى بِحُبِّ النِّسَاءِ اَنْ يَقُلْنَ اَعْوَرُ، فَلَا يُرِدْنَنِيْ وَلٰكِنْ تَرُدُّهَا لِيْ وَتَسْاَلُ اللّٰهَ لِيَ الْجَنَّةَ، فَقَالَ اَفْعَلُ يَا اَبَا قَتَادَةَ، ثُمَّ اَخَذَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ فَاَعَادَهَا اِلٰى مَوْضِعِهَا فَكَانَتْ اَحْسَنَ عَيْنَيْهِ اِلٰى اَنْ مَاتَ وَدَعَا اللّٰهُ لَهُ بِالْجَنَّةِ، قَالَ فَدَخَلَ ابْنُهُ عَلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ مَنْ اَنْتَ يَا فَتٰى؟ فَقَالَ

اَنَا ابْنُ الَّذِيْ سَالَتْ عَلَى الْخَدِّ عَيْنُهُ ۔۔۔ فَرُدَّتْ بِكَفِّ الْمُصْطَفٰى اَحْسَنَ الرَّدِّ

فَعَادَتْ كَمَا كَانَتْ لِاَحْسَنِ حَالِهَا   فَيَا حُسْنَ مَا عَيْنٍ وَيَا طِيْبَ مَا يَدِ

رَوَاهُ ابْنُ الْجَوْزِي فِي الْوَفَا وَرَوَى الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِي مِثْلَهُ وَمَرَّ حَدِيْثُ عُثْمَانَ بِنِ حُنَيْفٍ ؓ

[مستدرك حاكم حديث رقم:٥٣٠٩، دلائل النبوة للبيهقي ٢٥١/٢، ٢٥٢، ٢٥٣، الوفا ٣٣٣/١]۔

ترجمہ: حضرت ہیثم بن عدی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جنگِ احد میں حضرت ابو قتادہ بن نعمان ظفری کی آنکھ نکل گئی۔ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہو گئے۔ آنکھ ان کے ہاتھ پر تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو قتادہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ یہ وہی ہے جو آپ دیکھ رہے ہیں۔ فرمایا: اگر چاہو تو صبر کرو اور تمہیں جنت ملے اور اگر چاہو تو میں اسے واپس رکھ دوں اور اللہ سے دعا کروں اور اس میں سے تیرا کچھ بھی نقصان نہ ہو۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ بے شک جنت ایک عظیم اجر ہے اور زبردست عطا ہے لیکن میں ایسا آدمی ہوں کہ اپنی بیویوں کی طرف سے کانے پن کا طعنہ سننے کا خدشہ محسوس کر رہا ہوں وہ میری طرف التفات ہی نہیں کریں گی۔ آپ میری آنکھ بھی مجھے لوٹا دیں اور اللہ سے میرے لیے جنت بھی مانگیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو قتادہ میں ابھی کرتا ہوں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنے ہاتھ مبارک سے پکڑا اور اسے اپنی جگہ پر رکھ دیا۔ وہ ان کی دوسری آنکھ سے بھی بہتر ہو گئی۔ حتیٰ کہ ان کی وفات ہو گئی۔ آپ ﷺ نے ان کے لیے جنت کی بھی دعا فرمائی۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابو قتادہ کا بیٹا جب عمر بن عبدالعزیز کے پاس گیا تو اس نے پوچھا اے نوجوان تم کون ہو؟ اس نے یہ رباعی سنائی۔

میں اس کا بیٹا ہوں جس کے رخسار پر اس کی آنکھ بہہ نکلی۔ وہ مصطفیٰ ﷺ کے ہاتھ سے واپس رکھی گئی اور کیا ہی خوب واپسی تھی۔ وہ آنکھ دوبارہ درست ہو گئی جیسا کہ وہ اعلیٰ ترین حالت میں ہوا کرتی تھی۔ کیا ہی حسین آنکھ تھی اور کیا ہی کامل ہاتھ تھا۔ اس سے پہلے حضرت عثمان بن حنیف ؓ والی حدیث گزر چکی ہے۔

(287)۔وَعَنْ يَزِيْدَ بِنِ اَبِي عُبَيْدٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ رَأَيْتُ اَثَرَ ضَرْبَةٍ فِي سَاقِ سَلَمَةَ، فَقُلْتُ يَا اَبَا مُسْلِمٍ مَا هٰذِهِ الضَّرْبَةُ؟ قَالَ هٰذِهِ ضَرْبَةٌ اَصَابَتْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ، فَقَالَ النَّاسُ اُصِيبَ سَلَمَةُ، فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَنَفَثَ فِيْهِ ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ، فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حديث رقم:٤٢٠٦، ابو داؤد حديث رقم:٣٨٩٤]۔

ترجمہ: حضرت یزید بن ابی عبید فرماتے ہیں کہ میں نے ابو مسلم کی پنڈلی میں زخم کا نشان دیکھا۔ میں نے پوچھا اے ابو مسلم یہ نشان کیا ہے؟ انہوں نے کہا یہ اس زخم کا نشان ہے جو مجھے خیبر کے دن لگا تھا۔ لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ

ابو مسلم شہید ہو گیا میں نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچ گیا۔ آپ نے اس پر تین بار لعاب دہن مبارک پھینکا۔ آج تک مجھے کچھ تکلیف محسوس نہیں ہوئی۔

(288)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَتِيْكٍ ؓ قَالَ اِنِّي قَتَلْتُ اَبَا رَافِعٍ فَجَعَلْتُ اَفْتَحُ الْاَبْوَابَ بَابًا بَابًا حَتّٰى انْتَهَيْتُ اِلٰى دَرَجَةٍ لَهُ، فَوَضَعْتُ رِجْلِي وَاَنَا اُرٰى اَنِّي انْتَهَيْتُ اِلَى الْاَرْضِ، فَوَقَعْتُ فِي لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ، فَانْكَسَرَتْ سَاقِي، فَعَصَّبْتُهَا بِعِمَامَةٍ فَانْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَحَدَّثْتُهُ، فَقَالَ ابْسُطْ رِجْلَكَ، فَبَسَطْتُ رِجْلِي، فَمَسَحَهَا، فَكَاَنَّمَا لَمْ اَشْتَكِهَا قَطُّ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حديث رقم:٤٠٣٩]۔

وَهٰذِهِ قِطْعَةٌ مِنْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ وَمَرَّ حَدِيْثُ الْغَارِ فِيْمَا قَالَ مَالَكَ يَا اَبَابَكْرٍ قَالَ لُدِغْتُ الخ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عتیک ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو رافع کو قتل کیا۔ میں ایک ایک کر کے دروازے کھولتا گیا۔ حتیٰ کہ میں پہلی منزل پر اتر گیا۔ میں نے سمجھا میں زمین پر پہنچ گیا ہوں اور میں نے اپنا پاؤں رکھ دیا۔ میں چاندنی رات میں زمین پر گر گیا اور میری پنڈلی ٹوٹ گئی۔ میں نے اپنا پاؤں اپنی پگڑی سے باندھا اور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہو کر ساری بات سنائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی ٹانگ آگے کر۔ میں نے اپنی ٹانگ آگے کر دی۔ آپ ﷺ نے اس پر ہاتھ مبارک پھیرا۔ ایسے لگا جیسے مجھے کوئی تکلیف تھی ہی نہیں۔ یہ ایک لمبی حدیث کا ٹکڑا ہے۔ اس سے پہلے حضرت ابو بکر صدیق ؓ کو سانپ کے ڈسنے والی حدیث گزر چکی ہے۔

(289)۔وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ امْرَاَةً جَاءَتْ بِابْنٍ لَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنِي بِهِ جُنُوْنٌ وَاِنَّهُ لَيَاْخُذُهُ عِنْدَ غَدَائِنَا وَعَشَائِنَا، فَمَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَدْرَهُ وَدَعَا، فَثَعَّ ثَعَّةً وَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهِ مِثْلُ الْجِرْوِ الْاَسْوَدِ يَسْعٰى رَوَاهُ الدَّارِمِي [دارمی حديث رقم:١٩]۔ وَمَرَّ حَدِيْثُ دَفْعِ نِسْيَانِ اَبِي هُرَيْرَةَ ؓ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنا بیٹا لے کر آئی۔ کہنے لگی یارسول اللہ ﷺ میرے بیٹے کو جنون کی بیماری ہے اور اسے صبح شام اس کا دورہ پڑتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے سینے پر ہاتھ مبارک پھیرا اور دعا دی۔ اس نے الٹی کر دی اور اس کے پیٹ میں سے کالے رنگ کے پلے جیسی کوئی چیز دوڑتی ہوئی نکلی۔

اور حضرت ابو ہریرہ ؓ کے حافظے والی حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

(290)۔وَعَنْ فَهْدِ بْنِ عَطِيَّةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اُتِيَ بِصَبِيٍّ قَدْ شَبَّ لَمْ يَتَكَلَّمْ قَطُّ ، فَقَالَ مَنْ اَنَا فَقَالَ ، رَسُوْلُ اللّٰهِ رَوَاهُ الْبيهقى [دلائل النبوة للبيهقى ٦/٦٠، ٦١، الشفاء ١/٢١١]۔

ترجمہ: حضرت فہد بن عطیہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک لڑکا لایا گیا جو جوان ہونے کو تھا مگر ابھی تک بولا نہیں تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں کون ہوں؟ اس نے کہا رسول اللہ۔

قِصَّةُ السُّرَاقَةِ

سراقہ کا قصہ

(291)۔عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ ؓ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ ؓ فِيْ قِصَّةِ الْهِجْرَةِ ، قَالَ فَارْتَحَلْنَا وَالْقَوْمُ يَطْلُبُوْنَنَا ، فَلَمْ يُدْرِكْنَا اَحَدٌ مِنْهُمْ اِلَّا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ عَلٰى فَرَسٍ لَهٗ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الطَّلَبُ قَدْ لَحِقَنَا ، فَقَالَ لَاتَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا حَتّٰى اِذَا دَنَا مِنَّا وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهٗ قِيْدُ رُمْحٍ اَوْ رُمْحَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةٍ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الطَّلَبُ قَدْ لَحِقَنَا وَبَكَيْتُ ، قَالَ لِمَ تَبْكِيْ؟ قُلْتُ اَمَا وَاللّٰهِ مَا عَلٰى نَفْسِيْ اَبْكِيْ وَلٰكِنْ اَبْكِيْ عَلَيْكَ فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ اللّٰهُمَّ اكْفِنَاهُ بِمَا شِئْتَ ، فَسَاخَتْ قَوَائِمُ فَرَسِهٖ اِلٰى بَطْنِهَا فِيْ اَرْضٍ صَلْدٍ فَوَثَبَ عَنْهَا وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ ، قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ هٰذَا عَمَلُكَ فَادْعُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَنْ يُنَجِّيَنِيْ مِمَّا اَنَا فِيْهِ فَوَاللّٰهِ لَاُعَمِّيَنَّ عَلٰى مَنْ وَرَائِيْ مِنَ الطَّلَبِ ، وَهٰذِهٖ كِنَانَتِيْ فَخُذْ مِنْهَا سَهْمًا ، فَاِنَّكَ سَتَمُرُّ بِاِبِلِيْ وَغَنَمِيْ فِيْ مَوْضِعِ كَذَا وَكَذَا فَخُذْ مِنْهَا حَاجَتَكَ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاحَاجَةَ لِيْ فِيْهَا وَدَعَا لَهٗ فَانْطَلَقَ وَرَجَعَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ رَوَاهُ اِبْنُ الْجَوْزِيْ فِي الْوَفَا وَرَوَاهُ الْبُخَارِيْ عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ جُعْشُمٍ [بخارى حديث رقم: ٣٩٠٦، الوفا ١/٢٤٠]۔

ترجمہ: حضرت براء بن عازب ؓ نے حضرت ابوبکر صدیق ؓ سے ہجرت کا قصہ روایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ ہم چل رہے تھے اور لوگ ہمیں تلاش کر رہے تھے۔ ہمیں ان میں سے کوئی بھی شخص تلاش نہ کر سکا سوائے سراقہ بن جعشم کے جو اپنے گھوڑے پر سوار تھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ ہمارا متلاشی ہم تک آ پہنچا۔ فرمایا: مت ڈرو بے شک اللہ

ہمارے ساتھ ہے۔ حتیٰ کہ وہ ہمارے قریب آ گیا۔ اب ہمارے اور اسکے درمیان ایک یا دو یا تین نیزے کا فاصلہ رہ گیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ متلاشی ہم تک پہنچ چکا ہے اور میں رونے لگا۔ فرمایا: کیوں روتے ہو؟ میں نے عرض کیا اللہ کی قسم میں اپنی جان کے لیے نہیں روتا بلکہ آپ کی وجہ سے روتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے خلاف دعا فرمائی۔ اے اللہ تو جیسے چاہے اس کے مقابلے پر ہماری مدد فرما۔ فوراً اسکے گھوڑے کی ٹانگیں سخت زمین میں پیٹ تک دھنس گئیں اور وہ کود کر نیچے آ گیا۔ کہنے لگا اے محمد میں سمجھ گیا ہوں یہ تیرا عمل ہے۔ اللہ سے دعا کر مجھے اس مصیبت سے نجات دے۔ اللہ کی قسم میں اپنے پیچھے والے سارے متلاشیوں کو بھٹکا دوں گا۔ یہ میرا ترکش ہے۔ اس میں سے تیر لے لو۔ تم راستے میں فلاں جگہ پر میرے اونٹوں اور بکریوں کے پاس سے گزرو گے ان میں سے جتنے چاہو لے لینا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے ان چیزوں کی حاجت نہیں، آپ ﷺ نے اس کے لیے دعا فرمائی۔ وہ چلا گیا اور اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹ گیا۔

شَاةُ اُمِّ مَعْبَدٍ

اُمّ معبد کی بکری

(292)۔عَنْ اَبِيْ مَعْبَدِ الْخُزَاعِيِّ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا هَاجَرَ مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ هُوَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَدَلِيْلُهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُرَيْقِطٍ فَمَرُّوْا بِخَيْمَتَيْ اُمِّ مَعْبَدِ الْخُزَاعِيَّةِ وَكَانَتِ امْرَاَةً جَلْدَةً بَرْزَةً تَحْتَبِيْ وَتَقْعُدُ بِفِنَاءِ الْخَيْمَةِ ، ثُمَّ تَسْقِيْ وَتُطْعِمُ ، فَسَاَلُوْهَا تَمْرًا وَلَحْمًا يَشْتَرُوْنَهٗ ، فَلَمْ يُصِيْبُوْا عِنْدَهَا شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ ، فَاِذَا الْقَوْمُ مُرْمِلُوْنَ مُسْنِتُوْنَ ، فَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَوْكَانَ عِنْدَنَا شَيْءٌ مَا اَعْوَزَكُمُ الْقِرٰى ، فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى شَاةٍ فِيْ كِسْرِ الْخَيْمَةِ ، فَقَالَ مَاهٰذِهِ الشَّاةُ يَا اُمَّ مَعْبَدٍ ؟ فَقَالَتْ هٰذِهٖ شَاةٌ خَلَّفَهَا الْجُهْدُ عَنِ الْغَنَمِ ، قَالَ هَلْ بِهَا مِنْ لَبَنٍ؟ قَالَتْ هِيَ اَجْهَدُ مِنْ ذٰلِكَ ، قَالَ اَتَاْذَنِيْنَ لِيْ اَنْ اَحْلِبَهَا ؟ قَالَتْ نَعَمْ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ اِنْ كَانَ رَاَيْتَ بِهَا حَلْبًا ، فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الشَّاةَ فَمَسَحَ ضَرْعَهَا ، وَذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهَا فِيْ شَاتِهَا ، قَالَتْ فَتَفَاجَتْ وَدَرَّتْ وَاجْتَرَّتْ ، فَدَعَا بِاِنَاءٍ يُرْبِضُ الرَّهْطَ فَحَلَبَ فِيْهِ ثَجًّا حَتّٰى عَلَاهُ الثُّمَالُ ، فَسَقَاهَا ، فَشَرِبَتْ حَتّٰى رَوِيَتْ ، وَسَقٰى اَصْحَابَهٗ حَتّٰى رَوَوْا ، وَشَرِبَ ﷺ اٰخِرَهُمْ ، وَشَرِبُوْا جَمِيْعًا عَلَلًا بَعْدَ نَهَلٍ ، حَتّٰى اَرَاضُوْا ، ثُمَّ حَلَبَ فِيْهِ ثَانِيَةً عَوْدًا عَلٰى بَدْءٍ فَغَادَرَهٗ عِنْدَهَا

، ثُمَّ ارْتَحَلُوا عَنْهَا ، فَقَلَّ مَا لَبِثَ أَنْ جَاءَ زَوْجُهَا أَبُو مَعْبَدٍ يَسُوقُ أَعْنُزًا حُيَّلًا عِجَافًا يَتَسَاوَكْنَ هُزْلًا مُخُّهُنَّ قَلِيلٌ لَا نِقْيَ بِهِنَّ ، فَلَمَّا رَأَى اللَّبَنَ عَجِبَ وَ قَالَ مِنْ أَيْنَ لَكِ هٰذَا وَالشَّاةُ عَازِبَةٌ وَلَا حَلُوبَةَ فِي الْبَيْتِ ؟ قَالَتْ لَا وَاللّٰهِ إِلَّا أَنَّهُ مَرَّ بِنَا رَجُلٌ مُبَارَكٌ كَانَ مِنْ حَدِيثِهِ كَيْتَ وَكَيْتَ ، قَالَ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرَاهُ صَاحِبَ قُرَيْشٍ الَّذِي تَطْلُبُ ، صِفِيهِ لِي يَا أُمَّ مَعْبَدٍ ، قَالَتْ رَأَيْتُ رَجُلًا ظَاهِرًا لْوَضَاءَةِ ، مُتَبَلِّجَ الْوَجْهِ ، حَسَنَ الْخَلْقِ ، لَمْ تَعِبْهُ نُحْلَةٌ وَلَمْ تُزْرِ بِهِ صُقْلَةٌ قَسِيمٌ وَسِيمٌ فِي عَيْنَيْهِ دَعَجٌ ، وَفِي أَشْفَارِهِ وَطَفٌ وَفِي صَوْتِهِ صَحَلٌ أَحْوَرُ أَكْحَلُ أَزَجُّ أَقْرَنُ شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ فِي عُنُقِهِ سَطَعٌ وَفِي لِحْيَتِهِ كَثَافَةٌ إِذَا صَمَتَ فَعَلَيْهِ الْوَقَارُ وَإِذَا تَكَلَّمَ سَمَا وَعَلَاهُ الْبَهَاءُ ، كَأَنَّ مَنْطِقَهُ خَرَزَاتٌ نُظِمْنَ يَتَحَدَّرْنَ ، حُلْوُ الْمَنْطِقِ فَصْلٌ ، لَا نَزْرٌ وَلَا هَذْرٌ ، أَجْهَرُ النَّاسِ وَأَجْمَلُهُ مِنْ بَعِيدٍ وَأَحْلَاهُ وَأَحْسَنُهُ مِنْ قَرِيبٍ رَبْعَةٌ لَا تَشْنَأُهُ عَيْنٌ مِنْ طُولٍ وَلَا تَقْتَحِمُهُ عَيْنٌ مِنْ قِصَرٍ غُصْنٌ بَيْنَ غُصْنَيْنِ فَهُوَ أَبْهَى الثَّلَاثَةِ مَنْظَرًا وَأَحْسَنُهُمْ قَدًّا ، لَهُ رُفَقَاءُ يَحُفُّونَ بِهِ ، إِذَا قَالَ اسْتَمِعُوا لِقَوْلِهِ وَإِذَا أَمَرَ تَبَادَرُوا لِأَمْرِهِ ، مَحْفُودٌ مَحْشُودٌ لَا عَابِسٌ وَلَا مُفْنِدٌ ، قَالَ هٰذَا وَاللّٰهِ صَاحِبُ قُرَيْشٍ الَّذِي ذُكِرَ لَهُ مِنْ أَمْرِهِ مَا ذُكِرَ وَلَوْ كُنْتُ وَافَيْتُهُ لَالْتَمَسْتُ أَنْ أَصْحَبَهُ وَلَأَفْعَلَنَّ إِنْ وَجَدْتُ إِلَىٰ ذٰلِكَ سَبِيلًا

وَأَصْبَحَ صَوْتٌ بِمَكَّةَ عَالِيًا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ يَسْمَعُونَهُ وَلَا يَرَوْنَ مَنْ يَقُولُهُ وَهُوَ يَقُولُ:

جَزَى اللّٰهُ رَبُّ النَّاسِ خَيْرَ جَزَائِهِ ۔۔۔ رَفِيقَيْنِ حَلَّا خَيْمَتَيْ أُمِّ مَعْبَدِ
هُمَا نَزَلَا بِالْبِرِّ وَ ارْتَحَلَا بِهِ ۔۔۔ فَأَفْلَحَ مَنْ أَمْسَىٰ رَفِيقَ مُحَمَّدِ
فَيَالَ قُصَيٍّ مَا زَوَى اللّٰهُ عَنْكُمْ ۔۔۔ بِهِ مِنْ فِعَالٍ لَا تُجَازَىٰ وَسُؤْدَدِ
سَلُوا أُخْتَكُمْ عَنْ شَاتِهَا وَإِنَائِهَا ۔۔۔ فَإِنَّكُمْ إِنْ تَسْأَلُوا الشَّاةَ تَشْهَدِ
دَعَاهَا بِشَاةٍ حَائِلٍ فَتَحَلَّبَتْ ۔۔۔ لَهُ بِصَرِيحٍ ضَرَّةُ الشَّاةِ مُزْبِدِ
فَغَادَرَهُ رَهْنًا لَدَيْهَا لِحَالِبٍ ۔۔۔ يُدِرُّهَا فِي مَصْدَرٍ ثُمَّ مَوْرِدِ

فَأَصْبَحَ الْقَوْمُ قَدْ فَقَدُوا نَبِيَّهُمْ وَأَخَذُوا عَلَىٰ خَيْمَتَيْ أُمِّ مَعْبَدٍ فَأَجَابَهُ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ فَقَالَ

لَقَدْ خَابَ قَوْمٌ زَالَ عَنْهُمْ نَبِيُّهُمْ ۔۔۔ وَقُدِّسَ مَنْ يَسْرِي إِلَيْهِ وَ يَغْتَدِي
تَرَحَّلَ عَنْ قَوْمٍ فَزَالَتْ عُقُولُهُمْ ۔۔۔ وَحَلَّ عَلَىٰ قَوْمٍ بِنُورٍ مُجَدَّدِ
وَهَلْ يَسْتَوِي ضُلَّالُ قَوْمٍ تَسَفَّهُوا ۔۔۔ عَمًى وَهُدَاةٌ يَهْتَدُونَ بِمُهْتَدِي
نَبِيٌّ يَرَىٰ مَا لَا يَرَى النَّاسُ حَوْلَهُ ۔۔۔ وَيَتْلُو كِتَابَ اللّٰهِ فِي كُلِّ مَشْهَدِ
وَإِنْ قَالَ فِي يَوْمٍ مَقَالَةَ غَائِبٍ ۔۔۔ فَتَصْدِيقُهَا فِي ضَحْوَةِ الْيَوْمِ أَوْ غَدِ
لِيَهْنِ أَبَا بَكْرٍ سَعَادَةُ جَدِّهِ ۔۔۔ بِصُحْبَتِهِ مَنْ يُسْعِدِ اللّٰهُ يَسْعَدِ
وَيَهْنِ بَنِي كَعْبٍ مَكَانُ فَتَاتِهِمْ ۔۔۔ وَمَقْعَدُهَا لِلْمُسْلِمِينَ بِمَرْصَدِ

رَوَاهُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ فِي الْوَفَا وَالْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ وَقَالَ الْحَاكِمُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَقَالَ الذَّهَبِيُّ صَحِيحٌ [الوفا ١/٢٤٢-٢٤٥ ، مستدرك حاكم:٤٣٢٧]۔

ترجمہ: حضرت ابو معبد خزاعی ﷛ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مکہ سے مدینہ ہجرت فرمائی اور آپ ﷺ کے ساتھ ابو بکر، عامر بن فہیرہ اور ان کا دلیلِ راہ عبداللہ بن اریقط تھے۔ یہ سب اُمِّ معبد خزاعیہ کے دو خیموں کے پاس سے گزرے۔ وہ ایک طاقتور اور قد آور عورت تھی۔ کمر اور ٹانگوں کے گرد کپڑا لپیٹ کر خیمے کے پاس صحن میں بیٹھی رہتی تھی اور آنے جانے والوں کو پانی پلاتی اور کھانا کھلاتی تھی۔ انہوں نے اس سے کھجوریں اور دودھ خریدنے کے لیے پوچھا۔ ان میں سے انہیں کوئی چیز بھی اسکے پاس نہ ملی۔ اس سال لوگوں کو مسکینی اور قحط کا سامنا تھا۔ اس نے کہا اللہ کی قسم اگر ہمارے پاس کوئی چیز ہوتی تو ہم مہمان نوازی میں کمی نہ کرتے۔ رسول اللہ ﷺ نے خیمے کے ایک کونے میں کھڑی بکری کو دیکھا۔ فرمایا: اے ام معبد یہ بکری کیسی ہے؟ اس نے کہا یہ بکری ہے جو کمزوری کی وجہ سے ریوڑ سے بچھڑ گئی ہے۔ فرمایا: کیا اس میں دودھ ہے؟ اس نے کہا یہ دودھ دینے سے قاصر ہے۔ فرمایا: کیا تم اجازت دیتی ہو کہ میں اس کا دودھ نکالوں؟ اس نے کہا جی ہاں میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں اگر اس میں دودھ نظر آتا ہے تو نکال لیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس بکری کو بلایا۔ اس کی کھیری کو ملا۔ بسم اللہ پڑھی اور دعا فرمائی: اے اللہ اس کی بکری میں برکت دے۔ ام معبد کہتی ہیں کہ بکری نے ٹانگیں کھلی کر دیں، دودھ اتار دیا اور جگالی کرنے لگی۔ آپ ﷺ نے اتنا بڑا برتن منگوایا جو آٹھ دس آدمیوں کے لیے کافی ہو جائے۔ اس میں زور سے دودھ نکالا حتیٰ کہ جھاگ چڑھ آئی۔ آپ نے اس عورت کو دودھ پلایا۔ اس نے اتنا پیا کہ سیر ہو گئی۔ اور آپ نے اپنے ساتھیوں کو پلایا حتیٰ کہ سیر ہو گئے۔ سب سے آخر

میں آپ ﷺ نے خودنوش فرمایا۔ سب نے رجنے کے بعد دوبارہ پیا۔ حتیٰ کہ کوئی کسر باقی نہ رہی۔ پھر آپ نے اس برتن میں دوبارہ نئے سرے سے ابتدا کرتے ہوئے دودھ دوہا۔ اور اسے اس عورت کے پاس چھوڑ دیا۔ پھر اس کے ہاں سے رخصت ہوئے۔ تھوڑی دیر گزری تھی کہ اس عورت کا شوہر ابو معبد لڑکھڑاتی ہوئی لاغر بکریاں لے کر آ گیا۔ جو دبلے پن کی وجہ سے بالکل آہستہ آہستہ چلتی تھیں۔ ان میں گودا قلیل تھا گویا ان میں رس کس تھی ہی نہیں۔ جب اس نے دودھ دیکھا تو حیران ہوا۔ کہنے لگا یہ دودھ تمہیں کہاں سے ملا؟ جبکہ بکری نہایت کمزور تھی اور گھر میں دودھ تھا ہی نہیں۔ وہ کہنے لگی واقعی نہیں تھا۔ مگر اللہ کی قسم ہمارے پاس سے ایک برکت والا آدمی گزرا۔ ایسے لگتا تھا کہ اس کی گفتگو سے پھول برستے ہوں۔ آدمی نے کہا بخدا مجھے تو لگتا ہے یہ وہی قریش کا آدمی ہے جسے وہ آج کل تلاش کرتے پھرتے ہیں۔ اے ام معبد اس کی مزید نشانیاں بیان کر۔ اس نے کہا: میں نے ایک مرد دیکھا جس کا نور چھلک رہا تھا، چہرہ کشادہ تھا، وہ حسن و جمال کا پیکر تھا، پیٹ بڑھنے کے عیب سے بری تھا۔ اسکے سر اور گردن میں چھوٹے پن کی کوئی خرابی نہ تھی۔ خوبصورت بدن، حسین چہرہ، آنکھیں کالی اور بڑی، پلکیں گھنی اور خوبصورت، اسکی آواز میں گرج تھی۔ آنکھیں سیاہ سُرمئی تھیں۔ پتلی اور لمبی جڑی ہوئی بھویں، شدید کالے بال، اسکی گردن میں اٹھان، اسکی داڑھی گھنی، جب چپ ہوتا تو چہرے پر وقار ہوتا، جب بولتا تھا تو چھا جاتا تھا اور فصاحت کے دریا بہا دیتا تھا۔ ایسے لگتا تھا جیسے اسکی باتیں موتی ہیں جو منظم ہو کر گر رہے ہوں۔ میٹھی میٹھی گفتگو تھی، جدا جدا الفاظ تھے۔ نہ گڈ مڈ نہ بے مقصد، سب لوگوں سے بلند، دور سے دیکھو تو سب سے جمیل، قریب سے دیکھو تو سب سے زیادہ پر حلاوت اور حسین، درمیانہ قد، نہ تو دیکھنے والے کی آنکھ اس میں لمبے قد کا عیب نکال سکتی ہے اور نہ ہی چھوٹے قد کی خرابی دیکھ سکتی ہے۔ دو ٹہنیوں کے درمیان ایک ٹہنی تھا، وہ دیکھنے میں تینوں میں بلند تر نظر آتا تھا۔ ان سے زیادہ حسین قد و قامت کا مالک تھا۔ اسکے ساتھی تھے جو اسکے ارد گرد حلقہ بنائے رہتے تھے۔ جب وہ بولتا تو اسکی بات غور سے سنتے تھے۔ جب وہ کوئی حکم کرتا تو اسکے حکم کی تعمیل میں سب بھاگ پڑتے تھے۔ مخدوم تھا، مطاع تھا، نہ موڈ خراب رکھتا تھا نہ دل میں ملال رکھتا تھا۔ اس نے کہا اللہ کی قسم یہ وہی قریش کا آدمی ہے جسکے چرچے ہو چکے ہیں۔ اگر میری اس سے ملاقات ہو جاتی تو میں اسکا ساتھ دینے کی پوری کوشش کرتا۔ اب بھی جہاں تک میرا بس چلا میں اسی طرح کروں گا۔

صبح صبح مکہ میں زمین اور آسمان کے درمیان آواز بلند ہوئی۔ سب سن رہے تھے مگر آواز لگانے والا نظر نہیں آ رہا تھا۔ وہ کہہ رہا تھا۔

اللہ جو لوگوں کا رب ہے، سب سے اچھی جزا عطا فرمائے ان دو یاروں کو جو ام معبد کے دو خیموں میں گئے۔ وہ دونوں نیکی کے ساتھ گئے اور نیکی ہی کے ساتھ رخصت ہوئے فلاح پا گیا وہ شخص جس کی محمد ﷺ کی دوستی میں شام ہوئی۔

اے آل قصی اللہ نے تم لوگوں سے وہ عطا واپس نہیں لی تھی جس کا نہ کوئی بدل ہے اور نہ کوئی ہمسر۔ اپنی بہن سے پوچھو اس کی بکری کے بارے میں اور اسکے برتن کے بارے میں۔ بلکہ اگر تم بکری سے بھی پوچھو گے تو وہ بھی گواہی دے گی۔ اس نے حاملہ بکری کو بلایا تو اس نے اس کے لیے دودھ کی ندیاں بہادیں اور بکری کے تھن مکھن سے لبریز تھے۔ پھر اس کو اسکے پاس ہی چھوڑ دیا، بکری کے تھنوں میں جو دودھ کا مصدر تھے اور برتنوں میں جو دودھ کا مورد تھے۔ قوم صبح کو اٹھی اور وہ اپنے نبی کو کھو چکے تھے۔ وہ ام معبد کے خیموں کی طرف دوڑے۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اس آواز کا جواب یوں لکھا ہے۔

یقیناً وہ قوم خسارے میں رہی جس نے اپنا نبی کھو دیا۔ اور وہ لوگ مقدس ہیں جن کے ہاں اس نے راتیں اور دن بسر کیے۔ وہ قوم کے ہاں سے رخصت ہو گیا اور ان کی عقلیں زائل ہو گئیں۔ وہ ایک تازہ ترین نور کے ساتھ اگلی قوم کے ہاں جا پہنچا۔ کیا وہ لوگ جو قوم کے گمراہ ترین تھے اور جان بوجھ کر پاگل بنے ہوئے تھے ان لوگوں کے برابر ہو سکتے ہیں جو ہدایت پر تھے اور ایک ہادی سے ہدایت حاصل کرتے تھے؟ وہ نبی ہے جو اپنے ارد گرد وہ کچھ دیکھتا ہے جسے لوگ نہیں دیکھ سکتے اور وہ ہر مجلس میں اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتا ہے۔ اگر اس نے کسی قوم کے سامنے کوئی غیب کی بات بیان کی ہے تو اس کی تصدیق صبح کو نہیں تو اگلے دن ضرور ہوئی ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس کی صحبت میں رہنے کی سعادت و قسمت مبارک ہو۔ سعادت مند وہی ہوتا ہے جسے اللہ سعادت بخشے۔ اور بنی کعب کو ان کی جوان عورت کی رہائش گاہ مبارک ہو اور اسکی بیٹھک مبارک ہو جو مسلمانوں کے لیے فوجی چھاؤنی ہے۔

اَلْاَسَدُ يُطِيْعُ

شیر حکم مانتا ہے

(293)۔عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَنَّ سَفِينَةَ مَوْلىٰ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَخْطَأَ الْجَيْشَ بِاَرْضِ الرُّوْمِ اَوْ اُسِرَ ، فَانْطَلَقَ هَارِبًا يَلْتَمِسُ الْجَيْشَ ، فَاِذَا هُوَ بِالْاَسَدِ ، فَقَالَ يَا اَبَا الْحَارِثِ اَنَا مَوْلىٰ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَانَ مِنْ اَمْرِي كَيْتَ وَكَيْتَ ، فَاَقْبَلَ الْاَسَدُ لَهُ بَصْبَصَةٌ حَتّٰى قَامَ اِلىٰ جَنْبِهِ ، كُلَّمَا سَمِعَ صَوْتًا اَهْوىٰ اِلَيْهِ ، ثُمَّ اَقْبَلَ يَمْشِي اِلىٰ جَنْبِهِ ، فَلَمْ يَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰى بَلَغَ الْجَيْشَ ، ثُمَّ رَجَعَ

الْاَسَدُ رَوَاهُ عَبْدُالرَّزَّاقِ وَ الْبَغْوِی [المصنف لعبد الرزاق حدیث رقم: ٢٠٥٤٤، دلائل النبوة للبیهقی ٦/٤٥، شرح السنة حدیث رقم: ٣٧٣٢، مستدرک حاکم حدیث رقم: ٤٢٨٨]۔ قَالَ الْحَاکِمُ صَحِیْحٌ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِیُّ

ترجمہ: حضرت ابنِ منکدر تابعی رحمت اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت سفینہ ؓ روم یا اُبسر کے علاقے میں اپنے لشکر سے بچھڑ گئے۔ وہ لشکر کی تلاش میں بھاگتے ہوئے جا رہے تھے۔ انہیں اچانک ایک شیر ملا۔ آپ نے فرمایا: اے ابوحارث! میں رسول اللہ ﷺ کا آزاد کردہ غلام ہوں۔ میرے ساتھ اس اس طرح ہوا ہے۔ شیر دم ہلاتا ہوا ان کے سامنے آیا حتیٰ کہ ان کے پہلو میں آ کر کھڑا ہو گیا۔ جب وہ کہیں سے آواز سنتا تو اس کی طرف بھاگ پڑتا تھا۔ پھر آ کر آپ کے ساتھ چلنے لگتا تھا۔ حتیٰ کہ لشکر تک پہنچ گیا۔ پھر شیر واپس آ گیا۔

شَهَادَةُ الْجِنَّاتِ

جنات کی گواہی

(294)۔ عَنْ مَعنِ بنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَلَیْهِ الرَّحْمَةُ، قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ، قَالَ سَئَلْتُ مَسْرُوْقًا مَنْ آذَنَ النَّبِیَّ ﷺ بِالْجِنِّ لَیْلَةَ اسْتَمِعُوا الْقُرْاٰنَ، فَقَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْكَ یَعْنِیْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ اَنَّهُ قَالَ، آذَنَتْ بِهِمْ شَجَرَةٌ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم: ١٠١١، بخاری حدیث رقم: ٣٨٥٩]۔

ترجمہ: حضرت معن بن عبدالرحمٰن علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا ہے کہ میں نے مسروق سے پوچھا کہ جس رات جنات نے قرآن سنا تھا، یہ بات نبی کریم ﷺ کو کس نے بتائی تھی؟ انہوں نے فرمایا: مجھے تیرے والد عبداللہ بن مسعود نے بتایا تھا کہ ان کے بارے میں نبی کریم ﷺ کو درخت نے بتایا تھا۔

اِحْیَاءُ الْاَمْوَاتِ

مردے زندہ کرنا

(295)۔ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ اَتیٰ رَجُلُ النَّبِیَّ ﷺ فَذَکَرَ لَهُ اَنَّهُ طَرَحَ بُنَیَّةً لَهُ فِیْ وَادِیْ کَذَا، فَانْطَلَقَ مَعَهُ اِلَی الْوَادِیْ وَنَادَاهَا بِاِسْمِهَا یَا فُلَانَةُ، اَجِیْبِیْ بِاِذْنِ اللّٰهِ، فَخَرَجَتْ وَهِیَ تَقُوْلُ لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ، فَقَالَ لَهَا اِنَّ اَبَوَیْكِ قَدْ اَسْلَمَا، فَاِنْ اَحْبَبْتِ اَنْ اَرُدَّكِ عَلَیْهِمَا، قَالَتْ

لَاحَاجَةَ لِیْ فِیْهِمَا وَجَدْتُ اللّٰهَ خَیْرًا لِیْ مِنْهُمَا رَوَاهُ عَیَاض فِی الشِّفَا [الشفاء ١/٢١١]۔

ترجمہ: حضرت حسن فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آ کر عرض کرنے لگا، میں نے اپنی چھوٹی سی بچی کو فلاں وادی میں پھینکا ہے۔ آپ ﷺ اس کے ساتھ وادی میں تشریف لے گئے۔ اور اس کا نام لے کر اسے آواز دی اے فلانہ۔ اللہ کے اذن سے مجھے جواب دو۔ وہ نکل آئی اور کہہ رہی تھی لبیک وسعدیک۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرے ماں باپ مسلمان ہو چکے ہیں۔ اگر تم چاہو تو میں تمہیں ان کے پاس واپس لے آؤں۔ اس نے عرض کیا مجھے ان کی ضرورت نہیں۔ میں نے اللہ کو ان دونوں سے زیادہ مہربان پایا ہے۔

(296)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ؓ اَنَّ شَابًّا مِنَ الْاَنْصَارِ تُوُفِّیَ وَلَهُ اُمٌّ عَجُوْزٌ عَمْیَاءُ، فَسَجَّیْنَاهُ، وَعَزَّیْنَاهَا، فَقَالَتْ مَاتَ ابْنِیْ؟ قُلْنَا نَعَمْ، قَالَتِ اللّٰهُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ هَاجَرْتُ اِلَیْكَ وَاِلیٰ رَسُوْلِكَ رِجَاءَ اَنْ تُعِیْنَنِیْ عَلیٰ کُلِّ شِدَّةٍ فَلَا تَحْمِلَنْ عَلَیَّ هٰذِهِ الْمُصِیْبَةَ، فَمَا بَرِحْنَا اَنْ کَشَفَ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهٖ فَطَعِمَ وَطَعِمْنَا مَعَهُ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ [دلائل النبوة للبیهقی ٦/٥٠، ٥١، ٥٢، الشفاء ١/٢١١، الخصائص الکبری ٢/١١٠]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ انصار کا ایک نوجوان فوت ہو گیا۔ اسکی بوڑھی نابینا ماں تھی۔ ہم نے میت کو ڈھانپ دیا اور بڑھیا سے تعزیت کی، اس نے کہا میرا بیٹا مر گیا: ہم نے کہا جی ہاں۔ اس نے کہا اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے تیری خاطر اور تیرے رسول ﷺ کی خاطر ہجرت کی تھی کہ تو ہر مشکل میں میری مدد کرے گا تو پھر یہ مصیبت مجھ پر مت ڈال۔ زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ اس نوجوان نے اپنے چہرے سے کپڑا ہٹا دیا اور اس نے اور ہم نے ملکر کھانا کھایا۔

اَلْاِخْبَارُ بِمَا یَاْتِیْ

آئندہ کی خبریں

(297)۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا هَلَكَ کِسْرٰی، فَلَا کِسْرٰی بَعْدَهٗ وَاِذَا هَلَكَ قَیْصَرُ، فَلَا قَیْصَرَ بَعْدَهٗ، وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَتُنْفَقُنَّ کُنُوْزُهُمَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم: ٣١٢٠]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسریٰ ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد

کوئی کسریٰ نہ ہوگا اور جب قیصر ہلاک ہوجائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہ ہوگا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے [illegible]
قدرت میں محمد کی جان ہے ان دونوں کے خزانے لٹادیے جائیں گے۔

(298)۔ وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: يُفْتَحُ الشَّامُ فَيَخْرُجُ مِنَ الْمَدِينَةِ قَوْمٌ بِأَهْلِيهِمْ يَبُسُّونَ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، ثُمَّ يُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَخْرُجُ قَوْمٌ بِأَهْلِيهِمْ يَبُسُّونَ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، ثُمَّ يُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَخْرُجُ مِنَ الْمَدِينَةِ قَوْمٌ بِأَهْلِيهِمْ يَبُسُّونَ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٣٣٦٤، بخاری حديث رقم: ١٨٧٥]۔

ترجمہ: حضرت سفیان بن ابی زہیر ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شام فتح کرلیا جائے گا۔ پھر [illegible] سے ایک قوم اہل خانہ سمیت برا بھلا کہتی ہوئی نکل جائے گی حالانکہ اگر وہ سمجھیں تو مدینہ ان کے لیے بہتر ہوگا۔ پھر یمن فتح ہوگا اور ایک قوم برا بھلا کہتی ہوئی نکل جائے گی حالانکہ اگر وہ سمجھیں تو مدینہ ان کے لیے بہتر ہوگا۔ پھر عراق فتح ہوگا اور ایک قوم برا بھلا کہتی ہوئی نکل جائے گی حالانکہ اگر وہ سمجھیں تو مدینہ ان کے لیے بہتر ہوگا۔

(299)۔ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّكُمْ سَتَفْتَحُونَ مِصْرَ، وَهِيَ أَرْضٌ يُسَمَّى فِيهَا الْقِيرَاطُ، فَإِذَا فَتَحْتُمُوهَا فَأَحْسِنُوا إِلَىٰ أَهْلِهَا، فَإِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَرَحِمًا أَوْ قَالَ ذِمَّةً وَصِهْرًا، فَإِذَا رَأَيْتَ رَجُلَيْنِ يَخْتَصِمَانِ فِيهَا فِي مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَاخْرُجْ مِنْهَا، قَالَ فَرَأَيْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ شُرَحْبِيلَ بْنِ حَسَنَةَ وَأَخَاهُ رَبِيعَةَ يَخْتَصِمَانِ فِي مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَخَرَجْتُ مِنْهَا رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٦٤٩٤]۔

ترجمہ: حضرت ابوذر ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ جلد ہی مصر کو فتح کرلوگے۔ وہ ایسی سرزمین ہے جہاں قیراط کے نام سے فصل ناپی جاتی ہے۔ جب تم اسے فتح کرلو تو وہاں کے باشندوں سے اچھا سلوک کرنا کیونکہ ان کے لیے امان اور رحم کا رشتہ ہے یا شاید فرمایا کہ ان کے لیے امان اور سسرال کا رشتہ ہے۔ پھر جب تم دو آدمیوں کو ایک اینٹ کی جگہ کے بارے میں جھگڑتا دیکھو تو وہاں سے نکل جانا۔ حضرت ابوذر ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمٰن بن شرحبیل اور ان کے بھائی ربیعہ کو ایک اینٹ کی جگہ پر جھگڑتے دیکھا تو وہاں سے نکل گیا۔

(300)۔ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِنْ

أَدَمٍ، فَقَالَ اعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ، مَوْتِي، ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، ثُمَّ مُوتَانٌ يَأْخُذُ فِيكُمْ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ، ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ، حَتَّىٰ يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِينَارٍ، فَيَظَلُّ سَاخِطًا، ثُمَّ فِتْنَةٌ لَا يَبْقَىٰ بَيْتٌ مِنَ الْعَرَبِ إِلَّا دَخَلَتْهُ، ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ، فَيَغْدِرُونَ فَيَأْتُونَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِينَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حديث رقم: ٣١٧٦، ابو داؤد حديث رقم: ٥٠٠٠، ابن ماجة حديث رقم: ٤٠٩٥]۔

موتان: هو الموت الكثير الوقوع، قعاص: هو داء الدواب بكسر العنق يقال هذه الآية ظهرت في طاعون عمواس في خلافة سيدنا عمر، استفاضة المال: اى كثرته و ظهرت في خلافة سيدنا عثمان عند الفتوح، و فتنة: المراد بها التي افتتحت بقتل سيدنا عثمان و استمرت الفتن بعده، بني الاصفر: هم الروم ولا سمعنا وقوع القصة

ترجمہ: حضرت عوف بن مالک ﷺ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس غزوہ تبوک میں حاضر ہوا۔ آپ ایک چمڑے کے خیمے میں تھے۔ فرمایا: قیامت سے پہلے پہلے چھ چیزیں گن لے۔ میری وفات، پھر بیت المقدس کی فتح، پھر زبردست موت جو تمہیں بکریوں کے مرض کی طرح پکڑ لے گی۔ پھر مال کا بہا دیا جانا حتیٰ کہ ایک آدمی کو سو دینار دیے جائیں گے تو وہ پھر بھی ناراض ہوکر رہے گا۔ پھر ایک ایسا فتنہ اٹھے گا کہ عرب کا کوئی گھر ایسا نہ ہوگا جس میں وہ داخل نہ ہو۔ پھر تمہارے اور بنی اصفر (رومیوں) کے درمیان صلح ہوگی۔ وہ بھاگ پڑیں گے اور اسی (۸۰) جھنڈوں کے نیچے تمہارے پاس آئیں گے ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار آدمی ہوں گے۔

(301)۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّىٰ تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ وَحَتَّىٰ تُقَاتِلُوا التُّرْكَ، صِغَارَ الْأَعْيُنِ، حُمْرَ الْوُجُوهِ، ذُلْفَ الْأُنُوفِ، كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ، وَتَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ أَشَدَّهُمْ كَرَاهِيَةً لِهٰذَا الْأَمْرِ حَتَّىٰ يَقَعَ فِيهِ، وَالنَّاسُ مَعَادِنُ، خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَىٰ أَحَدِكُمْ زَمَانٌ لَأَنْ يَرَانِي أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَهُ مِثْلُ أَهْلِهِ وَمَالِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حديث رقم: ٣٥٨٧، ٣٥٨٨، ٣٥٨٩]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ تم ایسی قوم سے جنگ کروگے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے اور حتیٰ کہ تم ترکوں سے لڑوگے جو چھوٹی آنکھوں والے، سرخ چہروں والے، پچکی ہوئی ناکوں والے ہوں گے۔ ان کے چہرے کوٹی ہوئی ڈھال جیسے ہوں

گے۔تم دیکھو گے کہ سب سے بہتر آدمی حکمرانی میں ملوث ہونے سے سب سے زیادہ نفرت کرے گا۔حتی کہ وہ اس میں پھنس جائے گا۔لوگ طرح طرح کے ہوتے ہیں ان میں جو لوگ جاہلیت میں آگے آگے تھے وہ اسلام میں بھی سبقت لے گئے ہیں۔تم میں سے کسی نہ کسی پر ایسا وقت آئے گا کہ اسے اپنے اہل وعیال اور مال و دولت سے بڑھ کر مجھے دیکھنا زیادہ محبوب ہوگا۔

(302)۔وَعَنْ عَدِيِّ بنِ حَاتِمٍ ﷺ قَالَ بَيْنَا أَنَا عِندَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَشَكَا إِلَيْهِ الْفَاقَةَ ، ثُمَّ جَاءَهُ آخَرُ ، فَشَكَا إِلَيهِ قَطعَ الطَّرِيقِ ، فَقَالَ يَاعَدِيُّ هَل رَأَيتَ الحِيرَةَ ؟ قُلتُ لَم أَرَهَا وَقَد أُنبِئتُ عَنهَا ، قَالَ فَإِن طَالَت بِكَ حَيٰوةٌ لَتَرَيَنَّ الظَّعِينَةَ تَرتَحِلُ مِنَ الحِيرَةِ حَتّٰى تَطُوفَ بِالكَعبَةِ لَاتَخَافُ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ، وَلَئِن طَالَت بِكَ حَيٰوةٌ لَتُفتَحَنَّ كُنُوزُ كِسرٰى ، وَلَئِن طَالَت بِكَ حَيٰوةٌ لَتَرَيَنَّ الرَّجُلَ يَخرُجُ مِلأَ كَفِّهِ مِن ذَهَبٍ اَو فِضَّةٍ يَطلُبُ مَن يَقبَلُهُ مِنهُ فَلَا يَجِدُ اَحَدًا يَقبَلُهُ مِنهُ ، وَلَيَلقَيَنَّ اللّٰهَ اَحَدُكُم يَومَ يَلقَاهُ وَلَيسَ بَينَهُ وَبَينَهُ تَرجُمَانٌ يُتَرجِمُ لَهُ فَلَيَقُولَنَّ لَهُ اَلَم اَبعَث اِلَيكَ رَسُولًا فَيُبَلِّغَكَ ؟ فَيَقُولُ بَلٰى ، فَيَقُولُ اَلَم اُعطِكَ مَالًا وَوَلَدًا وَاُفضِل عَلَيكَ؟ فَيَقُولُ بَلٰى ، فَيَنظُرُ عَن يَمِينِهِ فَلَا يَرٰى اِلَّا جَهَنَّمَ ، وَيَنظُرُ عَن يَسَارِهِ فَلَا يَرٰى اِلَّا جَهَنَّمَ ، اِتَّقُوا النَّارَ وَلَو بِشِقِّ تَمرَةٍ ، فَمَن لَم يَجِد فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ ،قَالَ عَدِيٌّ فَرَأَيتُ الظَّعِينَةَ تَرتَحِلُ مِنَ الحِيرَةِ حَتّٰى تَطُوفَ بِالكَعبَةِ لَاتَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ تَعَالٰى ، وَكُنتُ فِيمَنِ افتَتَحَ كُنُوزَ كِسرٰى بنِ هُرمُزَ ، وَلَئِن طَالَت بِكُم حَيٰوةٌ لَتَرَوُنَّ مَا قَالَ النَّبِيُّ اَبُوالقَاسِمِ ﷺ يَخرُجُ مِلأَ كَفِّهِ رَوَاهُ البُخَارِي [بخاری حدیث رقم:۳۵۹۵]۔

ترجمہ: حضرت عدی بن حاتم ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر تھا کہ آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور بھوک کی شکایت کی۔پھر آپ کے پاس ایک اور آدمی آیا اور اس نے آپ سے ڈاکے کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عدی! کیا تم نے حیرہ کا مقام دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا میں نے نہیں دیکھا مگر اس کے بارے میں سن رکھا ہے۔فرمایا: اگر تمہاری زندگی رہی تو تم ضرور دیکھو گے کہ ایک عورت حیرہ سے سوار ہو کر چلے گی حتی کہ کعبہ کا طواف کرے گی اور اسے اللہ کے سواء کسی کا خوف نہ ہوگا اور اگر تمہاری زندگی رہی تو کسریٰ کے خزانے ضرور

کھولے جائیں گے۔اور اگر تمہاری زندگی رہی تو دیکھو گے کہ ایک آدمی مٹھی بھر سونا یا چاندی لے کر نکلے گا اور تلاش کرے گا کہ کوئی اسے قبول کرلے مگر اسے اس سے قبول کرنے والا کوئی نہ ملے گا اور تم میں سے ایک شخص قیامت کے دن اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا۔اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا جو اس کے لیے ترجمہ کرے۔تو فرمائے گا کہ کیا میں نے تیری طرف رسول نہیں بھیجا تھا جس نے تجھ تک پیغام پہنچایا؟ وہ کہے گا کیوں نہیں۔فرمائے گا کیا میں نے تجھے مال اور اولاد نہ دیے تھے اور تجھ پر فضل نہ کیا تھا؟ وہ کہے گا کیوں نہیں پھر وہ اپنی دائیں طرف دیکھے گا تو جہنم کے سواء کچھ نظر نہ آئے گا اور اپنی بائیں طرف دیکھے گا تو جہنم کے سواء کچھ نظر نہ آئے گا۔لوگو! آگ سے بچو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا دے کر ہی۔جسے یہ بھی میسر نہ ہو میٹھے بول کے ذریعے ہی سہی۔عدی فرماتے ہیں کہ میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ حیرہ سے سوار ہوئی حتیٰ کہ اس نے کعبہ کا طواف کیا اور وہ اللہ تعالیٰ کے سواء کسی سے نہ ڈری اور میں خود ان میں شامل تھا جنہوں نے کسریٰ بن ہرمز کے خزانے کھولے اور اگر تم لوگوں کی زندگی رہی تو تم لوگ ضرور دیکھو گے جو کچھ ابوالقاسم نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ ایک آدمی مٹھی بھر کر نکلے گا۔

(303)۔وَعَن اَبِي هُرَيرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخرُجَ نَارٌ مِن اَرضِ الحِجَازِ تُضِيئُ اَعنَاقَ الاِبِلِ بِبُصرٰى رَوَاهُ مُسلِم [مسلم حدیث رقم:۷۲۸۹]۔بصریٰ مدینۃ الشام

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ حجاز کی زمین سے آگ نکلے گی جو بصریٰ میں اونٹوں کی گردنیں روشن کردے گی۔(بصریٰ شام کا ایک شہر ہے)

(304)۔وَعَن اَنَسٍ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ شَاوَرَ حِينَ بَلَغَهُ اِقبَالُ اَبِي سُفيٰنَ ، قَالَ فَتَكَلَّمَ اَبُو بَكرٍ فَاَعرَضَ عَنهُ ، ثُمَّ تَكَلَّمَ عُمَرُ ، فَاَعرَضَ عَنهُ ، فَقَامَ سَعدُ بنُ عُبَادَةَ ، فَقَالَ اِيَّانَا تُرِيدُ يَارَسُولَ اللّٰهِ ؟ وَالَّذِي نَفسِي بِيَدِهِ لَو اَمَرتَنَا اَن نُخِيضَهَا البَحرَ لَاَخَضنَاهَا ، وَلَو اَمَرتَنَا اَن نَضرِبَ اَكبَادَهَا اِلٰى بَركِ الغِمَادِ لَفَعَلنَا ، قَالَ فَنَدَبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ فَانطَلَقُوا حَتّٰى نَزَلُوا بَدرًا ، وَوَرَدَت عَلَيهِم رَوَايَا قُرَيشٍ وَفِيهِم غُلَامٌ اَسوَدُ لِبَنِي الحَجَّاجِ ، فَاَخَذُوهُ ، فَكَانَ اَصحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَسأَلُونَهُ عَن اَبِي سُفيٰنَ وَاَصحَابِهِ ، فَيَقُولُ مَالِي عِلمٌ بِاَبِي سُفيٰنَ وَلٰكِن هٰذَا اَبُوجَهلٍ وَعُتبَةُ وَشَيبَةُ وَاُمَيَّةُ بنُ خَلَفٍ ، فَاِذَا قَالَ ذٰلِكَ ضَرَبُوهُ ، فَقَالَ نَعَم اَنَا اُخبِرُكُم هٰذَا اَبُوسُفيٰنَ ، فَاِذَا تَرَكُوهُ فَسَاَلُوهُ ، فَقَالَ مَالِي بِاَبِي سُفيٰنَ عِلمٌ وَلٰكِن هٰذَا اَبُو جَهلٍ وَعُتبَةُ وَشَيبَةُ

وَاُمَيَّةُ بنُ خَلَفٍ فِي النَّاسِ ، فَإِذَا قَالَ هٰذَا اَيضًا ضَرَبُوهُ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَائِمٌ يُصَلِّي ، فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ انْصَرَفَ وَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ ، لَتَضْرِبُونَهُ إِذَا صَدَقَكُمْ وَتَتْرُكُونَهُ إِذَا كَذَبَكُمْ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ وَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى الْاَرْضِ هٰهُنَا وَ هٰهُنَا ، قَالَ فَمَا مَاطَ اَحَدُهُمْ عَنْ مَوْضِعِ يَدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٤٦٢١]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب ابوسفیان کے آنے کی خبر پہنچی تو آپ ﷺ نے مشورہ لیا۔ ابوبکر نے بات کی اور آپ ﷺ نے نہ مانی۔ پھر عمر نے بات کی آپ ﷺ نے نہ مانی۔ پھر سعد بن عبادہ کھڑے ہوگئے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہمیں جنگ پر آمادہ فرمانا چاہتے ہیں۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر آپ ہمیں حکم دیں کہ اس سمندر میں چھلانگ لگاؤ تو ہم لگا دیں گے اور اگر ہمیں حکم دیں کہ ہم برک الغماد تک گھوڑے دوڑا دیں تو ہم ایسا بھی کر دیں گے۔ تب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو بلایا۔ لوگ آئے اور وادی بدر میں اترے۔ وہاں ان کے پاس قریش کے پانی پلانے والے بھی پہنچ گئے۔ ان میں بنی حجاج کا ایک سیاہ فام غلام تھا۔ صحابہ نے اسے پکڑ لیا رسول اللہ ﷺ کے صحابہ اس سے ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں پوچھتے تھے۔ وہ کہتا تھا مجھے ابوسفیان کے بارے میں کچھ معلوم نہیں لیکن یہاں ابوجہل اور عتبہ اور شیبہ اور امیہ بن خلف ہیں جب اس نے یہ بتایا تو صحابہ نے اسے پیٹنا شروع کر دیا۔ اس نے کہا اچھا میں تمہیں ابوسفیان کے بارے میں بتاتا ہوں۔ جب انہوں نے اسے چھوڑ کر ابوسفیان کے بارے میں بھی پوچھا تو اس نے کہا مجھے ابوسفیان کے بارے میں کچھ معلوم نہیں لیکن یہاں لوگوں میں ابوجہل اور عتبہ اور شیبہ اور امیہ بن خلف ہیں، جب اس نے یہ کہا تو انہوں نے پھر اسے مارنا شروع کر دیا۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ نماز میں کھڑے تھے۔ جب آپ نے یہ منظر دیکھا تو نماز سے فارغ ہو کر فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جب یہ سچ بولتا ہے تو تم اسے مارتے ہو اور جب یہ جھوٹ بولتا ہے تو تم اسے چھوڑ دیتے ہو۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ فلاں کافر کے گرنے کی جگہ ہے اور آپ زمین پر اس جگہ اور اس جگہ ہاتھ رکھتے تھے۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ رکھنے کی جگہ سے کوئی کافر ادھر ادھر نہیں گرا۔

(305)۔وَعَنْهُ قَالَ نَعَى النَّبِيُّ ﷺ زَيْدًا وَجَعْفَرَ وَابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ قَبْلَ اَنْ يَّأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ فَقَالَ اَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَاُصِيبَ ، ثُمَّ اَخَذَ جَعْفَرٌ فَاُصِيبَ ، ثُمَّ اَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَاُصِيبَ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ ، حَتّٰى اَخَذَ الرَّايَةَ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللّٰهِ يَعْنِي خَالِدُ بْنُ وَلِيْدٍ ، حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِي وَمَرَّ حَدِيثُ فَتْحِ خَيْبَرَ وَمَرَّ حَدِيثُ وَفَاةِ سَيِّدَةِ النِّسَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا [بخاری حدیث رقم: ١٢٤٦، ٣٧٥٧]۔ هذه قصة غزوة موتة وهو موضع في ارض البلقاء من اطراف الشام، استعمل عليهم زيد

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے زید، جعفر اور ابن رواحہ کی شہادت کی خبر آنے سے پہلے ہی لوگوں میں ان کی شہادت کا اعلان فرما دیا۔ فرمایا کہ زید نے جھنڈا پکڑا اور شہید کر دیا گیا، پھر جعفر نے پکڑا اور شہید کر دیا گیا، پھر ابن رواحہ نے پکڑا اور شہید کر دیا گیا۔ یہ فرماتے ہوئے آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ حتیٰ کہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار یعنی خالد بن ولید نے جھنڈا پکڑا حتیٰ کہ اللہ نے انہیں فتح عطا فرما دی۔ اس سے پہلے حدیث فتح خیبر اور سیدۃ النساء رضی اللہ عنہا کی وفات والی حدیث گزر چکی ہے۔ (یہ واقعہ غزوہ موتہ سن ۸ ھ کا ہے)

(306)۔وَعَنْهُ حَدَّثَهُمْ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَعِدَ اُحُدًا وَاَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ ، فَقَالَ اُثْبُتْ اُحُدُ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيْدَانِ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم: ٣٦٧٥ ، ابو داؤد حدیث رقم: ٤٦٥١ ، ترمذی حدیث رقم: ٣٦٩٧]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اُحد پر چڑھے اور آپ کے ساتھ ابوبکر، عمر اور عثمان تھے۔ پہاڑ لرزا۔ فرمایا: اے اُحد ٹھہر جا۔ بے شک تیرے اوپر ایک نبی ہے، ایک صدیق ہے اور دو شہید ہیں۔

اَخْبَرَ عَنْ وَفَاتِهٖ ﷺ

آپ ﷺ نے اپنی وفات کی خبر دی

(307)۔عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ؓ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ وَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهٗ فَاخْتَارَ ذٰلِكَ الْعَبْدُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ ، قَالَ فَبَكٰى اَبُو بَكْرٍ فَتَعَجَّبْنَا لِبُكَائِهٖ اَنْ يُّخْبِرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ عَبْدٍ خُيِّرَ ، فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ الْمُخَيَّرُ وَكَانَ اَبُو بَكْرٍ اَعْلَمَنَا رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم: ٣٦٥٤]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو خطاب کیا اور فرمایا کہ بے شک اللہ نے ایک بندے کو دنیا اور آخرت میں سے ایک کو اختیار کرنے کی اجازت دی۔ اس بندے نے آخرت کو پسند کر لیا۔ اس پر

ابوبکر رونے لگے۔ ہمیں اس کے رونے پر تعجب ہوا کہ رسول اللہ ﷺ ایک بندے کی بات فرما رہے ہیں جسے اختیار دیا گیا تھا۔ حالانکہ دراصل رسول اللہ ﷺ خود ہی وہ اختیار دیے گئے تھے اور ابوبکر ہم سب سے زیادہ علم والے تھے۔

(308)۔ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ ؓ قَالَ حَجَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَجَّةَ الْوَدَاعِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ: اَلَا لَعَلَّكُمْ لَا تَرَوْنِیْ بَعْدَ عَامِكُمْ هٰذَا، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حدیث رقم:۲۲۳۲۳]۔

ترجمہ: حضرت ابوامامہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آخری حج پڑھا۔ آپ ﷺ نے اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا خبردار شاید اس سال کے بعد تم مجھے نہ دیکھ سکو تین بار یہی فرمایا۔

(309)۔ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ؓ قَالَ لَمَّا بَعَثَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَی الْیَمَنِ، خَرَجَ مَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُوْصِیْهِ وَمُعَاذٌ رَاكِبٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَمْشِیْ تَحْتَ رَاحِلَتِهٖ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: یَا مُعَاذُ اِنَّكَ عَسٰی اَنْ لَا تَلْقَانِیْ بَعْدَ عَامِیْ هٰذَا وَلَعَلَّكَ اَنْ تَمُرَّ بِمَسْجِدِیْ هٰذَا وَقَبْرِیْ فَبَكٰی مُعَاذٌ جَشَعًا لِفِرَاقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ الْتَفَتَ فَاَقْبَلَ بِوَجْهِهٖ نَحْوَ الْمَدِیْنَةِ، فَقَالَ اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیَ الْمُتَّقُوْنَ مَنْ كَانُوْا وَحَیْثُ كَانُوْا رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حدیث رقم:۲۲۱۱۳]۔ اَلْحَدِیْثُ صَحِیْحٌ

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل ؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں یمن بھیجا تو رسول اللہ ﷺ انہیں نصیحتیں فرماتے ہوئے ان کے ساتھ نکلے۔ معاذ سواری پر تھے اور رسول اللہ ﷺ ان کی سواری کے ساتھ پیدل چل رہے تھے۔ جب فارغ ہوئے تو فرمایا: اے معاذ شاید تم آئندہ سال مجھ سے نہ مل سکو اور شاید تم میری اس مسجد کے پاس سے گزرو تو یہاں میری قبر ہو۔ یہ سن کر معاذ رسول اللہ ﷺ کے فراق کے جوش میں رونے لگے۔ پھر آپ ﷺ پلٹے اور مدینہ کی طرف منہ کر کے فرمایا: لوگوں میں میرے سب سے زیادہ قریب وہی لوگ ہیں جو متقی ہیں، کوئی بھی ہوں کہیں بھی ہوں۔

شَقُّ الْقَمَرِ وَرَدُّ الشَّمْسِ

چاند کا پھٹنا اور سورج کا واپس آنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ [القمر:۱] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: قیامت قریب آگئی اور چاند پھٹ گیا۔

(310)۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ اَنَّ اَهْلَ مَكَّةَ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنْ یُّرِیَهُمْ اٰیَةً فَاَرَاهُمُ الْقَمَرَ شِقَّتَیْنِ حَتّٰی رَاَوْا حِرَاءَ بَیْنَهُمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِیِّ وَكَذَا رُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ [مسلم حدیث رقم:۷۰۷۶، بخاری حدیث رقم:۳۶۳۷]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ؓ فرماتے ہیں کہ مکہ والوں نے رسول اللہ ﷺ سے معجزہ طلب کیا تو آپ نے انہیں چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھا دیے حتیٰ کہ انہوں نے اس کے دونوں ٹکڑوں کو درمیان سے چرا ہوا دیکھا۔

(311)۔ وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَیْسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِنْ طَرِیْقَیْنِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ یُوْحٰی اِلَیْهِ وَرَاْسُهٗ فِیْ حِجْرِ عَلِیٍّ فَلَمْ یُصَلِّ الْعَصْرَ حَتّٰی غَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَصَلَّیْتَ یَا عَلِیُّ؟ قَالَ لَا، فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنَّهٗ كَانَ فِیْ طَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُوْلِكَ فَارْدُدْ عَلَیْهِ الشَّمْسَ، قَالَتْ اَسْمَاءُ فَرَاَیْتُهَا غَرَبَتْ ثُمَّ رَاَیْتُهَا طَلَعَتْ بَعْدَ مَا غَرَبَتْ وَوَقَفَتْ عَلَی الْجِبَالِ وَالْاَرْضِ وَذٰلِكَ بِالصَّهْبَاءِ فِیْ خَیْبَرَ رَوَاهُ الطَّحَاوِیُّ فِیْ مُشْكِلِ الْآثَارِ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ ثَابِتٌ وَرُوَاتُهٗ ثِقَاتٌ وَكَذَا فِی الشِّفَاءِ [الشفاء ۱/۱۸۵، مشکل الآثار حدیث رقم:۱۲۰۷، ۱۲۰۸، مجمع الزوائد حدیث رقم:۱۴۰۹۷ وقال رواه الطبرانی باسانید ورجال احدها رجال الصحیح]۔

ترجمہ: حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے دو طرح سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ پر وحی نازل ہو رہی تھی اور آپ ﷺ کا سر مبارک حضرت علی ؓ کی گود میں تھا۔ وہ عصر کی نماز نہ پڑھ سکے حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی کیا تم نے نماز پڑھی ہے؟ عرض کیا نہیں۔ فرمایا: اے اللہ یہ تیری اور تیرے رسول کی اطاعت میں تھا اس کے لیے سورج واپس کر دے۔ حضرت اسماء فرماتی ہیں کہ میں نے اسے ڈوبا ہوا دیکھا تھا پھر دیکھا کہ غروب کے بعد طلوع ہو گیا ہے اور پہاڑوں اور زمین پر ٹھہر گیا ہے۔ یہ خیبر کے علاقے میں موضع صہباء کا واقعہ ہے۔

اَلْمُعْجِزَاتُ الْمُتَفَرِّقَةُ

متفرق معجزات

(312)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ؓ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ لَمَّا رَاٰی مِنَ النَّاسِ اِدْبَارًا، فَقَالَ اللّٰهُمَّ سَبْعًا كَسَبْعِ یُوْسُفَ، فَاَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَیْءٍ، حَتّٰی اَكَلُوا الْجُلُوْدَ وَالْمَیْتَةَ وَالْجِیَفَ وَیَنْظُرُ

اَحَدُهُمْ اِلَى السَّمَاءِ، فَيَرَى الدُّخَانَ مِنَ الْجُوعِ، فَاَتَاهُ اَبُو سُفْيَانَ، فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّكَ تَأْمُرُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ وَبِصِلَةِ الرَّحِمِ وَاِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا فَادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ، فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ اِلٰى قَوْلِهٖ اِنَّكُمْ عَائِدُوْنَ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى، فَالْبَطْشَةُ يَوْمُ بَدْرٍ فَقَدْ مَضَتِ الدُّخَانُ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَاٰيَةُ الرُّومِ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:۱۰۰۷، مسلم حدیث رقم:۷۰۶۶، ترمذی حدیث رقم:۳۲۵۴]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے کفار کی نافرمانی دیکھی تو فرمایا: اے اللہ یوسف کے سات سالہ قحط کی طرح ان پر سات سالہ قحط نازل فرما۔ ان لوگوں کو قحط سالی نے پکڑ لیا۔ اس نے ہر چیز کو تباہ کر دیا حتیٰ کہ لوگوں نے چمڑے، مردار اور حرام گوشت کھائے۔ ان میں سے ایک آسمان کی طرف دیکھتا تھا تو اسے بھوک کے مارے دھواں نظر آتا تھا۔ نبی کریم ﷺ کے پاس ابوسفیان آیا اور کہا اے محمد! آپ اللہ کی اطاعت اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں۔ اور آپ کی قوم ہلاک ہو رہی ہے۔ اللہ سے ان کے لیے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: انتظار کرو جس دن آسمان کھلا دھواں لائے گا (سے لے کر) بے شک تم لوٹنے والے ہو اس دن کی طرف جس دن ہم بڑی گرفت کریں گے۔ گرفت سے مراد بدر کا دن ہے اور دھواں، گرفت، لزام اور روم کی نشانی گزر چکی ہے۔

(313)۔ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ ؓ اَنَّ رَجُلًا اَكَلَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِشِمَالِهٖ، فَقَالَ كُلْ بِيَمِيْنِكَ، قَالَ لَا اَسْتَطِيْعُ، قَالَ لَا اسْتَطَعْتَ، مَا مَنَعَهُ اِلَّا الْكِبْرُ قَالَ فَمَا رَفَعَهَا اِلٰى فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۵۲۶۸]۔

ترجمہ: حضرت سلمہ بن اکوع ؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بائیں ہاتھ سے کھانا کھایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اپنے دائیں ہاتھ سے کھا۔ اس نے کہا میں نہیں کھا سکتا۔ فرمایا تو نہیں کھا سکے گا۔ اس نے یہ انکار تکبر کی وجہ سے کیا تھا۔ وہ آئندہ منہ کی طرف ہاتھ نہیں اٹھا سکتا تھا۔

(314)۔ وَعَنْ جَرِيْرٍ ؓ قَالَ مَا حَجَبَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَاٰنِيْ اِلَّا تَبَسَّمَ فِيْ وَجْهِيْ، وَلَقَدْ شَكَوْتُ اِلَيْهِ اَنِّيْ لَا اَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ بِيَدِهٖ فِيْ صَدْرِيْ وَقَالَ اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا، وَكَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بَيْتٌ يُقَالُ لَهٗ ذُو الْخَلَصَةِ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ الْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَةُ وَالْكَعْبَةُ الشَّامِيَةُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هَلْ اَنْتَ مُرِيْحِيْ مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ وَالْكَعْبَةِ

الْيَمَانِيَةِ وَالشَّامِيَةِ، فَنَفَرْتُ اِلَيْهِ فِيْ مِائَةٍ وَخَمْسِيْنَ مِنْ اَحْمَسَ، فَكَسَرْنَاهُ وَقَتَلْنَا مَنْ وَجَدْنَا عِنْدَهٗ فَاَتَيْتُهٗ فَاَخْبَرْتُهٗ، قَالَ فَدَعَا لَنَا وَلِاَحْمَسَ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۶۳۶۳، بخاری حدیث رقم:۳۸۲۲،۳۸۲۳، ابن ماجۃ حدیث رقم:۱۵۹]۔

ترجمہ: حضرت جریر ؓ فرماتے ہیں کہ میں جب سے اسلام لایا تھا رسول اللہ ﷺ نے مجھے کبھی نہیں روکا تھا۔ آپ جب بھی مجھے دیکھتے تبسم فرماتے تھے۔ میں نے آپ ﷺ سے شکایت کی کہ میں گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا۔ آپ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: اے اللہ اسے گھوڑے پر قائم رکھ اور اسے ہدایت دینے والا ہدایت یافتہ بنا دے۔ زمانہ جہالت میں ایک گھر ہوا کرتا تھا جسے ذوالخلصہ کہتے تھے۔ اور اسے کعبہ یمانیہ اور کعبہ شامیہ کا نام دیا گیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے جریر کیا تم مجھے ذوالخلصہ، کعبہ یمانیہ اور کعبہ شامیہ کے فتح ہونے کی خوشخبری سناؤ گے؟ میں قبیلہ احمس کے ڈیڑھ سو لوگوں کے ساتھ اسکی طرف روانہ ہوا۔ ہم نے اسے توڑ دیا اور جن لوگوں کو وہاں پایا انہیں قتل کر دیا۔ میں نے آپکے پاس حاضر ہو کر خوشخبری دی۔ آپ ﷺ نے ہمارے لیے اور قبیلہ احمس کے لیے دعا فرمائی۔

(315)۔ وَعَنْ مَالِكِ الدَّارِ وَكَانَ خَازِنَ عُمَرَ عَلَى الطَّعَامِ، قَالَ اَصَابَ النَّاسَ قَحْطٌ فِيْ زَمَنِ عُمَرَ، فَجَاءَ رَجُلٌ اِلٰى قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَسْقِ لِاُمَّتِكَ فَاِنَّهُمْ قَدْ هَلَكُوْا فَاَتَى الرَّجُلَ فِي الْمَنَامِ، فَقَالَ لَهُ ائْتِ عُمَرَ، فَاَقْرِئْهُ السَّلَامَ وَاَخْبِرْهُ اَنَّكُمْ مُسْتَقِيْمُوْنَ وَقُلْ لَهٗ عَلَيْكَ الْكَيْسُ! عَلَيْكَ الْكَيْسُ! فَاَتٰى عُمَرَ فَاَخْبَرَهٗ، فَبَكٰى عُمَرُ، ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ لَا اٰلُوْ اِلَّا مَا عَجَزْتُ عَنْهُ رَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ فِي الْمُصَنَّفِ وَالْبَيْهَقِيُّ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ [ابن ابی شیبۃ ۴۸۲/۷، دلائل النبوۃ للبیہقی ۴۷/۷]۔ وَقَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ فِي الْبِدَايَةِ وَالنِّهَايَةِ هٰذَا سَنَدٌ صَحِيْحٌ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حَجَرٍ فِيْ فَتْحِ الْبَارِيْ

ترجمہ: حضرت مالک دار جو کہ حضرت عمر ؓ کے زمانے میں وزیر خوراک تھے۔ فرماتے ہیں کہ عمر کے زمانے میں لوگوں پر قحط پڑا۔ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی قبر انور پر حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ اپنی امت کے لیے بارش کی دعا فرمائیں۔ یہ لوگ ہلاک ہو رہے ہیں۔ آپ ﷺ اس آدمی کو خواب میں ملے۔ اور فرمایا: عمر کے پاس جاؤ اسے میرا سلام کہو۔ اسے بتاؤ کہ تم لوگوں کو بارش ضرور نصیب ہوگی۔ اور اسے کہو کہ احتیاط سے کام لو۔ احتیاط سے کام لو۔ وہ آدمی عمر کے پاس آیا اور انہیں ساری بات بتائی۔ عمر رونے لگے۔ پھر کہا اے میرے رب! میں تو جہاں تک بس چلتا ہے پوری کوشش کر رہا ہوں (اس آدمی کا نام سیدنا بلال بن حارث مزنی ہے)۔

(316)۔وَعَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ كَانَ رَجُلٌ نَصْرَانِيًّا فَأَسْلَمَ وَقَرَأَ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ فَكَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَعَادَ نَصْرَانِيًّا، فَكَانَ يَقُولُ مَايَدْرِي مُحَمَّدٌ إِلَّا مَا كَتَبْتُ لَهُ فَأَمَاتَهُ اللّٰهُ فَدَفَنُوهُ فَأَصْبَحَ وَلَقَدْ لَفِظَتْهُ الْأَرْضُ، فَقَالُوا هٰذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِهِ لِمَا هَرَبَ مِنْهُمْ، نَبَشُوا عَنْ صَاحِبِنَا فَأَلْقَوْهُ فَحَفَرُوا لَهُ فَأَعْمَقُوا لَهُ فِي الْأَرْضِ مَااسْتَطَاعُوا فَأَصْبَحَ وَلَقَدْ لَفِظَتْهُ الْأَرْضُ فَعَلِمُوا أَنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ فَأَلْقَوْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:۳۶۱۷]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی عیسائی تھا اور مسلمان ہوگیا اور اس نے سورۃ بقرۃ اور آل عمران پڑھ لیں۔ وہ نبی کریم ﷺ کے لیے کتابت کرتا تھا۔ وہ دوبارہ عیسائی ہوگیا۔ کہتا تھا کہ محمد کچھ نہیں جانتے سوائے اس کے جو میں انہیں لکھ دوں۔ اللہ نے اسے موت دے دی۔ اس کے گھر والوں نے اسے دفن کر دیا۔ تو اسے زمین نے باہر اچھال دیا تھا۔ لوگوں نے کہا یہ محمد اور اس کے اصحاب کا کام ہے اس لیے کہ یہ ان سے بھاگ گیا تھا۔ انہوں نے ہمارے آدمی کا کفن اتار دیا ہے اور اسے باہر پھینک دیا ہے۔ پھر انہوں نے اس کے لیے زمین میں جہاں تک ہوسکتا تھا گہرا گڑھا کھودا۔ صبح ہوئی تو زمین نے اسے باہر اُگل دیا تھا۔ وہ سمجھ گئے کہ یہ انسانوں کا کام نہیں۔ انہوں نے اسے ویسے ہی پھینک دیا۔

بَابُ الْمِعْرَاجِ

معراج کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى سُبْحَانَ الَّذِیْ أَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا [بنی اسرائیل:۱] اللہ تعالٰی نے فرمایا: پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے کو راتوں رات سیر کرائی۔ وَقَالَ وَالنَّجْمِ إِذَا هَوٰى [النجم:۱] اور فرمایا: قسم ہے چمکتے ستارے (محمد) کی جب (معراج سے) اترا۔

(317)۔عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ ﷺ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِيَ بِهٖ، بَيْنَمَا أَنَا فِي الْحَطِيْمِ، وَرُبَّمَا قَالَ فِي الْحِجْرِ، مُضْطَجِعًا، إِذَا أَتَانِي آتٍ، فَشَقَّ مَابَيْنَ هٰذِهٖ إِلٰى هٰذِهٖ قَالَ الرَّاوِي مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهٖ إِلٰى شِعْرَتِهٖ، فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِي ثُمَّ أُتِيْتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَمْلُوْءَةٍ إِيْمَانًا، فَغُسِلَ قَلْبِي ثُمَّ حُشِيَ ثُمَّ أُعِيْدَ ثُمَّ أُتِيْتُ بِدَابَّةٍ دُوْنَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ أَبْيَضَ فَقَالَ الرَّاوِي هُوَ الْبُرَاقُ، يَضَعُ خَطْوَهٗ عِنْدَ أَقْصٰى طَرْفِهٖ، فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ بِي جِبْرِيْلُ حَتّٰى أَتَى

السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ، فَقِيْلَ مَنْ هٰذَا؟ قَالَ، جِبْرِيْلُ، قِيْلَ وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ مُحَمَّدٌ، قِيْلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ نَعَمْ، قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ، فَفُتِحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا فِيْهَا آدَمُ، فَقَالَ هٰذَا أَبُوْكَ آدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ السَّلَامَ، ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ صَعِدَ حَتّٰى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ، فَاسْتَفْتَحَ، قِيْلَ مَنْ هٰذَا؟ قَالَ جِبْرِيْلُ، قِيْلَ وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ مُحَمَّدٌ، قِيْلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ نَعَمْ، قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ، فَفُتِحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا يَحْيٰى وَعِيْسٰى، وَهُمَا اِبْنَا الْخَالَةِ، قَالَ هٰذَا يَحْيٰى وَعِيْسٰى، فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا، فَسَلَّمْتُ، فَرَدَّا، ثُمَّ قَالَا مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَاسْتَفْتَحَ، قِيْلَ مَنْ هٰذَا؟ قَالَ جِبْرِيْلُ، قِيْلَ وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ مُحَمَّدٌ، قِيْلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ نَعَمْ، قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ، فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ، فَفُتِحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا يُوْسُفُ، قَالَ هٰذَا يُوْسُفُ، فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ، ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ صَعِدَ بِي، حَتّٰى أَتَى السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ، فَاسْتَفْتَحَ، قِيْلَ مَنْ هٰذَا؟ قَالَ جِبْرِيْلُ، قِيْلَ وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ مُحَمَّدٌ، قِيْلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ نَعَمْ، قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ، فَفُتِحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ، فَإِذَا إِدْرِيْسُ، قَالَ هٰذَا إِدْرِيْسُ، فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ، ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتّٰى أَتَى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ، فَاسْتَفْتَحَ، قِيْلَ مَنْ هٰذَا؟ قَالَ جِبْرِيْلُ، قِيْلَ وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ مُحَمَّدٌ، قِيْلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ نَعَمْ، قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ، فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ، فَإِذَا هَارُوْنُ قَالَ هٰذَا هَارُوْنُ، فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ، ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ صَعِدَ بِي، حَتّٰى أَتَى السَّمَاءَ السَّادِسَةَ، فَاسْتَفْتَحَ، قِيْلَ مَنْ هٰذَا؟ قَالَ جِبْرِيْلُ، قِيْلَ وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ مُحَمَّدٌ، قِيْلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ مَرْحَبًا بِهٖ، فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ، فَإِذَا مُوْسٰى، قَالَ هٰذَا مُوْسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ، ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، فَلَمَّا تَجَاوَزْتُ، بَكٰى، قِيْلَ لَهٗ مَا يُبْكِيْكَ؟ قَالَ أَبْكِي

لِاَنَّ غُلَامًا بُعِثَ بَعْدِي يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِهٖ اَكْثَرُ مِمَّنْ يَدْخُلُهَا مِنْ اُمَّتِي ، ثُمَّ صَعِدَ بِي اِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيْلُ ، قِيْلَ مَنْ هٰذَا ؟ قَالَ جِبْرِيْلُ ، قِيْلَ وَمَنْ مَعَكَ ؟ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ بُعِثَ اِلَيْهِ ؟ قَالَ نَعَمْ ، قَالَ مَرْحَبًا بِهٖ ، فَنِعْمَ الْمَجِيْئُ جَاءَ ، فَلَمَّا خَلَصْتُ ، فَاِذَا اِبْرَاهِيْمُ ، قَالَ هٰذَا اَبُوْكَ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ ، قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ، فَرَدَّ السَّلَامَ ، قَالَ مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ، ثُمَّ رُفِعْتُ اِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى فَاِذَا نَبِقُهَا مِثْلُ قِلَالِ هَجَرَ ، وَاِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ اٰذَانِ الْفِيَلَةِ ، قَالَ هٰذَا سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى ، وَاِذَا اَرْبَعَةُ اَنْهَارٍ ، نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ فَقُلْتُ مَا هٰذَانِ يَا جِبْرِيْلُ ؟ قَالَ اَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَاَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيْلُ وَالْفُرَاتُ ثُمَّ رُفِعَ لِيَ الْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ ، فَاِذَا هُوَ يَدْخُلُهٗ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ ، ثُمَّ اُتِيْتُ بِاِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَاِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ وَاِنَاءٍ مِنْ عَسَلٍ ، فَاَخَذْتُ اللَّبَنَ ، فَقَالَ هِيَ الْفِطْرَةُ اَنْتَ عَلَيْهَا وَاُمَّتُكَ ، ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ الصَّلٰوةُ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ ، فَرَجَعْتُ فَمَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى ، فَقَالَ بِمَ اُمِرْتَ ؟ قَالَ اُمِرْتُ بِخَمْسِيْنَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ ، قَالَ اِنَّ اُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيْعُ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ وَاِنِّي وَاللّٰهِ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ ، فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيْفَ لِاُمَّتِكَ ، فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى ، فَقَالَ مِثْلَهٗ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا ، فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى ، فَقَالَ مِثْلَهٗ ، فَرَجَعْتُ ، فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى ، فَقَالَ مِثْلَهٗ ، فَرَجَعْتُ ، فَاُمِرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ ، فَرَجَعْتُ ، فَقَالَ مِثْلَهٗ ، فَرَجَعْتُ فَاُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ ، فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى ، فَقَالَ بِمَا اُمِرْتَ ؟ قُلْتُ اُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ ، قَالَ اِنَّ اُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيْعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَاِنِّي قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ ، فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاسْاَلْهُ التَّخْفِيْفَ لِاُمَّتِكَ ، قَالَ سَاَلْتُ رَبِّي حَتّٰى اسْتَحْيَيْتُ ، وَلٰكِنِّي اَرْضٰى وَاُسَلِّمُ ، قَالَ فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادٰى مُنَادٍ اَمْضَيْتُ فَرِيْضَتِي وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٤١٦ ، بخاري حديث رقم:٣٨٨٧ ، نسائي حديث رقم:٤٤٨]۔

ترجمہ: حضرت مالک بن صعصعہ ؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے انہیں اس رات کے بارے میں بتایا جب آپ کو سیر کرائی گئی۔ فرمایا: میں حطیم میں تھا۔ بعض دفعہ راوی نے کہا کہ حجر میں لیٹا ہوا تھا۔ میرے پاس ایک آنے والا آیا اور پھر میرے اس مقام سے اس مقام تک چیرا۔ راوی کہتے ہیں کہ حلق کی گھنڈی سے ناف تک۔ اور میرے دل کو نکالا۔ پھر میرے پاس ایک سونے کا طشت لایا گیا جو ایمان سے بھرا ہوا تھا۔ پھر میرے دل کو دھویا گیا پھر بھر پور کر دیا گیا، پھر واپس رکھ دیا گیا۔ پھر میرے پاس ایک جانور لایا گیا جو خچر سے چھوٹا اور دراز گوش سے بڑا سفید رنگ کا تھا۔ راوی فرماتے ہیں کہ وہ براق تھا۔ حدِ نگاہ تک وہ اپنا ایک قدم رکھتا تھا۔ مجھے اس پر سوار کیا گیا اور جبریل مجھے لے کر چلے۔ حتی کہ آسمانِ دنیا پر پہنچ گئے۔ اسے کھولنے کے لیے کہا تو پوچھا گیا کہ کون ہے؟ فرمایا کہ جبریل۔ کہا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا محمد۔ کہا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ فرمایا ہاں۔ کہا گیا خوش آمدید، اچھی تشریف آوری ہوئی۔ پھر کھول دیا گیا۔ جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت آدم تھے۔ جبریل نے کہا یہ آپ کے جدِ امجد آدم ہیں۔ انہیں سلام کریں۔ میں نے سلام کیا انہوں نے جواب دیا۔ پھر فرمایا اچھے بیٹے اور اچھے نبی کو خوش آمدید۔ پھر اوپر چڑھے حتی کہ دوسرا آسمان آ گیا۔ اسے کھولنے کے لیے کہا تو پوچھا گیا کہ کون ہے؟ فرمایا جبریل۔ کہا گیا آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا محمد۔ کہا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ فرمایا ہاں۔ کہا گیا خوش آمدید، اچھی تشریف آوری ہوئی۔ پھر کھول دیا گیا۔ جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت یحیٰ اور حضرت عیسٰی تھے اور وہ دونوں خالہ زاد بھائی ہیں۔ جبریل نے کہا یہ یحیٰ اور عیسٰی ہیں۔ ان دونوں کو سلام کریں۔ میں نے دونوں کو سلام کیا۔ انہوں نے جواب دیا۔ پھر دونوں نے کہا کہ اچھے بھائی اور اچھے نبی کو خوش آمدید۔ پھر جبریل مجھے لے کر تیسرے آسمان پر چڑھے۔ اسے کھولنے کے لیے کہا تو پوچھا گیا کہ کون ہے؟ فرمایا جبریل۔ کہا گیا آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا محمد۔ کہا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ فرمایا ہاں۔ کہا گیا خوش آمدید، اچھی تشریف آوری ہوئی۔ پھر کھول دیا گیا۔ جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت یوسف تھے۔ جبریل نے کہا یہ یوسف ہیں۔ انہیں سلام کریں۔ میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے جواب دیا۔ پھر کہا اچھے بھائی اور اچھے نبی کو خوش آمدید۔ پھر جبریل مجھے لے کر اوپر چڑھے حتی کہ چوتھا آسمان آ گیا۔ اسے کھولنے کے لیے کہا تو پوچھا گیا کہ کون ہے؟ فرمایا جبریل۔ کہا گیا آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا محمد۔ کہا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ فرمایا ہاں۔ کہا گیا خوش آمدید، اچھی تشریف آوری ہوئی۔ پھر کھول دیا گیا تو وہاں حضرت ادریس تھے۔ جبریل نے کہا یہ ادریس ہیں۔ انہیں سلام کریں۔ میں نے سلام کیا۔ انہوں نے جواب دیا۔ پھر کہا اچھے بھائی اور اچھے نبی کو خوش آمدید۔

پھر جبریل مجھے لے کر اوپر چڑھے حتیٰ کہ پانچواں آسمان آ گیا۔ اسے کھولنے کے لیے کہا تو پوچھا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ فرمایا ہاں۔ کہا گیا خوش آمدید، اچھی تشریف آوری ہوئی۔ جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت ہارون تھے۔ جبریل نے کہا یہ ہارون ہیں۔ انہیں سلام کریں۔ میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے جواب دیا۔ پھر کہا اچھے بھائی اور اچھے نبی کو خوش آمدید۔ پھر مجھے لے کر اوپر چڑھے حتیٰ کہ چھٹا آسمان آ گیا۔ اسے کھولنے کے لیے کہا، پوچھا گیا کون ہے؟ فرمایا جبریل۔ پوچھا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا محمد۔ کہا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے۔ فرمایا ہاں۔ کہا ہم انہیں خوش آمدید کہتے ہیں۔ اچھی تشریف آوری ہوئی۔ جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت موسیٰ تھے۔ جبریل نے کہا یہ موسیٰ ہیں۔ انہیں سلام کریں۔ میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے جواب دیا۔ پھر کہا اچھے بھائی اور اچھے نبی کو خوش آمدید۔ جب میں آگے گزرا تو وہ رونے لگے۔ پوچھا گیا رونے کی وجہ کیا ہے؟ فرمایا اس لیے رو رہا ہوں کہ ایک نوجوان جو میرے بعد مبعوث ہوا، میری اُمت کی نسبت اس کی اُمت زیادہ جنت میں جائے گی۔ پھر جبریل مجھے لے کر ساتویں آسمان پر چڑھے۔ جبریل نے اسے کھولنے کے لیے کہا تو پوچھا گیا کہ کون ہے؟ فرمایا جبریل۔ پوچھا گیا آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا محمد۔ کہا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ فرمایا ہاں۔ کہا ہم انہیں خوش آمدید کہتے ہیں۔ اچھی تشریف آوری ہوئی۔ جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت ابراہیم تھے۔ جبریل نے کہا یہ آپ کے جدِّ امجد ابراہیم ہیں۔ انہیں سلام کریں۔ میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا۔ انہوں نے کہا اچھے بیٹے اور اچھے نبی کو خوش آمدید۔ پھر میں سدرۃ المنتہیٰ کی طرف اٹھایا گیا۔ اس کے بیر ہجر کے مٹکوں جیسے تھے۔ اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں جیسے تھے۔ جبریل نے کہا یہ سدرۃ المنتہیٰ ہے۔ وہاں چار نہریں تھیں۔ دو نہریں باطنی تھیں اور دو نہریں ظاہر تھیں۔ میں نے کہا اے جبریل یہ دونوں کیا چیزیں ہیں۔ جبریل نے کہا باطنی دو نہریں جنت کی نہریں ہیں۔ اور ظاہری دو نہریں نیل اور فرات ہیں۔ پھر مجھے بیت المعمور تک لے گئے۔ اس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں۔ پھر میرے پاس ایک شراب کا برتن، ایک دودھ کا برتن اور ایک شہد کا برتن لایا گیا۔ میں نے دودھ پکڑ لیا۔ کہا یہی فطرت ہے۔ جس پر آپ ہیں اور آپ کی امت ہے۔ پھر مجھ پر نماز فرض کی گئی۔ ہر روز پچاس نمازیں۔ میں واپس آیا اور حضرت موسیٰ کے پاس سے گزرا۔ انہوں نے کہا آپ کو کیا حکم ملا ہے؟ فرمایا مجھے روزانہ پچاس نمازوں کا حکم ہوا ہے۔ انہوں نے کہا آپ کی امت روزانہ پچاس نمازیں نہیں نبھا سکے گی۔ اللہ کی قسم میں نے آپ سے پہلے لوگوں پر تجربہ کیا ہے اور بنی اسرائیل کا مکمل علاج کیا ہے۔ اپنے رب کے پاس واپس جائیں اور اس سے اپنی اُمت کے لیے نرمی کی درخواست کریں۔ میں

واپس گیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے دس نمازیں کم کر دیں۔ پھر میں حضرت موسیٰ کی طرف آیا۔ انہوں نے پھر مجھے وہی بات کہی۔ میں واپس گیا۔ تو مجھ سے دس نمازیں کم کر دیں۔ پھر میں حضرت موسیٰ کی طرف آیا۔ انہوں نے پھر وہی بات کی۔ پھر میں واپس گیا تو مجھ سے دس نمازیں کم کر دیں۔ پھر میں حضرت موسیٰ کی طرف آیا۔ انہوں نے پھر وہی بات کی۔ پھر میں واپس گیا تو مجھے روزانہ دس نمازوں کا حکم دیا گیا۔ پھر میں واپس آیا تو حضرت موسیٰ نے پھر وہی بات کی۔ پھر میں واپس گیا تو مجھے روزانہ پانچ نمازوں کا حکم دیا گیا۔ پھر میں حضرت موسیٰ کی طرف واپس آیا۔ انہوں نے کہا کیا حکم ملا ہے؟ میں نے کہا مجھے روزانہ پانچ نمازوں کا حکم دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا آپ کی اُمت روزانہ پانچ نمازیں نہیں نبھا سکے گی؟ میں نے آپ سے پہلے لوگوں پر تجربہ کیا ہے اور بنی سرائیل کا مکمل علاج کر کے دیکھا ہے۔ اپنے رب کے پاس واپس جائیں اور اس سے اپنی اُمت کے لیے نرمی کی درخواست کریں۔ فرمایا: میں نے اپنے رب سے بار بار سوال کیا ہے۔ حتیٰ کہ اب مجھے حیاء آتی ہے۔ بلکہ اب میں راضی ہوں اور سرِ تسلیم خم کرتا ہوں۔ فرمایا جب میں آگے گزرا تو منادی کرنے والے نے آواز دی۔ میں نے اپنا فریضہ جاری کر دیا اور اپنے بندوں سے نرمی کی۔

(318)۔وَعَنْ اَبِي ذَرٍّ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فُرِجَ سَقْفُ بَيْتِي وَاَنَا بِمَكَّةَ، فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَفَرَجَ صَدْرِي، ثُمَّ غَسَلَهُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَاِيْمَانًا فَاَفْرَغَهَا فِي صَدْرِي، ثُمَّ اَطْبَقَهُ، ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِي فَعَرَجَ بِي اِلَى السَّمَاءِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٤١٥]۔

ترجمہ: حضرت ابوذر ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے گھر کی چھت کھولی گئی۔ اور میں مکہ میں تھا۔ پھر جبریل علیہ السلام نازل ہوئے۔ میرا سینہ کھولا۔ پھر اسے زم زم کے پانی سے غسل دیا۔ پھر سونے کا ایک طشت لائے جو حکمت اور ایمان سے لبریز تھا۔ اسے میرے سینے میں انڈیل دیا۔ پھر اسے سی دیا۔ پھر میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے لے کر آسمان پر چڑھ گئے۔

(319)۔وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اُتِيْتُ بِالْبُرَاقِ وَهُوَ دَابَّةٌ اَبْيَضُ طَوِيْلٌ فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُوْنَ الْبَغْلِ يَضَعُ حَافِرَهُ عِنْدَ مُنْتَهٰى طَرْفِهِ، قَالَ فَرَكِبْتُهُ، حَتّٰى اَتَيْتُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ، قَالَ فَرَبَطْتُهُ بِالْحَلْقَةِ الَّتِي يَرْبِطُ بِهِ الْاَنْبِيَاءُ، قَالَ ثُمَّ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَصَلَّيْتُ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٤١١]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس براق لائی گئی۔ وہ ایک سفید رنگ کا لمبا جانور ہے جو دراز گوش سے بڑا اور خچر سے چھوٹا ہے۔ اس کا قدم حدِ نگاہ تک جاتا ہے۔ فرمایا: میں اس پر سوار ہو گیا۔ حتیٰ کہ میں بیت المقدس پہنچا۔ اسے جبریل نے ایک حلقے کے ساتھ باندھا جس کے ساتھ انبیاء اپنی سواریاں باندھتے تھے۔ فرمایا: پھر میں مسجد میں داخل ہوا۔ میں نے اس میں دو رکعت نماز پڑھی۔

(320)۔وَعَنْهُ اَنَّهُ ﷺ صَلّٰی بِالْاَنْبِیَآءِ بِبَیْتِ الْمَقْدِسِ رَوَاهُ عَیَاض فِی الشِّفَاءِ [الشفاء ۱/۱۱۱]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ ہی فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے بیت المقدس میں انبیاء کو نماز پڑھائی۔

(321)۔وَعَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ جَآءَهُ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قَبْلَ اَنْ یُوْحٰی اِلَیْهِ وَهُوَ نَائِمٌ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَسَاقَ حَدِیْثَ الْمِعْرَاجِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۴۱۴]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حکم ملنے سے پہلے آپ ﷺ کے پاس تین افراد آئے۔ اس وقت آپ مسجد حرام میں سو رہے تھے۔ اس سے آگے حدیثِ معراج بیان فرمائی۔

(322)۔وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَاِذَا اَنَا بِاِبْرَاهِیْمَ ﷺ، مُسْنِداً ظَهْرَهُ اِلَی الْبَیْتِ الْمَعْمُوْرِ، وَ اِذَا هُوَ یَدْخُلُهُ کُلَّ یَوْمٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ لَا یَعُوْدُوْنَ اِلَیْهِ، ثُمَّ ذَهَبَ بِیْ اِلَی السِّدْرَةِ الْمُنْتَهٰی، وَ اِذَا وَرَقُهَا كَاٰذَانِ الْفِیَلَةِ، وَ اِذَا ثَمَرُهَا كَالْقِلَالِ، قَالَ فَلَمَّا غَشِیَهَا مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ مَا غَشِیَ، تَغَیَّرَتْ، فَمَا اَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَّنْعَتَهَا مِنْ حُسْنِهَا فَاَوْحَی اللّٰهُ اِلَیَّ مَا اَوْحٰی، فَفَرَضَ عَلَیَّ صَلَاةً رواه مسلم [مسلم حدیث رقم:۴۱۱]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: میں (ساتویں آسمان پر) حضرت ابراہیم سے ملا، انہوں نے بیت المعمور کے ساتھ اپنی پشت کی ٹیک لگائی ہوئی تھی، اس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں اور پھر دوبارہ اس کی طرف نہیں آتے، پھر وہ مجھے لے کر سدرۃ المنتہیٰ تک گئے، اس کے پتے ہاتھی کے کانوں جیسے تھے، اور اس کے پھل مٹکوں جیسے تھے، فرمایا پھر جب اسے اللہ کے حکم سے ڈھانپ لیا جس نے بھی ڈھانپا، تو وہ متغیر ہو گئی، اللہ کی مخلوق میں سے کوئی بھی یہ طاقت نہیں رکھتا کہ اس کے حسن کی شان بیان کر سکے، پس اللہ نے میری طرف وحی فرمائی جو بھی وحی فرمائی، پھر مجھ پر نماز فرض کی گئی۔

(323)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِیْ حَبَّةَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

بَعْدَ لِقَاءِ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ، ثُمَّ عُرِجَ بِیْ حَتّٰی ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًی اَسْمَعُ فِیْهِ صَرِیْفَ الْاَقْلَامِ ثُمَّ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۴۱۵]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس اور حضرت ابو حبہ انصاری ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات کے بعد آگے فرمایا: پھر مجھے اوپر اٹھایا گیا حتیٰ کہ میں مقام استویٰ تک پہنچا، وہاں میں نے قلموں کی آواز سنی۔ پھر نماز فرض کی گئی۔ (گویا ساتویں آسمان سے اوپر بیت المعمور، پھر سدرۃ المنتہیٰ اور پھر مقام استویٰ ہے)۔

(324)۔وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ بِیْ جِبْرِیْلُ حَتّٰی نَاْتِیَ سِدْرَةَ الْمُنْتَهٰی، فَغَشِیَهَا اَلْوَانٌ لَا اَدْرِیْ مَاهِیَ، قَالَ ثُمَّ اُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ، فَاِذَا فِیْهَا جَنَابِذُ اللُّؤْلُؤِ وَاِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۴۱۵، بخاری حدیث رقم:۳۴۹، ۳۳۴۲]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ سے روایت کیا گیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پھر جبریل مجھے لے کر چلے حتیٰ کہ ہم سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے۔ جس پر ایسے ایسے عجیب و غریب رنگ چھائے ہوئے تھے جنہیں میں بیان نہیں کر سکتا۔ فرمایا: پھر مجھے جنت میں داخل کیا گیا جہاں موتیوں کے گنبد تھے اور جس کی مٹی مشک تھی۔

(325)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَمَّا اُسْرِیَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اُنْتُهِیَ بِهٖ اِلٰی سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی وَهِیَ فِی السَّمَآءِ السَّادِسَةِ، اِلَیْهَا یَنْتَهِیْ مَا یُعْرَجُ بِهٖ مِنَ الْاَرْضِ فَیُقْبَضُ مِنْهَا وَاِلَیْهَا یَنْتَهِیْ مَا یُهْبَطُ بِهٖ مِنْ فَوْقِهَا فَیُقْبَضُ مِنْهَا رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۴۳۱، نسائی حدیث رقم:۴۵۱، ترمذی حدیث رقم:۳۲۷۶]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کو معراج کرائی گئی تو آپ کو سدرۃ المنتہیٰ پر جا کر ٹھہرایا گیا۔ وہ چھٹے آسمان پر ہے۔ زمین سے اوپر جانے والی چیزیں سدرہ پر جا کر رک جاتی ہیں۔ وہاں انہیں وصول کیا جاتا ہے۔ اور اوپر سے نیچے آنے والی چیزیں اسی تک آ کر رک جاتی ہیں یہاں انہیں وصول کیا جاتا ہے۔

رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَبَّهُ بِعَیْنَیْ رَاْسِهٖ

رسول اللہ ﷺ نے اپنے رب کو سر کی آنکھوں سے دیکھا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی [النجم:۱۷] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: نہ نگاہ پھری اور نہ

حد سے گزری۔

(326)۔عَنْ اَبِی ذَرٍّ ﷺ قَالَ سَئَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ ؟ قَالَ نُوْرٌ اَنّٰی اَرَاهُ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:٤٤٣ ، ترمذی حدیث رقم:٣٢٨٢]۔

ترجمہ: حضرت ابوذر ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا؟ فرمایا: نور ہے میں نے اسے دیکھا ہے۔

(327)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ ، قَالَ قُلْتُ لِاَبِی ذَرٍّ لَوْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَسَئَلْتُهُ فَقَالَ عَنْ اَيِّ شَيْءٍ كُنْتَ تَسْئَلُهُ ؟ قَالَ كُنْتُ اَسْئَلُهُ هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ ؟ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ قَدْ سَئَلْتُهُ فَقَالَ رَأَيْتُ نُوْرًا رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:٤٤٤ ،السنۃ لابن ابی عاصم حدیث رقم : ٤٥٠]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن شقیق ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوذر سے کہا کہ اگر میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کرتا تو آپ سے ضرور پوچھتا۔ انہوں نے فرمایا: تم نے کس بارے میں آپ ﷺ سے پوچھنا تھا؟ عرض کی میں نے پوچھنا تھا کہ کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا؟ حضرت ابوذر نے فرمایا میں نے آپ ﷺ سے اس کے متعلق سوال کیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے دیکھا وہ نور ہی نور تھا۔

(328)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَتَعْجَبُوْنَ اَنْ يَكُوْنَ الْخُلَّةُ لِاِبْرَاهِيْمَ وَالْكَلَامُ لِمُوْسٰى وَالرُّؤْيَةُ لِمُحَمَّدٍ ﷺ رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ [السنۃ لابن ابی عاصم حدیث رقم: ٤٥١ ، مستدرک حاکم حدیث رقم:٢١٦ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِي]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کیا تم لوگ تعجب کرتے ہو کہ خلیل ہونا ابراہیم کا حصہ ہو اور کلام کرنا موسیٰ کا حصہ ہو اور آنکھوں سے دیکھنا محمد کا حصہ ہو؟

(329)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: رَأَيْتُ رَبِّيْ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى [مسند احمد حدیث رقم : ٢٦٣٨، السنۃ لابن ابی عاصم حدیث رقم : ٤٤٢ ، ٤٤٩]۔ اسنادہ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : میں نے اپنے رب تبارک وتعالیٰ کو دیکھا۔

(330)۔وَسُئِلَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ ﷺ هَلْ رَأٰى مُحَمَّدٌ ﷺ رَبَّهُ؟ فَقَالَ نَعَمْ رَوَاهُ عَيَاض فِي الشِّفَاءِ [السنۃ لعبد اللہ بن احمد حدیث رقم : ٢٠٩، الشفاء ١٢٠/١]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ سے پوچھا گیا کیا سیدنا محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ فرمایا ہاں۔

(331)۔وَحَكَى النَّقَّاشُ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ اَنَّهُ قَالَ اَنَا اَقُوْلُ بِحَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِعَيْنِهِ رَاٰهُ ، رَاٰهُ ، رَاٰهُ ، حَتّٰى انْقَطَعَ نَفْسُهُ يَعْنِي نَفْسُ اَحْمَدَ رَوَاهُ عَيَاض فِي الشِّفَاءِ [الشفاء ١٢٠/١، ١٢١]۔ وَ كَذَا قَالَ عِكْرِمَةُ حِيْنَ سُئِلَ : تُرِيْدُ اَنْ اَقُوْلَ لَكَ قَدْ رَاٰهُ فَقَدْ رَاٰهُ ثُمَّ رَاٰهُ ثُمَّ رَاٰهُ حَتّٰى انْقَطَعَ نَفْسُ عِكْرِمَةَ [السنۃ لعبد اللہ بن احمد بن حنبل حدیث رقم : ٢١٣]۔

ترجمہ: نقاش نے امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں ابن عباس کی حدیث کو مدنظر رکھتے ہوئے کہتا ہوں کہ آپ ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا ہے، دیکھا ہے، دیکھا ہے، حتیٰ کہ یہ لفظ کہتے کہتے امام احمد کی سانس ٹوٹ گئی۔ اسی طرح حضرت عکرمہ سے بھی مروی ہے کہ انہوں نے اپنی سانس ٹوٹنے تک فرمایا دیکھا ہے دیکھا ہے دیکھا ہے۔

بَابُ الْكَرَامَاتِ

کرامات کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنّٰى لَكِ هٰذَا قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ [آل عمران:٣٧] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ تیرے پاس کہاں سے آیا۔ وہ کہنے لگی یہ اللہ کی طرف سے ہے۔ و قال اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ [النمل: ٤٠] اور فرمایا: میں تیری آنکھ جھپکنے سے پہلے اُسے تیرے پاس لے آؤں گا۔

(332)۔عَنْ اَنَسٍ ﷺ اَنَّ اُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ وَعَبَّادَ بْنَ بِشْرٍ تَحَدَّثَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَاجَةٍ لَهُمَا حَتّٰى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةٌ فِي لَيْلَةٍ شَدِيْدَةِ الظُّلْمَةِ ، ثُمَّ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَنْقَلِبَانِ ، وَبِيَدِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عُصَيَّةٌ فَاَضَاءَتْ عَصَا اَحَدِهِمَا لَهُمَا حَتّٰى مَشَيَا فِي ضَوْءِهَا ، حَتّٰى اِذَا افْتَرَقَتْ بِهِمَا الطَّرِيْقُ ، اَضَاءَتْ لِلْاٰخَرِ عَصَاهُ ، فَمَشٰى كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِي ضَوْءِ عَصَاهُ ، حَتّٰى بَلَغَ اَهْلَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:٣٨٠٥]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ اُسید بن حضیر اور عباد بن بشر اپنے کسی کام کے لیے نبی کریم ﷺ کے پاس گفتگو کرتے رہے حتیٰ کہ سخت اندھیری رات کا اچھا خاصہ حصہ گزر گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے ہاں سے واپس نکلے۔ ان دونوں میں سے ہرایک کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی۔ ان میں سے ایک کی چھڑی چمکنے لگی۔ حتیٰ کہ اس کی روشنی میں چلتے گئے۔ حتیٰ کہ جب دونوں کا راستہ جدا آ گیا تو دوسرے کی لاٹھی بھی چمکنے لگی حتیٰ کہ ان میں ہرایک اپنی لاٹھی کی روشنی میں چلنے لگا یہاں تک کہ گھر پہنچ گیا۔

(333)۔وَعَنْ اَبِی الْجَوْزَآءِ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ قُحِطَ اَهْلُ الْمَدِينَةِ قَحطًا شَدِيدًا فَشَكَوا اِلٰى عَائِشَةَ ، فَقَالَتِ انْظُرُوا قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ فَاجْعَلُوا مِنْهُ كُوًى اِلَى السَّمَآءِ حَتّٰى لَا يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَآءِ سَقْفٌ ، فَفَعَلُوا ، فَمُطِرُوا مَطَرًا ، حَتّٰى نَبَتَ الْعُشْبُ وَسَمِنَتِ الْاِبِلُ ، حَتّٰى تَفَتَّقَتْ مِنَ الشَّحْمِ فَسُمِّيَ عَامُ الْفَتْقِ رَوَاهُ الدَّرامِي [سنن الدارمی حدیث رقم: ۹۳ ، الوفا ۲/ ۸۰۱]۔ قَالَ ابْنُ حَجَرٍ فِی هٰذَا الرُّوَاةِ اِسْنَادُهٗ ضَعِيفٌ

ترجمہ: حضرت ابوجوزاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ اہل مدینہ شدید قحط کا شکار ہوگئے۔ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے شکایت کی۔ انہوں نے فرمایا نبی کریم ﷺ کی قبر انور پر جاؤ اس میں آسمان کی طرف سوراخ کردو حتیٰ کہ آپ کے اور آسمان کے درمیان چھت حائل نہ رہے۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ وہ لوگ بارش سے نوازے گئے حتیٰ کہ سبزہ پھوٹ پڑا اور اونٹ موٹے ہوگئے حتیٰ کہ چربی سے پھٹنے لگے اور اس سال کا نام پھٹنے کا سال پڑ گیا۔

(334)۔وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ لَمَّا كَانَ اَيَّامُ الْحَرَّةِ لَمْ يُؤَذَّنْ فِی مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثًا وَلَمْ يُقَمْ ، وَلَمْ يَبْرَحْ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ الْمَسْجِدَ ، وَكَانَ لَا يَعْرِفُ وَقْتَ الصَّلٰوةِ اِلَّا بِهَمْهَمَةٍ يَسْمَعُهَا مِنْ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ رَوَاهُ الدَّارِمِي [سنن الدارمی حدیث رقم: ۹۴]۔

ترجمہ: حضرت سعید بن عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ جب حرہ کے دن آئے تو مسجد نبوی میں تین دن تک اذان نہیں دی گئی اور نہ ہی جماعت کرائی گئی۔ سعید بن مسیب مسجد شریف میں ہی ٹھہرے رہے۔ انہیں نماز کے وقت کا علم اس ہجوم کی آواز سے ہوتا تھا جو نبی کریم ﷺ کی قبر انور سے آتی تھی۔

(335)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ عُمَرَ بَعَثَ جَيْشًا وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا يُدْعٰى

سَارِيَه ، فَبَيْنَمَا عُمَرُ يَخْطُبُ فَجَعَلَ يَصِيحُ يَاسَارِيَ الْجَبَلَ فَقَدِمَ رَسُولٌ مِنَ الْجَيْشِ ، فَقَالَ يَا اَمِيرَالْمُؤْمِنِينَ لَقِينَا عَدُوَّنَا فَهَزَمُونَا فَاِذَا بِصَائِحٍ يَصِيحُ يَاسَارِيَ الْجَبَلَ ، فَاَسْنَدْنَا ظُهُورَنَا اِلَى الْجَبَلِ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى رَوَاهُ الْبَيْهَقِي فِی دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ [دلائل النبوۃ للبیهقی ۶/ ۳۷۰]۔ اِسْنَادُهٗ حَسَنٌ وَحَسَّنَهُ ابْنُ حَجَرٍ وَشُهْرَتُهٗ مَعْرُوفَةٌ

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور ان پر ساریہ نامی آدمی کو امیر مقرر فرمایا۔ حضرت عمر نے ایک دن خطبے کے دوران چیخنا شروع کردیا۔ اے ساریہ پہاڑ کی طرف۔ لشکر کی طرف سے ایلچی آیا۔ کہنے لگا اے امیر المومنین دشمن سے ہمارا آمنا سامنا ہوا۔ انہوں نے ہمیں شکست دے دی۔ اچانک ایک آواز دینے والے کی چیخ سنائی دی۔ اے ساریہ پہاڑ کی طرف۔ ہم نے اپنی پشتیں پہاڑ کے ساتھ لگا کر جنگ لڑی۔ اللہ نے دشمنوں کو شکست دی۔

(336)۔وَعَنْ اَبِی بَكْرِ الْمِنْقَرِيِّ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَالطَّبَرَانِي وَاَبُو الشَّيْخِ فِی حَرَمِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَكُنَّا عَلٰى حَالَةٍ ، فَاَثَّرَ فِينَا الْجُوعُ ، فَوَاصَلْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ ، فَلَمَّا كَانَ وَقْتُ الْعِشَآءِ حَضَرْتُ قَبْرَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الْجُوعَ! اَلْجُوعَ! وَانْصَرَفْتُ ، فَقَالَ لِی اَبُو الشَّيْخِ اِجْلِسْ ، فَاِمَّا اَنْ يَكُونَ الرِّزْقُ اَوِ الْمَوْتُ ، قَالَ اَبُو بَكْرٍ فَنِمْتُ اَنَا وَاَبُو الشَّيْخِ ، وَالطَّبَرَانِي جَالِسٌ يَنْظُرُ فِی شَیْءٍ ، فَحَضَرَ بِالْبَابِ عَلَوِيٌّ ، فَدَقَّ الْبَابَ ، فَاِذَا مَعَهٗ غُلَامَانِ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا زَنْبِيلٌ كَبِيرٌ فِيهِ شَیْءٌ كَثِيرٌ فَجَلَسْنَا وَاَكَلْنَا وَظَنَنَّا اَنَّ الْبَاقِيَ يَاخُذُهُ الْغُلَامُ ، فَوَلّٰى ، وَتَرَكَ عِنْدَنَا الْبَاقِيَ فَلَمَّا فَرَغْنَا مِنَ الطَّعَامِ قَالَ الْعَلَوِيُّ يَا قَوْمُ اَشَكَوْتُمْ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَاِنِّي رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِی النَّوْمِ فَاَمَرَنِي بِحَمْلِ شَیْءٍ اِلَيْكُمْ رَوَاهُ ابْنُ الْجَوْزِی فِی الْوَفَا [الوفا صفحہ ۸۰۲]۔

ترجمہ: حضرت ابوبکر منقری فرماتے ہیں کہ میں، طبرانی اور ابوالشیخ رسول اللہ ﷺ کے حرم پاک میں حاضر تھے۔ ہم کسی خاص حال میں تھے۔ ہم پر بھوک اثر انداز ہوئی اور ہم اکٹھے ہوگئے۔ جب عشاء کا وقت آیا تو میں رسول اللہ ﷺ کی قبر انور پر حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ بھوک بھوک۔ اور میں واپس آ گیا۔ مجھے ابوالشیخ نے کہا بیٹھ جاؤ۔ یا تو کھانا ملے گا یا موت۔ ابوبکر کہتے ہیں کہ میں اور ابوالشیخ سو گئے اور طبرانی بیٹھے کہیں دیکھے جا رہے تھے۔

دروازے پر ایک علوی آیا اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ اس کے ساتھ دو غلام تھے۔ ہر غلام کے پاس ایک بڑی تھیلی تھی جس میں بہت کچھ تھا۔ ہم بیٹھ گئے اور کھانا کھایا۔ ہمارا خیال تھا کہ بچا ہوا کھانا غلام لے جائے گا۔ وہ واپس چلا گیا اور بچا ہوا کھانا ہمارے پاس چھوڑ گیا۔ جب ہم کھانے سے فارغ ہو گئے تو علوی نے کہا اے دوستو تم نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی تھی؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خواب میں زیارت کی۔ آپ نے مجھے تم لوگوں کے پاس کھانا لانے کا حکم دیا۔

(337)۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوا أُنَاسًا فُقَرَاءَ وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَرَّةً مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ، وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ أَرْبَعٍ فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ، أَوْ بِسَادِسٍ، أَوْ كَمَا قَالَ وَأَنَّ أَبَابَكْرٍ جَاءَ بِثَلٰثَةٍ وَانْطَلَقَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَشَرَةٍ وَأَبُو بَكْرٍ بِثَلٰثَةٍ، قَالَ فَهُوَ أَنَا وَأَبِي وَأُمِّي وَلَا أَدْرِي هَلْ قَالَ امْرَأَتِي وَخَادِمِي بَيْنَ بَيْتِنَا وَبَيْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ وَإِنَّ أَبَابَكْرٍ تَعَشّٰى عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ لَبِثَ حَتّٰى صَلَّى الْعِشَاءَ، ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتّٰى تَعَشّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَجَاءَ بَعْدَ مَا مَضٰى مِنَ اللَّيْلِ مَاشَاءَ اللّٰهُ قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ مَاحَبَسَكَ مِنْ أَضْيَافِكَ أَوْ ضَيْفِكَ؟ قَالَ أَوَعَشَّيْتِهِمْ؟ قَالَتْ أَبَوْا حَتّٰى تَجِيءَ، قَدْ عَرَضُوا عَلَيْهِمْ فَغَلَبُوهُمْ فَذَهَبْتُ فَاخْتَبَأْتُ، فَقَالَ يَا غُنْثَرُ فَجَدَّعَ، وَسَبَّ، وَقَالَ كُلُوا وَقَالَ لَا أَطْعَمُهُ أَبَدًا، قَالَ وَايْمُ اللّٰهِ مَاكُنَّا نَأْخُذُ مِنَ اللُّقْمَةِ إِلَّا رَبَا مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا، حَتّٰى شَبِعُوا وَصَارَتْ أَكْثَرَ مِمَّا كَانَتْ قَبْلَ ذٰلِكَ، فَنَظَرَ أَبُو بَكْرٍ فَإِذَا شَيْءٌ أَوْ أَكْثَرُ، فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ يَا أُخْتَ بَنِي فِرَاسٍ مَاهٰذَا؟ قَالَتْ لَا وَقُرَّةِ عَيْنِي لَهِيَ الْآنَ أَكْثَرُ مِمَّا قَبْلَ ذٰلِكَ بِثَلٰثِ مِرَارٍ، فَأَكَلَ مِنْهَا أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ إِنَّمَا كَانَ مِنَ الشَّيْطٰنِ يَعْنِي يَمِيْنَهُ ثُمَّ أَكَلَ مِنْهَا لُقْمَةً، ثُمَّ حَمَلَهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ، وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَمَضَى الْأَجَلُ، فَعَرَّفَنَا اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا، مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ أُنَاسٌ، اللّٰهُ أَعْلَمُ كَمْ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ، إِلَّا أَنَّهُ مَعَهُمْ، قَالَ أَكَلُوا مِنْهَا أَجْمَعُوْنَ أَوْ كَمَا قَالَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم: ۶۰۲، ۳۵۸۱، ۶۱۴۰، ۶۱۴۱، مسلم حدیث رقم: ۵۳۶۵، ۵۳۶۶، ابو داؤد حدیث رقم: ۳۲۷۰، ۳۲۷۱]۔

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اصحاب صفہ فقیر لوگ تھے۔ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہے وہ تیسرا آدمی ساتھ لے جائے اور جس کے پاس چار آدمیوں کا کھانا

ہے وہ پانچواں آدمی ساتھ لے جائے۔ یا چھٹا آدمی۔ یا جس طرح آپ نے فرمایا۔ اور ابو بکر ؓ تین آدمیوں کے ساتھ آئے۔ اب نبی کریم ﷺ دس آدمیوں کو ساتھ لے گئے اور ابو بکر ؓ تین کو۔ فرماتے ہیں کہ (گھر کے افراد میں) میں تھا، میرے والد تھے اور میری والدہ تھیں۔ راوی کہتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں شاید اپنی بیوی اور خادم بھی کہا۔ میرے اور ابو بکر کے گھر کے اندر اندر کے افراد۔ کہتے ہیں کہ ابو بکر نے رات کا کھانا نبی کریم ﷺ کے ہاں کھایا۔ پھر کچھ دیر ٹھہرے حتیٰ کہ عشاء کی نماز پڑھی۔ پھر واپس آ کر ٹھہرے حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ نے کھانا تناول فرمایا۔ جتنی اللہ نے چاہی رات گزر گئی اور اس کے بعد فرمایا کیا تم نے انہیں کھانا کھلا دیا ہے؟ کہنے لگیں انہوں نے انکار کر دیا تھا جب تک آپ نہ آئیں۔ انہیں کھانا پیش کیا گیا تھا۔ انہیں نیند آ گئی۔ میں گئی اور کھانا سنبھال کے رکھ دیا۔ فرمایا اے پھوہڑ۔ انہیں جھاڑا اور برا بھلا کہا۔ اور ہمیں فرمایا کھانا کھاؤ اور میں خود ہرگز نہیں کھاؤں گا۔ حضرت عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم ہم جو بھی لقمہ لیتے تھے نیچے سے اس سے زیادہ بڑھ جاتا تھا۔ حتیٰ کہ تمام لوگ سیر ہو گئے اور جتنا کھانا پہلے تھا اس سے زیادہ ہو گیا۔ ابو بکر ؓ نے دیکھا تو وہ اتنا ہی تھا بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ آپ نے اپنی زوجہ سے فرمایا اے بنی فراس کی بہن یہ کیا ہے؟ کہنے لگیں نہیں مجھے پیارے کی قسم اب تو یہ اس سے بھی تین گنا زیادہ ہے جتنا پہلے تھا۔ پھر اس میں سے ابو بکر ؓ نے دیکھا اور کہا اس میں برکت شیطان کی طرف سے ہوئی ہوگی۔ پھر اس میں سے ایک لقمہ کھایا۔ پھر اسے اٹھا کر نبی کریم ﷺ کے پاس لے گئے۔ میں بھی صبح حضور ﷺ کے پاس موجود تھا۔ ہمارے اور ایک قوم کے درمیان معاہدہ تھا۔ اس کی مدت گزر گئی۔ ہم نے بارہ آدمیوں کو پہنچایا۔ ان میں سے ہر آدمی کے ساتھ چند آدمی تھے۔ اللہ بہتر جانتا ہے ہر آدمی کے ساتھ کتنے تھے۔ لیکن اتنا ضرور ہے کہ ایک آدمی ان کے ساتھ تھا۔ حضرت عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ ان سب کے سب نے اس میں سے کھانا کھایا۔

(338)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ كَانَ نَحَلَهَا جَادَّ عِشْرِيْنَ وَسْقًا مِنْ مَالِهِ بِالْغَابَةِ فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ وَاللّٰهِ يَا بُنَيَّةُ مَا مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيَّ غِنًى بَعْدِي مِنْكِ وَلَا أَعَزُّ عَلَيَّ فَقْرًا بَعْدِي مِنْكِ، وَإِنِّي كُنْتُ نَحَلْتُكِ جَادَّ عِشْرِيْنَ وَسْقًا، فَلَوْ كُنْتِ جَدَدْتِيْهِ وَاحْتَزْتِيْهِ كَانَ لَكِ وَإِنَّمَا هُوَ الْيَوْمَ مَالُ وَارِثٍ، وَإِنَّمَا هُوَ أَخَوَاكِ وَأُخْتَاكِ فَاقْتَسِمُوْهُ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ، قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا أَبَتِ وَاللّٰهِ لَوْ كَانَ كَذَا وَكَذَا لَتَرَكْتُهُ،

إِنَّمَا هِيَ أَسْمَاءُ فَمَنِ الْأُخْرَى؟ فَقَالَ ذُوْ بَطْنٍ بِنْتُ خَارِجَةَ أُرَاهُ جَارِيَةً رَوَاهُ مَالِك [موطا...
كتاب الاقضية باب ما لا يجوز من النحل حديث رقم: ٤٠، شرح معانی الآثار للطحاوی ٢/٢٢٥]۔ الحديث ...

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ (زوجہ نبی کریم ﷺ) رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکر ؓ نے انہیں اپنے جنگل کے مال میں سے بیس وسق تحفہ کے طور پر دے دیے تھے۔ جب ان کی وفات کا وقت آیا تو فرمایا: اللہ کی قسم میری بیٹی مجھے اپنے بعد تمام لوگوں سے زیادہ تمہارا دولت مند ہونا پسند ہے۔ اور میرے بعد تجھ سے زیادہ کسی کی غربت مجھے ناگوار نہیں۔ میں نے تجھے بیس وسق تحفہ میں دیے تھے۔ اگر تم نے وہ قبضہ میں لے لیے ہوتے اور اپنے لیے ... کر لیے ہوتے تو وہ تیرے تھے۔ مگر آج وہ وارثوں کا مال ہے۔ وہ تیرے دو بھائی ہیں اور دو بہنیں ہیں۔ اسے اللہ کی کتاب کے مطابق آپس میں تقسیم کر لینا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا ابا جان! اللہ کی قسم یہ مال کتنا ہی زیادہ ہوتا میں نے چھوڑ دینا تھا۔ میری بہن تو اسماء ہے۔ دوسری کون ہے؟ فرمایا بنت خارجہ کے پیٹ والی۔ مجھے دکھایا جا رہا ہے کہ وہ لڑکی ہے۔

بَابُ الْفِتَنِ وَعَلَامَاتِ الْقِيَامَةِ

فتنوں کا باب اور قیامت کی نشانیاں

(339)۔عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُمْهَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَفِيْنَةُ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْخِلَافَةُ ثَلَاثُوْنَ سَنَةً، ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا، ثُمَّ يَقُوْلُ سَفِيْنَةُ اَمْسِكْ خِلَافَةَ اَبِيْ بَكْرٍ سَنَتَيْنِ، وَخِلَافَةَ عُمَرَ عَشَرَةً، وَعُثْمَانَ اِثْنَتَيْ عَشَرَةَ وَعَلِيٍّ سِتَّةً

قَالَ سَعِيْدٌ قُلْتُ لِسَفِيْنَةَ: إِنَّ هٰؤُلَاءِ يَزْعُمُوْنَ اَنَّ عَلِيًّا ؓ لَمْ يَكُنْ بِخَلِيْفَةٍ، قَالَ: كَذَبَتْ اَسْتَاهُ بَنِي الزَّرْقَاءِ يَعْنِيْ بَنِيْ مَرْوَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُد [ترمذی حديث رقم: ٢٢٢٦، ابو داؤد حديث رقم: ٤٦٤٦، مستدرك حاكم حديث رقم: ٤٧٥٥]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت سعید بن جمہان نے حضرت سفینہ ؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خلافت تیس سال ہوگی۔ پھر ملوکیت ہو جائے گی۔ پھر حضرت سفینہ ؓ فرماتے ہیں کہ ابو بکر کی خلافت دو سال شمار کر۔ اور عمر کی خلافت دس سال اور عثمان کی خلافت بارہ سال اور علی کی خلافت چھ سال۔

حضرت سعید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سفینہ ؓ سے عرض کیا کہ: کچھ لوگ کہتے پھرتے ہیں کہ حضرت علی ؓ خلیفہ نہیں تھے؟ انہوں نے فرمایا یہ بنی مروان کی بکواس ہے۔

(340)۔وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِعَمَّارٍ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٧٣٢٢]۔ وَمَرَّ حَدِيْثُ الصُّلْحِ بَيْنَ الْفِئَتَيْنِ فِيْ فَضَائِلِ سَيِّدِنَا الْحَسَنِ ؓ

ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عمار ؓ سے فرمایا کہ تجھے باغی گروہ قتل کرے گا۔ اس سے پہلے دو جماعتوں میں صلح والی حدیث فضائل سیدنا حسن ؓ میں گزر چکی ہے۔

(341)۔وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَاْتِيَ عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ لَا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِيْمَ قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُوْلُ فِيْمَ قُتِلَ، فَقِيْلَ كَيْفَ يَكُوْنُ ذٰلِكَ؟ قَالَ الْهَرْجُ، اَلْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٧٣٠٤]۔ هو محمول على من جوز القتل، او على ما اذا كان القتال منهما بغير تاويل سائغ، و هو في حق المتواجهين بالقتال ولا يلزم من كونهما في النار ان يكونا في مرتبة واحدة، فالقاتل يعذب على القتال والقتل، والمقتول يعذب على القتال فقط، فلم يقع التعذيب على العزم المجرد، و قد اخرج البزار في حديث القاتل والمقتول في النار زيادة تبين المراد و هي "اذا اقتتلتم على الدنيا فالقاتل والمقتول في النار" (فتح الباري: ٤١/١٣)۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک لوگوں پر وہ دن نہ آئے کہ قاتل کو علم نہ ہوگا اس نے کیوں قتل کیا اور مقتول کو علم نہ ہوگا وہ کیوں قتل کیا گیا۔ عرض کیا گیا وہ کیسے ہوگا؟ فرمایا: قتل و غارت۔ قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہوں گے۔

(342)۔وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَتَكُوْنُ فِتَنٌ، اَلْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِيْ، وَالْمَاشِيْ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ، مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ، فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً اَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهٖ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِيْ [مسلم حديث رقم: ٧٢٤٧، بخاری حديث رقم: ٣٦٠١]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جلد ہی فتنے ہوں گے۔ ان میں بیٹھا ہوا آدمی کھڑے سے بہتر ہوگا۔ کھڑا آدمی چلتے سے بہتر ہوگا۔ چلتا آدمی دوڑتے سے بہتر ہوگا۔ جو ان فتنوں کو دیکھے گا وہ

فتنے اسے دیکھ لیں گے۔اور جو شخص ان سے پناہ کی جگہ پاسکے وہ پناہ حاصل کرلے۔

(343)۔وَعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ أَتَيْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ مَا يَلْقَوْنَ مِنَ الْحَجَّاجِ ، فَقَالَ اصْبِرُوا ، فَإِنَّهُ لَا يَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ إِلَّا وَالَّذِي بَعْدَهُ شَرٌّ مِنْهُ حَتّٰى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّكُمْ ﷺ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:٧٠٦٨ ، ترمذی حدیث رقم:٢٢٠٦]۔

ترجمہ: حضرت زبیر بن عدی فرماتے ہیں کہ ہم انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ہم نے ان سے حجاج کی طرف سے ہونے والے مظالم کی شکایت کی۔فرمایا صبر کرو۔تم پر بعد میں آنے والا ہر زمانہ پہلے سے پر خطر ہوگا۔حتیٰ کہ اپنے رب سے جاملو گے۔میں نے یہ بات تمہارے نبی ﷺ سے سنی تھی۔

(344)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ ، وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ ، حَتّٰى إِذَا لَمْ يَبْقَ عَالِمًا ، اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم:٦٧٩٦ ، بخاری حدیث رقم:١٠٠ ، ترمذی حدیث رقم:٢٦٥٢ ، ابن ماجة حدیث رقم:٥٢]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ علم کو اچک کر قبض نہیں کرے گا کہ بندوں میں سے اسے کھینچ لے بلکہ علماء کو قبض کرنے سے علم کو قبض کرے گا۔حتیٰ کہ ایک عالم بھی باقی نہ رہے گا۔لوگ جاہلوں کو اپنا سربراہ بنالیں گے۔پھر ان سے سوال پوچھے جائیں گے۔وہ علم کے بغیر فتویٰ دیں گے۔خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

(345)۔وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقٰى مِنَ الْإِسْلَامِ إِلَّا اسْمُهُ ، وَلَا يَبْقٰى مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا رَسْمُهُ ، مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَهِيَ خَرَابٌ مِنَ الْهُدٰى عُلَمَاؤُهُمْ شَرٌّ مَنْ تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ ، مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَفِيهِمْ تَعُودُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِي فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ [شعب الایمان للبیهقی حدیث رقم:١٩٠٨]۔ اَلْحَدِيثُ صَحِيحٌ وَبَشِيرُ بْنُ الْوَلِيدِ ثِقَةٌ وَلَوْ شَاخَ

ترجمہ: حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر وہ وقت ضرور آئے گا کہ اسلام محض نام باقی رہ جائے گا اور قرآن محض رسم ہو کر رہ جائے گا۔ان کی مسجدیں آباد ہوں گی اور وہ ہدایت سے خالی و خراب

ہوں گی۔ان کے علماء آسمان کے نیچے کی ہر چیز سے بدتر ہوں گے۔انہی میں سے فتنہ نکلے گا اور انہیں میں واپس جائے گا۔

(346)۔وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ ، وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ ، وَيَكْثُرَ الزِّنَا ، وَيَكْثُرَ شُرْبُ الْخَمْرِ ، وَيَقِلَّ الرِّجَالُ ، وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتّٰى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم:٦٧٨٦ ، بخاری حدیث رقم:٥٢٣١ ، ترمذی حدیث رقم:٢٢٠٥ ، ابن ماجة حدیث رقم:٤٠٤٥]۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ علم اٹھالیا جائے گا۔اور جہالت زیادہ ہو جائے گی اور زنا کثرت سے ہوگا اور شراب نوشی کثرت سے ہوگی۔اور مرد کم ہو جائیں گے اور عورتیں زیادہ ہو جائیں گی حتیٰ کہ پچاس عورتوں کا ایک مرد متولی ہوگا۔

(347)۔وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ يُحَدِّثُ إِذْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ ، فَقَالَ مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ إِذَا ضُيِّعَتِ الْأَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ ، قَالَ كَيْفَ إِضَاعَتُهَا ؟ قَالَ إِذَا وُسِّدَ الْأَمْرُ إِلٰى غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:٥٩]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ گفتگو فرما رہے تھے کہ ایک دیہاتی آیا۔اس نے کہا قیامت کب ہوگی؟ فرمایا: جب امانت ضائع کی جانے لگے تو قیامت کا انتظار کرنا۔اس نے کہا اس کے ضائع کرنے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: جب حکومت نااہلوں کے سپرد کردی جائے تو قیامت کا انتظار کرنا۔

(348)۔وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اتُّخِذَ الْفَيْءُ دُوَلًا ، وَالْأَمَانَةُ مَغْنَمًا ، وَالزَّكٰوةُ مَغْرَمًا ، وَتُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّينِ ، وَأَطَاعَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَعَقَّ أُمَّهُ ، وَأَدْنٰى صَدِيقَهُ وَأَقْصٰى أَبَاهُ ، وَظَهَرَتِ الْأَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ ، وَسَادَ الْقَبِيلَةَ فَاسِقُهُمْ ، وَكَانَ زَعِيمُ الْقَوْمِ أَرْذَلَهُمْ ، وَأُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهِ ، وَظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ ، وَشُرِبَتِ الْخُمُورُ ، وَلَعَنَ آخِرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَوَّلَهَا ، فَارْتَقِبُوا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيحًا حَمْرَاءَ وَزَلْزَلَةً وَخَسْفًا وَمَسْخًا وَقَذْفًا وَآيَاتٍ تَتَابَعُ كَنِظَامٍ قُطِعَ سِلْكُهُ فَتَتَابَعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِي [ترمذی حدیث رقم:٢٢١١]۔ وَقَالَ غَرِيبٌ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب غنیمت کو ذاتی دولت، امانت کو غنیمت،

زکوٰۃ کو تاوان سمجھ لیا جائے۔ دین کی غرض کے علاوہ کسی دوسری غرض سے تعلیم حاصل کی جائے، آدمی اپنی بیوی کی فرماں برداری کرے اور اپنی ماں کی نافرمانی کرے، اپنے دوست سے قریب اور اپنے باپ سے دور رہے، مسجدوں میں آوازیں بلند ہوں، قبیلے کا برا آدمی انکی قیادت کرے، قوم میں ذلیل آدمی معزز شمار ہونے لگے، آدمی کا احترام اسکے شر سے ڈرتے ہوئے کیا جائے، گانے بجانے والی عورتیں اور موسیقی کے آلات سرِ عام آ جائیں، شرابیں پی جائیں اور اس امت کے بعد والے اگلوں پر لعنت بھیجیں تو ایسے وقت میں سرخ آندھی، زلزلے، زمین میں دھنسنے، شکل بدلنے، پتھر برسنے کا انتظار کرنا اور ایسی نشانیاں جو اس طرح مسلسل آئیں گی جیسے لڑی کا دھاگہ ٹوٹے تو دانے متواتر گرتے ہیں۔

(349)۔وَعَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أُسَيْدٍ الْغِفَارِيِّ ﷛ قَالَ اَطْلَعَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ، فَقَالَ مَا تَذَاكَرُونَ؟ قَالُوا نَذْكُرُ السَّاعَةَ، قَالَ إِنَّهَا لَنْ تَقُومَ حَتّٰى تَرَوا قَبْلَهَا عَشْرَ اٰيَاتٍ، فَذَكَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَالدَّابَّةَ وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنُزُولَ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ وَيَاجُوجَ وَمَاجُوجَ وَثَلٰثَةَ خُسُوفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَاٰخِرُ ذٰلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ إِلٰى مَحْشَرِهِمْ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٧٢٨٥، ابو داؤد حديث رقم: ٤٣١١، ترمذى حديث رقم: ٢١٨٣، ابن ماجة حديث رقم: ٤٠٤١، ٤٠٥٥]۔

ترجمہ: حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آفتابِ نبوت ہم پر طلوع ہوا۔ ہم باتیں کر رہے تھے۔ فرمایا: کیا باتیں کر رہے ہو؟ صحابہ نے بتایا ہم قیامت کا ذکر کر رہے ہیں۔ فرمایا: وہ اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم اس سے پہلے دس نشانیاں نہ دیکھ لو۔ پھر آپ ﷺ نے دھویں، دجال، دابہ، سورج کے مغرب سے نکلنے، عیسیٰ بن مریم کے نازل ہونے، یاجوج ماجوج اور تین قسم کا دھنسنا یعنی مشرق میں، مغرب میں اور جزیرہ عرب میں زمین کا بیٹھ جانا اور سب سے آخر میں آگ کا ذکر فرمایا جو یمن سے نکلے گی اور لوگوں کو ان کے محشر تک ہانک کر لے آئے گی۔

فِتْنَةُ الْخَوَارِجِ

خوارج کا فتنہ

(350)۔عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ﷛ قَالَ بَعَثَ عَلِيٌّ وَهُوَ بِالْيَمَنِ بِذَهَبَةٍ فِي تُرْبَتِهَا إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَسَمَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ، فَجَاءَ رَجُلٌ كَثُّ اللِّحْيَةِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ

غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ نَاتِئُ الْجَبِيْنِ مَحْلُوقُ الرَّأْسِ، فَقَالَ، اتَّقِ اللّٰهَ يَا مُحَمَّدُ، قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ إِنْ عَصَيْتُهُ؟ أَيَأْمَنُنِي عَلٰى أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا تَأْمَنُونِي؟ قَالَ ثُمَّ أَدْبَرَ الرَّجُلُ فَاسْتَأْذَنَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فِي قَتْلِهِ، يَرَوْنَ أَنَّهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمًا يَقْرَءُونَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدَعُونَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ رَوَاهُ مُسْلِم وَأَبُو دَاوُد، وَفِي رِوَايَةٍ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِي فِيهِ أَضْرِبْ عُنُقَهُ، فَقَالَ لَهُ دَعْهُ فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلٰوتَهُ مَعَ صَلٰوتِهِمْ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِي، وَفِي رِوَايَةٍ كَانَ الرَّجُلُ كَثُّ اللِّحْيَةِ مَحْلُوقُ الرَّأْسِ مُشَمِّرَ الْإِزَارِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٢٤٥١، بخارى حديث رقم: ٣٣٤٤، ٤٣٥١، ٤٦٦٧، ابو داؤد حديث رقم: ٤٧٦٤، نسائى حديث رقم: ٢٥٧٨]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری ﷛ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ﷛ نے یمن سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سونا بھیجا جو ابھی تک اپنی مٹی میں ہی تھا۔ رسول اللہ نے اسے چار آدمیوں میں تقسیم فرما دیا۔ ایک آدمی آ گیا جس کی داڑھی گھنی تھی۔ دونوں گال پھولے ہوئے تھے، دونوں آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی تھیں۔ پیشانی ابھری ہوئی تھی اور سر منڈا ہوا تھا۔ اس نے کہا اے محمد اللہ سے ڈرو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میں اللہ کی نافرمانی کروں گا تو اس کی اطاعت کون کرے گا؟ کیا وہ مجھے اہلِ زمین پر امین مقرر کرتا ہے اور تم نہیں کرتے ہو؟ فرماتے ہیں کہ پھر وہ آدمی لوٹ گیا۔ صحابہ میں سے ایک آدمی نے اسے قتل کرنے کی اجازت مانگی غالباً وہ خالد بن ولید تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کی نسل میں سے ایسی قوم پیدا ہوگی جو قرآن پڑھیں گے مگر وہ ان کے حلق سے آگے نہیں جائے گا۔ اہلِ اسلام کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر نشانہ سے نکل جاتا ہے۔ اگر میں انہیں پا لیتا تو قومِ عاد کی طرح انہیں قتل کر دیتا۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمر ﷛ نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اس کے بارے میں اجازت دیجیے میں اس کی گردن مار دوں۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: اسے چھوڑ دو۔ اس کے اور بھی ساتھی ہیں جن کی نمازوں کے مقابلہ میں تم اپنی نمازوں کو حقیر سمجھو گے اور ان کے روزوں کے مقابلہ میں تم اپنے روزوں کو حقیر سمجھو گے۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ آدمی گھنی داڑھی والا منڈے ہوئے سر والا اور اونچے تہبند والا تھا۔

(351)۔وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷛ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي إِخْتِلَافٌ

وَفُرْقَةٌ ، قَوْمٌ يُحْسِنُونَ الْقِيلَ وَيُسِيئُونَ الْفِعْلَ ، يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يَرْجِعُونَ حَتّٰى يَرْتَدَّ عَلٰى فُوقِهِ ، هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ، طُوبٰى لِمَنْ قَتَلَهُمْ وَقَتَلُوهُ، يَدْعُونَ إِلٰى كِتَابِ اللّٰهِ لَيْسُوا مِنْهُ فِي شَيْءٍ ، مَنْ قَاتَلَهُمْ كَانَ أَوْلٰى بِاللّٰهِ تَعَالٰى مِنْهُمْ ، قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا سِيمَاهُمْ ؟ قَالَ سِيمَاهُمُ التَّحْلِيقُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُد [ابو داؤد حديث رقم:٤٧٦٥]۔ صَحِيحٌ وَشَاهِدُهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت فرمایا۔ میری اُمت میں جلد ہی اختلاف اور تفرقہ ہوگا۔ ایک قوم ایسی ہوگی جو حسین بات کرے گی مگر برا عمل کرے گی۔ قرآن پڑھیں گے مگر وہ ان کے حلق سے آگے نہیں جائے گا۔ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے، واپس نہیں آئیں گے جب تک وہ تیر اپنی کمان میں واپس نہ آئے۔ وہ انسانوں اور حیوانوں میں سب سے زیادہ شریر ہوں گے۔ خوشخبری ہو اسے جس نے انہیں قتل کیا اور انہوں نے اسے قتل کیا۔ وہ لوگوں کو اللہ کی کتاب کی طرف بلائیں گے حالانکہ ان کا اس سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔ جس نے ان سے جنگ کی وہ ان کی نسبت اللہ تعالیٰ سے زیادہ قریب ہوگا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ان کی نشانی کیا ہے؟ فرمایا: ان کی نشانی سر منڈوانا ہے۔

(352)۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَتِيهُ قَوْمٌ قِبَلَ الْمَشْرِقِ مُحَلَّقَةٌ رُءُوسُهُمْ رَوَاهُ مُسْلِم وَفِي رِوَايَةِ أَبِي سَعِيدٍ سِيمَاهُمُ التَّحْلِيقُ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٢٤٧٢]۔

ترجمہ: حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ مشرق کی جانب سے ایک قوم نکلے گی جن کے سر منڈے ہوئے ہوں گے۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ ان کی نشانی سر منڈانا ہے۔

(353)۔ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَرَاهُمْ شِرَارَ خَلْقِ اللّٰهِ وَقَالَ إِنَّهُمُ انْطَلَقُوا إِلٰى آيَاتٍ نَزَلَتْ فِي الْكُفَّارِ فَجَعَلُوهَا عَلَى الْمُؤْمِنِينَ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری کتاب:٨٨ باب:٦]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما خارجیوں کو اللہ کی مخلوق میں سب سے شرارتی سمجھتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ ان آیات کے پیچھے پڑے ہیں جو کافروں کے بارے میں نازل ہوئی ہیں اور انہوں نے وہ مسلمانوں پر فٹ کر دی ہیں۔

(354)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا ، قَالُوا وَفِي نَجْدِنَا ، قَالَ ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ

لَنَا فِي يَمَنِنَا ، قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَفِي نَجْدِنَا ، فَأَظُنُّهُ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطٰنِ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حديث رقم:٧٠٩٤ ، ترمذی حديث رقم:٣٩٥٣]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے دعا فرمائی اور عرض کیا۔ اے میرے اللہ ہمارے شام میں برکت دے، اے میرے اللہ ہمارے یمن میں برکت دے، صحابہ نے عرض کیا ہمارے نجد میں بھی برکت ہو۔ فرمایا: اے میرے اللہ ہمارے شام میں برکت دے، اے میرے اللہ ہمارے یمن میں برکت دے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے نجد میں بھی برکت ہو۔ میرا خیال ہے تیسری مرتبہ فرمایا، وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔

(355)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ يَقُولُ، أَلَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا ، أَلَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطٰنِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَمُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [موطا مالك كتاب الاستيذان باب ما جاء في المشرق حديث رقم :٢٩ ، مسلم حديث رقم:٧٢٩٢ ، بخاری حديث رقم:٧٠٩٣]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ مشرق کی طرف چہرہ انور کر کے تشریف فرما تھے اور فرما رہے تھے خبردار فتنہ اس طرف ہے خبردار فتنہ اس طرف ہے جہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔

فِتْنَةُ الرَّوَافِضِ

روافض کا فتنہ

(356)۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ،لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي، فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا ، مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم : ٦٤٨٨، بخاری حديث رقم:٣٦٧٣، ترمذی حديث رقم:٣٨٦١، ابن ماجة حديث رقم:١٦١، ابو داؤد حديث رقم:٤٦٥٨]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کو گالی مت دو، اگر تم میں سے کوئی شخص اُحد کے برابر سونا بھی خرچ کر دے تو ان میں سے کسی ایک کے مُد، یا اس کے نصف کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔ (مُد سے مراد رطل کا تیسرا حصہ ہوتا ہیں، مد تقریباً ایک کلوگرام کے برابر ہے)۔

(357)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَسُبُّوْنَ اَصْحَابِيْ فَقُوْلُوْا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى شَرِّكُمْ رَوَاهُ التِّرْمَذِيْ [ترمذی حدیث رقم:٣٨٦٦]۔ مَرَّ تَخْرِيْجُهٗ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم اُن لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کو گالیاں دیتے ہیں تو کہو تمہارے شر پر اللہ کی لعنت۔

(358)۔عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَيَأْتِيَنَّ عَلٰى اُمَّتِيْ كَمَا اَتٰى عَلٰى بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ، حَتّٰى اِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ اَتٰى اُمَّهٗ عَلَانِيَةً، لَكَانَ فِيْ اُمَّتِيْ مَنْ يَّصْنَعُ ذٰلِكَ، وَاِنَّ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ تَفَرَّقَتْ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً، وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِيْ عَلٰى ثَلَاثٍ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً، كُلُّهُمْ فِي النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَّاحِدَةً، قَالُوْا: مَنْ هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِيْ رَوَاهُ التِّرْمَذِيْ [ترمذی حدیث رقم:٢٦٤١]۔ وَقَالَ مُفَسَّرٌ غَرِيْبٌ، وَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمَذِيْ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ بِسَنَدٍ صَحِيْحٍ بِلَفْظٍ: اِفْتَرَقَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى اِحْدٰى اَوْ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً وَتَفَرَّقَتِ النَّصَارٰى عَلٰى اِحْدٰى اَوْ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِيْ عَلٰى ثَلَاثٍ وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً [ابو داؤد حدیث رقم :٤٥٩٦، ترمذی حدیث رقم:٢٦٤٠] وَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَ زَادَ "وَهِيَ الْجَمَاعَةُ" [ابو داؤد حدیث رقم:٤٥٩٧]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت پر قدم بہ قدم وہی حالات گزریں گے جو بنی اسرائیل پر گزرے، حتیٰ کہ اُن میں سے اگر کوئی شخص اپنی ماں کے پاس اعلانیہ گیا تھا تو میری امت میں بھی کوئی ایسا شخص ہوگا جو یہی حرکت کرے گا، اور بے شک بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے، اور میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی، وہ سب جہنمی ہوں گے سوائے ایک فرقے کے، لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کون ہوں گے؟ فرمایا: جس راستے پر میں ہوں اور میرے صحابہ ہیں۔

(359)۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَعِنْدَهٗ عَلِيٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَا عَلِيُّ سَيَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ قَوْمٌ يَّنْتَحِلُوْنَ حُبَّ اَهْلِ الْبَيْتِ لَهُمْ نَبَزٌ يُّسَمَّوْنَ الرَّافِضَةَ، قَاتِلُوْهُمْ فَاِنَّهُمْ مُشْرِكُوْنَ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ [المعجم الكبير للطبراني حديث رقم:١٢٨٢٢، مجمع الزوائد ٧٤٩/٩ حديث رقم:١٦٤٣٤]۔ اِسْنَادُهٗ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا اور آپ ﷺ کے پاس حضرت علی بھی تھے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے علی جلد ہی میری امت میں ایک قوم ہوگی جو اہل بیت کی محبت کا ڈھونگ رچائے گی، ان کا ایک خاص لقب ہوگا، انہیں رافضی کا نام دیا جائے گا، ان سے جنگ کرو بے شک وہ مشرک ہیں۔

(360)۔عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَالِمِ بْنِ عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى اخْتَارَنِيْ وَ اخْتَارَ لِيْ اَصْحَابًا فَجَعَلَ لِيْ مِنْهُمْ وُزَرَاءَ، وَاَنْصَارًا وَ اَصْهَارًا فَمَنْ سَبَّهُمْ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَ الْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْاَوْسَطِ [المعجم الاوسط للطبرانی حدیث رقم: ٤٥٦]۔ قَالَ الْهَيْثَمِيْ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت عویم بن ساعدہ ﷺ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے چن لیا اور میرے لیے صحابہ کو چن لیا، ان میں سے کچھ کو میرے لیے وزراء بنایا، اور انصار، اور سسرال بنایا، جس نے اُن کو گالی دی اس پر اللہ کی لعنت ہے، فرشتوں کی لعنت ہے اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔

(361)۔عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَتْ لَيْلَتِيْ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدِيْ، فَاَتَتْهُ فَاطِمَةُ، فَسَبَقَهَا عَلِيٌّ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: يَا عَلِيُّ اَنْتَ وَاَصْحَابُكَ فِي الْجَنَّةِ اِلَّا اَنَّهٗ مِمَّنْ يَّزْعَمُ اَنَّهٗ يُحِبُّكَ اَقْوَامٌ يَرْفُضُوْنَ الْاِسْلَامَ، ثُمَّ يَلْفِظُوْنَهٗ، يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، لَهُمْ نَبَزٌ يُقَالُ لَهُمْ: اَلرَّافِضَةُ، فَاِنْ اَدْرَكْتَهُمْ، فَجَاهِدْهُمْ، فَاِنَّهُمْ مُشْرِكُوْنَ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا الْعَلَامَةُ فِيْهِمْ؟ قَالَ: لَا يَشْهَدُوْنَ جُمُعَةً، وَلَا جَمَاعَةً وَيَطْعَنُوْنَ عَلَى السَّلَفِ الْاَوَّلِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ، وَفِيْهِ: الْفَضْلُ بْنُ غَانِمٍ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ [المعجم الاوسط للطبرانی حدیث رقم:٦٦٠٥، مجمع الزوائد حدیث رقم:١٦٤٣١]۔ و رواه عبد الله بن احمد بسند آخر ان عليا ﷺ قال ينتحلون حبنا اهل البيت و ليسوا كذالك و آية ذالك انهم يشتمون ابا بكر و عمر [السنة حديث رقم: ١٢٠١]۔

ترجمہ: ام المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: میری باری کی رات تھی، اور نبی کریم ﷺ میرے پاس تھے، آپ کے پاس شہزادی فاطمہ حاضر ہوئیں، علی ان سے پہلے پہنچ گئے، نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: اے علی! تم اور تمہارے ساتھی جنت میں ہیں، مگر تمہاری محبت کا دعویٰ کرنے والوں میں سے کچھ اقوام ایسی ہوں گی جو اسلام سے

نکل چکے ہوں گے، صرف زبانی اسلام کا دعویٰ کریں گے، قرآن پڑھیں گے مگر وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، ان کا خاص لقب ہوگا، انہیں رافضی کہا جائے گا، اگر تم انہیں پاؤ تو ان سے جہاد کرو، بے شک وہ مشرک ہیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان کی نشانی کیا ہے؟ فرمایا: وہ جمعہ میں حاضر نہیں ہوں گے، اور نہ ہی جماعت کے وقت حاضر ہوں گے، اگلے گزرے ہوئے لوگوں پر طعن کریں گے۔

(362)۔عَنْ عَلِيِّ الْمُرْتَضٰى ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَظْهَرُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يُسَمَّوْنَ الرَّافِضَةَ يَرْفُضُوْنَ الْإِسْلَامَ رَوَاهُ أَحْمَدُ [مسند احمد حديث رقم: ٨١١، السنة لعبد الله ابن احمد حديث رقم: ١١٩٧، ١١٩٨، ١١٩٩، ١٢٠٠، مسند البزار حديث رقم: ٢٧٧٦، مجمع الزوائد حديث رقم: ١٦٤٣٥]۔ اَلْحَدِيْثُ ضَعِيْفٌ جِدًّا

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ؓ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آخری زمانے میں ایک قوم نکلے گی جنہیں رافضی کہا جائے گا، وہ اسلام کو چھوڑ دیں گے۔

(363)۔عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ أَعَانَ عَلٰى هَدْمِ الْإِسْلَامِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ [شعب الايمان حديث رقم: ٩٤٦٤، المعجم الاوسط للطبراني حديث رقم: ٦٧٧٢]۔ حَسَنٌ لِتَعَدُّدِ طُرُقِهِ

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی بدعتی کا احترام کیا اس نے اسلام کو گرا دینے میں مدد کی۔

(364)۔عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَبَى اللّٰهُ أَنْ يَّقْبَلَ عَمَلَ صَاحِبِ بِدْعَةٍ حَتّٰى يَتُوْبَ مِنْ بِدْعَتِهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم: ٥٠]۔ اَلْحَدِيْثُ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے صاحب بدعت کے عمل کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے جب تک وہ اپنی بدعت سے توبہ نہ کرے۔

(365)۔عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا ظَهَرَتِ الْبِدَعُ وَسُبَّ أَصْحَابِيْ فَعَلَى الْعَالِمِ أَنْ يُّظْهِرَ عِلْمَهُ، فَإِنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا رَوَاهُ الْخَلَّالُ فِي السُّنَّةِ [السنة للخلال حديث رقم: ٧٨٧ وقال

اسناده ضعيف، وكذا في الصواعق المحرقة صفحة ٣ ومثله في الجامع الصغير حديث رقم: ٧٥١ وعزاه الى ابن عساكر وقال ضعيف، وَنَقَلَهُ الْمُجَدِّدُ لِلْأَلْفِ الثَّانِيْ وَاعْتَمَدَ عَلَيْهِ وَاسْتَدَلَّ بِهِ]۔

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب فتنے یا بدعات ظاہر ہو جائیں، اور میرے صحابہ کو گالیاں دی جائیں، تو عالم پر لازم ہے کہ اپنا علم ظاہر کرے، جس نے ایسا نہ کیا اس پر اللہ کی لعنت، تمام فرشتوں اور انسانوں کی لعنت، اللہ اس کی طرف سے کوئی عوض اور بدلہ قبول نہیں کرے گا۔

(366)۔عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: سَيَكُوْنُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ نَاسٌ مِّنْ أُمَّتِيْ يُحَدِّثُوْنَكُمْ بِمَا لَا تَسْمَعُوْا بِهِ أَنْتُمْ وَلَا آبَاءُكُمْ فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مقدمة مسلم حديث رقم: ١٥، ١٦، مسند احمد ٢/٣٤٩ حديث رقم: ٨٦١٧، الجامع الصغير حديث رقم: ٤٧٨٠]۔

ترجمہ: آخری زمانے میں میری امت میں سے کچھ لوگ ہوں گے جو تمہیں ایسی باتیں بتائیں گے جو نہ تم نے سنی ہوں گی اور نہ تمہارے باپ دادا نے سنی ہوں گی، تم پر لازم ہے کہ ان سے بچ کے رہو۔

(367)۔كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ التَّابِعِيُّ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ يَرٰى: أَنَّ عَامَّةَ مَا يُرْوٰى عَنْ عَلِيٍّ الْكَذِبُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حديث رقم: ٣٧٠٧]۔

ترجمہ: حضرت محمد بن سیرین تابعی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق یہ تھی کہ: بے شک حضرت علی ؓ کی طرف منسوب کر کے روایت کی جانے والی اکثر باتیں جھوٹ ہیں۔

(368)۔عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ يَقُوْلُ: لَمْ يَكُنْ يُصَدَّقُ عَلٰى عَلِيٍّ ؓ فِي الْحَدِيْثِ عَنْهُ إِلَّا مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مقدمة صحيح لمسلم حديث رقم: ٢٥]۔

ترجمہ: حضرت مغیرہ ؓ فرماتے ہیں کہ: حضرت علی ؓ کی طرف منسوب کی گئی احادیث کو تسلیم نہیں کیا جاتا تھا سوائے ان احادیث کے جو عبد اللہ بن مسعود اور ان کے شاگردوں نے روایت کی ہوں۔

(369)۔عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ قَالَ: لَمَّا أَحْدَثُوْا تِلْكَ الْأَشْيَاءَ بَعْدَ عَلِيٍّ ؓ، قَالَ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ عَلِيٍّ: قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ أَيَّ عِلْمٍ أَفْسَدُوْا رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مقدمة صحيح لمسلم حديث رقم: ٢٤]۔

ترجمہ: ابواسحاق فرماتے ہیں کہ: جب حضرت علی ؓ کے بعد لوگوں نے یہ چیزیں گھڑ لیں تو حضرت علی ؓ کے شاگردوں میں سے ایک نے کہا: اللہ انہیں تباہ کرے، انہوں نے کیسے قیمتی علم کو خراب کر دیا ہے۔

(370)۔عَنْ اَبِیْ مُلَیْکَةَ قَالَ: کَتَبْتُ اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَسْاَلُهٗ اَنْ یَّکْتُبَ لِیْ کِتَاباً وَیُخْفِیَ عَنِّیْ ، فَقَالَ : وَلَدٌ نَاصِحٌ ، اَنَا اَخْتَارُ لَهُ الْاُمُوْرَ اِخْتِیَاراً وَاُخْفِیْ عَنْهُ ، قَالَ : فَدَعَا بِقَضَاءِ عَلِیٍّ ؓ، فَجَعَلَ یَکْتُبُ مِنْهُ اَشْیَاءَ ، وَیَمُرُّ بِهِ الشَّیْءُ فَیَقُوْلُ : وَاللّٰهِ مَا قَضٰی بِهٰذَا عَلِیٌّ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ ضَلَّ [مقدمة صحيح لمسلم حديث رقم: ٢٢]۔

ترجمہ: حضرت ابن ابی ملیکہ ؓ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت ابن عباس کی طرف خط لکھا کہ میری طرف کچھ احادیث لکھوا کر بھیج دیں اور میری سمجھ سے بالاتر نہ لکھیں۔ حضرت ابن عباس نے سوچا کہ یہ شخص نیک فطرت ہے، میں احادیث کے لکھے ہوئے ذخیرہ میں سے منتخب کر کے چھپا کر اس کو بھیجتا ہوں، اس کے بعد حضرت ابن عباس نے حضرت علی کے لکھے ہوئے فیصلے منگوائے اور ان میں سے کچھ باتیں لکھنا شروع کیں، مطالعہ کے دوران حضرت ابن عباس فرماتے تھے کہ اللہ کی قسم یہ حضرت علی کے فیصلے نہیں بلکہ یہ تو کسی گمراہ شخص کے فیصلے ہیں۔

(371)۔عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ ؓ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْراً فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْ دَاوٗد [مسند احمد حديث رقم : ٢١٦١٦، ابو داؤد حديث رقم: ٤٧٥٨]۔ اَلْحَدِیْثُ صَحِیْحٌ

ترجمہ: حضرت ابوذر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص جماعت سے ایک بالشت بھی دور ہوا اس نے اسلام کی رسی اپنی گردن سے اتار دی۔

ذِکْرُ الْمَهْدِیِّ ؓ

امام مہدی ؓ کا بیان

(372)۔عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ الْمَهْدِیُّ مِنْ عِتْرَتِیْ مِنْ اَوْلَادِ فَاطِمَةَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حديث رقم: ٤٢٨٤، ابن ماجه حديث رقم: ٤٠٨٦، شرح السنة حديث رقم: ٤٢٨٠]۔ اِسْنَادُهٗ جَیِّدٌ

ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: مہدی میری عترت میں سے ہوگا۔ فاطمہ کی اولاد میں سے ہوگا۔

(373)۔وَعَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ ؓ وَنَظَرَ اِلَی ابْنِهِ الْحَسَنِ ، قَالَ اِنَّ ابْنِیْ هٰذَا سَیِّدٌ کَمَا سَمَّاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَسَیَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهٖ رَجُلٌ یُسَمّٰی بِاسْمِ نَبِیِّکُمْ یُشْبِهُهٗ فِی الْخُلُقِ وَلَا یُشْبِهُهٗ فِی الْخَلْقِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد [ابو داؤد حديث رقم: ٤٢٩٠]۔ اِسْنَادُهٗ ضَعِیْفٌ

ترجمہ: حضرت ابواسحاق فرماتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ ؓ نے اپنے بیٹے حضرت حسن کی طرف دیکھ کر فرمایا۔ بے شک میرا یہ بیٹا سید ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے نام دیا ہے۔ اس کی پشت سے ایک آدمی نکلے گا جس کا نام تمہارے نبی والا رکھا جائے گا۔ وہ اخلاق میں نبی سے مشابہ ہوگا مگر صورت میں مشابہ نہیں ہوگا۔

(374)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَذْهَبُ الدُّنْیَا حَتّٰی یَمْلِکَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ بَیْتِیْ یُوَاطِیُٔ اِسْمُهٗ اِسْمِیْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗد [ترمذی حديث رقم: ٢٢٣٠، ابو داؤد حديث رقم: ٤٢٨٢، مستدرك حاكم حديث رقم: ٨٥٣٦ و قال الذهبي صحيح]۔ قَالَ التِّرْمِذِیُّ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہوگی حتی کہ میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی عرب کا مالک بن جائے گا۔ اس کا نام میرے نام سے مطابق ہوگا۔

(375)۔وَعَنْ زِرٍّ ؓ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَوْ لَمْ یَبْقَ مِنَ الدُّنْیَا اِلَّا یَوْمٌ لَطَوَّلَ اللّٰهُ ذٰلِکَ الْیَوْمَ ، حَتّٰی یَبْعَثَ رَجُلًا مِنِّیْ اَوْ مِنْ اَهْلِ بَیْتِیْ یُوَاطِیُٔ اِسْمُهٗ اِسْمِیْ وَاسْمُ اَبِیْهِ اسْمَ اَبِیْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد [ابو داؤد حديث رقم: ٤٢٨٢، ترمذی حديث رقم: ٢٢٣١]۔ اَلْحَدِیْثُ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

ترجمہ: حضرت زر ؓ نے حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت کیا ہے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: خواہ دنیا کا صرف ایک دن باقی رہ جائے پھر بھی اللہ اس دن کو لمبا کر دے گا حتی کہ ایک آدمی کو مجھ سے یا فرمایا میرے اہل بیت سے بھیجے گا جس کا نام میرے والا ہوگا اور اس کے والد کا نام میرے والد گرامی والا ہوگا۔

(376)۔وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمَهْدِیُّ مِنِّیْ اَجْلَی

الْجَبْهَةِ ، اَقْنَى الْاَنْفِ ، يَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا ، يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِيْنَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُد [ابو داؤد حديث رقم: ٤٢٨٥ ، شرح السنة حديث رقم: ٤٢٨٠ ، مستدرك حاكم حديث رقم: ٨٨٤٨ و فيه عمران قال الذهبي هو ضعيف]۔ اِسْنَادُهٗ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری ﷜ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہدی مجھ سے ہوگا۔ کھلی پیشانی والا، اونچی ناک والا، زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و ستم سے بھری ہوئی ہوگی۔ سات سال حکومت کرے گا۔

(377)۔وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَكُوْنُ اِخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيْفَةٍ ، فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ هَارِبًا اِلٰى مَكَّةَ فَيَاتِيْهِ نَاسٌ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُوْنَهٗ وَهُوَ كَارِهٌ ، فَيُبَايِعُوْنَهٗ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَيُبْعَثُ اِلَيْهِ بَعْثٌ مِنَ الشَّامِ فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ ، فَاِذَا رَاَى النَّاسُ ذٰلِكَ اَتَاهُ اَبْدَالُ الشَّامِ وَعَصَائِبُ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَيُبَايِعُوْنَهٗ ثُمَّ يَنْشَأُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ اَخْوَالُهٗ كَلْبٌ فَيَبْعَثُ اِلَيْهِمْ بَعْثًا ، فَيَظْهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ ، وَذٰلِكَ بَعْثُ كَلْبٍ وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ وَيُلْقِي الْاِسْلَامُ بِجِرَانِهٖ فِي الْاَرْضِ ، فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِيْنَ ثُمَّ يُتَوَفّٰى وَيُصَلِّيْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُد [ابو داؤد حديث رقم: ٤٢٨٦]۔ اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ

ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: ایک خلیفہ کی موت پر اختلاف ہوگا۔ اہل مدینہ میں سے ایک آدمی بھاگ کر مکہ چلا جائے گا۔ اہل مکہ میں سے لوگ اسکے پاس آئیں گے۔ وہ اسے باہر نکالیں گے حالانکہ وہ نہیں چاہے گا۔ وہ اس کے ہاتھ پر رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت کریں گے۔ شام سے ایک دستہ اسکے مقابلے کے لیے بھیجا جائے گا جو مکہ اور مدینہ کے درمیان بیداء کے مقام پر زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ جب لوگ یہ منظر دیکھیں گے تو شام کے ابدال اور عراق کے سرکردہ لوگ اسکے پاس آ کر اسکی بیعت کریں گے، پھر قریش میں سے ایک آدمی کھڑا ہوگا۔ اسکے ننہال بنو کلب ہوں گے وہ اسکی طرف فوج بھیجے گا وہ اس فوج پر غالب آ جائیں گے۔ یہ بنی کلب کا لشکر ہوگا۔ وہ لوگوں میں اسکے نبی کی سنت کے مطابق احکام نافذ کرے گا۔ اسلام زمین پر اپنی گردن ڈال دے گا۔ وہ سات سال تک رہے گا۔ پھر وفات پائے گا اور مسلمان اس پر جنازہ پڑھیں گے۔

خُرُوْجُ الدَّجَّالِ

دجّال کا نکلنا

(378)۔عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ﷜ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اَمْرٌ اَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٧٣٩٥]۔

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین ﷜ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: حضرت آدم کے پیدا ہونے سے لے کر قیامت قائم ہونے تک دجال سے سخت کوئی معاملہ نہیں۔

(379)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيْسَ بِاَعْوَرَ وَاِنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ اَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى ، كَاَنَّ عَيْنَهٗ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ٧٣٦١ ، بخاري حديث رقم: ٣٤٣٩]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے اور بے شک مسیح دجال دائیں آنکھ سے کانا ہے۔ جیسے اس کی آنکھ پھولے ہوئے انگور کی طرح ہے۔

(380)۔وَعَنْ اَنَسٍ ﷜ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا قَدْ اَنْذَرَ اُمَّتَهُ الْاَعْوَرَ الْكَذَّابَ ، اَلَا اِنَّهٗ اَعْوَرُ وَاِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ ، مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ك ف ر رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ٧٣٦٣ ، بخاري حديث رقم: ٧١٣١ ، ترمذي حديث رقم: ٢٢٤٥ ، ابو داؤد حديث رقم: ٤٣١٦]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷜ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی ایسا نبی نہیں جس نے اپنی اُمت کو کانے کذاب سے نہ ڈرایا ہو۔ خبردار وہ کانا ہوگا اور بے شک تمہارا رب کانا نہیں ہے۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ک ف ر لکھا ہوا ہوگا۔

(381)۔وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷜ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلَا اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا عَنِ الدَّجَّالِ مَا حَدَّثَ بِهٖ نَبِيٌّ قَوْمَهٗ اَنَّهٗ اَعْوَرُ وَاَنَّهٗ يَجِيْءُ مَعَهٗ بِمِثْلِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ، فَالَّتِيْ يَقُوْلُ اِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ ، وَاِنِّيْ اُنْذِرُكُمْ كَمَا اَنْذَرَ بِهٖ نُوْحٌ قَوْمَهٗ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ٧٣٧٢ ، بخاري حديث رقم: ٣٣٣٨ ، ابن ماجة حديث رقم: ٤٠٧١]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں دجال کے بارے میں [...] بتاؤں جو کسی نبی نے اپنی اُمت کو نہیں بتائی۔ بے شک وہ کانا ہے اور اپنے ساتھ جنت اور دوزخ جیسی چیزیں [...] آئے گا۔ جسے وہ جنت کہے گا وہ جہنم ہوگی۔ میں تمہیں ڈراتا ہوں جیسے حضرت نوح نے اپنی قوم کو ڈرایا۔

(382)۔وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷛ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَأْتِي الْمَسِيْحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ [...] هِمَّتُهُ الْمَدِيْنَةُ ، حَتّٰى يَنْزِلَ دُبُرَ أُحُدٍ ، ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلَائِكَةُ وَجْهَهُ قِبَلَ الشَّامِ وَهُنَالِكَ يَهْلِكُ رَوَاهُ مُسْلِم[مسلم حديث رقم:٣٣٥١ ، ترمذى حديث رقم:٢٢٤٣]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷛ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: مسیح دجال مشرق سے آئے گا، اس کی [...] مدینہ ہوگا۔حتیٰ کہ وہ اُحد کے پیچھے پڑاؤ ڈالے گا۔ پھر فرشتے اس کا رخ شام کی طرف پھیر دیں گے اور وہاں وہ ہلاک [...]

(383)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أُرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَأَيْتُ رَجُلًا آدَمَ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ ، لَهُ لِمَّةٌ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً مُتَّكِئًا عَلٰى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ ، فَسَأَلْتُ مَنْ هٰذَا ؟ فَقَالُوا هٰذَا الْمَسِيْحُ بْنُ مَرْيَمَ ، قَالَ ثُمَّ إِذَا أَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ أَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى ، كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ كَأَشْبَهِ مَنْ رَأَيْتُ مِنَ النَّاسِ بِابْنِ قَطَنٍ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلٰى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ ، فَسَأَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوا هٰذَا الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ رَوَاهُ مَالِكٌ وَمُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [موطا مالك كتاب صفة النبى ﷺ باب ما جاء فى صفة عيسى ابن مريم عليه السلام والدجال حديث رقم:٢ ، مسلم حديث رقم:٤٢٥ ، بخارى حديث رقم:٥٩٠٢]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر ﷛ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے آج رات خواب میں کعبہ کے پاس گندمی رنگ کے ایک خوبصورت آدمی کو دیکھا جتنے گندمی رنگ کا کوئی خوبصورت ترین آدمی تم نے دیکھا ہو۔ اس کے گیسو کندھوں تک تھے۔ اتنے خوبصورت جتنے خوبصورت بال تم نے دیکھے ہوں گے۔ ان میں کنگھی کی ہوئی تھی اور ان سے پانی ٹپک رہا تھا۔ دو آدمیوں کے کندھوں کا سہارا لے کر کعبہ کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ کہنے لگے یہ مسیح ابن مریم ہیں۔ فرمایا پھر میں نے گھنگریالے بالوں والے ایک دائیں آنکھ سے کانے آدمی کو دیکھا جس کی آنکھ گویا پھولا ہوا انگور تھی۔ میں نے جن لوگوں کو دیکھا ہے ان میں سے وہ ابن قطن کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے۔ وہ دو

آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر بیت اللہ کا طواف کرتا ہے۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے۔ کہنے لگے یہ مسیح دجال ہے۔

(384)۔وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ مُنَادِيَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يُنَادِي الصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ فَخَرَجْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَكُنْتُ فِي صَفِّ النِّسَاءِ ، فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهُ ، جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ لِيَلْزَمْ كُلُّ إِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ؟ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ ، قَالَ إِنِّي وَ اللّٰهِ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ وَلٰكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِأَنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا فَجَاءَ وَأَسْلَمَ وَحَدَّثَنِي حَدِيثًا وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ بِهِ عَنِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، حَدَّثَنِي أَنَّهُ رَكِبَ فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَعَ ثَلٰثِينَ رَجُلًا مِنْ لَخْمٍ وَجُذَامٍ فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ فَأَرْفَؤُا إِلٰى جَزِيرَةٍ حِيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ فَجَلَسُوا فِي أَقْرُبِ السَّفِينَةِ فَدَخَلُوا الْجَزِيرَةَ فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرُ الشَّعْرِ لَا يَدْرُوْنَ مَا قُبُلُهُ مِنْ دُبُرِهِ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعْرِ قَالُوا وَيْلَكِ مَا أَنْتِ قَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ انْطَلِقُوا إِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَإِنَّهُ إِلٰى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ قَالَ لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا مِنْهَا أَنْ تَكُوْنَ شَيْطَانَةً قَالَ فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا، حَتّٰى دَخَلْنَا الدَّيْرَ، فَإِذَا فِيهِ أَعْظَمُ إِنْسَانٍ مَا رَأَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا، وَأَشَدُّهُ وِثَاقًا، مَجْمُوعَةٌ يَدَاهُ إِلٰى عُنُقِهِ، مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ إِلٰى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيْدِ قُلْنَا وَيْلَكَ ! مَا أَنْتَ؟ قَالَ قَدَرْتُمْ عَلٰى خَبَرِي فَأَخْبِرُوْنِي مَا أَنْتُمْ ؟ قَالُوا نَحْنُ أُنَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ رَكِبْنَا سَفِينَةً بَحْرِيَّةً فَلَعِبَ بِنَا الْبَحْرُ شَهْرًا ، فَدَخَلْنَا الْجَزِيرَةَ فَلَقِيَتْنَا دَابَّةٌ أَهْلَبُ ، فَقَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ ، اِعْمِدُوا إِلٰى هٰذَا فِي الدَّيْرِ ، فَأَقْبَلْنَا إِلَيْكَ سِرَاعًا ، فَقَالَ ، أَخْبِرُوْنِي عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ هَلْ تُثْمِرُ ؟ قُلْنَا نَعَمْ ، قَالَ أَمَا إِنَّهَا تُوشِكُ أَنْ لَا تُثْمِرَ ، قَالَ ، أَخْبِرُوْنِي عَنْ بُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ هَلْ فِيهَا مَاءٌ ؟ قُلْنَا هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ ، قَالَ إِنَّ مَاءَهَا يُوشِكُ أَنْ يَذْهَبَ، قَالَ، أَخْبِرُوْنِي عَنْ عَيْنِ زُغَرَ هَلْ فِي الْعَيْنِ مَاءٌ؟ وَهَلْ يَزْرَعُ أَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ؟ قُلْنَا نَعَمْ هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ وَأَهْلُهَا يَزْرَعُوْنَ مِنْ مَاءِهَا ، قَالَ ،أَخْبِرُوْنِي عَنْ نَبِيِّ الْأُمِّيِّيْنَ مَا فَعَلَ، قُلْنَا قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَنَزَلَ يَثْرِبَ ، قَالَ أَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ؟ قُلْنَا نَعَمْ ، قَالَ كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ ؟ فَأَخْبَرْنَاهُ أَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلٰى مَنْ يَلِيْهِ مِنَ الْعَرَبِ وَأَطَاعُوهُ ، قَالَ

أَمَا إِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ ، وَإِنِّي مُخْبِرُكُمْ عَنِّي ، أَنَا الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ وَإِنِّي يُوشِكُ أَنْ يُؤْذَنَ لِي فِي الْخُرُوجِ فَأَخْرُجُ فَأَسِيرُ فِي الْأَرْضِ فَلَا أَدَعُ قَرْيَةً إِلَّا هَبَطْتُهَا فِي أَرْبَعِينَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ هُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا ، كُلَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ وَاحِدًا مِنْهُمَا ، اِسْتَقْبَلَنِي مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتًا يَصُدُّنِي عَنْهَا ، وَإِنَّ عَلَى كُلِّ نَقْبٍ مِنْهَا مَلَائِكَةً يَحْرُسُونَهَا ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَطَعَنَ بِمِخْصَرَتِهِ فِي الْمِنْبَرِ هٰذِهِ طَيْبَةُ ، هٰذِهِ طَيْبَةُ ، هٰذِهِ طَيْبَةُ ، يَعْنِي الْمَدِينَةَ أَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ ؟ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ ، أَلَا إِنَّهُ فِي بَحْرِ الشَّامِ أَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ ، لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ ، وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَشْرِقِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ [مسلم حديث رقم: ٧٣٨٦، ابوداؤد حديث رقم: ٤٣٢٦ ، ترمذى حديث رقم: ٢٢٥٣ ، ابن ماجة حديث رقم: ٤٠٧٤]۔

ترجمہ: حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے اعلان کرنے والے کو اعلان کرتے ہوئے سنا۔ وہ کہہ رہا تھا نماز لوگوں کو جمع کرنے والی ہے۔ میں مسجد کی طرف نکلی اور میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ میں خواتین کی صف میں تھی۔ جب آپ ﷺ اپنی نماز پڑھ چکے تو منبر پر تشریف فرما ہوگئے اور آپ ﷺ ہنس رہے تھے۔ فرمایا: ہر انسان اپنی نماز والی جگہ پر بیٹھا رہے پھر فرمایا کیا تم لوگ جانتے ہو میں نے تمہیں کیوں جمع کیا ہے؟ انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا اللہ کی قسم میں نے تمہیں ترغیب دینے یا خوف دلانے کے لیے نہیں بلایا بلکہ اس لیے بلایا ہے کہ تمیم داری ایک عیسائی آدمی تھا وہ آیا اور مسلمان ہوگیا۔ اس نے مجھے ایک بات سنائی۔ وہ اس بات کے عین مطابق ہے جو میں تمہیں مسیح دجال کے بارے میں بتایا کرتا تھا۔ اس نے مجھے بتایا کہ وہ بنی لخم اور بنی جذام کے تین آدمیوں کے ہمراہ سمندری کشتی میں سوار ہوا۔ ایک مہینے تک لہریں ان سے سمندر میں کھیلتی رہیں۔ ایک روز وہ غروب آفتاب کے وقت ایک جزیرے پر لنگر انداز ہوئے اور چھوٹی کشتیوں میں بیٹھ کر جزیرے کے اندر داخل ہوئے۔ انہیں گھنے بالوں والا موٹا سا جانور ملا۔ بالوں کی کثرت کے باعث اس کے اگلے اور پچھلے حصے میں ہم تمیز نہیں کر پا رہے تھے۔ انہوں نے کہا خانہ خراب تو کون ہے؟ کہنے لگی میں جاسوس ہوں۔ تم گرجے میں اس آدمی کے پاس جاؤ وہ تمہاری خبر کا مشتاق ہے۔ جب اس نے ہمارے سامنے آدمی کا نام لیا تو ہم ڈر گئے کہ کہیں شیطان نہ ہو۔ ہم جلدی سے گئے حتیٰ کہ کلیسا میں داخل ہوگئے۔ وہاں ایک بہت بڑا آدمی تھا کہ ایسا آدمی ہم نے کبھی

دیکھا تھا۔ وہ مضبوطی سے بندھا ہوا تھا اور اس کے ہاتھ گردن کے ساتھ تھے۔ گھٹنوں سے ٹخنوں تک بیڑیوں سے جکڑا ہوا تھا ہم نے کہا خانہ خراب تو کون ہے؟ کہا کہ میرے متعلق تمہیں اندازہ ہوگیا ہوگا تم بتاؤ کہ کون ہو؟ کہا کہ ہم عرب کے رہنے والے ہیں۔ سمندری کشتی میں سوار ہوئے تھے کہ ایک مہینے تک لہریں ہمارے ساتھ کھیلتی رہیں۔ ہم جزیرے میں داخل ہوئے تو ہمیں ایک موٹا سا جانور ملا وہ بولی کہ میں جاسوس ہوں تم اس کلیسا میں اس کے پاس جاؤ۔ ہم جلدی سے تیری طرف آگئے۔ اس نے کہا کہ مجھے بیسان کے باغ کے متعلق بتاؤ کیا اس میں پھل لگتے ہیں؟ ہم نے کہا ہاں۔ اس نے کہا عنقریب وہ پھل نہیں دے گا۔ کہا کہ مجھے بحیرہ طبریہ کے متعلق بتاؤ کہ کیا اس میں پانی ہے؟ ہم نے کہا اس میں بہت پانی ہے۔ کہا عنقریب اس کا پانی ختم ہو جائے گا۔ کہا کہ مجھے عین زغر کے متعلق بتاؤ کیا اس کے چشمے میں پانی ہے اور کیا اس کے مالک چشمے کے پانی سے کھیتی کرتے ہیں؟ ہم نے کہا ہاں۔ کہا کہ مجھے امیوں کے نبی کے متعلق بتاؤ کہ اس نے کیا کیا؟ ہم نے کہا کہ وہ مکہ مکرمہ سے نکل کر مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہیں۔ کہا کیا عرب ان سے لڑے؟ ہم نے کہا ہاں۔ کہا ان کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ ہم نے اسے بتایا کہ وہ قرب و جوار کے عرب پر غالب آئے اور وہ لوگ اطاعت گزار ہیں۔ اس نے کہا ان کی اسی میں خیر ہے کہ اس کی پیروی کریں اور میں تمہیں اپنے متعلق بتاتا ہوں کہ میں ہی دجال ہوں۔ عنقریب مجھے نکلنے کی اجازت ملے گی۔ پس میں نکل کر زمین میں پھروں گا اور چالیس دنوں کے اندر کوئی ایسی بستی نہیں رہے گی جس میں نہ اتروں سوائے مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے وہ دونوں مجھ پر حرام ہیں۔ جب ان میں سے کسی کے اندر داخل ہونے کا ارادہ کروں گا تو مجھے فرشتہ ملے گا جس کے ہاتھ میں تلوار ہوگی۔ جس کے ساتھ مجھے روکے گا اور اسکے ہر راستے پر حفاظت کے لیے فرشتے ہوں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا مبارک عصا منبر پر مارا اور فرمایا کہ یہ مدینہ طیبہ ہے۔ طیبہ ہے۔ طیبہ ہے۔ کیا میں نے تمہیں بتایا نہیں تھا؟ لوگ عرض گزار ہوئے، جی ہاں۔ فرمایا کہ وہ بحر شام یا بحر یمن میں نہیں بلکہ مشرق کی جانب ہے اور دست مبارک سے مشرق کی جانب اشارہ فرمایا۔

(385)۔ وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ ﷺ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ ، فَخَفَّضَ فِيهِ وَرَفَّعَ حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ ، فَلَمَّا رُحْنَا إِلَيْهِ عَرَفَ ذٰلِكَ فِينَا ، فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ ؟ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ غَدَاةً فَخَفَّضْتَ فِيهِ وَرَفَّعْتَ ، حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ ، فَقَالَ غَيْرُ الدَّجَّالِ أَخْوَفُنِي عَلَيْكُمْ ، إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ

وَاِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيْكُمْ فَامْرُءٌ حَجِيْجُ نَفْسِهٖ ، وَاللّٰهُ خَلِيْفَتِيْ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ ، اِنَّهٗ شَابٌّ قَطَطٌ ، عَيْنُهٗ طَافِئَةٌ ، كَاَنِّيْ اُشَبِّهُهٗ بِعَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ قَطَنٍ ، فَمَنْ اَدْرَكَهٗ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُوْرَةِ الْكَهْفِ ، اِنَّهٗ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ ، فَعَاثَ يَمِيْنًا وَعَاثَ شِمَالًا ، يَاعِبَادَ اللّٰهِ فَاثْبُتُوْا ، قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا لَبْثُهٗ فِي الْاَرْضِ ؟ قَالَ اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا ، يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ اَيَّامِهٖ كَاَيَّامِكُمْ ، قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَسَنَةٍ اَتَكْفِيْنَا فِيْهِ صَلٰوةُ يَوْمٍ ؟ قَالَ لَا ، اُقْدُرُوْا لَهٗ قَدْرَهٗ ، قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا اِسْرَاعُهٗ فِي الْاَرْضِ ؟ قَالَ كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيْحُ ، فَيَاْتِيْ عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوْهُمْ ، فَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَجِيْبُوْنَ لَهٗ ، فَيَاْمُرُ السَّمَآءَ فَتُمْطِرُ ، وَالْاَرْضَ فَتُنْبِتُ ، فَتَرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ اَطْوَلَ مَاكَانَتْ ذُرًا وَاَسْبَغَهٗ ضُرُوْعًا وَاَمَدَّهٗ خَوَاصِرَ ، ثُمَّ يَاْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوْهُمْ فَيَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ قَوْلَهٗ ، فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُوْنَ مُمْحِلِيْنَ لَيْسَ بِاَيْدِيْهِمْ شَيْءٌ مِنْ اَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُوْلُ لَهَا اَخْرِجِيْ كُنُوْزَكِ فَتَتْبَعُهٗ كُنُوْزُهَا كَيَعَاسِيْبِ النَّحْلِ ، ثُمَّ يَدْعُوْ رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهٗ بِالسَّيْفِ ، فَيَقْطَعُهٗ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ ، ثُمَّ يَدْعُوْهُ فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهٗ وَيَضْحَكُ ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ الْمَسِيْحَ بْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَآءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُوْدَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلٰى اَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ ، اِذَا طَاْطَاَ رَاْسَهٗ قَطَرَ ، وَاِذَا رَفَعَهٗ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ ، فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيْحَ نَفَسِهٖ اِلَّا مَاتَ ، وَنَفَسُهٗ يَنْتَهِيْ حَيْثُ يَنْتَهِيْ طَرْفُهٗ ، فَيَطْلُبُهٗ حَتّٰى يُدْرِكَهٗ بِبَابِ لُدٍّ ، فَيَقْتُلُهٗ ، ثُمَّ يَاْتِيْ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ ، فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوْهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ اَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنِّيْ قَدْ اَخْرَجْتُ عِبَادًا لِيْ لَايَدَانِ لِاَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ ، فَحَرِّزْ عِبَادِيْ اِلَى الطُّوْرِ وَيَبْعَثُ اللّٰهُ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ، فَيَمُرُّ اَوَائِلُهُمْ عَلٰى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُوْنَ مَا فِيْهَا وَيَمُرُّ اٰخِرُهُمْ فَيَقُوْلُوْنَ لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهٖ مَرَّةً مَآءٌ ، وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰى يَكُوْنَ رَاْسُ الثَّوْرِ لِاَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِيْنَارٍ لِاَحَدِكُمُ

الْيَوْمَ ، فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ ، فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِيْ رِقَابِهِمْ ، فَيُصْبِحُوْنَ فَرْسٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ، ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَصْحَابُهٗ اِلَى الْاَرْضِ ، فَلَا يَجِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ اِلَّا مَلَاَهٗ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَصْحَابُهٗ اِلَى اللّٰهِ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ طَيْرًا كَاَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَآءَ اللّٰهُ ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا لَايَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ ، فَيَغْسِلُ الْاَرْضَ حَتّٰى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ ثُمَّ يُقَالُ لِلْاَرْضِ اَنْبِتِيْ ثَمَرَكِ وَرُدِّيْ بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ تَاْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ ، وَيَسْتَظِلُّوْنَ بِقِحْفِهَا وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ ، حَتّٰى اِنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْاِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيْلَةَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ رِيْحًا طَيِّبَةً ، فَتَاْخُذُهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ ، فَتَقْبِضُ رُوْحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ وَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُوْنَ فِيْهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ ، فَعَلَيْهِمْ تَقُوْمُ السَّاعَةُ رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ[مسلم حديث رقم:٧٣٧٣ ، ترمذى حديث رقم: ٢٢٤٠ ، ابو داؤد حديث رقم:٤٣٢١ ، ابن ماجة حديث رقم:٤٠٧٥]۔

ترجمہ: حضرت نواس بن سمعان ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک صبح دجال کا ذکر فرمایا۔ آپ نے اس کے فتنہ کو کبھی کم اور کبھی بہت زیادہ بیان کیا حتیٰ کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ وہ کھجوروں کے کسی جھنڈ میں ہے۔ جب ہم شام کے وقت آپ ﷺ کے پاس گئے تو آپ ﷺ ہمارے ان تاثرات کو بھانپ گئے آپ نے فرمایا تمہارا کیا حال ہے؟ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! صبح آپ نے دجال کا ذکر کیا آپ نے اس کے فتنہ کو کبھی کم اور کبھی بہت زیادہ بیان کیا۔ حتیٰ کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ وہ کھجوروں کے کسی جھنڈ میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دجال کے علاوہ دوسرے فتنوں سے مجھے زیادہ خوف ہے۔ اگر میری موجودگی میں دجال نکلا تو تمہارے بچانے میں اس سے مقابلہ کروں گا اور اگر میری غیر موجودگی میں نکلا تو ہر شخص خود مقابلہ کرے گا اور ہر مسلمان پر اللہ میرا خلیفہ اور نگہبان ہے۔ دجال نوجوان اور گھونگریالے بالوں والا ہوگا۔ اس کی آنکھ پھولی ہوئی ہوگی۔ میں اس کو عبدالعزی بن قطن کے مشابہ قرار دیتا ہوں۔ تم میں سے جو شخص اس کو پائے وہ اس کے سامنے سورہ کہف کی ابتدائی دس آیتیں پڑھے۔ بلاشبہ شام اور عراق کے درمیان سے اس کا خروج ہوگا وہ اپنے دائیں بائیں فساد پھیلائے گا۔ اے اللہ کے بندو ثابت قدم رہنا۔ ہم نے کہا یا

رسول اللہ وہ زمین میں کب تک رہے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا چالیس دن تک، ایک دن ایک سال کے برابر ہوگا، ایک دن ایک ماہ کے برابر اور ایک دن ایک ہفتہ کے برابر اور باقی ایام تمہارے عام دنوں کی طرح ہوں گے، ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! پس جو دن ایک سال کی طرح ہوگا کیا اس میں ہمیں ایک دن کی نماز پڑھنا کافی ہوگا، آپ نے فرمایا: نہیں، تم اس کے لیے ایک سال کی نمازوں کا اندازہ کر لینا، ہم نے عرض کیا، یارسول اللہ! وہ زمین پر کس قدر تیز چلے گا، آپ ﷺ نے فرمایا: اس بارش کی طرح جس کو پیچھے سے ہوا دھکیل رہی ہو، وہ ایک قوم کے پاس جا کر ان کو ایمان کی دعوت دے گا وہ اس پر ایمان لے آئیں گے اور اس کی دعوت قبول کرلیں گے، وہ آسمان کو حکم دے گا تو وہ پانی برسائے گا اور زمین کو حکم دے گا تو وہ سبزہ اگائے گی، ان کے چرنے والے جانور شام کو آئیں گے تو ان کے کوہان پہلے سے لمبے، تھن بڑے اور کوکھیں دراز ہوں گی، پھر وہ دوسری قوم کے پاس جا کر ان کو دعوت دے گا، وہ اس کی دعوت کو مسترد کریں گے۔ وہ ان کے پاس سے لوٹ جائے گا، ان پر قحط اور خشک سالی آئے گی اور ان کے پاس ان کے مالوں سے کچھ نہیں رہے گا، پھر وہ ایک بنجر زمین کے پاس سے گزرے گا اور زمین سے کہے گا کہ اپنے خزانے نکال دو، تو زمین کے خزانے اس کے پاس ایسے آئیں گے جیسے شہد کی مکھیاں اپنے سرداروں کے پاس جاتی ہیں پھر وہ ایک کڑیل جوان کو بلائے گا اور تلوار مار کر اس کے دو ٹکڑے کر دے گا، جیسے نشانہ پر کوئی چیز لگتی ہے، پھر وہ اس کو بلائے گا تو وہ (زندہ ہو کر) دمکتے ہوئے چہرے کے ساتھ ہنستا ہوا آئے گا، دجال کے اسی معمول کے دوران اللہ تعالیٰ حضرت مسیح ابن مریم کو بھیجے گا، وہ دمشق کے مشرق میں سفید مینار کے پاس دو زرد رنگ کے حلے پہنے دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے نازل ہوں گے، جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنا سر جھکائیں گے تو موتیوں کی طرح قطرے گریں گے، جس کافر تک بھی ان کی خوشبو پہنچے گی اس کا زندہ رہنا ممکن نہ ہوگا، اور ان کی خوشبو منتہائے نظر تک پہنچے گی، وہ دجال کو تلاش کریں گے حتی کہ باب لد پر اس کو موجود پا کر قتل کر دیں گے۔ پھر حضرت مسیح ابن مریم کے پاس ایک ایسی قوم آئے گی جس کو اللہ تعالیٰ نے دجال سے محفوظ رکھا تھا، وہ ان کے چہروں پر دست شفقت پھیریں گے، اور انہیں جنت میں ان کے درجات کی خبر دیں گے، ابھی وہ اسی حال میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائے گا، میں نے اپنے کچھ بندوں کو نکالا ہے جن سے لڑنے کی کسی میں طاقت نہیں ہے، تم میرے ان بندوں کو طور کی طرف اکٹھا کرو، اللہ تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کو بھیجے گا، اور وہ ہر بلندی سے بہ سرعت پھسلتے ہوئے آئیں گے، ان کی پہلی جماعتیں بحیرہ طبرستان سے گزریں گی اور وہاں کا تمام پانی پی لیں گی، پھر جب دوسری جماعتیں وہاں سے گزریں گی تو وہ کہیں گی

یہاں پر کسی وقت پانی تھا، اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ اور ان کے اصحاب محصور ہو جائیں گے حتیٰ کہ ان میں سے کسی ایک کے نزدیک بیل کی سری بھی تم میں سے کسی ایک کے سو دینار سے افضل ہوگی، پھر اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ اور ان کے اصحاب دعا کریں گے، تب اللہ تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا کرے گا تو صبح کو وہ سب یک لخت مر جائیں گے، پھر اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ اور ان کے اصحاب زمین پر اتریں گے مگر زمین پر ایک بالشت برابر جگہ بھی ان کی گندگی اور بدبو سے خالی نہیں ہوگی، پھر اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ اور ان کے اصحاب اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ بختی اونٹوں کی گردنوں کی مانند پرندے بھیجے گا، یہ پرندے ان لاشوں کو اٹھائیں گے اور جہاں اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا وہاں پھینک دیں گے، پھر اللہ تعالیٰ ایک بارش بھیجے گا جو زمین کو دھو دے گی اور ہر گھر خواہ وہ مٹی کا مکان ہو یا کھال کا خیمہ وہ آئینہ کی طرح صاف ہو جائے گا، پھر زمین سے کہا جائے گا تم اپنے پھل اگاؤ اور اپنی برکتیں لوٹاؤ، سو اس دن ان کی جماعت ایک انار کو (سیر ہو کر) کھالے گی، اور ایک دودھ دینے والی گائے لوگوں کے ایک قبیلہ کے لیے کافی ہو گی، اور دودھ دینے والی بکری ایک گھر والوں کے لیے کافی ہوگی، اسی دوران اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جو لوگوں کی بغلوں کے نیچے لگے گی اور وہ ہر مومن اور ہر مسلم کی روح قبض کرے گی، اور برے لوگ باقی رہ جائیں گے جو گدھوں کی طرح کھلے عام جماع کریں گے اور انہیں پر قیامت قائم ہوگی۔

نُزُولُ الْمَسِيحِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ السَّمَآءِ بِجَسَدِهٖ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے جسم سمیت نازل ہونا

قال اللہ تعالی وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا [النساء: ۱۵۷، ۱۵۸] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اسے یہود نے یقیناً قتل نہ کیا بلکہ اسے اللہ نے اپنی طرف اٹھالیا اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ [النساء: ۱۵۹] اور فرمایا: کوئی ایسا اہل کتاب نہیں جو اس پر اس کی موت سے پہلے پہلے ایمان نہ لائے۔ وَقال تعالی وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا [ال عمران: ۴۶] اور فرمایا وہ لوگوں سے پنگھوڑے میں اور ادھیڑ عمر میں باتیں کرتا ہے۔ وقال تعالی مَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ [النساء: ۱۵۷] اور فرمایا انہوں نے اسے نہ تو قتل کیا اور نہ ہی پھانسی پر چڑھایا بلکہ کوئی شخص ان کے لیے تشبیہ دیا گیا۔ وقال تعالی وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ [الزخرف: ۶۱] اور فرمایا بے شک وہ قیامت کی نشانی ہے۔ وقال

تعالی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ [آل عمران:۵۵] اور فرمایا کہ بے شک میں تجھے پوری عمر تک پہنچاؤں گا اور تجھے اپنی طرف اٹھالوں گا۔

(386)۔عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِهٖ لَیُوْشِکَنَّ اَنْ یَّنْزِلَ فِیْکُمُ ابْنُ مَرْیَمَ حَکَمًا عَدْلًا ، فَیَکْسِرُ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ وَیَضَعُ الْحَرْبَ وَیُفِیْضُ الْمَالَ حَتّٰی لَایَقْبَلَهٗ اَحَدٌ ، حَتّٰی تَکُوْنَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَیْرًا مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا ثُمَّ یَقُوْلُ اَبُوْ هُرَیْرَةَ وَاقْرَأُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْکِتَابِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَکُوْنُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ وَالتِّرْمَذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِیِّ [بخاری حدیث رقم:۳۴۴۸ ، مسلم حدیث رقم:۳۸۹ ، ترمذی حدیث رقم:۲۲۳۳]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ وہ دن دور نہیں کہ عیسیٰ بن مریم تم میں نازل ہوگا، فیصلے کرے گا، عدل کرے گا، صلیب کو توڑ دے گا اور خنزیر کو قتل کردے گا۔ جنگ بند کردے گا اور مال کو بہا دے گا حتیٰ کہ اسے کوئی بھی قبول نہیں کرے گا۔ حتیٰ کہ ایک سجدہ دنیا اور اس کی ہر چیز سے بہتر ہو جائے گا۔ پھر حضرت ابوہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اگر چاہو تو یہ آیت پڑھ لو۔ کوئی اہل کتاب نہیں جو اس پر اس کی موت سے پہلے ایمان نہ لے آئے اور وہ قیامت کے دن ان پر گواہ ہوگا۔

(387)۔وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَیْسَ بَیْنِیْ وَبَیْنَهٗ یَعْنِیْ عِیْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ نَبِیٌّ اِنَّهٗ نَازِلٌ فَاِذَا رَاَیْتُمُوْهُ فَاعْرِفُوْهُ رَجُلٌ مَرْبُوْعٌ اِلَی الْحُمْرَةِ وَالْبَیَاضِ بَیْنَ مُمَصَّرَتَیْنِ کَاَنَّ رَاْسَهٗ یَقْطُرُ وَاِنْ لَمْ یُصِبْهُ بَلَلٌ ، فَیُقَاتِلُ النَّاسَ عَلَی الْاِسْلَامِ فَیَدُقُّ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ وَیَضَعُ الْجِزْیَةَ وَیُهْلِکُ اللّٰهُ فِیْ زَمَانِهِ الْمِلَلَ کُلَّهَا اِلَّا الْاِسْلَامَ وَیُهْلِکُ الْمَسِیْحُ الدَّجَّالَ فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً ، ثُمَّ یُتَوَفّٰی فَیُصَلِّیْ عَلَیْهِ الْمُسْلِمُوْنَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ [ابو داؤد حدیث رقم:۴۳۲۴] ، وَفِیْ رِوَایَةِ مُسْلِمٍ هُوَ مَرْبُوْعُ الْخَلْقِ اِلَی الْحُمْرَةِ وَالْبَیَاضِ حِیْنَ رَاٰهُ لَیْلَةَ الْمِعْرَاجِ [مسلم حدیث رقم:۴۱۹]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: میرے اور اس کے درمیان یعنی حضرت عیسیٰ کے درمیان کوئی نبی نہیں۔ اس نے نازل ہونا ہے۔ جب تم اسے دیکھو تو اسے پہچان لو۔ سرخی اور سفیدی سے ملا جلا آدمی ہے۔ وہ ہلکے پیلے رنگ کے کپڑوں میں ہوگا۔ ایسے لگے گا کہ اس کے سر سے قطرے ٹپک رہے ہیں خواہ اس

تک رطوبت نہ پہنچی ہو۔ وہ لوگوں سے اسلام کی خاطر جنگ لڑے گا۔ پس صلیب کو کاٹ دے گا اور خنزیر کو قتل کردے گا اور جزیہ ختم کردے گا اور اس کے زمانے میں اللہ اسلام کے سوا تمام ملتوں کو ہلاک کردے گا۔ مسیح، دجال کو قتل کردے گا۔ وہ زمین میں چالیس سال گزارے گا۔ پھر اسے موت دی جائے گی اور مسلمان اس پر نماز جنازہ پڑھیں گے۔

مسلم کی روایت میں ہے کہ ان کی رنگت سرخی اور سفیدی کے درمیان ملی جلی تھی جب آپ ﷺ نے انہیں معراج کی رات دیکھا تھا۔

(388)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَعِنْدَ ذٰلِکَ یَنْزِلُ اَخِیْ ابْنُ مَرْیَمَ مِنَ السَّمَآءِ رَوَاهُ فِیْ کَنْزِ الْعُمَّالِ وَکَذَا فِیْ مَجْمَعِ الزَّوَائِدِ [کنز العمال ۷/۲۶۸ ، مجمع الزوائد ۷/۳۴۹ حدیث رقم:۱۲۵۴۳]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایسے وقت میں میرا بھائی ابن مریم آسمان سے نازل ہوگا۔

(389)۔وَعَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِیِّ عَلَیْهِ الرَّحْمَةُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلْیَهُوْدِ اَنَّ عِیْسٰی لَمْ یَمُتْ وَاِنَّهٗ رَاجِعٌ اِلَیْکُمْ قَبْلَ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ رَوَاهُ ابْنُ جَرِیْرٍ [ابن جریر ۳/۳۵۵ حدیث رقم: ۵۶۲۰ ، در منثور ۲/۲۶ ، ابن کثیر ۱/۵۰۵]۔ صحیح ، و ما ارسله الحسن فهو عن سیدنا علی ﷺ و کان یکتم اسمه من حجاج

ترجمہ: حضرت حسن بصری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہودیوں سے فرمایا: بے شک عیسیٰ نہیں مرے بلکہ وہ قیامت کے دن سے پہلے پہلے تمہارے پاس واپس آنے والے ہیں۔

(390)۔وَعَنْ رَبِیْعٍ ﷺ قَالَ اِنَّ النَّصَارٰی اَتَوا النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ رَبَّنَا حَیٌّ لَایَمُوْتُ وَاَنَّ عِیْسٰی یَاْتِیْ عَلَیْهِ الْفَنَاءُ رَوَاهُ ابْنُ جَرِیْرٍ [ابن جریر ۳/۲۰۱ حدیث رقم:۵۱۳۷]۔

ترجمہ: حضرت ربیع ﷺ فرماتے ہیں کہ عیسائی نبی کریم ﷺ کے پاس آئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ ہمارا رب زندہ ہے مرے گا نہیں اور عیسیٰ پر فنا آئے گی۔

(391)۔وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ فِیْکُمُ ابْنُ مَرْیَمَ فَاَمَّکُمْ مِنْکُمْ وَ قَالَ ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ فَاَمَّکُمْ اَیْ بِکِتَابِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ نَبِیِّکُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث

رقم:۳۹۲،۳۹۳، شرح السنة حديث رقم:۴۲۷۷]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری شان اس وقت کیا ہوگی جب تم میں ابن مریم نازل ہوگا اور تمہاری راہنمائی تمہاری شریعت کے مطابق کرے گا۔ ابن ابی ذئب نے فرمایا کہ وہ تمہاری راہنمائی اللہ کی کتاب اور تمہارے نبی کی سنت سے کرے گا۔

(392)۔وَعَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷛ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قَالَ فَيَنْزِلُ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُوْلُ اَمِيْرُهُمْ تَعَالِ صَلِّ لَنَا ، فَيَقُوْلُ لَا إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ اُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللّٰهِ هٰذِهِ الْاُمَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ[مسلم حديث رقم:۳۹۵]۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ ﷛ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ میری اُمت کا ایک گروہ حق کیلئے غالب ہو کر قیامت تک لڑتا ہی رہے گا۔ فرمایا پھر عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے۔ انکا امیر کہے گا آپ ہمیں نماز پڑھایئے۔ وہ فرمائیں گے نہیں۔ تم میں سے بعض بعضوں پر امیر ہیں اللہ کی طرف سے اس اُمت کو اعزاز ہے۔

(393)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ وَاِمَامُكُمْ مِنْكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ[مسلم حديث رقم:۳۹۲، بخاری حديث رقم:۳۴۴۹]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری شان اس وقت کیا ہوگی جب تم میں ابن مریم نازل ہوگا اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔

(394)۔وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ مِنَ السَّمَاءِ فِيْكُمْ وَاِمَامُكُمْ مِنْكُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْاَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ وَقَالَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيْحِ عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ بُكَيْرٍ ، وَ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ يُوْنُسَ ، وَ اِنَّمَا اَرَادَ نُزُوْلَهُ مِنَ السَّمَاءِ بَعْدَ الرَّفْعِ اِلَيْهِ[كتاب الاسماء والصفات للبيهقي ۲/۱۶۶]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری شان اس وقت کیا ہوگی جب عیسیٰ ابن مریم تم میں آسمان سے نازل ہوگا اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔

(395)۔وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَيُهِلَّنَّ ابْنُ مَرْيَمَ بِفَجِّ الرَّوْحَاءِ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ لَيَثْنِيَنَّهُمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ[مسلم حديث رقم:۳۰۳۰]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷛ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ ابن مریم روحا کے راستے پر ضرور بہ ضرور حج یا عمرہ کے لیے یا دونوں کے لیے آتے ہوئے کلمۂ توحید بلند کریں گے۔

(396)۔وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيَهْبِطَنَّ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا وَاِمَامًا مُقْسِطًا وَلَيَسْلُكَنَّ فَجًّا حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ بِنِيَّتِهِمَا وَلَيَاْتِيَنَّ قَبْرِي حَتّٰى يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَلَاَرُدَّنَّ عَلَيْهِ ، يَقُوْلُ اَبُوْهُرَيْرَةَ اَيْ بَنِي اَخِي اِنْ رَاَيْتُمُوْهُ فَقُوْلُوْا اَبُوْهُرَيْرَةَ يُقْرِءُكَ السَّلَامَ رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ[مستدرك حاكم حديث رقم:۴۲۱۴]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عیسیٰ بن مریم ضرور بہ ضرور اتریں گے۔ حاکم، عادل، امام اور منصف بن کر اور حج یا عمرہ کے لیے یا دونوں کی نیت کر کے راستہ چلیں گے اور میری قبر پر ضرور آئیں گے حتیٰ کہ مجھے سلام کہیں گے اور میں ضرور بہ ضرور انہیں جواب دوں گا۔ ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ اے میرے بھائی کے بیٹو! اگر تم انہیں دیکھو تو کہنا ابو ہریرہ آپ کو سلام کہتا ہے۔

(397)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْزِلُ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ اِلَى الْاَرْضِ فَيَتَزَوَّجُ وَيُوْلَدُ لَهٗ وَيَمْكُثُ خَمْسًا وَاَرْبَعِيْنَ سَنَةً ، ثُمَّ يَمُوْتُ فَيُدْفَنُ مَعِيَ فِي قَبْرِيْ ، فَاَقُوْمُ اَنَا وَعِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ مِنْ قَبْرٍ وَاحِدٍ بَيْنَ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَوَاهُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ فِي الْوَفَا[الوفا ۲/۸۱۴]۔ لَمْ نَعْرِفْ سَنَدَهٗ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عیسیٰ بن مریم زمین کی طرف نازل ہوگا۔ پھر نکاح کرے گا اور اس کی اولاد ہوگی اور پینتالیس سال زندہ رہے گا۔ پھر فوت ہوگا اور میرے ساتھ میرے مقبرے میں دفن کیا جائے گا اور میں اور عیسیٰ بن مریم ایک ہی مقبرے میں ابوبکر اور عمر کے درمیان اٹھیں گے۔

(398)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ ﷛ قَالَ مَكْتُوْبٌ فِي التَّوْرٰةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ ، وَعِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ يُدْفَنُ مَعَهٗ ، قَالَ اَبُوْ مَوْدُوْدٍ وَقَدْ بَقِيَ فِي الْبَيْتِ مَوْضِعُ قَبْرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [ترمذی حديث

رقم:٣٦١٧]۔ وَقَالَ التِّرْمَذِیُّ حسنٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن سلام ﷛ فرماتے ہیں کہ محمد ﷺ کی صفت تورات میں لکھی ہوئی ہے اور یہ کہ عیسیٰ بن مریم ان کے ساتھ دفن ہوں گے۔ ابومودود کہتے ہیں کہ روضہ انور میں ایک قبر کی جگہ ابھی باقی ہے۔

قِيَامُ السَّاعَةِ عَلىٰ شِرَارِ النَّاسِ

قیامت کا شریر ترین لوگوں پر قائم ہونا

(399)۔عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلىٰ شِرَارِ الْخَلْقِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٤٩٥٧]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت صرف شریر ترین لوگوں پر قائم ہوگی۔

(400)۔وَعَنْ اَنَسٍ ﷛ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ عَلىٰ اَحَدٍ يَقُوْلُ ،اَللّٰهُ ،اَللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٣٧٦]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷛ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت کسی ایک شخص کے ہوتے ہوئے بھی قائم نہیں ہوگی جو اللہ اللہ کہہ رہا ہو۔

بَابُ شُئُوْنِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

قیامت کے دن کے معاملات کا باب

اَلنَّفْخُ فِی الصُّوْرِ وَالْحَشْرُ

صور پھونکا جانا اور حشر کا ہونا

وقال اللّٰه تعالىٰ وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلىٰ رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ [يٰسين: ٥١] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور صور پھونکا جائے گا تو پھر وہ لوگ اپنی قبروں سے اپنے رب کی طرف جلدی جلدی چل پڑیں گے۔

(401)۔عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ الصُّوْرُ قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيْهِ رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُد وَالدَّارِمِی [ترمذی حديث رقم: ٢٤٣٠ ، ٣٢٤٤ ، ابو داؤد حديث رقم: ٤٧٤٢ ، سنن دارمی حديث رقم: ٢٨٠٠ ، مسند احمد حديث رقم: ٦٥١٤]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو ﷛ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: صور ایک سینگ ہے جس میں پھونک ماری جائے گی۔

(402)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ فِی قَوْلِهٖ تَعَالىٰ فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ، اَلنَّاقُوْرُ الصُّوْرُ، قَالَ وَالرَّاجِفَةُ النَّفْخَةُ الْاُولىٰ، وَالرَّادِفَةُ الثَّانِيَةُ رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری كتاب الرقاق باب نفخ الصور ، ترجمة الباب]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ﷛ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ کے بارے میں فرمایا: کہ ناقور سے مراد صور ہے اور فرمایا کہ راجفہ سے مراد پہلا پھونک ہے اور رادفہ سے مراد دوسرا پھونک ہے۔

(403)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ، قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، اَلرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ جَمِيْعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلىٰ بَعْضٍ؟ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اَلْاَمْرُ اَشَدُّ مِنْ اَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ اِلىٰ بَعْضٍ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حديث رقم:٧١٩٨ ، بخاری حديث رقم:٦٥٢٧ ، نسائی حديث رقم: ٢٠٨٤ ، ابن ماجة حديث رقم:٤٢٧٦ ، مسند احمد حديث رقم:٢٤٣١٩]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے: لوگ قیامت کے دن ننگے پاؤں، ننگے بدن، ختنہ کے بغیر اٹھائے جائیں گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مرد اور عورتیں اکٹھے ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے؟ فرمایا: اے عائشہ معاملہ ایک دوسرے کو دیکھنے سے زیادہ سخت ہوگا۔

اَلْحِسَابُ وَالْمِيْزَانُ

حساب اور ترازو

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالىٰ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ

ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ[الزلزال:٧،٨] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو معمولی نیکی بھی کرے گا اسے دیکھ لے گا اور جو معمولی برائی بھی کرے گا اسے دیکھ لے گا۔ وَقَالَ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ [الفاتحة:٣] اور فرمایا: بدلے کے دن کا مالک۔ وَقَالَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ[البقرة:٤] اور فرمایا: وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

(404)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِي بَعْضِ صَلٰوتِهٖ اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَسِيْرًا ، قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا الْحِسَابُ الْيَسِيْرُ ؟ قَالَ اَنْ يَنْظُرَ فِيْ كِتَابِهٖ فَيَتَجَاوَزَ عَنْهُ ، اِنَّهٗ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ يَوْمَئِذٍ يَا عَائِشَةُ ، هَلَكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَمَعْنَاهُ مُسْلِمٍ وَالْبُخَارِيِّ واللفظ لاحمد[مسند احمد حديث رقم:٢٤٢٧٠ ، مسلم حديث رقم:٧٢٢٥، ٧٢٢٦، ٧٢٢٧، ٧٢٢٨ ، بخاری حديث رقم:١٠٣، ٤٩٣٩ ، ترمذی حديث رقم:٢٤٢٦]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی نماز میں یوں عرض کرتے ہوئے سنا: میرے اللہ مجھ سے آسان حساب لے۔ میں نے عرض کیا یا نبی اللہ آسان حساب کیا ہے؟ فرمایا: یہ کہ اس کے اعمال نامے دیکھے اور اس سے درگزر کر دے۔ بے شک اس دن جس سے حساب شروع ہو گیا اے عائشہ وہ ہلاک ہو گیا۔

اَلْحَوْضُ الْكَوْثَرُ

حوضِ کوثر

(405)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بنِ عَمْرٍو ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَوْضِيْ مَسِيْرَةُ شَهْرٍ وَزَوَايَاهُ سَوَاءٌ، مَاءُهٗ اَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ وَرِيْحُهٗ اَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَكِيْزَانُهٗ كَنُجُوْمِ السَّمَاءِ ، مَنْ يَشْرَبُ مِنْهَا فَلَا يَظْمَاُ اَبَدًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم:٥٩٧١ ، بخاری حديث رقم:٦٥٧٩]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: میرا حوض ایک مہینے کی مسافت کے برابر طویل ہے۔ اور اس کے اضلاع برابر ہیں اور اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اور اس کی خوشبو کستوری سے زیادہ اچھی ہے اور اس کے گلاس آسمان کے ستاروں کی طرح ہیں۔ جو اس میں سے پی لے گا ابد تک پیاسا نہ ہوگا۔

(406)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا اَسِيْرُ فِي الْجَنَّةِ اِذَا اَنَا بِنَهْرٍ حَافَتَاهُ

قِبَابُ الدُّرِّ الْمُجَوَّفِ ، قُلْتُ مَا هٰذَا يَا جِبْرِيْلُ؟ قَالَ هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِيْ اَعْطَاكَ رَبُّكَ ، فَاِذَا طِيْنُهٗ مِسْكٌ اَذْفَرُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حديث رقم:٦٥٨١]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: میں جنت میں سیر کر رہا تھا کہ میں ایک نہر پر پہنچ گیا۔ جس کے دونوں کنارے ان موتیوں کے قبے تھے جو اندر سے خالی ہوتے ہیں۔ میں نے پوچھا اے جبریل یہ کیا ہے؟ جبریل نے کہا یہ وہ کوثر ہے جو آپ کے رب نے آپ کو عطا فرمایا ہے۔ اس کی مٹی خالص مشک ہے۔

اَلشَّفَاعَةُ

شفاعت

قال الله تعالىٰ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ [البقرة:٢٥٥] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے ہاں شفاعت کرے۔ وَقَالَ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا [بنی اسرائیل:٧٩] اور فرمایا: قریب ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر کھڑا کر دے۔

(407)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَلَا قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْ اِبْرَاهِيْمَ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ وَقَالَ عِيْسٰى اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ ، فَقَالَ ، اَللّٰهُمَّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ وَبَكٰى ، فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا جِبْرِيْلُ ، اِذْهَبْ اِلٰى مُحَمَّدٍ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ فَاسْئَلْهُ مَا يُبْكِيْهِ ، فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ فَسَئَلَهٗ فَاَخْبَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَا قَالَ وَهُوَ اَعْلَمُ ، فَقَالَ اللّٰهُ يَا جِبْرِيْلُ ، اِذْهَبْ اِلٰى مُحَمَّدٍ فَقُلْ اِنَّا سَنُرْضِيْكَ فِيْ اُمَّتِكَ وَلَا نَسُوْءُكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم:٤٩٩]۔ وَلَمَّا نَزَلَتْ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذًا لَا اَرْضٰى وَ وَاحِدٌ مِنْ اُمَّتِيْ فِي النَّارِ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابراہیم کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان تلاوت فرمایا: اے میرے رب بے شک انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا۔ پس جس نے میری اتباع کی وہ مجھ سے ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اگر تو انہیں عذاب دے تو وہ تیرے بندے

ہیں۔ آپ ﷺ نے دونوں ہاتھ اٹھا لیے اور دعا فرمائی: اے میرے اللہ میری امت میری امت اور آپ ﷺ رونے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے جبریل محمد کے پاس جاؤ۔ حالانکہ تیرا رب بہتر جانتا ہے مگر پھر بھی پوچھ کہ اسے کون سی چیز رلا رہی ہے؟ آپ کے پاس جبریل حاضر ہوئے اور آپ سے پوچھا۔ رسول اللہ ﷺ نے جو بات فرمائی تھی انہیں بتا دی۔ اللہ تو بہتر جانتا ہے۔ اللہ نے فرمایا: اے جبریل۔ محمد کی طرف جاؤ اور کہو ہم آپ کی امت کے بارے میں آپ کو راضی کر دیں گے اور آپ کو کبھی فراموش نہیں کریں گے۔

جب یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھر میں اس وقت تک راضی نہیں ہوں گا جب تک میرا ایک امتی بھی دوزخ میں ہوگا۔

(408)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ، فَيَاْتُوْنَ آدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ اشْفَعْ اِلٰى رَبِّكَ، فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِاِبْرَاهِيْمَ فَاِنَّهُ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ، فَيَاْتُوْنَ اِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوْسٰى فَاِنَّهُ كَلِيْمُ اللّٰهِ، فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيْسٰى فَاِنَّهُ رُوْحُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهُ، فَيَاْتُوْنَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ، فَيَاْتُوْنِيْ فَاَقُوْلُ اَنَا لَهَا، فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ، فَيُؤْذَنُ لِيْ وَيُلْهِمُنِيْ مَحَامِدَ اَحْمَدُهُ بِهَا لَا تَحْضُرُنِيَ الْاٰنَ، فَاَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ وَاَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ، فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ شَعِيْرَةٍ مِنْ اِيْمَانٍ، فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ، ثُمَّ اَعُوْدُ فَاَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ اَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ، اِرْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَاَقُوْلُ يَارَبِّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ، فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ اَوْ خَرْدَلَةٍ مِنْ اِيْمَانٍ، فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ، ثُمَّ اَعُوْدُ فَاَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ اَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ، اِرْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَاَقُوْلُ يَارَبِّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ، فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ اَدْنٰى اَدْنٰى اَدْنٰى مِثْقَالِ حَبَّةِ خَرْدَلَةٍ مِنْ اِيْمَانٍ فَاَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ، فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ، ثُمَّ اَعُوْدُ الرَّابِعَةَ فَاَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ اَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا،

فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ، اِرْفَعْ رَاْسَكَ قُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَاَقُوْلُ يَارَبِّ ائْذَنْ لِيْ فِيْمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ لَكَ وَلٰكِنْ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ وَكِبْرِيَائِيْ وَعَظَمَتِيْ لَاُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم: ٤٧٩، بخاری حديث رقم: ٧٥١٠]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو لوگ ایک دوسرے میں گڈمڈ ہو کر گھوم رہے ہوں گے، حضرت آدم کے پاس جائیں گے اور عرض کریں گے رب کے ہاں ہماری شفاعت فرمایئے، آپ فرمائیں گے میں اس کا اہل نہیں ہوں، لیکن تم لوگ ابراہیم کے پاس جاؤ وہ اللہ کے خلیل ہیں، لوگ حضرت ابراہیم کے پاس جائیں گے، وہ فرمائیں گے میں اس کا اہل نہیں ہوں، لیکن تم لوگ موسیٰ کے پاس جاؤ، وہ اللہ کے کلیم ہیں، لوگ حضرت موسیٰ کے پاس جائیں گے، وہ کہیں گے میں اس کا اہل نہیں ہوں، لیکن تم لوگ عیسیٰ کے پاس جاؤ وہ روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں، لوگ حضرت عیسیٰ کے پاس جائیں گے، وہ فرمائیں گے میں اس کا اہل نہیں ہوں، لیکن تم لوگ محمد کے پاس جاؤ، پھر وہ لوگ میرے پاس آئیں گے، تو میں کہوں گا میں اس کام کے لیے موجود ہوں، پھر میں اپنے رب سے اجازت طلب کروں گا، مجھے اجازت دے دی جائے گی، اللہ تعالیٰ مجھے حمد کے ایسے طریقے الہام فرمائے گا جو اس وقت میرے خیال میں حاضر نہیں ہیں، میں اس کی ان تعریفات کے ساتھ حمد کروں گا، اور اس کے آگے سجدے میں پڑ جاؤں گا، کہا جائے گا اے محمد اپنا سر اٹھایئے، کہیے، سنا جائے گا، مانگیے، آپ کو دیا جائے گا، شفاعت کیجیے، آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی، میں عرض کروں گا اے میرے رب میری امت میری امت، پھر کہا جائے گا کہ جایئے جس کے دل میں گندم کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے اسے جہنم سے نکال لیجیے، میں جاؤں گا اور ایسا ہی کروں گا، پھر واپس آؤں گا اور انہی تعریفات کے ساتھ اس کی حمد کروں گا، پھر سجدے میں پڑ جاؤں گا، کہا جائے گا اے محمد اپنا سر اٹھایئے، کہیے، سنا جائے گا، مانگیے، آپ کو دیا جائے گا، شفاعت کیجیے، آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی، میں عرض کروں گا اے میرے رب میری امت میری امت، کہا جائے گا جایئے جس کے دل میں ایک ذرہ برابر یا رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے اسے جہنم سے نکال لیجیے، پھر واپس آؤں گا اور انہی تعریفات کے ساتھ اس کی حمد کروں گا، پھر اس کے آگے سجدے میں پڑ جاؤں گا، کہا جائے گا اے محمد اپنا سر اٹھایئے، کہیے، سنا جائے گا، مانگیے، آپ کو دیا جائے گا، شفاعت کیجیے، آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی، میں عرض کروں گا اے میرے رب میری امت میری امت، کہا جائے گا جایئے جس کے دل میں رائی کے چھوٹے سے چھوٹے، اس سے بھی چھوٹے دانے کے

برابر ایمان ہے اسے جہنم سے نکال لیجیے، میں جاؤں گا اور ایسا ہی کروں گا، پھر چوتھی مرتبہ واپس آؤں گا اور ان ہی تعریفات کے ساتھ اس کی حمد کروں گا، پھر سجدے میں پڑ جاؤں گا، کہا جائے گا اے محمد اپنا سر اٹھایئے، کہیے سنا جائے گا مانگیے، آپ کو دیا جائے گا، شفاعت کیجیے، آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی، میں عرض کروں گا اے میرے رب مجھے اجازت دے کہ جس نے بھی لا الہ الا اللہ کہا (اسے جہنم سے نکال لوں)۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا آپ کیلیے یہ نہیں تھا بلکہ مجھے اپنی عزت اور جلال اور کبریائی اور عظمت کی قسم ہے کہ جس نے بھی لا الہ الا اللہ کہا میں اسے جہنم سے نکال دوں گا۔

(409)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ اَنْ يَشْفَعَ لِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، فَقَالَ اَنَا فَاعِلٌ، قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَيْنَ اَطْلُبُكَ؟ قَالَ اُطْلُبْنِي اَوَّلَ مَا تَطْلُبُنِي عَلَى الصِّرَاطِ، قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ اَلْقَكَ عَلَى الصِّرَاطِ قَالَ فَاطْلُبْنِي عِنْدَ الْمِيْزَانِ، قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ اَلْقَكَ عِنْدَ الْمِيْزَانِ، قَالَ فَاطْلُبْنِي عِنْدَ الْحَوْضِ فَاِنِّي لَا اُخْطِئُ هٰذِهِ الثَّلٰثَ الْمَوَاطِنَ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حدیث رقم:۲۴۳۳]۔ وَقَالَ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے درخواست کی کہ آپ قیامت کے دن میری شفاعت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا میں کروں گا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ کو کہاں تلاش کروں؟ فرمایا مجھے تلاش کرلینا۔ سب سے پہلے تم مجھے پل صراط پر تلاش کرنا۔ میں نے عرض کیا اگر میں آپ سے صراط پر نہ مل سکوں تو پھر؟ فرمایا پھر ترازو کے پاس مجھے تلاش کرنا۔ میں نے عرض کیا اگر میں آپ سے ترازو کے پاس بھی نہ مل سکوں تو پھر؟ فرمایا مجھے حوض کے پاس تلاش کرنا۔ میں ان تین مقامات سے غائب نہیں ہوں گا۔

(410)۔ وَعَنْ حُذَيْفَةَ وَ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَجْمَعُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى النَّاسَ فَيَقُوْمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى تُزْلَفَ لَهُمُ الْجَنَّةُ فَيَأْتُوْنَ اٰدَمَ، فَيَقُوْلُوْنَ يَا اَبَانَا اسْتَفْتِحْ لَنَا الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ وَهَلْ اَخْرَجَكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ اِلَّا خَطِيْئَةُ اَبِيْكُمْ، لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ اِذْهَبُوْا اِلٰى اِبْنِي اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللّٰهِ، قَالَ فَيَقُوْلُ اِبْرَاهِيْمُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ اِنَّمَا كُنْتُ خَلِيْلًا مِنْ وَرَاءَ وَرَاءَ، اِعْمِدُوْا اِلٰى مُوْسٰى الَّذِيْ كَلَّمَهُ اللّٰهُ تَكْلِيْمًا، فَيَأْتُوْنَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَيَقُوْلُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ، اِذْهَبُوْا اِلٰى عِيْسٰى كَلِمَةِ اللّٰهِ وَرُوْحِهِ، فَيَقُوْلُ عِيْسٰى لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ، فَيَأْتُوْنَ مُحَمَّدًا ﷺ فَيَقُوْمُ فَيُؤْذَنُ لَهُ وَتُرْسَلُ الْاَمَانَةُ وَالرَّحِمُ، فَيَقُوْمَانِ جَنَبَتَيِ الصِّرَاطِ يَمِيْنًا وَشِمَالًا، فَيَمُرُّ اَوَّلُكُمْ كَالْبَرْقِ، قَالَ قُلْتُ بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي اَيُّ شَيْءٍ كَمَرِّ الْبَرْقِ؟

قَالَ اَلَمْ تَرَوْا اِلَى الْبَرْقِ كَيْفَ يَمُرُّ وَيَرْجِعُ فِي طَرْفَةِ عَيْنٍ، ثُمَّ كَمَرِّ الرِّيْحِ، ثُمَّ كَمَرِّ الطَّيْرِ وَشَدِّ الرِّجَالِ تَجْرِي بِهِمْ اَعْمَالُهُمْ وَنَبِيُّكُمْ قَائِمٌ عَلَى الصِّرَاطِ يَقُوْلُ يَا رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ، حَتّٰى تَعْجَزَ اَعْمَالُ الْعِبَادِ، حَتّٰى يَجِيْءَ الرَّجُلُ فَلَا يَسْتَطِيْعُ السَّيْرَ اِلَّا زَحْفًا، قَالَ وَفِي حَافَتَيِ الصِّرَاطِ كَلَالِيْبُ مُعَلَّقَةٌ مَامُوْرَةٌ، تَاْخُذُ مَنْ اُمِرَتْ بِهِ فَمَخْدُوْشٌ نَاجٍ وَمَكْدُوْسٌ فِي النَّارِ وَالَّذِي نَفْسُ اَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ اِنَّ قَعْرَ جَهَنَّمَ لَسَبْعِيْنَ خَرِيْفًا رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۴۸۲]۔

ترجمہ: حضرت حذیفہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ لوگوں کو جمع فرمائے گا۔ مومنین کھڑے ہو جائیں گے حتیٰ کہ جنت ان کے قریب کر دی جائے گی۔ وہ حضرت آدم کے پاس جائیں گے۔ کہیں گے اے ہمارے جد امجد ہمارے لیے جنت کھلوایئے۔ وہ فرمائیں گے تمہیں جنت سے تمہارے جد امجد کی لغزش نے ہی نکالا تھا۔ یہ میرا کام نہیں ہے۔ میرے بیٹے ابراہیم خلیل اللہ کے پاس جاؤ۔ حضرت ابراہیم فرمائیں گے۔ یہ میرا کام نہیں ہے۔ میں تو دور در رہ کر خلیل تھا۔ تم لوگ موسیٰ کی طرف دھیان دو۔ جس نے اللہ سے خوب کلام کیا تھا۔ وہ لوگ حضرت موسیٰ کے پاس جائیں گے۔ وہ فرمائیں گے یہ میرا کام نہیں۔ عیسیٰ کے پاس جاؤ جو اللہ کا کلمہ اور روح اللہ ہیں۔ حضرت عیسیٰ فرمائیں گے یہ میرا کام نہیں۔ پھر لوگ حضرت محمد ﷺ کے پاس حاضر ہوں گے۔ آپ ﷺ کھڑے ہو جائیں گے۔ آپ ﷺ کو اجازت دی جائے گی اور امانت اور صلہ رحمی کو بھیجا جائے گا۔ وہ دونوں پل صراط کے دائیں بائیں کھڑی ہو جائیں گی۔ تم میں سے پہلا شخص بجلی کی طرح گزر جائے گا۔ میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں بجلی کی طرح گزرنا کیا چیز ہے؟ فرمایا تم لوگ بجلی کی طرف نہیں دیکھتے جیسے گزرتی ہے اور پلک جھپکنے میں واپس لوٹتی ہے۔ پھر (اگلا آدمی) ہوا کی طرح، پھر پرندے کی طرح اور کجاوہ کسنے کی طرح، ان کے اعمال انہیں لے کر گزریں گے اور تمہارا نبی پل صراط پر کھڑا ہوگا عرض کر رہا ہوگا اے میرے رب! سلامت رکھنا، سلامت رکھنا۔ حتیٰ کہ بندوں کے اعمال عاجز آ جائیں گے۔ چنانچہ ایک آدمی آئے گا اور وہ چلنے کی طاقت نہیں رکھے گا۔ سوائے گھسیٹ کر چلنے کے۔ پل صراط کے دونوں طرف کنڈے لٹکے ہوئے ہوں گے۔ وہ حکم کے پابند ہوں گے۔ جس کے متعلق حکم ہوگا اسے پکڑ لیں گے۔ بعض زخمی ہو کر نجات پائیں گے اور بعض ہاتھ پاؤں باندھ کر جہنم میں ڈالے جائیں گے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں ابو ہریرہ کی جان ہے۔ بے شک جہنم کی گہرائی ستر سال کی مسافت ہے۔

(411)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: شَفَاعَتِي لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِي رَوَاهُ التِّرْمَذِي

وَاَبُوْدَاوٗد وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ جَابِرٍ ﷺ [ترمذی حدیث رقم: ٢٤٣٥ ، ابو داؤد حدیث رقم: ٤٧٣٩ ، ابن ماجة حدیث رقم: ٤٣١٠]۔ قَالَ التِّرْمَذِیُّ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری شفاعت میری امت کے اہل کبائر کیلئے ہے۔

(412)۔وَعَنْ اَبِی ذَرٍّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنِّی لَاَعْلَمُ اٰخِرَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ دُخُوْلًا الْجَنَّۃَ ، وَاٰخِرَ اَھْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِنْھَا ، رَجُلٌ یُؤْتٰی بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ، فَیُقَالُ اَعْرِضُوْا عَلَیْہِ صِغَارَ ذُنُوْبِہٖ وَارْفَعُوْا عَنْہُ کِبَارَھَا ، فَتُعْرَضُ عَلَیْہِ صِغَارُ ذُنُوْبِہٖ ، فَیُقَالُ عَمِلْتَ یَوْمَ کَذَا وَکَذَا وَکَذَا وَکَذَا ؟ وَعَمِلْتَ یَوْمَ کَذَا وَکَذَا وَکَذَا وَکَذَا ؟ فَیَقُوْلُ نَعَمْ ، لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یُّنْکِرَ وَھُوَ مُشْفِقٌ مِنْ کِبَارِ ذُنُوْبِہٖ اَنْ تُعْرَضَ عَلَیْہِ ، فَیُقَالُ لَہٗ فَاِنَّ لَکَ مَکَانَ کُلِّ سَیِّئَۃٍ حَسَنَۃً ، فَیَقُوْلُ رَبِّ قَدْ عَمِلْتُ اَشْیَاءَ لَا اَرَاھَا ھٰھُنَا ، وَلَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ ضَحِکَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُہٗ رَوَاہُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ٤٦٧ ، ترمذی حدیث رقم: ٢٥٩٦]۔

ترجمہ: حضرت ابوذر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں جنت میں سب سے آخر میں ڈالے جانے والے آدمی کو جانتا ہوں اور دوزخ سے سب سے آخر میں نکلنے والے آدمی کو جانتا ہوں۔ وہ ایک آدمی ہوگا جسے قیامت کے دن لایا جائے گا۔ کہا جائے گا کہ اس کے سامنے اس کے صغیرہ گناہ پیش کرو اور اس کے بڑے گناہ اٹھالو۔ پس اس پر اس کے چھوٹے گناہ پیش کیے جائیں گے۔ کہا جائے گا تم نے فلاں فلاں دن یہ یہ عمل کیا؟ اور فلاں دن یہ یہ عمل کیا۔ وہ کہے گا جی، انکار نہ کر سکے گا اور وہ اپنے بڑے گناہوں سے ڈر رہا ہوگا کہ کہیں وہ نہ پیش کر دیے جائیں۔ اسے کہا جائے گا تجھے ہر گناہ کے بدلے نیکی دی جاتی ہے۔ وہ بول اٹھے گا۔ اے میرے رب! میں نے بہت سے کام ایسے بھی کیے ہیں جنہیں میں یہاں نہیں دیکھتا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ہنس پڑے حتیٰ کہ آپ کے پچھلے دانت مبارک نظر آ گئے۔

(413)۔وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اِنَّ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّشْفَعُ لِلْفِئَامِ وَمِنْھُمْ مَنْ یَّشْفَعُ لِلْقَبِیْلَۃِ وَمِنْھُمْ مَنْ یَّشْفَعُ لِلْعُصْبَۃِ وَمِنْھُمْ مَنْ یَّشْفَعُ لِلرَّجُلِ ، حَتّٰی یَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ رَوَاہُ التِّرْمَذِیُّ [ترمذی حدیث رقم: ٢٤٤٠]۔ وَقَالَ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت ابوسعید ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک میری امت میں کچھ لوگ ایسے

ہوں گے جو ایک گروہ کی شفاعت کریں گے۔ ان میں سے کچھ ایسے ہوں گے جو ایک قوم کیلئے شفاعت کریں گے۔ ان میں سے کچھ ایسے ہوں گے جو ایک آدمی کی شفاعت کریں گے۔ حتیٰ کہ سب جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

(414)۔وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُصَفُّ اَھْلُ النَّارِ فَیَمُرُّ بِھِمُ الرَّجُلُ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَیَقُوْلُ الرَّجُلُ مِنْھُمْ یَا فُلَانُ ، اَمَا تَعْرِفُنِیْ ؟ اَنَا الَّذِیْ سَقَیْتُکَ شَرْبَۃً ، وَقَالَ بَعْضُھُمْ اَنَا الَّذِیْ وَھَبْتُ لَکَ وَضُوْءً ، فَیَشْفَعُ لَہٗ فَیُدْخِلُہُ الْجَنَّۃَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ [ابن ماجة حدیث رقم: ٣٦٨٥]۔ فِیْہِ یَزِیْدُ بْنُ اَبَانَ وَھُوَ ضَعِیْفٌ

ترجمہ: حضرت انس ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دوزخیوں کی صفیں بنائی جاری ہوں گی تو ان کے پاس سے اہل جنت میں سے ایک آدمی گزرے گا۔ ان میں سے ایک آدمی کہے گا اے فلاں! کیا آپ مجھے نہیں پہچانتے۔ میں وہ آدمی ہوں جس نے آپ کو پانی پلایا تھا۔ دوسرا کہے گا میں وہ آدمی ہوں جس نے آپ کو وضو کرایا تھا۔ وہ اس کے لیے شفاعت کرے گا اور اسے جنت میں داخل کر دے گا۔

(415)۔وَعَنْ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ ﷺ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَیْرِ حِسَابٍ ، وُجُوْھُھُمْ کَالْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ ، قُلُوْبُھُمْ عَلٰی قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ ، فَاسْتَزَدْتُ رَبِّیْ فَزَادَنِیْ مَعَ کُلِّ رَجُلٍ سَبْعِیْنَ اَلْفًا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْ یَعْلٰی [مسند احمد حدیث رقم: ٢٣ ، مسند ابی یعلیٰ حدیث رقم: ١١٢]۔

ترجمہ: حضرت ابوبکر صدیق ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ستر ہزار افراد بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے، انکے چہرے چودھویں رات کے چاند جیسے ہوں گے، انکے دل ایک ہی آدمی کے قلب پر ہوں گے، میں نے اللہ تعالیٰ سے اضافے کی درخواست کی، تو اللہ نے ہر آدمی کیساتھ ستر ہزار کا اضافہ فرما دیا۔

(416)۔وَعَنْ عَلِیٍّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ السِّقْطَ لَیُرَاغِمُ رَبَّہٗ اِذَا اَدْخَلَ اَبَوَیْہِ النَّارَ فَیُقَالُ اَیُّھَا السِّقْطُ الْمُرَاغِمُ رَبَّہٗ ، اَدْخِلْ اَبَوَیْکَ الْجَنَّۃَ فَیَجُرُّھُمَا بِسَرَرِہٖ ، حَتّٰی یُدْخِلَھُمَا الْجَنَّۃَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ [ابن ماجة حدیث رقم: ١٦٠٨]۔ ضَعِیْفٌ

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک گرا ہوا بچہ اپنے رب سے جھگڑا کرے گا جب وہ اس کے ماں باپ کو دوزخ میں ڈالے گا۔ کہا جائے گا کہ اے اپنے رب سے جھگڑا کرنے والے

چھوٹو اپنے ماں باپ کو جنت میں داخل کرلے۔وہ انہیں ناف سے کھینچے گا حتیٰ کہ انہیں جنت میں داخل کردے گا۔

(417)۔وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ فَأُرِيدُ إِنْشَاءَ اللّٰهُ أَنْ أَخْتَبِئَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ وَ مُسْلِمٍ وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٤٨٧ ، ٤٨٨ ، بخاري حديث رقم:٧٤٧٤ ، موطا امام محمد صفحة ٣٨٤]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کے حصے میں ایک دعا ہوتی ہے میں نے اپنے حصے کی دعا قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کی غرض سے بچا کر رکھ لی ہے۔

صِفَةُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

جنت اور دوزخ کی صفت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ أُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِينَ وَبَشِّرِ الَّذِينَ اٰمَنُوا الاية [البقرة: ٢٤، ٢٥] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پس ڈرو اس آگ سے جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔وہ کافروں کے لیے تیار کردی گئی ہے اور ایمان والوں کو خوشخبری دے دو۔

(418)۔عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٧١٣٠ ، ترمذي حديث رقم:٢٥٥٩]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت مشکلات سے ڈھانپ دی گئی ہے اور دوزخ شہوتوں سے ڈھانپ دی گئی ہے۔

(419)۔وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَأْكُلُونَ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ وَلَا يَتْفُلُونَ وَلَا يَبُولُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ ، قَالُوا فَمَا بَالُ الطَّعَامِ ؟ قَالَ جُشَاءٌ وَرَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ ، يُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالتَّحْمِيدَ كَمَا تُلْهَمُونَ النَّفَسَ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٧١٥٢ ، ابو داؤد حديث رقم:٤٧٤١]۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اہل جنت اس میں کھائیں گے اور پئیں گے اور نہ تھوکیں گے نہ پیشاب کریں گے نہ پاخانہ کریں گے نہ ناک بہائیں گے۔کہنے لگے کھانے کا کیا بنے گا؟ فرمایا ڈکار آئے گی اور اس کی خوشبو کستوری جیسی ہوگی۔تسبیح اور حمد ان کے دلوں میں ڈالی جائے گی جیسے تمہیں سانس لینے کی عادت ڈالی گئی ہے۔

(420)۔وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يَنْعَمُ وَلَا يَبْأَسُ وَلَا يَبْلَى ثِيَابُهُ وَلَا يَفْنَى شَبَابُهُ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٧١٥٦]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو جنت میں داخل ہوگا، انعام میں رہے گا اور پریشان نہ ہوگا اور اس کے کپڑے پرانے نہ ہوں گے اور اس کی جوانی ختم نہیں ہوگی۔

(421)۔وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يُنَادِي مُنَادٍ ، إِنَّ لَكُمْ أَنْ تَصِحُّوا ، فَلَا تَسْقَمُوا أَبَدًا ، وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوتُوا أَبَدًا ، وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَشِبُّوا فَلَا تَهْرَمُوا أَبَدًا ، وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَنْعَمُوا فَلَا تَبْأَسُوا أَبَدًا رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٧١٥٧ ، ترمذي حديث رقم:٣٢٤٦]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک منادی کرنے والا آواز دے گا کہ صحت مند رہنا تمہارا مقدر ہے، کبھی بیمار نہ ہو گے اور ہمیشہ زندہ رہو گے اور کبھی نہ مرو گے اور ہمیشہ جوان رہو گے کبھی بوڑھے نہ ہو گے اور ہمیشہ انعام میں رہو گے کبھی پریشان نہ ہو گے۔

رُؤْيَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى فِي الْجَنَّةِ

جنت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ [القيامة: ٢٢، ٢٣] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کچھ چہرے اس دن تروتازہ ہوں گے، اپنے رب کی طرف دیکھتے ہوں گے۔

(422)۔عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:١٤٣٤ ، بخاري حديث رقم:٧٤٣٥ ، ابو داؤد حديث رقم:٧٤٢٩ ، ترمذي حديث رقم:٢٥٥١]۔

ترجمہ: حضرت جریر بن عبداللہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک تم جلدی اپنے رب کو

سرعام دیکھو گے۔

(423)۔وعن جابر رضي الله عنه عن النبي ﷺ بينا اهل الجنة في نعيمهم، اذ سطع لهم نور فرفعوا رؤسهم، فاذا الرب قد اشرف عليهم من فوقهم، فقال السلام عليكم يا اهل الجنة، قال وذلك قوله تعالى سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ، قال فنظر اليهم وينظرون اليه فلا يلتفتون الى شيء من النعيم ما داموا ينظرون اليه حتى يحتجب عنهم، ويبقى نوره رواه ابن ماجة [ابن ماجة حديث رقم: ١٨٤، ابو نعيم في الحلية ٦/ ٢٠٩]. الحديث ضعيف

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: اہل جنت اپنی عیش وعشرت میں ہوں گے کہ اچانک ان پر ایک نور چھا جائے گا۔ وہ اپنے سر اٹھائیں گے تو رب کریم ان پر اوپر سے جلوہ فرما ہوگا۔ فرمائے گا السلام علیکم اے اہل جنت۔ فرمایا یہی معنی ہے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا کہ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ۔ وہ ان کی طرف دیکھے گا اور یہ اس کی طرف دیکھیں گے۔ بس جب تک دیدار کرتے رہیں گے نعمتوں میں سے کسی چیز کی طرف دھیان نہیں دیں گے حتیٰ کہ وہ خود ان سے محجوب ہو جائے گا اور اس کا نور باقی رہ جائے گا۔

(424)۔وعن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال ناس يا رسول الله ﷺ هل نرى ربنا يوم القيمة؟ قال هل تضارون في الشمس دونها سحاب؟ قالوا لا يا رسول الله ﷺ قال هل تضارون في القمر ليلة البدر ليس دونها سحاب؟ قالوا لا يا رسول الله، قال فانكم ترونه يوم القيمة كذلك، يجمع الله الناس فيقول من كان يعبد شيئا فليتبعه، فيتبع من كان يعبد الشمس، ويتبع من كان يعبد القمر، ويتبع من كان يعبد الطواغيت، وتبقى هذه الامة فيها منافقوها، فياتيهم الله في غير الصورة التي يعرفون، فيقول انا ربكم فيقولون نعوذ بالله منك، هذا مكاننا، حتى ياتينا ربنا، فاذا اتانا ربنا عرفناه، فياتيهم الله في الصورة التي يعرفون، فيقول انا ربكم، فيقولون انت ربنا، فيتبعونه رواه مسلم والبخاري [مسلم حديث رقم: ٤٥١، بخاري حديث رقم: ٦٥٧٣، ٧٤٣٧]۔فيها منافقوها: قال العلماء انما بقوا في زمرة المؤمنين لانهم كانوا في الدنيا مستترين بهم، فيستترون ايضا بهم في الآخرة، قال بعض العلماء هؤلاء هم المطرودون عن الحوض الذين يقال لهم

سحقا سحقا كذا في شرح النووي

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم اپنے رب کو قیامت کے دن دیکھیں گے؟ فرمایا کیا بادل نہ ہوں تو تمہیں سورج کو دیکھنے میں کوئی دشواری ہوتی ہے؟ کہنے لگے نہیں یا رسول اللہ۔ فرمایا: کیا چودھویں کی رات کو بادل نہ ہوں تو چاند کو دیکھنے میں تمہیں کوئی دشواری ہوتی ہے؟ کہنے لگے نہیں یا رسول اللہ۔ فرمایا: تم اسے قیامت کے دن اسی طرح دیکھو گے۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع کرے گا اور فرمائے گا جو دنیا میں جس چیز کی عبادت کرتا تھا وہ آج بھی اسی کی پیروی کرے۔ لہٰذا جو شخص سورج کی پوجا کرتا تھا وہ اس کے ساتھ ہو جائے گا اور جو شخص چاند کی پوجا کرتا تھا وہ اس کے ساتھ ہو جائے گا۔ اور جو بتوں کی پوجا کرتا تھا وہ ان کے ساتھ ہو جائے گا۔ باقی یہ امت رہ جائے گی۔ جس میں (مومنوں کے ساتھ) منافق بھی ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے سامنے کسی ایسی صورت میں جلوہ گر ہوگا جسے وہ نہیں پہچانتے ہوں گے۔ فرمائے گا میں تمہارا رب ہوں۔ وہ کہیں گے ہم تجھ سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں۔ ہم یہیں ٹھہریں گے۔ حتیٰ کہ ہمارے پاس ہمارا رب تشریف لائے۔ جب ہمارا رب ہمارے پاس جلوہ افروز ہوگا ہم اسے پہچان لیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کے سامنے اس صورت میں جلوہ گر ہوگا جسے وہ پہچانتے ہوں گے۔ وہ فرمائے گا میں تمہارا رب ہوں۔ وہ کہیں گے تو واقعی ہمارا رب ہے۔ پھر وہ اس کو اہمیت دیں گے۔

بَابٌ فِي اَنَّ عَذَابَ الْقَبْرِ حَقٌّ وَسِمَاعُ الْمَوْتٰى ثَابِتٌ وَالْقَبْرُ مَوْضِعُ الْجَسَدِ

باب: قبر کا عذاب حق ہے، مُردوں کا سننا ثابت ہے، اور قبر جسم کی جگہ ہے

قال الله تعالى اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا الآيه [المؤمن:٤٦] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آگ پر پیش کیے جائیں گے۔ وقال اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا [النوح:٢٥] اور فرمایا: غرق کر دیے گئے پس آگ میں داخل کر دیے گئے۔ وقال تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ [محمد:٢٧] اور فرمایا: انہیں فرشتے وفات دیتے ہیں، ان کے مونہوں پر اور پیٹھوں پر مارتے ہیں۔ وقال وَلَوْ تَرٰى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ الآيه [الانعام:٩٤] اور فرمایا: کاش تو دیکھے جب ظالم لوگ موت کی غشی میں ہوتے ہیں۔ وقال سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ

[التوبة: ١٠١] اور فرمایا: ابھی ہم انھیں دو مرتبہ عذاب دیں گے پھر بڑے عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے۔

(425)۔عَنْ أَنَسٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ، اَلْعَبْدُ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهٖ وَتُوُلِّيَ وَذَهَبَ أَصْحَابُهُ حَتّٰى أَنَّهٗ يَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ أَتَاهُ مَلَكَانِ، فَأَقْعَدَاهُ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ، فَيَقُوْلُ أَشْهَدُ أَنَّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ، فَيُقَالُ، اُنْظُرْ إِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ أَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَيَرَاهُمَا جَمِيْعًا، وَأَمَّا الْكَافِرُ أَوِ الْمُنَافِقُ فَيَقُوْلُ لَا أَدْرِيْ، كُنْتُ أَقُوْلُ كَمَا يَقُوْلُ النَّاسُ، فَيُقَالُ لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ، ثُمَّ يُضْرَبُ بِمِطْرَقَةٍ مِنْ حَدِيْدٍ ضَرْبَةً بَيْنَ أُذُنَيْهِ فَيَصِيْحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيْهِ مِنَ الثَّقَلَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِ [مسلم حديث رقم: ٧٢١٦، بخاری حديث رقم: ١٣٧٤، ابو داؤد حديث رقم: ٤٧٥١، ٤٧٥٢، نسائی حديث رقم: ٢٠٥١]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جب بندے کو اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی واپس لوٹتے اور چلتے ہیں حتیٰ کہ وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے، اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، اسے بٹھا دیتے ہیں اور اسے کہتے ہیں کہ تو اس مرد محمد کے بارے میں کیا کہا کرتا تھا؟ وہ کہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ پھر اسے کہا جاتا ہے کہ جہنم میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لے، اللہ نے تجھے اس کی بجائے جنت میں ٹھکانے کی طرف بدل دیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وہ ان دونوں کو دیکھتا ہے۔ وہ جو کافر یا منافق ہے وہ کہتا ہے کہ میں کچھ نہیں جانتا۔ میں اسی طرح کہتا تھا جس طرح لوگ کہتے تھے۔ اسے کہا جاتا ہے تم نے نہ سمجھا اور نہ پیروی کی۔ پھر اس کے بعد دونوں کانوں کے درمیان لوہے کے ہتھوڑے کے ساتھ ضرب لگائی جاتی ہے۔ وہ ایک چیخ مارتا ہے جسے اس کے قریب والے تمام جن و انسان سنتے ہیں۔

(426)۔وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّهٗ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ، يَأْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُوْلُ رَبِّيَ اللّٰهُ، فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا دِيْنُكَ؟ فَيَقُوْلُ: دِيْنِيَ الْإِسْلَامُ، فَيَقُوْلَانِ لَهٗ: مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ؟ قَالَ فَيَقُوْلُ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، وَأَمَّا الْكَافِرُ فَذَكَرَ مَوْتَهٗ قَالَ: وَتُعَادُ رُوْحُهٗ فِيْ جَسَدِهٖ وَيَأْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ، فَيَقُوْلَانِ لَهٗ: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُوْلُ: هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِيْ، فَيَقُوْلَانِ لَهٗ: مَا دِيْنُكَ؟ فَيَقُوْلُ: هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِيْ، فَيَقُوْلَانِ لَهٗ: مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ؟ فَيَقُوْلُ: هَاهْ هَاهْ لَا

أَدْرِيْ [ابو داؤد حديث رقم: ٤٧٥٣، مسند احمد حديث رقم: ١٨٥٦١]۔

ترجمہ: حضرت براء بن عازب ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب لوگ پیٹھ پھیر کر واپس ہوتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی ٹھک ٹھک سنتا ہے، اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، اسے بٹھاتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے، پھر وہ پوچھتے ہیں تیرا دین کیا ہے وہ کہتا ہے میرا دین اسلام ہے، پھر وہ پوچھتے ہیں یہ ہستی کون ہے جو تمہاری طرف بھیجی گئی؟ وہ کہتا ہے یہ اللہ کے رسول ﷺ ہیں۔ جہاں تک کافر کی بات ہے تو فرمایا کہ: اس کی روح اس کے جسم میں لوٹائی جاتی ہے، اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اسے بٹھاتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے ہائے ہائے میں نہیں جانتا، پھر وہ پوچھتے ہیں تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے ہائے ہائے میں نہیں جانتا، پھر وہ پوچھتے ہیں یہ ہستی کون ہے جو تمہاری طرف بھیجی گئی؟ وہ کہتا ہے ہائے ہائے میں نہیں جانتا۔

(427)۔وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ الْمَيِّتَ إِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ، إِنَّهٗ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ إِذَا انْصَرَفُوْا رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٧٢١٧]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جب میت کو اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے تو جب وہ واپس پھرتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی ٹھک ٹھک سنتا ہے۔

(428)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اطَّلَعَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى أَهْلِ الْقَلِيْبِ، فَقَالَ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمْ رَبُّكُمْ حَقًّا؟ فَقِيْلَ لَهٗ تَدْعُوْ أَمْوَاتًا؟ قَالَ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لَا يُجِيْبُوْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِي وَرَوَاهُ مُسْلِم عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ [بخاری حديث رقم: ١٣٧٠، مسلم حديث رقم: ٢١٥٤]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے قلیب بدر والوں کو جھانکا۔ اور فرمایا: کیا تم نے حق پایا جو وعدہ تم سے تمہارے رب نے کیا تھا؟ آپ سے عرض کیا گیا، آپ مردوں کو پکارتے ہیں؟ فرمایا: تم ان سے زیادہ نہیں سنتے لیکن یہ جواب نہیں دیتے۔

(429)۔وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَوْلَا أَنْ لَا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ أَنْ يُسْمِعَكُمْ مِنْ

عَذَابَ الْقَبْرِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٧٢١٤]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ تم دفن ہی نہ کرو گے تو میں اللہ سے دعا کرتا کہ تمہیں قبر کا عذاب سنائے۔

(430) وَعَنِ ابْنِ شُمَاسَةَ الْمَهْرِيِّ قَالَ حَضَرْنَا عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ وَهُوَ فِي سِيَاقَةِ الْمَوْتِ، يَبْكِي طَوِيْلًا وَحَوَّلَ وَجْهَهُ إِلَى الْجِدَارِ، فَجَعَلَ ابْنُهُ يَقُولُ يَا اَبَتَاهُ، اَمَا بَشَّرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِكَذَا اَمَا بَشَّرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِكَذَا، قَالَ فَاَقْبَلَ بِوَجْهِهِ وَقَالَ اِنَّ اَفْضَلَ مَا نُعِدُّ شَهَادَةُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ اِنِّي قَدْ كُنْتُ عَلَى اَطْبَاقٍ ثَلَاثٍ، لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَمَا اَحَدٌ اَشَدَّ بُغْضًا لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنِّي وَلَا اَحَبَّ اِلَيَّ اَنْ اَكُونَ قَدِ اسْتَمْكَنْتُ مِنْهُ فَقَتَلْتُهُ، فَلَوْ مُتُّ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ لَكُنْتُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ، فَلَمَّا جَعَلَ اللّٰهُ الْاِسْلَامَ فِي قَلْبِي اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ اُبْسُطْ يَمِيْنَكَ فَلْاُبَايِعْكَ، فَبَسَطَ يَمِيْنَهُ، فَقَبَضْتُ يَدِي، قَالَ مَالَكَ يَا عَمْرُو، قُلْتُ اَرَدْتُ اَنْ اَشْتَرِطَ، قَالَ تَشْتَرِطُ بِمَا ذَا؟ قُلْتُ اَنْ يُغْفَرَ لِي، قَالَ اَمَا عَلِمْتَ يَا عَمْرُو اَنَّ الْاِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ وَاَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا وَاَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ، وَمَا كَانَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا اَجَلَّ فِي عَيْنَيَّ مِنْهُ، وَمَا كُنْتُ اُطِيْقُ اَنْ اَمْلَاَ عَيْنَيَّ مِنْهُ اِجْلَالًا لَهُ، وَلَوْ سُئِلْتُ اَنْ اَصِفَهُ مَا اَطَقْتُ، لِاَنِّي لَمْ اَكُنْ اَمْلَاُ عَيْنَيَّ مِنْهُ، وَلَوْ مُتُّ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ لَرَجَوْتُ اَنْ اَكُونَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ وَلِيْنَا اَشْيَاءَ مَا اَدْرِي مَا حَالِي فِيْهَا، فَاِذَا اَنَا مُتُّ فَلَا تَصْحَبْنِي نَائِحَةٌ وَلَا نَارٌ فَاِذَا دَفَنْتُمُونِي فَشُنُّوا عَلَيَّ التُّرَابَ شَنًّا، ثُمَّ اَقِيْمُوا حَوْلَ قَبْرِي قَدْرَ مَا تُنْحَرُ جَزُوْرٌ، وَيُقْسَمُ لَحْمُهَا، حَتّٰى اَسْتَاْنِسَ بِكُمْ وَاَنْظُرَ مَاذَا اُرَاجِعُ بِهِ رُسُلَ رَبِّي رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٣٢١]۔

ترجمہ: حضرت ابن شماسہ مہری فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن عاص ؓ مرضِ موت میں مبتلا تھے، ہم لوگ ان کی عیادت کے لیے گئے، حضرت عمرو بن عاص ؓ کافی دیر تک روتے رہے اور اپنا چہرہ دیوار کی طرف پھیر لیا۔ ان کے بیٹے نے کہا ابا جان! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ کیا آپ کو رسول اللہ ﷺ نے فلاں فلاں چیز کی بشارت نہیں دی؟ حضرت عمرو بن عاص ؓ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ہمارے نزدیک سب سے افضل عمل اللہ تعالیٰ کی

واحدانیت اور محمد ﷺ کی رسالت کی گواہی دینا ہے۔ اور مجھ پر تین دور گزرے ہیں، ایک وقت وہ تھا جب مجھے رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر کسی چیز سے عداوت نہیں تھی اور میں ہر وقت اس فکر میں رہتا تھا کہ کسی طرح (العیاذ باللہ) رسول اللہ ﷺ کو قتل کر ڈالوں۔ اگر میں اس وقت مر جاتا تو یقیناً جہنمی ہوتا۔ دوسرا دور وہ تھا جب اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام کی رغبت پیدا کی، میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اپنا ہاتھ بڑھائیے، میں آپ کے ہاتھ پر اسلام کی بیعت کرتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ آگے بڑھایا تو میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عمرو کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا میں شرط طے کرنا چاہتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کس چیز کی شرط رکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا میری شرط یہ ہے کہ میرے سابقہ گناہ معاف ہو جائیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عمرو کیا تم نہیں جانتے کہ اسلام پچھلے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ اور ہجرت پچھلے تمام گناہوں کو مٹا دیتی ہے اور حج پچھلے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ اس وقت مجھے حضور ﷺ سے زیادہ کوئی شخص محبوب نہیں تھا اور میری آنکھوں میں آپ سے زیادہ کوئی شخصیت محبوب نہ تھی، اگر کوئی شخص مجھ سے کہے کہ رسول اللہ ﷺ کا حلیہ بیان کرو تو میں آپ کا حلیہ بیان نہیں کر سکتا، کیونکہ میں آپ کو آنکھ بھر کر دیکھ نہیں سکا، اگر میں اس وقت فوت ہو جاتا تو مجھے امید ہے کہ میں جنتی ہوتا، ہمارے بعد مجھے کچھ ذمہ داریاں سونپ دی گئیں، میں نہیں جانتا کہ ان کے بارے میں میرا کیا انجام ہوگا؟ اب میرے مرنے کے بعد میرے جنازہ کے ساتھ کوئی ماتم کرنے والی جائے نہ آگ لے جائی جائے اور جب مجھے دفن کر چکو تو میری قبر پر مٹی ڈال کر میری قبر کے گرد اتنی دیر ٹھہرنا جتنی دیر میں اونٹ کو ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے تاکہ تمہارے قرب سے مجھے انس حاصل ہو اور میں دیکھوں کہ میں اپنے رب کے فرشتوں کو کیا جواب دیتا ہوں۔

(431) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى قَبْرَيْنِ، فَقَالَ اِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ مِنْ كَبِيْرٍ، ثُمَّ قَالَ بَلٰى اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكَانَ يَسْعٰى بِالنَّمِيْمَةِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ، قَالَ ثُمَّ اَخَذَ عُوْدًا رَطْبًا فَكَسَرَهُ بِاثْنَيْنِ، ثُمَّ غَرَزَ كُلَّ وَاحِدٍ عَلٰى قَبْرٍ، ثُمَّ قَالَ لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَالَمْ يَيْبَسَا رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٦٧٧، بخاري حديث رقم:١٣٧٨، ابو داؤد حديث رقم:٢٠، نسائي حديث رقم:٣١، ترمذي حديث رقم:٧٠، ابن ماجة حديث رقم:٣٤٧]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے۔

فرمایا: ان دونوں کو عذاب دیا جا رہا ہے۔ کسی بہت بڑی بات کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جا رہا۔ پھر فرمایا کیوں نہیں ان میں سے ایک چغلی کے پیچھے لگا رہتا تھا۔ اور دوسرا اپنے پیشاب سے نہیں بچتا تھا۔ راوی فرماتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ نے عود کی تازہ شاخ پکڑی۔ اس کو توڑ کر دو حصے کر دیے اور ان میں سے ہر ایک کو قبر میں گاڑ دیا۔ پھر فرمایا: امید ہے ان دونوں سے عذاب کم کر دیا جائے گا جب تک یہ دونوں شاخیں خشک نہ ہوں۔

(432)۔وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قُبِرَ الْمَیِّتُ اَتَاهُ مَلَكَانِ اَسْوَدَانِ اَزْرَقَانِ ، یُقَالُ لِاَحَدِهِمَا الْمُنْكَرُ وَلِلْاٰخَرِ النَّكِیْرُ ، فَیَقُوْلَانِ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِی هٰذَا الرَّجُلِ فَیَقُوْلُ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ، فَیَقُوْلَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْلُ هٰذَا ، ثُمَّ یُفْسَحُ لَهٗ فِی قَبْرِهٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فِی سَبْعِیْنَ ، ثُمَّ یُنَوَّرُ لَهٗ فِیْهِ ، ثُمَّ یُقَالُ لَهٗ نَمْ ، فَیَقُوْلُ اَرْجِعُ اِلٰی اَهْلِی فَاُخْبِرُهُمْ ، فَیَقُوْلَانِ نَمْ كَنَوْمَةِ الْعَرُوْسِ الَّذِیْ لَا یُوْقِظُهٗ اِلَّا اَحَبُّ اَهْلِهٖ اِلَیْهِ حَتّٰی یَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهٖ ذٰلِكَ ، وَاِنْ كَانَ مُنَافِقًا ، قَالَ سَمِعْتُ النَّاسَ یَقُوْلُوْنَ قَوْلًا فَقُلْتُ مِثْلَهٗ ، لَا اَدْرِی ، فَیَقُوْلَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْلُ ذٰلِكَ فَیُقَالُ لِلْاَرْضِ اِلْتَئِمِی عَلَیْهِ ، فَتَلْتَئِمُ عَلَیْهِ ، فَتَخْتَلِفُ اَضْلَاعُهٗ ، فَلَا یَزَالُ فِیْهَا مُعَذَّبًا حَتّٰی یَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهٖ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [ترمذی حدیث رقم: ۱۰۷۱]۔ وَقَالَ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جب میت کو قبر کے حوالے کر دیا جاتا ہے اس کے پاس دو کالے رنگ والے، نیلی آنکھوں والے فرشتے آتے ہیں۔ ان میں سے ایک کو منکر اور دوسرے کو نکیر کہا جاتا ہے۔ وہ کہتے ہیں تو اس مرد کے بارے میں کیا کہا کرتا تھا؟ وہ کہتا ہے یہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ وہ کہتے ہیں ہمیں علم تھا کہ تم یہی کہو گے۔ پھر اس کی قبر کو ستر در ستر ہاتھ کی وسعت دے دی جاتی ہے۔ پھر اس کے لیے اس میں روشنی کر دی جاتی ہے۔ پھر اسے کہا جاتا ہے سو جا۔ وہ کہتا ہے میں اپنے گھر والوں کے پاس جاتا ہوں اور انہیں بتاتا ہوں۔ وہ کہتے ہیں دلہن کی طرح سو جا جسے اس کے گھر کے سب سے پیارے فرد کے سواء کوئی نہیں جگاتا۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس کی اس آرام گاہ سے اسے اٹھائے گا۔ اور اگر وہ منافق تھا تو وہ کہے گا کہ میں نے لوگوں کو بات کہتے ہوئے سنا، میں بھی ویسے ہی کہنے لگا۔ مجھے خود کچھ پتہ نہیں۔ وہ کہتے ہیں ہمیں معلوم تھا کہ تم یہی کہو گے۔ پھر زمین سے کہا جاتا ہے کہ اس پر اکٹھی ہو جا۔

پس زمین اس پر اکٹھی ہو جاتی ہے اور اس کی پسلیاں اِدھر اُدھر ہو جاتی ہیں۔ اسے قبر میں عذاب ہوتا رہتا ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اسے اس کے اس ٹھکانے سے اٹھائے گا۔

(433)۔وَعَنْ عُثْمَانَ ﷺ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَیِّتِ وَقَفَ عَلَیْهِ ، فَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِاَخِیْكُمْ ، ثُمَّ سَلُوْا لَهٗ بِالتَّثْبِیْتِ ، فَاِنَّهُ الْاٰنَ یُسْئَلُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ [ابو داود حدیث رقم: ۳۲۲۱]۔ سَنَدُهٗ صَحِیْحٌ

ترجمہ: حضرت عثمان ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب میت کو دفن کرنے سے فارغ ہو جاتے تو قبر پر ٹھہر جاتے تھے اور فرماتے تھے اپنے بھائی کے لیے استغفار کرو، پھر اس کے لیے ثابت قدمی کی دعا کرو۔ اس وقت اس پر سوال کیے جا رہے ہیں۔

بَابُ الْاِیْمَانِ بِقَدَرِ اللّٰهِ تَعَالٰی

اللہ کی تقدیر پر ایمان لانے کا باب

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا [الطلاق: ۳] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یقیناً اللہ نے ہر چیز کا اندازہ مقرر فرمایا ہے۔ وَقَالَ وَخَلَقَ كُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِیْرًا [الفرقان: ۲] اور فرمایا: اس نے ہر چیز کو پیدا فرمایا اور اس کا ایک اندازہ مقرر کیا۔ وهیاه لما یصلح له ، فجرت المقادیر علی ما خلق

(434)۔عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ اِنَّ خَلْقَ اَحَدِكُمْ یُجْمَعُ فِی بَطْنِ اُمِّهٖ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا نُطْفَةً ، ثُمَّ یَكُوْنُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ، ثُمَّ یَكُوْنُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ یَبْعَثُ اللّٰهُ اِلَیْهِ مَلَكًا بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ ، فَیَكْتُبُ عَمَلَهٗ وَاَجَلَهٗ وَرِزْقَهٗ وَشَقِیٌّ اَوْ سَعِیْدٌ ، ثُمَّ یُنْفَخُ فِیْهِ الرُّوْحُ ، فَوَالَّذِیْ لَا اِلٰهَ غَیْرُهٗ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰی مَا یَكُوْنُ بَیْنَهٗ وَبَیْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ ، فَیَسْبِقُ عَلَیْهِ الْكِتَابُ فَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَیَدْخُلُهَا ، وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰی مَا یَكُوْنُ بَیْنَهٗ وَبَیْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ ، فَیَسْبِقُ عَلَیْهِ الْكِتَابُ فَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَیَدْخُلُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ [مسلم حدیث رقم: ۶۷۲۳ ، بخاری حدیث رقم: ۳۲۰۸ ، ابو

داؤد حديث رقم:٤٧٠٨ ، ترمذى حديث رقم:٢١٣٧ ، ابن ماجة حديث رقم:٧٦]۔

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے بتایا اور آپ سچ بولنے والے اور سچائی [سے] تصدیق شدہ ہیں کہ تم میں سے ہر آدمی اس طرح پیدا ہوتا ہے کہ وہ اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک نطفے [کی شکل] میں رہتا ہے۔ پھر اتنا ہی عرصہ جما ہوا خون بنا رہتا ہے۔ پھر اتنا ہی عرصہ لوتھڑا بنا رہتا ہے۔ پھر اللہ اسکی طرف فرشتے [کو چار] کلمات دے کر بھیجتا ہے۔ وہ اس کے عمل، عمر، رزق اور بدبخت یا خوش بخت ہونا لکھ دیتا ہے۔ پھر اس میں روح [پھونک دی] جاتی ہے۔ اسکی قسم ہے جسکے سواء کوئی معبود نہیں، تم میں سے ایک شخص جنتیوں والے کام کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اسکے اور [جنت] کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے پھر تقدیر اس پر غالب آتی ہے اور وہ جہنمیوں والے کام کرتا ہے اور اس [میں] داخل ہو جاتا ہے۔ اور تم میں سے کوئی شخص جہنمیوں والے کام کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اسکے اور جہنم کے درمیان ایک [ہاتھ کا] فاصلہ رہ جاتا ہے۔ پھر تقدیر اس پر غالب آتی ہے اور وہ جنتیوں والے کام کرتا ہے اور اس میں داخل ہو جاتا ہے۔

(435)۔وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ ، وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِى [مسلم حديث رقم:٣٠٦ ، بخارى حديث رقم:٦٤٩٣]۔

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک بندہ (بعض اوقات) جہنمیوں والے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ جنتیوں میں سے ہوتا ہے اور کبھی بندہ جنتیوں والے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ جہنمیوں میں سے ہوتا ہے۔ اور اعمال کا دارومدار خاتموں پر ہے۔

(436)۔وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهٗ مِنَ الْجَنَّةِ ، قَالُوا يَارَسُولَ اللّٰهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ قَالَ اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ ، اَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ ، ثُمَّ قَرَاَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى الآية رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِى [مسلم حديث رقم:٦٧٣١ ، بخارى حديث رقم:٤٩٤٩ ، ابو داؤد حديث رقم:٤٦٩٤ ، ترمذى حديث رقم:٢١٣٦ ، ابن ماجة حديث رقم:٧٨]۔

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایسا شخص نہیں جس [کا ٹھکانہ] آگ میں نہ لکھ دیا گیا ہو یا جنت میں نہ لکھ دیا گیا ہو۔ عرض کرنے لگے یارسول اللہ ﷺ کیا ہم اپنی تقدیر کے لکھے پر بھروسہ کر کے نہ بیٹھ جائیں اور عمل چھوڑ دیں؟ فرمایا: عمل کرتے رہو۔ ہر شخص کے لیے آسان کر دیا گیا ہے جس مقصد کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ جو اہل سعادت میں سے ہوتا ہے اس کے لیے سعادت کے اعمال آسان ہوتے ہیں اور جو اہل شقاوت میں سے ہوتا ہے اس کے لیے شقاوت کے اعمال آسان ہوتے ہیں۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ''جس نے عطا کیا اور اللہ سے ڈرا اور بھلائی کی تصدیق کی'' الآیۃ۔

(437)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ قُلُوبَ بَنِىْ اٰدَمَ كُلَّهَا بَيْنَ اُصْبُعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ كَقَلْبٍ وَاحِدٍ ، يُصَرِّفُهٗ كَيْفَ يَشَاءُ ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوبِ صَرِّفْ قُلُوبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٦٧٥٠ ، مسند احمد حديث رقم:٦٥٧٧]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک بنی آدم کے تمام قلوب رحمٰن کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں جیسے ایک ہی قلب ہوتا ہے۔ جیسے چاہتا ہے پھیر دیتا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ دلوں کو پھیرنے والے ہمارے دلوں کو اپنی فرماں برداری کی طرف پھیر دے۔

(438)۔وَعَنْ اَبِىْ خُزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ رضی اللہ عنہ قَالَ قُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ رُقًى نَسْتَرْقِيْهَا وَدَوَاءً نَتَدَاوٰى بِهٖ وَتُقَاةً نَتَّقِيْهَا ، هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ شَيْئًا؟ قَالَ هِىَ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِى وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذى حديث رقم:٢٠٦٥ ، ابن ماجة حديث رقم:٣٤٣٧ ، مسند احمد حديث رقم:١٥٤٧٩]۔ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت ابو خزامہ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں ان دم کے بارے میں جو ہم پڑھ کر پھونکتے ہیں اور دوا جس سے ہم علاج کرتے ہیں اور تدبیر جس کے ذریعے ہم بچاؤ کرتے ہیں، کیا یہ چیزیں اللہ کی تقدیر میں سے کسی چیز کو ٹال سکتی ہیں؟ فرمایا یہ تدبیریں بھی تقدیر میں شامل ہیں۔

(439)۔وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ لِىَ النَّبِىُّ ﷺ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا اَنْتَ لَاقٍ رَوَاهُ الْبُخَارِى [بخارى حديث رقم:٥٠٧٦ ، نسائى حديث رقم:٣٢١٥]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: جو کچھ تم نے کرنا ہے، قلم
لکھ کر خشک ہو چکا ہے۔

(440)۔وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِي الْقَدَرِ فَغَضِبَ حَتَّىٰ احْمَرَّ وَجْهُهُ حَتَّىٰ كَأَنَّمَا فُقِئَ فِي وَجْنَتَيْهِ حَبُّ الرُّمَّانِ ، فَقَالَ أَبِهٰذَا أُمِرْتُمْ أَمْ بِهٰذَا أُرْسِلْتُ إِلَيْكُمْ؟ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حِيْنَ تَنَازَعُوا فِي هٰذَا الْأَمْرِ، عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ أَنْ لَاتَنَازَعُوا فِيْهِ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حدیث رقم:۲۱۳۳]۔ اَلْحَدِيْثُ غَرِيْبٌ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہماری طرف نکلے اور ہم تقدیر پر بحث کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے سخت جلال فرمایا حتیٰ کہ آپ ﷺ کا چہرہ اقدس سرخ ہو گیا حتیٰ کہ ایسا لگتا تھا کہ آپ ﷺ کے رخساروں پر انار کے دانے نچوڑ دیے گئے ہوں۔ اور فرمایا: کیا تمہیں اسی بات کا حکم دیا گیا؟ یا میں اسی بات کے لیے تمہاری طرف بھیجا گیا ہوں؟ تم سے پہلے لوگ اسی بات میں تنازع کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔ میں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ اس میں کبھی بحث نہ کرنا۔

بَابُ الْوَسْوَسَةِ

وسوسے کا باب

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالىٰ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا [البقرة:۲۸۶] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ کسی جان پر اس کی وسعت سے بڑھ کر ذمہ داری نہیں ڈالتا۔

(441)۔وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي مَا وَسْوَسَتْ بِهِ صَدْرُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ بِهِ أَوْ تَتَكَلَّمْ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم:۳۳۱، ۳۳۲، بخاری حدیث رقم:۲۵۲۸، ابو داؤد حدیث رقم:۲۲۰۹، نسائی حدیث رقم:۳۴۳۳، ۳۴۳۴، ۳۴۳۵، ابن ماجة حدیث رقم:۲۰۴۰]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے میری امت کے دل سے وسوسوں سے درگزر فرمایا ہے جب تک وہ اس پر عمل نہ کریں یا زبان نہ کھولیں۔

(442)۔وَعَنْهُ ﷺ قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلُوْهُ إِنَّا نَجِدُ

فِي أَنْفُسِنَا مَا يَتَعَاظَمُ أَحَدُنَا أَنْ يَتَكَلَّمَ بِهِ ، قَالَ أَوَقَدْ وَجَدْ تُمُوْهُ ؟ قَالُوا نَعَمْ ، قَالَ ذَاكَ صَرِيْحُ الْإِيْمَانِ رَوَاهُ مُسْلِم وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ تِلْكَ مَحْضُ الْإِيْمَانِ [مسلم حدیث رقم:۳۴۰، ۳۴۲]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے کچھ لوگ نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ اور آپ ﷺ سے سوال پوچھا کہ ہم اپنے دل میں ایسی ایسی باتیں پاتے ہیں کہ ان کے بارے میں بولنا ہمیں بہت بڑی بات لگتی ہے۔ فرمایا کیا تم لوگوں نے ایسا محسوس کیا ہے؟ کہنے لگے جی ہاں۔ فرمایا یہ صریح ایمان ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ فرمایا یہ خالص ایمان ہے۔

(443)۔وَعَنْ أَنَسٍ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ كَانَ مَعَ إِحْدَىٰ نِسَائِهِ ، فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ فَدَعَاهُ ، فَجَاءَ ، فَقَالَ : يَا فُلَانُ هٰذِهٖ زَوْجَتِيْ فُلَانَةُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ كُنْتُ أَظُنُّ بِهِ ، فَلَمْ أَكُنْ أَظُنُّ بِكَ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ الشَّيْطٰنَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۵۶۷۸، ابو داؤد حدیث رقم:۴۹۱۷]۔ كانت هي ام المؤمنين صفية رضي الله عنها

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنی ازواج مطہرات میں سے ایک کے ساتھ تھے، ایک آدمی آپ کے پاس سے گزرا، آپ نے اسے بلایا، وہ آ گیا، آپ نے فرمایا اے فلاں یہ میری بیوی فلاں ہے، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں کسی دوسرے کے بارے میں شک کر سکتا ہوں، لیکن آپ کے بارے میں ایسا گمان نہیں کر سکتا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک شیطان انسان کے اندر خون کی طرح گردش کرتا ہے۔

بَابُ مُتَعَلِّقَاتِ الْإِيْمَانِ

ایمان کے متعلقات کا باب

اَلْإِيْمَانُ وَالْإِسْلَامُ وَاحِدٌ

ایمان اور اسلام ایک ہی چیز ہیں

(444)۔عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ذَاقَ طَعْمَ الْإِيْمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۱۵۱، ترمذی حدیث رقم:۲۶۲۳، مسند احمد حدیث رقم:۱۷۸۳]۔

ترجمہ: حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا جو اللہ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور محمد کے رسول ہونے پر راضی ہوا۔

(445)۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَ صَوْمِ رَمَضَانَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ١١٤، بخاري حديث رقم: ٨، ترمذي حديث رقم: ٢٦٠٩]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ یہ گواہی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

(446)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَتَدْرُوْنَ مَا الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ؟ قَالُوا، اَللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، قَالَ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَصِيَامُ رَمَضَانَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ١١٦، بخاري حديث رقم: ٥٣، ابو داؤد حديث رقم: ٤٦٧٧، ترمذي حديث رقم: ٢٦١١]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اللہ واحد پر ایمان کیا چیز ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: اس بات کی گواہی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

لَا يَخْرُجُ الْمُؤْمِنُ عَنِ الْاِيْمَانِ بِالْكَبِيْرَةِ

مومن گناہِ کبیرہ کرنے سے ایمان سے خارج نہیں ہوتا

(447)۔عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم: ١٤٢، ترمذي حديث رقم: ٢٦٣٨]۔

ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامت ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے لا الہ الا

اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دی، اللہ نے اس پر آگ حرام کردی۔

(448)۔وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ ﷺ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ اَبْيَضُ وَهُوَ نَائِمٌ ثُمَّ اَتَيْتُهٗ وَقَدِ اسْتَيْقَظَ، فَقَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ مَاتَ عَلٰى ذٰلِكَ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ، قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ؟ قَالَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ، قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ؟ قَالَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ، قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ؟ قَالَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ عَلٰى رَغْمِ اَنْفِ اَبِيْ ذَرٍّ، وَكَانَ اَبُوْ ذَرٍّ اِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا يَقُوْلُ وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِيْ ذَرٍّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ١٧٣، بخاري حديث رقم: ٥٨٢٧]۔

ترجمہ: حضرت ابوذر ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ کے اوپر سفید کپڑا تھا اور آپ سو رہے تھے، پھر میں حاضر ہوا تو آپ جاگ چکے تھے۔ فرمایا: کوئی بندہ ایسا نہیں جس نے لا الہ الا اللہ کہا پھر اسی پر مر گیا ہو اور وہ جنت میں نہ گیا ہو۔ میں نے عرض کیا خواہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو؟ فرمایا: خواہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو۔ میں نے عرض کیا خواہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو؟ فرمایا: خواہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو۔ میں نے عرض کیا خواہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو؟ فرمایا: خواہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو، ابوذر کی ناک رگڑ کر۔ حضرت ابوذر ﷺ جب یہ حدیث بیان کرتے تو فرماتے تھے: خواہ ابوذر کی ناک رگڑ جائے۔

(449)۔وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذْهَبْ فَنَادِ فِي النَّاسِ اَنَّهٗ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم: ٣٠٩، ترمذي حديث رقم: ١٥٧٤]۔

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جاؤ لوگوں میں اعلان کردو کہ جنت میں مومنوں کے سوا کوئی نہیں جائے گا۔

(450)۔وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلٰثٌ مِنْ اَصْلِ الْاِيْمَانِ، اَلْكَفُّ عَمَّنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، لَا تُكَفِّرْهُ بِذَنْبٍ، وَلَا تُخْرِجْهُ مِنَ الْاِسْلَامِ بِعَمَلٍ، وَالْجِهَادُ مَاضٍ مُنْذُ بَعَثَنِيَ اللّٰهُ اِلٰى اَنْ يُقَاتِلَ آخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الدَّجَّالَ لَا يُبْطِلُهٗ جَوْرُ جَائِرٍ وَلَا عَدْلُ عَادِلٍ، وَالْاِيْمَانُ بِالْاَقْدَارِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ [ابو داود حديث رقم: ٢٥٣٢]۔ اسناده ضعيف، فيه مجهول وان كان معناه صحيحاً

ترجمہ: حضرت انس ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں ایمان کی جڑ ہیں۔ جس نے لا

الہ الا اللہ کہا اس کے بارے میں زبان کو روکنا، گناہ کی وجہ سے اسے کافر مت کہنا اور عمل کی وجہ سے اسے اسلام سے خارج نہ کر دینا، اور جہاد جاری ہے جب سے مجھے اللہ نے مبعوث کیا ہے حتیٰ کہ اس امت کے آخری لوگ دجال کے خلاف جنگ کریں گے۔ اسے کسی ظالم کا ظلم اور عادل کا عدل باطل نہیں کر سکے گا اور تقدیروں پر ایمان لانا۔

(451)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَلْجِهَادُ وَاجِبٌ عَلَيْكُمْ مَعَ كُلِّ أَمِيرٍ بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَإِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ وَالصَّلٰوةُ وَاجِبَةٌ عَلَيْكُمْ خَلْفَ كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَإِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ وَالصَّلٰوةُ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَإِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [ابو داؤد حدیث رقم:٢٥٣٣]۔ اسناده صحيح منقطع، مكحول لم يسمع من ابی هريرة

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم پر جہاد ہر امیر کے ہمراہ واجب ہے خواہ وہ نیک ہو یا بد اور خواہ وہ گناہِ کبیرہ کرے، اور تم پر ہر مسلمان کے پیچھے نماز واجب ہے خواہ نیک ہو یا بد اور خواہ گناہِ کبیرہ کرے، اور نماز ہر مسلمان پر فرض ہے خواہ نیک ہو یا بد اور خواہ گناہِ کبیرہ کرے۔

اِسْتِحْلَالُ الْمَعْصِيَةِ كُفْرٌ

گناہ کو حلال سمجھنا کفر ہے

(452)۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَيْحَكُمْ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم:٢٢٥، ٣٩٢٤]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: خبردار! میرے بعد کافر ہو کر نہ پھر جانا، کہ تم ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔

اِطْلَاقُ اِسْمِ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ مَجَازًا عَلٰى عَلَامَةِ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ

شرک اور کفر کا نام مجازاً شرک اور کفر کی علامت پر بولنا

قَالَ اللهُ تَعَالٰى وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ [البقرة: ١٥٢] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرا شکر کرو اور میرا کفر نہ کرو۔

(453)۔ عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم:٢٤٧، نسائی حديث رقم:٤٦٤، ابن ماجة حديث رقم:١٠٧٨]۔

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: آدمی اور شرک و کفر کے درمیان نماز کا ترک کرنا حدِ فاصل ہے۔

اَلْإِيْمَانُ لَا يَزِيْدُ وَلَا يَنْقُصُ مِنْ جِهَةِ الْمُؤْمَنِ بِهٖ لٰكِنْ بِاعْتِبَارِ الْقُوَّةِ وَالضُّعْفِ فِي مَرَاتِبِ الْإِيْمَانِ

ایمان مومن بہ کے لحاظ سے بڑھتا گھٹتا نہیں ہے لیکن ایمان کے مراتب میں قوت اور ضعف ہو سکتا ہے۔

قَالَ اللهُ تَعَالٰى أُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا [الانفال: ٧٤] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہی لوگ صحیح معنی میں مومن ہیں۔ وَقَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ [البقرة: ٢٦٠] اور فرمایا: کیا تم ایمان نہیں رکھتے۔ عرض کیا کیوں نہیں لیکن اپنے دل کا اطمینان چاہتا ہوں۔ وَأَمَّا قَوْلُهٗ تَعَالٰى زَادَتْهُمْ إِيْمَانًا [الانفال: ٢] فَمَعْنَاهُ إِيْقَانًا أَوِ الْمُرَادُ بِهٖ زِيَادَةُ الْإِيْمَانِ بِزِيَادَةِ نُزُوْلِ الْمُؤْمَنِ بِهٖ وہ جو ارشادِ الٰہی ہے کہ قرآن کی آیات ان کے ایمان کو زیادہ کرتی ہیں۔ تو اس آیت میں ایمان سے مراد ایقان ہے یا پھر مراد یہ ہے کہ مومن بہ کا نزول مزید ہوا تو اس نئی چیز پر بھی ایمان لانا پڑا۔

(454)۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ رَاٰى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ، فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ، فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ، وَذٰلِكَ أَضْعَفُ الْإِيْمَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم:١٧٧، ابو داؤد حديث رقم:١١٤٠، ترمذی حديث رقم:٢١٧٢، ابن ماجة حديث رقم:٤٠١٣]۔

ترجمہ: حضرت ابو سعید ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے جو شخص برائی دیکھے تو اسے اپنے ہاتھوں سے روکے، پھر اگر اس کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنی زبان سے روکے، پھر اگر اس کی بھی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنے دل میں برا جانے یہ کمزور ترین ایمان ہے۔

اَلطَّاعَةُ وَالْعِبَادَةُ ثَمَرَةُ الْاِيْمَانِ وَعَلَامَتُهُ

فرماں برداری اور عبادت ایمان کا ثمرہ اور اس کی علامت ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ [البقرة:۲۳۲] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہی نصیحت کیا جاتا ہے جو تم میں اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے۔

(455)۔عَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُحِبَّ لِجَارِهٖ اَوْ قَالَ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حدیث رقم:۱۷۱، بخاری حدیث رقم:۱۳، نسائی حدیث رقم:۵۰۳۹، سنن الدارمی حدیث رقم:۲۷٤۲]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک اپنے پڑوسی یا شاید فرمایا بھائی کے لیے بھی وہی چیز پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

(456)۔وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِيْ جَارَهٗ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَسْكُتْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حدیث رقم:۱۷٤، بخاری حدیث رقم:٦٠١٨، ابن ماجة حدیث رقم:۳۹۷۱]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو اذیت نہ دے اور جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کا احترام کرے اور جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے تو اچھی بات کرے ورنہ چپ رہے۔

كِتَابُ الْاِعْتِصَامِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ

کتاب وسنت پر جمے رہنے کی کتاب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ [النساء:۵۹] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو۔

(457)۔عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ مُرْسَلًا، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَرَكْتُ فِيْكُمْ اَمْرَيْنِ، لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا، كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهٖ رَوَاهُ مَالِكٌ وَرَوَى الْحَاكِمُ نَحْوَهٗ فِي الْمُسْتَدْرَكِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ [موطا مالك كتاب القدر باب النهى عن القول بالقدر حديث رقم:۳ صفحة ٥٦٤، مستدرك حاكم حديث رقم:۳۲۱، ۳۲۲]۔

ترجمہ: امام مالک بن انس نے مرسلاً روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تم میں دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں۔ جب تک ان سے چمٹے رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ اللہ کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت۔

(458)۔وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ ﷺ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فِيْنَا خَطِيْبًا بِمَاءٍ يُدْعٰى خُمًّا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَوَعَظَ وَذَكَّرَ، ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اَلَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ، يُوْشِكُ اَنْ يَاْتِيَنِيْ رَسُوْلُ رَبِّيْ فَاُجِيْبُ، وَاَنَا تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ اَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ، فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوْا بِهٖ، فَحَثَّ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَرَغَّبَ فِيْهِ، ثُمَّ قَالَ وَاَهْلُ بَيْتِيْ، اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم:٦٢٢٥، سنن الدارمی حديث رقم:۳۳۱۷]۔ و سياتى حديث عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ (المستند: ٤٦٥)، و حديث اِقْتَدُوْا بِالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ وَاَشَارَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ (المستند: ٤٨٠)۔

ترجمہ: حضرت زید بن ارقم ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمیں مکہ اور مدینہ کے درمیان خم نامی جھیل کے کنارے خطاب فرمانے کے لیے کھڑے ہوگئے۔ آپ ﷺ نے وعظ فرمایا اور نصیحت فرمائی۔ پھر فرمایا: خبردار اے

لوگو! میں انسان ہوں، قریب ہے کہ اللہ کا فرشتہ میرے پاس آئے اور میں ہاں کر دوں۔ اور میں تمہارے درمیان دو بھاری چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ ان میں سے پہلی اللہ کی کتاب ہے جس میں ہدایت ہے اور نور ہے، بس اللہ کی کتاب کو پکڑو اس سے چمٹے رہو۔ آپ نے اللہ کی کتاب کی طرف لوگوں کو مائل فرمایا اور ترغیب دلائی۔ پھر فرمایا اور میرے اہلِ بیت۔ میں تمہیں اپنے اہلِ بیت کے بارے میں اللہ کا خوف دلاتا ہوں۔ حدیث آگے آرہی ہے کہ:

میری سنت اور میرے خلفائے راشدین کی سنت کو لازم پکڑنا، اور یہ حدیث کہ میرے بعد آنے والے دونوں کی پیروی کرنا اور ابوبکر اور عمر کی طرف اشارہ فرمایا۔

(459)۔ وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِي حَجَّتِهٖ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلٰى نَاقَتِهِ الْقَصْوَآءِ يَخْطُبُ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ ، اَيُّهَا النَّاسُ ، اِنِّيْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا اِنْ اَخَذْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا ، كِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِيْ اَهْلَ بَيْتِيْ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ [ترمذی حدیث رقم:٣٧٨٦]۔ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے حج میں عرفہ کے دن رسول اللہ ﷺ کو اونٹنی پر سوار ہو کر خطاب فرماتے ہوئے دیکھا۔ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! میں تم میں وہ کچھ چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر تم اسے پکڑے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔ اللہ کی کتاب اور میری عترت یعنی میرے اہلِ بیت۔

اَقُوْلُ هٰؤُلَاءِ سُيُوْفُنَا عَلَى الرَّوَافِضِ الَّذِيْنَ لَا يَتَمَسَّكُوْنَ بِكِتَابِ اللّٰهِ و ينكرون الخلفاء الراشدين ، وَعَلَى الْخَوَارِجِ الَّذِيْنَ لَا يُحِبُّوْنَ اَهْلَ الْبَيْتِ

مؤلف غفر اللہ لہ عرض کرتا ہے کہ یہ حدیثیں رافضیوں کے خلاف ہماری تلواریں ہیں جو اللہ کی کتاب کے ساتھ نہیں چمٹتے اور خلفائے راشدین کو نہیں مانتے اور خوارج کے خلاف بھی جو اہلِ بیت اطہار سے محبت نہیں رکھتے۔

حُجِّيَّتُ السُّنَّةِ

سنت کی حجیت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا [الحشر:٧] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو تمہیں رسول دے اسے لے لو اور جس چیز سے منع کرے اس سے باز رہو۔ وَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ [الاحزاب:٢١] اور فرماتا ہے: تمہارے لیے اللہ کے رسول میں بہترین عملی نمونہ ہے۔

وَقَالَ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ [آل عمران:٣١] اور فرماتا ہے: اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا۔ وَقَالَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا [النساء:٦٥] اور فرمایا: نہیں تیرے رب کی قسم یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک اپنے ہر جھگڑے میں تجھے فیصلہ کن تسلیم نہ کریں پھر جو تم فیصلہ دو اس کے بارے میں اپنے دلوں میں معمولی حرج بھی محسوس نہ کریں اور صحیح صحیح تسلیم نہ کر لیں۔ وَقَالَ وَاَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ [النحل:٤٤] اور فرمایا: ہم نے آپ پر قرآن اس لیے اتارا ہے کہ آپ لوگوں پر واضح کریں جو کچھ ان کی طرف نازل کیا گیا ہے۔ وَقَالَ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ [القیامۃ:١٩] اور فرمایا: پھر قرآن کے مفہوم کی وضاحت ہمارے ذمے ہے۔

(460)۔ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَا اِنِّيْ اُوْتِيْتُ الْقُرْاٰنَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ ، اَلَا يُوْشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانُ عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ يَقُوْلُ ، عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ فَمَا وَجَدْتُّمْ فِيْهِ مِنْ حَلَالٍ فَاَحِلُّوْهُ وَمَا وَجَدْتُّمْ فِيْهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوْهُ وَاِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم:٢٦٦٤، ابو داؤد حدیث رقم:٤٦٠٤، ابن ماجۃ حدیث رقم:١٢، سنن الدارمی حدیث رقم:٥٩٠، مسند احمد حدیث رقم:١٧١٩٩]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت مقداد بن معدیکرب ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار! مجھے قرآن دیا گیا ہے اور ایک چیز اس کے ساتھ دی گئی ہے۔ خبردار وہ وقت دور نہیں جب ایک رجا ہوا آدمی اپنی مسند چودھراہٹ پر بیٹھا کہے گا، لوگو قرآن کو کافی سمجھو۔ اس میں جس چیز کو حلال پاؤ اسے حلال سمجھو اور جس چیز کو حرام پاؤ اسے حرام سمجھو۔ حالانکہ جو کچھ اللہ کے رسول نے حرام قرار دیا ہے وہ اسی طرح ہے جسے اللہ نے حرام قرار دیا ہو۔

(461)۔ وَعَنْ حَسَّانَ ﷺ قَالَ كَانَ جِبْرِيْلُ يَنْزِلُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِالسُّنَّةِ كَمَا يَنْزِلُ عَلَيْهِ بِالْقُرْاٰنِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [سنن الدارمی حدیث رقم:٥٩٢]۔

ترجمہ: حضرت حسان ﷺ فرماتے ہیں کہ حضرت جبریل نبی کریم ﷺ کے پاس سنت لے کر نازل ہوتے تھے جس طرح آپ پر قرآن لے کر نازل ہوتے تھے۔

(462)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ اَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ اَسْمَعُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اُرِيْدُ حِفْظَهُ، فَنَهَتْنِي قُرَيْشٌ، وَقَالُوْا تَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَشَرٌ يَتَكَلَّمُ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَاءِ، فَاَمْسَكْتُ عَنِ الْكِتَابِ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَوْمَا بِاِصْبَعِهٖ اِلٰى فِيْهِ، وَ قَالَ اُكْتُبْ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ مَا خَرَجَ مِنْهُ اِلَّا حَقٌّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِي [ابو داؤد حدیث رقم:٣٦٤٦، دارمی حدیث رقم:٤٨٨]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ سے ہر چیز سن کر لکھ لیتا تھا۔ میرا ارادہ زبانی یاد کرنے کا ہوتا تھا۔ قریش کے کچھ بزرگوں نے مجھے منع فرمایا۔ کہنے لگے تم جو کچھ رسول اللہ ﷺ سے سنتے ہو سب لکھ لیتے ہو حالانکہ رسول اللہ ﷺ بشر ہیں، آپ ناراضگی اور رضا کی حالت میں گفتگو فرماتے ہیں۔ میں لکھنے سے رک گیا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا۔ تو آپ ﷺ نے اپنی انگلی سے دہن مبارک کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: لکھا کر، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اس میں سے حق کے سواء کچھ نہیں نکلا۔

(463)۔وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ؓ قَالَ جَاءَتْ مَلَائِكَةٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ نَائِمٌ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهٗ نَائِمٌ، وَ قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانٌ، فَقَالُوْا اِنَّ لِصَاحِبِكُمْ هٰذَا مَثَلًا فَاضْرِبُوْا لَهٗ مَثَلًا فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهٗ نَائِمٌ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانٌ، فَقَالُوْا مَثَلُهٗ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى دَارًا وَجَعَلَ فِيْهَا مَاْدُبَةً، وَبَعَثَ دَاعِيًا، فَمَنْ اَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَاَكَلَ مِنَ الْمَاْدُبَةِ، وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنَ الْمَاْدُبَةِ، فَقَالُوْا اَوِّلُوْهَا لَهٗ يَفْقَهْهَا، فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهٗ نَائِمٌ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانٌ، فَقَالُوْا، اَلدَّارُ الْجَنَّةُ، وَالدَّاعِي مُحَمَّدٌ ﷺ، فَمَنْ اَطَاعَ مُحَمَّدًا ﷺ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصٰى مُحَمَّدًا ﷺ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ، مُحَمَّدٌ فَرْقٌ بَيْنَ النَّاسِ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:٧٢٨١]۔

ترجمہ: حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس فرشتے آئے اور آپ نیند فرما رہے تھے۔ ان میں سے ایک نے کہا یہ سو رہے ہیں۔ اور ایک نے کہا آنکھ سو رہی اور دل جاگ رہا ہے۔ کہنے لگے تمہارے اس پیارے کی ایک خاص مثال ہے اس کی وہ مثال بیان کرو۔ ان میں سے ایک نے کہا یہ سو رہے ہیں۔ اور ایک نے کہا آنکھ سو رہی

اور دل جاگ رہا ہے۔ کہنے لگے اس کی مثال اس آدمی جیسی ہے جس نے مکان بنایا اور اس میں لنگر پکایا اور دعوت دینے والے کو بھیجا۔ جس نے دعوت دینے والے کو قبول کیا وہ گھر میں داخل ہو گیا اور لنگر میں سے کھایا اور جس نے دعوت دینے والے کو قبول نہ کیا وہ گھر میں داخل نہ ہوا اور لنگر میں سے نہ کھایا۔ کہنے لگے اس کی تعبیر بیان کرو تا کہ یہ سمجھ جائے۔ ان میں سے ایک نے کہا یہ سو رہا ہے۔ ایک نے کہا آنکھ سو رہی ہے اور دل جاگ رہا ہے۔ پھر کہنے لگے گھر سے مراد جنت ہے۔ داعی سے مراد محمد ہیں، جس نے محمد ﷺ کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے محمد ﷺ کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ محمد ﷺ لوگوں کے درمیان حق و باطل کی پہچان ہے۔

(464)۔ عَنْ نَافِعٍ ؓ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ؓ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ غَيْرَ اَنَّهٗ يَمُرُّ بِالشِّعْبِ الَّذِي اَخَذَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَيَدْخُلُ فَيَنْتَفِضُ وَيَتَوَضَّأُ وَلَا يُصَلِّي حَتّٰى يُصَلِّيَ بِجَمْعٍ رواه البخاري [البخاری حدیث رقم: ١٦٦٨، مسلم حدیث رقم: ١٦٢٣]۔

ترجمہ: حضرت نافع ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن عمر ؓ مغرب اور عشاء کی نمازوں کو مزدلفہ میں جمع کرتے تھے، تاہم جب وہ اس گھاٹی سے گزرتے جس گھاٹی میں رسول اللہ ﷺ (قضائے حاجت کے لیے) مڑ گئے تھے تو اس میں داخل ہو کر قضائے حاجت کرتے اور وضو کرتے اور وہاں نماز نہیں پڑھتے تھے حتیٰ کہ مزدلفہ میں جمع کر کر نماز پڑھتے تھے۔

(465)۔وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ ؓ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ، فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ، وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ، فَقَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَاَنَّ هٰذِهٖ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ، فَاَوْصِنَا، فَقَالَ اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا، فَاِنَّهٗ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِي فَسَيَرٰى اِخْتِلَافًا كَثِيْرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ، تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَاِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ، فَاِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِي وَابْنُ مَاجَةَ [مسند احمد حدیث رقم:١٧١٤٩، ابو داؤد حدیث رقم:٤٦٠٧، ترمذی حدیث رقم:٢٦٧٦، ابن ماجة حدیث رقم:٤٢]۔ سَنَدُهٗ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت عرباض بن ساریہ ؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ پھر اپنا چہرہ

اقدس ہماری طرف کرلیا اور ہمیں بڑا زبردست وعظ فرمایا جس سے آنکھیں آنسو بہانے لگیں اور دلوں پر لرزہ طاری ہو گیا۔ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ایسے لگتا ہے کہ یہ خطاب آخری ہے۔ آپ ہمیں وصیت فرمائیں۔ فرمایا: میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ اور سننے اور اطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں، خواہ ناک کٹا حبشی کیوں نہ (تمہارا امیر) ہو۔ تم میں سے جو میرے بعد زندہ رہا وہ جلد ہی بہت زیادہ اختلافات دیکھے گا۔ تم پر لازم ہے کہ میری سنت اور میرے ہدایت یافتہ خلفاءِ راشدین کی سنت پر عمل کرو۔ اس کے ساتھ چمٹے رہو اور اسے مضبوطی سے پکڑے رکھو۔ نئے نئے کاموں سے بچ کے رہنا۔ ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

(466)۔ وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ﷺ إِلَى عُمَّالِهِ بِتَعَلُّمِ السُّنَّةِ وَالْفَرَائِضِ وَاللَّحْنِ أَيِ اللُّغَةِ، وَقَالَ إِنَّ نَاسًا يُجَادِلُونَكُمْ يَعْنِي بِالْقُرْآنِ فَخُذُوهُمْ بِالسُّنَنِ، فَإِنَّ أَصْحَابَ السُّنَنِ أَعْلَمُ بِكِتَابِ اللَّهِ رَوَاهُ عِيَاضٌ فِي الشِّفَاءِ [الشفاء ۲/۱۱]۔ قَوْلٌ جَيِّدٌ فِي حُجِّيَّةِ الْحَدِيثِ

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب ﷺ نے اپنے گورنروں کو خط لکھا کہ سنتیں، فرائض اور لہجہ یعنی زبان سیکھیں اور فرمایا کہ لوگ تم سے قرآن پڑھ کر جھگڑا کرتے ہیں تم انہیں سنت دکھا کر پکڑا کرو۔ بے شک سنتوں کے ماہر کتاب اللہ کو بہتر جانتے ہیں۔

(467)۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷺ قَالَ: أَمَرَنِي النَّبِيُّ ﷺ أَنْ آتِيَهُ بِطَبَقٍ يَكْتُبُ فِيهِ مَا لَا تَضِلُّ أُمَّتُهُ مِنْ بَعْدِهِ قَالَ: فَخَشِيتُ أَنْ تَفُوتَنِي نَفْسُهُ قَالَ: قُلْتُ إِنِّي أَحْفَظُ وَأَعِي قَالَ: أُوصِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ [مسند احمد حدیث: ۶۹۶]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ﷺ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ کاغذ لے کر آؤ تاکہ میں کچھ باتیں لکھ دوں جن کے بعد میری امت گمراہ نہ ہو، مجھے اندیشہ ہوا کہ میں کاغذ ڈھونڈتا رہوں اور حضور کریم ﷺ کا وصال نہ ہو جائے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں یاد کرلوں گا آپ زبانی ارشاد فرما دیں، فرمایا: میں تمہیں نماز اور زکوٰۃ اور غلاموں سے اچھا سلوک کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔

(468)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اكْتُبْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ اكْتُبُوا لِأَبِي فُلَانٍ رواه البخاري [البخاري حديث رقم: ۱۱۲]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے شریعت کے متعدد احکام ارشاد فرمائے، اتنے میں یمن سے ایک آدمی آ گیا، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ سب باتیں مجھے لکھ کر دے دیں، آپ نے حکم دیا: اس آدمی کو لکھ کر دے دو۔

(469)۔ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﷺ فِي الْآيَةِ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ هُمْ أَهْلُ السُّنَّةِ رَوَاهُ الْبَغَوِيُّ وَابْنُ كَثِيرٍ [معالم التنزيل للبغوی ۱/۳۳۹، تفسیر ابن کثیر ۱/۵۳۶]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آیت يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ کے بارے میں فرمایا کہ قیامت کے دن جن کے چہرے نورانی ہوں گے ان سے مراد اہل سنت ہیں۔

اَلْحُكْمُ بِالْكِتَابِ ثُمَّ بِالسُّنَّةِ ثُمَّ بِمَا قَضٰى بِهِ الصَّالِحُوْنَ ثُمَّ بِالْاِجْتِهَادِ

فیصلہ قرآن سے ہوگا پھر سنت سے پھر صالحین کے فیصلوں سے پھر اجتہاد سے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ [المائدة:۴۴] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور جو لوگ اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے وہی لوگ کافر ہیں۔ وَقَالَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ [النساء:۶۵] اور فرمایا: تیرے رب کی قسم یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک آپ کو اپنے ہر جھگڑے میں فیصلہ کن تسلیم نہ کرلیں۔ وَقَالَ وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا [النساء:۱۱۵] اور فرماتا ہے: جو اپنے پر ہدایت واضح ہو جانے کے بعد رسول کی نافرمانی کرے گا اور مومنین کی راہ کے علاوہ کسی کی پیروی کرے گا ہم اُسے ادھر ہی پھیر دیں گے جدھر وہ پھرے گا اور اسے جہنم میں واصل کریں گے اور وہ برا ٹھکانہ ہے۔ وَقَالَ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ [ال عمران:۱۱۰] اور فرمایا: تم بہترین امت ہو۔ وَقَالَ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ [النساء:۸۳] اور فرمایا: کاش یہ لوگ معاملے کو اللہ اور رسول اور اپنے میں سے اہل حل وعقد کی طرف لوٹاتے تو ان میں سے استنباط کے ماہر اس مسئلے کا حل نکال لیتے۔ وَقَالَ فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ [النحل:۴۳] اور فرمایا: اگر تم خود نہیں جانتے تو اہل علم سے پوچھ لو۔

وَقَالَ وَاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ [لقمٰن:۱۵] اور فرمایا: میری طرف رجوع کرنے والوں کے راستے پر چل۔ وَ قَالَ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ الآيه [التوبة:۱۲۲] اور فرمایا: ایسا کیوں نہ ہوا کہ ان میں سے ہر طبقے میں ایک گروہ نکل پڑتا۔

(470)۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ﷛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا بَعَثَهُ اِلَى الْيَمَنِ ، قَالَ كَيْفَ تَقْضِي اِذَا عَرَضَ لَكَ قَضَاءٌ؟ قَالَ اَقْضِي بِكِتَابِ اللّٰهِ ، قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ ؟ قَالَ فَبِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فِي سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ، قَالَ اَجْتَهِدُ رَأْيِي وَلَا آلُو قَالَ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى صَدْرِهِ وَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لِمَا يُرْضِي رَسُوْلَ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمَذِي وَاَبُوْدَاوٗد وَالدَّارِمِي [ترمذی حدیث رقم:۱۳۲۷، ابو داؤد حدیث رقم:۳۵۹۲، سنن الدارمی حدیث رقم:۱۷۰]۔ الحدیث حسن و اسناده لیس بمتصل والارسال لا یضرنا

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل ﷛ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں یمن بھیجا تو فرمایا: جب تمہارے سامنے کوئی مقدمہ آئے گا تو کس طرح فیصلہ کرو گے؟ انہوں نے عرض کیا اللہ کی کتاب سے۔ فرمایا: اگر اللہ کی کتاب میں نہ پاؤ گے تو پھر؟ عرض کیا رسول اللہ ﷺ کی سنت سے۔ فرمایا: اگر رسول اللہ کی سنت میں بھی نہ پاؤ تو پھر؟ عرض کیا پھر اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اور کوئی کسر نہیں چھوڑوں گا۔

راوی فرماتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کے سینے پر ہاتھ مارا۔ اور فرمایا اللہ کا شکر ہے جس نے اللہ کے رسول کے نمائندے کو ایسی بات کی توفیق بخشی جو رسول کو پسند ہے۔

(471)۔ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي يَزِيْدَ ﷛ قَالَ : كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِذَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ فَكَانَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ بِهِ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَ كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْهِ شَيْءٌ قَالَ بِهِ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْهِ شَيْءٌ قَالَ بِمَا قَالَ بِهِ اَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لِاَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ فِيْهِ شَيْءٌ قَالَ بِرَأْيِهِ رواه الحاكم [المستدرك للحاكم حديث رقم: ۴۴۶]۔ صحيح وافقه الذهبي

ترجمہ: حضرت عبید اللہ بن ابی یزید ﷛ فرماتے ہیں کہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے جب کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تو اگر وہ اللہ کی کتاب میں ہوتا تو آپ کتاب اللہ سے اس کا جواب دیتے اور اگر کتاب اللہ میں موجود نہ ہوتا اور رسول اللہ ﷺ کی سنت میں موجود ہوتا تو آپ اسی سے اس کا جواب دیتے اور اگر رسول اللہ ﷺ سے اس کا جواب منقول

نہ ہوتا تو آپ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے قول سے جواب دیتے۔ اگر حضرت ابو بکر و عمر کی طرف سے اس مسئلے کے بارے میں کوئی قول نہ ہوتا تو آپ اپنے اجتہاد کی روشنی میں فیصلہ کرتے۔

(472)۔ وَعَنْ شُرَيْحٍ اَنَّهُ كَتَبَ اِلٰى عُمَرَ ﷛ يَسْأَلُهُ ، فَكَتَبَ اِلَيْهِ اَنِ اقْضِ بِمَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَبِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا فِي سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاقْضِ بِمَا قَضٰى بِهِ الصَّالِحُوْنَ ، فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا فِي سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يَقْضِ بِهِ الصَّالِحُوْنَ ، فَاِنْ شِئْتَ فَتَقَدَّمْ وَاِنْ شِئْتَ فَتَاَخَّرْ ، وَلَا اَرَى التَّاَخُّرَ اِلَّا خَيْرًا لَكَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ رَوَاهُ النَّسَائِي [نسائی حدیث رقم:۵۳۹۹]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت قاضی شریح فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عمر ﷛ کی طرف راہنمائی لینے کیلئے خط لکھا۔ انہوں نے انہیں جواباً لکھا کہ جو کچھ اللہ کی کتاب میں ہے اس سے فیصلہ کرو۔ اگر اللہ کی کتاب میں نہ ہو تو پھر رسول اللہ ﷺ کی سنت سے۔ اگر اللہ کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی سنت میں بھی نہ ہو تو پھر جو فیصلے اگلے نیک لوگوں نے دیے ہیں انکی روشنی میں فیصلہ کرو۔ اگر اللہ کی کتاب، رسول اللہ ﷺ کی سنت اور صالحین کے فیصلوں میں بھی اسکا حل نہ ہو تو پھر اگر چاہو تو آگے بڑھو (یعنی خود اجتہاد کرو) اور اگر چاہو تو پیچھے رہو۔ ویسے میرے خیال میں تمہارا پیچھے رہنا بہتر ہے۔ والسلام علیکم۔

(473)۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷛ قَالَ فَمَنْ عَرَضَ لَهُ قَضَاءٌ فَلْيَقْضِ فِيْهِ بِمَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ جَاءَهُ اَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضٰى بِهِ نَبِيُّهُ ﷺ فَاِنْ جَاءَهُ اَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا قَضٰى بِهِ نَبِيُّهُ ﷺ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضٰى بِهِ الصَّالِحُوْنَ ، فَاِنْ جَاءَهُ اَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا قَضٰى بِهِ نَبِيُّهُ ﷺ وَلَا قَضٰى بِهِ الصَّالِحُوْنَ ، فَلْيَجْتَهِدْ رَأْيَهُ ، وَلَا يَقُوْلُ اِنِّي اَخَافُ وَاِنِّي اَخَافُ ، فَاِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَالْحَرَامَ بَيِّنٌ وَبَيْنَ ذٰلِكَ اُمُوْرٌ مُّشْتَبِهَاتٌ ، فَدَعْ مَا يُرِيْبُكَ اِلٰى مَا لَا يُرِيْبُكَ ، قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، هٰذَا الْحَدِيْثُ حَدِيْثٌ جَيِّدٌ جَيِّدٌ رَوَاهُ النَّسَائِي [نسائی حدیث رقم:۵۳۹۷]۔ ابو عبد الرحمن هو الامام النسائی علیه الرحمة

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ﷛ فرماتے ہیں کہ جسکے سامنے مقدمہ پیش ہو تو وہ اس سے فیصلہ کرے جو اللہ کی کتاب میں ہے اور اگر اسکے پاس کوئی ایسا مسئلہ آ جائے جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہے تو پھر وہ اسکے مطابق فیصلہ کرے جو اسکے

نبی ﷺ نے فیصلہ کیا ہے۔ اگر اسکے پاس کوئی ایسا مسئلہ آ جائے جو اللہ کی کتاب میں بھی نہ ہو اور اسکے نبی ﷺ نے بھی اسکے بارے میں کوئی فیصلہ نہ دیا ہو تو اس کے مطابق فیصلہ کرے جو صالحین نے فیصلہ دیا ہے۔ اور اگر اس کے پاس کوئی ایسا مسئلہ آ جائے جو اللہ کی کتاب میں بھی نہ ہو اور اس کے نبی نے بھی اس کے بارے میں کوئی فیصلہ نہ دیا ہو اور صالحین نے بھی اس کے بارے میں کوئی فیصلہ نہ دیا ہو تو اب اپنی رائے سے اجتہاد کرے اور اس طرح نہ کہے کہ میں ڈرتا ہوں میں ڈرتا ہوں۔ بے شک حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور ان کے درمیان کچھ امور مشتبہ ہیں۔ پس مشکوک کو چھوڑ کر یقینی بات کو پکڑ لو۔ حضرت عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ یہ حدیث بڑی زبردست چیز ہے، زبردست چیز ہے۔

(474)۔ وَعَنْ حُمَيْدٍ قَالَ قِيْلَ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ لَوْ جَمَعْتَ النَّاسَ عَلٰى شَيْءٍ، فَقَالَ مَا يَسُرُّنِيْ أَنَّهُمْ لَمْ يَخْتَلِفُوْا، قَالَ ثُمَّ كَتَبَ إِلَى الْآفَاقِ وَ الْأَمْصَارِ لِيَقْضِيْ كُلُّ قَوْمٍ بِمَا اجْتَمَعَ عَلَيْهِ فُقَهَاؤُهُمْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [سنن الدارمي حديث رقم:٦٣٢]۔

ترجمہ: حضرت حمید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز سے عرض کیا گیا کہ کاش آپ لوگوں کو ایک ہی طریقے پر جمع کر دیتے۔ فرمایا مجھے اس بات سے کوئی خوشی نہیں ہے کہ لوگ اختلاف نہ کریں۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر انہوں نے علاقوں اور شہروں میں لکھ بھیجا کہ ہر قوم اس کے مطابق فیصلہ کرے جس پر ان کے فقہاء کا اتفاق ہے۔

لُزُومُ الْجَمَاعَةِ وَالْاِقْتِدَاءُ بِالْاَئِمَّةِ الْمُجْتَهِدِيْنَ

جماعت کو لازم پکڑنا اور ائمہ مجتہدین کی اقتدا کرنا

(475)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَجْمَعُ أُمَّتِيْ عَلٰى ضَلَالَةٍ وَيَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ وَمَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [ترمذی حدیث رقم:٢١٦٧]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ میری امت کو گمراہی پر جمع نہیں کرے گا، اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے۔ جو شاذ ہوا وہ آگ میں گرا دیا گیا۔

(476)۔ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ إِنَّ أُمَّتِيْ لَا تَجْتَمِعُ عَلٰى

ضَلَالَةٍ فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْاِخْتِلَافَ فَعَلَيْكُمْ بِالسَّوَادِ الْأَعْظَمِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم:٣٩٥٠]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوگی۔ جب تم اختلاف دیکھو تو تم پر لازم ہے کہ بڑے گروہ کے ساتھ ہو جاؤ۔

(477)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيَأْتِيَنَّ عَلٰى أُمَّتِيْ كَمَا أَتٰى عَلٰى بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتّٰى إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ أَتٰى أُمَّهُ عَلَانِيَةً لَكَانَ فِيْ أُمَّتِيْ مَنْ يَصْنَعُ ذٰلِكَ وَإِنَّ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِيْ عَلٰى ثَلَاثٍ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً، كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً، قَالُوْا مَنْ هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [ترمذی حدیث رقم:٢٦٤١]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت پر وہی وقت آئے گا جس طرح بنی اسرائیل پر آیا تھا۔ قدم بہ قدم حتی کہ اگر ان میں سے کوئی ایسا شخص تھا جو اپنی ماں کے پاس اعلانیہ گیا تھا تو میری امت میں بھی ایسا ہوگا جو اسی طرح کرے گا۔ بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے اور میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی۔ ان میں سے ہر ایک جہنمی ہوگا سوائے ایک ملت کے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہوں گے؟ فرمایا: جس طریقے پر میں ہوں اور میرے صحابہ ہیں۔

(478)۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ: مَا رَآهُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّيَالِسِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ وَرَوَاهُ مُحَمَّدٌ مَرْفُوْعًا فِيْ مُوَطَّاهُ [موطا امام محمد صفحة ١٤٤، مسند ابو داؤد الطيالسي حديث رقم:٢٤٣، ابو نعيم ٣٧٥/١، المعجم الاوسط حديث رقم:٣٦٠٢، مسند احمد حديث رقم:٣٥٩٩]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ فرماتے ہیں کہ جسے مومنین اچھا سمجھیں وہ اللہ کے ہاں بھی اچھا ہے۔ اس حدیث کو امام محمد علیہ الرحمہ نے موطا میں مرفوعا روایت فرمایا ہے۔

(479)۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ: خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَطًّا، ثُمَّ قَالَ: هٰذَا سَبِيْلُ اللّٰهِ، ثُمَّ خَطَّ خُطُوْطًا عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَ قَالَ هٰذِهٖ سُبُلٌ عَلٰى كُلِّ سَبِيْلٍ مِنْهَا شَيْطَانٌ

يَدْعُو اِلَيْهِ وَقَرَأَ اِنَّ هٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ الْآيَة رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِي وَالدَّارِمِي وَرَوَى مِثْلَهُ اِبْنُ مَاجَةَ عَنْ جَابِرٍ ؓ [مسند احمد حديث رقم: ٤٤٣٦ ، سنن الدارمی حدیث رقم: ٢٠٨ ، ابن ماجة حديث رقم: ١١]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لیے زمین پر خط کھینچا۔ پھر فرمایا: یہ اللہ کا راستہ ہے۔ پھر اسکے دائیں بائیں بہت سے خط کھینچے اور فرمایا یہ وہ راستے ہیں جن میں سے ہر ایک پر شیطان بیٹھا اس راستے کی طرف بلاتا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''یہ میرا سیدھا راستہ ہے اس کی اتباع کرو''۔

(480)۔وَعَنْ حُذَيْفَةَ ؓ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: اِنِّي لَا اَدْرِي مَا بَقَائِي فِيْكُمْ فَاقْتَدُوْا بِالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِي وَاَشَارَ اِلٰى اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَوَاهُ التِّرْمَذِي وَابْنُ اَبِي شَيْبَةَ فِي الْمُصَنَّفِ [ترمذی حديث رقم: ٣٦٦٣ ، ابن ماجة حديث رقم: ٩٧ ، مسند احمد حديث رقم: ٢٣٣٠٧ ، السنن الكبرىٰ للنسائي حديث رقم: ١١١٧٥ ، ابن ابی شيبة ٤٧٣/٧]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت حذیفہ ؓ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: میں نہیں کہہ سکتا کہ تمہارے اندر میں نے کتنا عرصہ باقی رہنا ہے۔ میرے بعد آنے والے ان دو کی پیروی کرنا اور حضرت ابوبکر و عمر کی طرف اشارہ فرمایا۔

(481)۔وَعَنْ تَمِيْمِ الدَّارِي ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ ، قُلْنَا لِمَنْ؟ قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُوْلِهِ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ١٩٦]۔

ترجمہ: حضرت تمیم داری ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دین مخلصانہ طریقے سے حق ادا کرنے کا نام ہے۔ ہم نے عرض کیا کس کا؟ فرمایا: اللہ کا، اسکی کتاب کا، مسلمانوں کے ائمہ کا اور عوام کا۔

(482)۔وَعَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِي ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ النَّاسَ لَكُمْ تَبَعٌ وَاِنَّ رِجَالًا يَاْتُوْنَكُمْ مِنْ اَقْطَارِ الْاَرْضِ يَتَفَقَّهُوْنَ فِي الدِّيْنِ ، فَاِذَا اَتَوْكُمْ فَاسْتَوْصُوْا بِهِمْ خَيْرًا رَوَاهُ التِّرْمَذِي وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حديث رقم: ٢٦٥٠ ، ابن ماجة حديث رقم: ٢٤٩]۔ وَقَالَ الْبُخَارِي عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ فِي تَفْسِيْرِ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا [الفرقان: ٧٤]

اَئِمَّةً نَقْتَدِي بِمَنْ قَبْلَنَا وَيَقْتَدِي بِنَا مَنْ بَعْدَنَا [بخاری كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة ، باب الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک لوگ تمہارے تابع ہوں گے۔ لوگ تمہارے پاس زمین کے کونے کونے سے دین کی فقہ حاصل کرنے کے لیے آئیں گے۔ جب وہ تمہارے پاس آئیں تو انہیں اچھی تربیت دینا۔

امام بخاری علیہ الرحمہ نے اللہ کریم کے ارشاد: وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا کی تفسیر میں نقل فرمایا ہے کہ: ہم ان کی پیروی کرتے ہیں جو ہم سے پہلے ہو گزرے ہیں اور ہمارے بعد آنے والوں نے ہماری پیروی کرنی ہے۔

(483)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ ، فَاجْتَهَدَ وَاَصَابَ ، فَلَهُ اَجْرَانِ ، وَاِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ وَاَخْطَاَ ، فَلَهُ اَجْرٌ وَاحِدٌ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ٤٤٨٧ ، بخاری حديث رقم: ٧٣٥٢ ، ابو داؤد حديث رقم: ٣٥٧٤ ، ابن ماجة حديث رقم: ٢٣١٤]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب حاکم نے فیصلہ دیا۔ اس نے اجتہاد کیا اور درست اجتہاد کیا تو اسے دو اجر ملیں گے۔ اور جب حاکم نے فیصلہ دیا۔ اس نے اجتہاد کیا اور خطا ہو گئی تو اسے ایک اجر ملے گا۔

اَلْعَافِيَةُ فِي الْاِقْتِدَاءِ بِمَنْ قَدْ مَاتَ

خیریت اسی میں ہے کہ فوت شدہ لوگوں کی اقتدا کی جائے

(484)۔عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ قَالَ مَنْ كَانَ مُسْتَنًّا فَلْيَسْتَنَّ بِمَنْ قَدْ مَاتَ فَاِنَّ الْحَيَّ لَا تُؤْمَنُ عَلَيْهِ الْفِتْنَةُ اُولٰئِكَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ كَانُوْا اَفْضَلَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ ، اَبَرَّهَا قُلُوْبًا ، وَاَعْمَقَهَا عِلْمًا ، وَاَقَلَّهَا تَكَلُّفًا ، اِخْتَارَهُمُ اللّٰهُ لِصُحْبَةِ نَبِيِّهِ ، وَلِاِقَامَةِ دِيْنِهِ ، فَاعْرِفُوْا لَهُمْ فَضْلَهُمْ ، وَاتَّبِعُوْهُمْ عَلٰى آثَرِهِمْ ، وَتَمَسَّكُوْا بِمَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ اَخْلَاقِهِمْ ، وَسِيَرِهِمْ ، فَاِنَّهُمْ كَانُوْا عَلَى الْهُدَى الْمُسْتَقِيْمِ رَوَاهُ رَزِيْنٌ كَمَا فِي الْمِشْكٰوةِ [مشكوٰة المصابيح حديث رقم: ١٩٣ وعزاه الىٰ رزين]۔

اخرجه ابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله ٢/ ٩٧ من طريق قتادة عنه فهو منقطع ورواه ابو نعيم في الحلية ١/ ٣٠٥ من طريق عمر بن نبهان عن الحسن عن ابن عمر

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ﷺ سے مروی ہے کہ فرمایا: جو پیروی کی سعادت حاصل کرنا چاہتا ہے اسے چاہیے ان کے طریقے پر چلے جو فوت ہو چکے ہیں۔ بے شک زندہ آدمی فتنوں سے محفوظ نہیں ہوتا۔ وہ لوگ محمد ﷺ کے صحابہ تھے جو اس امت میں سب سے افضل تھے، انکے دل سب سے نیک تھے، علمی طور پر سب سے گہرے تھے، تکلف میں سب سے کم تھے، اللہ نے انہیں اپنے نبی کی صحبت کیلئے اور دین کی اقامت کیلئے منتخب فرمایا تھا۔ ان کے فضائل کو پہچانو اور قدم بہ قدم انکی پیروی کرو۔ جس قدر ہو سکے انکے اخلاق اور طریقے سے سبق حاصل کرو۔ وہی لوگ سیدھی ہدایت پر تھے۔

(485)۔ وَعَنْ مِرْدَاسٍ الْاَسْلَمِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَذْهَبُ الصَّالِحُونَ، اَلْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ وَيَبْقَىٰ حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ الشَّعِيْرِ اَوِ التَّمْرِ، لَا يُبَالِيهِمُ اللّٰهُ بَالَةً رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم: ٦٤٣٤]۔

ترجمہ: حضرت مرداس اسلمی ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صالح لوگ چلے جائیں گے۔ جو پہلے تھا اتنا صالح تھا۔ باقی محض ردی بھوسہ رہ جائے گا جسطرح جَو کا یا کھجور کا چھلکا ہوتا ہے۔ اللہ انکی کوئی پرواہ نہ کرے گا۔

مَنِ افْتٰى بِغَيْرِ عِلْمٍ فَاَصَابَ فَقَدْ اَخْطَاَ

جس نے علم کے بغیر فتویٰ دیا، اگر ٹھیک بھی تھا تو غلط ہوا

(486)۔ عَنْ جُنْدُبٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْاٰنِ بِرَاْيِهٖ فَاَصَابَ فَقَدْ اَخْطَاَ رَوَاهُ التِّرْمَذِي وَاَبُوْدَاوٗد [ترمذی حدیث رقم: ٢٩٥٢، ابو داؤد حدیث رقم: ٣٦٥٢]۔ غَرِيْبٌ

ترجمہ: حضرت جندب ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے قرآن کے بارے میں اپنی رائے سے کچھ کہا، اگر وہ ٹھیک بھی تھا تو غلط کیا۔

(487)۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَمَا جَهِلْتُمْ فَكِلُوْهُ اِلٰى عَالِمِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حدیث رقم: ٦٧٥٠]۔ اِسْنَادُهٗ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں جس بات کا علم نہ ہو اسے اس کے جاننے والے کے حوالے کر دو۔

(488)۔ وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حدیث رقم: ٣٣٧، ابن ماجة حدیث رقم: ٥٧٢، دار قطنی حدیث رقم: ٧٢٣، السنن الکبریٰ للبیهقی ١/ ٢٢٧]۔ اَلْحَدِيْثُ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہالت کے مرض کا واحد علاج سوال ہے۔

اَلْاَصْلُ فِي الْاَشْيَاءِ اِبَاحَةٌ

ہر چیز کی اصلیت مباح ہے

قال اللّٰہ تعالیٰ قَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ [الانعام: ١١٩] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو تم پر حرام کیا گیا ہے اس کی تفصیل ہم نے تمہارے لیے بیان کر دی ہے۔ وَقَالَ لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَاءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ [المائدہ: ١٠١] اور فرمایا: ایسی چیزوں کے بارے سوال نہ کرو کہ اگر تم پر ظاہر کی جائیں تو پھر برا لگے۔ وَقَالَ قُلْ لَّا اَجِدُ فِيْمَا اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗ [الانعام: ١٤٥] اور فرمایا: فرما دو جو کچھ مجھ پر نازل ہوا ہے میں اس میں کھانے والے کے کھانے کو حرام نہیں پاتا۔

(489)۔ عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ فَرَضَ فَرَائِضَ فَلَا تُضَيِّعُوْهَا وَحَرَّمَ حُرُمَاتٍ، فَلَا تَنْتَهِكُوْهَا وَحَدَّ حُدُوْدًا، فَلَا تَعْتَدُوْهَا وَسَكَتَ عَنْ اَشْيَاءَ مِنْ غَيْرِ نِسْيَانٍ فَلَا تَبْحَثُوْا عَنْهَا رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِي [سنن الدار قطنی حدیث رقم: ٤٣٥٠]۔

ترجمہ: حضرت ابو ثعلبہ خشنی ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ نے فرائض کو فرض قرار دیا ہے انہیں ضائع مت کرو۔ اور حرام چیزوں کو حرام قرار دیا ہے، انہیں پامال نہ کرو، اس نے کچھ حدود قائم کی ہیں انہیں عبور نہ کرو اور کچھ چیزوں سے خاموشی اختیار فرمائی ہے ان میں بحث مت کرو۔

(490)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَاْكُلُوْنَ اَشْيَاءَ وَيَتْرُكُوْنَ اَشْيَاءَ تَقَذُّرًا، فَبَعَثَ اللّٰهُ نَبِيَّهٗ ﷺ وَاَنْزَلَ كِتَابَهٗ وَاَحَلَّ حَلَالَهٗ وَحَرَّمَ حَرَامَهٗ، فَمَا اَحَلَّ فَهُوَ حَلَالٌ، وَمَا حَرَّمَ فَهُوَ حَرَامٌ، وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَفْوٌ وَتَلَا قُلْ لَّا اَجِدُ فِيْمَا اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗ الْاٰيَة رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد [ابو داؤد حدیث رقم: ٣٨٠٠]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اہلِ جاہلیت کچھ چیزوں کو کھاتے تھے اور کچھ چیزوں کو ناپاک سمجھتے ہوئے ترک کر دیتے تھے۔ اللہ نے اپنے نبی ﷺ کو بھیجا۔ اور اپنی کتاب اتاری، اپنے حلال کو حلال کیا اور اپنے حرام کو حرام کیا۔ لہٰذا جس چیز کو اللہ نے حلال قرار دیا وہ حلال ہے اور جسے حرام قرار دیا وہ حرام ہے اور جس چیز کے بارے خاموشی اختیار فرمائی اس کی معافی ہے اور یہ آیت پڑھی قُلْ لَا اَجِدُ فِيْمَا اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗ

(491)۔وَعَنْ سَلْمَانَ ﷺ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ السَّمْنِ وَالْجُبْنِ وَالْفِرَاءِ، قَالَ، اَلْحَلَالُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ وَالْحَرَامُ مَاحَرَّمَ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ، وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عَفَا عَنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيْ وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم:١٧٢٦، ابن ماجة حدیث رقم:٣٣٦٧]۔ غریب موقوف

ترجمہ: حضرت سلمان ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے گھی، پنیر اور نیل گائے کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا: حلال وہ ہے جسے اللہ نے اپنی کتاب میں حلال قرار دیا ہو اور حرام وہ ہے جسے اللہ نے اپنی کتاب میں حرام قرار دیا ہو اور جس چیز کے بارے میں خاموشی اختیار فرمائی ہے وہ ان چیزوں میں سے ہے جن کی اللہ نے معافی دی ہے۔

(492)۔وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِنَّ اَعْظَمَ الْمُسْلِمِيْنَ جُرْمًا مَنْ سَئَلَ عَنْ شَيْءٍ لَّمْ يُحَرَّمْ فَحُرِّمَ مِنْ اَجْلِ مَسْئَلَتِهٖ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم:٦١١٦، بخاری حدیث رقم:٧٢٨٩، ابو داؤد حدیث رقم:٤٦١٠]۔

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک مسلمانوں میں سب سے بڑا مجرم وہ ہے جس نے کسی ایسی چیز کے بارے میں سوال کیا جو حرام نہیں کی گئی تھی۔ اب اسکے سوال کرنے کیوجہ سے حرام کردی گئی۔

اَلْبِدْعَةُ السَّيِّئَةُ وَالْبِدْعَةُ الْحَسَنَةُ

بُری بدعت اور اچھی بدعت

(493)۔عَنْ جَرِيْرٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً، فَلَهٗ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَ وِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ

رَوَاهُ مُسْلِم والنسائي وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيْ وَرَوَى مِثْلَهٗ اِبْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ [مسلم حدیث رقم:٢٣٥١، ٢٣٥٢، نسائی حدیث رقم:٢٥٥٤، ابن ماجة ٢٠٣، سنن الدارمی حدیث رقم:٥١٦]۔

ترجمہ: حضرت جریر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ رائج کیا اسے اس کا اجر ملے گا اور اس کے بعد اس پر عمل کرنے والوں کا اجر بھی ملے گا۔ بغیر اس کے کہ ان کے اپنے اجر میں کمی ہو۔ اور جس نے اسلام میں کوئی برا طریقہ رائج کیا اس کا گناہ اسے ملے گا اور اس کے بعد اس پر عمل کرنے والوں کا گناہ بھی ملے گا۔ بغیر اس کے کہ ان کے گناہوں میں کوئی کمی ہو۔

(494)۔وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ﷺ فِيْ جَمَاعَةِ التَّرَاوِيْحِ، نِعْمَ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ رَوَاهُ مَالِك وَالْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:٢٠١٠، موطا امام مالك كتاب الصلوٰة فی رمضان باب ما جاء فی قیام رمضان حدیث رقم:٣]۔

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب ﷺ نے تراویح کی جماعت کے بارے میں فرمایا کہ: یہ اچھی بدعت ہے۔

(495)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم:٤٤٩٢، بخاری حدیث رقم:٢٦٩٧، ابو داؤد حدیث رقم:٤٦٠٦، ابن ماجة حدیث رقم:١٤]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ہماری اس شریعت میں کوئی ایسی نئی چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہ ہو تو اسے رد کر دیا جائے گا۔

(496)۔وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَشَرُّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:٢٠٠٥، نسائی حدیث رقم:١٥٧٨، ابن ماجة حدیث رقم:٤٥، سنن الدارمی حدیث رقم:٢١٢]۔

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے اچھی بات کتاب اللہ کی ہے۔ اور بہترین طریقہ محمد کا طریقہ ہے اور سب سے بڑی برائی نئے نئے کام ہیں۔ اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

سُنَنُ الزَّوَائِدِ حُكْمُهَا حُكْمُ الْمُسْتَحَبِّ

زائدہ سنتیں مستحب کے حکم میں ہیں

(497)۔عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ؓ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يَأْبُرُونَ النَّخْلَ ، فَقَالَ مَا تَصْنَعُونَ؟ قَالُوا كُنَّا نَصْنَعُهُ ، قَالَ لَعَلَّكُمْ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوا كَانَ خَيْرًا ، قَالَ فَتَرَكُوهُ فَنَقَصَتْ ، قَالَ فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لَهُ ، فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ دِينِكُمْ فَخُذُوا بِهِ ، وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ رَأْيِي فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٦١٢٧]۔

ترجمہ: حضرت رافع بن خدیج ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مدینہ شریف میں جلوہ افروز ہوئے۔ وہ لوگ کھجور کے پودوں میں پیوند لگاتے تھے (جلدی پھل دینے والے پودے کی قلم لیتے تھے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کیا کرتے ہو؟ انہوں نے کہا ہمارا یہی طریقہ ہے۔ فرمایا: شاید تم ایسا نہ کرو تو بہتر ہو۔ انہوں نے وہ طریقہ چھوڑ دیا تو نقصان ہوا۔ انہوں نے یہ بات آپ ﷺ سے عرض کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں ایک بشر ہوں، جب میں تمہیں تمہارے دین سے متعلق کوئی حکم دوں تو اسے لے لو۔ اور جب اپنی رائے سے تمہیں کوئی بات کہوں تو میں ایک بشر ہی ہوں۔

(498)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْتُمْ أَعْلَمُ بِأَمْرِ دُنْيَاكُمْ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٦١٢٨ ، ابن ماجة حديث رقم:٢٤٧١]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ اپنے دنیا کے معاملات کو بہتر جانتے ہو۔

(499)۔وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اكْتَحَلَ فَلْيُوتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ ، وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنْ أَكَلَ فَمَا تَخَلَّلَ فَلْيَلْفِظْ وَمَا لَاكَ بِلِسَانِهِ فَلْيَبْتَلِعْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ ، وَمَنْ أَتَى الْغَائِطَ فَلْيَسْتَتِرْ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ إِلَّا أَنْ يَجْمَعَ كَثِيبًا مِنْ رَمْلٍ فَلْيَسْتَدْبِرْهُ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَلْعَبُ بِمَقَاعِدِ بَنِي آدَمَ ، مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِي [ابو داود حديث

رقم:٣٥ ، ابن ماجة حديث رقم:٣٣٧ ، سنن الدارمي حديث رقم:٦٦٦]۔ سنده ضعيف ، فيه من لا يعرف

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص سرمہ لگائے تو تین طاق تعداد میں لگائے۔ جس نے ایسا کیا اس نے اچھا کیا، جس نے ایسا نہ کیا تو کوئی حرج نہیں۔ جو ڈھیلے استعمال کرے تو طاق تعداد میں کرے۔ جس نے ایسا کیا اس نے اچھا کیا، جس نے ایسا نہ کیا تو کوئی حرج نہیں۔ جس نے کچھ کھایا اور پھر دانتوں میں خلال کر کے نکالا تو اسے تھوک دے اور جو زبان گھمانے سے زبان کے ساتھ لگ گیا اسے نگل لے۔ جس نے ایسا کیا اس نے اچھا کیا، جس نے ایسا نہ کیا تو کوئی حرج نہیں۔ جو پاخانے کے لیے باہر گیا اسے چاہیے کہ کسی چیز کی اوٹ میں بیٹھے۔ اور کچھ نہ ملے تو ریت کا ٹیلہ بنا کر اس کی طرف پیٹھ کرلے۔ بے شک شیطان بنی آدم کی شرم گاہ سے کھیلتا ہے۔ جس نے ایسا کیا اس نے اچھا کیا، جس نے ایسا نہ کیا تو کوئی حرج نہیں۔

كِتَابُ الْعِلْمِ وَالتَّعْلِيمِ

علم اور تعلیم کی کتاب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا [طٰه: ١١٤] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہہ اے میرے رب میرے علم میں اضافہ فرما۔

تَعْرِيفُ الْعِلْمِ

علم کی تعریف

(500)۔عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلْعِلْمُ ثَلٰثَةٌ ، آيَةٌ مُحْكَمَةٌ ، أَوْ سُنَّةٌ قَائِمَةٌ ، أَوْ فَرِيضَةٌ عَادِلَةٌ ، وَمَا كَانَ سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ فَضْلٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حديث رقم:٢٨٨٥ ، ابن ماجة حديث رقم:٥٤]۔ اَلْحَدِيثُ ضَعِيفٌ ، ثلاثة : اى معرفة ثلاثة اشياء ، آية محكمة : اى غير منسوخة او ما لا يحتمل الا تاويلا واحدا ، سنة قائمة : اى ثابتة صحيحة منقولة عن رسول الله ﷺ معمول بها ، فريضة عادلة : اى مستقيمة ما اتفق عليه المسلمون

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علم تین چیزیں ہیں۔ محکم آیات یا قائم شدہ سنت یا عدل والا فریضہ۔ اس کے علاوہ جو کچھ ہے فاضل ہے۔

ضَرُوْرَةُ الْعِلْمِ

علم کی ضرورت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعٰلِمُوْنَ [العنکبوت:٤٣] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان باتوں کو عالموں کے سوا کوئی نہیں سمجھتا۔

(501)۔عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَوَاضِعُ الْعِلْمِ عِنْدَ غَيْرِ أَهْلِهِ كَمُقَلِّدِ الْخَنَازِيْرِ الْجَوَاهِرَ وَاللُّؤْلُؤَ وَالذَّهَبَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم:٢٢٤]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ إِلٰى قَوْلِهِ ﷺ كُلِّ مُسْلِمٍ

ترجمہ: حضرت انس ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اور نااہل کے سامنے علم کی بات رکھنے والا ایسے ہے جیسے خنزیر کے گلے میں ہیرے، موتی اور سونا پہنانے والا۔

(502)۔عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : أُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّيْنِ [اخرجه ابن عدى:٩٦٣ ، والبيهقى فى المدخل :٣٢٤ ، والشعب : ١٦٦٣]۔ وقال البيهقى فى شعب الايمان : الحديث شبه مشهور و اسناده ضعيف ، وقد روى من اوجه كلها ضعيفة۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علم حاصل کرو، خواہ چین میں ہو۔

فَضْلُ الْعِلْمِ وَالتَّفَقُّهِ

علم اور فقہ حاصل کرنے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ [الزمر:٩] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہو سکتے ہیں؟ وَقَالَ يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ أُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ [المجادلة:١١] اور فرمایا: تم میں جو لوگ ایمان لائے اور جنہیں علم دیا گیا، اللہ ان کے درجات بلند کرتا ہے۔

(503)۔عَنْ مُعَاوِيَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِى الدِّيْنِ وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِىْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِىُّ [مسلم حديث رقم:٢٣٨٩، ٤٩٥٦ ، بخارى حديث رقم:٧١]۔

ترجمہ: حضرت معاویہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ جس کے حق میں بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے، اور بے شک میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ دیتا ہے۔

(504)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِمَجْلِسَيْنِ فِىْ مَسْجِدِهٖ فَقَالَ كِلَاهُمَا عَلٰى خَيْرٍ وَأَحَدُهُمَا أَفْضَلُ مِنْ صَاحِبِهٖ أَمَّا هٰؤُلَاءِ فَيَدْعُوْنَ اللّٰهَ وَيَرْغَبُوْنَ إِلَيْهِ فَإِنْ شَاءَ أَعْطَاهُمْ وَإِنْ شَاءَ مَنَعَهُمْ وَأَمَّا هٰؤُلَاءِ فَيَتَعَلَّمُوْنَ الْفِقْهَ وَالْعِلْمَ وَيُعَلِّمُوْنَ الْجَاهِلَ فَهُمْ أَفْضَلُ وَإِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا قَالَ ثُمَّ جَلَسَ فِيْهِمْ [ابن ماجة: ٢٢٩ ، سنن الدارمى: ٣٤٩]۔ فى إسناده ضعيفان: عبد الرحمن بن زياد وعبد الرحمن بن رافع

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمرو ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی مسجد میں دو مجلسوں کے پاس سے گزرے اور فرمایا یہ دونوں اچھا کام کر رہے ہیں، ان میں سے ایک محفل دوسری محفل سے اچھی ہے، ایک محفل والے اللہ سے دعائیں مانگ رہے ہوں اور اس کی طرف رغبت رکھتے ہیں مگر اللہ کی مرضی ہو تو انہیں عطاء کر دے اور اس کی مرضی ہو تو عطا نہ کرے، جبکہ دوسری محفل والے فقہ اور علم سیکھ رہے ہیں اور جاہلوں کو سکھا رہے ہیں، اس محفل والے افضل ہیں، میں معلم بنا کر ہی بھیجا گیا ہوں، پھر آپ ﷺ اس محفل والوں کے پاس بیٹھ گئے۔

(505)۔وَعَنْ أَبِىْ حَنِيْفَةَ قَالَ وُلِدْتُ سَنَةَ ثَمَانِيْنَ وَحَجَجْتُ مَعَ أَبِىْ سَنَةَ سِتٍّ وَتِسْعِيْنَ وَأَنَا ابْنُ سِتَّ عَشْرَةَ سَنَةً، فَلَمَّا دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَرَأَيْتُ حَلْقَةً عَظِيْمَةً ، فَقُلْتُ لِأَبِىْ حَلْقَةُ مَنْ هٰذِهٖ ؟ فَقَالَ حَلْقَةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيِّ صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ فَتَقَدَّمْتُ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ تَفَقَّهَ فِىْ دِيْنِ اللّٰهِ كَفَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى هَمَّهٗ وَرَزَقَهٗ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ رَوَاهُ الْإِمَامُ الْأَعْظَمُ فِىْ مُسْنَدِهٖ [مسند امام اعظم صفحة ٢٠]۔

ترجمہ: حضرت امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: میں اَسّی (٨٠) ہجری میں پیدا ہوا اور میں نے اپنے والد کے ساتھ چھیانوے ہجری میں حج ادا کیا۔ میں اس وقت سولہ برس کا جوان تھا۔ جب میں مسجد حرام میں داخل ہوا تو میں نے ایک عظیم حلقہ دیکھا۔ میں نے اپنے والد ماجد سے عرض کیا یہ کس کا حلقہ ہے؟ انہوں نے فرمایا: صحابیٔ رسول عبد اللہ بن حارث بن جزء زبیدی کا۔ میں شوقِ زیارت میں جلدی سے آگے بڑھا۔ میں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے دین کی فقہ حاصل کی اللہ اس کے تمام مہمات حل کر دے گا اور اسے وہاں

سے رزق دے گا جہاں سے وہ سوچ بھی نہیں سکتا۔

(506)۔وَعَنْ كَثِيرِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي الدَّرْدَآءِ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ يَا أَبَا الدَّرْدَآءِ إِنِّي جِئْتُكَ مِنْ مَدِينَةِ الرَّسُولِ ﷺ لِحَدِيثٍ بَلَغَنِي أَنَّكَ تُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَا جِئْتُ لِحَاجَةٍ، قَالَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا أَسْلَكَ اللّٰهُ بِهِ طَرِيقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ، وَإِنَّ الْعَالِمَ يَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَالْحِيتَانُ فِي جَوْفِ الْمَاءِ، وَإِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلٰى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ، وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَإِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَأَبُو دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَأَحْمَدُ وَالدَّارِمِي [ترمذی حدیث رقم:٢٦٨٢، ابو داؤد حدیث رقم:٣٦٤١، ابن ماجة حدیث رقم:٢٢٣، مسند احمد حدیث رقم:٢١٧٧٣، سنن الدارمی حدیث رقم:٣٤٧]۔ اَلْحَدِيثُ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت کثیر ابن قیس فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابودرداء ﷛ کے پاس دمشق کی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا۔ ان کے پاس ایک آدمی آیا۔ کہنے لگا اے ابودرداء میں آپکے پاس مدینۃ الرسول ﷺ سے ایک حدیث کی خاطر آیا ہوں۔ میں نے سنا ہے آپ وہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ میں کسی اور کام سے نہیں آیا۔ انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: جس نے علم حاصل کرنے کیلئے سفر کیا، اللہ تعالیٰ اسے جنت کے راستوں میں سے ایک راستے پر چلائے گا۔ اور بے شک فرشتے طالب علم کی رضا کے لیے اپنے پر بچھاتے ہیں۔ اور بے شک آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اور پانی کے اندر مچھلیاں عالم کے لیے استغفار کرتی ہیں۔ اور بے شک عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے چودھویں کے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر ہوتی ہے۔ اور بے شک علماء انبیاء کے وارث ہیں وہ دینار اور درہم کے وارث نہیں ہوتے بلکہ علم کے وارث ہوتے ہیں۔ جس نے اسے حاصل کرلیا اسے وافر حصہ نصیب ہوا۔

(507)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ﷛ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى إِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا، اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوا، فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ، فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم

حدیث رقم:٦٧٩٦، بخاری حدیث رقم:١٠٠، ترمذی حدیث رقم:٢٦٥٢، ابن ماجة حدیث رقم:٥٢]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح قبض نہیں کرے گا کہ بندوں میں سے ایک ہی جھٹکے سے اچک لے۔ بلکہ علماء کے قبض کرنے سے علم کو قبض کرے گا۔ حتیٰ کہ ایک عالم بھی باقی نہ رہے گا۔ لوگ جاہلوں کو اپنا رئیس بنالیں گے۔ پھر ان پر سوال کیے جائیں گے۔ وہ علم کے بغیر فتوے دیں گے، خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

(508)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقِيهٌ وَاحِدٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم:٢٦٨١، ابن ماجة حدیث رقم:٢٢٢]۔ غَرِيبٌ

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابد سے بھاری ہے۔

(509)۔وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ ﷛ قَالَ ذُكِرَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْآخَرُ عَالِمٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلٰى أَدْنَاكُمْ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَأَهْلُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ حَتَّى النَّمْلَةَ فِي جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوتَ لَيُصَلُّونَ عَلٰى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِي [ترمذی حدیث رقم:٢٦٨٥]۔ غَرِيبٌ

ترجمہ: حضرت ابوامامہ باہلی ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا۔ ان میں سے ایک عابد ہے اور دوسرا عالم۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے ایک ادنیٰ آدمی پر۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے اور آسمانوں والے اور زمین والے حتیٰ کہ چیونٹیاں اپنے بلوں میں اور حتیٰ کہ مچھلیاں بھی لوگوں کو نیکی سکھانے والے پر رحمت بھیجتی ہیں۔

(510)۔عَنِ الشَّعْبِي: صَلّٰى زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ عَلٰى جَنَازَةٍ فَقُرِّبَتْ إِلَيْهِ بَغْلَتُهُ لِيَرْكَبَهَا فَجَاءَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَخَذَ بِرِكَابِهِ، فَقَالَ زَيْدٌ: خَلِّ عَنْهُ يَا ابْنَ عَمِّ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ. هٰكَذَا أُمِرْنَا أَنْ نَفْعَلَ بِالْعُلَمَاءِ وَالْكُبَرَاءِ، فَقَبَّلَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَدَهُ وَقَالَ: هٰكَذَا أُمِرْنَا أَنْ نَفْعَلَ بِأَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّنَا ﷺ [طبرانی: ٤٧٤٦، مستدرک حاکم: ٥٨٨١، ٥٨٨٥]۔

ترجمہ: امام شعبی تابعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت زید بن ثابت ﷜ نے کسی کی نمازِ جنازہ پڑھی اس کے بعد ان کا خچر ان کے قریب لایا گیا تاکہ اس پر سوار ہوں، اتنے میں سیدنا ابن عباس ﷜ تشریف لائے اور ان کی رکاب پکڑ لی، حضرت زید نے فرمایا: اے رسول اللہ ﷺ کے چچا کے بیٹے! رکاب چھوڑ دیں، حضرت ابن عباس نے فرمایا: ہمیں اسی طرح علماء اور بزرگوں کا احترام کرنے کا حکم دیا گیا ہے، حضرت زید بن ثابت نے ان کا ہاتھ چوما اور فرمایا: ہمیں اسی طرح اپنے نبی ﷺ کے اہل بیت کا احترام کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

اَلْعِلْمُ بِالتِّكْرَارِ وَالْمُذَاكَرَةِ

تکرار اور مذاکرہ کے ذریعے علم کا حصول

(511)۔عَنِ بنِ عَمْرٍو ﷜ قَالَ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَرْوِيَ حَدِيثًا ، فَلْيَرُدَّهُ ثَلَاثًا رَوَاهُ الدَّارِمِي [سنن الدارمی حدیث رقم:٦١٣]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمرو ﷜ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی شخص حدیث کو روایت کرنا چاہے تو چاہیے کہ اسے تین بار دوہرالے۔

(512)۔وَعَنِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ مِنَّا حَدِيثًا ، فَتَذَاكَرُوا بَيْنَكُمْ رَوَاهُ الدَّارِمِي [سنن الدارمی حدیث رقم:٦١١]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب تم لوگ ہم سے حدیث سنو تو اسے آپس میں سن سنا لیا کرو۔

(513)۔وَعَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِي ﷜ قَالَ تَذَاكَرُوا الْحَدِيثَ فَإِنَّ الْحَدِيثَ يُهَيِّجُ الْحَدِيثَ رَوَاهُ الدَّارِمِي [سنن الدارمی حدیث رقم:٦٠٠]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری ﷜ فرماتے ہیں کہ حدیث کو آپس میں دوہرالیا کرو۔ بے شک ایک حدیث دوسری حدیث کو کھینچتی ہے۔

(514)۔وَعَنِ الشَّعْبِي قَالَ كَانَ سِتَّةٌ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ يَتَذَاكَرُونَ الْعِلْمَ ، مِنْهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ، وَأُبَيٌّ ، وَأَبُو مُوسٰى عَلٰى حِدَةٍ ، وَعُمَرُ ، وَزَيْدٌ ، وَابْنُ مَسْعُودٍ ﷜ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِي كِتَابِ الْآثَارِ [كتاب الآثار صفحة ٨٦٦]۔ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ محمد کریم ﷺ کے صحابہ میں سے چھ افراد علمی مذاکرات کرتے تھے۔ ان میں حضرت علی بن ابی طالب، حضرت اُبی، حضرت ابوموسیٰ کسی حد تک، حضرت عمر، حضرت زید اور حضرت ابن مسعود ﷜ شامل ہیں۔

(515)۔عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷜ أَنَّهُ قَالَ : قَيِّدُوا الْعِلْمَ بِالْكِتَابِ رَوَاهُ الْحَاكِمُ [المستدرك للحاكم حديث رقم: ٣٦٢]۔ صحيح على شرط مسلم ووافقه الذهبي

ترجمہ: حضرت امیر المومنین عمر بن خطاب ﷜ سے روایت ہے کہ فرمایا: علم کو تحریر کے ذریعے محفوظ کرو۔

اَقْسَامُ الْعِلْمِ

علم کی اقسام

(516)۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷜ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وِعَاءَيْنِ ، فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَبَثَثْتُهُ فِيكُمْ وَأَمَّا الْآخَرُ فَلَوْ بَثَثْتُهُ قُطِعَ هٰذَا الْبُلْعُومُ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:١٢٠]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷜ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دو علم سیکھے ہیں۔ ان میں سے ایک میں تم لوگوں سے کھول کھول کر بیان کرتا ہوں۔ مگر وہ جو دوسرا ہے اگر میں اسے بیان کروں تو یہ حلقوم کاٹ دیا جائے۔

(517)۔وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ﷜ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ لِكُلِّ آيَةٍ مِنْهَا ظَهْرٌ وَبَطْنٌ وَلِكُلِّ حَدٍّ مُطَّلَعٌ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ [شرح السنة ١/١٨٠ حديث رقم:١٢٢]۔ اَلْحَدِيثُ ضَعِيفٌ

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ﷜ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن سات قراتوں پر نازل کیا گیا ہے۔ ان میں سے ہر آیت کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن اور ہر علم والے کی ایک حد ہے۔

(518)۔وَعَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ قَالَ الْعِلْمُ عِلْمَانِ، فَعِلْمٌ فِي الْقَلْبِ فَذَاكَ الْعِلْمُ النَّافِعُ ، وَعِلْمٌ عَلَى اللِّسَانِ فَذَاكَ حُجَّةُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَلَى ابْنِ آدَمَ رَوَاهُ الدَّارِمِي [سنن الدارمی حدیث رقم:٣٦٨]۔ إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت حسن بصری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ علم دو قسم کا ہے۔ ایک علم دل میں ہوتا ہے۔ وہ علم نافع ہے اور ایک علم زبان پر ہوتا ہے۔ وہ اللہ عزوجل کی آدم کے بیٹے پر حجت ہے۔

عَلَامَاتُ الْعَالِمِ

عالم کی نشانیاں

(519)۔وَعَنِ بْنِ عَبَّاسٍ ؓ فِی قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمَآءُ قَالَ مَنْ خَشِیَ اللّٰہَ فَھُوَ عَالِمٌ رَوَاہُ الدَّارِمِی [سنن الدارمی حدیث رقم:۳۳۸]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمَآءُ کے بارے میں مروی ہے کہ فرمایا: جو اللہ سے ڈرا وہ عالم ہے۔

(520)۔وَعَنِ بْنِ عُمَرَ ؓ قَالَ لَا یَکُوْنُ الرَّجُلُ عَالِماً حَتّٰی لَا یَحْسُدَ مَنْ فَوْقَہٗ وَلَا یَحْقِرَ مَنْ دُوْنَہٗ وَلَا یَبْتَغِی بِعِلْمِہٖ ثَمَناً رَوَاہُ الدَّارِمِی [سنن الدارمی حدیث رقم:۲۹۵]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ کوئی آدمی عالم نہیں ہو سکتا جب تک اپنے سے اوپر والے پر حسد نہیں چھوڑتا، اپنے سے نیچے والے کو حقیر سمجھنا نہیں چھوڑتا اور اپنے علم سے دولت کمانا نہیں چھوڑتا۔

اِیَّاکُمْ وَشَرَّ الْعُلَمَآءِ

برے علماء سے بچ کے رہو

(521)۔عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بَلِّغُوْا عَنِّی وَلَوْ اٰیَۃً وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِی اِسْرَائِیْلَ وَلَا حَرَجَ، وَمَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّداً فَلْیَتَبَوَّءْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ رَوَاہُ الْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم:۳۴۶۱، ترمذی حدیث رقم:۲۶۶۹]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھ سے سن کر آگے پہنچاؤ خواہ ایک آیت ہی ہو۔ اور بنی اسرائیل سے روایت لے لیا کرو اس میں کوئی حرج نہیں۔ اور جس نے جان بوجھ کر میرے بارے میں جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔

(522)۔وَعَنِ الْاَحْوَصِ بْنِ حَکِیْمٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ سَئَلَ رَجُلٌ النَّبِیَّ ﷺ عَنِ الشَّرِّ، فَقَالَ لَا تَسْئَلُوْنِی عَنِ الشَّرِّ وَسَلُوْنِی عَنِ الْخَیْرِ، یَقُوْلُھَا ثَلَاثاً، ثُمَّ قَالَ اَلَا اِنَّ شَرَّ الشَّرِّ شَرُّ الْعُلَمَآءِ وَاِنَّ خَیْرَ الْخَیْرِ خَیْرُ الْعُلَمَآءِ رَوَاہُ الدَّارِمِی [سنن الدارمی حدیث رقم:۳۷۴]۔ اَلْحَدِیْثُ ضَعِیْفٌ

ترجمہ: حضرت احوص بن حکیم اپنے والد ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے شر کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا: مجھ سے شر کے بارے میں مت پوچھو بلکہ مجھ سے خیر کے بارے میں پوچھو۔ آپ نے تین مرتبہ یہی ارشاد فرمایا۔ پھر فرمایا: خبردار! سب سے بڑا شر علماء کا شر ہے اور سب سے بڑی بھلائی علماء کی بھلائی ہے۔

(523)۔وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ ؓ قَالَ اِنَّ مِنْ اَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰہِ مَنْزِلَۃً یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَالِمٌ لَا یَنْتَفِعُ بِعِلْمِہٖ رَوَاہُ الدَّارِمِی [سنن الدارمی حدیث رقم:۲۶۷]۔

ترجمہ: حضرت ابودرداء ؓ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ کے نزدیک تمام لوگوں سے زیادہ شریر وہ عالم ہو گا جو اپنے علم سے فائدہ نہیں اٹھاتا۔

(524)۔وَعَنْ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِیُجَارِیَ بِہِ الْعُلَمَآءَ اَوْ لِیُمَارِیَ بِہِ السُّفَھَآءَ اَوْ یَصْرِفَ بِہٖ وُجُوْہَ النَّاسِ اِلَیْہِ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ النَّارَ رَوَاہُ التِّرْمِذِی [ترمذی حدیث رقم:۲۶۵۴]۔

ترجمہ: حضرت کعب بن مالک ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے علم اسلیے حاصل کیا کہ علماء کو اپنے پاس بٹھائے یا بے وقوفوں سے بحث کرے، یا لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے، اللہ اسے آگ میں داخل کرے گا۔

(525)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ قَالَ لَوْ اَنَّ اَھْلَ الْعِلْمِ صَانُوا الْعِلْمَ وَوَضَعُوْہُ عِنْدَ اَھْلِہٖ لَسَادُوْا بِہٖ اَھْلَ زَمَانِھِمْ، وَلٰکِنَّھُمْ بَذَلُوْہُ لِاَھْلِ الدُّنْیَا لِیَنَالُوْا بِہٖ مِنْ دُنْیَاھُمْ فَھَانُوْا عَلَیْھِمْ سَمِعْتُ نَبِیَّکُمْ ﷺ یَقُوْلُ مَنْ جَعَلَ الْھُمُوْمَ ھَمّاً وَاحِداً ھَمَّ اٰخِرَتِہٖ، کَفَاہُ اللّٰہُ ھَمَّ دُنْیَاہُ، وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِہِ الْھُمُوْمُ اَحْوَالَ الدُّنْیَا لَمْ یُبَالِ اللّٰہُ فِی اَیِّ اَوْدِیَتِھَا ھَلَکَ رَوَاہُ اِبْنُ مَاجَۃَ [ابن ماجۃ حدیث رقم:۲۵۷، شعب الایمان للبیھقی حدیث رقم:۱۸۸۸]۔ ذَا ضَعِیْفٌ وَشَاھِدُہٗ صَحِیْحٌ [ابن ماجۃ حدیث رقم:۴۱۰۵]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ اگر اہل علم حضرات علم کی حفاظت کریں اور اسے علمی اہلیت والوں کے سامنے رکھیں تو وہ اس کے ذریعے اپنے ہم زمانہ لوگوں کی سیادت کریں۔ لیکن انہوں نے اسے دنیا والوں پر خرچ کیا ہے تا کہ ان کی دنیا میں سے کچھ حاصل کریں۔ نتیجہ یہ نکلا کہ علماء دنیا والوں کے سامنے ہلکے پڑ گئے۔ میں نے تمہارے نبی ﷺ سے سنا ہے فرمایا: جس نے اپنی تمام ہمت ایک آخرت کے مشن پر لگا دی اللہ اس کی دنیاوی مہمات میں خود کفایت فرمائے گا اور جس نے دنیا کے احوال کے پیچھے اپنی ہمت بکھیر دی اللہ کو کچھ پرواہ نہیں، دنیا کی جس وادی

میں جا پے بھٹک کر ہلاک ہو جائے۔

(526)۔وَعَنْ عُمَرَ ﷺ قَالَ يَهْدِمُ الْإِسْلَامَ زَلَّةُ الْعَالِمِ وَجِدَالُ الْمُنَافِقِ بِالْكِتَابِ وَحُكْمُ الْأَئِمَّةِ الْمُضِلِّيْنَ رَوَاهُ الدَّارِمِي [سنن الدارمي حديث رقم: ٢٢٠]۔ إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت عمر فاروق ﷺ فرماتے ہیں کہ: اسلام کو تین چیزیں منہدم کر دیتی ہیں۔ عالم کا پھسل جانا اور منافق کا قرآن پڑھ کر بحث کرنا اور گمراہ حکمرانوں کی حکومت۔

(527)۔عَنْ زِيَادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّخَعِي قَالَ: كُنَّا جُلُوسٌ مَعَ عَلِيٍّ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ الْأَعْظَمِ وَالْكُوفَةُ يَوْمَئِذٍ إِخْصَاصٌ فَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ: اَلصَّلَاةَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لِلْعَصْرِ فَقَالَ: إِجْلِسْ فَجَلَسَ، ثُمَّ عَادَ فَقَالَ ذٰلِكَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: هٰذَا الْكَلْبُ يُعَلِّمُنَا بِالسُّنَّةِ، فَقَامَ عَلِيٌّ فَصَلّٰى بِنَا الْعَصْرَ رواه الحاكم [المستدرك للحاكم حديث رقم: ٧١٠]۔ صحيح وافقه الذهبي

ترجمہ: حضرت زیاد بن عبدالرحمان نخعی فرماتے ہیں کہ ہم حضرت علی المرتضی ﷺ کی خدمت میں بڑی مسجد میں بیٹھے تھے اور ان دنوں کوفہ محض چھپر تھا۔ آپ کے پاس مؤذن آیا اور عصر کی نماز کی اطلاع دیتے ہوئے کہنے لگا: اے امیر المومنین نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بیٹھ جا۔ وہ دوبارہ لوٹ کر آیا اور وہی بات دہرائی۔ حضرت علی ﷺ نے فرمایا: یہ کتا ہمیں سنت سکھاتا ہے۔ حضرت علی المرتضی ﷺ کھڑے ہو گئے اور ہمیں عصر پڑھائی۔

عَلَيْكُمْ بِخَيْرِ الْعُلَمَاءِ

اچھے علماء کا ساتھ دو

(528)۔عَنِ ابْنِ سِيرِينَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَالَ إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ دِيْنٌ فَانْظُرُوا عَمَّنْ تَأْخُذُوْنَ دِيْنَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٢٦، سنن الدارمي حديث رقم: ٤٢٣، ٤٢٨]۔ وَ رَوَى الدَّيْلَمِي مِثْلَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوْعاً

ترجمہ: حضرت محمد بن سیرین رحمت اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: بے شک یہ علم دین ہے، خوب غور کر لیا کرو تم اپنا دین کس سے حاصل کر رہے ہو؟

(529)۔وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ فِيمَا أَعْلَمُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَبْعَثُ

لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ عَلٰى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا رَوَاهُ أَبُوْدَاوُد [ابو داؤد حديث رقم: ٤٢٩١، المستدرك حديث رقم: ٨٧٧٠، ٨٧٧١]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے جو کچھ رسول اللہ ﷺ سے سیکھا ہے اس میں یہ بھی ہے کہ فرمایا: اللہ تعالیٰ اس امت میں ہر صدی کے سر پر ایسے لوگوں کو پیدا فرمائے گا جو اس کے لیے اس کے دین کی تجدید کر دیں گے۔

(530)۔وَعَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعُذْرِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهُ، يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِي [اخرجه البيهقى فى السنن الكبرىٰ ١٠/٢٠٩]۔ إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت ابراہیم بن عبدالرحمٰن عذری ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس علم کی ذمہ داری ہر بعد میں آنے والے زمانے کے بہترین لوگ اٹھائیں گے، وہ اس میں سے غالیوں کی تحریف، تخریب کاروں کی موڑ توڑ اور جاہلوں کی ہیرا پھیری کی نفی کر کے دکھا دیں گے۔

(531)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: تَسْمَعُوْنَ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ، وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ [مسند احمد: ٢٩٥١، ابو داؤد: ٣٦٥٩، ابن حبان: ٦٢]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم مجھ سے سنتے ہو اور لوگ تم سے سنیں گے، اور جنہوں نے تم سے سنا ہے بعد والے لوگ ان سے سنیں گے۔

(532)۔عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبِيْعَةَ ﷺ قَالَ قَالَ سَلْمَانُ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا بَقِيَ الْأَوَّلُ حَتّٰى يَتَعَلَّمَ الْآخِرُ فَإِذَا هَلَكَ الْأَوَّلُ قَبْلَ أَنْ يَتَعَلَّمَ الْآخِرُ هَلَكَ النَّاسُ [سنن الدارمي: ٢٥٥]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن ربیعہ ﷺ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان نے فرمایا: لوگ اس وقت تک بھلائی پر رہیں گے جب تک پہلا عالم موجود ہے حتی کہ وہ اپنے بعد کوئی دوسرا آدمی تیار کر جائے، جب پہلا شخص دوسرے کو تیار کیے بغیر مر گیا تو لوگ ہلاک ہونے لگیں گے۔

(533)۔عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شُرَيْحٍ يُحَدِّثُ عَنْ عُمَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ إِنَّ رَجُلاً قَالَ لِابْنِهِ اذْهَبْ اطْلُبِ الْعِلْمَ، فَخَرَجَ فَغَابَ عَنْهُ مَا غَابَ ثُمَّ جَاءَهُ فَحَدَّثَهُ بِأَحَادِيْثَ فَقَالَ لَهُ أَبُوهُ

يَا بُنَيَّ اذْهَبْ فَاطْلُبِ الْعِلْمَ ، فَغَابَ عَنْهُ أَيْضاً زَمَاناً ثُمَّ جَاءَهُ بِقَرَاطِيسَ فِيهَا كُتُبٌ فَقَرَأَهَا عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ أَبُوهُ هَذَا سَوَادٌ فِي بَيَاضٍ فَاذْهَبِ اطْلُبِ الْعِلْمَ ، فَخَرَجَ فَغَابَ عَنْهُ مَا غَابَ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ لِأَبِيهِ سَلْنِي عَمَّا بَدَا لَكَ ، فَقَالَ لَهُ أَبُوهُ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّكَ مَرَرْتَ بِرَجُلٍ يَمْدَحُكَ وَمَرَرْتَ بِآخَرَ يَعِيبُكَ ، قَالَ إِذاً لَمْ أَلُمِ الَّذِي يَعِيبُنِي وَلَمْ أَحْمَدِ الَّذِي يَمْدَحُنِي ، قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِصَفِيحَةٍ قَالَ أَبُو شُرَيْحٍ لَا أَدْرِي أَمِنْ ذَهَبٍ أَوْ وَرِقٍ ، فَقَالَ إِذاً لَمْ أُهَيِّجْهَا وَلَمْ أَقْرَبْهَا۔ فَقَالَ اذْهَبْ فَقَدْ عَلِمْتَ [سنن الدارمی:۳۹۲]۔

ترجمہ: حضرت عمیرہ فرماتے ہیں کہ: ایک آدمی نے اپنے بیٹے سے کہا: جاؤ علم حاصل کرو۔ وہ لڑکا چلا گیا اور کچھ عرصہ غائب رہا۔ جب واپس آیا تو اس نے اپنے والد کے سامنے کچھ احادیث بیان کیں۔ اسکے والد نے کہا: جاؤ علم حاصل کرو۔ وہ لڑکا دوبارہ کچھ عرصہ غائب رہا۔ پھر وہ کچھ کاغذات لے کر واپس آیا جس میں تحریریں تھیں۔ اسکے والد نے اسے کہا: یہ محض سفید کاغذوں پر کالی سیاہی ہے۔ جاؤ علم حاصل کرو۔ وہ لڑکا پھر چلا گیا۔ پھر تیسری بار جب واپس آیا تو اپنے والد سے کہنے لگا: آپ جو چاہیں مجھ سے پوچھ لیں۔ والد نے کہا بتاؤ اگر تم کسی ایسے آدمی کے پاس سے گزرو جو تمہاری تعریف کرے اور دوسرے آدمی کے پاس سے گزرو جو تمہارے عیب بیان کرے تو تم کیا کرو گے؟ لڑکے نے کہا: اس صورت حال میں عیب بیان کرنے والے کا برا نہیں مناؤں گا اور تعریف کرنے والے پر خوش نہیں ہوں گا۔ پھر والد نے کہا: اگر تم سونے یا چاندی کا ٹکڑا زمین پر گرا ہوا پاؤ تو پھر کیا کرو گے؟ لڑکے نے کہا: میں اسے نہیں اٹھاؤں گا بلکہ اس کے قریب بھی نہیں جاؤں گا۔ والد نے کہا جاؤ! اب تم علم سیکھ چکے ہو۔

رُجُوْعُ الْعَالِمِ إِلَى الصَّوَابِ

عالم کا اپنی تحقیق سے رجوع کرنا

(534)۔جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي غِبْتُ عَنِ امْرَأَتِي سَنَتَيْنِ فَجِئْتُ وَهِيَ حُبْلَى فَشَاوَرَ عُمَرُ ﷺ نَاساً فِي رَجْمِهَا فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ ﷺ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنْ كَانَ لَكَ عَلَيْهَا سَبِيلٌ فَلَيْسَ لَكَ عَلَى مَا فِي بَطْنِهَا سَبِيلٌ فَاتْرُكْهَا حَتَّى تَضَعَ فَتَرَكَهَا فَوَلَدَتْ غُلَاماً قَدْ خَرَجَتْ ثَنَايَاهُ فَعَرَفَ الرَّجُلُ الشَّبَهَ فِيهِ فَقَالَ :ابْنِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ.

فَقَالَ عُمَرُ ﷺ عَجَزَتِ النِّسَاءُ أَنْ يَلِدْنَ مِثْلَ مُعَاذٍ لَوْلَا مُعَاذٌ لَهَلَكَ عُمَرُ [السنن الكبرى للبيهقى جلد۷ صفحہ۴۴۳، جامع المسانيد لابن كثير ۳۶۳/۱۱، ابن عساكر ۳۷۴/۲۴، سير اعلام النبلاء جلد۱ صفحہ۴۵۲، الاصابہ لابن حجر صفحہ۱۸۴۸]۔

ترجمہ: ایک مرتبہ حضرت فاروق اعظم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور کہا کہ میں دو سال تک گھر سے غائب رہا ہوں، واپس آیا ہوں تو میری بیوی حاملہ ہے۔ آپ ﷺ نے اس عورت کو رجم کرنے کے بارے میں لوگوں سے مشورہ فرمایا، حضرت معاذ ابن جبل ﷺ نے عرض کیا کہ اے امیر المومنین اس کے پیٹ میں بچے کا کیا قصور؟! اسے بچے کی پیدائش تک چھوڑ دیجیے۔ آپ اس عورت کو سزا دینے سے رک گئے۔ جب وہ بچہ پیدا ہوا تو اس کے دانت نکلے ہوئے تھے۔ اس شخص نے بچے کو شباہت سے پہچان لیا اور کہنے لگا رب کعبہ کی قسم یہ میرا بیٹا ہے۔ سیدنا عمر فاروق ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل کے بارے میں فرمایا: عورتیں اس بات سے عاجز آ گئی ہیں کہ معاذ جیسا بیٹا پیدا کریں، اگر معاذ نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتا۔

(535)۔رُوِيَ أَنَّ امْرَأَةً رَدَّتْ عَلَى عُمَرَ ﷺ وَنَبَّهَتْهُ عَلَى الْحَقِّ وَهُوَ فِي خُطْبَتِهِ عَلَى مَلَإٍ مِنَ النَّاسِ فَقَالَ : أَصَابَتِ امْرَأَةٌ وَأَخْطَأَ رَجُلٌ [المصنف لعبد الرزاق: ۱۶۰/۶]۔

ترجمہ: ایک عورت نے حضرت عمر فاروق ﷺ کی تردید کی اور انہیں حق کی طرف متوجہ کیا، آپ لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے، آپ نے فرمایا: یہ عورت صحیح کہتی ہے، مرد سے غلطی ہوئی۔

(536)۔عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ عَلِيًّا عَنْ مَسْأَلَةٍ فَقَالَ فِيهَا ، فَقَالَ الرَّجُلُ : لَيْسَ هَكَذَا وَلَكِنْ كَذَا وَكَذَا ، قَالَ عَلِيٌّ أَصَبْتَ وَأَخْطَأْتُ وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيْمٌ [تفسير ابن جرير حديث : ۱۴۹۶۷]۔

ترجمہ: سیدنا علی المرتضی ﷺ سے کسی آدمی نے کوئی مسئلہ پوچھا، آپ نے اس کا جواب دیا، پاس سے کسی نے کہا کہ یہ مسئلہ اس طرح نہیں ہے بلکہ اس طرح ہے۔ حضرت علی المرتضی ﷺ نے فرمایا: یعنی تم نے ٹھیک کہا اور میری تحقیق درست نہ تھی، ہر علم والے سے اوپر علم والا ہے۔

(537)۔عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ نَاساً ارْتَدُّوا عَلَى عَهْدِ عَلِيٍّ ﷺ فَأَحْرَقَهُمْ بِالنَّارِ فَبَلَغَ ذَلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ: لَوْ كُنْتُ أَنَا كُنْتُ قَتَلْتُهُمْ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ

فَاقْتُلُوْهُ وَلَمْ اَكُنْ اُحَرِّقُهُمْ لِاَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا تُعَذِّبُوْا بِعَذَابِ اللّٰهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَلِيًّا ؓ فَقَالَ: وَيْحَ ابْنُ عَبَّاسٍ [مستدرك حاكم حديث رقم: ٦٤٠٥]۔

ترجمہ: حضرت عکرمہ ؓ سے روایت ہے کہ سیدنا علی المرتضیٰ ؓ کے زمانے میں لوگ مرتد ہوئے تو آپ نے انہیں آگ سے جلا دیا۔ سیدنا ابن عباس ؓ کو پتا چلا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر میں ہوتا تو ان لوگوں کو ویسے قتل کرتا، اس لیے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو دین اسلام سے مرتد ہوا اسے قتل کردو۔ میں انہیں جلا کر نہ مارتا اس لیے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے: کسی کو اللہ کا عذاب مت دو۔ سیدنا علی المرتضیٰ نے فرمایا: واہ ابن عباس۔

(538)۔عَنْ طَاوٗسٍ قَالَ رُبَّمَا رَأَى ابْنُ عَبَّاسٍ الرَّأْيَ ثُمَّ تَرَكَهٗ [سنن الدارمي:٦٣٤]۔

ترجمہ: حضرت طاؤس تابعی فرماتے ہیں کہ: کئی دفعہ ایسا ہوتا تھا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ایک رائے قائم کرتے تھے مگر بعد میں اس سے رجوع کر لیتے تھے۔

بَابُ الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ

نیکی کا حکم اور برائی کی ممانعت کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ [آل عمران:١١٠] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو۔ وَقَالَ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ [آل عمران:١٠٤] اور فرمایا: تم میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہیے جو اسلام کی دعوت دے۔ وَقَالَ وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ [حم السجدة:٣٣] اور فرمایا: اس سے اچھی بات کس کی ہے جس نے اللہ کی طرف دعوت دی، اور نیک عمل کیے، اور کہا کہ بے شک میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ وَقَالَ اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ الآيه [النحل:١٢٥] اور فرمایا: اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت سے دعوت دو۔ وَقَالَ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ [المائدة:٧٩] اور فرمایا: وہ لوگ انہیں برائی سے منع نہیں کرتے تھے جو بھی کرتے۔ وَقَالَ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ [البقرة:١٨٥] اور فرمایا: اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے۔ وَقَالَ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ [آل عمران:١٥٩] اور فرمایا: یہ اللہ کی

رحمت ہے کہ تم ان پر نرمی کرتے ہو۔ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِيْمٌ [حم:٣٤] اور فرمایا: اچھے طریقے سے تردید کرو، ایسا لگے کہ جس شخص کے اور تمہارے درمیان دشمنی ہے وہ جگری دوست ہو۔ وَقَالَ اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا [الفرقان:٦٣] اور فرمایا: جب ان سے جاہل مخاطب ہوتے ہیں تو یہ انہیں سلام کہہ کر ٹال دیتے ہیں۔ وَقَالَ قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا [التحريم:٦] اور فرمایا: اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ۔ وَقَالَ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِی الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْا اِلَيْهِمْ [التوبة:١٢٢] اور فرمایا: ایسا کیوں نہ ہوا کہ ان کے ہر طبقے سے لوگ دین کی فقہ حاصل کرنے کے لیے نکل پڑتے اور جب واپس آتے تو اپنی قوم کو ڈر سناتے۔

(539)۔عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ ؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ رَاٰی مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ، فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم:١٧٧، ابو داؤد حديث رقم:١١٤٠، ترمذي حديث رقم:٢١٧٢، ابن ماجة حديث رقم:٤٠١٣]۔

ترجمہ: حضرت ابو سعید ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے جو شخص برائی کو دیکھے اسے اپنے ہاتھ سے روکے۔ پھر اگر اس کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنی زبان سے روکے۔ پھر اگر اس کی بھی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنے دل میں برا جانے اور یہ کمزور ترین ایمان ہے۔

(540)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهٖ وَهِیَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْهُمْ وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُ اَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [بخاري حديث رقم:٢٤٠٩، ٢٥٥٤، ٢٥٥٨، ٢٧٥١، ٥١٨٨، ٥٢٠٠، ٧١٣٨، ابو داؤد حديث رقم:٢٩٢٨]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار تم میں سے ہر ایک رعایا والا ہے اور تم میں سے ہر ایک سے اس کی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ عورت اپنے شوہر کے گھر والوں اور بچوں کی نگران ہے اسے ان کے بارے میں پوچھا جائے گا اور آدمی کا غلام اپنے آقا کے مال پر نگران ہے اسے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ خبردار تم میں سے ہر ایک رعایا والا ہے اور تم میں سے ہر ایک سے اس کی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

(541)۔وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِي فَحَفِظَهَا وَوَعَاهَا وَاَدَّاهَا فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَيْرُ فَقِيهٍ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ، ثَلٰثٌ لَا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ ، إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ وَالنَّصِيحَةُ لِلْمُسْلِمِينَ وَلُزُومُ جَمَاعَتِهِمْ، فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيطُ مِنْ وَرَآءِ هِمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمَذِي وَاَبُودَاوٗد وَابْنُ مَاجَةَ [مسند احمد حديث رقم: ٢١٦٤٥ ، ترمذی حديث رقم: ٢٦٥٦ ، ٢٦٥٧ ، ٢٦٥٨ ، ابو داؤد حديث رقم : ٣٦٦٠ ، ابن ماجة حديث رقم: ٢٣٠ ، ٢٣١ ، ٢٣٢ ، سنن الدارمی حديث رقم: ٢٣٤ ، ٢٣٥ ، ٢٣٦]۔ رواه جماعة بالفاظ مختلفة

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ آباد رکھے اس شخص کو جس نے میری بات کو سنا اور اسے یاد رکھا اور آگے پہنچا دیا۔ کتنے ہی علمی نکات رٹنے والے ایسے ہوتے ہیں جنہیں ان نکات کی خود کوئی سمجھ نہیں ہوتی اور کتنے ہی علمی نکات جاننے والے ایسے ہوتے ہیں کہ جب وہ بیان کرتے ہیں تو اگلا ان سے زیادہ فقیہ ہوتا ہے۔ تین چیزیں ایسی ہیں جن میں مسلمان کا دل خیانت نہیں کرتا۔ اللہ کی خاطر مخلصانہ عمل، مسلمانوں کی خیر خواہی اور مسلمانوں کی اکثریت کا ساتھ دینا۔ بس بے شک ان کی دعوت (کی برکت) ان کی پشت پناہی کرتی ہے۔

اَحَادِيثُ الرَّوَافِضِ: عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ الْحَسَنَةُ التَّقِيَّةُ وَالسَّيِّئَةُ الْإِذَاعَةُ رَوَاهُ الْكُلِينِي فِي الْكَافِي فِي بَابِ التَّقِيَّةِ [الاصول من الكافی حديث رقم: ٢٢٣٤] وَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّ تِسعَةَ اَعْشَارِ الدِّينِ فِي التَّقِيَّةِ وَلَا دِينَ لِمَنْ لَا تَقِيَّةَ لَهُ ، وَالتَّقِيَّةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا فِي النَّبِيذِ وَالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ رَوَاهُ الْكُلِينِي فِي الْكَافِي [الاصول من الكافی حديث رقم: ٢٢٣٥] وَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّكُمْ عَلٰى دِينٍ مَنْ كَتَمَهُ اَعَزَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ اَذَاعَهُ اَذَلَّهُ اللّٰهُ رَوَاهُ الْكُلِينِي فِي الْكَافِي فِي بَابِ الْكِتْمَانِ [الاصول من الكافی حديث رقم: ٢٢٥٩]۔

روافض کی احادیث

ترجمہ: حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ نیکی تقیہ یعنی دین کو چھپانے کا نام ہے اور برائی اسے ظاہر کرنا ہے۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں: بے شک دین کے دس حصوں میں سے نو حصے تقیہ ہے۔ جو تقیہ نہیں کرتا اسکا کوئی دین نہیں اور تقیہ ہر چیز میں ہے سوائے نبیذ والی شراب کے اور موزوں پر مسح کرنے کے اور آپ علیہ السلام نے فرمایا: تم لوگ ایسے دین پر ہو کہ جس نے اسے چھپایا اللہ اسے عزت دے گا اور جس نے اسے ظاہر کیا اللہ اسے ذلیل کرے گا۔

اَلدَّعْوَةُ بِالْحِكْمَةِ وَالْمُعَامَلَةُ عَلٰى قَدرِ عُقُولِ النَّاسِ وَضَرُورَتِهِمْ

حکمت کے ذریعے دعوت دینا اور لوگوں سے انکی عقل اور ضرورت کے مطابق پیش آنا

(542)۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ نَحْوَ اَهْلِ الْيَمَنِ قَالَ لَهُ إِنَّكَ تَقْدَمُ عَلٰى قَوْمٍ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ فَلْيَكُنْ اَوَّلَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلٰى اَنْ يُوَحِّدُوا اللّٰهَ ، فَإِذَا عَرَفُوا ذٰلِكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ ، فَإِذَا صَلُّوا فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكٰوةً فِي اَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ غَنِيِّهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فَقِيرِهِمْ فَإِذَا اَقَرُّوا بِذٰلِكَ فَخُذْ مِنْهُمْ وَتَوَقَّ كَرَائِمَ اَمْوَالِ النَّاسِ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حديث رقم: ٧٣٧٢]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ نے معاذ بن جبل کو اہل یمن کی طرف بھیجا تو ان سے فرمایا تم اہل کتاب قوم کی طرف جا رہے ہو۔ پس پہلی چیز جس کی طرف تم انہیں دعوت دو یہ ہے کہ وہ لوگ اللہ کی توحید کو مانیں، پھر جب وہ اسے سمجھ جائیں تو انہیں بتانا کہ اللہ نے دن رات میں ان پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ پھر جب وہ نماز پڑھنے لگ جائیں تو انہیں بتانا کہ اللہ نے ان پر انکے مال میں سے زکوٰۃ فرض کی ہے۔ جو ان کے امیر سے لی جائے اور غریب کو دی جائے۔ پھر جب وہ لوگ اس کا اقرار کر لیں تو ان سے زکوٰۃ وصول کرو اور لوگوں کا اچھا اچھا مال نہ چن لینا۔

(543)۔وَعَنْ اَبِي وَائِلٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُذَكِّرُ النَّاسَ فِي كُلِّ خَمِيسٍ ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَوَدِدْتُ اَنَّكَ ذَكَّرْتَنَا كُلَّ يَوْمٍ ، قَالَ اَمَا إِنَّهُ يَمْنَعُنِي مِنْ ذٰلِكَ اَنِّي اَكْرَهُ اَنْ اُمِلَّكُمْ وَاِنِّي اَتَخَوَّلُكُمْ بِالْمَوْعِظَةِ كَمَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَخَوَّلُنَا بِهَا مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا رَوَاهُ مُسْلِم و الْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ٧١٢٩ ، بخاری حديث رقم: ٧٠]۔

ترجمہ: حضرت ابو وائل فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ لوگوں کو ہر جمعرات کے دن وعظ فرماتے تھے۔ ایک آدمی نے ان سے کہا اے ابو عبدالرحمٰن میں چاہتا ہوں کہ آپ ہمیں ہر روز وعظ و نصیحت کریں۔ فرمایا: میرے لیے اس میں رکاوٹ یہ ہے کہ میں نہیں چاہتا کہ آپ لوگوں کو بیزار کر دوں۔ میں تمہیں کبھی کبھی وعظ کرتا ہوں جس طرح نبی کریم ﷺ ہمیں کبھی کبھی وعظ فرماتے تھے ہمارے اکتا جانے کے پیش نظر۔

(544)۔وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ خَدَمْتُ رَسُولَ اللّٰهِ تِسْعَ سِنِينَ فَمَا اَعْلَمُهُ قَالَ لِي قَطُّ لِمَ

فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا وَلَا عَابَ عَلَيَّ شَيْئاً قَطُّ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٦٠١١،
بخاري حديث رقم:٦٠٣٨]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے نو سال تک رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی ہے۔ میں نہیں جانتا کہ آپ نے مجھے کبھی یہ فرمایا ہو کہ یہ کام تم نے کیوں کیا؟ اور نہ ہی مجھ میں کبھی کوئی عیب نکالا۔

(545)۔وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ فَقَامَ يَبُوْلُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَهْ مَهْ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُزْرِمُوْهُ دَعُوْهُ فَتَرَكُوْهُ حَتّٰى بَالَ، ثُمَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَعَاهُ فَقَالَ لَهٗ إِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِنْ هٰذَا الْبَوْلِ وَلَا الْقَذَرِ وَإِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ اَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَاَمَرَ رَجُلًا مِنَ الْقَوْمِ فَجَاءَ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَشَنَّهٗ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي وَاللَّفْظُ لِمُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٦٦١، بخاري حديث رقم: ٢١٩، ٦٠٢٥، ٦١٢٨،
نسائي حديث رقم:٥٣، ابن ماجة حديث رقم:٥٢٨]۔

ترجمہ: آپ ﷺ ہی سے روایت ہے کہ فرمایا: ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد میں موجود تھے کہ اتنے میں ایک دیہاتی آیا اور مسجد میں پیشاب کرنے لگ گیا۔ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے کہا رک جا، رک جا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کا پیشاب نہ روکو۔ اسے چھوڑ دو۔ انہوں نے اسے چھوڑ دیا حتیٰ کہ وہ پیشاب سے فارغ ہو گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اسے بلایا اور فرمایا یہ مسجدیں اس پیشاب جیسی چیزوں کے لیے نہیں ہوتیں اور نہ ہی نجاست کے لیے ہوتی ہیں۔ یہ تو اللہ کے ذکر کے لیے، نماز کے لیے اور قرآن پڑھنے کے لیے ہوتی ہیں۔ یا جیسے بھی رسول اللہ ﷺ نے اسے سمجھایا۔ پھر آپ ﷺ نے حاضرین میں سے ایک آدمی کو حکم دیا، وہ پانی کا ایک ڈول لایا اور اس پر بہا دیا۔

(546)۔وَعَنْ اَبِي حَازِمٍ قَالَ كُنْتُ خَلْفَ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوةِ فَكَانَ يَمُدُّ يَدَهٗ حَتّٰى تَبْلُغَ إِبْطَهٗ فَقُلْتُ لَهٗ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ مَا هٰذَا الْوُضُوْءُ؟ فَقَالَ يَا بَنِي فَرُّوْخَ اَنْتُمْ هٰهُنَا، لَوْ عَلِمْتُ اَنَّكُمْ هٰهُنَا مَا تَوَضَّأْتُ هٰذَا الْوُضُوْءَ، سَمِعْتُ خَلِيْلِي يَقُوْلُ تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوْءُ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٥٨٦، نسائي حديث رقم:١٤٩،

مسند احمد حديث رقم:٨٨٦٢]۔

ترجمہ: حضرت ابو حازم فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ ﷺ کے پیچھے تھا۔ وہ نماز کے لیے وضو فرما رہے تھے۔ آپ اپنا ہاتھ اتنا بڑھاتے تھے کہ بغلوں تک چلا جاتا تھا۔ میں نے عرض کیا اے ابو ہریرہ یہ کیسا وضو ہے؟ انہوں نے فرمایا اے چوزے کے بچے تم کہاں کھڑے ہو؟ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم لوگ یہاں کھڑے ہو تو میں اس طرح وضو نہ کرتا۔ میں نے اپنے پیارے سجن سے سنا ہے فرمایا: مومن کا زیور وہاں تک پہنچے گا جہاں تک اس کا وضو پہنچتا ہے۔

(547)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤد [ابو داود حديث رقم:٤٨٤٢]۔ ذكره مسلم تعليقاً في مقدمته والحديث صحيح

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا لوگوں سے انکے مرتبے کے مطابق پیش آیا کرو۔

لَاتُفَرِّقُوا اَمْرَ الْاُمَّةِ وَهِيَ جَمِيْعٌ

اس امت کا شیرازہ مت بکھیرو جب یہ متحد ہو

(548)۔عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ لَا حَدَاثَةُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ ثُمَّ لَبَنَيْتُهٗ عَلٰى اَسَاسِ إِبْرَاهِيْمَ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٣٢٤٠، بخاري حديث رقم:١٥٨٥، نسائي حديث رقم:٢٩٠١]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: اگر تیری قوم کے کافر ہو جانے کا ڈر نہ ہوتا میں کعبہ کو گرا دوں۔ پھر اسے بنیاد ابراہیمی پر تعمیر کروں۔

(549)۔وَعَنْ اَبِي بُرْدَةَ ﷺ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ بِي وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ، فَقَالَ يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي وَاللَّفْظُ لِمُسْلِم [مسلم حديث رقم:٤٥٢٦، بخاري حديث رقم:٣٠٣٨، مسند احمد حديث رقم:١٩٧٢١]۔

ترجمہ: حضرت ابو بردہ ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے اور معاذ بن جبل کو یمن بھیجا تو فرمایا: دونوں آسانی کرنا مشکلات پیدا نہ کرنا۔ لوگوں کو خوش رکھنا متنفر نہ کرنا، دونوں ایک جیسی بات کرنا اور اختلاف نہ کرنا۔

(550)۔وَعَنْ اَبِي مُوْسٰى ﷺ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا بَعَثَ اَحَداً مِنْ اَصْحَابِهٖ فِي

بَعْضِ أَمْرِهٖ قَالَ بَشِّرُوا وَلَا تُنَفِّرُوا وَيَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٤٥٢٥ ، بخاري حديث رقم:٦٩ ، ابو داؤد حديث رقم:٤٨٣٥ ، مسند احمد حديث رقم:١٩٥٩١]۔

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے کسی صحابی کو کسی مشن پر روانہ کرتے تو فرماتے خوش رکھو، متنفر نہ کرو اور آسانی پیدا کرو اور مشکلات پیدا مت کرو۔

(551)۔وَعَنْ عَرْفَجَةَ ؓ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ إِنَّهُ سَتَكُونُ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُفَرِّقَ أَمْرَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَهِيَ جَمِيعٌ فَاضْرِبُوهُ بِالسَّيْفِ كَائِنًا مَنْ كَانَ رَوَاهُ مُسْلِم

[مسلم حديث رقم:٤٧٩٦، ابو داؤد حديث رقم:٤٧٦٢ ، نسائي حديث رقم:٤٠٢١]۔

ترجمہ: حضرت عرفجہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا فرمایا: جلد ہی ایسے ایسے معاملات ہوں گے۔تو جو شخص اس امت کا شیرازہ بکھیرنے کا ارادہ کرے جب کہ یہ متحد ہو تو اسے تلوار سے مارو۔خواہ وہ کوئی بھی ہو۔

لَا تَخْتَلِفُوا حَتّٰى تَرَوا فِي الْحَاكِمِ كُفْرًا بَوَاحًا

جب تک حکمران میں کھلا کفر نہ دیکھو، اختلاف نہ کرو

(552)۔عَنْ عَلِيٍّ ؓ قَالَ اقْضُوا كَمَا كُنْتُمْ تَقْضُونَ فَإِنِّي أَكْرَهُ الْاِخْتِلَافَ حَتّٰى يَكُونَ النَّاسُ جَمَاعَةً أَوْ أَمُوتَ كَمَا مَاتَ أَصْحَابِي وَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَرٰى أَنَّ عَامَّةَ مَا يُرْوٰى عَنْ عَلِيٍّ الْكَذِبُ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاري حديث رقم:٣٧٠٧]۔

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ؓ فرماتے ہیں کہ اپنے فیصلے اسی طرح کرتے رہو جس طرح تم پہلے کرتے رہے۔میں اختلاف کو ناپسند کرتا ہوں حتیٰ کہ تمام لوگ ایک جماعت ہو جائیں یا مجھے موت آ جائے جیسا کہ میرے ساتھی فوت ہو چکے ہیں اور امام ابن سیرین کی تحقیق یہ تھی کہ حضرت علی المرتضیٰ ؓ سے منسوب کر کے روایت کی جانے والی اکثر باتیں من گھڑت جھوٹ ہوتی ہیں۔

(553)۔وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ؓ قَالَ دَعَانَا النَّبِيُّ ﷺ فَبَايَعْنَاهُ ، فَكَانَ فِيمَا أَخَذَ عَلَيْنَا ، أَنْ بَايَعَنَا عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي مَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا وَعُسْرِنَا وَيُسْرِنَا وَأَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ ، قَالَ إِلَّا أَنْ تَرَوا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللّٰهِ فِيهِ بُرْهَانٌ رَوَاهُ مُسْلِم

وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٤٧٧١، بخاري حديث رقم:٧٠٥٥]۔

ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامت ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں بلایا اور ہم نے آپ سے بیعت کی۔آپ نے ہم سے جو وعدے لیے ان میں یہ بھی تھا کہ ہم نے اپنی خوشی یا ناخوشی میں، تنگی اور فراخی میں، حالات سے عاجز ہو جانے کے باوجود سننے اور اطاعت کرنے پر بیعت کی اور اس پر کہ ہم حکومتی معاملات کو متنازع نہیں بنائیں گے۔سوائے اس کے کہ تم کھلا کفر دیکھ لو اور تمہارے پاس اس معاملے میں اللہ کی طرف سے واضح دلیل موجود ہو۔

لَا تُسْرِعُوا إِلَى الْحُكْمِ بِالْكُفْرِ

کفر کا فتویٰ دینے میں جلدی نہ کرو

(554)۔وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ؓ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَأَ آيَةً وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ خِلَافَهَا، فَجِئْتُ بِهِ النَّبِيَّ فَأَخْبَرْتُهُ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ وَ قَالَ كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ وَلَا تَخْتَلِفُوا فَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اِخْتَلَفُوا فَهَلَكُوا رَوَاهُ الْبُخَارِيُ [بخاري حديث رقم:٢٤١٠، ٣٤٧٦، ٥٠٦٢]۔

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک آدمی کو ایک آیت پڑھتے سنا۔میں نے نبی کریم ﷺ کو اس کے خلاف پڑھتے ہوئے سنا تھا۔میں اس آدمی کو پکڑ کر نبی کریم ﷺ کے پاس لایا اور آپ کو ساری بات عرض کی۔میں نے آپ ﷺ کے چہرہ اقدس پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھے۔فرمایا: تم دونوں ٹھیک ہو۔اختلاف مت کرو۔تم سے پہلے لوگوں نے اختلاف کیا اور ہلاک ہو گئے۔

(555)۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَيُّمَا امْرِءٍ قَالَ لِأَخِيهِ كَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا إِنْ كَانَ كَمَا قَالَ إِلَّا رَجَعَتْ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٢١٦، بخاري حديث رقم:٦١٠٤، ترمذي حديث رقم:٢٦٣٧]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اپنے کسی بھائی کو کافر کہا ان میں ایک اس کفر کا حقدار ہو گیا۔اگر اس نے صحیح کہا تو صحیح ورنہ وہ کفر اس کی اپنی طرف لوٹ جائے گا۔

كِتَابُ الطَّهَارَةِ

طہارت کی کتاب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ [التوبة: ١٠٨] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس میں ایسے مرد ہیں جو پاک ہونا پسند کرتے ہیں اور اللہ پاک لوگوں کو پسند کرتا ہے۔

بَابُ الْمِيَاهِ

پانیوں کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَ اَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا [الفرقان: ٤٨] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم نے آسمان سے پاک کرنے والا پانی اتارا۔

(556)۔عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ سَئَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيْلَ مِنَ الْمَآءِ فَاِنْ تَوَضَّأْنَا بِهٖ عَطِشْنَا ، اَفَنَتَوَضَّأُ بِمَآءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ الطَّهُوْرُ مَآؤُهُ وَالْحِلُّ مَيْتَتُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ [موطا امام مالك كتاب الطهارة باب الطهور للوضوء حديث رقم: ١٢، موطا امام محمد صفحة ٦٧، ترمذى حديث رقم: ٦٩، ابو داؤد حديث رقم: ٨٣، نسائى حديث رقم: ٥٩، ابن ماجة حديث رقم: ٣٨٦، ٣٨٧، سنن الدارمى حديث رقم: ٧٣٣، مسند احمد حديث رقم: ٨٧٥٦]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال پوچھا۔ عرض کیا یا رسول اللہ ہم سمندر میں سوار ہوتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی رکھتے ہیں۔ اگر ہم اس سے وضو کریں تو پیاسے رہتے ہیں۔ کیا ہم سمندر کے پانی کے ساتھ وضو کر لیا کریں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔

(557)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَآءِ الدَّائِمِ الَّذِيْ لَا يَجْرِيْ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [شرح معانى الآثار للطحاوى ١٣/١، مسلم حديث رقم: ٦٥٦، ٦٥٧، بخارى حديث رقم: ٢٣٩، ابو داؤد حديث رقم: ٦٩، ترمذى حديث رقم: ٦٨، نسائى حديث رقم: ٥٨، مسند احمد حديث رقم: ٨٥٧٩]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص کھڑے پانی میں پیشاب نہ کرے جو چل نہ رہا ہو۔ پھر اسی میں غسل کرے گا۔

(558)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهٖ فَلْيَغْسِلْ يَدَهٗ قَبْلَ اَنْ يُّدْخِلَهَا فِيْ وَضُوْئِهٖ ، فَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَا يَدْرِيْ اَيْنَ بَاتَتْ يَدُهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم: ٥٦٠، بخارى حديث رقم: ١٦٢، ابو داؤد حديث رقم: ١٠٤، نسائى حديث رقم: ٨٦]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنی نیند سے جاگے تو اپنے وضو کے برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے ہاتھ دھولے۔ تم میں سے کسی کو کچھ معلوم نہیں کہ اسکے ہاتھ نے رات کہاں گزاری۔

(559)۔وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ فِيْ رَكْبٍ فِيْهِمْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ حَتّٰى وَرَدُوْا حَوْضًا ، فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ لِصَاحِبِ الْحَوْضِ يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ هَلْ تَرِدُ حَوْضَكَ السِّبَاعُ ؟ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ لَا تُخْبِرْنَا ، فَاِنَّا نَرِدُ عَلَى السِّبَاعِ وَتَرِدُ عَلَيْنَا [موطا امام مالككتاب الطهارة باب الطهور للوضوء حديث رقم: ١٤، موطا امام محمد صفحة ٦٦]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن حاطب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ ایک وفد کے ساتھ نکلے جس میں عمرو بن عاص ؓ بھی تھے۔ حتیٰ کہ سب ایک حوض پر پہنچے۔ حضرت عمرو بن عاص نے حوض کے مالک سے فرمایا: اے صاحب حوض! کیا تیرے حوض پر درندے آتے رہتے ہیں؟ حضرت عمر بن خطاب نے اسے فرمایا اے صاحب حوض! ہمیں مت بتاؤ ہم درندوں والے حوض پر جاتے رہتے ہیں اور وہ ہمارے حوض پر آتے رہتے ہیں۔

(560)۔وَعَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَكَانَتْ تَحْتَ ابْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَكَبَتْ لَهٗ وَضُوْءً ، فَجَآءَتْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ مِنْهُ فَاَصْغٰى لَهَا الْاِنَآءَ حَتّٰى شَرِبَتْ ، قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَاٰنِيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ ، فَقَالَ اَتَعْجَبِيْنَ يَا ابْنَةَ اَخِيْ ؟ قَالَتْ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ ، اِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ وَالطَّوَّافَاتِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ [ترمذى حديث رقم: ٩٢، ابو داؤد حديث رقم: ٧٥، نسائى حديث رقم: ٦٨، ابن ماجة حديث رقم: ٣٦٧، سنن الدارمى حديث رقم: ٧٤٠، موطا امام مالك كتاب الطهارةباب الطهور للوضوء

حدیث رقم:۱۳، مسند احمد ۵/۳۰۳ حدیث رقم:۲۲۶۴۱، شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۱۷]۔ اَلْحَدِیْثُ صَحِیْحٌ

ترجمہ: حضرت کبشہ بنت کعب بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جو ابن ابی قتادہ کی زوجہ تھیں کہ حضرت ابو قتادہ ان کے گھر آئے۔ انہوں نے انہیں وضو کرایا۔ اس دوران بلی آئی اور وہ اس میں سے پینے لگی۔ ابو قتادہ نے برتن اس کے سامنے کر دیا حتیٰ کہ اس نے پی لیا۔ حضرت کبشہ کہتی ہیں کہ ابو قتادہ نے دیکھا میں انہیں گھور کر دیکھ رہی تھی۔ انہوں نے فرمایا اے بھتیجی تم حیران ہو رہی ہو؟ میں نے کہا جی ہاں۔ فرمایا بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ یہ نجس نہیں ہوتی۔ یہ تمہارے گھر میں آنے جانے والے مردوں اور عورتوں میں سے ہے۔

(561)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُ [مسلم حدیث رقم:۷۳۱، بخاری حدیث رقم:۲۵۰]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ ﷺ ایک ہی برتن میں غسل کرتے تھے۔

(562)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ قَالَ كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّؤُوْنَ جَمِيْعًا فِیْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ [موطا امام محمد صفحة ٦١]۔ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں شوہر اور بیویاں اکٹھے وضو کرتے تھے۔

(563)۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلسِّنَّوْرُ سَبُعٌ رَوَاهُ الدَّارقُطْنِی [سنن الدار قطنی حدیث رقم:۱۷۶]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بلی درندہ ہے۔

(564)۔ وَعَنْهُ قَالَ سُؤْرُ الْهِرَّةِ يُهْرَاقُ وَيُغْسَلُ الْاِنَاءُ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ الطَّحَاوِی [شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۱۸]۔ سؤر الهرة مكروه استعماله مع وجود غيره

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بلی کا جھوٹا بہا دیا جائے اور برتن ایک یا دو مرتبہ دھو دیا جائے۔

(565)۔ وَعَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيُهْرِقْهُ وَلْيَغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ ابْنُ عَدِیٍّ وَرَوَی الدَّارقُطْنِی عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ نَحْوَهُ مَرْفُوْعًا بِسَنَدٍ ضَعِيْفٍ وَ مَوْقُوْفًا عَلٰی اَبِیْ هُرَيْرَةَ ؓ بِسَنَدٍ حَسَنٍ [ابن عدی ۲/۳۶۶، سنن الدارقطنی حدیث رقم:۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۳، ۱۹۴، السنن الکبریٰ للبیہقی ۱/۲۴۰، شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۲۱]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے برتن میں سے کتا لاک لے تو اسے بہا دے اور برتن کو تین مرتبہ دھوئے۔

(566)۔ وَكَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ ؓ يَرٰی اَنَّ الثَّلٰثَ يُطَهِّرُ الْاِنَاءَ مِنْ وُلُوْغِ الْكَلْبِ فِيْهِ رَوَاهُ الطَّحَاوِی [شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۲۱]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ کی تحقیق یہ تھی کہ کتے کے جھوٹے برتن کو تین مرتبہ دھونا پاک کر دیتا ہے۔

(567)۔ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ اَنَّهُ كَانَ اِذَا حَدَّثَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ فَقِيْلَ لَهُ اَهٰذَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ؟ فَقَالَ كُلُّ حَدِيْثِ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ؓ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ وَاِنَّمَا كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ لِاَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ لَمْ يَكُنْ يُحَدِّثُهُمْ اِلَّا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ رَوَاهُ الطَّحَاوِی [شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۱۹]۔

ترجمہ: حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ جب حضرت ابو ہریرہ ؓ سے کوئی روایت بیان کرتے تو آپ سے پوچھا جاتا کہ یہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے؟ وہ فرماتے ابو ہریرہ ؓ کی ہر بات نبی کریم ﷺ سے لی گئی ہوتی ہے، وہ یہ بات اس لیے کرتے تھے کہ ابو ہریرہ انہیں ہر بات نبی کریم ﷺ ہی کی بتاتے تھے۔

(568)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دُبِغَ الْاِهَابُ فَقَدْ طَهُرَ رَوَاهُ الْاِمَامُ الْاَعْظَمُ وَمُسْلِمٌ [مسند امام اعظم:۳۷، مسلم حدیث رقم:۸۱۲]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب چمڑے کو رنگ لیا گیا تو پاک ہو گیا۔

(569)۔ وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَاَلَتِ امْرَاَةٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِحْدَانَا اِذَا اَصَابَ ثَوْبَهَا الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَصَابَ ثَوْبَ اِحْدَاكُنَّ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ، فَلْتَقْرُصْهُ، ثُمَّ لِتَنْضَحْهُ بِمَاءٍ، ثُمَّ لِتُصَلِّ فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُ [مسلم حدیث رقم:۶۷۵، بخاری حدیث رقم:۲۲۷، ۳۰۷، ابو داؤد حدیث رقم:۳۶۱، نسائی حدیث رقم:۳۹۴، ابن ماجة حدیث رقم:۶۲۹]۔

ترجمہ: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ کیا حکم ہے جب ہم میں سے کسی عورت کے کپڑے پر حیض کا خون لگ جائے تو کیا کرے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے کپڑے پر حیض کا خون لگ جائے تو وہ اسے مل دے پھر وہ اسے پانی کے ساتھ دھو کر

پاک کرے پھر نماز پڑھ لے۔

(570)۔وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ، فَقَالَتْ كُنْتُ اَغْسِلُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَيَخْرُجُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَاَثَرُ الْغَسْلِ فِي ثَوْبِهِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ٦٧٢، بخاري حديث رقم: ٢٣٠، ابو داؤد حديث رقم: ٣٧٣، ترمذي حديث رقم: ١١٧، نسائي حديث رقم: ٢٩٥، ابن ماجة حديث رقم: ٥٣٦، مسند احمد حديث رقم: ٢٥١٥١]۔

ترجمہ: حضرت سلیمان بن یسار فرماتے ہیں کہ میں نے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منی کے بارے میں پوچھا جو کپڑے کو لگ جاتی ہے، تو فرمایا میں اسے رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے دھو دیتی تھی۔ آپ نماز کے لیے نکلتے اور دھلائی کا نشان آپ کے کپڑے پر موجود ہوتا تھا۔

(571)۔وَعَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا اَتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيرٍ لَمْ يَاْكُلِ الطَّعَامَ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاَجْلَسَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي حَجْرِهِ فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهِ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ٦٦٥، بخاري حديث رقم: ٢٢٣، ابو داؤد حديث رقم: ٣٧٤، ترمذي حديث رقم: ٧١، ابن ماجة حديث رقم: ٥٢٤، نسائي حديث رقم: ٣٠٢، موطا امام مالك كتاب الطهارة حديث رقم: ١١٠]۔

ترجمہ: حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اپنا چھوٹا بچہ لے کر جس نے ابھی تک کھانا شروع نہیں کیا تھا، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنی گود مبارک میں بٹھایا۔ اس نے آپ ﷺ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا۔ آپ ﷺ نے پانی منگوایا اور بہا دیا اور اسے دھویا نہیں۔

رِوَايَةُ الرَّوَافِضِ: سُئِلَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ جِلْدِ الْخِنْزِيرِ يُجْعَلُ دَلْوًا يُسْتَقٰى بِهِ الْمَاءُ، فَقَالَ لَا بَاْسَ رَوَاهُ فِي مَنْ لَا يَحْضُرُهُ الْفَقِيهُ [من لا يحضره الفقيه حديث رقم: ١٤]۔

روافض کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے خنزیر کی جلد کے بارے میں پوچھا گیا کہ آیا اس کا ڈول بنایا جا سکتا ہے جس کے ذریعے پانی نکالا جائے تو فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔

بَابُ آدَابِ الْخَلَاءِ

بیت الخلا کے آداب کا باب

(572)۔عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِتَّقُوا اللَّاعِنَيْنِ، قَالُوا وَمَا اللَّاعِنَانِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ الَّذِي يَتَخَلّٰى فِي طَرِيقِ النَّاسِ اَوْ فِي ظِلِّهِمْ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٦١٨، ابو داؤد حديث رقم: ٢٥، مسند احمد حديث رقم: ٨٨٧٥]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو دھتکارے ہوؤں سے بچو۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ دھتکارے ہوئے کون ہیں۔ فرمایا: جو لوگوں کے راستے میں پاخانہ کرتے ہیں یا انکے سائے میں۔

(573)۔وَعَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اَرَادَ الْبَرَازَ انْطَلَقَ حَتّٰى لَا يَرَاهُ اَحَدٌ رَوَاهُ اَبُو دَاؤد [ابو داؤد حديث رقم: ٢، ابن ماجة حديث رقم: ٣٣٥]۔ اَلْحَدِيثُ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو اتنا دور تک چلے جاتے حتی کہ آپ کو کوئی بھی نہ دیکھتا۔

(574)۔وَعَنْ سَلْمَانَ ؓ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ لِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ اَوْ نَسْتَنْجِيَ بِالْيَمِينِ اَوْ اَنْ نَسْتَنْجِيَ بِاَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ اَوْ اَنْ نَسْتَنْجِيَ بِرَجِيعٍ اَوْ بِعَظْمٍ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٦٠٦، ترمذي حديث رقم: ١٦، نسائي حديث رقم: ٤١، ابو داؤد حديث رقم: ٧، ابن ماجة حديث رقم: ٣١٦، مسند احمد حديث رقم: ٢٣٧٨١]۔

ترجمہ: حضرت سلمان ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں قضائے حاجت کے وقت یا پیشاب کے وقت قبلہ رخ ہونے، یا دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے یا تین پتھروں سے کم کے ساتھ استنجا کرنے یا اونٹ کی لید یا ہڈی کے ساتھ استنجا کرنے سے منع فرمایا۔

(575)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ، مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِي [مسلم حديث رقم: ٥٦٢، بخاري حديث رقم: ١٦١، نسائي حديث رقم: ٨٨، ابن ماجة حديث رقم: ٤٠٩، ترمذي حديث رقم: ٢٧، دارمي حديث رقم: ٧٠٧، موطا امام مالك كتاب الطهارة حديث رقم: ٣، مسند احمد حديث رقم: ٧٢٤٠]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ڈھیلا استعمال کیا وہ طاق تعداد میں ڈھیلے استعمال کرے جس نے ایسا کیا اس نے اچھا کیا اور جس نے ایسا نہ کیا تو کوئی حرج نہیں۔

(576)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي جُحْرٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [ابو داؤد حدیث رقم: ٢٩، نسائی حدیث رقم: ٣٤، مسند احمد حدیث رقم: ٢٠٨٠٣]۔ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن سرجس ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص بل میں پیشاب ہرگز نہ کرے۔

(577)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكُمْ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَبُوْلُ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُوْهُ، مَا كَانَ يَبُوْلُ اِلَّا قَاعِدًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ [مسند احمد حدیث رقم: ٢٥٦٥١، ترمذی حدیث رقم: ١٢، نسائی حدیث رقم: ٢٩، ابن ماجة حدیث رقم: ٣٠٧]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جس نے تم سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر پیشاب فرماتے تھے اس کی تصدیق مت کرنا۔ آپ ﷺ صرف اور صرف بیٹھ کر پیشاب فرماتے تھے۔

(578)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي مُسْتَحَمِّهٖ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ اَوْ يَتَوَضَّأُ فِيْهِ فَاِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَكَذَا فِي التِّرْمِذِيِّ وَالنَّسَائِيِّ [ابو داؤد حدیث رقم: ٢٧، ترمذی حدیث رقم: ٢١، نسائی حدیث رقم: ٣٦، ابن ماجة حدیث رقم: ٣٠٤]۔ اَلْحَدِيْثُ ثَابِتٌ اِلٰی قَوْلِهٖ ﷺ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مغفل ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اپنے غسل خانے میں پیشاب نہ کرے پھر اسی میں غسل کرے یا وضو کرے۔ عام طور پر وسواس اسی سے پیدا ہوتے ہیں۔

(579)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ يَقُوْلُ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حدیث رقم: ٨٣١، بخاری حدیث رقم: ١٤٢، ابو داؤد حدیث رقم: ٤، ترمذی حدیث رقم: ٥، نسائی حدیث رقم: ١٩، ابن ماجة حدیث رقم: ٢٩٨، سنن الدارمی حدیث رقم: ٦٧٣، مسند احمد حدیث رقم: ١١٩٥٣]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو فرماتے: اے اللہ میں خباثت اور خبیثوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

(580)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ، غُفْرَانَكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ [ترمذی حدیث رقم: ٧، ابن ماجة حدیث رقم: ٣٠٠، ابو داؤد حدیث رقم: ٣٠، سنن الدارمی حدیث رقم: ٦٨٤، مسند احمد حدیث رقم: ٢٥٢٧٤]۔ اَلْحَدِيْثُ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء سے باہر نکلتے تو فرماتے تھے: میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں۔

(581)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنِّي الْاَذٰى وَعَافَانِيْ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حدیث رقم: ٣٠١]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء سے باہر نکلتے تو فرماتے تھے: اللہ کا شکر ہے جس نے مجھ سے اذیت کو دور فرمایا اور مجھے آسائش بخشی۔

(582)۔ وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ وَجَابِرٍ وَاَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ لَمَّا نَزَلَتْ فِيْهِ رِجَالٌ يُحِبُّوْنَ اَنْ يَتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ، اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَثْنٰى عَلَيْكُمْ فِي الطُّهُوْرِ فَمَا طُهُوْرُكُمْ؟ قَالُوْا نَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوةِ وَنَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَنَسْتَنْجِيْ بِالْمَاءِ، فَقَالَ فَهُوَ ذَاكَ فَعَلَيْكُمُوْهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حدیث رقم: ٣٥٥]۔ اَلْحَدِيْثُ ضَعِيْفٌ وَشَوَاهِدُهٗ صَحِيْحَةٌ

ترجمہ: حضرت ابو ایوب انصاری، حضرت جابر اور حضرت انس رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی فِيْهِ رِجَالٌ يُحِبُّوْنَ اَنْ يَتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے گروہ انصار بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہاری پاکیزگی کی تعریف فرمائی ہے۔ تمہارا پاکیزگی کا طریقہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا ہم نماز کے لیے نیا وضو کرتے ہیں اور جنابت کا غسل کرتے ہیں اور پانی سے استنجا کرتے ہیں۔ فرمایا: وہ یہی ہے اسی طرح کرتے رہو۔

بَابُ الْوُضُوْءِ

وضو کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ الْآيَه [المائدہ: ٦] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اپنے مونہوں کو دھولیا کرو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت، اور اپنے سروں کا مسح کرلیا کرو اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں سمیت۔

(583)۔عَنْ عُثْمَانَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِهٖ رَوَاهُ مُسْلِم وَاَحْمَد [مسلم حدیث رقم: ٥٧٨، مسند احمد حدیث رقم: ٤٧٨، شعب الایمان للبیهقی حدیث رقم: ٢٧٣١]۔

ترجمہ: حضرت عثمان ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا اس کے جسم سے گناہ نکل گئے حتیٰ کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل گئے۔

(584)۔وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِىْ لَاَمَرْتُهُمْ بِتَاْخِيْرِ الْعِشَآءِ وَبِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِى [مسلم حدیث رقم: ٥٨٩، بخاری حدیث رقم: ٨٨٧، ٧٢٤٠، ترمذی حدیث رقم: ٢٢، ابو داؤد حدیث رقم: ٤٦، ابن ماجة حدیث رقم: ٢٨٧، مسند احمد حدیث رقم: ٧٣٥٨، شعب الایمان للبیهقی حدیث رقم: ٢٧٦٩، ٢٧٧١]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے یہ فکر نہ ہوتی کہ میری امت پر گراں گزرے گا تو میں انہیں عشاء کی نماز تاخیر سے پڑھنے کا حکم دیتا اور ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

(585)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِىُّ ﷺ لَا يَرْقُدُ مِنْ لَيْلٍ وَلَا نَهَارٍ فَيَسْتَيْقِظُ اِلَّا يَتَسَوَّكُ قَبْلَ اَنْ يَتَوَضَّاَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗد [ابو داؤد حدیث رقم: ٥٧، مسند احمد حدیث رقم: ٢٥٣٢٧]۔ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ رات میں یا دن میں جب بھی سو کر جاگتے تھے تو وضو سے پہلے مسواک فرماتے تھے۔

(586)۔وَعَنْهَا رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ وَمَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبُخَارِىُّ وَالدَّارِمِىُّ وَالنَّسَائِى [مسند احمد حدیث رقم: ٢٤٢٥٨، بخاری كِتَابُ الصَّوْمِ، بَابُ: ٢٧ السِّوَاكِ الرَّطْبِ وَالْيَابِسِ لِلصَّائِمِ، سنن النسائی حدیث رقم: ٥، سنن الدارمی حدیث رقم: ٦٨٨، شعب الایمان للبیهقی حدیث رقم: ٢٧٨٤]۔ سَنَدُهٗ صَحِيْحٌ

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسواک منہ کو پاک کرنے اور رب کو راضی کرنے کا ذریعہ ہے۔

(587)۔وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَفْضُلُ الصَّلٰوةُ الَّتِىْ يُسْتَاكُ لَهَا عَلَى الصَّلٰوةِ الَّتِىْ لَا يُسْتَاكُ لَهَا سَبْعِيْنَ ضِعْفًا رَوَاهُ الْبَيْهَقِىُّ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [مسند احمد حدیث رقم: ٢٦٣٩٤، شعب الایمان للبیهقی حدیث رقم: ٢٧٧٣، ٢٧٧٤]۔ اَلْحَدِيْثُ ضَعِيْفٌ

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نماز کے لیے مسواک کیا جاتا ہے وہ اس نماز سے ستر گنا افضل ہے جس کے لیے مسواک نہیں کیا جاتا۔

(588)۔وَعَنْ عُثْمَانَ ﷺ اَنَّهٗ تَوَضَّاَ فَاَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ ثَلٰثًا، ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلٰثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلٰثًا، ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى ثَلٰثًا، ثُمَّ الْيُسْرٰى ثَلٰثًا، ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِىْ هٰذَا رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِى [مسلم حدیث رقم: ٥٣٩، بخاری حدیث رقم: ١٥٩، ابو داؤد حدیث رقم: ١٠٦، نسائی حدیث رقم: ٨٥، مسند احمد حدیث رقم: ٤٨٠]۔

ترجمہ: حضرت عثمان غنی ﷺ فرماتے ہیں کہ انہوں نے وضو کیا اور اپنے ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی بہایا۔ پھر کلی کی اور ناک جھاڑی پھر تین مرتبہ اپنا منہ دھویا، پھر اپنا دایاں ہاتھ کہنی سمیت تین بار دھویا، پھر اپنا بایاں ہاتھ کہنی سمیت تین بار دھویا۔ پھر سر کا مسح کیا، پھر اپنا دایاں پاؤں ٹخنے سمیت تین بار دھویا، پھر بایاں پاؤں ٹخنے سمیت تین بار دھویا۔ پھر فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے میرے اس وضو کی طرح وضو فرمایا۔

(589)۔وَعَنْ عَلِىٍّ ﷺ اَنَّهٗ تَوَضَّاَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ هٰذَا طُهُوْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمَذِىُّ [شرح معانی الآثار للطحاوی ١/٢٦، ابو داؤد حدیث رقم: ١١١، ١١٤، ١١٦، ترمذی حدیث رقم: ٤٨، ٤٩، سنن النسائی حدیث رقم: ٩٦]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ﷺ کے بارے میں روایت ہے کہ آپ نے تین تین بار اعضاء دھو کر وضو فرمایا۔ پھر فرمایا: یہ رسول اللہ ﷺ کا وضو ہے۔

(590)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي صِفَةِ الْوُضُوْءِ قَالَ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأَدْخَلَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّاحَتَيْنِ فِي أُذُنَيْهِ وَمَسَحَ بِإِبْهَامَيْهِ ظَاهِرَ أُذُنَيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِي [ابو داؤد حديث رقم:١٣٥ ، نسائی حديث رقم:١٤٠ ، ابن ماجة حديث رقم:٤٢٢]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے وضو کے طریقے کے بارے میں مروی ہے کہ پھر آپ نے اپنے سر کا مسح فرمایا اور اپنی دونوں شہادت کی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈالیں اور اپنے انگوٹھوں کے ساتھ کانوں کے باہر کے حصے پر مسح فرمایا۔

(591)۔وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَابْدَأُوْا بِمَيَامِنِكُمْ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حديث رقم:٤١٤١ ، مسند احمد حديث رقم:٨٦٧٣ ، ابن ماجة حديث رقم:٤٠٢]۔ إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم وضو کرو تو اپنے دائیں اعضاء سے شروع کرو۔

(592)۔وَعَنْ لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْأَصَابِعِ وَبَالِغْ فِي الْاِسْتِنْشَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ صَائِمًا رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِي وَالنَّسَائِي وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حديث رقم:١٤٢ ، ترمذی حديث رقم:٧٨٨ ، نسائی حديث رقم:٨٧ ، ابن ماجة حديث رقم:٤٠٧]۔

ترجمہ: حضرت لقیط بن صبرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اعضاء کو بھر بھر کے وضو کرو۔ اور انگلیوں کے درمیان خلال کرو۔ اور ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرو سوائے اس کے کہ تم روزے سے ہو۔

(593)۔وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلَاثًا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيْتُ فِي خَيْشُوْمِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٥٦٤ ، بخاری حديث رقم:٣٢٩٥ ، نسائی حديث رقم:٩٠]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نیند سے اٹھے تو

تین بار ناک میں پانی ڈالے۔ بے شک شیطان اس کے نتھنوں میں رات گزارتا ہے۔

(594)۔وَعَنْ عُثْمَانَ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ فِي الْوُضُوْءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِي [ترمذی حديث رقم:٣١ ، ابن ماجة:٤٣٠ ، سنن الدارمی حديث رقم:٧٠٨]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت عثمان ﷺ سے مروی ہے نبی کریم ﷺ وضو میں اپنی داڑھی مبارک میں خلال فرماتے تھے۔

(595)۔وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ أَوْ فَيُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ، ثُمَّ يَقُوْلُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ وَفِي رِوَايَةٍ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ، إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ ، يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَزَادَ التِّرْمِذِي اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ [مسلم حديث رقم:٥٥٣ ، ترمذی حديث رقم:٥٥ ، نسائی حديث رقم:١٤٨ ، ابن ماجة حديث رقم:٤٧٠]۔

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص جب اچھی طرح مبالغے کے ساتھ وضو کرتا ہے پھر کہتا ہے أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ ایک روایت میں وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ کا اضافہ بھی ہے۔ تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں۔ جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔

امام ترمذی علیہ الرحمہ نے ان الفاظ کا اضافہ بھی فرمایا ہے: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ یعنی اے میرے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں میں سے اور پاک ہونے والوں میں سے کر دے۔

(596)۔عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِي هٰذَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ رواه البخاری [البخاری حديث رقم: ١٥٩ ، مسلم حديث رقم: ٥٣٨ ، ٥٣٩ ، ابو داؤد حديث رقم: ١٠٦]۔

ترجمہ: حضرت عثمان غنی ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میرے اس وضو جیسا وضو کیا پھر دو رکعتیں پڑھیں جن میں اپنے آپ سے باتیں نہ کرتا رہا ہو، اس کے تمام گناہ معاف ہو گئے۔

(597)۔وَعَنْ ثَوْبَانَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِسْتَقِيْمُوْا وَلَنْ تُحْصُوْا وَاعْلَمُوْا أَنَّ خَيْرَ

اَعْمَالِكُمُ الصَّلٰوةُ وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوءِ اِلَّا مُؤْمِنٌ رَوَاهُ مَالِكٌ وَ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَهْ وَالدَّارِمِي [موطا امام مالك كتاب الطهارة حديث رقم:٣٦ ، ابن ماجة حديث رقم:٢٧٧ ، سنن الدارمي حديث رقم:٦٥٩، مسند احمد حديث رقم:٢٢٤٩٥]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت ثوبان ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: استقامت اختیار کرو اور یہ تمہارے بس کا کام نہیں۔ اور جان لو کہ تمہارے اعمال میں سب سے اچھا عمل نماز ہے اور وضو میں ہمیشہ کوئی بھی نہیں رہتا سوائے مومن کے۔

(598)۔وَعَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ : بَالَ جَرِيْرٌ ، ثُمَّ تَوَضَّأَ ، وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ، فَقِيْلَ : تَفْعَلُ هٰذَا؟ فَقَالَ : نَعَمْ ، رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَالَ ، ثُمَّ تَوَضَّأَ ، وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٦٢٢ ، ٦٢٣ ، بخاري حديث رقم:٣٨٧ ، ابو داؤد حديث رقم:١٥٤، ترمذي حديث رقم:٩٣ ، نسائي حديث رقم:١١٨ ، ٧٧٤ ، ابن ماجة حديث رقم:٥٤٣]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ مُتَوَاتِرٌ

ترجمہ: حضرت ہمام بن حارث فرماتے ہیں کہ حضرت جریر ﷺ نے پیشاب کیا، پھر وضو فرمایا، اور اپنے موزوں پر مسح کیا، آپ سے کہا گیا کیا آپ ایسا کرتے ہیں؟ تو فرمایا: ہاں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے پیشاب فرمایا، پھر وضو فرمایا، اور اپنے موزوں پر مسح فرمایا۔

اَلتَّائِيْدُ مِنْ كُتُبِ الرَّوَافِضِ :عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ جَلَسْتُ اَتَوَضَّأُ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ اِبْتَدَءْتُ فِي الْوُضُوءِ فَقَالَ لِي تَمَضْمَضْ وَاسْتَنْشِقْ وَاسْتَنَّ ثُمَّ غَسَلْتُ وَجْهِي ثَلَاثًا فَقَالَ يُجْزِيْكَ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرَّتَانِ قَالَ فَغَسَلْتُ ذِرَاعَيَّ فَمَسَحْتُ بِرَأْسِي مَرَّتَيْنِ فَقَالَ قَدْ يُجْزِيْكَ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرَّةُ وَ غَسَلْتُ قَدَمَيَّ فَقَالَ لِي يَا عَلِيُّ خَلِّلْ بَيْنَ الْاَصَابِعِ لَا تُخَلَّلْ بِالنَّارِ رَوَاهُ فِي الْاِسْتِبْصَارِ [الاستبصار حديث رقم:١٩٦]۔

وَعَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ اِنْ نَسِيْتَ فَغَسَلْتَ ذِرَاعَيْكَ قَبْلَ وَجْهِكَ فَاَعِدْ غَسْلَ وَجْهِكَ ثُمَّ اغْسِلْ ذِرَاعَيْكَ بَعْدَ الْوَجْهِ فَاِنْ بَدَءْتَ بِذِرَاعِكَ الْاَيْسَرِ قَبْلَ الْاَيْمَنِ فَاَعِدْ غَسْلَ الْاَيْمَنِ ثُمَّ اغْسِلِ الْيَسَارَ وَ اِنْ نَسِيْتَ مَسْحَ رَأْسِكَ حَتّٰى تَغْتَسِلَ رِجْلَيْكَ فَامْسَحْ

رَأْسَكَ ثُمَّ اغْسِلْ رِجْلَيْكَ رَوَاهُ فِي الْاِسْتِبْصَارِ [الاستبصار حديث رقم:٢٢٧]۔

روافض کی کتابوں سے تائید

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں وضو کرنے کے لیے بیٹھا۔ جب میں نے ابتداء کی تو رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور فرمایا: کلی کر، ناک میں پانی ڈال اور مسواک کر۔ پھر میں نے تین مرتبہ اپنا چہرہ دھویا، فرمایا: یہ تیرے لیے دو مرتبہ بھی کافی ہے۔ پھر میں نے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے، پھر میں نے دو مرتبہ اپنے سر کا مسح کیا۔ فرمایا: یہ تیرے لیے ایک مرتبہ ہی کافی ہے اور میں نے اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔ پھر مجھے فرمایا: اے علی! انگلیوں کے درمیان خلال کر۔ آگ سے خلال دیے جانے سے بچ جاؤ گے۔

حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: اگر تو بھول جائے اور اپنے منہ سے پہلے اپنے بازو دھولے تو اپنا چہرہ دوبارہ دھو پھر چہرے کے بعد اپنے بازو دھو۔ اگر تو دائیں بازو کی بجائے بائیں بازو سے شروع کر بیٹھے تو دائیں ہاتھ کو دوبارہ دھو پھر اس کے بعد بائیں کو دھو اور اگر تو اپنے سر کا مسح بھول جائے حتیٰ کہ اپنے دونوں پاؤں دھو ڈالے تو اب اپنے سر کا مسح کر اور اس کے بعد پاؤں دھو۔

نَوَاقِضُ الْوُضُوءِ

وضو توڑنے والی چیزیں

(599)۔عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ مَنْ اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٥٣٧ ، بخاري حديث رقم:١٣٥، ابو داؤد حديث رقم:٦٠، ترمذي حديث رقم:٧٦]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ریاح خارج کی اس کی نماز قبول نہیں ہوگی جب تک وضو نہ کرے۔

(600)۔وَعَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَكُنْتُ اَسْتَحْيِي اَنْ اَسْئَلَ النَّبِيَّ ﷺ لِمَكَانِ ابْنَتِهِ ، فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ فَسَاَلَهُ ، فَقَالَ يَغْسِلُ ذَكَرَهُ وَيَتَوَضَّأُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي وَالطَّحَاوِي [مسلم حديث رقم:٦٩٥ ، بخاري حديث رقم:١٣٢، نسائي حديث رقم:١٥٧، مسند احمد حديث رقم:٦٠٨، شرح معاني الآثار للطحاوي ٣٨/١]۔

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ؓ فرماتے ہیں کہ میں ایسا مرد تھا کہ میری مذی بہت نکلتی تھی۔ میں نبی کریم ﷺ سے پوچھنے میں حیاء محسوس کرتا تھا کیونکہ آپ ﷺ کی شہزادی میرے نکاح میں تھی۔ میں نے مقداد سے کہا تو انہوں نے آپ ﷺ سے پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنا ذکر دھولے پھر وضو کرلے۔

(601)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْوُضُوْءَ عَلٰی مَنْ نَامَ مُضْطَجِعاً ، فَاِنَّهٗ اِذَا اضْطَجَعَ ، اِسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ اَبُوْدَاوٗدَ [ترمذی حدیث رقم:۷۷، ابو داؤد حدیث رقم:۲۰۲، مسند احمد حدیث رقم:۲۳۱۹]۔ صَحِیْحٌ

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وضو اس شخص کے لیے ضروری ہے جو لیٹ کر سو گیا۔ جب وہ لیٹ گیا تو اس کے جوڑ ڈھیلے پڑ گئے۔

(602)۔ وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِیٍّ ؓ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَنْ مَسِّ الرَّجُلِ ذَكَرَهٗ بَعْدَ مَا يَتَوَضَّأُ ، قَالَ وَهَلْ هُوَ اِلَّا بِضْعَةٌ مِنْهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حدیث رقم:۱۸۲، ترمذی حدیث رقم:۸۵، نسائی حدیث رقم:۱۶۵، ابن ماجۃ حدیث رقم:۴۸۳، مسند احمد حدیث رقم:۱۶۲۹۲]۔ صَحِیْحٌ وَشَوَاهِدُهٗ كَثِيْرَةٌ

ترجمہ: حضرت طلق بن علی ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے آدمی کے وضو کرنے کے بعد اپنے ذکر کو چھونے کے بارے میں سوال کیا گیا۔ فرمایا یہ اسی کے جسم کا حصہ ہی تو ہے۔

(603)۔ وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ خَمْسَةٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْهُمْ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَحُذَيْفَةُ ابْنُ الْيَمَانِ وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَرَجُلٌ آخَرُ اَنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرَوْنَ فِیْ مَسِّ الذَّكَرِ وُضُوْءً رَوَاهُ الطَّحَاوِیُّ وَفِيْهِ آثَارٌ كَثِيْرَةٌ [شرح معانی الآثار للطحاوی ۶۳/۱]۔

ترجمہ: حضرت حسن نے رسول اللہ ﷺ کے پانچ صحابہ سے روایت فرمایا ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبداللہ بن مسعود، حذیفہ ابن یمان، عمران بن حصین اور ایک اور صحابی ہیں۔ یہ سب کے سب ذکر کو چھونے سے وضو ضروری نہیں سمجھتے تھے۔ اس موضوع پر کثرت سے احادیث موجود ہیں۔

(604)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ يُقَبِّلُ بَعْضَ اَزْوَاجِهٖ ثُمَّ يُصَلِّیْ وَلَا يَتَوَضَّأُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حدیث رقم:۱۷۹، ترمذی

حدیث رقم:۸۶، نسائی حدیث رقم:۱۷۰، ابن ماجۃ حدیث رقم:۵۰۲]۔ اَلْحَدِيْثُ ضَعِيْفٌ

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنی کسی زوجہ مطہرہ کو بوسہ دے لیتے تھے پھر نماز پڑھتے تھے اور دوبارہ وضو نہیں فرماتے تھے۔

(605)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ مَا اُبَالِیْ قَبَّلْتُهَا اَوْ شَمَمْتُ رَيْحَانًا رَوَاهُ عَبْدُالرَّزَّاقِ [المصنف لعبد الرزاق حدیث رقم:۵۰۵]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ بیوی کو بوسہ دے لوں یا خوشبو سونگھ لوں۔

(606)۔ وَعَنْ عَلِیٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا اللَّمْسُ هُوَ الْجِمَاعُ ، وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَكْنِیْ بِمَا شَاءَ رَوَاهُ ابْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَابْنُ جَرِيْرٍ [المصنف لابن ابی شیبۃ ۱۹۲/۱، ابن جریر ۱۳۱/۴]۔ صَحِیْحٌ

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ لمس سے مراد جماع ہے لیکن اللہ جس لفظ کو چاہے کنایہ کے طور پر استعمال فرمائے۔ (آیت لَا مَسْتُمُ النِّسَآءَ کی طرف اشارہ ہے)

(607)۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ؓ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا قَهْقَهَ فِی الصَّلٰوةِ اَعَادَ الْوُضُوْءَ وَاَعَادَ الصَّلٰوةَ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِیُّ [دار قطنی حدیث رقم:۶۰۱]۔ اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت فرمایا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی نماز میں قہقہہ لگا کر ہنسے تو وضو بھی دوبارہ کرے اور نماز بھی دوبارہ پڑھے۔

(608)۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ؓ قَالَ كَانَ اٰخِرُ الْاَمْرَيْنِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَرْكَ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ رَوَاهُ الطَّحَاوِیُّ وَالنَّسَائِیُّ [شرح معانی الآثار للطحاوی ۵۴/۱، نسائی حدیث رقم:۱۸۵]۔ صَحِیْحٌ

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا آخری عمل یہ تھا کہ آپ نے آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کرنا چھوڑ دیا تھا۔

(609)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ وَ قَالَ اِنَّ لَهٗ دَسَمًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ [مسلم حدیث رقم:۷۹۸، بخاری حدیث رقم:۲۱۱، ابو داؤد حدیث رقم:۱۹۶، ترمذی حدیث رقم:۸۹، نسائی حدیث رقم:۱۸۷، ابن ماجۃ حدیث رقم:۴۹۸]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے دودھ پیا اور کلی کی اور فرمایا: اس میں چکناہٹ ہوتی ہے۔

(610)۔وَعَنْ تَمِیْمِ الدَّارِیِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلْوُضُوْءُ مِنْ کُلِّ دَمٍ سَائِلٍ رَوَاہُ الدَّارقُطْنِی [سنن الدار قطنی حدیث رقم:٥٧١]۔ اِسْنَادُہٗ ضَعِیْفٌ

ترجمہ: حضرت تمیم داری ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر طرح کا خون بہنے کے بعد وضو کرنا چاہیے۔

(611)۔وَعَنْ اَبِی سَعِیْدٍ ﷺ مَرْفُوْعاً اِذَا جَآءَ اَحَدَکُمُ الشَّیْطَانُ فَقَالَ اِنَّکَ اَحْدَثْتَ فَلْیَقُلْ کَذَبْتَ رَوَاہُ الحَاکِم [مستدرک حاکم حدیث رقم:٤٧١]۔ صَحِیْحٌ وَّاَقَرَّہُ الذَّھَبِی

ترجمہ: حضرت ابوسعید ﷺ نے مرفوعاً (یعنی نبی کریم ﷺ سے) روایت کیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کے پاس شیطان آئے اور وسوسہ ڈالے کہ تم نے ہوا خارج کی ہے پس اسے کہے تم نے جھوٹ بولا ہے۔

بَابُ الْغُسْلِ
غسل کا باب

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاِنْ کُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّھَّرُوْا [المائدہ:٦] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو پاک ہو لیا کرو۔ وَقَالَ وَلَا تَقْرَبُوْھُنَّ حَتّٰی یَطْھُرْنَ [البقرۃ:٢٢٢] اور فرمایا: بیویوں کے قریب مت جاؤ حتیٰ کہ وہ پاک ہو جائیں۔ وَقَالَ لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ [الواقعۃ:٧٩] اور فرمایا: قرآن کو پاک لوگوں کے سواہ کوئی نہ چھوئے۔

(612)۔عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا جَلَسَ اَحَدُکُمْ بَیْنَ شُعَبِھَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ جَھَدَھَا، فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ وَاِنْ لَّمْ یُنْزِلْ رَوَاہُ مُسْلِم وَرَوَی الْبُخَارِی نَحْوَہٗ [مسلم حدیث رقم:٧٨٣، بخاری حدیث رقم:٢٩١، نسائی حدیث رقم:١٩١، ابن ماجۃ حدیث رقم:٦١٠]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے چار شعبوں کے درمیان بیٹھے اور پھر باقاعدہ مباشرت کرے تو غسل واجب ہو جاتا ہے خواہ انزال نہ بھی ہو۔

(613)۔وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ، قَالَتْ اُمُّ سُلَیْمٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ لَا

یَسْتَحْیِیْ مِنَ الْحَقِّ فَھَلْ عَلَی الْمَرْاَۃِ مِنْ غُسْلٍ اِذَا احْتَلَمَتْ، قَالَ نَعَمْ، اِذَا رَاَتِ الْمَآءَ فَغَطَّتْ اُمُّ سَلَمَۃَ وَجْھَھَا، وَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَتَحْتَلِمُ الْمَرْاَۃُ؟ قَالَ نَعَمْ تَرِبَتْ یَمِیْنُکِ فَبِمَ یُشْبِھُھَا وَلَدُھَا رَوَاہُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی وَزَادَ مُسْلِم بِرِوَایَۃِ اُمِّ سُلَیْمٍ اَنَّ مَآءَ الرَّجُلِ غَلِیْظٌ اَبْیَضُ وَمَآءَ الْمَرْاَۃِ رَقِیْقٌ اَصْفَرُ فَمِنْ اَیِّھِمَا عَلَا اَوْ سَبَقَ یَکُوْنُ مِنْہُ الشَّبَہُ [مسلم حدیث رقم:٧١٢، بخاری حدیث رقم:١٣٠، ترمذی حدیث رقم:١٢٢، ابن ماجۃ حدیث رقم:٦٠٠]۔

ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ام سلیم نے عرض کی یارسول اللہ، اللہ حق کی بات سے نہیں شرماتا۔ کیا جب عورت کو احتلام ہو تو اس پر غسل لازم ہے؟ فرمایا ہاں جب وہ پانی دیکھے۔ حضرت ام سلمہ نے اپنا چہرہ ڈھانپ لیا اور عرض کیا یارسول اللہ عورت کو احتلام ہوتا ہے؟ فرمایا ہاں تیرا دایاں ہاتھ خاک آلود ہو۔ اس کا بچہ کس چیز کی بنا پر مشابہ ہوتا ہے۔ امام مسلم علیہ الرحمہ نے ام سلیم کی روایت میں یہ اضافہ بھی فرمایا ہے کہ مرد کا پانی گاڑھا اور سفید ہوتا ہے اور عورت کا پانی پتلا اور پیلا ہوتا ہے۔ ان میں سے جو بھی غالب آ جائے یا پہل کر جائے بچہ اسی کے مشابہ ہوتا ہے۔

(614)۔وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ یَجِدُ الْبَلَلَ وَلَا یَذْکُرُ اِحْتِلَاماً، قَالَ یَغْتَسِلُ، وَعَنِ الرَّجُلِ الَّذِیْ یَرٰی اَنَّہٗ قَدِ احْتَلَمَ وَلَا یَجِدُ بَلَلاً، قَالَ لَا غُسْلَ عَلَیْہِ، قَالَتْ اُمُّ سُلَیْمٍ ھَلْ عَلَی الْمَرْاَۃِ تَرٰی ذٰلِکَ غُسْلٌ؟ قَالَ نَعَمْ، اِنَّ النِّسَآءَ شَقَائِقُ الرِّجَالِ رَوَاہُ التِّرْمِذِی وَاَبُوْدَاؤد [ابو داؤد حدیث رقم:٢٣٦، ترمذی حدیث رقم:١١٣، مسند احمد حدیث رقم:٢٦٢٤٩]۔ صَحِیْحٌ اِسْتَدَلَّ بِہِ الْفُقَھَآءُ

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو رطوبت پاتا ہے مگر اسے احتلام یاد نہیں۔ فرمایا: وہ نہائے۔ اور اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو دیکھتا ہے کہ اسے احتلام ہوا ہے اور رطوبت نہیں پاتا تو فرمایا: اس کے ذمے غسل نہیں۔ حضرت ام سلیم نے عرض کیا کہ اگر عورت یہ چیز دیکھے تو اس کے ذمے غسل ہے؟ فرمایا: ہاں۔ عورتیں، مردوں کے مشابہ ہیں۔

(615)۔وَعَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلْمَضْمَضَۃُ وَالْاِسْتِنْشَاقُ لِلْجُنُبِ فَرِیْضَۃٌ رَوَاہُ الدَّارقُطْنِی [سنن الدار قطنی حدیث رقم:٤٠٣]۔ اِسْنَادُہٗ ضَعِیْفٌ وَلَہٗ شَوَاھِدُ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا جنبی پر فرض ہے۔

(616)۔وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ وَأَنْقُوا الْبَشَرَةَ رَوَاهُ أَبُودَاوٗد وَالتِّرْمَذِي وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حدیث رقم: ۲٤۸، ترمذی حدیث رقم: ۱۰٦، ابن ماجة حدیث رقم: ۵۹۷]۔ اَلْحَدِيْثُ ضَعِيْفٌ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر بال کے نیچے ناپاکی ہوتی ہے۔ بالوں کو دھویا کرو اور جلد کو صاف کیا کرو۔

(617)۔وَعَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِنْ جَنَابَةٍ لَمْ يَغْسِلْهَا فُعِلَ بِهَا كَذَا وَكَذَا مِنَ النَّارِ، فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِي، فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِي ثَلَاثًا رَوَاهُ أَبُودَاوٗد [ابو داؤد حدیث رقم: ۲٤۹، سنن الدارمی حدیث رقم: ۷۵۵، ابن ماجة حدیث رقم: ۵۹۹، مسند احمد حدیث رقم: ۷۳۰]۔ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ناپاکی کے بعد ایک بال برابر بھی جگہ چھوڑ دی اسے نہیں دھویا، اس کی وجہ سے اس کا آگ میں برا حشر ہوگا۔ یہاں سے میں نے اپنے سر سے دشمنی کر لی۔ یہاں سے میں نے اپنے سر سے دشمنی کر لی۔ تین بار فرمایا۔

(618)۔وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ إِذَا اغْتَسَلَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ جَنَابَةٍ فَلَا تَنْقُضْ شَعْرَهَا، وَلٰكِنْ تَصُبُّ الْمَاءَ عَلٰى أُصُولِهِ وَتَبُلُّهُ رَوَاهُ الدَّارِمِي [سنن الدارمی حدیث رقم: ۱۱٦۳]۔

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ فرماتے ہیں کہ جب عورت غسل جنابت کرے تو اپنے بال نہ کھولے بلکہ ان کی جڑوں میں پانی پہنچادے اور تر کرے۔

(619)۔وعن عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حدیث رقم: ۱۰۷، نسائی حدیث رقم: ۲۵۲، ابن ماجة حدیث رقم: ۵۷۹]۔ قَالَ التِّرْمَذِيُّ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ غسل کے بعد وضو نہیں فرماتے تھے۔

(620)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ

يَبْدَأُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ، ثُمَّ يُفْرِغُ بِيَمِيْنِهِ عَلٰى شِمَالِهِ، فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَأْخُذُ الْمَاءَ يُدْخِلُ أَصَابِعَهُ فِي أُصُولِ الشَّعْرِ ثُمَّ حَفَنَ عَلٰى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ، ثُمَّ أَفَاضَ عَلٰى سَائِرِ جَسَدِهِ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ [مسلم حدیث رقم: ۷۱۸، بخاری حدیث رقم: ۲۷۲، نسائی حدیث رقم: ٤۲۰]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب غسل جنابت فرماتے تو ابتداء میں اپنے دونوں ہاتھ دھوتے۔ پھر اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے اور اپنی شرمگاہ کو دھوتے۔ پھر وضو فرماتے پھر پانی لیتے اور اپنی انگلیاں بالوں کی جڑوں میں پہنچاتے پھر اپنے سر پر تین لپ ڈالتے پھر اپنے سارے جسم پر پانی بہا دیتے پھر پاؤں دھوتے تھے۔

(621)۔وَعَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِي ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَتٰى أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَعُوْدَ فَلْيَتَوَضَّأْ بَيْنَهُمَا وُضُوْءً رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ۷۰۷]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی جب اپنی بیوی کے پاس جائے پھر دوبارہ جانے کا ارادہ کرے تو ان دونوں کے درمیان وضو کر لے۔

(622)۔وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ أَفْضَلُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُودَاوٗد وَالتِّرْمَذِي وَالنَّسَائِي وَالدَّارِمِي وَرَوَاهُ مُحَمَّد عَنْ أَنَسٍ وَالْحَسَنِ الْبَصْرِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا [مسند احمد حدیث رقم: ۲۰۱۱۲، ابو داؤد حدیث رقم: ۳۵٤، ترمذی حدیث رقم: ٤۹۷، نسائی حدیث رقم: ۱۳۸۰، سنن الدارمی حدیث رقم: ۱۵٤۷، موطا امام محمد صفحة ۷٤]۔ حسن والعمل علی هذا عند اهل العلم

ترجمہ: حضرت سمرہ بن جندب ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے جمعہ کے دن وضو کیا تو یہ بھی کافی ہے اور اچھا ہے اور جس نے غسل کیا تو غسل افضل ہے۔

(623)۔وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا يَغْسِلُ فِيْهِ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم: ۱۹٦۳، بخاری حدیث رقم: ۸۹۷]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر مسلمان پر حق ہے کہ ہر ہفتے میں ایک دن غسل کرے جس میں اپنا سر اور جسم دھوئے۔

(624)۔وَعَنِ الْفَاكِهِ ابْنِ سَعْدٍ ؓ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ النَّحْرِ وَيَوْمَ عَرَفَةَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم:١٣١٦]۔

ترجمہ: حضرت فاکہ بن سعد ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید الفطر کے دن اور قربانی کے دن اور حج کے دن غسل فرماتے تھے۔

(625)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ أَرْبَعٍ مِنَ الْجَنَابَةِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمِنَ الْحِجَامَةِ وَمِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُد [ابو داؤد حديث رقم:٣٤٨، مسند احمد حديث رقم:٢٥٢٤٤، مستدرك حاكم حديث رقم:٥٩٦]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ چار موقعوں پر غسل فرماتے تھے۔ جنابت کے بعد، جمعہ کے دن، پچھنے لگوانے کے بعد اور میت کو غسل دینے کے بعد۔

(626)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنِّي لَا أُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَلَا جُنُبٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُد [ابو داؤد حديث رقم:٢٣٢]۔ صَحِيحٌ وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ میں حیض والی عورت اور ناپاک جسم والے مرد کے لیے مسجد کو حلال نہیں ٹھہراتا۔

(627)۔وَعَنْ عَلِيٍّ ؓ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُقْرِئُنَا الْقُرْآنَ مَا لَمْ يَكُنْ جُنُبًا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [مسند احمد حديث رقم:٦٢٩، ابو داؤد حديث رقم:٢٢٩، ترمذى حديث رقم:١٤٦، نسائى حديث رقم:٢٦٥، ابن ماجة حديث رقم:٥٩٤]۔ قَالَ التِّرْمِذِيُّ حَسَنٌ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب تک غسل لازم نہ ہوتا ہمیں قرآن پڑھاتے رہتے تھے۔

(628)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ أَنَّ عُمَرَ ؓ ذَكَرَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ تُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ، قَالَ تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ وَنَمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم:٧٠٤، بخارى حديث رقم:٢٩٠، ابو داؤد حديث رقم:٢٢١، نسائى حديث رقم:٢٦٠]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ انہیں رات کو ناپاکی لاحق ہو جاتی ہے فرمایا: وضو کرو اور اپنا ذکر دھو لے اور سو جا۔

(629)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَقْرَءِ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [ترمذى حديث رقم:١٣١، ابن ماجة حديث رقم:٥٩٦]۔ اَلْحَدِيثُ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حائضہ عورت اور جنبی، قرآن میں سے کچھ بھی تلاوت نہ کرے۔

(630)۔وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ: ضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ بِكَفَّيْهِ الْأَرْضَ، وَنَفَخَ فِيهِمَا، ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخارى حديث رقم:٣٣٨ الىٰ ٣٤٧، مسلم حديث رقم:٨٢٠، ٨٢١، ابو داؤد حديث رقم:٣٢٣، ٣٢٤، ٣٢٨، ترمذى حديث رقم:١٤٤، نسائى حديث رقم:٣١١، ٣١٥ الىٰ ٣١٨، ابن ماجة حديث رقم:٥٦٩]۔

ترجمہ: حضرت عمار بن یاسر ؓ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے (تیمم فرماتے وقت) اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے، پھر انہیں جھاڑا، پھر ان کے ساتھ اپنے چہرے مبارک کا مسح فرمایا اور دونوں ہاتھوں کا مسح فرمایا۔

وَفِي رِوَايَةِ الرَّوَافِضِ: لَا بَأْسَ بِالصَّلٰوةِ فِي ثَوْبٍ أَصَابَهُ خَمْرٌ، لِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حَرَّمَ شُرْبَهَا وَلَمْ يُحَرِّمِ الصَّلٰوةَ فِي ثَوْبٍ أَصَابَهُ رَوَاهُ الصَّدُوقُ قُمِّي فِي مَنْ لَا يَحْضُرُهُ الْفَقِيهُ [من لا يحضره الفقيه حديث رقم:١٦٧]۔

روافض کی روایت میں: ایسے کپڑے میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے جس پر شراب لگی ہو۔ اس لیے کہ اللہ عزوجل نے اس کا صرف پینا حرام قرار دیا ہے اور اس کپڑے میں نماز حرام نہیں قرار دی جو شراب میں بھیگ جائے۔

بَابُ التَّيَمُّمِ (وَهُوَ وُضُوءُ الْمُسْلِمِ)

تیمم کا باب (یہ مسلمان کا وضو ہی ہے)

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِنْ كُنْتُمْ مَرْضٰى أَوْ عَلٰى سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ أَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا

بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ [المائدہ : ٦] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر تم مریض ہو یا سفر پر ہو یا تم میں سے کوئی بیت الخلاء سے ہوکر آیا ہو یا تم نے بیویوں سے صحبت کی ہو۔ اب پانی نہ پاؤ تو پاکیزہ مٹی سے تیمم کرلیا کرو۔ پس اپنے منہ اور ہاتھوں پر مسح کرلیا کرو۔

(631)۔عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِي فَأَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْتِمَاسِهِ وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ فَأَتَى النَّاسُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَقَالُوا أَلَا تَرَى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَالنَّاسِ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَاضِعٌ رَأْسَهُ عَلَى فَخِذِي قَدْ نَامَ فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَعَاتَبَنِي أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ وَجَعَلَ يَطْعُنُنِي بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي فَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى فَخِذِي فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ أَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ فَتَيَمَّمُوا فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ فَبَعَثْنَا الْبَعِيرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ فَأَصَبْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهُ رواه البخاری

[البخاری حدیث رقم: ٣٣٤، ٣٦٧٢، ٣٧٧٣، ٤٥٨٣، مسلم حدیث رقم: ٨١٦]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں نکلے حتیٰ کہ جب ہم مقام البیداء یا ذات الجیش میں پہنچے تو میرا ہار ٹوٹ کر گر گیا، پس رسول اللہ ﷺ اس کو ڈھونڈنے کے لیے ٹھہر گئے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ ٹھہر گئے اور لوگ پانی (یعنی جھیل وغیرہ) کے پاس نہیں تھے، پھر لوگ حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے پاس آئے اور کہا: کیا آپ نہیں دیکھ رہے کہ حضرت عائشہ نے کیا کیا ہے؟ انہوں نے رسول اللہ ﷺ اور لوگوں کو ٹھہرا لیا، اور لوگ پانی کے پاس نہیں ہیں اور نہ لوگوں کے ساتھ پانی ہے! پھر حضرت ابوبکر صدیق آئے اور اس وقت رسول اللہ ﷺ میرے زانو پر سر رکھ کر سو چکے تھے، انہوں نے کہا: تم نے رسول اللہ ﷺ کو اور لوگوں کو ٹھہرا لیا، حالانکہ لوگ پانی کے پاس نہیں ہیں اور نہ لوگوں کے ساتھ پانی ہے! حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں: حضرت ابوبکر نے مجھے ڈانٹا اور جو اللہ نے چاہا، وہ کہتے رہے اور وہ اپنے ہاتھ سے میرے پہلو میں انگلیاں چبھو رہے تھے اور مجھے ہلنے سے کوئی چیز مانع نہیں تھی،

سوا اس کے کہ رسول اللہ ﷺ کا سر میرے زانو پر تھا، پس اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرمادی: ”پس تم تیمم کرو“۔ پھر اسید بن حضیر نے کہا: اے آلِ ابی بکر! یہ تمہاری کوئی پہلی برکت تو نہیں ہے! حضرت عائشہ نے کہا: پھر ہم نے اس اونٹ کو اٹھایا، جس پر میں تھی تو ہمیں اس کے نیچے ہار مل گیا۔

(632)۔عَنْ أَبِي ذَرٍّ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ وُضُوءُ الْمُسْلِمِ وَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ عَشْرَ سِنِينَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [مسند احمد حدیث رقم: ٢١٣٦٣، ترمذی حدیث رقم: ١٢٤، ابو داؤد حدیث رقم: ٣٣٢، نسائی حدیث رقم: ٣٢٢]۔ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت ابوذر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پاکیزہ مٹی مسلمان کا وضو ہے خواہ اسے دس سال تک پانی نہ ملے۔

(633)۔وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ: فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَكُونُ فِي الرَّمْلِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ أَوْ خَمْسَةَ أَشْهُرٍ، فَيَكُونُ فِينَا النُّفَسَاءُ وَالْحَائِضُ وَالْجُنُبُ، فَمَا تَرَى؟ قَالَ: عَلَيْكَ بِالتُّرَابِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَأَبُو يَعْلَىٰ [مسند احمد حدیث رقم: ٧٧٦٥، المعجم الاوسط للطبرانی حدیث رقم: ٢٠١١، مسند ابی یعلیٰ حدیث رقم: ٥٨٦٣]۔ اَلْحَدِيثُ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ نے فرمایا کہ: ایک دیہاتی نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں ریت کے علاقے میں چار ماہ یا پانچ ماہ تک رہتا ہوں، ہم میں نفاس اور حیض والی عورتیں اور ناپاک جسم والے بھی ہوتے ہیں، آپ کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: مٹی یا ریت (سے تیمم کرنے) کو لازم پکڑو۔

(634)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ إِذَا جَاءَتِ الْجَنَازَةُ وَأَنْتَ عَلَىٰ غَيْرِ وُضُوءٍ فَتَيَمَّمْ رَوَاهُ ابْنُ عَدِيٍّ [ابن عدی ١٨٢/٧]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ جب جنازہ آجائے اور تمہارا وضو نہ ہو تو تیمم کرلیا کرو۔

(635)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَمْسَحُ عَلَى الْجَبَائِرِ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ [دار قطنی حدیث رقم: ٧٧٤]۔ إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ

ترجمہ: حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پٹی پر مسح فرماتے تھے۔

بَابُ الْحَيضِ

حیض کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَيَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ اَذًی فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيْضِ [البقرة:٢٢٢] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محبوب یہ لوگ تم سے حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ فرما دو یہ اذیت ناک چیز ہے لہٰذا حیض کے دنوں میں عورتوں سے علیحدہ رہو۔

(636)۔عَنْ وَاثِلَةَ بنِ الْاَسقَعِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَقَلُّ الحَيضِ ثَلاثَةُ اَيَّامٍ وَاَكثَرُهُ عَشَرَةُ اَيَّامٍ رَوَاهُ الدَّارقُطنِي [سنن الدار قطنی حدیث رقم:٨٣٦]۔ اَلْحَدِيْثُ ضَعِيْفٌ

ترجمہ: حضرت واثلہ بن اسقع ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حیض کا کم سے کم عرصہ تین دن ہے اور زیادہ سے زیادہ دس دن۔

(637)۔وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتِ النُّفَسَاءُ تَقْعُدُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَرْبَعِينَ يَوماً رَوَاهُ اَبُودَاوٗد وَالتِّرمَذِي [ترمذی حدیث رقم:١٣٩، ابو داؤد حدیث رقم:٣١١، ابن ماجة حدیث رقم:٦٤٨]۔ اَلْحَدِيْثُ غَرِيْبٌ

ترجمہ: حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نفاس والی عورتیں نبی کریم ﷺ کے زمانے میں چالیس دن تک بیٹھتی تھیں۔

(638)۔وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ وُقِّتَ لِلنُّفَسَاءِ اَرْبَعِينَ يَوماً اِلَّا اَنْ تَرَى الطُّهْرَ قَبلَ ذٰلِكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارقُطنِي [ابن ماجة حدیث رقم:٦٤٩، سنن الدار قطنی حدیث رقم:٨٤١]۔ اَلْحَدِيْثُ ضَعِيْفٌ

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ عورتوں کے لیے چالیس دن کی حد مقرر کی گئی ہے سوائے اس کے کہ اس سے پہلے عورت پاک ہو جائے۔

(639)۔وَعَنْ عَلقَمَةَ عَنْ اُمِّهِ مَولَاةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النِّسَاءُ يَبْعَثْنَ اِلٰى عَائِشَةَ بِالدِّرَجَةِ فِيهَا الْكُرْسُفُ فِيهِ الصُّفْرَةُ مِنَ الحَيضِ فَتَقُولُ لَا تَعْجَلْنَ حَتّٰى

تَرَيْنَ القَصَّةَ البَيضَاءَ تُرِيدُ بِذٰلِكَ الطُّهْرَ مِنَ الحَيضِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَرَوَى البُخَارِي مِثْلَهُ تَعلِيقاً [موطا امام مالك كتاب الطهارة باب طهر الحائض، حدیث رقم:٩٧ من هذا الكتاب، بخاری كتاب الحيض باب اقبال المحيض وادباره في ترجمة الباب، المصنف لعبد الرزاق حدیث رقم:١١٥٩]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت علقمہ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں جو کہ زوجہ نبی ﷺ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ ہیں انہوں نے فرمایا کہ عورتیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس لپٹا ہوا کپڑا بھیجتی تھیں جس میں روئی ہوتی تھی اس روئی پر حیض کا پیلا پن لگا ہوا ہوتا تھا۔ آپ فرماتی تھیں کہ جلدی نہ کریں جب تک کپڑا سفید نہ دیکھ لیں۔ آپ سفید کپڑے کا لفظ بول کر حیض سے پاک ہونا مراد لیتی تھیں۔

(640)۔وَعَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ سَاَلْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ مَا بَالُ الحَائِضِ تَقضِي الصَّومَ وَلَا تَقضِي الصَّلٰوةَ، فَقَالَتْ اَحَرُورِيَّةٌ اَنْتِ؟ قُلْتُ لَسْتُ بِحَرُورِيَّةٍ وَلٰكِنِّي اَسْاَلُ، قَالَتْ كَانَ يُصِيبُنَا ذٰلِكَ فَنُؤمَرُ بِقَضَاءِ الصَّومِ وَلَا نُؤمَرُ بِقَضَاءِ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم:٧٦٣، بخاری حدیث رقم:٣٢١، ابو داؤد حدیث رقم:٢٦٢، ترمذی حدیث رقم:١٣٠، نسائی حدیث رقم:٣٨٢، ابن ماجة حدیث رقم:٦٣١]۔

ترجمہ: حضرت معاذہ فرماتی ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال پوچھا۔ میں نے عرض کیا حیض والی عورت کا مسئلہ کس طرح ہے، یہ روزے کی قضا کرتی ہے اور نماز کی قضا نہیں کرتی؟ فرمایا کیا تم حروری فرقے سے تعلق رکھتی ہو؟ میں نے عرض کیا میں حروریہ نہیں ہوں بلکہ میں تو پوچھ رہی ہوں۔ فرمایا: ہمیں یہ چیزیں پیش آتی تھیں تو ہمیں روزوں کی قضا کا حکم دیا جاتا تھا اور نماز کی قضا کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔

(641)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعدٍ ﷺ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا يَحِلُّ لِي مِنِ امْرَاَتِي وَهِيَ حَائِضٌ؟ قَالَ لَكَ مَا فَوقَ الْاِزَارِ رَوَاهُ اَبُودَاوٗد وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حدیث رقم:٢١٢، ترمذی حدیث رقم:١٣٣، ابن ماجة حدیث رقم:٦٥١]۔ اَلْحَدِيْثُ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ میری عورت کا کیا کچھ میرے لیے حلال ہے جبکہ وہ حائضہ ہو۔ فرمایا: تیرے لیے ازار سے اوپر اوپر حلال ہے۔

(642)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَشْرَبُ وَأَنَا حَائِضٌ، ثُمَّ أُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ ﷺ فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ فَيَشْرَبُ وَأَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ وَأَنَا حَائِضٌ، ثُمَّ أُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ ﷺ فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٦٩٢، ابو داؤد حديث رقم: ٢٥٩، نسائی حديث رقم: ٢٨٢، ابن ماجة حديث رقم: ٦٤٣، مسند احمد حديث رقم: ٢٥٠٠٧]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حیض کی حالت میں پانی پیتی تھی پھر اسے نبی کریم ﷺ کی طرف پھیر دیتی تھی۔ تو آپ اپنا دہن مبارک میرے منہ والی جگہ پر رکھ دیتے تھے اور پی لیتے تھے اور میں حیض کی حالت میں رس نچوڑتی تھی پھر اسے نبی کریم ﷺ کو پیش کر دیتی تھی تو آپ اپنا دہن مبارک میرے منہ والی جگہ پر رکھ دیتے تھے۔

(643)۔وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَّكِئُ فِي حَجْرِيْ وَأَنَا حَائِضٌ، ثُمَّ يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ٦٩٣، بخاری حديث رقم: ٢٩٧، نسائی حديث رقم: ٢٧٣، ابن ماجة حديث رقم: ٦٣٤]۔

ترجمہ: انہی سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ میری گود میں سر رکھ لیتے تھے حالانکہ میں حیض میں ہوتی تھی۔ پھر آپ ﷺ قرآن پڑھتے تھے۔

(644)۔وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ نَاوِلِيْنِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَقُلْتُ إِنِّيْ حَائِضٌ، فَقَالَ إِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِيْ يَدِكِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٦٨٩، ترمذی حديث رقم: ١٣٤، ابو داؤد حديث رقم: ٢٦١، نسائی حديث رقم: ٢٧١]۔

ترجمہ: انہی سے مروی ہے کہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کہ مسجد سے مجھے چٹائی پکڑاؤ۔ میں نے عرض کیا میں حیض سے ہوں۔ فرمایا: تیرا حیض تیرے ہاتھ میں نہیں ہے۔

(645)۔وَعَنْ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ فِيْ مِرْطٍ بَعْضُهُ عَلَيَّ وَبَعْضُهُ عَلَيْهِ وَأَنَا حَائِضٌ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ١١٤٦، بخاری حديث رقم: ٣٧٩، ابو داؤد حديث رقم: ٣٦٩، ابن ماجة حديث رقم: ٦٥٣، مسند احمد حديث رقم: ٢٦٨٦١]۔

ترجمہ: ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ چادر اوڑھ کر نماز پڑھتے تھے۔ اس کا کچھ

حصہ مجھ پر ہوتا تھا اور کچھ حصہ آپ پر ہوتا تھا اور میں حیض سے ہوتی تھی۔

(646)۔وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ أَتٰى حَائِضًا أَوِ امْرَأَةً فِيْ دُبُرِهَا أَوْ كَاهِنًا فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حديث رقم: ٣٩٠٤، ترمذی حديث رقم: ١٣٥، ابن ماجة حديث رقم: ٦٣٩، مسند احمد حديث رقم: ٩٣١٠]۔ اَلْحَدِيْثُ غَرِيْبٌ وَعَلَيْهِ فَتْوٰى أَهْلِ الْعِلْمِ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے حائضہ سے مباشرت کی یا بیوی کے دبر سے وطی کی یا کاہن کے پاس گیا اس نے اس کا انکار کر دیا جو کچھ محمد پر نازل ہوا۔

(647)۔وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهَرَاقُ الدَّمَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَفْتَتْ لَهَا أُمُّ سَلَمَةَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لِتَنْظُرْ عَدَدَ اللَّيَالِيْ وَالْأَيَّامِ الَّتِيْ كَانَتْ تَحِيْضُهُنَّ مِنَ الشَّهْرِ قَبْلَ أَنْ يُصِيْبَهَا الَّذِيْ أَصَابَهَا، فَلْتَتْرُكِ الصَّلٰوةَ قَدْرَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّهْرِ، فَإِذَا خَلَّفَتْ ذٰلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ، ثُمَّ لِتَسْتَثْفِرْ بِثَوْبٍ، ثُمَّ لِتُصَلِّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ثُمَّ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [موطا امام مالك كتاب الطهارة باب جامع الحيضة حديث رقم: ١٥٥، موطا امام محمد صفحة ٨٠، مسند احمد حديث رقم: ٢٦٥٦٦، ابو داؤد حديث رقم: ٢٧٤، ابن ماجة حديث رقم: ٦٢٣، سنن الدار قطنی حديث رقم: ٨٣٣، سنن الدارمی حديث رقم: ٧٨٤، سنن النسائی حديث رقم: ٢٠٨]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک عورت کو خون بہت پڑتا تھا۔ اس کی بابت حضرت ام سلمہ نے نبی کریم ﷺ سے مسئلہ پوچھا۔ فرمایا: وہ کچھ راتیں اور کچھ دن انتظار کرے جن میں وہ اس بیماری سے پہلے ہر ماہ حیض سے رہا کرتی تھی۔ اسی مقدار کے برابر ہر مہینے میں نماز ترک کر دیا کرے۔ جب اس سے آگے بڑھ جائے تو نہالے، پھر کپڑے سے صفائی کرلے۔ پھر نماز پڑھے۔

(648)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ، اَلْمُسْتَحَاضَةُ لَا بَأْسَ أَنْ يُجَامِعَهَا زَوْجُهَا رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِيْ مُصَنَّفِهٖ [المصنف لعبد الرزاق حديث رقم: ١١٨٩]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ مستحاضہ کا شوہر اس سے جماع کرے۔

كِتَابُ الصَّلوٰةِ

نماز کی کتاب

بَابُ فَرْضِيَّةِ الصَّلوٰةِ وَفَضَائِلِهَا

نماز کی فرضیت اور اس کے فضائل کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاَقِيْمُوا الصَّلوٰةَ [البقرة:٤٣] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: نماز قائم کرو۔ وَقَالَ اِنَّ الصَّلوٰةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ [العنكبوت:٤٥] اور فرمایا: بے شک نماز فحاشی اور گناہ سے روکتی ہے۔

(649)۔عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ لَبِيبَةَ الطَّائِفِي اَنَّهُ سَاَلَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ الصَّلوٰةِ الْوُسْطٰى، فَقَالَ سَاَقْرَءُ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ حَتّٰى تَعْرِفَهَا، اَلَيْسَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِي كِتَابِهٖ اَقِمِ الصَّلوٰةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ؟ اَلظُّهْرُ، اِلٰى غَسَقِ اللَّيْلِ، اَلْمَغْرِبُ، وَمِنْ بَعْدِ صَلوٰةِ الْعِشَآءِ ثَلٰثُ عَوْرَاتٍ لَّكُمْ، اَلْعَتَمَةُ، وَيَقُوْلُ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا، اَلصُّبْحُ، ثُمَّ قَالَ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلوٰةِ الْوُسْطٰى، وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ، هِيَ الْعَصْرُ هِيَ الْعَصْرُ رَوَاهُ الطَّحَاوِي [شرح معانى الآثار للطحاوى ١/١٢٩]۔

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن لبیبہ طائفی فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ سے درمیانی نماز کے بارے میں سوال کیا۔ انہوں نے فرمایا: ابھی میں تمہارے سامنے قرآن پڑھتا ہوں حتیٰ کہ تو سمجھ جائے گا۔ کیا اللہ عزوجل اپنی کتاب میں نہیں فرماتا: کہ نماز قائم کر سورج ڈھلنے سے لے کر، اس سے مراد ظہر ہے۔ رات کا اندھیرا آنے تک، اس سے مراد مغرب ہے۔ عشاء کی نماز کے بعد تمہارے لیے تین وقت پردے کے ہیں، اس سے مراد عشاء ہے، اور فرماتا ہے: بے شک فجر کے قرآن پر حاضری ہوتی ہے، اس سے مراد صبح ہے۔ پھر فرمایا: نمازوں کی حفاظت کرو اور درمیانی نماز اور اللہ کے لیے عاجزی سے کھڑے رہو، اس سے مراد عصر ہے، اس سے مراد عصر ہے۔

(650)۔وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِعْتِمُوْا بِهٰذِهِ الصَّلوٰةِ فَاِنَّكُمْ قَدْ

فُضِّلْتُمْ بِهَا عَلٰى سَائِرِ الْاُمَمِ وَلَمْ تُصَلِّ اُمَّةٌ قَبْلَكُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد [ابو داؤد حديث رقم: ٤٢١، مسند احمد حديث رقم: ٢٢١٢٧]۔ ج

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس عشاء کی نماز پر مجمع لگایا کرو، تم اس کے ذریعے سے تمام امتوں پر فضیلت دیے گئے ہو، تم سے پہلے کسی امت نے یہ نماز نہیں پڑھی۔

(651)۔وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُرُوْا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلوٰةِ وَهُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ اَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِيْنَ وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد [ابو داؤد حديث رقم: ٤٩٥، السنن الكبرىٰ للبيهقى ٣/٨٤، مسند احمد حديث رقم: ٦٦٩٨، سنن الدار قطنى حديث رقم: ٨٧٦]۔ قَالَ التِّرْمِذِيُّ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تمہارے بچے سات سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز کا حکم دو۔ اور جب دس سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز کی خاطر سزا دو اور ان کے بستر الگ الگ کر دو۔

(652)۔وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَرَاَيْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهْرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا، هَلْ يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ؟ قَالُوْا لَا يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ، قَالَ فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم: ١٥٢٢، بخارى حديث رقم: ٥٢٨، ترمذى حديث رقم: ٢٨٦٨، نسائى حديث رقم: ٤٦٢، سنن الدارمى حديث رقم: ١١٨٥، مسند احمد حديث رقم: ٨٩٤٦]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر جاری ہو، وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا اس کی میل میں سے کچھ باقی رہ جائے گا؟ صحابہ نے عرض کیا اس کی میل میں سے کچھ باقی نہ رہے گا۔ فرمایا: پانچ نمازوں کی یہی مثال ہے، ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو دھو دیتا ہے۔

(653)۔وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ وَالْوَرَقُ يَتَهَافَتُ، فَاَخَذَ بِغُصْنَيْنِ مِنْ شَجَرَةٍ قَالَ فَجَعَلَ ذٰلِكَ الْوَرَقُ يَتَهَافَتُ، قَالَ فَقَالَ يَا اَبَاذَرٍّ، قُلْتُ لَبَّيْكَ

يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَيُصَلِّي الصَّلٰوةَ يُرِيدُ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ فَتَهَافَتَ عَنْهُ ذُنُوبُهُ كَمَا تَهَافَتَ هٰذَا الْوَرَقُ عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حديث رقم: ٢١٦١١]۔ إسنادُهُ حسنٌ

ترجمہ: حضرت ابوذر ﵁ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سردی کے موسم میں باہر تشریف لے گئے جب کہ پتے گر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے ایک درخت کی دو ٹہنیاں پکڑیں تو ان سے پتے جھڑنے لگے۔ فرمایا: اے ابوذر! اس نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں حاضر ہوں۔ فرمایا: جب بندۂ مسلم اللہ کی رضا کے لیے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جس طرح اس درخت سے یہ پتے گرے ہیں۔

(654)۔ عَنْ مَالِكٍ قَالَ: اَتَيْنَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ فَاَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ يَوْمًا وَلَيْلَةً وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَحِيمًا رَفِيقًا، فَلَمَّا ظَنَّ اَنَّا قَدِ اشْتَهَيْنَا اَهْلَنَا اَوْ قَدِ اشْتَقْنَا سَاَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا بَعْدَنَا فَاَخْبَرْنَاهُ قَالَ ارْجِعُوا إِلَى اَهْلِيكُمْ فَاَقِيمُوا فِيهِمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ وَذَكَرَ اَشْيَاءَ اَحْفَظُهَا اَوْ لَا اَحْفَظُهَا وَصَلُّوا كَمَا رَاَيْتُمُونِي اُصَلِّي فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ اَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ اَكْبَرُكُمْ رواه البخاري [البخاري حديث رقم: ٦٣١، مسلم حديث رقم: ١٥٣٥، ١٥٣٦، ابوداؤد حديث رقم: ٥٨٩، الترمذي حديث رقم: ٢٠٥، ابن ماجة حديث رقم: ٩٧٩]۔

ترجمہ: حضرت مالک ﵁ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ: ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئے اور ہم ہم عمر نوجوان تھے، ہم آپ کے پاس بیس دن اور بیس راتیں ٹھہرے اور رسول اللہ ﷺ نرم دل مہربان تھے، جب آپ نے یہ گمان کیا کہ ہمیں اپنے گھر والوں کے پاس جانے کا شوق ہو رہا ہے، تو آپ نے ہم سے پوچھا کہ: ہم گھر میں کس کو چھوڑ آئے ہیں، تو ہم نے آپ کو بتایا تو آپ نے فرمایا: تم اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ، پس ان میں رہو اور ان کو تعلیم دو اور ان کو حکم دو اور آپ نے چند چیزوں کا ذکر کیا جو مجھے یاد ہیں یا یاد نہیں ہیں (ابوقلابہ کو شک ہے کہ حضرت مالک بن حویرث نے کیا کہا تھا)۔ اور اس طرح نماز پڑھو جس طرح تم مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو، پس جب نماز کا وقت آ جائے تو تم میں سے ایک شخص اذان دے اور جو تم میں سب سے بڑا ہو، وہ امامت کرائے۔

(655)۔ عَنْ عُمَرَ ﵁ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَيُّ شَيْءٍ اَحَبُّ عِنْدَ اللّٰهِ فِي الْإِسْلَامِ قَالَ: اَلصَّلٰوةُ لِوَقْتِهَا وَمَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ فَلَا دِينَ لَهُ وَالصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّينِ [شعب الايمان للبيهقي حديث رقم: ٢٨٠٧]۔

ترجمہ: حضرت عمر فاروق ﵁ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ، اللہ تعالیٰ کو اسلام میں کونسی چیز سب سے زیادہ پسند ہے؟ فرمایا: وقت پر نماز پڑھنا، جس نے نماز کو ترک کیا اس کا کوئی دین نہیں، اور نماز دین کا ستون ہے۔

(656)۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﵁ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلٰوةُ وَمِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الْوُضُوءُ رواه الترمذي [الترمذي حديث رقم: ٤]۔ صحيح لغيره

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ ﵁ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت کی کنجی نماز ہے، اور نماز کی کنجی وضو ہے۔

(657)۔ عَنْ اُمِّ اَيْمَنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَتْرُكِي الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَإِنَّهُ مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ رواه احمد [مسند احمد حديث رقم: ٢٧٤٣١]۔

ترجمہ: حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز جان بوجھ کر مت چھوڑنا۔ جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑی۔ اللہ کی ذمہ داری اور اس کے رسول کی ذمہ داری اس سے ہٹ گئی۔

(658)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ ذَكَرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا فَقَالَ مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُورًا وَبُرْهَانًا وَنَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ يَكُنْ لَهُ نُورٌ وَلَا بُرْهَانٌ وَلَا نَجَاةٌ وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَاُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ رواه احمد [مسند احمد حديث رقم: ٦٥٨٤، صحيح ابن حبان حديث رقم: ١٤٦٧] إسناده صحيح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ ایک دن آپ ﷺ نے نماز کا ذکر فرمایا: جس نے نماز کی پابندی کی تو یہ نماز اس کے لیے قیامت کے دن نور، دلیل اور نجات بن جائے گی، اور جس نے اس کی پابندی نہیں کی اس کے لیے کوئی نور، دلیل اور برہان نہیں ہوگی، اور وہ قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

(659)۔ وَعَنْ جَابِرٍ ﵁ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم: ٢٤٧، نسائي حديث رقم: ٤٦٤، شعب الايمان للبيهقي ٢٧٩٣]۔

ترجمہ: حضرت جابر ﵁ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندے اور کفر کے درمیان فرق نماز کا ترک کرنا ہے۔

(660)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ﵁ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ ، فَقَالَ يَارَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ قَالَ وَلَمْ يَسْأَلْهُ عَنْهُ وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ الصَّلٰوةَ

قَامَ الرَّجُلُ ، فَقَالَ يَارَسُولَ اللّٰهِ ﷺ إِنِّي أَصَبْتُ حَدّاً فَأَقِمْ فِيَّ كِتَابَ اللّٰهِ قَالَ أَلَيْسَ قَدْ صَلَّيْتَ مَعَنَا؟ قَالَ نَعَمْ ، قَالَ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَلَكَ ذَنْبَكَ أَوْ حَدَّكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٧٠٠٦ ، بخاری حديث رقم:٦٨٢٣]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے حد لگنے والا جرم کیا ہے۔ آپ مجھ پر حد قائم فرمائیں۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ نے اس سے جرم کے بارے میں کچھ نہیں پوچھا۔ نماز کا وقت آگیا۔ اس آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب نبی کریم ﷺ نماز پڑھ چکے تو وہ آدمی کھڑا ہو گیا۔ کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ میں نے حد لگنے والا جرم کیا ہے مجھ پر اللہ کی کتاب کا حکم نافذ فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے ابھی ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی؟ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا: بے شک اللہ نے تیرا گناہ یا تیری حد معاف فرما دی۔

(661)۔عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الَّذِي تَفُوتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ كَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ رواه البخاری [البخاری حديث رقم : ٥٥٢، مسلم حديث رقم : ١٤١٧ ، ابو داؤد حديث رقم : ٤١٤]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر ﷺ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کی عصر کی نماز فوت ہو جائے گویا اس کے اہل اور مال کو ہلاک کر دیا گیا۔

(662)۔عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ قَالَ كُنَّا مَعَ بُرَيْدَةَ فِي غَزْوَةٍ فِي يَوْمٍ ذِي غَيْمٍ فَقَالَ بَكِّرُوا بِصَلَاةِ الْعَصْرِ، فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ [البخاری حديث : ٥٥٣، النسائی حديث رقم : ٤٧٣]۔

ترجمہ: حضرت ابوملیح سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت بریدہ ﷺ کے ساتھ ابر آلود دن میں ایک غزوہ میں تھے، انہوں نے کہا: اول وقت میں عصر کی نماز پڑھو، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے: جس نے عصر کی نماز کو ترک کر دیا، اس کا عمل ضائع ہو گیا۔

(663)۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :اَلصَّلَاةُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ مَا لَمْ تُغْشَ الْكَبَائِرُ رواه مسلم [مسلم حديث رقم : ٥٥٠ ، الترمذی حديث رقم : ٢١٤]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ نمازیں، اور ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک، اس عرصہ کے درمیان والے گناہوں کے لیے کفارہ ہے، جب تک کبیرہ گناہوں کا غلبہ نہ ہو جائے۔

(664)۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا رواه البخاری [البخاری حديث رقم : ٦١٥، ٦٥٤، ٧٢١ ، مسلم حديث رقم : ٩٨١ ، الترمذی حديث رقم : ٢٢٥]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اذان دینے میں اور پہلی صف میں کتنا اجر ہے، پھر ان کو قرعہ اندازی کے بغیر اس کا موقع نہ ملے تو وہ قرعہ اندازی کریں گے اور اگر ان کو معلوم ہو جائے کہ دوپہر کے وقت میں (یعنی ظہر کی) نماز پڑھنے میں کتنا اجر ہے تو وہ اس کی طرف ضرور سبقت کریں گے اور اگر ان کو معلوم ہو جائے کہ عشاء اور صبح میں کتنا اجر ہے تو وہ ان کو پڑھنے کے لیے ضرور آئیں گے خواہ وہ گھسیٹتے ہوئے آئیں۔

بَابُ الْمَوَاقِيتِ

نمازوں کے اوقات کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَابًا مَّوْقُوْتًا [النساء:١٠٣]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بے شک وقت مقررہ پر نماز مومنوں پر فرض کر دی گئی ہے۔ وَقَالَ أَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ [هود:١١٤] اور فرمایا: دن کے دونوں طرف نماز قائم کرو اور رات کے کچھ حصے میں بھی۔ وَقَالَ أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ إِلٰى غَسَقِ اللَّيْلِ [بنی اسرائيل:٧٨] اور فرمایا: سورج ڈھلنے سے لے کر رات چھا جانے تک نماز قائم کرو۔ وَقَالَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا وَمِنْ آنَاءِ اللَّيْلِ الآيه [طه:١٣٠] اور فرمایا: اپنے رب کی تسبیح اور حمد کر سورج طلوع ہونے سے پہلے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے۔

(665)۔عَنْ أَبِي مُوسٰى ﷺ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ أَتَاهُ سَائِلٌ يَسْأَلُهُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلٰوةِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئاً ، قَالَ فَأَمَرَ بِلَالاً فَأَقَامَ الْفَجْرَ حِينَ انْشَقَّ الْفَجْرُ وَالنَّاسُ لَا يَكَادُ يَعْرِفُ بَعْضُهُمْ بَعْضاً ، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالظُّهْرِ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَالْقَائِلُ يَقُولُ قَدِ انْتَصَفَ النَّهَارُ

وَهُوَ كَانَ اَعْلَمَ مِنْهُمْ ، ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ ، ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ وَقَعَتِ الشَّمْسُ ، ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ ، ثُمَّ اَخَّرَ الْفَجْرَ مِنَ الْغَدِ حَتّٰى انْصَرَفَ مِنْهَا وَالْقَائِلُ يَقُوْلُ قَدْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ اَوْ كَادَتْ ثُمَّ اَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى كَانَ قَرِيْبًا مِنْ وَقْتِ الْعَصْرِ بِالْاَمْسِ ، ثُمَّ اَخَّرَ الْعَصْرَ حَتّٰى انْصَرَفَ مِنْهَا وَالْقَائِلُ يَقُوْلُ قَدِ احْمَرَّتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى كَانَ عِنْدَ سُقُوْطِ الشَّفَقِ ، ثُمَّ اَخَّرَ الْعِشَاءَ حَتّٰى كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاَوَّلِ ، ثُمَّ اَصْبَحَ فَدَعَا السَّائِلَ ، فَقَالَ الْوَقْتُ بَيْنَ هٰذَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:١٣٩٣، ابو داؤد حديث رقم:٣٩٥ ، نسائی حديث رقم:٥٢٣]۔

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ ﷺ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت فرمایا ہے کہ ایک آدمی آپ کے پاس نمازوں کے اوقات کے بارے میں پوچھنے کے لیے حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے اسے کچھ جواب نہ دیا۔ آپ ﷺ نے صبح پھوٹتے ہی حضرت بلال کو حکم دیا تو انہوں نے صبح کی نماز کھڑی کردی حالانکہ لوگ ایک دوسرے کو اندھیرے کی وجہ سے پہچان ہی نہیں سکتے تھے۔ پھر جب سورج ڈھلا تو ان کو حکم دیا تو انہوں نے ظہر کی نماز کھڑی کردی حالانکہ کوئی کہہ سکتا تھا کہ ابھی تو آدھا دن ہوا ہے جبکہ رسول اللہ ﷺ ان سب سے زیادہ جاننے والے تھے۔ پھر جب سورج ابھی اچھا خاصا بلند تھا تو انہیں حکم دیا تو انہوں نے عصر کی نماز کھڑی کردی۔ پھر جیسے ہی سورج ڈوبا تو انہیں حکم دیا تو انہوں نے مغرب کی نماز کھڑی کردی۔ پھر جب شفق غائب ہوا تو انہیں حکم دیا تو انہوں نے عشاء کی نماز کھڑی کردی۔ پھر اگلے دن صبح کی نماز اتنی موخر فرمائی کہ جب سلام پھیرا تو کوئی کہہ سکتا تھا کہ سورج نکل آیا یا نکلنے والا ہو گیا۔ پھر ظہر کو اتنا موخر فرمایا کہ کل والی عصر کے وقت کے قریب وقت ہو گیا۔ پھر عصر کو اتنا موخر فرمایا کہ جب سلام پھیرا تو کہنے والا کہہ سکتا تھا کہ سورج سرخ ہو گیا۔ پھر مغرب کو اتنا موخر فرمایا کہ شفق کے غائب ہونے کے قریب وقت آ گیا۔ پھر عشاء کو اتنا موخر فرمایا کہ پہلی رات کا تہائی حصہ گزر گیا۔ پھر صبح ہوئی تو سائل کو بلایا۔ اور فرمایا نماز کا وقت ان دو وقتوں کے درمیان ہے۔

(666)۔وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِلصَّلٰوةِ اَوَّلًا وَّآخِرًا ، وَاِنَّ وَقْتَ الظُّهْرِ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ وَآخِرُ وَقْتِهَا حِيْنَ يَدْخُلُ وَقْتُ الْعَصْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيْ [ترمذی حديث رقم:١٥١]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نماز کا اوّل ہے اور آخر ہے۔ ظہر کے وقت کا اول سورج کے ڈھلنے کے وقت ہے اور اس کا آخری وقت عصر کے داخل ہونے کا وقت ہے۔

(667)۔وَ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ ﷺ حِيْنَ سُئِلَ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ ، فَقَالَ اَنَا اُخْبِرُكَ صَلِّ الظُّهْرَ اِذَا كَانَ ظِلُّكَ مِثْلَكَ وَالْعَصْرَ اِذَا كَانَ ظِلُّكَ مِثْلَيْكَ [موطا امام مالك كتاب وقوت الصلوٰة ، باب وقوت الصلوٰة حديث رقم:٩ ، موطا امام محمد صفحة ٤١]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے جب نماز کے وقت کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا میں تمہیں بتاتا ہوں۔ ظہر اس وقت پڑھ جب تیرا سایہ تیرے قد کے برابر ہو جائے اور عصر اس وقت پڑھ جب تیرا سایہ تیرے قد کے دوگنا ہو جائے۔

(668)۔وَعَنْ خَالِدِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا اَمِيْرُنَا الْجُمُعَةَ ثُمَّ قَالَ لِاَنَسٍ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي الظُّهْرَ؟ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اشْتَدَّ الْبَرْدُ بَكَّرَ بِالصَّلٰوةِ وَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ اَبْرَدَ بِالصَّلٰوةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيْ [بخاری حديث رقم:٩٠٦]۔

ترجمہ: حضرت خالد بن دینار فرماتے ہیں کہ ہمارے امیر نے ہمارے ساتھ جمعہ پڑھا۔ پھر حضرت انس ﷺ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کیسے پڑھا کرتے تھے۔ فرمایا کہ جب سردی زیادہ ہوتی تھی تو رسول اللہ ﷺ یہ نماز جلدی پڑھتے تھے اور جب گرمی زیادہ ہوتی تھی تو نماز دیر سے ادا فرماتے تھے۔

(669)۔وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ يُؤَخِّرُوا الْعِشَاءَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ اَوْ نِصْفِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيْ وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حديث رقم:١٦٧، ابن ماجة حديث رقم:٦٩١]۔ قَالَ التِّرْمِذِيْ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میری امت کے لیے مشکل نہ ہوتی تو میں عشاء کی نماز کو تہائی رات تک یا نصف رات تک موخر کرنے کا حکم دیتا۔

(670)۔وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ اَنَّهٗ قَالَ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ مَا اِفْرَاطُ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ؟ قَالَ طُلُوْعُ الْفَجْرِ رَوَاهُ الطَّحَاوِيْ [شرح معاني الآثار للطحاوی ١/١١٨]۔

ترجمہ: حضرت عبید بن جریج ﷺ نے حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے پوچھا کہ عشاء کی نماز کا آخری وقت کیا ہے؟ تو فرمایا: طلوع فجر۔

(671)۔وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيْ [ترمذی حديث رقم:١٥٤، ابو داؤد حديث رقم:٤٢٤، نسائی حديث رقم:٥٤٩، ابن

ماجة حديث رقم:۶۷۲]۔ قَالَ التِّرْمِذِیُّ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

ترجمہ: حضرت رافع بن خدیج ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صبح کو سفیدی میں پڑھو اس کا اجر زیادہ ہے۔

(672)۔عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ یَتَعَاقَبُوْنَ فِیْکُمْ مَلَائِکَةٌ بِاللَّیْلِ وَمَلَائِکَةٌ بِالنَّهَارِ وَیَجْتَمِعُوْنَ فِیْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ یَعْرُجُ الَّذِیْنَ بَاتُوْا فِیْکُمْ فَیَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ کَیْفَ تَرَکْتُمْ عِبَادِیْ فَیَقُوْلُوْنَ تَرَکْنَاهُمْ وَهُمْ یُصَلُّوْنَ وَأَتَیْنَاهُمْ وَهُمْ یُصَلُّوْنَ رواه البخاری [البخاری حدیث: ۵۵۵، ۳۲۲۳، مسلم حدیث رقم: ۱۴۳۲]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: تمہارے پاس رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے باری باری آتے ہیں اور وہ فجر کی نماز میں اور عصر کی نماز میں جمع ہوتے ہیں، پھر جن فرشتوں نے تمہارے ساتھ رات گزاری تھی وہ اوپر چڑھ جاتے ہیں اللہ ان سے سوال کرتا ہے حالانکہ وہ ان سے زیادہ جاننے والا ہے: تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ کہیں گے کہ ہم نے ان کو اس حال میں چھوڑا کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس آئے تھے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

(673)۔عَنْ أَبِیْ بَکْرِ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ رُؤَیْبَةَ عَنْ أَبِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ لَنْ یَلِجَ النَّارَ أَحَدٌ صَلّٰی قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا یَعْنِی الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ رواه مسلم [مسلم حدیث رقم: ۱۴۳۶، ابو داؤد حدیث رقم: ۴۲۷]۔

ترجمہ: حضرت ابوبکرہ بن عمارہ بن رویبہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص آگ میں نہیں پڑے گا جس نے سورج طلوع ہونے سے پہلے نماز پڑھی اور سورج غروب ہونے سے پہلے نماز پڑھی یعنی فجر اور عصر۔

اَوْقَاتُ النَّهْيِ

ممنوع اوقات

(674)۔عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِیِّ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ وَمَعَهَا قَرْنُ الشَّیْطٰنِ، فَإِذَا ارْتَفَعَتْ فَارَقَهَا، ثُمَّ إِذَا اسْتَوَتْ قَارَنَهَا فَإِذَا زَالَتْ فَارَقَهَا، فَإِذَا دَنَتْ لِلْغُرُوْبِ قَارَنَهَا

فَإِذَا غَرَبَتْ فَارَقَهَا وَنَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّلٰوةِ فِیْ تِلْكَ السَّاعَاتِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ [موطا امام مالك كتاب القرآن، باب النهی عن الصلوة بعد الصبح وبعد العصر حدیث رقم: ۴۴، نسائی حدیث رقم: ۵۵۹، ابن ماجه حدیث رقم: ۱۲۵۳]۔ اَلْحَدِیْثُ صَحِیْحٌ، أُخْتُلِفَ فِیْ صَحَابِیَّةِ عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِیِّ

ترجمہ: حضرت عبداللہ صنابحی ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب سورج نکلتا ہے تو اس کے ساتھ ہی شیطان کا سینگ بھی نکلتا ہے۔ جب بلند ہوتا ہے تو وہ اس سے جدا ہو جاتا ہے۔ سورج استواء پر آتا ہے تو اس سے جڑ جاتا ہے۔ پھر جب ڈھل جاتا ہے تو اس سے جدا ہو جاتا ہے۔ پھر جب غروب کے قریب ہوتا ہے تو اس سے جڑ جاتا ہے اور جب غروب ہو جاتا ہے تو اس سے جدا ہو جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان اوقات میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

(675)۔وَعَنْ أَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰی تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغِیْبَ الشَّمْسُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ [مسلم حدیث رقم: ۱۹۲۳، بخاری حدیث رقم: ۵۸۶، نسائی حدیث رقم: ۵۶۶]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صبح کی نماز کے بعد کوئی نفل نماز نہیں جب تک سورج بلند نہ ہو اور عصر کی نماز کے بعد کوئی نفل نماز نہیں جب تک سورج غائب نہ ہو۔

(676)۔وَعَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَمْ یُصَلِّ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ فَلْیُصَلِّهِمَا بَعْدَ مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [ترمذی حدیث رقم: ۴۲۳]۔ اَلْحَدِیْثُ صَحِیْحٌ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے صبح کی دو رکعتیں نہ پڑھیں وہ انہیں سورج طلوع ہونے کے بعد پڑھے۔

بَابُ الْاَذَانِ

اذان کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَاِذَا نَادَیْتُمْ اِلَی الصَّلٰوةِ الآية [المائدة:۵۸] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب تم نماز کے لیے اذان دو۔ وَقَالَ اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ [الجمعة:۹] اور فرمایا: جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے۔

(677)۔عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ اَبِی بُرَیْدَةَ اَنَّ رَجُلاً مِنَ الْاَنْصَارِ مَرَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَرَاٰهُ حَزِیْناً، وَکَانَ الرَّجُلُ اِذَا طَعِمَ تُجْمَعُ اِلَیْهِ فَانْطَلَقَ حَزِیْناً بِمَا رَاٰی مِنْ حُزْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَتَرَکَ طَعَامَهُ وَمَا کَانَ یَجْتَمِعُ اِلَیْهِ، وَدَخَلَ مَسْجِدَهُ یُصَلِّی فَبَیْنَمَا هُوَ کَذٰلِكَ اِذْ نَعَسَ فَاَتَاهُ آتٍ فِی النَّوْمِ، فَقَالَ هَلْ عَلِمْتَ مِمَّا حَزِنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ لَا، قَالَ فَهُوَ لِهٰذَا التَّاْذِیْنِ فَاْتِهِ فَمُرْهُ اَنْ یَاْمُرَ بِلَالاً اَنْ یُّؤَذِّنَ، فَعَلَّمَهُ الْاَذَانَ، اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ مَرَّتَیْنِ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَرَّتَیْنِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ مَرَّتَیْنِ، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ مَرَّتَیْنِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ مَرَّتَیْنِ، اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، ثُمَّ عَلَّمَهُ الْاِقَامَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَ قَالَ فِی آخِرِهِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ، اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، کَاَذَانِ النَّاسِ وَاِقَامَتِهِمْ، فَاَقْبَلَ الْاَنْصَارِیُّ فَقَعَدَ عَلٰی بَابِ النَّبِیِّ ﷺ فَمَرَّ اَبُوْ بَکْرٍ فَقَالَ اسْتَاْذِنْ لِی وَقَدْ رَاٰی مِثْلَ ذٰلِكَ فَاَخْبَرَ بِهِ النَّبِیَّ ﷺ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ الْاَنْصَارِیُّ فَدَخَلَ فَاَخْبَرَ بِالَّذِی رَاٰی، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ قَدْ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَکْرٍ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَاَمَرَ بِلَالاً یُؤَذِّنُ بِذٰلِكَ رَوَاهُ الْاِمَامُ الْاَعْظَمُ فِی مُسْنَدِهِ [مسند امام اعظم صفحة ٤٤، ٤٦]۔ الحدیث صحیح و شواهده شهیرة

ترجمہ: حضرت علقمہ نے حضرت ابو بریدہ ؓ سے روایت کیا ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا اور آپ کو غمگین دیکھا، یہ آدمی کھانے کے لیے نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوتا تھا، اس نے جب رسول اللہ ﷺ کو غمگین دیکھا تو وہ کھانا اور جمع شدہ چیزیں چھوڑ کر غمگین ہو کر چلا گیا، نماز پڑھنے کے لیے اپنی مسجد میں داخل ہوا، اس دوران وہ سو گیا اور اسے خواب میں آنے والا آیا اور کہا تمہیں پتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کیوں غمگین ہیں؟ اس نے کہا نہیں، اس نے کہا وہ اس اذان کے بارے میں متفکر ہیں، ان کے پاس جاؤ اور کہو کہ وہ بلال کو اذان کہنے کا حکم دیں، پھر اس نے اسے اذان سکھائی، اللہ اکبر اللہ اکبر دو مرتبہ، اشہدان لا الہ الا اللہ دو مرتبہ، اشہدان محمدا رسول اللہ دو مرتبہ، حی علی الصلوۃ دو مرتبہ، حی علی الفلاح دو مرتبہ، اللہ اکبر اللہ اکبر ایک مرتبہ، لا الہ الا اللہ ایک مرتبہ، پھر اسے اسی طرح اقامت سکھائی اور اس کے آخر میں کہا قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ، جس طرح لوگ اذان اور اقامت کہتے ہیں، وہ انصاری حاضر خدمت ہوا اور نبی کریم ﷺ کے دروازے پر بیٹھ گیا، اس کے پاس سے ابو بکر گزرے اور اجازت چاہی، انہوں نے بھی اسی طرح کا خواب دیکھا تھا، انہوں نے نبی کریم ﷺ کو اپنا خواب عرض کیا،

اس کے بعد انصاری نے اجازت چاہی اور داخل ہوا، اور جو کچھ دیکھا تھا وہ عرض کیا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ابو بکر نے بھی ہمیں اسی طرح سنایا ہے، آپ ﷺ نے بلال کو حکم دیا کہ اسی طرح اذان پڑھیں۔

(678)۔عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْاِمَامُ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ اَللّٰهُمَّ اَرْشِدِ الْاَئِمَّةَ وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِیْنَ رواه ابو داؤد [ابوداؤد حدیث رقم: ٥١٧]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام اپنے مقتدیوں کا ضامن ہوتا ہے، اور موذن امانت دار ہوتا ہے! اے اللہ ائمہ کو ہدایت دے اور موذنوں کی مغفرت فرما۔

(679)۔عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ؓ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ الْمُؤَذِّنُ یُغْفَرُ لَهُ مَدٰی صَوْتِهِ وَیَشْهَدُ لَهُ کُلُّ رَطْبٍ وَیَابِسٍ وَشَاهِدُ الصَّلَاةِ یُکْتَبُ لَهُ خَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ صَلَاةً وَیُکَفَّرُ عَنْهُ مَا بَیْنَهُمَا رواه ابو داؤد [ابوداؤد حدیث رقم: ٥١٥]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: موذن کی مغفرت اس کی آواز کی بلندی کے مطابق کر دی جاتی ہے، اور ہر خشک و تر چیز اس کے حق میں گواہی دیتی ہے اور نماز (باجماعت) میں حاضر ہونے والے کے لیے پچیس نمازیں لکھ دی جاتی ہیں اور اسکے ان کے درمیان والے سارے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

(680)۔عَنْ جَدِّهِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ فَقَالَ اَحَدُکُمُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ فَاِذَا قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلَی الصَّلَاةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ قَالَ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِنْ قَلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ رواه مسلم [مسلم حدیث رقم: ٨٥٠، ابوداؤد حدیث رقم: ٥٢٧]۔

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب موذن کہے اللہ اکبر اللہ اکبر تو تم میں سے بھی کوئی کہے اللہ اکبر اللہ اکبر، جب موذن کہے اشہدان لا الہ الا اللہ تو وہ بھی کہے اشہدان لا الہ الا اللہ، جب موذن کہے اشہدان محمدا رسول اللہ تو وہ بھی کہے اشہدان محمدا رسول اللہ، جب موذن کہے حی علی الصلوۃ تو وہ کہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ، جب موذن کہے حی علی الفلاح تو وہ کہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ، پھر جب موذن کہے اللہ اکبر اللہ اکبر تو

وہ کہے اللہ اکبر اللہ اکبر، پھر جب موذن کہے لا الہ الا اللہ تو وہ کہے لا الہ الا اللہ۔ یہ جواب جب اس نے سچے دل سے دیے تو جنت میں داخل ہو گیا۔

(681)۔وَعَنْ اَبِیْ مَحْذُوْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَلْاَذَانُ وَالْاِقَامَةُ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَعَ اِضَافَةِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ مَرَّتَيْنِ فِی الْاِقَامَةِ رَوَاهُ ابْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ [ابن ابی شیبۃ ۲۳۱/۱]۔

ترجمہ: حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت فرمایا ہے کہ اذان اور اقامت کے الفاظ دو دو مرتبہ ہوتے ہیں، اقامت میں دوبار قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ کے اضافے کے ساتھ۔

(682)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ اَذَانُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَفْعًا شَفْعًا فِی الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [ترمذی حدیث رقم:۱۹۴]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ وَالْاَحَادِيْثُ وَالْآثَارُ فِيْهِ كَثِيْرَةٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی اذان جوڑا جوڑا ہوتی تھی، اذان بھی اور اقامت بھی۔اس موضوع پر کثرت سے آثار موجود ہیں۔

(683)۔وَعَنْ اَبِیْ مَحْذُوْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِی الْاُوْلٰی مِنَ الصُّبْحِ ، اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ، اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ [ابو داؤد حدیث رقم: ۵۰۰ ، نسائی حدیث رقم:۶۳۳]۔ صحیح و له طرق کثیرة

ترجمہ: حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے پہلی یعنی صبح کی اذان میں اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ روایت فرمایا ہے (یعنی نماز نیند سے بہتر ہے)۔

(684)۔وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ فِیْ اَذَانِ الْفَجْرِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ، قَالَ ، اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَالدَّارَقُطْنِیُّ وَالْبَيْهَقِیُّ وَرَوَی الطَّبْرَانِیُّ وَالْبَيْهَقِیُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَيْضًا وَلِهٰذَا [سنن الدار قطنی حدیث رقم: ۹۳۳ ، السنن الکبریٰ للبیهقی ۴۲۳/۱ ، ابن خزیمه صفحة ۳۸۶ ، وروی الطبرانی مثله عن بلال وابی هریرة و ام المومنين عائشة رضی الله عنهم کما فی مجمع الزوائد:۱۸۵۷، ۱۸۵۸، ۱۸۵۹، ۱۸۶۰]۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سنت یہ ہے کہ جب موذن صبح کی اذان حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہہ چکے تو کہے اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ۔

(685)۔وَعَنْ اَبِیْ جُحَيْفَةَ قَالَ رَاَيْتُ بِلَالًا رضی اللہ عنہ خَرَجَ اِلَی الْاَبْطَحِ فَاَذَّنَ ، فَلَمَّا بَلَغَ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ لَوّٰی عُنُقَهٗ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا وَّلَمْ يَسْتَدِرْ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ [ابو داؤد حدیث رقم:۵۲۰]۔ الحدیث صحیح و روی البخاری بمعناه [حدیث رقم: ۶۳۴]۔

ترجمہ: حضرت ابو جحیفہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ موضع ابطح کی طرف گئے اور وہاں اذان پڑھی۔ جب حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ پر پہنچے تو اپنی گردن کو دائیں بائیں پھیرا اور خود نہیں گھومے۔

(686)۔وَعَنْهُ رضی اللہ عنہ قَالَ رَاَيْتُ بِلَالًا يُؤَذِّنُ وَيَدُوْرُ وَيَتْبَعُ فَاهُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا وَاِصْبَعَاهُ فِیْ اُذُنَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [ترمذی حدیث رقم:۱۹۷، مسلم ، حدیث رقم:۱۱۱۹، ابو داؤد حدیث رقم: ۵۲۰]۔ اَللَّفْظُ لِلتِّرْمِذِیِّ

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان دیتے ہوئے دیکھا۔آپ نے اپنا دہن مبارک ادھر ادھر گھمایا اور پھیرا جب کہ آپ کی دو انگلیاں دونوں کانوں میں تھیں۔

(687)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ يَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَیَّ ، فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ، ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِیَ الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِی الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِیْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ ، فَمَنْ سَاَلَ اللّٰهَ لِیَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم:۸۴۹ ، ابو داؤد حدیث رقم:۵۲۳ ، ترمذی حدیث رقم: ۳۶۱۴ ، نسائی حدیث رقم:۶۷۸]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب تم موذن کو سنو تو جس طرح وہ کہے اسی طرح تم بھی کہو، پھر مجھ پر درود پڑھو۔جس شخص نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ اس پر دس مرتبہ درود بھیجے گا۔پھر اللہ سے میرے لیے وسیلہ کا سوال کرو۔یہ جنت میں ایک منزل کا نام ہے جو اللہ کے بندوں میں سے کسی خاص بندے کو ملے گی، میں امید رکھتا ہوں کہ میں وہی بندہ ہوں۔لہٰذا جس نے میرے لیے اللہ سے وسیلہ کا سوال کیا اس کے لیے میری شفاعت حلال ہو گی۔

(688)۔وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ ، اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ ، حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ

وَالنَّسَائِي وَابْنُ مَاجَةَ [بخاری حدیث رقم: ٦١٤، ابو داؤد حدیث رقم: ٥٢٩، ترمذی حدیث رقم: ٢١١، نسائی حدیث رقم: ٦٨٠، ابن ماجة حدیث رقم: ٧٢٢]۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اذان سن کر یہ کہا: اے اللہ اے کامل دعوت کے رب اور قائم ہونے والی نماز کے رب، محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں اس مقام محمود پر پہنچا جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے، اس کے لیے قیامت کے دن میری شفاعت حلال ہو گئی۔

(689)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ حِينَ أُرِيَ الْأَذَانَ أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِلَالاً فَأَذَّنَ، ثُمَّ أَمَرَ عَبْدَ اللّٰهِ فَأَقَامَ رَوَاهُ الطَّحَاوِي [طحاوی ١/١٠٧]۔ رُوَاتُهُ ثِقَاتٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن زید ﷺ فرماتے ہیں کہ انہیں خواب میں جب اذان دکھائی گئی، نبی کریم ﷺ نے بلال کو حکم دیا تو انہوں نے اذان پڑھی، پھر عبداللہ کو حکم دیا تو انہوں نے اقامت پڑھی۔

(690)۔وَعَنْ امْرَأَةٍ بَنِي النَّجَّارِ قَالَتْ كَانَ بَيْتِي مِنْ أَطْوَلِ بَيْتٍ، كَانَ حَوْلَ الْمَسْجِدِ، فَكَانَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُ عَلَيْهِ الْفَجْرَ فَيَأْتِي بِسَحَرٍ فَيَجْلِسُ عَلَى الْبَيْتِ يَنْظُرُ إِلَى الْفَجْرِ، فَإِذَا رَآهُ تَمَطَّىٰ، ثُمَّ قَالَ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَحْمَدُكَ وَأَسْتَعِينُكَ عَلَىٰ قُرَيْشٍ أَنْ يُقِيمُوا دِينَكَ، قَالَتْ ثُمَّ يُؤَذِّنُ، قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ كَانَ تَرَكَهَا لَيْلَةً وَاحِدَةً يَعْنِي هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُد [ابو داؤد حدیث رقم: ٥١٩]۔ اَلْحَدِيثُ صَحِيحٌ

ترجمہ: بنو نجار کی ایک عورت سے روایت ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ میرا گھر بلند ترین گھروں میں سے تھا۔ جو مسجد کے ارد گرد تھے۔ حضرت بلال ﷺ اس پر چڑھ کر صبح کی اذان پڑھتے تھے۔ آپ سحری کے وقت آ جاتے تھے، گھر کے اوپر چڑھ کر فجر کی طرف دیکھتے رہتے تھے۔ جب دیکھتے کہ فجر ابھر آئی، پھر کہتے: اے اللہ میں تیری حمد کرتا ہوں اور تجھ سے قریش کے بارے میں مدد مانگتا ہوں کہ وہ تیرا دین قائم کریں۔ وہ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد اذان پڑھتے تھے۔ فرماتی ہیں کہ اللہ کی قسم میں نہیں جانتی کہ انہوں نے اسے کسی ایک رات بھی ترک کیا ہو یعنی یہ کلمات۔

وَشَدَّ الْإِمَامُ النَّسَائِيُّ بَاباً سَمَّاهُ: اَلصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ بَعْدَ الْأَذَانِ

امام نسائی علیہ الرحمہ نے ایک باب باندھا ہے جس کا نام رکھا ہے: اذان کے بعد نبی پر درود۔

وَفِي حَدِيثِ الرَّوَافِضِ

رَوَىٰ أَبُو بَكْرٍ وَكُلَيْبِ الْأَسَدِي عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ حَكَىٰ لَهُمَا الْأَذَانَ فَقَالَ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَّسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَّسُولُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَىٰ خَيْرِ الْعَمَلِ حَيَّ عَلَىٰ خَيْرِ الْعَمَلِ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَالْإِقَامَةُ كَذٰلِكَ وَلَا بَأْسَ أَنْ يُقَالَ فِي صَلٰوةِ الْغَدَاةِ عَلَىٰ إِثْرِ حَيَّ عَلَىٰ خَيْرِ الْعَمَلِ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ مَرَّتَيْنِ لِلتَّقِيَّةِ وَقَالَ مُصَنِّفُ هٰذَا الْكِتَابِ، هٰذَا هُوَ الْأَذَانُ الصَّحِيحُ لَا يُزَادُ فِيهِ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُ وَالْمُفَوِّضَةُ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ قَدْ وَضَعُوا أَخْبَاراً وَزَادُوا فِي الْأَذَانِ مُحَمَّدٌ وَآلُ مُحَمَّدٍ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ مَرَّتَيْنِ وَفِي بَعْضِ رِوَايَاتِهِمْ بَعْدَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَّسُولُ اللّٰهِ وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيّاً وَلِيُّ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ وَمِنْهُمْ مَنْ رَوَىٰ بَدَلَ ذٰلِكَ أَشْهَدُ أَنَّ عَلِيّاً وَلِيُّ اللّٰهِ حَقّاً مَرَّتَيْنِ، وَلَا شَكَّ فِي أَنَّ عَلِيّاً وَلِيُّ اللّٰهِ وَأَنَّهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ حَقّاً وَأَنَّ مُحَمَّداً وَآلَهُ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ، وَلٰكِنْ لَيْسَ ذٰلِكَ فِي أَصْلِ الْأَذَانِ، إِنَّمَا ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِيُعْرَفَ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الزِّيَادَةِ الْمُتَّهَمُونَ بِالتَّفْوِيضِ الْمُدَلِّسُونَ بِأَنْفُسِهِمْ فِي جُمْلَتِنَا رَوَاهُ الصَّدُوقُ الْقُمِّي فِي مَنْ لَا يَحْضُرُهُ الْفَقِيهُ وَالطُّوسِي فِي الْاِسْتِبْصَارِ [من لا يحضره الفقيه حديث رقم: ٨٩٧، الاستبصار حديث رقم: ١١٣٤، ١١٣٥]۔ وَفِي رِوَايَةِ الْاِسْتِبْصَارِ قَالَ: فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِلَالاً فَلَمْ يَزَلْ يُؤَذِّنُ بِهَا حَتّٰى قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ [الاستبصار حديث رقم: ١١٣٤]۔

روافض کی حدیث

ترجمہ: ابوبکر اور کلیب اسدی نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ آپ نے ان دونوں کو اذان سنائی اور فرمایا: اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد

اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ نماز کے لیے آؤ، نماز کے لیے آؤ۔ فلاح کے لیے آؤ، فلاح کے لیے آؤ۔ سب سے اچھے عمل کے لیے آؤ، سب سے اچھے عمل کے لیے آؤ۔ اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں، اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں۔ اسی طرح اقامت بھی سنائی۔ اس میں کوئی حرج نہیں کہ صبح کی اذان میں حَيَّ عَلٰى خَيْرِ الْعَمَلِ کے بعد دو مرتبہ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ تقیہ کے طور پر کہا جائے۔ اور اس کتاب کا مصنف کہتا ہے کہ یہی اذان صحیح ہے۔ اس میں نہ زیادہ کیا جائے اور نہ کم کیا جائے۔ شیعہ کے مفوضہ فرقہ پر اللہ کی لعنت ہو، انہوں نے حدیثیں گھڑی ہیں اور انہوں نے اذان میں محمد اور آل محمد خیر البریہ دو مرتبہ پڑھنے کا اضافہ کرلیا ہے۔ اور ان کی بعض روایات میں اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے بعد اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيًّا وَلِيُّ اللّٰهِ دو مرتبہ پڑھنے کا اضافہ ہے۔ ان میں سے بعض ایسے ہیں جنہوں نے اس کی جگہ اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيًّا وَلِيُّ اللّٰهِ حَقًّا دو مرتبہ رکھا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ علی اللہ کے ولی ہیں اور وہ صحیح معنی میں امیر المومنین ہیں اور یہ کہ محمد اور ان کی آل صلوات اللہ علیہم خیر البریہ ہیں لیکن یہ سب باتیں اصل اذان میں شامل نہیں ہیں۔ یہ بات میں نے اس لیے بیان کی ہے تاکہ اس زیادتی سے ہمارے اندر پائے جانے والے ان لوگوں کی شناخت ہو جائے جنہیں تفویضی قرار دے دیا گیا ہے اور وہ حدیثیں اپنے پاس سے بنا کر بزرگوں کا نام کر دیتے ہیں۔ استبصار کی روایت میں ہے کہ فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اسی اذان کا بلال کو حکم دیا تھا، وہ یہی اذان پڑھتے رہے حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو گیا۔

بَابُ السِّتْرِ

ستر کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ [الاعراف: ۳۱] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہر سجدہ کے پاس اپنی زینت پکڑو۔ وَقَالَ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا [النور: ۳۱] اور فرمایا: عورتیں اپنی زینت ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو ظاہر ہے۔

(691)۔عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَاِنَّ مَا تَحْتَ السُّرَّةِ اِلٰى رُكْبَتِهٖ مِنَ الْعَوْرَةِ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ [سنن الدار قطنی حدیث رقم: ۸۷۶، ابو داؤد حدیث رقم: ۴۹۶، السنن الکبریٰ للبیہقی ۳/۸۴]۔ شواهده كثيرة صحيحة

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ مرد کی ناف سے نیچے اس کے گھٹنوں تک ستر ہے۔

بَابُ سُتْرَةِ الْمُصَلِّيْ

نمازی کا سُترہ

(692)۔عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ عَنْ سُتْرَةِ الْمُصَلِّيْ، فَقَالَ كَمُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم: ۱۱۱۴]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے غزوہ تبوک میں نماز کے سُترہ کے بارے میں پوچھا گیا۔ فرمایا اتنا ہو جتنا اونٹ کے کجاوے کا پچھلا حصہ۔

(693)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ مَرَرْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَاَنَا عَلٰى حِمَارٍ وَمَعِيَ غُلَامٌ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ فَلَمْ يَنْصَرِفْ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ [طحاوی ۱/۲۹۹-۳۰۰]۔ اِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت ابن عباس ﷺ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے گزرا۔ آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں گدھے پر سوار تھا اور میرے ساتھ بنی ہاشم کا ایک نوجوان تھا۔ آپ نے نماز کا سلام نہیں پھیرا۔

(694)۔وَعَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ مِمَّا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ رَوَاهُ مَالِكٌ [موطا امام مالک کتاب قصر الصلوٰة فی السفر، باب الرخصة فی المرور بین یدی المصلی حدیث رقم: ۴۰]۔ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت سالم بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ: نمازی کے سامنے سے گزرنے والی کوئی چیز نماز کو نہیں توڑتی۔

(695)۔وَعَنْ اَبِيْ جُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ مَاذَا عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ لَكَانَ اَنْ يَقِفَ اَرْبَعِيْنَ خَيْرًا لَّهٗ مِنْ اَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حدیث رقم: ۱۱۳۲، بخاری حدیث رقم: ۵۱۰، ابو داؤد حدیث رقم: ۷۰۱،

ترمذی حدیث رقم:۳۳۶ ، نسائی حدیث رقم:۷۵۶ ، ابن ماجة حدیث رقم:۹۴۵]۔

ترجمہ: حضرت ابوجہیم بن حارث ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کو معلوم ہو جائے کہ اس کا گناہ کتنا ہے تو چالیس سال تک کھڑا رہنے کو اس کے سامنے سے گزرنے سے بہتر سمجھے۔

(696)۔وَعَنْ سَعِيدِ بنِ الْمُسَيَّبِ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ أَنَّ عَلِيًّا وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا لَا يَقْطَعُ صَلٰوةَ الْمُسْلِمِ شَيْءٌ وَادْرَءُوا عَنْهَا مَا اسْتَطَعْتُمْ رَوَاهُ الطَّحَاوِي وَكَذَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ وَفِيهِ آثَارٌ كَثِيرَةٌ تَدُلُّ عَلٰى إِثْمِ الْمَارِّ وَعَدَمِ الْإِنْقِطَاعِ [شرح معانی الآثار للطحاوی ۳۰۲/۱]۔

ترجمہ: حضرت سعید بن مسیب علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مسلمان کی نماز کو کوئی دوسری چیز نہیں توڑ سکتی مگر جتنا ہو سکے نماز سے ایسی چیز کو ہٹاؤ۔ اسی طرح ابن عمر ﷺ سے بھی روایت کیا گیا ہے اور اس موضوع پر کثرت سے آثار موجود ہیں۔ جو سامنے سے گزرنے والے کے گناہ کو اور نماز کے نہ ٹوٹنے کو ثابت کرتے ہیں۔

بَابُ الْمَسَاجِدِ

مساجد کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَحَيْثُمَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ [البقرة:۱۴۴] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم جہاں کہیں ہو اپنے چہرے اس کی طرف پھیر لو۔ وَقَالَ فِي بُيُوتٍ أَذِنَ اللّٰهُ أَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ [النور:۳۶] اور فرمایا: ان گھروں میں جن کے بارے میں اللہ نے حکم دیا ہے کہ انہیں بلند کیا جائے اور ان میں اس کے نام کا ذکر کیا جائے۔ وَقَالَ إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ الآيه [التوبة:۱۸] اور فرمایا: مسجدوں کو وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ پر ایمان رکھتے ہیں۔

(697)۔عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا لِلّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم:۱۱۸۹ ، بخاری حدیث رقم:۴۵۰]۔

ترجمہ: حضرت عثمان بن عفان ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ جس نے اللہ کی خاطر مسجد بنائی اللہ نے اس کے لیے جنت میں گھر بنایا۔

(698)۔وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا وَأَبْغَضُ الْبِلَادِ أَسْوَاقُهَا رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۱۵۲۸]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شہروں میں اللہ کی سب سے زیادہ پسندیدہ جگہیں ان کی مسجدیں ہیں اور سب سے ناپسندیدہ جگہیں ان کے بازار ہیں۔

(699)۔وَعَنْ أَبِي حُمَيْدٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلْ، اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ، وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۱۶۵۲ ، ابو داؤد حدیث رقم:۴۶۵ ، نسائی حدیث رقم:۷۲۹ ، ابن ماجة حدیث رقم:۷۷۲]۔

ترجمہ: حضرت ابوحمید ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اسے چاہیے کہ کہے اے میرے اللہ میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور جب نکلے تو کہے اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔

(700)۔وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ السُّلَمِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم:۱۶۵۴ ، بخاری حدیث رقم:۴۴۴ ، ابو داؤد حدیث رقم:۴۶۷ ، ترمذی حدیث رقم:۳۱۶ ، نسائی حدیث رقم:۷۳۰ ، ابن ماجة حدیث رقم:۱۰۱۳]۔

ترجمہ: حضرت ابوقتادہ سلمی ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو دو رکعتیں پڑھ لیا کرے۔

(701)۔وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوا ، قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ الْمَسَاجِدُ ، قِيلَ وَمَا الرَّتْعُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ؟ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ أَكْبَرُ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حدیث رقم:۳۵۰۹]۔ وَقَالَ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم جنت کے باغیچوں کے پاس سے گزرو تو ان میں سے چر لیا کرو۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ جنت کے باغیچے کیا ہیں؟ فرمایا: مسجدیں۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ چرنا کیا ہے؟ فرمایا۔ پڑھا کرو۔ اللہ پاک ہے، سب تعریف اللہ کے لیے ہے اور اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔

(702)۔عَنْ أَبِي قَتَادَةَ السَّلَمِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ رواه البخاري [البخاری حدیث رقم: ٤٤٤، مسلم حدیث رقم: ١٦٥٤، الترمذی حدیث رقم: ٣١٦، ابو داؤد حدیث رقم: ٤٦٧، ابن ماجة حدیث رقم: ١٠١٣]۔

ترجمہ: حضرت ابوقتادہ سلمی ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو اسے چاہیے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرے۔

(703)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِي غَزْوَةِ خَيْبَرَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ يَعْنِي الثُّومَ فَلَا يَأْتِيَنَّ الْمَسَاجِدَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حدیث رقم: ١٢٤٨، بخاری حدیث رقم: ٨٥٣، ابو داؤد حدیث رقم: ٣٨٢٥]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ خیبر میں فرمایا: جو شخص اس پودے میں سے یعنی لہسن کھائے تو وہ مسجدوں میں ہرگز نہ آئے۔

(704)۔وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِجْعَلُوا فِي بُيُوتِكُمْ مِنْ صَلٰوتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُوراً رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حدیث رقم: ١٨٢٠، بخاری حدیث رقم: ٤٣٢، ابو داؤد حدیث رقم: ١٠٤٣، ابن ماجة حدیث رقم: ١٣٧٧]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کچھ نماز اپنے گھروں میں بھی پڑھ لیا کرو اور انہیں قبرستان مت بناؤ۔

(705)۔وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ إِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ رَوَاهُ أَبُودَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ [ابو داؤد حدیث رقم: ٤٩٢، ترمذی حدیث رقم: ٣١٧، ابن ماجة حدیث رقم: ٧٤٥]۔ اَلْحَدِيثُ صَحِيحٌ وَلَهُ شَوَاهِدُ

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ساری کی ساری زمین مسجد ہے سوائے قبرستان کے اور حمام کے۔

(706)۔وَعَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ رَوَاهُ أَبُودَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ [ابو داؤد حدیث رقم: ٤٤٩، ابن ماجة

حدیث رقم: ٧٣٩، نسائی حدیث رقم: ٦٨٩، سنن الدارمی حدیث رقم: ١٤١٤]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ لوگ مسجدوں میں فخر کریں گے۔

(707)۔وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَبِيعُ أَوْ يَبْتَاعُ فِي الْمَسْجِدِ فَقُولُوا لَا أَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ وَإِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَنْشُدُ فِيهِ ضَالَّةً فَقُولُوا لَا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ [ترمذی حدیث رقم: ١٣٢١، سنن الدارمی حدیث رقم: ١٤٠٧]۔ قَالَ التِّرْمِذِيُّ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم اس آدمی کو دیکھو جو مسجد میں بیچتا یا خریدتا ہے تو کہو: اللہ تمہاری تجارت کو نفع بخش نہ بنائے اور جب تم اس آدمی کو دیکھو جو مسجد میں کھوئی ہوئی چیز کا اعلان کرتا ہے تو کہو: اللہ کرے تجھے نہ ملے۔

(708)۔وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ بِصَلٰوةٍ وَصَلٰوتُهُ فِي مَسْجِدِ الْقَبَائِلِ بِخَمْسٍ وَعِشْرِينَ صَلٰوةً وَصَلٰوتُهُ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي يُجَمَّعُ فِيهِ بِخَمْسِ مِائَةِ صَلٰوةٍ وَصَلٰوتُهُ فِي الْمَسْجِدِ الْأَقْصٰى بِخَمْسِينَ أَلْفَ صَلٰوةٍ وَصَلٰوتُهُ فِي مَسْجِدِي بِخَمْسِينَ أَلْفَ صَلٰوةٍ وَصَلٰوتُهُ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِائَةِ أَلْفِ صَلٰوةٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حدیث رقم: ١٤١٣]۔ إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ

ترجمہ: حضرت انس ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی کی نماز اس کے گھر میں ایک نماز کے برابر ہے اور محلے کی مسجد میں اس کی نماز پچیس نمازوں کے برابر ہے اور جامع مسجد میں اس کی نماز پانچ سو نمازوں کے برابر ہے اور مسجد اقصیٰ میں اس کی نماز پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے اور میری مسجد میں اس کی نماز پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے اور مسجد حرام میں اس کی نماز ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔

لَا يَجُوزُ خُرُوجُ الشَّابَّةِ إِلَى الْمَسْجِدِ

نوجوان عورت کا مسجد میں جانا جائز نہیں

(اَلْبَيْتُ خَيْرٌ لِلنِّسَاءِ مِنَ الْمَسْجِدِ وَيَجُوزُ خُرُوجُ الْعَجُوزِ بِالْإِذْنِ فِي اللَّيْلِ وَأَوْلٰى أَنْ لَا تَخْرُجَ

لِقَولِهٖ تَعَالیٰ وَقَرنَ فِی بُیُوتِکُنَّ۔)

(عورتوں کے لیے مسجد کی نسبت ان کا گھر بہتر ہے اور بوڑھی عورت کا رات کو اجازت لے کر نکلنا جائز ہے مگر بہتر یہ ہے کہ وہ بھی نہ نکلے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اپنے گھروں میں ٹھہری رہو۔)

(709)۔عَن ابنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ إِذَا استَأذَنَکُم نِسَاءُکُم بِاللَّیلِ إِلَی المَسجِدِ فَأذَنُوا لَهُنَّ رَوَاهُ مُسلِم وَالبُخَارِی [مسلم حدیث رقم: ۹۹۱، بخاری حدیث رقم: ۸۶۰، ترمذی حدیث رقم: ۵۷۰، ابو داؤد حدیث رقم: ۵۶۸]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جب تمہاری عورتیں تم سے رات کے وقت مسجد کے لیے اجازت مانگیں تو انہیں اجازت دے دو۔

(710)۔وَعَن عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنهَا قَالَت لَو أدرَکَ النَّبِیُّ ﷺ مَا أحدَثَ النِّسَاءُ لَمَنَعَهُنَّ المَسجِدَ کَمَا مُنِعَت نِسَاءُ بَنِی إِسرَائِیلَ رَوَاهُ مُسلِم وَالبُخَارِی [مسلم حدیث رقم: ۹۹۹، بخاری حدیث رقم: ۸۶۹، ابو داؤد حدیث رقم: ۵۶۹]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آج عورتیں جو کچھ کر رہی ہیں اگر نبی کریم ﷺ دیکھ لیتے تو انہیں مسجدوں میں جانے سے منع فرما دیتے جیسا کہ بنی اسرائیل کی عورتوں کو منع کر دیا گیا تھا۔

(711)۔وَعَن عَبدِ اللّٰہِ بنِ سُوَیدٍ الأنصَارِی عَن عَمَّتِهٖ أُمِّ حُمَیدٍ امرَأَةِ أبِی حُمَیدٍ السَّاعِدِی رَضِیَ اللّٰہُ عَنهُم أنَّهَا جَاءَتِ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَت یَارَسُولَ اللّٰہِ إِنِّی أُحِبُّ الصَّلٰوةَ مَعَکَ، قَالَ قَد عَلِمتُ أنَّکِ تُحِبِّینَ الصَّلٰوةَ مَعِی، وَصَلٰوتُکِ فِی بَیتِکِ خَیرٌ لَکِ مِن صَلٰوتِکِ فِی حُجرَتِکِ وَصَلٰوتُکِ فِی حُجرَتِکِ خَیرٌ لَکِ مِن صَلٰوتِکِ فِی دَارِکِ وَصَلٰوتُکِ فِی دَارِکِ خَیرٌ لَکِ مِن صَلٰوتِکِ فِی مَسجِدِی، قَالَ فَأمَرَت فَبُنِیَ لَهَا مَسجِدٌ فِی أقصٰی شَیءٍ مِن بَیتِهَا وَأظلَمِهٖ فَکَانَت تُصَلِّی فِیهِ حَتّٰی لَقِیَتِ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ رَوَاهُ أحمَدُ [مسند احمد حدیث رقم: ۲۷۱۵۵]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن سوید انصاری اپنی پھوپھی ام حمید سے روایت کرتے ہیں جو کہ حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی زوجہ ہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئیں۔ عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ کے ساتھ نماز پڑھنا پسند کرتی ہوں۔ فرمایا: میں جانتا ہوں کہ تم میرے ساتھ نماز پڑھنا پسند کرتی ہو۔ تیرے کمرے میں تیری نماز بہتر ہے تیرے حجرے میں

تیری نماز سے۔ اور تیرے حجرے میں تیری نماز بہتر ہے تیرے گھر کے صحن میں تیری نماز سے اور تیرے گھر کے صحن میں تیری نماز بہتر ہے میری مسجد میں تیری نماز سے۔ راوی فرماتے ہیں کہ ام حمید کے کہنے پر ان کے گھر کے دور اندر اندھیرے کونے میں ان کے لیے نماز کی جگہ بنائی گئی۔ وہ اس میں نماز پڑھا کرتی تھیں حتیٰ کہ اللہ عزوجل سے جا ملیں۔

(712)۔وَعَن أبِی عَمرٍو الشَّیبَانِی أنَّهٗ رَأی عَبدَ اللّٰہِ رضی اللہ عنہ یُخرِجُ النِّسَاءَ مِنَ المَسجِدِ یَومَ الجُمُعَةِ وَیَقُولُ، أُخرُجنَ إِلیٰ بُیُوتِکُنَّ، خَیرٌ لَکُنَّ رَوَاهُ الطَّبرَانِی فِی الکَبِیرِ [المعجم الکبیر للطبرانی حدیث رقم: ۹۳۶۳]۔

ترجمہ: حضرت ابو عمرو شیبانی فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو جمعہ کے دن عورتوں کو مسجد سے نکالتے دیکھا اور فرما رہے تھے۔ اپنے گھروں کو نکل جاؤ وہ تمہارے لیے بہتر ہیں۔

(713)۔وَعَن أُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنهَا أنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ خَیرُ مَسَاجِدِ النِّسَاءِ قَعرُ بُیُوتِهِنَّ رَوَاهُ أحمَدُ [مسند احمد حدیث رقم: ۲۶۶۲۶]۔

ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورتوں کی بہترین مسجدیں ان کے گھروں کی اندھیری کوٹھڑیاں ہیں۔

(714)۔وَعَن عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنهَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ أنَّهٗ قَالَ عَلَیکُنَّ بِالبَیتِ فَإِنَّهٗ جِهَادُکُنَّ رَوَاهُ أحمَدُ [مسند احمد حدیث رقم: ۲۴۴۴۷]۔ شَوَاهِدُهٗ هٰؤُلَاءِ الأحَادِیثُ کَثِیرَةٌ وَمَفهُومُهَا ثَابِتٌ

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا کہ فرمایا: اے عورتو! تم پر اپنے گھروں میں رہنا لازم ہے، یہی تمہارا جہاد ہے۔

(715)۔وَعَن أبِی مُوسیٰ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ کُلُّ عَینٍ زَانِیَةٌ وَإنَّ المَرأةَ إِذَا استَعطَرَت فَمَرَّت بِالمَجلِسِ فَهِیَ کَذَا کَذَا یَعنِی زَانِیَةً رَوَاهُ التِّرمِذِی وَلِأبِی دَاوٗدَ وَالنَّسَائِی نَحوُهٗ [ترمذی حدیث رقم: ۲۷۸۶، ابو داؤد حدیث رقم: ۴۱۷۳، نسائی حدیث رقم: ۵۱۲۶]۔ اَلحَدِیثُ صَحِیحٌ

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر آنکھ زانیہ ہے اور جب عورت عطر لگاتی ہے اور کسی مجلس کے پاس سے گزرتی ہے تو وہ ایسی ایسی ہے یعنی زانیہ ہے۔

بَابُ صِفَةِ الصَّلٰوةِ وَتَرْكِيْبِهَا

نماز کا طریقہ اور اس کی ترکیب کا باب

(716)۔عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ؓ اَنَّ رَجُلاً دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ فِی نَاحِیَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلّٰی ، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَیْهِ ، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَیْكَ السَّلَامُ، اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ، فَرَجَعَ فَصَلّٰی ، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ ، فَقَالَ وَعَلَیْكَ السَّلَامُ ، اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ، فَقَالَ فِی الثَّالِثَةِ اَوْ فِی الَّتِی بَعْدَهَا عَلِّمْنِی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، فَقَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَی الصَّلٰوةِ فَاَسْبِغِ الْوُضُوْءَ ، ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ، ثُمَّ اقْرَاْ بِمَا تَیَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ رَاكِعاً ، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَسْتَوِیَ قَائِماً ، ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِداً ، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ جَالِساً ، ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِداً ، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ جَالِساً ، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَسْتَوِیَ قَائِماً ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِی صَلٰوتِكَ كُلِّهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِی وَزَادَ التِّرْمَذِی وَالنَّسَائِی وَاَبُوْدَاوٗد فَاِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلٰوتُكَ وَاِنِ انْتَقَصْتَ مِنْهُ شَیْئاً اِنْتَقَصْتَ مِنْ صَلٰوتِكَ [مسلم حدیث رقم: ۸۸۵ ، بخاری حدیث رقم: ۶۲۵۱ ، ابو داؤد حدیث رقم: ۸۵۶ ، ترمذی حدیث رقم: ۳۰۳ ، نسائی حدیث رقم: ۸۸۴]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ ﷺ مسجد کے کونے میں تشریف فرما تھے۔ اس نے نماز پڑھی۔ پھر آیا اور آپ ﷺ سے سلام عرض کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: وعلیکم السلام۔ واپس جا اور نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ آدمی واپس گیا اور نماز پڑھی۔ پھر آ کر سلام عرض کیا۔ فرمایا: وعلیکم السلام واپس جا اور نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ تیسری مرتبہ یا شاید اس کے بھی بعد اس نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے سکھایئے۔ فرمایا: جب تو نماز کے لیے کھڑا ہو تو اچھی طرح وضو کر۔ پھر قبلہ کی طرف منہ کر اور تکبیر کہہ۔ پھر تجھ سے جتنا ہو سکے قرآن پڑھ۔ پھر رکوع کر حتیٰ کہ تجھے رکوع کا اطمینان ہو جائے۔ پھر اوپر ہو حتیٰ کہ تو برابر کھڑا ہو جائے۔ پھر سجدہ کر حتیٰ کہ تجھے سجدے کا اطمینان ہو جائے۔ پھر سر اٹھا حتیٰ کہ تجھے بیٹھنے کا اطمینان ہو جائے۔ پھر سجدہ کر حتیٰ کہ تجھے سجدے کا اطمینان ہو جائے۔ پھر سر اٹھا حتیٰ کہ تجھے بیٹھنے کا اطمینان ہو جائے۔ پھر کھڑا ہو جا حتیٰ کہ تو سیدھا

کھڑا ہو جائے۔ پھر اپنی ساری نماز میں ایسا ہی کر۔ ترمذی، نسائی اور ابوداؤد نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے کہ جب تم نے ایسا کیا تو تیری نماز مکمل ہو گئی اور اگر تم نے اس میں سے کچھ بھی کمی کی تو تیری نماز میں کمی رہ گئی۔

(717)۔وَعَنْ اَبِی حُمَیْدِ السَّاعِدِی ؓ قَالَ فِی نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَا كُنْتُ اَحْفَظُكُمْ لِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَاَیْتُهٗ اِذَا كَبَّرَ جَعَلَ یَدَیْهِ حَذْوَ مَنْكِبَیْهِ وَاِذَا رَكَعَ اَمْكَنَ یَدَیْهِ مِنْ رُكْبَتَیْهِ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهٗ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ اسْتَوٰی حَتّٰی یَعُوْدَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهٗ وَاِذَا سَجَدَ وَضَعَ یَدَیْهِ غَیْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضِهِمَا وَاسْتَقْبَلَ بِاَطْرَافِ اَصَابِعِ رِجْلَیْهِ الْقِبْلَةَ فَاِذَا جَلَسَ فِی الرَّكْعَتَیْنِ جَلَسَ عَلٰی رِجْلِهِ الْیُسْرٰی وَنَصَبَ الْیُمْنٰی ، فَاِذَا جَلَسَ فِی الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْیُسْرٰی وَنَصَبَ الْاُخْرٰی وَقَعَدَ عَلٰی مَقْعَدَتِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم: ۸۲۸ ، ابو داؤد حدیث رقم: ۹۶۳ ، ترمذی حدیث رقم: ۳۰۴ ، ابن ماجة حدیث رقم: ۸۶۲]۔

ترجمہ: حضرت ابوحمید ساعدی ؓ نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کے مجمع میں فرمایا کہ میں تم سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کو جانتا ہوں۔ میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ جب تکبیر فرمائی تو اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھائے اور جب رکوع فرمایا تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر جمائے پھر اپنی پشت مبارک کو برابر کر دیا۔ پھر جب اپنا سر مبارک اٹھایا تو بالکل سیدھے ہو گئے حتیٰ کہ تمام جوڑ اپنی اپنی جگہ پر آ گئے۔ اور جب سجدہ فرمایا تو اپنے ہاتھ نہ تو پھیلا کر رکھے اور نہ ہی انہیں بند کیا اور اپنے پاؤں کی انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف فرمایا۔ جب دو رکعتوں کے بعد بیٹھے تو اپنے بائیں پاؤں پر بیٹھے اور دوسرے کو کھڑا کر لیا اور اپنے مقعد پر تشریف فرما ہوئے۔

(718)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ كَبَّرَ، ثُمَّ رَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی یُحَاذِیَ اِبْهَامَیْهِ اُذُنَیْهِ ، ثُمَّ یَقُوْلُ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰی جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُكَ رَوَاهُ الدَّارَ قُطْنِی وَفِی رَفْعِ الْیَدَیْنِ اِلَی الْاُذُنَیْنِ حِیْنَ كَبَّرَ اَحَادِیْثُ كَثِیْرَةٌ [دار قطنی حدیث رقم: ۱۱۳۵ ، السنن الکبریٰ للبیهقی ۲/۳۴ ورواہ البیهقی فی السنن الکبریٰ عن ام المومنین عائشة]۔ هٰذَا ضَعِیْفٌ وَشَوَاهِدُهٗ صَحِیْحَةٌ كَثِیْرَةٌ فِی الدَّارَ قُطْنِی

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو تکبیر کہتے پھر دونوں ہاتھ اٹھاتے حتیٰ کہ آپ ﷺ کے دونوں انگوٹھے کانوں کے برابر ہو جاتے۔ پھر آپ ﷺ حمد پڑھتے۔ اے اللہ تو پاک ہے اور تیری

ہی حمد ہے اور تیرا نام برکت والا ہے اور تیری شان بلند و بالا ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور تکبیر کے وقت کانوں تک ہاتھ اٹھانے کے بارے میں کثرت سے صحیح احادیث موجود ہیں۔

(719)۔وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ﷺ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُوْنَ اَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰى فِى الصَّلٰوةِ رَوَاهُ الْبُخَارِى [بخاری حدیث رقم: ۷۴۰]۔

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد ﷺ فرماتے ہیں کہ لوگوں کو حکم دیا جاتا تھا کہ نماز میں مرد اپنا دایاں ہاتھ اپنی بائیں کلائی پر رکھے۔

(720)۔وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ اَبِيْهِ ﷺ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِىَّ ﷺ يَضَعُ يَمِيْنَهُ عَلٰى شِمَالِهِ فِى الصَّلٰوةِ تَحْتَ السُّرَّةِ رَوَاهُ ابْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ [المصنف لابن ابی شیبة ۱/۴۲۷]۔

ترجمہ: حضرت علقمہ بن وائل بن حجر اپنے والد ماجد رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے نماز میں ناف کے نیچے اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا۔

(721)۔وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَبِىْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ ﷺ فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِنْهُمْ يَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ رَوَاهُ مُسْلِم وَفِى رِوَايَةِ النَّسَائِى قَالَ فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِنْهُمْ يَجْهَرُ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ [مسلم حدیث رقم: ۸۹۰، نسائی حدیث رقم: ۹۰۷]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ نماز پڑھی میں نے ان میں سے کسی کو بھی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔ نسائی کی روایت میں ہے کہ میں نے انہیں بسم اللہ اونچی آواز میں پڑھتے نہیں سنا۔

(722)۔وَعَنْ اَبِىْ وَائِلٍ ﷺ قَالَ كَانَ عُمَرُ وَعَلِىٌّ لَا يَجْهَرَانِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَلَا بِالتَّعَوُّذِ وَلَا بِالتَّاْمِيْنِ رَوَاهُ الطَّحَاوِى [شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۱۵۰]۔ وَفِيْهِ اَبُوْ سَعْدٍ وَهُوَ ضَعِيْفٌ

ترجمہ: حضرت ابو وائل ﷺ فرماتے ہیں کہ: حضرت عمر اور حضرت علی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کو اونچی آواز سے نہیں پڑھتے تھے اور نہ ہی اعوذ باللہ اور نہ ہی آمین۔

(723)۔عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَرَأَ النَّبِىُّ ﷺ فِيْمَا اُمِرَ وَسَكَتَ فِيْمَا اُمِرَ: وَمَا كَانَ رَبُّكَ

نَسِيًّا، لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب: ۲۱) رواه البخاری [البخاری حدیث رقم: ۷۷۴]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو جس نماز میں قرأت کا حکم ملا آپ نے قرأۃ فرمائی اور جس نماز میں آیت پڑھنے کا حکم ملا آہستہ پڑھی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تیرا رب بھولنے والا نہیں ہے۔ اور فرماتا ہے: بلاشبہ تمہارے لیے اللہ کے رسول کی ذات میں عملی نمونہ موجود ہے۔

(724)۔وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ ﷺ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ قَرَأَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ، فَقَالَ آمِيْن وَخَفَضَ بِهَا صَوْتَهُ رَوَاهُ التِّرْمَذِى [ترمذی حدیث رقم: ۲۴۸]۔ اَلْحَدِيْثُ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت علقمہ بن وائل اپنے والد رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ پڑھا۔ پھر فرمایا آمین اور اپنی آواز آہستہ رکھی۔

(725)۔وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَقِيْمُوا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَ اللّٰهِ اِنِّىْ لَاَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِىْ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِى [مسلم حدیث رقم: ۹۵۹، بخاری حدیث رقم: ۷۴۲]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رکوع اور سجدہ صحیح طریقے سے کرو۔ اللہ کی قسم میں تمہیں اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

(726)۔وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، قَالَ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَفِى رِوَايَةِ الْبُخَارِى وَمُسْلِم عَنْهُ ثُمَّ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حِيْنَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ، ثُمَّ يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ [ابن ماجة حدیث رقم: ۸۷۵، مسلم حدیث رقم: ۸۶۸، بخاری حدیث رقم: ۷۹۵، نسائی حدیث رقم: ۱۱۵۰]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فرماتے تھے تو اس کے بعد فرماتے تھے رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔ بخاری اور مسلم کی روایت میں ہے کہ پھر جب اپنی کمر کو رکوع سے اٹھاتے تو فرماتے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ (اللہ نے سن لی جس نے اس کی حمد کی) پھر کھڑے ہو کر فرماتے تھے رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ (اے ہمارے رب تیرے لیے ہی حمد ہے)۔

(727)۔وَعَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا رَكَعَ اَحَدُكُمْ فَقَالَ فِى

رُكُوعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ رَكُوعُهٗ وَذٰلِكَ اَدْنَاهُ ، وَاِذَا سَجَدَ فَقَالَ فِي سُجُودِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ سُجُودُهٗ وَذٰلِكَ اَدْنَاهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُو دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم:٢٦١ ، ابو داؤد حدیث رقم:٨٨٦ ، ابن ماجة حدیث رقم:٨٩٠]

صحیح لکن لیس بمتصل والعمل علیٰ هذا

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی رکوع کرے تو رکوع میں تین بار کہے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْم پاک ہے میرا رب عظیم۔ اس کا رکوع مکمل ہو گیا اور یہ اس کی کم سے کم تعداد ہے اور جب سجدہ کرے تو اپنے سجدے میں تین بار کہے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى پاک ہے میرا رب اعلیٰ۔ اس کا سجدہ مکمل ہو گیا اور یہ اسکی کم سے کم تعداد ہے۔

(728)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ عَلَى الْجَبْهَةِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَاَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا اَكْفِتَ الثِّيَابَ وَلَا الشَّعْرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حدیث رقم:١٠٩٨ ، بخاری حدیث رقم:٨١٢ ، نسائی حدیث رقم:١٠٩٧ ، ابن ماجة حدیث رقم:٨٨٣]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے ماتھے پر، دونوں ہاتھوں پر، دونوں گھٹنوں پر، قدموں کے اطراف پر اور یہ کہ میں اپنے کپڑے اور بال اکٹھے نہ کروں۔

(729)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ فَاَكْثِرُوا الدُّعَاءَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم:١٠٨٣ ، نسائی حدیث رقم:١١٣٧]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب سجدے کی حالت میں ہوتا ہے۔ پس کثرت سے دعا مانگا کرو۔

(730)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ ؓ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَكَفُّهٗ بَيْنَ يَدَيْهِ ، اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُولُهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ وَاَبُو دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ

مَاجَةَ وَاللَّفْظُ لِلنَّسَائِي وَرَوٰى مُحَمَّدٌ مِثْلَهٗ وَقَالَ التَّشَهُّدُ الَّذِي ذُكِرَ كُلُّهٗ حَسَنٌ وَلَيْسَ يُشْبِهُهٗ تَشَهُّدُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، عِنْدَنَا تَشَهُّدُهٗ لِاَنَّهٗ رَوَاهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيْهِ الْعَامَّةُ عِنْدَنَا وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ ؓ يَكْرَهُ اَنْ يُزَادَ فِيهِ حَرْفٌ اَوْ يُنْقَصَ مِنْهُ حَرْفٌ [مسلم حدیث رقم:٨٩٧ ، بخاری حدیث رقم:٨٣١ ، ابو داؤد حدیث رقم:٩٦٨ ، ترمذی حدیث رقم:١١٠٥ ، نسائی حدیث رقم:١١٦٣ ، ابن ماجة حدیث رقم:١٨٩٢]۔

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ نے فرمایا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے تشہد اس طرح سکھایا جس طرح قرآن کی سورۃ سکھاتے تھے اور آپ ﷺ کے ہاتھ سامنے ہوتے تھے۔ سب احترام اللہ کے لیے ہیں اور دعائیں اور اچھے اعمال، اے نبی آپ پر سلام، اللہ کی رحمت اور اس کی برکات ہوں۔ ہم پر بھی سلام ہو اور اللہ کے صالح بندوں پر بھی سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ امام محمد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں تشہد کے جتنے الفاظ بھی احادیث میں بیان کیے گئے ہیں سب اچھے ہیں لیکن حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ کے بیان کردہ تشہد کی مثال نہیں۔ ہمارے نزدیک انہی کا تشہد بہترین تشہد ہے اس لیے کہ آپ نے اسے رسول اللہ ﷺ سے روایت فرمایا ہے اور ہمارے عام علماء کا اسی پر عمل ہے اور ابن مسعود ؓ اس میں کسی لفظ کا اضافہ کرنا یا کمی کرنا پسند نہیں کرتے تھے۔

(731)۔وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ ؓ قَالَ سَاَلْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْنَا يَارَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ ، قَالَ قُولُوا ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيمَ اِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيمَ اِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ [مسلم حدیث رقم:٩٠٨ ، بخاری حدیث رقم:٣٣٧٠ ، ابو داؤد حدیث رقم:٩٧٦ ، ابن ماجة حدیث رقم:٩٠٤]۔

ترجمہ: حضرت کعب بن عجرۃ ؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سوال پوچھا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ﷺ کے اہل بیت پر درود کس طرح پڑھا جائے۔ بے شک اللہ نے ہمیں سکھا دیا ہے کہ آپ ﷺ پر سلام کیسے پڑھنا ہے۔ فرمایا: کہو اے اللہ محمد اور محمد کی آل پر درود بھیج جیسا کہ تو نے ابراہیم اور ابراہیم کی آل پر درود بھیجا ہے۔ بے شک تو حمد والا بزرگی والا ہے۔ اے اللہ محمد پر اور محمد کی آل پر برکتیں بھیج جس طرح تو نے ابراہیم پر اور ابراہیم کی

آل پر برکتیں بھیجی ہیں۔ بے شک تو حمد والا بزرگی والا ہے۔

(732)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا فَرَغَ اَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْآخِرِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي الدُّعَاءِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ اَلْفَاظٌ مُخْتَلِفَةٌ [مسلم حديث رقم:١٣٢٦، مسلم حديث رقم:١٣٢٤، ابن ماجة حديث رقم:٩٠٩، سنن النسائي حديث رقم:١٣٠٩، ابو داؤد حديث رقم:٩٨٣]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی آخری تشہد سے فارغ ہو جائے تو چار چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگا کرے۔ جہنم کے عذاب سے، قبر کے عذاب سے، زندگی اور موت کے فتنے سے اور مسیح دجال کے فتنے سے اور تشہد کے بعد دعا کے مختلف الفاظ احادیث میں بیان ہوئے ہیں۔

(733)۔وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ﷺ قَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَعَنْ يَسَارِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهٖ رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ مِثْلَهٗ [ابو داؤد حديث رقم:٩٩٦، نسائي حديث رقم:١٣٢٥، ترمذي حديث رقم:٢٩٥، سنن الدارمي حديث رقم:١٣٥١]۔ اَلْحَدِيثُ حَسَنٌ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی دائیں طرف سلام پھیرتے اور فرماتے تم پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت ہو اور بائیں طرف بھی تم پر سلام اور اللہ کی رحمت ہو۔ حتیٰ کہ آپ کے رخسار مبارک کی روشنی نظر آ جاتی تھی۔

(734)۔وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ﷺ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا صَلّٰى صَلوٰةً اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم:٥٩٣٧، بخاري حديث رقم:٨٤٥، ترمذي حديث رقم:٢٢٩٤]۔

ترجمہ: حضرت سمرہ بن جندب ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھ چکتے تو ہماری طرف چہرہ انور پھیر لیتے تھے۔

(735)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ ﷺ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَثِيرًا يَنْصَرِفُ عَنْ يَسَارِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم:١٦٣٨، بخاري حديث رقم:٨٥٢، ابو داؤد حديث

رقم:١٠٤٢، نسائي حديث رقم:١٣٥٩، ابن ماجة حديث رقم:٩٣٠]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ نے فرمایا یقیناً میں نے رسول اللہ ﷺ کو کثرت سے دیکھا کہ آپ ﷺ بائیں طرف گھوم کر تشریف فرما ہوتے تھے۔

(736)۔وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم:١٦٤٠، ١٦٤١]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی دائیں طرف گھوم کر تشریف فرما ہوتے تھے۔

(737)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ كُنْتُ اَعْرِفُ اِنْقِضَاءَ صَلوٰةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِالتَّكْبِيرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم:١٣١٦، بخاري حديث رقم:٨٤٢، ابو داؤد حديث رقم:١٠٠٢، نسائي حديث رقم:١٣٣٥]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ﷺ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کا اختتام تکبیر کے بلند ہونے سے سمجھ جاتا تھا۔

(738)۔وَعَنْ ثَوْبَانَ ﷺ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلوٰتِهٖ، اِسْتَغْفَرَ ثَلٰثًا وَقَالَ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم:١٣٣٤، ابو داؤد حديث رقم:١٥١٣، ترمذي حديث رقم:٣٠٠، نسائي حديث رقم:١٣٣٧، ابن ماجة حديث رقم:٩٢٨، مسند احمد حديث رقم:٢٢٤٢٨]۔

ترجمہ: حضرت ثوبان ﷺ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ جب اپنی نماز سے سلام پھیرتے تھے تو تین مرتبہ استغفار فرماتے تھے اور پڑھتے تھے: اے اللہ تو سلام ہے اور تیری طرف سے سلامتی ہے تو برکت والا ہے اے جلال اور اکرام والے۔

(739)۔وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلوٰةٍ مَكْتُوبَةٍ، ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُونَ تَسْبِيحَةً وَّثَلٰثٌ وَّثَلٰثُونَ تَحْمِيدَةً وَّاَرْبَعٌ وَّثَلٰثُونَ تَكْبِيرَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم:١٣٤٩، ترمذي حديث رقم:٣٤١٢، نسائي حديث رقم:١٣٤٩]۔

ترجمہ: حضرت کعب بن عجرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز کے بعد کے کچھ وظائف ہیں جنہیں ہر فرض نماز کے بعد پڑھنے والا کبھی خسارے میں نہیں رہتا، ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ اور ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر۔

(740)۔وَعَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ قَرَاَ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ فِي

دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُولِ الْجَنَّةِ إِلَّا الْمَوْتُ وَمَنْ قَرَأَهَا حِينَ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ آمَنَهُ اللّٰهُ عَلٰى دَارِهِ وَدَارِ جَارِهِ وَأَهْلِ دُوَيْرَاتٍ حَوْلَهُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِي فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَ قَالَ إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ [شعب الایمان للبیهقی حدیث رقم: ۲۳۹۵]۔

ترجمہ: حضرت علی المرتضی ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی اسے موت کے سواء جنت میں داخل ہونے سے کوئی چیز نہیں روک سکتی، اور جس نے اسے رات سوتے وقت پڑھا اللہ اس کے گھر کو محفوظ کر دے گا، اور اسکے پڑوسی کے گھر کو اور اس کے اردگرد کے گھروں کو۔

صَلٰوةُ النِّسَآءِ وَاَنَّ لِلْمَرْءَةِ هَيْئَةً لَيْسَتْ لِلرَّجُلِ

عورتوں کی نماز، اور اس بات کا بیان کہ عورت کی ایک مخصوص ہیئت ہے جو مرد کے لیے نہیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَيْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰى [آل عمران: ۳٦] اللہ تعالی فرماتا ہے: مرد عورت کی طرح نہیں ہے۔

(741)۔عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ ؓ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّيْتَ فَاجْعَلْ يَدَيْكَ حِذَاءَ أُذُنَيْكَ وَالْمَرْأَةُ تَجْعَلُ يَدَيْهَا حِذَاءَ ثَدْيَيْهَا رَوَاهُ الطَّبَرَانِي فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيرِ وَكَذَا فِي كَنْزِ الْعُمَّالِ وَمَجْمَعِ الزَّوَائِدِ [کنز العمال حدیث رقم: ۱۹٦۳٦، مجمع الزوائد حدیث رقم: ۲۵۹٤، ۱٦۰۰۵، وعزاه فی الطبرانی ولم احده فیه]۔ قال الهیثمی اَلْحَدِيثُ ضَعِيفٌ

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تو نماز پڑھے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں کانوں کے برابر اٹھا، اور عورت اپنے دونوں ہاتھ اپنی چھاتیوں کے برابر اٹھائے۔

(742)۔وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ صَاحِبِ رَسُولِ ﷺ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ الرِّجَالَ أَنْ يَتَجَافُوا فِي سُجُودِهِمْ وَيَأْمُرُ النِّسَاءَ أَنْ يَنْخَفِضْنَ فِي سُجُودِهِنَّ رَوَاهُ الْبَيْهَقِي [السنن الکبری للبیهقی ۲/۲۲۲]۔

ترجمہ: صحابی رسول حضرت ابو سعید خدری ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا کہ: آپ ﷺ مردوں کو حکم فرماتے تھے کہ اپنے سجدے اونچے کریں اور عورتوں کو حکم فرماتے تھے کہ اپنے سجدوں میں نیچی رہا کریں۔

(743)۔ وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ أَنَّهُ سُئِلَ كَيْفَ كُنَّ النِّسَاءُ يُصَلِّينَ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كُنَّ يَتَرَبَّعْنَ، ثُمَّ أُمِرْنَ أَنْ يَحْتَفِزْنَ رَوَاهُ الْإِمَامُ الْأَعْظَمُ فِي مُسْنَدِهِ [مسند امام اعظم صفحة ۷۳]۔

ترجمہ: حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں عورتیں کیسے نماز پڑھتی تھیں؟ فرمایا: چوکڑی مارتی تھیں اور بعد میں حکم ہوا کہ سمٹ جایا کریں۔

(744)۔وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ عَلٰى امْرَأَتَيْنِ تُصَلِّيَانِ فَقَالَ إِذَا سَجَدْتُمَا فَضُمَّا بَعْضَ اللَّحْمِ إِلَى الْأَرْضِ فَإِنَّ الْمَرْأَةَ فِي ذٰلِكَ لَيْسَتْ كَالرَّجُلِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ فِي مَرَاسِيلِهِ وَالْبَيْهَقِي [السنن الکبری للبیهقی ۲/۲۲۳، مراسیل ابی داؤد صفحة ۸]۔ الحدیث صحیح مرسل

ترجمہ: حضرت یزید بن ابی حبیب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دو عورتوں کے پاس سے گزرے جو نماز پڑھ رہی تھیں، فرمایا: جب تم سجدہ کرو تو اپنے جسم کا کچھ حصہ زمین کے ساتھ لگا دیا کرو، بے شک اس معاملے میں عورت مرد کی طرح نہیں ہے۔

(745)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا جَلَسَتِ الْمَرْأَةُ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَتْ فَخِذَهَا عَلٰى فَخِذِهَا الْأُخْرٰى وَإِذَا سَجَدَتْ أَلْصَقَتْ بَطْنَهَا فِي فَخِذَيْهَا كَأَسْتَرِ مَا يَكُونُ لَهَا وَأَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَيَقُولُ يَا مَلَائِكَتِي أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهَا رَوَاهُ الْبَيْهَقِي [السنن الکبری للبیهقی ۲/۲۲۳]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب عورت نماز میں بیٹھے تو اپنی ایک ران کو دوسری ران پر رکھے اور جب سجدہ کرے تو اپنا پیٹ اپنی رانوں پر لگا دے۔ یہ اسکے ستر کے شایانِ شان ہے اور بے شک اللہ تعالی اسکی طرف دیکھتا ہے اور فرماتا ہے اے میرے فرشتو میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس عورت کو بخش دیا۔

(746)۔وَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِي كَانَتِ الْمَرْأَةُ تُؤْمَرُ إِذَا سَجَدَتْ أَنْ تُلْزِقَ بَطْنَهَا بِفَخِذَيْهَا كَيْلَا تَرْتَفِعَ عَجِيزَتُهَا وَلَا تُجَافِي كَمَا يُجَافِي الرَّجُلُ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي الْمُصَنَّفِ [المصنف لابن ابی شیبة ۱/۳۰۳]۔

ترجمہ: حضرت ابراہیم نخعی فرماتے ہیں کہ عورت کو حکم دیا جاتا تھا کہ جب سجدہ کرے تو اپنا پیٹ اپنی رانوں کے ساتھ

چپکا دے تا کہ اس کے سرین اٹھے نہ رہیں اور اس طرح اونچا سجدہ نہ کرے جس طرح مرد اونچا سجدہ کرتا ہے۔

(747)۔وَعَنِ الْحَارِثِ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ رضی اللہ عنہ اِذَا سَجَدَتِ الْمَرْاَۃُ فَلْتَضُمَّ فَخِذَیْهَا رَوَاهُ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ فِی الْمُصَنَّفِ [المصنف لابن ابی شیبة ١/٣٠٢]۔

ترجمہ: حضرت حارث فرماتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب عورت سجدہ کرے تو اپنی رانوں کو ملائے۔

(748)۔وَ قَالَ عَطَاءٌ لَاتَرْفَعُ بِذٰلِكَ یَدَیْهَا وَاَشَارَ فَخَفَضَ یَدَیْهِ جِدًّا وَجَمَعَهُمَا اِلَیْهِ جِدًّا وَقَالَ اِنَّ لِلْمَرْاَۃِ هَیْئَةً لَیْسَتْ لِلرَّجُلِ رَوَاهُ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ فِی الْمُصَنَّفِ [المصنف لابن ابی شیبة ١/٢٧٠]۔ لا شك فی صحة مفهوم الاحادیث فی هذا الفصل والعمل علیه ثابت بالتواتر

ترجمہ: حضرت عطا تابعی فرماتے ہیں کہ عورت اس کے لیے اپنے ہاتھ نہ اٹھائے اور اشارہ کر کے سمجھایا اور اپنے ہاتھ بالکل پست رکھے اور انہیں اپنی طرف خوب سمیٹ لیا اور فرمایا بے شک عورت کے لیے ایک مخصوص ہیئت ہوتی ہے جو مرد کی نہیں ہوتی۔

اَهْلُ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ

علم والے اور فضیلت والے امامت کے زیادہ حقدار ہیں

(749)۔عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ قَالَ: مَرِضَ النَّبِیُّ ﷺ فَاشْتَدَّ مَرَضُهُ، فَقَالَ: مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: اِنَّهُ رَجُلٌ رَقِیْقٌ، اِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ یَسْتَطِعْ اَنْ یُّصَلِّیَ بِالنَّاسِ، قَالَ: مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَعَادَتْ، فَقَالَ: مُرِیْ اَبَا بَكْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَاِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ یُوْسُفَ، فَاَتَاهُ الرَّسُوْلُ، فَصَلّٰی بِالنَّاسِ فِیْ حَیَاةِ النَّبِیِّ ﷺ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [بخاری حدیث رقم: ٦٧٨، ٦٧٩، ٦٨٢، ٣٣٨٥، مسلم ٩٤٨، ترمذی حدیث رقم: ٣٦٧٢]۔ ذَكَرَهُ الْبُخَارِیُّ فِیْ بَابِ: اَهْلُ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ، وَشَدَّ النَّسَائِیُّ بَابَ "اِمَامَةُ اَهْلِ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ" وَذَكَرَ فِیْهِ اِمَامَةَ اَبِیْ بَكْرٍ الصِّدِّیْقِ اِذْ قَدَّمَهُ النَّبِیُّ ﷺ مَعَ قَوْلِهِ یَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ، فَاِنْ كَانُوْا فِی الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ الحدیث [مسلم حدیث رقم: ١٥٣٢] وَاجْتَمَعَتِ الْاُمَّةُ عَلٰی اَعْلَمِیَّةِ الصِّدِّیْقِ رضی اللہ عنہ مَعَ اَفْضَلِیَّتِهِ [ابن بطال شرح البخاری ٢/١١٥، فتح الباری لابن رجب ٤/١١٧، منهاج السنة لابن تیمیه ٣/١٣٥ و غیرهم]۔ وَذَكَرَهُ الشَّارِحُوْنَ فِیْ بَابِ "مَنْ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ"

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بیمار ہوئے اور تکلیف شدید ہوگئی، تو فرمایا: ابوبکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائے، حضرت عائشہ نے عرض کیا وہ نرم دل والے آدمی ہیں، جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو نماز نہیں پڑھا سکیں گے، فرمایا: ابوبکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائے۔ ام المومنین نے وہی بات دہرائی، تو فرمایا: ابوبکر سے کہہ لوگوں کو نماز پڑھائے، تم لوگ یوسف کے زمانے والیاں ہو، پھر قاصد ان کے پاس گیا اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ میں لوگوں کو نماز پڑھائی۔ فانكن صواحب یوسف ای فی التظاهر علی ما ترون

لَا قِرَاءَةَ خَلْفَ الْاِمَامِ

امام کے پیچھے قرأت منع ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ [الاعراف: ٢٠٤] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور چپ رہو شاید کہ تم پر رحم کیا جائے۔ وَشَدَّ الْاِمَامُ النَّسَائِیُّ عَلَیْهِ الرَّحْمَةُ بَابًا سَمَّاهُ: تَاْوِیْلُ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ

(750)۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ صَلَّی النَّبِیُّ ﷺ فَقَرَاَ خَلْفَهٗ قَوْمٌ فَخَلَطُوْا عَلَیْهِ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ وَكَذَا رَوَی ابْنُ جَرِیْرٍ وَابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ وَالْبَیْهَقِیُّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ وَرَوَاهُ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ كِتَابِ الْقِرَاءَةِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رضی اللہ عنہ وَرَوَی الْبَیْهَقِیُّ عَنْ مُجَاهِدٍ وَرَوَی الْبَیْهَقِیُّ عَنْ اَبِی الْعَالِیَةِ وَرَوَی ابْنُ جَرِیْرٍ وَالْبَیْهَقِیُّ عَنِ الزُّهْرِیِّ [ابن جریر ٦/١٩٨ حدیث رقم: ١٢١١٩، ورواه ابن ابی حاتم وابن جریر باسانید كثیرة، انظر ابن ابی حاتم حدیث رقم: ٨٧٢٦ الی ٨٧٣٥ و ابن جریر حدیث رقم: ١٢٠٩٩ الی ١٢١٢٦، السنن الكبری للبیهقی ٢/١٥٥، رواه الدار قطنی عن ابی هریرة حدیث رقم: ١٢٢٦]۔ اَلْحَدِیْثُ صَحِیْحٌ

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے نماز ادا فرمائی اور آپ ﷺ کے پیچھے لوگ موجود تھے۔ انہوں نے آپ ﷺ کی قرأت میں خلل ڈالا تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی کہ جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور چپ رہو۔ اس حدیث کو مختلف محدثین نے مختلف اسناد کے ساتھ روایت فرمایا ہے۔

(751)۔وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ ﷺ صَلّٰی بِاَصْحَابِهٖ فَسَمِعَ نَاسًا یَقْرَؤُوْنَ خَلْفَهٗ فَقَالَ

اَمَا آنَ لَكُمْ اَنْ تَفْهَمُوْهُ؟ اَمَا آنَ لَكُمْ اَنْ تَعْقِلُوْهُ اِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ رَوَاهُ ابْنُ جَرِيْرٍ وَابْنُ اَبِيْ حَاتِمٍ [ابن جرير حديث رقم:١٢١٠٢، ابن ابی حاتم حديث رقم:٨٧٣٠]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ﷜ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کے ہمراہ نماز ادا فرمائی۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو اپنے پیچھے قرآن پڑھتے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگوں کو قرآن سمجھ نہیں آتا؟ کیا تم لوگوں کی عقل میں نہیں آتا؟ جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو۔

(752)۔عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَصَاعِدًا قَالَ سُفْيَانُ: لِمَنْ يُّصَلِّيْ وَحْدَهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ [ابو داؤد حديث رقم:٨٢٢]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامت نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جس نے فاتحۃ الکتاب اور اس سے کچھ زیادہ کی قرأت نہیں کی اس کی نماز نہیں۔ حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ یہ حکم اسکے لیے ہے جو اکیلا نماز پڑھ رہا ہو۔

(753)۔وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ صَلّٰى رَكْعَةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْآنِ فَلَمْ يُصَلِّ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ وَرَآءَ الْاِمَامِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ رَوَى ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ مِثْلَهٗ [ترمذی حديث رقم:٣١٣، موطا امام محمد صفحة ٩٥، موطا امام مالك: كتاب الصلوٰة باب ما جاء فی ام القرآن حديث رقم:٣٨]۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ ﷜ فرماتے ہیں کہ جس نے رکعت پڑھی اور اس میں ام القرآن نہیں پڑھی اس نے نماز نہیں پڑھی سوائے اس کے کہ وہ امام کے پیچھے ہو۔

(754)۔وَقَالَ السُّفْيَانُ فِيْ تَوْضِيْحِ قَوْلِهٖ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَصَاعِدًا ذٰلِكَ لِمَنْ يُّصَلِّيْ وَحْدَهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ، وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ وَاَمَّا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلَ فَقَالَ مَعْنٰى قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ اِذَا كَانَ وَحْدَهٗ وَاحْتَجَّ بِحَدِيْثِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ حَيْثُ قَالَ مَنْ صَلّٰى رَكْعَةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْآنِ فَلَمْ يُصَلِّ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ وَرَآءَ الْاِمَامِ، قَالَ اَحْمَدُ فَهٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ تَاَوَّلَ قَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ اَنَّ هٰذَا اِذَا كَانَ وَحْدَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [ترمذی

حديث رقم:٢٤٧، ابو داؤد حديث رقم:٨٢٢، مسند احمد حديث رقم:٢٢٧٤٣، ابن ماجة حديث رقم:٨٣٧، مسلم حديث رقم:٨٧٤، بخاری حديث رقم:٧٥٦، نسائی حديث رقم:٩١٠، ٩١١]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد کہ "اس کی کوئی نماز نہیں جس نے سورۃ فاتحہ اور اس سے کچھ زیادہ نہیں پڑھا" اس کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ یہ اس آدمی کیلیے ہے جو اکیلا نماز پڑھ رہا ہو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل نے فرمایا ہے کہ اس حدیث کا تعلق اکیلے آدمی سے ہے اور انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ ﷜ کی حدیث سے دلیل پکڑی ہے جس میں انہوں نے روایت کیا ہے کہ جس نے نماز پڑھی اور اس میں ام القرآن یعنی سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی اس نے نماز نہیں پڑھی سوائے اسکے کہ وہ امام کے پیچھے ہو۔ امام احمد نے فرمایا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں یہ ایسا مرد ہے جس نے اس حدیث کا تعلق اکیلے آدمی سے بتایا ہے۔

(755)۔وَعَنْهُ ﷜ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ صَلّٰى رَكْعَةً فَلَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْآنِ فَلَمْ يُصَلِّ اِلَّا وَرَآءَ الْاِمَامِ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ [شرح معانی الآثار للطحاوی ١٥٩/١]۔ الصحيح انه موقوف على جابر ﷜ كما رواه مالك

ترجمہ: انہوں نے ہی نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے رکعت پڑھی اور اس میں ام القرآن نہیں پڑھی اس نے نماز نہیں پڑھی سوائے اس کے کہ وہ امام کے پیچھے ہو۔

(756)۔وَعَنْهُ ﷜ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى رَكْعَةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْآنِ فَلَمْ يُصَلِّ اِلَّا وَرَآءَ الْاِمَامِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ [السنن الكبرىٰ للبيهقی ١٦٠/٢]۔

ترجمہ: انہی سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے نماز پڑھی اور اس میں وہ ام القرآن نہیں پڑھتا تو وہ ناقص ہے سوائے اس کے کہ وہ امام کے پیچھے ہو۔

(757)۔وَعَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ ﷜ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَفِيْ كُلِّ صَلٰوةٍ قِرَاءَةٌ؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَجَبَتْ هٰذِهٖ، فَالْتَفَتَ اِلَيَّ وَكُنْتُ اَقْرَبَ الْقَوْمِ مِنْهُ، فَقَالَ مَا اَرَى الْاِمَامَ اِذَا اَمَّ الْقَوْمَ اِلَّا قَدْ كَفَاهُمْ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَ النَّسَائِيُّ [شرح معانی الآثار للطحاوی ١٥٨/١، نسائی حديث رقم:٩٢٣]۔ الحديث صحيح الا قال النسائی: ما اری هو قول ابی الدرداء ﷜

ترجمہ: حضرت کثیر بن مرہ حضرمی نے حضرت ابودرداء ﷛ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کیا ہر نماز میں قراۃ ضروری ہے؟ فرمایا: ہاں انصار میں سے ایک آدمی نے کہا یہ واجب ہوگئی پھر آپ ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے اور میں تمام لوگوں کی نسبت آپ ﷺ کے قریب تھا۔ فرمایا میرا فیصلہ یہ ہے کہ جب امام کسی قوم کی امامت کرائے تو وہی ان کی طرف سے کافی ہے۔

(758)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةٍ جَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَاةِ، فَقَالَ هَلْ قَرَءَ مَعِی اَحَدٌ مِنْكُمْ آنِفًا؟ قَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ اِنِّی اَقُوْلُ مَالِی اُنَازِعُ الْقُرْآنَ، فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاةِ فِيْمَا جَهَرَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْقِرَاةِ مِنَ الصَّلٰوةِ حِيْنَ سَمِعُوْا ذٰلِكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ التِّرْمَذِی وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِی وَرَوٰی ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهٗ [مسند احمد حدیث رقم: ۷۲۸۹، موطا مالك كتاب الصلوٰة باب ما جاء فی التامین خلف الامام حدیث رقم: ٤٤، ابو داؤد حدیث رقم: ۸۲٦، ترمذی حدیث رقم: ۳۱۲، نسائی حدیث رقم: ۹۱۹، ابن ماجة حدیث رقم: ۸٤۸]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک نماز سے سلام پھیرا جس میں آپ ﷺ نے بلند آواز سے قراۃ فرمائی تھی۔ فرمایا: کیا تم لوگوں میں سے ابھی کسی نے میرے ساتھ قراۃ کی تھی؟ ایک آدمی نے عرض کیا جی ہاں یارسول اللہ۔ فرمایا: میں بھی کہوں مجھے کیا ہوگیا ہے کہ قرآن میں خلل پاتا ہوں۔ جب لوگوں نے یہ بات سنی تو اس کے بعد جن نمازوں میں رسول اللہ ﷺ بلند آواز سے قرآن پڑھتے تھے لوگ ان میں قراۃ سے باز آگئے۔

(759)۔ وَعَنْهُ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَءَ فَاَنْصِتُوْا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِی وَ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حدیث رقم: ٦۰٤، نسائی حدیث رقم: ۹۲۲، ابن ماجة حدیث رقم: ۸٤٦، مسند احمد حدیث رقم: ۹٤٤٥، المصنف لابن ابی شیبة ۱/٤١٤، سنن الدار قطنی حدیث رقم: ۱۲۲۹]۔ الحدیث صحیح و ابو خالد هذا هو سلیمان بن حیان الاحمر وهو من الثقات الذی احتج البخاری ومسلم بحدیثهم فی صحیحهما

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام اسی لیے مقرر کیا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ لہٰذا جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب قراۃ کرے تو تم چپ رہو۔

(760)۔ وَعَنْ اَبِی مُوْسٰی ﷛ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ

فَلْيَؤُمَّكُمْ اَحَدُكُمْ وَاِذَا قَرَءَ الْاِمَامُ فَاَنْصِتُوْا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ اَحْمَدُ [مسلم حدیث رقم: ۹۰٥، ابن ماجة حدیث رقم: ۸٤۷، ابو داؤد حدیث رقم: ۹۷۳، نسائی حدیث رقم: ۸۳۰، ۱۱۷۲]۔

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تعلیم دی فرمایا: جب تم نماز کے لیے اٹھو تو تم میں سے ایک آدمی تمہاری امامت کرے اور جب امام قراۃ کرے تو تم چپ رہو۔

(761)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا قَالَ الْقَارِی غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقَالَ مَنْ خَلْفَهٗ آمِيْنَ فَوَافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ اَهْلِ السَّمَاءِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم: ۹۲۰]۔ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب قاری نے غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ پڑھا اور اس کے پیچھے والوں نے آمین کہا اور اس کی دعا آسمان والوں کی دعا کے موافق ہوگئی تو اس کے پچھلے گناہ سارے معاف ہوگئے۔

(762)۔ وَعَنْ اَبِی مُوْسَى الْاَشْعَرِیِّ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا آمِيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ: قَالَ الْاَحْنَافُ عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ وَفِيْهِ دَلَالَةٌ عَلٰى اَنَّ الْمَاْمُوْمَ لَا يَقْرَءُ الْفَاتِحَةَ وَاِلَّا كَانَ الْاَنْسَبُ اَنْ يَقُوْلَ اِذَا قُلْتُمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا آمِيْنَ [مسلم حدیث رقم: ۹۰٤، ابو داؤد حدیث رقم: ۹۷۲، نسائی حدیث رقم: ۸۳۰، ۱۰٦٤، ۱۱۷۲، ۱۲۸۰، مسند احمد حدیث رقم: ۱۹٦۱٤، ۱۹٦۸۷]۔

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ کہے غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ تو کہو آمین۔ احناف علیہم الرضوان فرماتے ہیں کہ اس میں دلالت ہے کہ امام کے پیچھے والا آدمی فاتحہ نہیں پڑھتا ورنہ زیادہ مناسب تھا کہ آپ ﷺ فرماتے جب تم لوگ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ پڑھو تو کہو آمین۔

(763)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ﷛ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ اَقْبَلَ بِوَجْهِهٖ، فَقَالَ اَتَقْرَءُوْنَ وَالْاِمَامُ يَقْرَءُ فَسَكَتُوْا فَسَاَلَهُمْ ثَلٰثًا، فَقَالُوْا اِنَّا لَنَفْعَلُ، قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا رَوَاهُ الطَّحَاوِی [شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۱٥۹]۔ رواته ثقات

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز ادا فرمائی۔ پھر چہرۂ انور ہماری طرف کر لیا اور فرمایا: کیا تم لوگ اس وقت قراۃ کرتے ہو جب امام پڑھ رہا ہوتا ہے؟ وہ سب خاموش ہو گئے۔ آپ ﷺ نے ان سے تین مرتبہ پوچھا۔ کہنے لگے ہم اسی طرح کرتے ہیں۔ فرمایا: اس طرح مت کیا کرو۔

(764)۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْإِمَامِ قِرَاءَةٌ لَهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَ الدَّارَقُطْنِي [ابن ماجة حديث رقم: ٨٥٠، ابن ابی شيبة ١/٤١٤، سنن الدار قطني حديث رقم: ١٢٣٩، السنن الكبرىٰ للبيهقي ٢/١٦٠، شرح معاني الآثار للطحاوي ١/١٥٩]۔ الحديث حسن

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جسکا امام ہو تو امام کا پڑھنا ہی مقتدی کا پڑھنا ہے۔

(765)۔ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ صَلّٰى خَلْفَ الْإِمَامِ فَإِنَّ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ وَالْحَدِيثُ صَحِيحٌ [موطا محمد صفحة ٩٩]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے امام کے پیچھے نماز پڑھی تو امام کی قراۃ ہی اس کی قراۃ ہے۔

(766)۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِي [سنن الدار قطني حديث رقم: ١٢٥٠، رواه الدار قطني عن جابر بن عبد الله، و ابن عمر، وابو هريرة رضی اللہ عنہ، انظر الدار قطني حديث رقم: ١٢٢٠، ١٢٢١، ١٢٢٣، ١٢٢٥، ١٢٥٠]۔ الحديث ضعيف

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کا امام ہو تو امام کی قراۃ ہی اس کی قراۃ ہے۔ (اس طرح کے الفاظ مختلف کتابوں میں مختلف سندوں کے ساتھ موجود ہیں)

(767)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ قَالَ أَمَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْعَصْرِ قَالَ فَقَرَأَ رَجُلٌ خَلْفَهُ، فَغَمَزَهُ الَّذِي يَلِيهِ، فَلَمَّا أَنْ صَلّٰى قَالَ لِمَ غَمَزْتَنِي؟ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قُدَّامَكَ فَكَرِهْتُ أَنْ تَقْرَءَ خَلْفَهُ فَسَمِعَهُ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَإِنَّ قِرَاءَتَهُ لَهُ قِرَاءَةٌ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ وَالدَّارَقُطْنِي وَرَوَاهُ جَمَاعَةٌ مِنَ الصَّحَابَةِ وَهُمْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَابْنُ عُمَرَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِي وَأَبُو هُرَيْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ كَذَا فِي عُمْدَةِ الْقَارِي وَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ أَحَدٌ مِنَ الصَّحَابَةِ فَثَبَتَ الْإِجْمَاعُ [موطا محمد صفحة ١٠٠، سنن الدار قطني حديث رقم: ١٢٢٣، المصنف لعبد الرزاق حديث رقم: ٢٧٩٧، المصنف لابن ابی شيبة ١/٤١٢، السنن الكبرىٰ للبيهقي ٢/١٦٠]۔ اَلْحَدِيثُ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن شداد بن ہاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عصر کی امامت کرائی۔ ایک آدمی نے آپ ﷺ کے پیچھے قراۃ کی۔ اس کے ساتھ والے نے اسے اشارے سے روکا۔ جب نماز پڑھ چکے تو اس نے کہا تم نے مجھے کہنی کیوں ماری تھی؟ اس نے کہا رسول اللہ ﷺ تیری امامت کر رہے تھے۔ میں نے تمہارا آپ ﷺ کے پیچھے پڑھنا غلط سمجھا۔ اس گفتگو کو نبی کریم ﷺ نے سن لیا۔ فرمایا جس کا امام ہو تو امام کی قراۃ ہی اس کی قراۃ ہے۔ اس حدیث کو صحابہ کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے اور باقیوں میں سے کسی نے اس پر اعتراض نہیں کیا۔ لہٰذا اس پر صحابہ کا اجماع ثابت ہو گیا۔

(768)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا مَرِضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيقٌ حَصِرٌ، وَمَتٰى لَا يَرَاكَ يَبْكِي وَ النَّاسُ يَبْكُونَ، فَلَوْ أَمَرْتَ عُمَرَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ، فَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ، فَوَجَدَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً، فَخَرَجَ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَرِجْلَاهُ تَخُطَّانِ فِي الْأَرْضِ، فَلَمَّا رَآهُ النَّاسُ سَبَّحُوا بِأَبِي بَكْرٍ، فَذَهَبَ لِيَسْتَأْخِرَ، فَأَوْمٰى إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ أَيْ مَكَانَكَ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَجَلَسَ عَنْ يَمِينِهِ، وَقَامَ أَبُو بَكْرٍ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَأْتَمُّ بِالنَّبِيِّ ﷺ وَ النَّاسُ يَأْتَمُّونَ بِأَبِي بَكْرٍ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ مِنَ الْقِرَاءَةِ مِنْ حَيْثُ كَانَ بَلَغَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ وَكِيعٌ وَ كَذَا السُّنَّةُ قَالَ فَمَاتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ ذٰلِكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم: ١٢٣٥]۔ اسناده قوی

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کو وہ تکلیف ہوئی جس میں آپ ﷺ کا وصال ہو گیا تو فرمایا: ابوبکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ ابوبکر نرم دل والے اور آپ ﷺ کے معاملے میں حساس آدمی ہیں۔ جب وہ آپ ﷺ کو نہیں دیکھیں گے تو روئیں گے اور لوگ بھی روئیں گے۔ بہتر ہے آپ حضرت عمر کو حکم دیں وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ اتنے میں حضرت ابوبکر نکل آئے اور لوگوں کو نماز پڑھائی رسول اللہ ﷺ نے افاقہ محسوس فرمایا۔ آپ ﷺ دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر نکلے اور

آپ ﷺ کے پاؤں مبارک زمین پر رگڑ کھا رہے تھے۔ جب لوگوں نے آپ ﷺ کو دیکھا تو ابو بکر کو تسبیح کہہ کر اشارہ دیا وہ پیچھے ہٹنے لگے۔ نبی کریم ﷺ نے انہیں اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر ہی رہو۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ان کی دائیں طرف بیٹھ گئے اور ابو بکر کھڑے ہو گئے۔ ابو بکر نبی کریم ﷺ کی امامت میں تھے اور لوگ ابو بکر کی امامت میں تھے۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قرأۃ وہاں سے شروع فرمائی جہاں تک ابو بکر پہنچ چکے تھے۔ وکیع فرماتے ہیں کہ سنت اسی طرح ہے اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی اسی تکلیف میں وصال فرما گئے۔

(769)۔وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ ؓ أَنَّهُ اِنْتَهٰى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَ هُوَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ قَبْلَ أَنْ يَصِلَ إِلَى الصَّفِّ ثُمَّ مَشٰى إِلَى الصَّفِّ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصاً وَلَا تَعُدْ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:۷۸۳، ابو داؤد حدیث رقم:۶۸۳، ۶۸۴، نسائی حدیث رقم:۸۷۱]۔

ترجمہ: حضرت ابو بکرہ ؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ مشکل سے پہنچے جب کہ آپ ﷺ رکوع میں جا چکے تھے۔ انہوں نے صف میں پہنچنے سے پہلے ہی رکوع کر دیا۔ پھر جھکے جھکے صف کی طرف چل پڑے۔ انہوں نے یہ بات نبی کریم ﷺ سے عرض کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تیرے شوق میں اضافہ فرمائے۔ آئندہ ایسا نہ کرنا۔

(770)۔وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا جِئْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ وَ نَحْنُ سُجُودٌ فَاسْجُدُوا وَلَا تَعُدُّوهُ شَيْئاً، وَ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلٰوةَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُد [ابو داؤد حدیث رقم:۸۹۳]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم نماز کی طرف آؤ اور ہم سجدے میں ہوں تو سجدہ کرو اور اسے شمار میں مت لاؤ۔ جس نے ایک رکعت بھی پالی اس نے نماز پالی۔

(771)۔وَعَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ مَنْ أَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ أَدْرَكَ السَّجْدَةَ، وَ مَنْ فَاتَهُ قِرَاءَةُ أُمِّ الْقُرْآنِ، فَقَدْ فَاتَهُ خَيْرٌ كَثِيرٌ رَوَاهُ مَالِكٌ [موطا مالک کتاب وقوت الصلوٰۃ حدیث رقم:۱۸]۔ اسنادہ معزل، ذکرناہ تائیداً للاحادیث المرفوعۃ

ترجمہ: حضرت امام مالک علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ان تک حدیث پہنچی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ ؓ فرمایا کرتے تھے کہ جس نے رکوع پالیا اس نے رکعت پالی اور جس سے ام القرآن کی قرأۃ (سورۃ فاتحہ کی قرأۃ) چھوٹ گئی اس سے خیر کثیر چھوٹ گئی۔

(772)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَتُهُ لَهُ قِرَاءَةٌ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِي [سنن الدار قطنی حدیث رقم:۱۲۲۵]۔ ضعیف

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت فرمایا ہے کہ جس کا امام ہو تو امام کا پڑھنا ہی مقتدی کا پڑھنا ہے۔

(773)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَنْ صَلّٰى وَرَاءَ الْإِمَامِ كَفَاهُ قِرَاءَةُ الْإِمَامِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِي [السنن الکبریٰ للبیہقی ۲/۱۶۱]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: جس نے امام کے پیچھے نماز پڑھی، امام کی قرأت اس کے لیے کافی ہے۔

(774)۔وَعَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ قَرَءَ رَجُلٌ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَنَهَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ الْإِمَامُ الْأَعْظَمُ فِي مُسْنَدِهٖ [مسند امام اعظم صفحہ ۶۱]۔

ترجمہ: حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے قرأۃ کی۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے منع فرمایا۔

(775)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تَكْفِيكَ قِرَاءَةُ الْإِمَامِ خَافَتَ أَوْ جَهَرَ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِي [سنن الدار قطنی حدیث رقم:۱۲۳۸]۔ اَسْنَادُہٗ ضَعِیْفٌ

ترجمہ: حضرت ابن عباس ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام کی قرأۃ تیرے لیے کافی ہے خواہ آہستہ ہو یا اونچی۔

(776)۔وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ يَنْهَوْنَ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ رَوَاهُ عَبْدُالرَّزَّاقِ فِي الْمُصَنَّفِ [المصنف لعبد الرزاق حدیث رقم:۲۸۱۰]۔ ضعیف

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر اور عمر اور عثمان امام کے پیچھے قرأۃ سے منع فرماتے تھے۔

(777)۔وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَأَلَ زَيْداً ؓ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ الْإِمَامِ، فَقَالَ لَا قِرَاءَةَ مَعَ الْإِمَامِ فِي شَيْءٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي بَابِ سُجُودِ التِّلَاوَةِ [مسلم حدیث رقم:۱۲۹۸، نسائی حدیث رقم:۹۶۰]۔

ترجمہ: حضرت عطاء بن یسار فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت زید ؓ سے امام کے پیچھے قرأۃ کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا امام کے ساتھ کسی لحاظ سے بھی قرأۃ کی ضرورت نہیں۔

(778)۔وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بنِ مُقْسِمٍ اَنَّهُ سَئَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بنَ عُمَرَ وَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَجَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، فَقَالُوا لَا تَقْرَأُوا خَلْفَ الْإِمَامِ فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ الطَّحَاوِي [شرح معانی الآثار للطحاوی ١/١٦٠]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت عبیداللہ بن مقسم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت زید بن ثابت اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: امام کے پیچھے کسی طرح کی نماز میں بھی قراۃ مت کرو۔

(779)۔وَعَنِ الْمُخْتَارِ بنِ عَبْدِ اللّٰهِ بنِ اَبِي لَيْلٰى قَالَ قَالَ عَلِيٌّ ﷺ مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَلَيْسَ عَلَى الْفِطْرَةِ رَوَاهُ الطَّحَاوِي وَالدَّارُقُطْنِي [شرح معانی الآثار للطحاوی ١/١٦٠، سنن الدارقطنی حدیث رقم:١٢٤١، ١٢٤٢، ١٢٤٣، ١٢٤٤، ١٢٤٥]۔ ضعیف

ترجمہ: حضرت مختار بن عبداللہ بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ ﷺ نے فرمایا جس نے امام کے پیچھے قراۃ کی وہ فطرت پر نہیں ہے۔

(780)۔وَعَنْ اَبِي جَمْرَةَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ اَقْرَأُ وَالْإِمَامُ بَيْنَ يَدَيَّ؟ فَقَالَ لَا رَوَاهُ الطَّحَاوِي [شرح معانی الآثار للطحاوی ١/١٦٠]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت جمرہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا، کیا میں قراۃ کروں جب کہ امام میرے سامنے ہو۔ فرمایا: نہیں۔

(781)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ كَانَ اِذَا سُئِلَ هَلْ يَقْرَأُ اَحَدٌ مَعَ الْإِمَامِ، قَالَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ مَعَ الْإِمَامِ فَحَسْبُهُ قِرَاءَةُ الْإِمَامِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَقْرَأُ مَعَ الْإِمَامِ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ وَعَنْهُ رِوَايَاتٌ كَثِيرَةٌ [موطا محمد صفحة ٩٥]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے جب پوچھا جاتا کہ آیا کوئی شخص امام کے ساتھ قراۃ کرے؟ تو فرماتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی امام کے ساتھ نماز پڑھے تو اس کے لیے امام کی قراۃ کافی ہے اور ابن عمر خود امام کے ساتھ قراۃ نہیں کرتے تھے۔

(782)۔وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ: تَكْفِيكَ قِرَاءَةُ الْإِمَامِ رَوَاهُ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ فِي الْمُصَنَّفِ [المصنف لابن ابی شیبة ١/٤١٢]۔

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب ﷺ نے فرمایا: تیرے لیے امام کی قرأت کافی ہے۔

(783)۔وَعَنْ اَبِي وَائِلٍ قَالَ سُئِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ ﷺ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ، قَالَ اَنْصِتْ، فَاِنَّ فِي الصَّلٰوةِ شُغْلًا سَيَكْفِيكَ ذَاكَ الْإِمَامُ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ وَرَوَى الطَّحَاوِي مِثْلَهُ وَهٰذَا سَنَدٌ جَيِّدٌ لَا كَلَامَ فِيهِ [موطا محمد صفحة ٩٩، ١٠٠، المصنف لابن ابی شیبة ١/٤١٢، شرح معانی الآثار للطحاوی ١/١٦٠، المصنف لعبد الرزاق حدیث رقم:٢٨٠٣]۔

ترجمہ: حضرت ابووائل فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ سے امام کے پیچھے قراۃ کے بارے میں سوال کیا گیا۔ فرمایا: چپ رہو۔ نماز میں ایک خاص مگن ہوتی ہے۔ اس میں تیرے لیے امام کافی ہے۔ اس حدیث کی سند بڑی زبردست ہے اس میں کسی قسم کا کلام نہیں۔

(784)۔وَعَنْ عَلْقَمَةَ بنِ قَيْسٍ قَالَ لَاَنْ اَعَضَّ عَلٰى جَمْرَةٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَقْرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ [موطا محمد صفحة ١٠٠]۔

ترجمہ: حضرت علقمہ بن قیس فرماتے ہیں کہ امام کے پیچھے قراۃ کرنے کی بجائے آگ میں جل جانا مجھے زیادہ بہتر لگتا ہے۔

(785)۔وَعَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ رَجُلٌ اُتُّهِمَ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ [موطا امام محمد صفحة ١٠٠]۔

ترجمہ: حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ پہلا شخص جس نے امام کے پیچھے قراۃ کی، غیر محقق شخص تھا۔

(786)۔وَعَنْ سَعْدِ بنِ اَبِي وَقَّاصٍ ﷺ اَنَّهُ قَالَ وَدِدْتُ اَنَّ الَّذِي يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي فِيهِ جَمْرَةٌ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ [موطا محمد صفحة ١٠١]۔

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص ﷺ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ جو شخص امام کے پیچھے قراۃ کرے اس کے منہ میں آگ ڈال دی جائے۔

(787)۔وَعَنْ مُحَمَّد بن عَجلَانَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لَيْتَ فِي فَمِ الَّذِي يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ حَجَرًا رَوَاهُ مُحَمَّدٌ [موطا محمد صفحة ١٠٢]۔

ترجمہ: حضرت محمد بن عجلان فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ﷺ نے فرمایا۔ کاش جو شخص امام کے پیچھے قراۃ

کرتا ہے اس کے منہ میں پتھر ہو۔

(788)۔وَعَنِ ابنِ مَسعُودٍ ﷺ قَالَ لَيتَ الَّذِى يَقرَأُ خَلفَ الإِمَامِ مُلِئَ فُوهُ تُرَابًا رَوَاهُ الطَّحَاوِى [شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۱۶۰]۔

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ﷺ فرماتے ہیں کہ کاش جو شخص امام کے پیچھے قراۃ کرتا ہے اسکا منہ مٹی سے بھر دیا جائے۔

(789)۔وَعَن عَمرِو بنِ مُحَمَّدِ بنِ زَيدٍ عَن مُوسَى بنِ سَعدِ بنِ زَيدِ بنِ ثَابِتٍ يُحَدِّثُهُ عَن جَدِّهِ أَنَّهُ قَالَ مَن قَرَأَ خَلفَ الإِمَامِ فَلَا صَلٰوةَ لَهُ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ وَرَوَاهُ عَبدُ الرَّزَّاقِ [موطا محمد صفحہ ۱۰۲، المصنف لعبد الرزاق حديث رقم: ۲۸۰۲، والآثار مثل هولاء كثيرة فى ابن ابى شيبة ۱/۴۱۲ الى ۴۱۵ وعبد الرزاق حديث رقم: ۲۷۹۷ الى ۲۸۲۰ لا يمكن ان يكون كذبا]۔

وَمَنِ احتَجَّ بِلَا صَلٰوةَ لِمَن لَم يَقرَأ بِأُمِّ القُرآنِ، قُلنَا زَادَ مُسلِم: فَصَاعِداً وَكَذَا فِى النَّسَائِى وَزَادَ أَبُو دَاوُد وَمَا تَيَسَّرَ وَأَيضاً فَمَا زَادَ [مسلم حديث رقم: ۸۷۷، ابو داؤد حديث رقم: ۸۱۸، ۸۱۹، نسائى حديث رقم: ۹۱۱، مسند احمد حديث رقم: ۲۲۸۱۶، صحيح ابن حبان حديث رقم: ۱۷۸۶]۔

ترجمہ: حضرت عمرو بن محمد بن زید نے حضرت موسیٰ بن سعد بن زید بن ثابت سے اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: جس نے امام کے پیچھے قراۃ کی اس کی کوئی نماز نہیں۔ اسی حدیث کو عبدالرزاق نے حضرت علی المرتضیٰ ﷺ سے بھی روایت کیا ہے۔

جو شخص لَا صَلٰوةَ لِمَن لَم يَقرَأ بِأُمِّ القُرآنِ والی حدیث سے استدلال کرے تو ہم جواب دیں گے کہ امام مسلم نے اس کے آگے فَصَاعِداً کا اضافہ کیا ہے۔ اسی طرح نسائی اور ابی عوانہ میں بھی ہے اور امام ابوداؤد نے وَمَا تَيَسَّرَ کا اضافہ کیا ہے اور فَمَا زَادَ کا اضافہ بھی کیا ہے۔

اَلتَّامِينُ بِالسِّرِّ

آمین آہستہ کہنی چاہیے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اُدعُوا رَبَّكُم تَضَرُّعًا وَّخُفيَةً [الاعراف: ۵۵] و قَالَ عطاء امين دعاء اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اپنے رب کو عاجزی کے ساتھ اور آہستہ پکارو۔ حضرت عطاء تابعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ آمین دعا ہے۔

(790)۔عَن أَبِى هُرَيرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا قَالَ الإِمَامُ غَيرِ المَغضُوبِ عَلَيهِم وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِين، فَإِنَّهُ مَن وَافَقَ قَولُهُ قَولَ المَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِهِ رَوَاهُ مُسلِم وَالبُخَارِى وَاللَّفظُ لِلبُخَارِى [مسلم حديث رقم: ۹۲۰، بخارى حديث رقم: ۷۸۲، ابو داؤد حديث رقم: ۹۳۵، ترمذى حديث رقم: ۲۵۰، نسائى حديث رقم: ۹۲۷، ابن ماجة حديث رقم: ۸۵۱، ۸۵۲، سنن الدارمى حديث رقم: ۱۲۴۷، ابن حبان حديث رقم: ۱۸۰۴]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام غَيرِ المَغضُوبِ عَلَيهِم وَلَا الضَّالِّينَ کہے تو کہو آمین۔ بے شک جس کا قول فرشتوں کے قول کے موافق ہو گیا اس کے تمام سابقہ گناہ معاف کر دیے گئے۔

(791)۔وَعَن أَبِى هُرَيرَةَ ﷺ قَالَ تَرَكَ النَّاسُ التَّامِينَ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَالَ غَيرِ المَغضُوبِ عَلَيهِم وَلَا الضَّالِّينَ قَالَ آمِين حَتّٰى يَسمَعَ أَهلُ الصَّفِّ الأَوَّلِ فَيَرتَجُّ بِهَا المَسجِدُ رَوَاهُ ابنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم: ۸۵۳]۔ إسنادُهُ ضعيف

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے آمین کہنا چھوڑ دیا ہے اور رسول اللہ ﷺ جب غَيرِ المَغضُوبِ عَلَيهِم وَلَا الضَّالِّينَ پڑھتے تو فرماتے تھے آمین حتیٰ کہ اسے پہلی صف والے سنتے تھے پھر اس سے مسجد گونج اٹھتی تھی۔

(792)۔وَعَن وَائِلِ بنِ حُجرٍ عَن أَبِيهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُمَا أَنَّ النَّبِىَّ ﷺ قَرَأَ غَيرِ المَغضُوبِ عَلَيهِم وَلَا الضَّالِّينَ فَقَالَ آمِين وَخَفَضَ بِهَا صَوتَهُ رَوَاهُ التِّرمَذِى [ترمذى حديث رقم: ۲۴۸، ابو داؤد حديث رقم: ۹۳۲، مسند احمد حديث رقم: ۱۸۸۶۶]۔ مر تخريجه

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر اپنے والد رضی اللہ عنہما سے روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے غَيرِ المَغضُوبِ عَلَيهِم وَلَا الضَّالِّينَ پڑھا اور اپنی آواز کو پست رکھا۔

(793)۔وَعَنهُ ﷺ أَنَّهُ ﷺ فَلَمَّا بَلَغَ غَيرِ المَغضُوبِ عَلَيهِم وَلَا الضَّالِّينَ قَالَ آمِين وَأَخفَى بِهَا صَوتَهُ رَوَاهُ أَحمَدُ وَأَبُو دَاوُد الطَّيَالِسِى وَالتِّرمَذِى وَالدَّارقُطنِى وَإِسنَادُهُ صَحِيح وَفِى مَتنِهِ

اِضطِرَابٌ [مسند احمد حديث رقم:١٨٨٧٨، مسند ابو داؤد الطيالسی حديث رقم:١١١٧، ترمذی حديث رقم:٢٤٨، سنن الدار قطنی حديث رقم:١٢٥٦، ابن ماجة حديث رقم:٨٥٥]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ آپ ﷺ جب غَيرِ المَغضُوبِ عَلَيهِم وَلَا الضَّالِّين پر پہنچے تو فرمایا آمین اور اپنی آواز کو مخفی رکھا۔

(794)۔وَعَنهُ ﷺ قَالَ كَانَ عُمَرُ وَعَلِيٌّ لَا يَجهَرَانِ بِبِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيمِ وَلَا بِالتَّعَوُّذِ وَلَا بِالتَّامِينِ رَوَاهُ الطَّحَاوِي [شرح معانی الآثار للطحاوی ١/١٥٠]۔ الحديث ضعيف

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ فرمایا: حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما بسم اللہ الرحمن الرحیم کو اونچا نہیں پڑھتے تھے، نہ ہی اعوذ باللہ اور نہ ہی آمین۔

(795)۔وَعَنِ الحَسَنِ رَحمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ اَنَّ سَمُرَةَ بنَ جُندُبٍ ﷺ وَعِمرَانَ ابنَ حُصَينٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا تَذَاكَرَا فَحَدَّثَ سَمُرَةُ بنُ جُندُبٍ ﷺ اَنَّهُ حَفِظَ عَن رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سَكتَتَينِ سَكتَةً اِذَا كَبَّرَ وَسَكتَةً اِذَا فَرَغَ مِنَ القِرَاءَةِ غَيرِ المَغضُوبِ عَلَيهِم وَلَا الضَّالِّينَ فَحَفِظَ ذٰلِكَ سَمُرَةُ وَ اَنكَرَ عَلَيهِ عِمرَانُ بنُ حُصَينٍ فَكَتَبَا فِي ذٰلِكَ اِلٰى اُبَيِّ بنِ كَعبٍ ﷺ فَكَانَ فِي كِتَابِهِ اِلَيهِمَا اَنَّ سَمُرَةَ قَد حَفِظَ رَوَاهُ اَبُو دَاوٗد وَاِسنَادُهُ صَالِحٌ [ابو داؤد حديث رقم: ٧٧٩، ترمذی حديث رقم:٢٥١، ابن ماجة حديث رقم:٨٤٤]۔

ترجمہ: حضرت حسن بصری رحمت اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سمرہ بن جندب اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما نے آپس میں گفتگو فرمائی۔ حضرت سمرہ بن جندب نے حدیث بیان فرمائی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے دو سکتے یاد رکھے ہیں۔ ایک سکتہ اس وقت جب آپ ﷺ نے تکبیر فرمائی اور ایک سکتہ اس وقت جب آپ ﷺ غَيرِ المَغضُوبِ عَلَيهِم وَلَا الضَّالِّين پڑھنے سے فارغ ہو گئے۔ اس بات کو حضرت سمرہ نے یاد کر لیا۔ حضرت عمران بن حصین نے اس کا انکار کیا۔ آپ دونوں نے یہ مسئلہ حضرت ابی بن کعب ﷺ کو لکھ کر بھیجا۔ ان کے جواب میں لکھا تھا کہ سمرہ نے بات کو یاد رکھا ہے۔

تَركُ رَفعِ اليَدَينِ

رفع یدین ترک کر دیا گیا ہے

(كَانَ العَمَلُ الكَثِيرُ وَالاِلتِفَاتُ وَرَفعُ اليَدَينِ عِندَ كُلِّ خَفضٍ وَرَفعٍ مَشرُوعاً فِي اِبتِدَاءِ الاِسلَامِ ثُمَّ نُسِخَ بِالتَّدرِيجِ)

(ابتدائے اسلام میں عمل کثیر، ادھر ادھر پھرنا اور اوپر نیچے ہوتے وقت ہر بار رفع یدین کرنا مشروع تھا پھر آہستہ آہستہ یہ سب کچھ منسوخ ہوا)۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقُومُوا لِلّٰهِ قٰنِتِينَ [البقرة:٢٣٨] اور فرمایا: اللہ کے لیے ادب سے کھڑے رہو۔

(796)۔عَن مَالِكِ بنِ الحُوَيرِثِ ﷺ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ ﷺ رَفَعَ يَدَيهِ فِي صَلٰوتِهِ اِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَاِذَا سَجَدَ وَاِذَا رَفَعَ رَاسَهُ مِنَ السُّجُودِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوعَ اُذُنَيهِ رَوَاهُ النَّسَائِي [سنن النسائی حديث رقم: ٨٨٠، ٨٨١]۔ اِسنَادُهُ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت مالک بن حویرث ﷺ فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے اپنی نماز میں جب رکوع فرمایا اور جب اپنا سر رکوع سے اٹھایا، جب سجدہ کیا اور جب اپنا سر سجدے سے اٹھایا تو رفع یدین کیا۔ حتیٰ کہ آپ کے دونوں ہاتھ کانوں کی لو کے برابر ہو گئے۔

(797)۔وَعَنِ ابنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَرفَعُ يَدَيهِ عِندَ كُلِّ تَكبِيرَةٍ رَوَاهُ ابنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم:٨٦٥]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین فرماتے تھے۔

(798)۔وَعَنِ ابنِ عُمَرَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ كَانَ يَرفَعُ يَدَيهِ اِذَا رَكَعَ وَاِذَا سَجَدَ رَوَاهُ البُخَارِي فِي جُزءِ رَفعِ اليَدَينِ [جزء رفع يدين حديث رقم:٨٢]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب رکوع کرتے اور سجدہ کرتے تو رفع یدین کرتے تھے۔

(799)۔وَعَن نَافِعٍ اَنَّ ابنَ عُمَرَ ﷺ كَانَ اِذَا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيهِ وَاِذَا رَكَعَ

رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَفَعَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ ﷺ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم:۷۳۹، ابو داؤد حدیث رقم:۷۴۱].

ترجمہ: حضرت نافع فرماتے ہیں کہ ابن عمر ﷺ جب نماز میں داخل ہوتے تو تکبیر کہتے اور رفع یدین کرتے تھے، جب رکوع کرتے تو رفع یدین کرتے تھے اور جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے تو رفع یدین کرتے تھے اور جب دو رکعتوں سے اٹھتے تو رفع یدین کرتے تھے۔ یہ طریقہ حضرت ابن عمر ﷺ نے نبی کریم ﷺ کے حوالے سے بیان فرمایا۔

(800)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ وَفِيْهِ إِضْطِرَابٌ كَمَا يَجْرِيْ بَيَانُهُ [مسلم حدیث رقم:۸۶۲، بخاری حدیث رقم:۷۳۶، نسائی حدیث رقم:۸۷۶].

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھاتے تھے اور جب رکوع کے لیے تکبیر فرماتے اور جب رکوع سے سر مبارک اٹھاتے تھے۔ اس حدیث میں اضطراب ہے جیسا کہ اس کا بیان ابھی جاری ہے۔

(801)۔ وَعَنْهُ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ أَيْضًا وَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُوْدِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ جُزْءِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ إِلٰى قَوْلِهِ مِنَ الرُّكُوْعِ [موطا مالک کتاب الصلوۃ باب افتتاح الصلوۃ حدیث رقم:۱۶، بخاری حدیث رقم:۷۳۵، مسلم حدیث رقم:۸۶۲، سنن النسائی حدیث رقم:۸۷۸، جزء رفع یدین حدیث رقم:۵۲، ۵۳].

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کا افتتاح فرماتے تو اپنے ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھاتے اور جب رکوع سے اپنا سر مبارک اٹھاتے تو پھر بھی اسی طرح ہاتھ اٹھاتے اور پڑھتے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اور سجدوں میں یہ عمل نہیں کرتے تھے۔

(802)۔ وَعَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَلَمْ يَكُنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ

إِلَّا فِي التَّكْبِيْرَةِ الْأُوْلٰى مِنَ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَمِثْلُهُ فِي الْمُصَنَّفِ لِابْنِ أَبِيْ شَيْبَةَ وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ جُزْءِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ [شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۱۶۳، ابن ابی شیبۃ ۱/۲۶۸، جزء رفع یدین حدیث رقم:۱۶، ۱۰۲]۔ وَقَالَ الطَّحَاوِيُّ فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يَرْفَعُ ثُمَّ قَدْ تَرَكَ هُوَ الرَّفْعَ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ إِلَّا وَقَدْ ثَبَتَ عِنْدَهُ نَسْخُ مَا قَدْ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ فَعَلَهُ وَقَامَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِ بِذٰلِكَ

ترجمہ: حضرت مجاہد تابعی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی۔ تو وہ اپنے ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے سوائے نماز کی پہلی تکبیر کے۔ امام طحاوی فرماتے ہیں کہ یہی ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں جنہوں نے نبی کریم ﷺ کو رفع یدین کرتے دیکھا۔ پھر انہوں نے نبی کریم ﷺ کے بعد رفع یدین ترک کر دیا۔ یہ اس وقت تک ممکن ہے جب تک ان پر نبی کریم ﷺ کے آنکھوں دیکھے عمل کا نسخ ثابت نہ ہوا ہو اور ان پر اس کے بارے میں حجت قائم نہ ہوئی ہو۔

(803)۔ وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ ﷺ أَلَا أُصَلِّيْ بِكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَصَلّٰى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا فِيْ أَوَّلِ مَرَّةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [ترمذی حدیث رقم:۲۵۷، ابو داؤد حدیث رقم:۷۴۸، نسائی حدیث رقم:۱۰۲۶، ۱۰۵۸، جزء رفع الیدین حدیث رقم:۳۲، مسند احمد حدیث رقم:۴۲۱۰]۔ قَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَبِهِ يَقُوْلُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَالتَّابِعِيْنَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَأَهْلِ الْكُوْفَةِ

ترجمہ: حضرت علقمہ ﷺ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز پڑھ کر دکھاؤں؟ انہوں نے نماز پڑھی اور اپنے ہاتھوں کو نہیں اٹھایا سوائے نماز کے آغاز کے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔ نبی کریم ﷺ کے متعدد اہل علم صحابہ کا یہی قول ہے، اور یہی قول سفیان اور اہل کوفہ کا بھی ہے۔

(804)۔ وَعَنِ الْبَرَاءِ ﷺ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا كَبَّرَ ثُمَّ لَمْ يَرْفَعْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ جُزْءِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ [جزء رفع یدین حدیث رقم:۳۶، ابو داؤد حدیث رقم:۷۴۹ بلفظ ثم لا یعود]۔

وعقد ابو داؤد بابا: من لم یذکر الرفع عند الرکوع فذکر فیہ خمسۃ احادیث فی عدم الرفع

ترجمہ: حضرت براء ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھاتے دیکھا ہے پھر آپ ﷺ نے ہاتھ نہیں اٹھائے۔

(805)۔وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ؓ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مَالِی اَرَاكُمْ رَافِعِی اَيْدِيكُمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ، اُسْكُنُوْا فِی الصَّلٰوةِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۹۶۸]۔

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہماری طرف نکلے اور فرمایا: میں کیا دیکھ رہا ہوں تم لوگ اپنے ہاتھ اس طرح اٹھا رہے ہو جیسے اتھرے گھوڑے دم ہلاتے ہیں۔ نماز میں سکون سے رہا کرو۔

(806)۔وَعَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَعَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِی قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنِی عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ الْحَضْرَمِی عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَرَاٰهُ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا كَبَّرَ وَ اِذَا رَكَعَ وَ اِذَا رَفَعَ، قَالَ اِبْرَاهِيْمُ مَا اَدْرِی لَعَلَّهُ لَمْ يَرَ النَّبِیَّ ﷺ يُصَلِّی اِلَّا ذٰلِكَ الْيَوْمَ فَحَفِظَ هٰذَا مِنْهُ وَلَمْ يَحْفَظْهُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَاَصْحَابُهُ، مَا سَمِعْتُهُ مِنْ اَحَدٍ مِنْهُمْ، اِنَّمَا كَانُوْا يَرْفَعُوْنَ اَيْدِيَهُمْ فِی بَدْءِ الصَّلٰوةِ حِيْنَ يُكَبِّرُوْنَ رَوَاهُ مُحَمَّد [موطا امام محمد صفحہ ۹۲،۹۳]۔

ترجمہ: حضرت حصین بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ میں اور عمرو بن مرہ، ابراہیم نخعی کے پاس گئے۔ عمرو نے کہا مجھے علقمہ بن وائل حضرمی نے اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے بتایا ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو انہیں رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا جب تکبیر کہی اور جب رکوع کیا اور جب رکوع سے اٹھے۔ ابراہیم نے فرمایا میرا خیال ہے شاید انہوں نے نبی کریم ﷺ کو صرف اسی دن نماز پڑھتے دیکھا ہے اور اس بات کو یاد کر لیا ہے اور ابن مسعود اور ان کے ساتھیوں نے یاد نہیں رکھا۔ میں نے ان حضرات میں سے کسی ایک سے بھی یہ بات نہیں سنی۔ یہ سب نماز کی ابتداء میں رفع یدین کرتے تھے جب تکبیر کہتے تھے۔

(807)۔وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ دَخَلْتُ مَسْجِدَ حَضْرَمَوْتَ فَاِذَا عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ وَبَعْدَهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاِبْرَاهِيْمَ فَغَضِبَ وَقَالَ رَاٰهُ هُوَ وَلَمْ يَرَهُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَلَا اَصْحَابُهُ رَوَاهُ الطَّحَاوِی [شرح معانی الآثار للطحاوی ۱۶۳/۱]۔

ترجمہ: حضرت عمرو بن مرہ فرماتے ہیں کہ میں حضر موت کی مسجد میں داخل ہوا، آگے حضرت علقمہ بن وائل اپنے والد سے روایت کر کے بیان کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ رکوع سے پہلے اور بعد رفع یدین فرماتے تھے۔ میں نے یہ

بات ابراہیم کو بتائی۔ وہ سخت ناراض ہوئے اور فرمایا اس نے حضور ﷺ کو دیکھا ہے اور ابن مسعود نے نہیں دیکھا اور نہ ہی ان کے ساتھیوں نے دیکھا ہے؟

(808)۔وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ قُلْتُ لِاِبْرَاهِيْمَ حَدِيْثَ وَائِلٍ اَنَّهُ رَاَی النَّبِیَّ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَاِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ، فَقَالَ اِنْ كَانَ وَائِلٌ رَاٰهُ مَرَّةً يَفْعَلُ ذٰلِكَ فَقَدْ رَاٰهُ عَبْدُ اللّٰهِ خَمْسِيْنَ مَرَّةً لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ رَوَاهُ الطَّحَاوِی [شرح معانی الآثار للطحاوی ۱۶۲/۱]۔

ترجمہ: حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابراہیم کے سامنے حضرت وائل کی حدیث بیان کی کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو نماز شروع کرتے وقت، رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کرتے دیکھا۔ انہوں نے فرمایا اگر وائل نے آپ ﷺ کو ایک مرتبہ ایسا کرتے دیکھا ہے تو عبداللہ بن مسعود نے آپ کو پچاس مرتبہ ایسا نہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(809)۔وَعَنْ اَبِی حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ: حَدَّثَنِی مَنْ لَا اُحْصِی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ اَنَّهُ رَفَعَ يَدَيْهِ فِی بَدْءِ الصَّلٰوةِ فَقَطْ وَحَكَاهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ وَعَبْدُ اللّٰهِ عَالِمٌ بِشَرَائِعِ الْاِسْلَامِ وَحُدُوْدِهٖ مُتَفَقِّدٌ لِاَحْوَالِ النَّبِیِّ ﷺ مُلَازِمٌ لَهُ فِی اِقَامَتِهٖ وَاَسْفَارِهٖ، وَقَدْ صَلّٰی مَعَ النَّبِیِّ ﷺ مَالَا يُحْصٰی رَوَاهُ الْاِمَامُ الْاَعْظَمُ فِی مُسْنَدِهٖ [مسند امام اعظم صفحہ ۴۷]۔

ترجمہ: حضرت امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ نے حماد سے انہوں نے ابراہیم سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: مجھے لاتعداد لوگوں نے عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہوئے بتایا ہے کہ انہوں نے صرف نماز کے شروع میں رفع یدین فرمایا اور اس عمل کو نبی کریم ﷺ سے نقل فرمایا اور عبداللہ بن مسعود اسلامی تعلیمات اور حدود کے عالم ہیں۔ نبی کریم ﷺ کے حالات کی جستجو میں رہتے تھے۔ ہر وقت آپ ﷺ کے ساتھ ساتھ رہتے تھے آپ ﷺ کی امامت میں بھی اور سفروں میں بھی اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ہمراہ اتنی نمازیں پڑھی ہیں جن کا میرے پاس کوئی شمار نہیں۔

(810)۔وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ اَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ فَذَكَرْنَا صَلٰوةَ النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِی، اَنَا كُنْتُ اَحْفَظَكُمْ لِصَلٰوةِ

رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رَأَيْتُهُ إِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ، وَإِذَا رَكَعَ أَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهُ ، فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ اسْتَوٰى حَتّٰى يَعُودَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ ، وَإِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضِهِمَا وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ ، فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى ، فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْأُخْرٰى وَقَعَدَ عَلٰى مَقْعَدَتِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِي وَلَمْ يَذْكُرْ رَفْعَ الْيَدَيْنِ إِلَّا فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ [بخاری حدیث رقم:۸۲۸ ، ابو داؤد حدیث رقم:۹۶۳ ، ۹۶۴]۔

ترجمہ: حضرت محمد بن عمرو بن عطاء روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کی نفری میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم نے نبی کریم ﷺ کی نماز کا ذکر چھیڑا۔ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تم سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کو جانتا ہوں۔ میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ جب تکبیر فرمائی تو اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھائے اور جب رکوع فرمایا تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر جمائے پھر اپنی پشت مبارک کو برابر کر دیا۔ پھر جب اپنا سر مبارک اٹھایا تو بالکل سیدھے ہو گئے حتیٰ کہ تمام جوڑ اپنی اپنی جگہ پر آ گئے اور جب سجدہ فرمایا تو اپنے ہاتھ نہ تو پھیلا کر رکھے اور نہ ہی انہیں بند کیا اور اپنے پاؤں کی انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف فرمایا۔ جب دو رکعتوں کے بعد بیٹھے تو اپنے بائیں پاؤں پر بیٹھے اور دوسرے کو کھڑا کر لیا اور اپنے مقعد پر تشریف فرما ہوئے۔

(811)۔وَعَنْ سُفْيَانَ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ اجْتَمَعَ أَبُو حَنِيفَةَ وَالْأَوْزَاعِي فِي دَارِ الْحَنَّاطِينَ بِمَكَّةَ ، فَقَالَ الْأَوْزَاعِي لِأَبِي حَنِيفَةَ ، مَا بَالُكُمْ لَا تَرْفَعُونَ أَيْدِيَكُمْ فِي الصَّلٰوةِ عِنْدَ الرُّكُوعِ وَعِنْدَ الرَّفْعِ مِنْهُ، فَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ لِأَجْلِ أَنَّهُ لَمْ يَصِحَّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِيهِ شَيْءٌ ، قَالَ كَيْفَ لَا يَصِحُّ وَقَدْ حَدَّثَنِي الزُّهْرِي عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَعِنْدَ الرُّكُوعِ وَعِنْدَ الرَّفْعِ مِنْهُ ، فَقَالَ لَهُ أَبُو حَنِيفَةَ وَحَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِلَّا عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ وَلَا يَعُودُ لِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ الْأَوْزَاعِي أُحَدِّثُكَ عَنِ الزُّهْرِي عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ وَتَقُولُ

حَدَّثَنِي حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، فَقَالَ لَهُ أَبُو حَنِيفَةَ كَانَ حَمَّادٌ أَفْقَهَ مِنَ الزُّهْرِي وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ أَفْقَهَ مِنْ سَالِمٍ وَعَلْقَمَةُ لَيْسَ بِدُونِ ابْنِ عُمَرَ فِي الْفِقْهِ وَإِنْ كَانَتْ لِابْنِ عُمَرَ صُحْبَةٌ وَلَهُ فَضْلُ صُحْبَةٍ فَالْأَسْوَدُ لَهُ فَضْلٌ كَثِيرٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ فَسَكَتَ الْأَوْزَاعِي كَذَا فِي مُسْنَدِ الْإِمَامِ الْأَعْظَمِ [مسند امام اعظم صفحہ ۵۰ ، جامع المسانید ۱/۳۵۲]۔

ترجمہ: حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ اور امام اوزاعی مکہ میں دارالحناطین میں اکٹھے ہو گئے۔ امام اوزاعی نے امام ابوحنیفہ سے کہا تم لوگوں کو کیا ہوا ہے کہ نماز میں رکوع کرتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین نہیں کرتے ہو؟ امام ابوحنیفہ نے فرمایا: اس لیے کہ اسکے بارے میں کوئی صحیح حدیث نبی کریم ﷺ کی طرف سے نہیں پہنچی۔ انہوں نے کہا صحیح کیسے نہیں؟ مجھے زہری نے سالم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت فرمایا ہے کہ آپ ﷺ نماز شروع کرتے وقت، رکوع کرتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین فرماتے تھے۔ امام ابوحنیفہ نے ان سے فرمایا: مجھے حماد نے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے اور اسود سے انہوں نے ابن مسعود سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ افتتاح کے علاوہ رفع یدین نہیں فرماتے تھے اور رفع یدین کا اعادہ نہیں کرتے تھے۔ امام اوزاعی نے کہا میں آپ سے زہری، سالم اور ان کے والد سے روایت کر کے سنا رہا ہوں اور آپ کہتے ہیں مجھے حماد اور ابراہیم نے بتایا ہے۔ امام ابوحنیفہ نے ان سے فرمایا: حماد، زہری سے زیادہ فقیہ تھے اور ابراہیم، سالم سے زیادہ فقیہ تھے۔ اور علقمہ، ابنِ عمر سے فقہ میں کم نہیں اگرچہ ابن عمر صحابی ہیں اور ان کے پاس صحابیت کا شرف موجود ہے اور اسود بھی بڑی فضیلت والے ہیں اور حضرت عبداللہ تو عبداللہ ہیں۔ یہ سن کر امام اوزاعی خاموش ہو گئے (علیہم الرحمۃ والرضوان)۔

(812)۔وَعَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَلَمْ يَرْفَعُوا أَيْدِيَهُمْ إِلَّا عِنْدَ اسْتِفْتَاحِ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِي وَابْنُ عَدِيّ [سنن الدار قطنی حدیث رقم: ۱۱۲۰ ، ابن عدی ۶/۱۵۲ ، بخاری فی جزء رفع الیدین حدیث رقم:۳۵]۔ اسْنَادُہٗ ضَعِيفٌ

ترجمہ: حضرت علقمہ نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت فرمایا ہے کہ فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ، ابوبکر اور عمر کے ساتھ نماز پڑھی۔ وہ اپنے ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے سوائے نماز کے افتتاح کے۔

(813)۔وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ حَكِيْمٍ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حِذَآءَ أُذُنَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيْرِ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ، وَلَمْ يَرْفَعْهُمَا فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ [موطا محمد صفحة ٩٣،٩٠]۔

ترجمہ: حضرت عبدالعزیز بن حکیم فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عمر کو نماز کے افتتاح والی پہلی تکبیر میں کانوں کے برابر ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا اوراس کے علاوہ آپ نے کبھی ہاتھ نہیں اٹھائے۔

(814)۔وَعَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ؓ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ ثُمَّ لَا يَعُوْدُ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ [شرح معاني الآثار للطحاوي ١/١٦٤]۔

ترجمہ: حضرت ابراہیم نے حضرت اسود سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: میں نے عمر بن خطاب کو پہلی مرتبہ ہاتھ اٹھاتے دیکھا ہے پھر دوبارہ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

(815)۔وَعَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيِّ عَنْ أَبِيْهِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ عَلِيٍّ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ الْكَرِيْمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي التَّكْبِيْرَةِ الْأُوْلٰى الَّتِي يُفْتَتَحُ بِهَا الصَّلٰوةُ، ثُمَّ لَا يَرْفَعُهُمَا فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ وَالطَّحَاوِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ [موطا امام محمد صفحة ٩٤، شرح معاني الآثار للطحاوي ١/١٦٣، المصنف لابن ابي شيبة ١/٢٦٧]۔

ترجمہ: حضرت سالم بن کلیب جرمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں جو کہ حضرت علی ؓ کے ساتھیوں سے تھے۔ حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم تکبیراولی میں رفع یدین فرماتے تھے جس سے نماز کا آغاز کیا جاتا ہے پھر پوری نماز میں رفع یدین نہیں فرماتے تھے۔

(816)۔وَعَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلٰوةِ إِلَّا فِي الْإِفْتِتَاحِ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ [شرح معاني الآثار للطحاوي ١/١٦٤، المصنف لعبد الرزاق حديث رقم:٢٥٣٣، المصنف لابن ابي شيبة ١/٢٦٧]۔

ترجمہ: حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نماز کے افتتاح کے علاوہ کہیں بھی رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

(817)۔وَعَنْهُ قَالَ لَا تَرْفَعْ يَدَيْكَ فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلٰوةِ بَعْدَ التَّكْبِيْرَةِ الْأُوْلٰى رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِي الْمُوَطَّا وَكِتَابِ الْآثَارِ وَقَالَ مُحَمَّدٌ وَفِي ذٰلِكَ آثَارٌ كَثِيْرَةٌ [موطا امام محمد صفحة ٩٢، كتاب الآثار حديث رقم:٧٣، المصنف لعبد الرزاق حديث رقم:٢٥٣٥، المصنف لابن ابي شيبة ١/٢٦٧، جامع المسانيد ١/٣٥٣]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ فرمایا: پہلی تکبیر کے بعد پوری نماز میں کہیں بھی ہاتھ مت اٹھانا۔ امام محمد فرماتے ہیں کہ اس موضوع پر کثرت سے آثار موجود ہیں۔

اِسْتِحْبَابُ الذِّكْرِ بِالْجَهْرِ بَعْدَ الْمَكْتُوْبَةِ

فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کا مستحب ہونا

(818)۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ أَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِيْنَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ كَانَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُنْتُ أَعْلَمُ إِذَا انْصَرَفُوْا بِذٰلِكَ إِذَا سَمِعْتُهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم:١٣١٨، بخاري حديث رقم:٨٤١، ابو داؤد حديث رقم:١٠٠٣]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ بے شک فرض نماز کا سلام پھیرتے ہی بلند آواز سے ذکر کرنا نبی کریم ﷺ کے زمانے میں رائج تھا اور حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں ذکر کی آواز سن کر صحابہ کے سلام پھیرنے سے آگاہ ہو جاتا تھا۔

(819)۔وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذي حديث رقم:٣٣٨٣، ابن ماجة حديث رقم:٣٨٠٠]۔ غريب

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: سب سے افضل ذکر لاالہ الااللہ ہے۔

(820)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زُبَيْرٍ ؓ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُهَلِّلُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ حِيْنَ يُسَلِّمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم:١٣٤٣، ابو داؤد حديث رقم:١٥٠٦، نسائي حديث رقم:١٣٣٩]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے بعد جب سلام پھیرتے تو بلند آواز سے

فرماتے لا الٰہ الا اللہ الی آخرہ یعنی اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کا ملک ہے اور اس کی حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ گناہوں سے باز رہنے اور عبادت کرنے کی طاقت محض اللہ کی طرف سے ہے۔ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں ہم کسی کی عبادت نہیں کرتے سوائے اس کے۔ اس کی نعمت ہے۔ اسی کا فضل ہے اور اسی کی اچھی ثناء خوانی ہے۔ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں۔ ہم اس کے لیے دین کو خالص کرتے ہیں خواہ کافروں کو نا گوار ہو۔

(821)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ كُنْتُ أَعْرِفُ اِنْقِضَاءَ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالتَّكْبِيْرِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:١٣١٦، بخاري حديث رقم:٨٤٢، ابو داؤد حديث رقم:١٠٠٢، نسائي حديث رقم:١٣٣٥]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ﷺ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کا ہو چکنا تکبیر سے جان لیتا تھا۔

سُجُوْدُ السَّهْوِ وَالتِّلَاوَةِ

سجدہ سہو اور سجدہ تلاوت

(822)۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ فِي الَّذِيْ لَا يَدْرِيْ صَلّٰى ثَلَاثًا اَمْ اَرْبَعًا، قَالَ يُعِيْدُ حَتّٰى يَحْفَظَ رَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ [المصنف لابن ابي شيبة ٤٧٩/١]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر ﷺ سے مروی ہے کہ آپ نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جسے یاد نہ ہو کہ اس نے تین رکعت پڑھی ہیں یا چار۔ فرمایا: وہ دوبارہ پڑھے جب تک اسے یاد نہ آ جائے۔

(823)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوةٍ فَلَا يَدْرِيْ ثَلَاثًا صَلّٰى اَمْ اَرْبَعًا فَلْيَتَحَرَّ فَلْيَنْظُرْ اَفْضَلَ ظَنِّهٖ فَاِنْ كَانَ اَكْبَرُ ظَنِّهٖ اَنَّهَا ثَلَاثٌ قَامَ فَاَضَافَ اِلَيْهَا الرَّابِعَةَ، ثُمَّ تَشَهَّدَ فَسَلَّمَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَاِنْ كَانَ اَفْضَلُ ظَنِّهٖ اَنَّهٗ صَلّٰى اَرْبَعًا تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِيْ كِتَابِ الْآثَارِ [كتاب الآثار حديث رقم:١٧٤، المصنف لابن ابي شيبة ٤٧٨/١]۔ اِسْنَادُهٗ جَيِّدٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک ہو جائے اور اسے یاد نہ

ہو کہ تین پڑھیں یا چار تو وہ غور کرے اور اپنے گمان کا رجحان دیکھے۔ اگر اس کا غالب گمان یہ ہو کہ اس نے تین پڑھی ہیں تو کھڑا ہو جائے اور ان میں چوتھی شامل کرے پھر تشہد پڑھے اور سلام پھیر دے اور سجدہ سہو کرے اور اگر اس کا غالب گمان یہ ہو کہ اس نے چار پڑھی ہیں تو تشہد پڑھے پھر سلام پھیر دے۔ پھر سہو کے دو سجدے کرے۔

(824)۔وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ اِذَا سَهَا اَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاتِهٖ فَلَمْ يَدْرِ وَاحِدَةً صَلّٰى اَوِ اثْنَتَيْنِ فَلْيَبْنِ عَلٰى وَاحِدَةٍ فَاِنْ لَمْ يَدْرِ ثِنْتَيْنِ صَلّٰى اَوْ ثَلَاثًا فَلْيَبْنِ عَلٰى ثِنْتَيْنِ فَاِنْ لَمْ يَدْرِ ثَلَاثًا صَلّٰى اَوْ اَرْبَعًا فَلْيَبْنِ عَلٰى ثَلَاثٍ وَيَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [ترمذي حديث رقم:٣٩٨، ابن ماجة حديث رقم:١٢٠٩]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، جب تم میں سے نماز میں کسی سے بھول ہو جائے اور اسے یاد نہ رہے کہ ایک پڑھی ہے یا دو تو وہ ایک پر بنا کرے۔ اگر یاد نہ ہو کہ دو پڑھی ہیں یا تین تو دو پر بنا کرے۔ اور اگر یاد نہ ہو کہ تین پڑھی ہیں یا چار تو تین پر بنا کرے اور دو سجدے کر لے۔

(825)۔وَعَنْ عُمَرَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ عَلٰى مَنْ خَلْفَ الْاِمَامِ سَهْوٌ فَاِنْ سَهَا الْاِمَامُ فَعَلَيْهِ وَعَلٰى مَنْ خَلْفَهٗ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ [السنن الكبرىٰ للبيهقي ٣٥٢/٢]۔

ترجمہ: حضرت عمر ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جو شخص امام کے پیچھے ہو اس کے ذمے سجدہ سہو نہیں ہے۔ اور اگر امام سے غلطی ہو جائے تو اس کے ذمے سجدہ سہو ہے اور اس کے پیچھے والوں کے ذمے بھی ہے۔

(826)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَاُ عَلَيْنَا الْقُرْآنَ فَاِذَا مَرَّ بِالسَّجْدَةِ كَبَّرَ وَسَجَدَ وَسَجَدْنَا مَعَهٗ، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: كَانَ الثَّوْرِيُّ يُعْجِبُهٗ هٰذَا الْحَدِيْثُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ [ابو داود حديث رقم:١٤١٣]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ فرمایا: نبی کریم ﷺ ہم پر قرآن پڑھتے تھے۔ جب سجدے والی آیت سے گزرتے تو تکبیر کہتے اور سجدہ فرماتے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ سجدہ کرتے تھے۔ عبدالرزاق کہتے ہیں کہ: یہ حدیث امام ثوری کو بڑی پسند تھی۔

بَابُ وُجُوبِ الْجَمَاعَةِ وَفَضْلِهَا

جماعت کے واجب ہونے کا اور اس کی فضیلت کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ [البقرة: ٤٣] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

(827)۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ١٤٧٧، بخاري حديث رقم: ٦٤٥، نسائي حديث رقم: ٨٣٧، موطا امام مالك كتاب: صلاة الجماعة حديث رقم: ١، مسند احمد حديث رقم: ٥٣٣١]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جماعت کے ساتھ نماز اکیلے آدمی کی نماز سے ستائیس درجے افضل ہے۔

(828)۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَوْلَا مَا فِي الْبُيُوتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالذُّرِّيَّةِ أَقَمْتُ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ وَأَمَرْتُ فِتْيَانِي يُحَرِّقُونَ مَا فِي الْبُيُوتِ بِالنَّارِ رَوَاهُ أَحْمَدُ [مسند احمد حديث رقم: ٨٨١٧]۔ حَسَنٌ لِكَثْرَةِ طُرُقِهِ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: اگر گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے تو میں عشاء کی نماز کھڑی کر دیتا اور اپنے جوانوں کو حکم دیتا، وہ ان کو جلا دیتے جو گھروں میں ہیں۔

(829)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِيَ فَلَمْ يَمْنَعْهُ مِنِ اتِّبَاعِهِ عُذْرٌ قَالُوا وَمَا الْعُذْرُ، قَالَ خَوْفٌ أَوْ مَرَضٌ لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ الصَّلٰوةُ الَّتِي صَلّٰى رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ وَالدَّارَقُطْنِي [ابو داؤد حديث رقم: ٥٥١، ابن ماجة حديث رقم: ٧٩٣، سنن الدار قطني حديث رقم: ١٥٤٢]۔ إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مؤذن کی آواز سنی اور اسے کوئی عذر مانع نہ تھا، کہ اس کا کہنا مانتا تو اس کی وہ نماز قبول نہیں ہوگی جو اس نے پڑھی۔ صحابہ نے عرض کیا عذر کیا ہے؟ فرمایا: خوف یا مرض۔

(830)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَا صَلٰوةَ بِحَضْرَةِ طَعَامٍ وَلَا وَهُوَ يُدَافِعُهُ الْأَخْبَثَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم: ١٢٤٦، ابو داؤد حديث رقم: ٨٩]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: کھانا آ جائے تو نماز نہیں اور نہ ہی پیشاب پاخانہ تنگ کر رہا ہو تو نماز ہے۔

(831)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ وَوَجَدَ أَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَبْدَأْ بِالْخَلَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَرَوَى مَالِكٌ وَأَبُودَاوُدَ وَالنَّسَائِي نَحْوَهُ [ترمذي حديث رقم: ١٤٢، موطا امام مالك: كتاب: قصر الصلاة حديث رقم: ٤٩، ابو داؤد حديث رقم: ٨٨، نسائي حديث رقم: ٨٥٢، ابن ماجة حديث رقم: ٦١٦، مسند احمد حديث رقم: ١٦٤٠٦، سنن الدارمي حديث رقم: ١٤٣٣]۔ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن ارقم فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب نماز کھڑی کر دی جائے اور تم میں سے کسی کو بیت الخلاء کی حاجت محسوس ہو تو پہلے بیت الخلاء جائے۔

(832)۔ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِثْنَانِ فَمَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم: ٩٧٢]۔ إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ جِدًّا

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو اور دو سے زیادہ آدمیوں سے جماعت ہوتی ہے۔

تَسْوِيَةُ الصَّفِّ

صف سیدھی کرنا

(833)۔ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ؓ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا فَقَامَ حَتّٰى كَادَ أَنْ يُكَبِّرَ فَرَأٰى رَجُلًا بَادِيًا صَدْرُهُ مِنَ الصَّفِّ، فَقَالَ عِبَادَ اللّٰهِ لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم: ٩٧٨، بخاري حديث رقم: ٧١٧، ابو داؤد حديث رقم: ٦٦٣، ترمذي

حدیث رقم:۲۲۷ ، نسائی حدیث رقم: ۸۱۰ ، ابن ماجۃ حدیث رقم:۹۹۴ ، مسند احمد حدیث رقم:۱۸۴۵۶]۔

ترجمہ: حضرت نعمان بن بشیر ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نکلے اور نماز کے لیے کھڑے ہو گئے حتیٰ کہ تکبیر کہنے ہی لگے تھے کہ ایک آدمی کو صف میں سے سینہ نکالے ہوئے دیکھا۔ فرمایا اللہ کے بندو! تمہیں ضرور صفیں سیدھی کرنا پڑیں گی ورنہ اللہ تم میں باہم اختلاف ڈال دے گا۔

(834)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِی هٰهُنَا؟ وَاللّٰهِ مَا يَخْفٰى عَلَىَّ رُكُوعُكُمْ وَلَا خُشُوعُكُمْ وَاِنِّی لَاَرَاكُمْ وَرَآءَ ظَهْرِی رَوَاهُ الْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:۹۵۸ ، بخاری حدیث رقم:۴۱۸]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میرے چہرے کا رخ اس طرف دیکھتے ہو؟ اللہ کی قسم مجھ پر تمہارا رکوع اور خشوع پوشیدہ نہیں اور میں تمہیں اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

(835)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ يَقُولُ ، اِسْتَوُوا اِسْتَوُوا اِسْتَوُوا ، فَوَالَّذِی نَفْسِی بِيَدِهٖ اِنِّی لَاَرَاكُمْ مِنْ خَلْفِی كَمَا اَرَاكُمْ مِنْ بَيْنِ يَدَیَّ رَوَاهُ النَّسَائِی [نسائی حدیث رقم:۸۱۳]۔ اسنادہ صحیح وشواھدہ کثیرۃ

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے: سیدھے ہو جاؤ، سیدھے ہو جاؤ، سیدھے ہو جاؤ۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں تمہیں اپنے پیچھے سے اسی طرح دیکھتا ہوں جس طرح تمہیں اپنے سامنے سے دیکھتا ہوں۔

(836)۔ وَعَنْهُ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ ثُمَّ الَّذِی يَلِيهِ فَمَا كَانَ مِنْ نَقْصٍ فَلْيَكُنْ مِنَ الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ رَوَاهُ اَبُودَاؤُد [ابوداؤد حدیث رقم:۶۷۱ ، نسائی حدیث رقم:۸۱۸]۔

ترجمہ: انہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پہلی صف کو مکمل کرو۔ پھر اس کے بعد والی اگر کوئی کمی ہو تو وہ آخری صف میں ہونی چاہیے۔

(837)۔ وَعَنْ اَبِی مَالِكٍ الْاَشْعَرِیِّ ﷺ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ يَصُفُّهُمْ فِی الصَّلٰوةِ فَيَجْعَلُ الرِّجَالَ قُدَّامَ الْغِلْمَانِ وَالْغِلْمَانَ خَلْفَهُمْ وَالنِّسَآءَ خَلْفَ الْغِلْمَانِ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حدیث رقم:۲۲۹۷۲]۔ شاھدہ فی ابی داؤد [حدیث رقم:۶۷۷]۔

ترجمہ: حضرت ابو مالک اشعری ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نماز میں ان کی صفیں بناتے تھے۔ مردوں کو لڑکوں سے آگے اور لڑکوں کو مردوں کے پیچھے کھڑا کرتے تھے اور عورتوں کو لڑکوں کے پیچھے۔

(838)۔ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ اَوَّلُهَا ، وَشَرُّهَا آخِرُهَا ، وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا اَوَّلُهَا رواہ مسلم [مسلم حدیث رقم: ۹۸۵، نسائی حدیث رقم: ۸۱۹]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مردوں کی صفوں میں سب سے افضل پہلی صف ہے اور سب سے کم آخری صف ہے۔ اور عورتوں کی صف میں سب سے افضل آخری صف ہے اور سب سے کم پہلی صف ہے۔

(839)۔ عَنْ اَنَسٍ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَاِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ رواہ البخاری [البخاری حدیث رقم: ۷۲۳، مسلم حدیث رقم: ۹۷۵ ، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۹۹۳ ، ابوداؤد حدیث رقم: ۶۶۸]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنی صفوں کو برابر رکھو کیونکہ صفوں کو برابر رکھنا بھی اقامتِ نماز میں سے ہے۔

(840)۔ عَنْ اَبُو هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَسِّطُوا الْاِمَامَ وَسُدُّوا الْخَلَلَ رواہ ابوداؤد [ابوداؤد حدیث رقم: ۶۸۱]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام کو درمیان میں رکھو اور صفوں کے درمیان خلاء کو پر کرو۔

اَلْاِمَامَةُ وَمَا عَلَى الْاِمَامِ وَالْمَامُومِ

امامت اور امام اور مقتدی کی ذمہ داریاں

(841)۔ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلْجِهَادُ وَاجِبٌ عَلَيْكُمْ مَعَ كُلِّ اَمِيرٍ بَرًّا كَانَ اَو فَاجِراً وَاِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ وَالصَّلٰوةُ وَاجِبَةٌ عَلَيْكُمْ خَلْفَ كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ اَو فَاجِراً وَاِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ وَالصَّلٰوةُ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ اَو فَاجِراً وَاِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ

رَوَاهُ اَبُو دَاوٗد وَ مَرَّ الْحَدِيْثُ [ابو داؤد حديث رقم:٢٥٣٣]۔ الحديث متعلق بالحاكم اذا كان صحيح العقد

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم پر ہر امیر کے ساتھ جہاد واجب ہے خواہ وہ نیک ہو یا بد اور خواہ وہ گناہِ کبیرہ کرتا ہو اور تم پر ہر مسلمان کے پیچھے نماز واجب ہے خواہ وہ نیک ہو یا بد اور خواہ گناہِ کبیرہ کرتا ہو اور نماز ہر مسلمان پر لازم ہے خواہ نیک ہو یا بد اور خواہ گناہِ کبیرہ کرتا ہو۔ یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

(842)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَةٌ لَا تُقْبَلُ مِنْهُمْ صَلٰوتُهُم، مَنْ تَقَدَّمَ قَوماً وَهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ وَرَجُلٌ اَتَى الصَّلٰوةَ دِبَاراً وَالدِّبَارُ اَنْ يَّاْتِيَهَا بَعْدَ اَنْ تَفُوتَهٗ وَرَجُلٌ اِعْتَبَدَ مُحَرَّرَةً رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حديث رقم :٥٩٣، ابن ماجة حديث رقم:٩٧٠]۔ اسناده ضعيف، لا تقبل : اى تكون ناقصة جداً

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین آدمی ایسے ہیں کہ ان سے انکی نماز قبول نہیں کی جاتی۔ جو کسی قوم کا لیڈر بن بیٹھے حالانکہ قوم اسے ناپسند کرتی ہو اور وہ آدمی جو نماز کے لیے پیٹھ کر کے آئے۔ پیٹھ کر کے آنے سے مراد یہ ہے کہ نماز ہو چکی ہو اور وہ بعد میں آئے اور وہ آدمی جس نے کسی آزاد عورت کو غلام بنالیا۔

(843)۔ وَعَنْ سَلَامَةَ بِنْتِ الْحُرِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَتَدَافَعَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ لَا يَجِدُوْنَ اِمَاماً يُصَلِّي بِهِمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗد وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حديث رقم:٥٨١، ابن ماجة حديث رقم:٩٨٢، مسند احمد حديث رقم:٢٧٢٠٤]۔ اسناده ضعيف

ترجمہ: حضرت سلامہ بنت حر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ مسجد والے امامت کی ذمہ داری ایک دوسرے پر ڈالیں گے انہیں امامت کرانے والا کوئی نہ ملے گا۔

(844)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُم لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيهِمُ السَّقِيمَ وَالضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُم لِنَفْسِهٖ فَلْيُطَوِّلْ مَاشَاءَ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:١٠٤٦، بخارى حديث رقم:٧٠٣، ابوداؤد حديث رقم :٧٩٤، نسائى حديث رقم:٨٢٣، ترمذى حديث رقم:٢٣٦]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو مختصر پڑھائے۔ بے شک ان میں بیمار، کمزور اور بوڑھے ہوتے ہیں۔ جب تم میں سے کوئی اکیلے اپنی نماز

پڑھے تو جتنا چاہے لمبا کرے۔

(845)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُبَادِرُوا الْاِمَامَ اِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَاِذَا قَالَ وَلَا الضَّالِّيْنَ فَقُوْلُوا آمِيْنَ وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٩٣٢، ابن ماجة حديث رقم:٩٦٠، مسند احمد حديث رقم:٩٦٩٥]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام سے آگے مت نکلو۔ جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو۔ جب وہ وَلَا الضَّالِّيْن کہے تو تم آمین کہو۔ جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو۔ جب وہ سمع اللہ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم کہو رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔

(846)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ، فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّي اِمَامُكُمْ فَلَا تَسْبِقُوْنِي بِالرُّكُوْعِ وَلَا بِالسُّجُوْدِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ فَاِنِّي اَرَاكُمْ اَمَامِي وَمِنْ خَلْفِي رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٩٦١]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ جب آپ نماز پڑھ چکے تو ہماری طرف رخِ انور پھیر کر بیٹھ گئے اور فرمایا: اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں رکوع میں مجھ سے آگے مت نکلو اور نہ ہی سجود میں نہ ہی قیام میں اور نہ ہی سلام پھیرنے میں۔ میں تمہیں اپنے آگے سے بھی دیکھتا ہوں اور پیچھے سے بھی۔

(847)۔ وَعَنْ عَلِيٍّ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمُ الصَّلٰوةَ وَالْاِمَامُ عَلٰى حَالٍ فَلْيَصْنَعْ كَمَا يَصْنَعُ الْاِمَامُ رَوَاهُ التِّرْمِذِي [ترمذى حديث رقم:٥٩١]۔ وقال غريب

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے آئے اور امام کسی جگہ پہنچ چکا ہو تو وہ بھی اسی طرح کرے جس طرح امام کر رہا ہو۔

(848)۔ وَعَنْ اَبِي بَكْرَةَ ؓ قَالَ اَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ نَوَاحِي الْمَدِيْنَةِ يُرِيْدُ الصَّلٰوةَ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلُّوا فَمَالَ اِلٰى مَنْزِلِهٖ فَجَمَعَ اَهْلَهٗ فَصَلّٰى بِهِمْ رَوَاهُ الطَّبْرَانِي فِي الْكَبِيْرِ وَالْاَوْسَطِ [المعجم الاوسط للطبرانى حديث رقم:٤٦٠١، مجمع الزوائد حديث رقم:٢١٧٧ وعزاه الهيثمى الى الطبرانى الكبير والاوسط وقال رجاله ثقات]۔

ترجمہ: حضرت ابوبکرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ مدینہ منورہ کے نواحی علاقے سے تشریف لائے، نماز کا ارادہ فرمایا لوگوں کو دیکھا کہ وہ نماز پڑھ چکے تھے۔ آپ اپنے کاشانہ اقدس کی طرف مڑ گئے۔ اپنے گھر والوں کو اکٹھا کیا اور ان کے ساتھ نماز پڑھی۔

(849)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، وَهِيَ خَالَتُهُ، فَاضْطَجَعْتُ فِيْ عَرْضِ الْوِسَادَةِ، وَاضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَهْلُهُ فِيْ طُوْلِهَا، فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ، اَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيْلٍ، اَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيْلٍ، اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَجَلَسَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْاٰيَاتِ الْخَوَاتِيْمَ مِنْ سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرَانَ، ثُمَّ قَامَ اِلٰى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ، فَتَوَضَّاَ مِنْهَا فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهُ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ، ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ اِلٰى جَنْبِهِ، فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رَاْسِيْ وَاَخَذَ بِاُذُنِي الْيُمْنٰى يَفْتِلُهَا، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ اَوْتَرَ، ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى اَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ، فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم:١٧٨٩، ١٨٥٥، بخاری حديث رقم:١٨٣، ابو داؤد حديث رقم:١٣٦٧، ابن ماجة حديث رقم:١٣٦٣، السنن الكبرىٰ للبيهقى ٤٧٧/٢]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: میں ایک مرتبہ زوجہ رسول حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات ٹھہرا، وہ ان کی خالہ تھیں، میں تکیہ کے عرض پر سویا اور رسول اللہ ﷺ اور ان کے گھر والے تکیہ کے طول پر سوئے، رسول اللہ ﷺ آدھی رات تک سوئے رہے یا اس سے تھوڑا پہلے تک، یا شاید اس سے تھوڑا بعد تک، رسول اللہ ﷺ جاگے اور اپنے چہرہ اقدس سے ہاتھ کے ساتھ نیند کے آثار کو ملنے لگے، پھر سورۃ آل عمران کی آخری دس آیات تلاوت فرمائیں، پھر لٹکے ہوئے مشکیزے کے پاس تشریف لے گئے، اس میں سے وضو فرمایا اور نہایت اچھی طرح وضو فرمایا، پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے، ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں بھی اٹھا اور جو کچھ رسول اللہ ﷺ نے عمل کیا میں نے بھی وہی کیا، پھر میں گیا اور آپ ﷺ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا، آپ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور مجھے دائیں کان سے پکڑ کر کان کو مروڑا، آپ نے دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر وتر پڑھے، پھر لیٹ گئے حتیٰ کہ آپ کے پاس مؤذن آیا، آپ کھڑے ہو گئے اور دو ہلکی پھلکی رکعتیں ادا فرمائیں، پھر نکلے اور صبح کی نماز ادا فرمائی۔

(850)۔ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كُنَّا ثَلَاثَةً اَنْ يَتَقَدَّمَنَا اَحَدُنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [ترمذی حديث رقم:٢٣٣]۔ وقال حسن غريب

ترجمہ: حضرت سمرہ بن جندب ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ جب ہم تین آدمی ہوں تو ہم میں سے ایک آگے ہو جایا کرے۔

يُكْرَهُ جَمَاعَةُ النِّسَآءِ وَحْدَهُنَّ

عورتوں کی الگ جماعت مکروہ تحریمی ہے

(يَدُلُّ عَلَيْهِ الْحَدِيْثُ خَيْرُ مَسَاجِدِ النِّسَآءِ قَعْرُ بُيُوْتِهِنَّ وَغَيْرُهُ)

(اس موضوع پر خَيْرُ مَسَاجِدِ النِّسَآءِ جیسی احادیث دلالت کرتی ہیں)

(851)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا خَيْرَ فِيْ جَمَاعَةِ النِّسَآءِ اِلَّا فِي الْمَسْجِدِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ [مسند احمد حديث رقم:٢٤٤٣٠، المعجم الاوسط للطبرانی حديث رقم:٩٣٥٩، مجمع الزوائد حديث:٢١٠٤ وقال فيه ابن لهيعة وفيه كلام]۔ اقول ابن لهيعة حسن

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورتوں کی جماعت میں کوئی بھلائی نہیں ہے سوائے مسجد کے۔

(852)۔ وَقَالَ مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ فِيْ كِتَابِ الْآثَارِ لَا يُعْجِبُنَا اَنْ تَؤُمَّ الْمَرْاَةُ فَاِنْ فَعَلَتْ قَامَتْ فِيْ وَسْطِ الصَّفِّ مَعَ النِّسَآءِ كَمَا فَعَلَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ [كتاب الآثار حديث رقم:٢١٧]۔ صحيح استدل به فقهاء نا

ترجمہ: امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الآثار میں فرمایا ہے کہ ہمیں پسند نہیں ہے کہ عورت امامت کرائے۔ اگر وہ امامت کرائے ہی تو صف کے درمیان عورتوں کے ساتھ کھڑی ہو جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک مرتبہ کیا تھا۔ یہی امام ابوحنیفہ کا قول ہے۔

بَابُ الْوِتْرِ

وتروں کا باب

(853)۔ عَنْ بُرَيْدَةَ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا، اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا، اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ وَصَحَّحَهٗ [ابو داؤد حديث رقم: ۱۴۱۹، مستدرك حاكم حديث رقم: ۱۱۷۴، السنن الكبرى للبيهقي ۲/۴۷۰، مسند احمد حديث رقم: ۲۳۰۸۳]۔

ترجمہ: حضرت بریدہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: وتر حق ہیں۔ جس نے وتر نہیں پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔ وتر حق ہیں جس نے وتر نہیں پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔ وتر حق ہیں جس نے وتر نہیں پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔

(854)۔ وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَلْوِتْرُ حَقٌّ وَاجِبٌ رَوَاهُ الدَّارُقُطْنِيُّ [سنن الدار قطني حديث رقم: ۱۶۲۴]۔ اسناده صحيح

ترجمہ: حضرت ابوایوب ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: وتر حق ہیں، واجب ہیں۔

(855)۔ وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ رَمَضَانَ؟ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشَرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلَاثًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم: ۱۷۲۳، بخاري حديث رقم: ۱۱۴۷، ابو داؤد حديث رقم: ۱۳۴۱، ترمذي حديث رقم: ۴۳۹]۔

ترجمہ: حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن ﷺ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا۔ رمضان میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کیسی ہوتی تھی؟ فرمایا: رسول اللہ ﷺ رمضان میں اور رمضان کے علاوہ گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ چار رکعت ایسی پڑھتے تھے کہ ان کے حسن اور طول کے بارے میں مت پوچھ۔ پھر چار پڑھتے تھے اور ان کے حسن اور طول کے بارے میں مت پوچھ۔ پھر تین پڑھتے تھے۔

(856)۔ وَعَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [ترمذي حديث رقم: ۴۶۰]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تین وتر پڑھتے تھے۔

(857)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَيْسٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، بِكَمْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُوْتِرُ قَالَتْ كَانَ يُوْتِرُ بِاَرْبَعٍ وَّثَلَاثٍ وَّسِتٍّ وَّثَلَاثٍ وَّثَمَانٍ وَّثَلَاثٍ وَّعَشْرٍ وَّثَلَاثٍ وَلَمْ يَكُنْ يُوْتِرُ بِاَنْقَصَ مِنْ سَبْعٍ وَّلَا بِاَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْدَاوٗدَ [ابو داؤد حديث رقم: ۱۳۶۲، مسند احمد حديث رقم: ۲۵۲۱۲]۔ اسناده صحيح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن ابی قیس فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کتنی رکعتوں کے ساتھ وتر پڑھتے تھے۔ فرمایا: آپ پڑھتے تھے۔ چار اور تین، چھ اور تین، گویا وتروں سمیت سات سے کم رکعتیں نہیں ہوتی تھیں اور تیرہ سے زیادہ رکعتیں نہیں ہوتی تھیں۔

(858)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ الصِّدِّيْقَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ لَا يُسَلِّمُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْوِتْرِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [نسائي حديث رقم: ۱۶۹۸، مستدرك حاكم حديث رقم: ۱۱۶۷ على شرطهما ووافقه الذهبي]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتروں کی دو رکعتوں کے بعد سلام نہیں پھیرتے تھے۔

(859)۔ وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُوْتِرُ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ، كَانَ يَقْرَاُ فِي الْاُوْلٰى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ بِقُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَيَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوْعِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [نسائي حديث رقم: ۱۶۹۹، ابن ماجة حديث رقم: ۱۱۷۱]۔

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تین رکعتیں وتر پڑھتے تھے۔ پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى، دوسری میں قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور تیسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے تھے اور رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے تھے۔

(860)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وِتْرُ اللَّيْلِ ثَلَاثٌ كَوِتْرِ النَّهَارِ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِيُّ [سنن الدار قطني حديث رقم: ۱۶۳۷]۔ اسناده ضعيف

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رات کے وتر تین ہوتے ہیں

جس طرح دن کے وتر یعنی مغرب کی نماز کی تین رکعتیں ہوتی ہیں۔

(861)۔ وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ اَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰی اَنَّ الْوِتْرَ ثَلَاثٌ لَا یُسَلِّمُ اِلَّا فِیْ آخِرِھِنَّ رَوَاہُ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ [المصنف لابن ابی شیبۃ ۲/۱۹۴]۔

ترجمہ: حضرت حسن فرماتے ہیں کہ: مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ وتر تین ہیں، سلام صرف ان کے آخر میں پھیرے۔

بَابُ السُّنَنِ وَالنَّوَافِلِ

سنتوں اور نفلوں کا باب

(862)۔ عَنْ اُمِّ حَبِیْبَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ صَلّٰی فِیْ یَوْمٍ وَلَیْلَۃٍ ثِنْتَیْ عَشْرَۃَ رَکْعَۃً بُنِیَ لَہٗ بَیْتٌ فِی الْجَنَّۃِ، اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّھْرِ وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَھَا وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ وَرَکْعَتَیْنِ قَبْلَ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ رَوَاہُ التِّرْمَذِیْ [ترمذی حدیث رقم: ۴۱۵، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۱۱۴۱، نسائی حدیث رقم: ۱۸۰۱، ۱۸۰۲، ۱۸۰۳]۔ قال الترمذی حسن صحیح

ترجمہ: حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے دن اور رات میں بارہ رکعتیں پڑھیں اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیا گیا۔ چار ظہر سے پہلے اور دو رکعتیں اس کے بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں فجر سے پہلے۔

(863)۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا صَلَّیْتُمْ بَعْدَ الْجُمُعَۃِ فَصَلُّوْا اَرْبَعًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَالطَّحَاوِیْ وَابْنُ مَاجَۃَ [مسلم حدیث رقم: ۲۰۳۷، شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۲۳۴، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۱۱۳۲]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم جمعہ کے بعد نماز پڑھو تو چار رکعتیں پڑھو۔

(864)۔ وَعَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ عَلَّمَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ النَّاسَ اَنْ یُّصَلُّوْا بَعْدَ الْجُمُعَۃِ اَرْبَعًا، فَلَمَّا جَآءَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَّمَھُمْ اَنْ یُّصَلُّوْا سِتًّا رَوَاہُ الطَّحَاوِیْ [شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۲۳۴]۔

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود ؓ نے لوگوں کو سکھایا کہ جمعہ کے بعد چار رکعتیں پڑھا کرو۔ پھر جب حضرت علی بن ابی طالب ؓ تشریف لائے تو آپ نے انہیں چھ رکعتیں پڑھنے کی تعلیم دی۔

(865)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ رَحِمَ اللّٰہُ امْرَاً صَلّٰی قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا رَوَاہُ التِّرْمَذِیْ وَاَبُوْدَاؤدَ [ترمذی حدیث رقم: ۴۳۰، ابو داؤد حدیث رقم: ۱۲۷۱]۔ حسن

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ اس بندے پر رحم کرے جس نے عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھیں۔

(866)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ بِتُّ فِیْ بَیْتِ خَالَتِیْ مَیْمُوْنَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا وَکَانَ النَّبِیُّ ﷺ عِنْدَھَا فِیْ لَیْلَتِھَا فَصَلَّی النَّبِیُّ ﷺ الْعِشَآءَ، ثُمَّ جَآءَ اِلٰی مَنْزِلِہٖ فَصَلّٰی اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ رَوَاہُ الْبُخَارِیْ [بخاری حدیث رقم: ۱۱۷، ۱۳۸، ابو داؤد حدیث رقم: ۱۳۵۷]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی خالہ ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات گزاری۔ نبی کریم ﷺ بھی ان کے ہاں ان کی باری کی رات کو موجود تھے۔ نبی کریم ﷺ نے نماز عشاء ادا فرمائی۔ پھر اپنے کاشانہ اقدس میں تشریف لے آئے اور چار رکعتیں ادا فرمائیں۔

(867)۔ وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ لَمْ یَکُنِ النَّبِیُّ ﷺ عَلٰی شَیْءٍ مِّنَ النَّوَافِلِ اَشَدَّ تَعَاھُدًا مِّنْہُ عَلٰی رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیْ [مسلم حدیث رقم: ۱۶۸۶، بخاری حدیث رقم: ۱۱۶۹، ابو داؤد حدیث رقم: ۱۲۵۴]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نفلی نمازوں میں سے صبح کی دو رکعتوں سے بڑھ کر کسی نماز کی پابندی نہیں فرماتے تھے۔

(868)۔ وَعَنْ اُمِّ حَبِیْبَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ مَنْ حَافَظَ عَلٰی اَرْبَعِ رَکَعَاتٍ قَبْلَ الظُّھْرِ وَاَرْبَعٍ بَعْدَھَا حَرَّمَہُ اللّٰہُ عَلَی النَّارِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمَذِیْ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیْ وَابْنُ مَاجَۃَ [مسند احمد حدیث رقم: ۲۶۸۲۸، ترمذی حدیث رقم: ۴۲۸، ابو داؤد حدیث رقم: ۱۲۶۹، نسائی ھدیث رقم: ۱۸۱۶، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۱۱۶۰] قال الترمذی حسن صحیح۔

ترجمہ: حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے ظہر سے

پہلے چار رکعتوں کی پابندی کی اور چار کی اس کے بعد، اللہ اسے آگ پر حرام کر دے گا۔

(869)۔ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْوِتْرِ رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَزَادَ ابْنُ مَاجَةَ خَفِيفَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ وَرَوَى الطَّحَاوِي مِثْلَهُ عَنْ اَبِي عَائِشَةَ وَاَبِي اُمَامَةَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم:٤٧١، ابن ماجة حدیث رقم:١١٩٥، شرح معانی الآثار للطحاوی ٢٣٧/١]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ وتروں کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ ابن ماجہ نے یہ اضافہ بھی کیا ہے کہ وہ دو رکعتیں ہلکی پھلکی ہوتی تھیں اور آپ بیٹھ کر پڑھتے تھے۔

(870)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَمْ يُصَلِّ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيُصَلِّهِمَا بَعْدَ مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَاِسْنَادُهُ صَحِيحٌ [ترمذی حدیث رقم:٤٢٣]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے صبح کی دو رکعتیں نہیں پڑھیں وہ انہیں سورج طلوع ہونے کے بعد پڑھے۔

(871)۔ وَعَنْ طَاوُسٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ ﷺ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ، فَقَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا يُصَلِّيهِمَا عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ اَبُو دَاوٗد وَاِسْنَادُهُ صَحِيحٌ [ابو داؤد حدیث رقم:١٢٨٤]۔

ترجمہ: حضرت طاؤس ﷺ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ﷺ سے مغرب سے پہلے دو رکعتوں کے بارے میں پوچھا گیا۔ فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں کسی کو انہیں پڑھتے نہیں دیکھا۔

صَلٰوةُ اللَّيْلِ

رات کی نماز (تہجد)

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ [بنی اسرائیل:٧٩] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: رات میں سے تہجد پڑھ، یہ صرف تیرے لیے ہے۔ وَقَالَ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا [المزمل:٦] اور فرمایا: بے شک رات کو اٹھنا نفس کو روند کے رکھ دیتا ہے اور تلاوت اعلیٰ طریقے سے ہوتی ہے۔ وَقَالَ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ [المزمل:٢٠] اور فرمایا: جتنا آسانی

سے ہو سکے قرآن پڑھو۔

(872)۔ عَنْ طَاوُسٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ لَكَ مُلْكُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ نُورُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ ﷺ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رواه البخاری [البخاری حدیث رقم:١١٢٠، ٧٣٨٥، مسلم حدیث رقم:١٨٠٩، ابن ماجة حدیث رقم:١٣٥٥]۔

ترجمہ: حضرت طاؤس سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس کو فرماتے ہوئے سنا کہ: جب رات کو نبی کریم ﷺ تہجد کے لیے اٹھتے تو یہ دعا کرتے: اے اللہ! تیرے لیے ہی حمد ہے، تو ہی آسمانوں کا اور زمینوں کا اور ان میں موجود چیزوں کا قائم کرنے والا ہے اور تیرے لیے ہی حمد ہے، آسمانوں اور زمینوں کا اور ان میں موجود چیزوں کا تو ہی مالک ہے، اور تیرے لیے ہی حمد ہے اور تو حق ہے اور تیرا وعدہ حق ہے اور تجھ سے ملاقات حق ہے اور تیرا قول حق ہے اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور انبیاء حق ہیں اور (سیدنا) محمد (ﷺ) حق ہیں، اور قیامت حق ہے، اے اللہ! میں تیرے لیے اسلام لایا اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر توکل کیا اور تیری ہی طرف رجوع کی اور تیری ہی وجہ سے لڑا، اور تیری ہی طرف مقدمہ کیا، سو تو میرے ان کاموں کو معاف فرما جو میں نے پہلے کیے جو بعد میں کیے، اور جن کو میں نے چھپا کر کیا اور جن کو میں نے دکھا کر کیا، تو ہی مقدم کرنے والا ہے اور تو ہی مؤخر کرنے والا ہے، تیرے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہے۔

(873)۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كُلَّ لَيْلَةٍ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ يَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَاَسْتَجِيبَ لَهٗ مَنْ يَسْاَلُنِي فَاُعْطِيَهٗ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَاَغْفِرَ لَهٗ رواه البخاری [البخاری حدیث رقم:١١٤٥، ٦٣٢١، مسلم حدیث رقم:١٧٧٢، ابو داؤد حدیث رقم:٤٧٣٣، الترمذی حدیث رقم:٣٤٩٨]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارا رب تبارک وتعالیٰ ہر رات آسمان دنیا کی

طرف متوجہ ہوتا ہے، جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے، وہ فرماتا ہے: کون مجھ سے دعا کرتا ہے کہ میں اس کی دعا قبول کروں اور کون مجھ سے سوال کرتا ہے کہ میں اس کو عطاء کروں اور کون مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے کہ میں اس کی مغفرت کردوں؟

(874)۔ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَكَانَ بَعْدُ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَلِيلًا رواه البخاري [البخاري حديث رقم: ١١٢٢، مسلم حديث رقم: ٦٣٧٠، ابن ماجة حديث رقم: ٣٩١٩]۔

ترجمہ: حضرت حفصہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ: آپ ﷺ نے فرمایا: عبداللہ کیا ہی اچھا آدمی ہے کاش! وہ رات کو اٹھ کر نماز پڑھتا۔ اس کے بعد وہ رات کو بہت کم سوتے تھے۔

(875)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ﷺ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ٢٧٣٣، بخاري حديث رقم: ١١٥٢، نسائي حديث رقم: ١٧٦٣، ١٧٦٤، ابن ماجة حديث رقم: ١٣٣١، مسند احمد حديث رقم: ٦٥٩٢]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے عبداللہ فلاں کی طرح نہ ہو جا۔ وہ رات کو اٹھا کرتا تھا پھر اس نے رات کا قیام چھوڑ دیا۔

(876)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِينَةَ انْجَفَلَ النَّاسُ إِلَيْهِ وَقِيلَ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَجِئْتُ فِي النَّاسِ لِأَنْظُرَ إِلَيْهِ، فَلَمَّا اسْتَبَنْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ، وَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ تَكَلَّمَ بِهِ أَنْ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَصَلُّوا وَالنَّاسُ نِيَامٌ، تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [الترمذي حديث رقم: ٢٤٨٥، ابن ماجة حديث رقم: ١٣٣٤، ٣٢٥١]۔ قال أبو عيسى هذا حديث صحيح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو لوگ

آپ کی طرف امڈ پڑے، ہر طرف آواز گونج رہی تھی: رسول اللہ ﷺ آگئے، رسول اللہ ﷺ آگئے، رسول اللہ ﷺ آگئے، میں بھی لوگوں میں آیا تاکہ آپ کو دیکھوں، جب میں نے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ اقدس کو نگاہ بھر کر دیکھا تو میں سمجھ گیا کہ آپ کا چہرہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں ہے، سب سے پہلے آپ نے جو بات فرمائی، یہ تھی کہ: اے لوگو! سلام کو پھیلاؤ، غریبوں کو کھانا کھلاؤ، اس وقت نماز پڑھو جب لوگ سو رہے ہوں، سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

(877)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا الْوِتْرُ وَرَكْعَتَا الْفَجْرِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ١٧٢٧، بخاري حديث رقم: ١١٤٠، ابو داؤد حديث رقم: ١٣٣٤]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ رات کو تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ ان میں وتر اور صبح کی دو رکعتیں شامل ہیں۔

(878)۔ وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا بَدَّنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَثَقُلَ كَانَ أَكْثَرُ صَلٰوتِهٖ جَالِسًا رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ١٧١١، بخاري حديث رقم: ٤٨٣٧، مسند احمد حديث رقم: ٢٤٨٨٧]۔

ترجمہ: انہی سے مروی ہے کہ فرماتی ہیں جب رسول اللہ ﷺ کا جسم مبارک قدرے بھاری ہو گیا اور وزن مبارک بڑھ گیا تو آپ اکثر بیٹھ کر نوافل ادا فرماتے تھے۔

(879)۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللّٰهَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ رَوَاهُ التِّرْمِذِي [ترمذي حديث رقم: ٣٥٧٩]۔ وقال حسن صحيح

ترجمہ: حضرت عمرو بن عبسہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب رات کے پچھلے حصے میں ہوتا ہے۔ اگر ہو سکے تو ان لوگوں میں سے ہو جا جو اس لمحے اللہ کو یاد کرتے ہیں۔

(880)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَشْرَافُ أُمَّتِي حَمَلَةُ الْقُرْآنِ وَأَصْحَابُ اللَّيْلِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِي فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ [شعب الايمان للبيهقي حديث رقم: ٢٧٠٣]۔ اسناده ضعيف

ترجمہ: حضرت ابن عباس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے بلند ترین لوگ قرآن کے

حامل ہیں اور رات کو اٹھنے والے ہیں۔

(881)۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَرْغَبُ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ حَتَّىٰ قَالَ وَلَوْ رَكْعَةً رواه الدارمي [سنن الدارمي حديث رقم : ٢٧٢٤]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کے قیام (یعنی تہجد) کی ترغیب دیتے تھے، حتیٰ کہ فرمایا: خواہ ایک رکعت (یعنی دو نفل) ہی پڑھ لو۔

صَلٰوةُ الضُّحىٰ

دن کے نوافل

(882)۔ عَنْ مَعَاذِ بنِ أَنَسٍ الْجُهَنِي ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَعَدَ فِي مُصَلَّاهُ حِينَ يَنصَرِفُ مِن صَلٰوةِ الصُّبحِ حَتَّىٰ يُسَبِّحَ رَكعَتَي الضُّحىٰ لَا يَقُولُ إِلَّا خَيراً غُفِرَ لَهُ خَطَايَاهُ وَإِن كَانَتْ أَكثَرَ مِن زَبَدِ البَحرِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُد [ابو داؤد حديث رقم:١٢٨٧، مسند احمد حديث رقم:١٥٦٢٩]۔ اسناده ضعيف وعليه عمل اهل العمل

ترجمہ: حضرت معاذ بن انس جہنی ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو صبح کی نماز کا سلام پھیرنے کے بعد اپنی نماز والی جگہ پر بیٹھا رہا حتیٰ کہ اس نے اشراق کے دو نفل پڑھے۔ اس نے اچھی بات کے سواء کوئی بات نہیں کی تو اس کے تمام گناہ معاف ہو گئے خواہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں۔

(883)۔ وَعَنْ مَعَاذَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ عَائِشَةَ كَم كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي صَلٰوةَ الضُّحىٰ قَالَت أَربَعَ رَكَعَاتٍ وَيَزِيدُ مَاشَاءَ اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:١٦٦٣، ابن ماجة حديث رقم:١٣٨١، مسند احمد حديث رقم:٢٥١٧٦]۔

ترجمہ: حضرت معاذہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ دن کے کتنے نفل پڑھتے تھے۔ فرمایا: چار رکعتیں اور اس سے زیادہ جتنا اللہ چاہے۔

(884)۔وَعَنْ أَنَسٍ ﷺ مَنْ صَلَّى الضُّحىٰ ثِنْتَي عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللّٰهُ لَهُ قَصراً مِن ذَهَبٍ فِي الجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرمَذِي وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذي حديث رقم:٤٧٣، ابن ماجة حديث رقم:١٣٨٠]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے دن کی نماز بارہ رکعتیں پڑھی، اللہ اس کے لیے جنت میں سونے کا محل بنائے گا۔

(885)۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ ﷺ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي الضُّحىٰ حَتَّىٰ نَقُولَ لَا يَدَعُهَا وَيَدَعُهَا حَتَّىٰ نَقُولَ لَا يُصَلِّيهَا رَوَاهُ التِّرمَذِي [ترمذي حديث رقم:٤٧٧]۔ وقال حسن غريب

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری ﷺ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ دن کے نوافل پڑھتے تھے حتیٰ کہ ہم کہتے تھے کہ آپ ﷺ انہیں کبھی نہیں چھوڑیں گے، اور آپ جب انہیں چھوڑ دیتے تھے تو ہم کہتے تھے کہ آپ انہیں کبھی نہیں پڑھیں گے۔

اَلنَّوَافِلُ بَعدَ المَغرِبِ

مغرب کے بعد نوافل

(886)۔ عَنْ أَبِي هُرَيرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَن صَلَّىٰ بَعدَ المَغرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ لَم يَتَكَلَّمْ فِيمَا بَينَهُنَّ بِسُوءٍ عُدِلنَ لَهُ بِعِبَادَةِ ثِنْتَي عَشْرَةَ سَنَةً رَوَاهُ التِّرمَذِي وَ قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ [ترمذي حديث رقم:٤٣٥، ابن ماجة حديث رقم:١١٦٧، ١٣٧٤]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھیں۔ ان کے درمیان اس نے کوئی بری بات نہیں بولی تو یہ اس کی بارہ سال کی عبادت کے برابر ہیں۔

(887)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَن صَلَّىٰ بَعدَ المَغرِبِ عِشرِينَ رَكعَةً بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيتاً فِي الجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرمَذِي [ترمذي حديث رقم:٤٣٥]۔ ضعيف

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مغرب کے بعد بیس رکعتیں پڑھیں، اللہ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔

صَلٰوةُ تَحِيَّةِ الوُضُوءِ وَالاِستِخَارَةِ وَالتَّوبَةِ وَالحَاجَةِ

تحیۃ الوضوء، استخارہ، توبہ اور حاجت کی نماز

(888)۔ عَنْ أَبِي هُرَيرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِبِلَالٍ عِندَ صَلٰوةِ الفَجرِ يَا بِلَالُ

حَدِّثْنِي بِأَرْجىٰ عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسلَامِ فَإِنِّي سَمِعْتُ دَفَّ نَعلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ، قَالَ مَا عَمِلْتُ عَمَلاً أَرْجىٰ عِندِي أَنِّي لَم أَتَطَهَّرْ طُهُوراً فِي سَاعَةٍ مِن لَيلٍ وَّلَا نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُورِ مَا كُتِبَ لِي أَنْ أُصَلِّيَ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمَذِي وَمَا أَصَابَنِي حَدَثٌ قَطُّ إِلَّا تَوَضَّأْتُ عِندَهُ وَرَأَيْتُ أَنَّ لِلّٰهِ عَلَيَّ رَكعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِهِمَا [مسلم حديث رقم:٦٣٢٤، بخارى حديث رقم:١١٤٩، ترمذى حديث رقم:٣٦٨٩، مسند احمد حديث رقم:٨٤٢٤]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز کے وقت حضرت بلال سے فرمایا: اے بلال اپنا سب سے بڑا امید عمل بتاؤ جسے تم نے اسلام میں آ کر کیا ہو؟ میں نے جنت میں اپنے آگے آگے تمہارے جوتوں کی آواز سنی تھی۔ عرض کیا میں نے اس سے زیادہ بڑا امید عمل کبھی نہیں کیا کہ رات اور دن کے کسی بھی وقت جب وضو کرتا ہوں تو اس وضو کے ساتھ نفل پڑھتا ہوں جو میری قسمت میں لکھ دیے گئے ہیں۔ ایک روایت میں یہ ہے کہ میں جب بھی بے وضو ہوں تو فوراً وضو کر لیتا ہوں اور میں نے اللہ کے لیے دو رکعتیں اپنے اوپر لازم کر رکھی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسی لیے۔

(889)۔ وَعَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا الْاِستِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرآنِ يَقُولُ إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمرِ فَلْيَركَعْ رَكعَتَيْنِ مِن غَيرِ الْفَرِيضَةِ، ثُمَّ لِيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَستَخِيرُكَ بِعِلمِكَ وَأَستَقْدِرُكَ بِقُدرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِن فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ، اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمرَ خَيرٌ لِّي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمرِي فَاقْدِرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ، وَإِن كُنتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمرَ شَرٌّ لِّي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمرِي فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيرَ حَيثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي بِهِ، قَالَ وَيُسَمِّي حَاجَتَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِي وَالتِّرْمَذِي وَأَبُو دَاوُد [بخارى حديث رقم:٦٣٨٢، ترمذى حديث رقم:٤٨٠، ابو داؤد حديث رقم:١٥٣٨، نسائى حديث رقم:٣٢٥٣، ابن ماجة حديث رقم:١٣٨٣]۔

ترجمہ: حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اہم کاموں کے لیے استخارہ اس طرح سکھاتے تھے جیسے قرآن کی سورت سکھاتے تھے۔ فرماتے تھے کہ جب تم میں سے کسی کو کوئی اہم معاملہ درپیش ہو تو دو رکعتیں نفل پڑھے پھر کہے۔ اے اللہ میں تجھ سے تیرے علم کے مطابق مشورہ لیتا ہوں۔ اور تیری قدرت سے طاقت طلب کرتا ہوں اور تجھ سے تیرا فضل عظیم مانگتا ہوں۔ بے شک تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا اور تو جانتا ہے اور میں نہیں

جانتا اور تو غیب جاننے والا ہے۔ اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین، میری معاش اور میرے انجام کے لحاظ سے اچھا ہے تو اسے میرے مقدر میں کر دے اور اسے میرے لیے آسان کر دے پھر اس میں میرے لیے برکت ڈال دے اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین، میری معاش اور میرے انجام کے لحاظ سے برا ہے تو اسے مجھ سے پھیر دے اور مجھے اس سے پھیر دے اور میرے نصیب میں بھلائی کر دے وہ جہاں بھی ہو۔ پھر مجھے اس پر راضی کر دے۔ فرمایا کہ اب اپنی حاجت کا نام لے۔

(890)۔ عَنْ سَعْدٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ آدَمَ رِضَاهُ بِمَا قَضَى اللّٰهُ لَهُ وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ آدَمَ تَرْكُهُ اسْتِخَارَةَ اللّٰهِ، وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ آدَمَ سَخَطُهُ بِمَا قَضَى اللّٰهُ لَهُ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ [الترمذى حديث رقم: ٢١٥١]۔ الحديث ضعيف

ترجمہ: حضرت سعد ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدم کے بیٹے کی خوش نصیبی ہے کہ وہ اپنے بارے میں اللہ کے ہر فیصلے پر راضی رہے، اور آدم کی بیٹے کی بدنصیبی ہے کہ وہ اللہ سے استخارہ کرنا ترک کر دے اور آدم کے بیٹے کی بدنصیبی ہے کہ وہ اپنے بارے میں اللہ کے فیصلے پر ناراض ہو۔

(891)۔ وَعَنْ عَلِيٍّ ؓ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكرٍ ؓ وَصَدَقَ أَبُو بَكرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِن رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنباً ثُمَّ يَقُومُ فَيَتَطَهَّرُ ثُمَّ يُصَلِّي ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ ثُمَّ قَرَءَ وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَو ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمَذِي وَابْنُ مَاجَةَ إِلَّا ابْنُ مَاجَةَ لَم يَذْكُرِ الْآيَةَ [ترمذى حديث رقم:٤٠٦، ابو داؤد حديث رقم:١٥٢١، ابن ماجة حديث رقم:١٣٩٥، مسند احمد حديث رقم:٢]۔ الحديث حسن

ترجمہ: حضرت علی المرتضی ؓ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابو بکر نے حدیث بیان فرمائی اور حضرت ابو بکر نے سچ فرمایا۔ فرمایا کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب بھی کسی آدمی سے کوئی گناہ سرزد ہو جاتا ہے پھر وہ اٹھتا ہے اور وضو کرتا ہے پھر نماز پڑھتا ہے پھر اللہ سے استغفار کرتا ہے تو اللہ اسے ضرور بخش دیتا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: وہ لوگ جب کوئی فحش عمل کر بیٹھتے ہیں یا اپنی جان پر ظلم کر لیتے ہیں تو اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں۔

(892)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بنِ أَبِي أَوفىٰ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَن كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ

إِلَى اللّٰهِ أَوْ إِلَى أَحَدٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ فَلْيُحْسِنِ الْوُضُوءَ ثُمَّ لِيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لِيُثْنِ عَلَى اللّٰهِ تَعَالَىٰ وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ لِيَقُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ، لَا تَدَعْ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم:۴۷۹، ابن ماجة حدیث رقم:۱۳۸۴]۔ الحدیث ضعیف

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے اللہ سے کوئی حاجت ہو یا اولادِ آدم میں سے کسی سے کوئی کام ہو، وہ وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں پڑھے پھر اللہ کی ثناء کرے اور نبی ﷺ پر درود پڑھے۔ پھر کہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو حلم والا کریم ہے۔ اللہ پاک ہے جو عرش عظیم کا رب ہے اور سب تعریف اللہ کے لیے ہی ہے وہ سارے جہانوں کا رب ہے۔ میں تجھ سے تیری رحمت کو واجب کرنے والی چیزیں مانگتا ہوں اور تیری بخشش کے سامان مانگتا ہوں۔ میرا کوئی ایسا گناہ نہ چھوڑ جسے تو معاف نہ کر دے اور کوئی مشکل نہ چھوڑ جسے تو حل نہ کر دے اور کوئی حاجت نہ چھوڑ جو تیری رضا کا باعث ہو جسے تو پورا نہ کرے اے سب سے بڑے رحم کرنے والے۔

صَلوٰةُ التَّسْبِيحِ

نمازِ تسبیح

(893)۔ عَنْ أَبِي وَهْبٍ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْمُبَارَكِ عَنِ الصَّلوٰةِ الَّتِي يُسَبَّحُ فِيهَا، قَالَ يُكَبِّرُ ثُمَّ يَقُولُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَىٰ جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ، ثُمَّ يَقُولُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، ثُمَّ يَتَعَوَّذُ وَيَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَفَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُورَةً، ثُمَّ يَقُولُ عَشْرَ مَرَّاتٍ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، ثُمَّ يَرْكَعُ فَيَقُولُهَا عَشْرًا، ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَقُولُهَا عَشْرًا، ثُمَّ يَسْجُدُ فَيَقُولُهَا عَشْرًا، ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ وَيَقُولُهَا عَشْرًا، ثُمَّ يَسْجُدُ الثَّانِيَةَ فَيَقُولُهَا عَشْرًا، يُصَلِّي

أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ عَلَىٰ هٰذَا فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُونَ تَسْبِيحَةً فِي كُلِّ رَكْعَةٍ، يَبْدَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِخَمْسَ عَشْرَةَ تَسْبِيحَةٍ، ثُمَّ يَقْرَأُ، ثُمَّ يُسَبِّحُ عَشْرًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى أَبُو دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَرْفُوعًا وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوٗدَ قَالَ فَإِنَّكَ لَوْ كُنْتَ أَعْظَمَ أَهْلِ الْأَرْضِ ذَنْبًا غُفِرَ لَكَ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوٗدَ وَابْنِ مَاجَةَ إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تُصَلِّيَهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَفِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي عُمُرِكَ مَرَّةً [ترمذی حدیث رقم:۴۸۱، ۴۸۲، ابن ماجة حدیث رقم:۱۳۸۶، ابوداؤد حدیث رقم:۱۲۹۷]۔ اشار الحاکم ثم الذهبی الیٰ تقویته وللحدیث طرق وشواهده کثیرة صحیحة

ترجمہ: حضرت ابو وہب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مبارک سے اس نماز کے بارے میں پوچھا جس میں تسبیح کی جاتی ہے۔ فرمایا: پڑھنے والا تکبیر کہے پھر پڑھے سُبْحٰنَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُکَ، پھر پندرہ مرتبہ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ پڑھے۔ پھر اعوذ باللہ اور بسم اللہ شریف، سورہ فاتحہ اور سورۃ پڑھے۔ پھر دس مرتبہ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ پڑھے۔ پھر رکوع کرے اور اسے دس مرتبہ پڑھے۔ پھر اپنا سر اٹھائے اور اسے دس مرتبہ پڑھے۔ پھر سجدہ کرے اور اسے دس مرتبہ پڑھے۔ پھر اپنا سر اٹھائے اور اسے دس مرتبہ پڑھے۔ پھر دوسرا سجدہ کرے اور اسے دس مرتبہ پڑھے۔ اسی طرح چار رکعتیں پڑھے۔ ہر رکعت میں پچھتر بار تسبیح۔ ہر رکعت میں پندرہ بار تسبیح سے شروع کرے۔ پھر قرأت کرے۔ پھر دس مرتبہ تسبیح کرے۔ اسی طرح کی حدیث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی نبی کریم ﷺ سے روایت فرمائی ہے۔ ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ اگر تم ساری زمین والوں سے زیادہ گناہگار ہوئے تو پھر بھی تمہاری بخشش ہو جائے گی۔ ایک روایت میں ہے کہ اگر اسے روزانہ ایک مرتبہ پڑھنے کی طاقت ہے تو پڑھ۔ اور اگر نہیں تو ہر ہفتے میں ایک بار اور اگر یہ بھی نہ کر سکو تو پھر ہر مہینے میں ایک بار اور اگر یہ بھی نہ کرو تو پوری عمر میں ایک بار۔

قِيَامُ رَمَضَانَ وَأَنَّ التَّرَاوِيحَ غَيْرُ التَّهَجُّدِ

رمضان کا قیام اور یہ کہ تراویح اور تہجد الگ الگ چیزیں ہیں

(894)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُرَغِّبُ النَّاسَ فِي قِيَامِ

رَمَضَانَ مِن غَيرِ اَن يَّأمُرَهُم بِعَزِيمَةِ اَمرٍ فِيهِ ، فَيَقُولُ مَن قَامَ رَمَضَانَ اِيمَاناً وَّاحتِسَاباً غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِهٖ رَوَاهُ النَّسَائِى [سنن النسائی حدیث رقم:۲۱۹۵]۔ صحيح وطرقه كثيرة

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سختی کیے بغیر لوگوں کو رمضان میں قیام کرنے کی ترغیب دیتے تھے۔ فرماتے تھے کہ جس نے ایمان اور احتساب کے ساتھ رمضان میں قیام کیا اس کے سابقہ گناہ سب معاف ہو گئے۔

(895)۔ وَعَن اَبِى ذَرٍّ ﷛ قَالَ صُمتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رَمَضَانَ وَلَم يَقُم بِنَا حَتّٰى بَقِىَ سَبعٌ مِنَ الشَّهرِ ، فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيلَةُ السَّابِعَةُ خَرَجَ فَصَلّٰى بِنَا ، حَتّٰى مَضٰى ثُلُثُ اللَّيلِ ، ثُمَّ لَم يُصَلِّ بِنَا السَّادِسَةَ حَتّٰى خَرَجَ اللَّيلَةَ الخَامِسَةَ فَصَلّٰى بِنَا ، حَتّٰى مَضٰى شَطرُ اللَّيلِ فَقُلنَا يَارَسُولَ اللّٰهِ لَو نَفَّلتَنَا ، فَقَالَ اِنَّ القَومَ اِذَا صَلَّوا مَعَ الاِمَامِ حَتّٰى يَنصَرِفَ كُتِبَ لَهُم قِيَامُ تِلكَ اللَّيلَةِ ، ثُمَّ لَم يُصَلِّ بِنَا الرَّابِعَةَ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ اللَّيلَةُ الثَّالِثَةُ خَرَجَ وَخَرَجَ بِاَهلِهٖ فَصَلّٰى بِنَا حَتّٰى خَشِينَا اَن يَفُوتَنَا الفَلَاحُ قُلتُ وَمَا الفَلَاحُ قَالَ السُّحُورُ رَوَاهُ الطَّحَاوِى وَرَوٰى اَبُودَاؤد وَالتِّرمَذِى وَالنَّسَائِى وَابنُ مَاجَةَ نَحوَهٗ [شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۲۴۲، ابو داؤد حدیث رقم:۱۳۷۵، ترمذی حدیث رقم:۸۰۶، سنن النسائی حدیث رقم:۱۳۶۴، سنن الدارمی حدیث رقم:۱۷۸۳، ابن ماجة حدیث رقم:۱۳۲۷، مسند احمد حدیث رقم:۲۱۴۷۶، السنن الکبریٰ للبیہقی ۲/۴۹۴]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت ابوذر غفاری ﷛ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رمضان کے روزے رکھے آپ نے ہمارے ساتھ مل کر قیام نہیں فرمایا حتیٰ کہ مہینے کے سات دن باقی رہ گئے۔ جب ساتویں رات آئی تو آپ باہر نکلے اور ہمیں نماز پڑھائی حتیٰ کہ تہائی رات گزر گئی۔ پھر چھٹی رات کو نماز نہیں پڑھائی۔ حتیٰ کہ پانچویں رات کو نکلے اور ہمیں نماز پڑھائی حتیٰ کہ رات کا اچھا خاصہ حصہ گزر گیا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ کاش آپ ہمیں مزید نفل پڑھاتے۔ فرمایا: جب لوگ امام کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں تو ان کے لیے اس پوری رات کا قیام لکھ دیا جاتا ہے۔ پھر آپ نے ہمیں چوتھی رات کو بھی نماز نہیں پڑھائی۔ حتیٰ کہ جب تیسری رات آئی تو آپ نکلے اور اپنے گھر والوں کے ہمراہ نکلے۔ ہمیں نماز پڑھائی حتیٰ کہ ہمیں اندیشہ ہوا کہ کہیں ہم سے فلاح نہ چھوٹ جائے۔ اس حدیث کو روایت کرنے والے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر سے پوچھا فلاح کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا سحری۔

(896)۔ وَعَن اَبِى هُرَيرَةَ ﷛ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَاِذَا اُنَاسٌ فِى رَمَضَانَ يُصَلُّونَ فِى نَاحِيَةِ المَسجِدِ ، فَقَالَ مَا هٰؤُلَاءِ ؟ فَقِيلَ هٰؤُلَاءِ نَاسٌ لَيسَ مَعَهُم قُراٰنٌ وَاُبَىُّ بنُ كَعبٍ يُصَلِّى وَهُم يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهٖ ، فَقَالَ النَّبِىُّ ﷺ اَصَابُوا وَنِعمَ مَا صَنَعُوا رَوَاهُ اَبُودَاؤد [ابو داؤد حدیث رقم:۱۳۷۷]۔ الحدیث ضعیف

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷛ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں نکلے۔ لوگ رمضان میں مسجد کے کونے میں نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کیا ہو رہا ہے؟ عرض کیا گیا یہ سب لوگ ہیں جن کے پاس قرآن نہیں ہے اور اُبی بن کعب انہیں نماز پڑھا رہے ہیں اور وہ ان کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا انہوں نے اچھا کیا ہے۔ اور کیا ہی خوب ہے جو انہوں نے طریقہ سوچا ہے۔

(897)۔ وَعَن عَبدِ الرَّحمٰنِ بنِ عَبدٍ القَارِيِّ قَالَ خَرَجتُ مَعَ عُمَرَ بنِ الخَطَّابِ ﷛ لَيلَةً فِى المَسجِدِ فَاِذَا النَّاسُ اَوزَاعٌ مُتَفَرِّقُونَ ، يُصَلِّى الرَّجُلُ لِنَفسِهٖ ، وَيُصَلِّى الرَّجُلُ فَيُصَلِّى بِصَلَاتِهِ الرَّهطُ ، فَقَالَ عُمَرُ اِنِّى لَو جَمَعتُ هٰؤُلَاءِ عَلٰى قَارِئٍ وَاحِدٍ لَكَانَ اَمثَلَ ، ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَهُم عَلٰى اُبَىِّ بنِ كَعبٍ ، قَالَ ثُمَّ خَرَجتُ مَعَهٗ لَيلَةً اُخرٰى وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ قَارِئِهِم ، قَالَ عُمَرُ نِعمَتِ البِدعَةُ هٰذِهٖ ، وَالَّتِى تَنَامُونَ عَنهَا اَفضَلُ مِنَ الَّتِى تَقُومُونَ فِيهَا ، يُرِيدُ اٰخِرَ اللَّيلِ وَكَانَ النَّاسُ يَقُومُونَ اَوَّلَهٗ رَوَاهُ البُخَارِىُّ [بخاری حدیث رقم:۲۰۱۰، السنن الکبریٰ للبیہقی ۲/۴۹۳]۔ وَقَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاخُذُ ، لَا بَاسَ بِالصَّلٰوةِ فِى شَهرِ رَمَضَانَ اَن يُّصَلِّىَ النَّاسُ تَطَوُّعاً بِاِمَامٍ لِاَنَّ المُسلِمِينَ قَد اَجمَعُوا عَلٰى ذٰلِكَ وَرَاَوهُ حَسَناً

وَقَد رُوِىَ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ مَا رَاٰهُ المُؤمِنُونَ حَسَناً فَهُوَ عِندَ اللّٰهِ حَسَنٌ وَمَا رَاٰهُ المُسلِمُونَ قَبِيحاً فَهُوَ عِندَ اللّٰهِ قَبِيحٌ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ [موطا امام محمد صفحة ۱۴۴]۔

ترجمہ: حضرت قاری عبدالرحمن بن عبد فرماتے ہیں کہ میں عمر بن خطاب ﷛ کے ساتھ ایک رات مسجد میں گیا۔ آگے لوگ ٹولیاں ٹولیاں متفرق تھے۔ کوئی اکیلا نماز پڑھ رہا تھا اور کوئی آدمی ایک گروپ کو نماز پڑھا رہا تھا۔ عمر ﷛ نے فرمایا اگر میں ان سب کو ایک قاری کے پیچھے جمع کر دوں تو بڑا زبردست طریقہ ہوگا۔ پھر ارادہ کر لیا اور انہیں اُبی بن

کعب کے پیچھے جمع کر دیا۔ فرماتے ہیں کہ پھر میں ایک رات ان کے ساتھ مسجد میں گیا تو سب لوگ ایک قاری کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ عمر ﷺ نے فرمایا یہ بڑی اچھی بدعت ہے۔ اس نماز کو چھوڑ کر سو جانے سے تمہارا یہ قیام بہتر ہے۔ آپ کا اشارہ رات کے آخری حصے کی طرف تھا۔ لوگ رات کے اول حصے میں سو جاتے تھے۔ اس حدیث کو امام مالک اور امام محمد روایت کر چکے تھے بعد میں امام بخاری علیہم الرحمہ نے بھی اسے روایت کیا۔ امام محمد فرماتے ہیں کہ ہم ان تمام باتوں سے دلیل پکڑتے ہیں۔ لوگ رمضان کے مہینے میں یہ فالتو نماز با جماعت پڑھیں تو اس میں کوئی حرج نہیں اس لیے کہ تمام مسلمانوں کا اس پر اجماع ہو چکا ہے اور انہوں نے اسے اچھا سمجھا ہے۔

اور بلا شبہ نبی کریم ﷺ سے روایت کیا گیا ہے کہ جس کام کو مومن اچھا سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہے اور جس کام کو مومن برا سمجھیں وہ اللہ کے ہاں بھی برا ہے۔

(898)۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُرَغِّبُ فِی قِیَامِ رَمَضَانَ مِن غَیْرِ اَنْ یَّاْمُرَهُمْ فِیْهِ بِعَزِیْمَةٍ ، فَیَقُوْلُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَاناً وَّاِحْتِسَاباً غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنْبِهٖ، فَتُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالْاَمْرُ عَلٰی ذٰلِكَ ، ثُمَّ كَانَ الْاَمْرُ عَلٰی ذٰلِكَ فِی خِلَافَةِ اَبِی بَكْرٍ وَصَدْراً مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ عَلٰی ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِیُّ [مسلم حدیث رقم: ۱۷۸۰، بخاری حدیث رقم: ۲۰۰۹، ابو داؤد حدیث رقم: ۱۳۷۱، ترمذی حدیث رقم: ۸۰۸، نسائی حدیث رقم: ۲۲۰۸]۔

ترجمہ: حضرت عبد الرحمٰن بن عوف ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں پر سختی کیے بغیر انہیں رمضان میں قیام کی ترغیب دیتے تھے۔ فرماتے تھے کہ جس نے رمضان میں ایمان اور احتساب کے ساتھ قیام کیا اس کے تمام سابقہ گناہ معاف کر دیے گئے۔ رسول اللہ ﷺ کا وصال شریف ہو گیا اور معاملہ اسی طرح تھا۔ پھر ابوبکر کی مکمل خلافت اور عمر ﷺ کی خلافت میں کچھ عرصہ تک معاملہ اسی طرح رہا۔

(899)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ یُصَلِّی فِی رَمَضَانَ بِعِشْرِیْنَ رَكْعَةً فِی غَیْرِ جَمَاعَةٍ وَالْوِتْرَ رَوَاهُ الْبَیْهَقِی وَابْنُ اَبِی شَیْبَةَ [السنن الکبریٰ للبیهقی ۲/۴۹۶، المصنف لابن ابی شیبة ۲/۲۸۶]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ خود رمضان میں جماعت کے بغیر بیس رکعتیں اور وتر پڑھا کرتے تھے۔

(900)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰی فِی الْمَسْجِدِ فَصَلّٰی بِصَلَاتِهٖ نَاسٌ، ثُمَّ كَثُرُوْا مِنَ الْقَابِلَةِ ، ثُمَّ اجْتَمَعُوا اللَّیْلَةَ الثَّالِثَةَ اَوِ الرَّابِعَةَ فَكَثُرُوْا فَلَمْ یَخْرُجْ اِلَیْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ قَدْ رَاَیْتُ الَّذِیْ قَدْ صَنَعْتُمُ الْبَارِحَةَ ، فَلَمْ یَمْنَعْنِی اَنْ اَخْرُجَ اِلَیْكُمْ اِلَّا اِنِّی خَشِیْتُ اَنْ یُّفْرَضَ عَلَیْكُمْ وَذٰلِكَ فِی رَمَضَانَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ رَوٰی مُسْلِمٌ نَحْوَهٗ [موطا مالك كتاب الصلوٰة فی رمضان باب الترغیب فی الصلوٰة فی رمضان حدیث رقم: ۱، موطا امام محمد صفحة ۱۴۱، مسند احمد حدیث رقم: ۲۵۴۹۹، مسلم حدیث رقم: ۱۷۸۴، بخاری حدیث رقم: ۹۲۴، السنن الكبریٰ للبیهقی ۲/۴۹۲]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں نماز پڑھی اور لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر اگلی رات بہت سے لوگ جمع ہو گئے۔ پھر تیسری یا شاید چوتھی رات کو بھی لوگ کثرت سے جمع ہوئے مگر رسول اللہ ﷺ ان کی طرف نہیں نکلے۔ پھر جب صبح ہوئی تو فرمایا: میں نے تم لوگوں کا رات کو جمع ہونا دیکھا تھا۔ مجھے تمہاری طرف آنے سے محض اس ڈر نے روکا کہ یہ نماز کہیں تم پر فرض نہ ہو جائے۔ یہ واقعہ رمضان کا ہے۔

(901)۔ وَعَنْ یَزِیْدِ بْنِ رُوْمَانَ قَالَ كَانَ النَّاسُ یَقُوْمُوْنَ فِی زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِثَلَاثٍ وَعِشْرِیْنَ رَكْعَةً رَوَاهُ مَالِكٌ وَاِسْنَادُهٗ مُرْسَلٌ قَوِیٌّ وَلَا یَضُرُّنَا الْاِرْسَالُ بَلْ یُقَوِّی [موطا امام مالك كتاب الصلوٰة فی رمضان باب ما جاء فی قیام رمضان حدیث رقم: ۵، السنن الكبریٰ للبیهقی ۲/۴۹۶]۔

ترجمہ: حضرت یزید بن رومان فرماتے ہیں کہ عمر بن خطاب کے زمانے میں لوگ بیس اور تین رکعتیں پڑھتے تھے۔

(902)۔ وَعَنْ عُمَرَ ﷺ اَنَّهٗ جَمَعَ النَّاسَ عَلٰی اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ وَكَانَ یُصَلِّی بِهِمْ عِشْرِیْنَ رَكْعَةً رَوَاهُ ابْنُ اَبِی شَیْبَةَ [المصنف لابن ابی شیبة ۲/۲۸۵]۔

ترجمہ: حضرت عمر ﷺ سے روایت کیا گیا ہے کہ انہوں نے اُبی بن کعب کی امامت میں تمام لوگوں کو جمع کر دیا۔ وہ انہیں بیس رکعت پڑھاتے تھے۔

(903)۔ وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ كُنَّا نَقُوْمُ فِی عَهْدِ عُمَرَ بِعِشْرِیْنَ رَكْعَةً وَالْوِتْرِ رَوَاهُ الْبَیْهَقِی فِی الْمَعْرِفَةِ بِالْاِسْنَادِ الصَّحِیْحِ وَ قَالَ النَّوَوِی فِی الْخُلَاصَةِ اِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ وَفِی رِوَایَةِ الْبَیْهَقِی وَعَلٰی عَهْدِ عُثْمَانَ وَعَلِیٍّ مِثْلَهٗ [السنن الكبریٰ للبیهقی ۲/۴۹۶]۔

ترجمہ: حضرت سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ ہم لوگ عمر ﷺ کے زمانے میں بیس رکعت کا قیام کرتے تھے بیہقی کی روایت میں عثمان اور علی کے زمانے کا بھی اسی طرح ذکر ہے۔

(904)۔ وَعَنْ اَبِی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ اَنَّ عَلِیاً دَعَا الْقُرَّآءَ فِی رَمَضَانَ فَاَمَرَ رَجُلاً بِاَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَكَانَ عَلِیٌّ يُوْتِرُ بِهِمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِي [السنن الکبریٰ للبیهقی ۲/۴۹۶]۔

ترجمہ: حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی فرماتے ہیں کہ حضرت علی ﷺ نے رمضان میں قاریوں کو بلوایا اور ایک آدمی کو حکم دیا کہ لوگوں کو بیس رکعتیں پڑھائے۔ حضرت علی خود انہیں وتر پڑھاتے تھے۔

(905)۔ وَعَنْ مَالِكٍ عَنْ دَاوٗدِ بْنِ الْحُصَيْنِ اَنَّهٗ سَمِعَ الْاَعْرَجَ يَقُوْلُ ، مَا اَدْرَكْتُ النَّاسَ اِلَّا وَهُمْ يَلْعَنُوْنَ الْكَفَرَةَ فِی رَمَضَانَ ، قَالَ وَكَانَ الْقَارِی يَقْرَأُ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِی ثَمَانِ رَكَعَاتٍ فَاِذَا قَامَ بِهَا فِی اثْنَتَی عَشْرَةَ رَكْعَةً رَأَى النَّاسُ اَنَّهٗ قَدْ خَفَّفَ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ [موطا امام مالك كتاب الصلوٰة فی رمضان باب ما جاء فی قيام رمضان حديث رقم:٦]۔

ترجمہ: حضرت مالک نے داؤد بن حصین سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے اعرج کو فرماتے ہوئے سنا: میں نے لوگوں کو رمضان میں کافروں پر لعنت بھیجتے ہوئے سنا ہے۔ قاری آٹھ رکعتوں میں سورۃ بقرۃ پڑھا کرتا تھا۔ جب وہ بارہویں رکعت کے لیے کھڑا ہوتا تھا تو لوگ تعداد میں کم رہ جاتے تھے۔

(906)۔ وَعَنْ يَحيٰ بِنِ سَعِيْدٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ﷺ اَمَرَ رَجُلاً يُصَلِّي بِهِمْ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً رَوَاهُ ابْنُ اَبِی شَيْبَةَ وَاِسْنَادُهٗ مُرْسَلٌ قَوِيٌّ [المصنف لابن ابی شيبة ۲/۲۸۵]۔

ترجمہ: یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ﷺ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ لوگوں کو بیس رکعتیں پڑھائے۔

(907)۔ وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رَفِيْعٍ قَالَ كَانَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ ﷺ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فِی رَمَضَانَ بِالْمَدِيْنَةِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَيُوْتِرُ بِثَلَاثٍ رَوَاهُ ابْنُ اَبِی شَيْبَةَ وَاِسْنَادُهٗ مُرْسَلٌ قَوِيٌّ [المصنف لابن ابی شيبة ۲/۲۸۵]۔

ترجمہ: حضرت عبدالعزیز بن رفیع فرماتے ہیں کہ اُبی بن کعب رمضان میں لوگوں کو نماز میں بیس رکعتیں پڑھاتے تھے اور تین وتر پڑھاتے تھے۔

(908)۔ وَعَنْ عَطَاءٍ قَالَ اَدْرَكْتُ النَّاسَ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ ثَلَاثاً وَعِشْرِيْنَ رَكْعَةً بِالْوِتْرِ

رَوَاهُ ابْنُ اَبِی شَيْبَةَ [المصنف لابن ابی شيبة ۲/۲۸۵]۔

ترجمہ: حضرت عطا فرماتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو بیس تراویح اور تین وتر پڑھتے ہی دیکھا ہے۔

(909)۔ وَعَنْ اَبِی الْخَصِيْبِ قَالَ كَانَ يَؤُمُّنَا سُوَيْدُ بْنُ غَفَلَةَ فِی رَمَضَانَ فَيُصَلِّي خَمْسَ تَرْوِيْحَاتٍ ، عِشْرِيْنَ رَكْعَةً رَوَاهُ الْبَيْهَقِي وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ [السنن الکبریٰ للبیهقی ۲/۴۹۶]۔

ترجمہ: حضرت ابوخصیب فرماتے ہیں کہ حضرت سوید بن غفلہ ﷺ رمضان میں ہماری امامت کرتے تھے اور ہمیں پانچ ترویحات میں بیس رکعتیں پڑھاتے تھے۔

(910)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ كَانَ ابْنُ اَبِی مُلَيْكَةَ يُصَلِّي بِنَا فِی رَمَضَانَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً رَوَاهُ ابْنُ اَبِی شَيْبَةَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ [المصنف لابن ابی شيبة ۲/۲۸۵]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ابن ابی ملیکہ ہمیں رمضان میں بیس رکعتیں پڑھاتے تھے۔

(911)۔ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ عُبَيْدٍ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ رَبِيْعَةَ كَانَ يُصَلِّي بِهِمْ فِی رَمَضَانَ خَمْسَ تَرْوِيْحَاتٍ وَيُوْتِرُ بِثَلَاثٍ رَوَاهُ ابْنُ اَبِی شَيْبَةَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ [المصنف لابن ابی شيبة ۲/۲۸۵]۔

ترجمہ: حضرت سعید بن عبید فرماتے ہیں کہ رمضان میں ہمیں علی بن ربیعہ پانچ ترویحات (یعنی بیس رکعت) اور تین وتر پڑھاتے تھے۔

(912)۔ وَعَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ عَلِيٍّ ﷺ اَنَّهٗ كَانَ يَؤُمُّهُمْ فِی رَمَضَانَ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَيُوْتِرُ بِثَلٰثٍ رَوَاهُ الْبَيْهَقِي [السنن الکبریٰ للبیهقی ۲/۴۹۶]۔

ترجمہ: حضرت شتیر بن شکل جو کہ حضرت علی ﷺ کے شاگردوں میں سے تھے فرماتے ہیں کہ وہ انہیں رمضان میں پانچ ترویحات (یعنی بیس رکعت) پڑھاتے تھے۔

اَلتَّاْيِيْدُ مِنَ الرَّوَافِضِ: عَنْ اَبِی عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السلام قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَزِيْدُ فِی صَلٰوتِهٖ فِی شَهْرِ رَمَضَانَ اِذَا صَلَّى الْعَتَمَةَ صَلّٰى بَعْدَهَا فَيَقُوْمُ النَّاسُ خَلْفَهٗ فَيَدْخُلُ وَيَدَعُهُمْ ثُمَّ يَخْرُجُ اَيْضاً فَيَجِيْئُوْنَ وَيَقُوْمُوْنَ خَلْفَهٗ فَيَدَعُهُمْ وَيَدْخُلُ مِرَاراً ، قَالَ وَ قَالَ لَاتُصَلِّ بَعْدَ الْعَتَمَةِ فِی غَيْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ رَوَاهُ فِی فُرُوْعِ الْكَافِی [الفروع من الكافی حديث رقم:٦٥٨٤]۔

روافض سے تائید

شیعہ کی معروف کتاب فروع کافی میں لکھا ہے کہ: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے مہینے میں اپنی نماز بڑھا دیتے تھے۔ جب عشاء کی نماز پڑھ لیتے تو اس کے بعد دوسری نماز شروع کر دیتے۔ لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو جاتے۔ آپ پھر گھر چلے جاتے۔ اور لوگوں کو چھوڑ جاتے۔ پھر نکلتے اور لوگ بھی آجاتے اور آپ کے پیچھے کھڑے ہو جاتے۔ پھر آپ لوگوں کو چھوڑ کر چلے جاتے۔ یہ عمل آپ چند مرتبہ کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ نماز عشاء کے بعد رمضان کے علاوہ مت پڑھا کرو۔

صَلٰوةُ الْكُسُوْفِ

نمازِ گرہن

(913)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ ، فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ وَكَبِّرُوْا وَصَلُّوْا وَتَصَدَّقُوْا رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ٢٠٨٩، بخاري حديث رقم: ١٠٤٤، سنن النسائي حديث رقم: ١٤٧٤، ابن حبان حديث رقم: ٢٨٤٥، ٢٨٤٦]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ یہ نہ تو کسی کی موت کی وجہ سے گہنے جاتے ہیں اور نہ ہی حیات کے لیے۔ جب تم یہ چیز دیکھو تو اللہ کا ذکر کرو، تکبیر کہو، نوافل پڑھو اور خیرات کرو۔

(914)۔ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ ﷺ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَانْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَجُرُّ رِدَاءَهٗ حَتّٰى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلْنَا فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ الْبُخَارِي وَالنَّسَائِي وَزَادَ كَمَا تُصَلُّوْنَ وَرَوَاهُ ابْنُ حِبَّان وَزَادَ رَكْعَتَيْنِ مِثْلَ صَلٰوتِكُمْ [بخاري حديث رقم: ١٠٤٠، سنن النسائي حديث رقم: ١٤٩١، ابن حبان حديث رقم: ٢٨٣٤]۔

ترجمہ: حضرت ابوبکرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر تھے۔ سورج کو گرہن لگ گیا۔ رسول اللہ ﷺ اپنی چادر مبارک گھسیٹتے ہوئے چل پڑے حتیٰ کہ مسجد میں داخل ہو گئے۔ ہم بھی مسجد میں داخل ہو گئے اور آپ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں۔ جس طرح عام طور پر نفل پڑھے جاتے ہیں۔

(915)۔ وَعَنْ سَمُرَةَ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى بِهِمْ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ لَا نَسْمَعُ لَهٗ صَوْتًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِي وَالنَّسَائِي وَابْنُ مَاجَةَ [مسند احمد حديث رقم: ٢٠١٩٩، ابو داؤد حديث رقم: ١١٨٤، ترمذي حديث رقم: ٥٦٢، سنن النسائي حديث رقم: ١٤٩٥، ابن ماجة حديث رقم: ١٢٦٤]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت سمرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں سورج گرہن کی نماز پڑھائی، ہم آپ کی آواز نہیں سنتے تھے۔

صَلٰوةُ الْاِسْتِسْقَاءِ

نمازِ استسقاء

(916)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ ﷺ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالنَّاسِ اِلَى الْمُصَلّٰى يَسْتَسْقِيْ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ فِيْهِمَا بِالْقِرَاءَةِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ يَدْعُوْ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَحَوَّلَ رِدَاءَهٗ حِيْنَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ٢٠٧٠، ٢٠٧١، ٢٠٧٢، ٢٠٧٣، بخاري حديث رقم: ١٠٢٨، سنن النسائي حديث رقم: ١٥١١، ابن ماجة حديث رقم: ١٢٦٧، ترمذي حديث رقم: ٥٥٦]۔ كيفية التحويل: يأخذ بيده اليمنىٰ الطرف الاسفل من جانب يساره، و بيده اليسرىٰ الطرف الاسفل من جانب يمينه، و يقلب يديه خلف ظهره بحيث يكون الطرف المقبوض بيده اليمنىٰ على كتفه الاعلى جانب اليمين و الطرف المقبوض بيده اليسرىٰ على كتفه الاعلى من جانب اليسار (مرقاة: ٣/٣٣٢)۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن زید ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں سمیت نماز کی جگہ کی طرف نمازِ استسقاء کے لیے نکلے۔ لوگوں کو دو رکعتیں پڑھائیں ان میں بلند آواز سے قرأۃ فرمائی اور قبلہ کی طرف رخ کر کے دعا فرمائی اور اپنے ہاتھ مبارک اٹھائے اور جب قبلہ کی طرف رخ فرمایا تو اپنی چادر مبارک پلٹ دی۔

بَابُ صَلٰوةِ الْمُسَافِرِ

مسافر کی نماز کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ [النساء:۱۰۱] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب زمین میں سفر کرو تو تم پر کوئی حرج نہیں ہے کہ تم نماز مختصر کرلو۔

(917)۔ عَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰی مَكَّةَ فَكَانَ يُصَلِّی رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰی رَجَعْنَا اِلَی الْمَدِيْنَةِ، قِيْلَ لَهٗ اَقَمْتُمْ بِمَكَّةَ شَيْئاً؟ قَالَ اَقَمْنَا بِهَا عَشْراً رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ [مسلم حدیث رقم:۱۵۸۶، بخاری حدیث رقم:۱۰۸۱، ابو داؤد حدیث رقم:۱۲۳۳، ترمذی حدیث رقم:۵۴۸، سنن النسائی حدیث رقم:۱۴۳۸، ابن ماجة حدیث رقم:۱۰۷۷، المصنف لعبد الرزاق حدیث رقم:۴۳۳۶، المصنف لابن ابی شیبة ۲/۲۴۳]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی طرف نکلے۔ آپ دو دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ حتیٰ کہ ہم مدینہ منورہ کی طرف واپس آ گئے۔

(918)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِذَا كُنْتَ مُسَافِراً فَوَطَّنْتَ نَفْسَكَ عَلٰی اِقَامَةِ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْماً فَاَتِمَّ الصَّلٰوةَ وَاِنْ كُنْتَ لَا تَدْرِیْ فَاقْصُرْ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِی الْآثَارِ [کتاب الآثار حدیث رقم:۱۸۸، المصنف لعبد الرزاق حدیث رقم:۴۳۴۳]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب تم مسافر ہو اور اپنے آپ کو وہاں پندرہ دن ٹھہرانے کا سوچ لیا ہو تو نماز مکمل پڑھ۔ اور اگر تجھے کچھ پتہ نہیں تو قصر کر۔

(919)۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِتَبُوْكَ عِشْرِيْنَ يَوْماً يَقْصُرُ الصَّلٰوةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ [ابو داؤد حدیث رقم:۱۲۳۵، المصنف لعبد الرزاق حدیث رقم:۴۳۳۵]۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تبوک میں بیس دن تک قیام فرمایا اور نماز قصر پڑھتے رہے۔

(920)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ فِی الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَصَلَّيْتُ مَعَهٗ فِی الْحَضَرِ الظُّهْرَ اَرْبَعاً وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَهٗ فِی السَّفَرِ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ بَعْدَهَا شَيْئاً وَالْمَغْرِبَ فِی الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ سَوَآءً ثَلَاثَ رَكْعَاتٍ وَلَا يَنْقُصُ فِی حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ وَهِیَ وِتْرُ النَّهَارِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [ترمذی حدیث رقم:۵۵۲]۔ وقال حسن

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے حضر میں اور سفر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی ہے۔ میں نے حضر میں آپ کے ساتھ ظہر کی چار رکعتیں پڑھی ہیں اور اس کے بعد دو رکعتیں۔ اور میں نے سفر میں آپ کے ساتھ ظہر کی دو رکعتیں پڑھی ہیں اور اس کے بعد دو رکعتیں۔ اور عصر کی دو رکعتیں پڑھی ہیں اور اس کے بعد آپ نے کچھ نہیں پڑھا۔ مغرب کی نماز حضر اور سفر میں برابر پڑھی ہے، تین رکعتیں۔ حضر اور سفر کے دوران اس میں کوئی کمی نہیں فرمائی اور یہ دن کے وتر ہیں اور اس کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔

(921)۔ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يَرٰی اِبْنَهٗ عُبَيْدَ اللّٰهِ يَتَنَفَّلُ فِی السَّفَرِ فَلَا يُنْكِرُ عَلَيْهِ رَوَاهُ مَالِكٌ [موطا مالك کتاب قصر الصلوٰۃ حدیث رقم:۲۴]۔

ترجمہ: حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے بیٹے عبیداللہ کو سفر کے دوران نفل پڑھتے ہوئے دیکھتے تھے اور انہیں منع نہیں کرتے تھے۔

(922)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَكْعَتَيْنِ فِی الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَاُقِرَّتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ وَزِيْدَ فِی صَلٰوةِ الْحَضَرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم:۱۵۷۰، بخاری حدیث رقم:۳۵۰، ابو داؤد حدیث رقم:۱۱۹۸، سنن النسائی حدیث رقم:۴۵۵]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نماز حضر اور سفر میں دو دو رکعتیں فرض ہوئی تھیں۔ پھر سفر کی نماز وہی مقرر کردی گئی اور حضر کی نماز میں اضافہ کردیا گیا۔

(923)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلٰوةَ عَلٰی لِسَانِ نَبِيِّكُمْ ﷺ فِی الْحَضَرِ اَرْبَعاً وَفِی السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَفِی الْخَوْفِ رَكْعَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم:۱۵۷۵، ابو داؤد حدیث رقم:۱۲۴۷، سنن النسائی حدیث رقم:۴۵۶، ابن ماجة حدیث رقم:۱۰۶۸]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ نے تمہارے نبی ﷺ کی زبان اقدس کے ذریعے نماز فرض فرمائی ہے۔ حضر میں چار رکعتیں اور سفر میں دو رکعتیں اور خوف میں ایک رکعت۔

(924)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّجْمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي السَّفَرِ اَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى يَدْخُلَ اَوَّلُ وَقْتِ الْعَصْرِ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ [سنن الدار قطني حديث رقم:١٤٣٩]۔ اسناده صحيح

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر میں ظہر اور عصر اکٹھی پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو ظہر کو مؤخر کردیتے حتیٰ کہ عصر کا اول وقت داخل ہو جاتا۔

(925)۔ وَعَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَاقِدٍ : اَنَّ مُؤَذِّنَ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : اَلصَّلٰوةُ ، قَالَ : سِرْ سِرْ ، حَتّٰى اِذَا كَانَ قَبْلَ غُيُوْبِ الشَّفَقِ ، نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ، ثُمَّ انْتَظَرَ حَتّٰى غَابَ الشَّفَقُ فَصَلَّى الْعِشَاءَ ، ثُمَّ قَالَ : اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا عَجِلَ بِهٖ اَمْرٌ صَنَعَ مِثْلَ الَّذِيْ صَنَعْتُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ [ابو داؤد حديث رقم:١٢١٢]۔ وفيه احاديث كثيرة

ترجمہ: حضرت نافع اور عبداللہ بن واقد فرماتے ہیں کہ: حضرت عبداللہ بن عمر ﷺ کے مؤذن نے کہا: نماز۔ آپ نے فرمایا: حوصلہ کر، حوصلہ کر۔ حتیٰ کہ شفق غروب ہونے سے تھوڑا پہلے آپ سواری سے اترے اور مغرب ادا فرمائی۔ پھر انتظار کیا حتیٰ کہ شفق غائب ہو گیا تو عشاء ادا فرمائی۔ پھر فرمایا: رسول اللہ ﷺ کو جب جلدی ہوتی تو اسی طرح کرتے جس طرح میں نے کیا ہے۔

(926)۔ وَعَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ اِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ، فَقَدْ اَمِنَ النَّاسُ ، قَالَ عُمَرُ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ ، فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ ، فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم:١٥٧٣، ترمذي حديث رقم:٣٠٣٤، ابو داؤد حديث رقم:١١٩٩، نسائي حديث رقم:١٤٣٣، ابن ماجة حديث رقم:١٠٦٥، مسند احمد حديث رقم:١٧٥]۔

ترجمہ: حضرت یعلی بن امیہ فرماتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اپنی

نمازیں مختصر کرلو اگر تمہیں کفار کی طرف سے فتنے کا ڈر ہو۔ اب تو لوگ امن میں ہیں۔ حضرت عمر ﷺ نے فرمایا میں بھی اس بات سے حیران ہوا تھا جس سے تم حیران ہوئے ہو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تھا۔ آپ نے فرمایا یہ خیرات ہے جو اللہ نے تمہیں عطا فرمائی ہے۔ اس کی خیرات کو قبول کرو۔

(927)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُحِبُّ اَنْ تُؤْتٰى رُخْصَةُ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ تُؤْتٰى مَعْصِيَتُهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حديث رقم:٥٨٧٦]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے کہ اس کی رخصت سے فائدہ اٹھایا جائے جس طرح کہ وہ اپنی نافرمانی کو برا سمجھتا ہے۔

(928)۔ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ الْوَالِبِيِّ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِلٰى كَمْ نَقْصُرُ الصَّلٰوةَ ؟ فَقَالَ اَتَعْرِفُ السُّوَيْدَاءَ قَالَ قُلْتُ لَا وَلٰكِنِّيْ قَدْ سَمِعْتُ بِهَا ، قَالَ هِيَ ثَلٰثُ لَيَالٍ قَوَاصِدَ فَاِذَا خَرَجْنَا اِلَيْهَا قَصَرْنَا الصَّلٰوةَ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِيْ كِتَابِ الْاٰثَارِ [كتاب الآثار حديث رقم:١٩٢]۔

ترجمہ: حضرت علی بن ربیعہ والبی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ آپ کہاں تک نماز میں قصر کرتے ہیں۔ فرمایا کیا تم موضع سویداء کو جانتے ہو؟ میں نے عرض کیا نہیں لیکن میں نے اسکے بارے میں سنا ہے۔ فرمایا: وہ معتدل رفتار سے تین راتوں کا سفر ہے۔ جب ہم اسکی طرف جاتے ہیں تو نماز میں قصر کرتے ہیں۔

(929)۔ وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ الْجُعْفِيَّ يَقُوْلُ اِذَا سَافَرْتَ ثَلَاثًا فَاقْصُرْ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي الْحُجَجِ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ [مسلم حديث رقم: ٣٢٥٨، بخاري حديث رقم:١٠٨٦، آثار السنن ٢/٤٩٣]۔ يَقُوْلُ الْمُؤَلِّفُ يُؤَيِّدُهُ الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ اِلٰى ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيْهَا فِي السَّفَرِ وَحَدِيْثُ مُسْلِمٍ وَّالْبُخَارِيِّ لَا تُسَافِرُ الْمَرْاَةُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا مَعَ ذِيْ رَحِمٍ مَحْرَمٍ

ترجمہ: حضرت ابراہیم بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سوید بن غفلہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب تم تین دن کا سفر کرو تو قصر پڑھو۔ مؤلف غفر اللہ لہ کہتا ہے کہ اس کی تائید سفر میں تین دن اور تین راتوں تک موزوں پر مسح کرنے سے بھی ہو رہی ہے اور مسلم و بخاری کی اس حدیث سے بھی ہو رہی ہے جس میں عورت کو تین دن کا سفر محرم کے بغیر کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔

صَلٰوةُ الْمُسَافِرِ بِالْمُقِيْمِ وَعَكْسُهٗ

مسافر کی مقیم کے پیچھے نماز اور اس کا برعکس

(930)۔ عَنْ مُوْسٰى بْنِ سَلَمَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ بِمَكَّةَ فَقُلْتُ اِنَّا اِذَا كُنَّا مَعَكُمْ صَلَّيْنَا اَرْبَعاً وَاِذَا رَجَعْنَا اِلٰى رِحَالِنَا صَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ، قَالَ تِلْكَ سُنَّةُ اَبِى الْقَاسِمِ ﷺ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حدیث رقم:۱۸٦٧]۔

ترجمہ: حضرت موسیٰ بن سلمہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس مکہ شریف میں تھے۔ میں نے عرض کیا جب ہم آپ کے ساتھ ہوتے ہیں تو ہم چار رکعتیں پڑھتے ہیں اور جب ہم واپس اپنی سواریوں کے پاس جاتے ہیں تو دو رکعتیں پڑھتے ہیں۔ فرمایا: یہ حضرت سیدنا ابو القاسم ﷺ کی سنت ہے۔

(931)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ﷺ كَانَ اِذَا قَدِمَ مَكَّةَ صَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَقُوْلُ يَا اَهْلَ مَكَّةَ اَتِمُّوْا صَلٰوتَكُمْ فَاِنَّا قَوْمٌ سَفْرٌ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاِسْنَادُهُمَا صَحِيْحٌ [موطا امام مالك كتاب قصر الصلوة فى السفر باب صلوٰة المسافر اذا كان امام او كان وراء امام حديث رقم:۱۹]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر ﷺ فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب ﷺ جب مکہ شریف پہنچے تو لوگوں کو دو رکعتیں پڑھاتے۔ پھر فرماتے اے مکہ والو! اپنی نماز مکمل کر لو ہم مسافر لوگ ہیں۔

بَابُ صَلٰوةِ الْمَرِيْضِ

مریض کی نماز کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا [البقرة: ۲۸٦] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا سوائے اسکی وسعت کے۔

(932)۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ﷺ قَالَ كَانَتْ بِىْ بَوَاسِيْرُ فَسَاَلْتُ النَّبِىَّ ﷺ عَنِ الصَّلٰوةِ، فَقَالَ صَلِّ قَائِماً فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِداً فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ رَوَاهُ الْبُخَارِىْ [بخاری حديث رقم:۱۱۱۷، ابو داؤد حديث رقم:۹۵۲، ترمذى حديث رقم:۳۷۲، ابن ماجة حديث رقم:۱۲۲۳، مسند احمد حديث رقم:۱۹۸٤۲، السنن الكبرىٰ للبيهقى ۲/۳۰٤]۔

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین ﷺ فرماتے ہیں کہ مجھے بواسیر تھی۔ میں نے نبی کریم ﷺ سے نماز کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: کھڑے ہو کر نماز پڑھ۔ اگر طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر۔ اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو لیٹ کر۔

(933)۔ وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ عَادَ النَّبِىُّ ﷺ مَرِيْضاً فَرَاٰهُ يُصَلِّىْ عَلٰى وِسَادَةٍ فَرَمٰى بِهَا وَقَالَ صَلِّ عَلَى الْاَرْضِ اِنِ اسْتَطَعْتَ وَاِلَّا فَاَوْمِ اِيْمَاءً وَاجْعَلْ سُجُوْدَكَ اَخْفَضَ مِنْ رُكُوْعِكَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِىْ [السنن الكبرىٰ للبيهقى ۲/۳۰٦]۔

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مریض کی عیادت فرمائی۔ آپ نے اسے سرہانے پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپ نے وہ سرہانہ پھینک دیا اور فرمایا: اگر ہو سکے تو زمین پر نماز پڑھ ورنہ اشارے سے پڑھ اور اپنے سجدوں کو رکوع کی نسبت پست رکھ۔

(934)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ رَاَيْتُ النَّبِىَّ ﷺ يُصَلِّىْ مُتَرَبِّعاً رَوَاهُ النَّسَائِىْ وَالْحَاكِمُ [سنن النسائى حديث رقم:۱٦٦۱، السنن الكبرىٰ للبيهقى ۲/۳۰۵]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو چوکڑی مار کر نماز پڑھتے دیکھا۔

بَابُ صَلٰوةِ الْخَوْفِ اِنْ اَصَرُّوْا عَلٰى اِمَامَةِ اِمَامٍ وَاحِدٍ

خوف کی نماز (اگر لوگ ایک ہی امام کے پیچھے نماز پڑھنے پر اصرار کریں)

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ [النساء: ۱۰۲] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محبوب جب آپ ان میں تشریف رکھتے ہوں اور ان کے لیے نماز کھڑی کریں تو ان میں سے ایک گروہ آپ کے ساتھ کھڑا ہو جائے اور وہ لوگ ہتھیار لے لیں۔ پھر جب یہ لوگ سجدہ کر چکیں تو آپ کے پیچھے چلے جائیں اور دوسرا گروہ جس نے ابھی نماز نہیں پڑھی وہ آپ کے ساتھ نماز پڑھ لیں اور یہ لوگ اپنے بچاؤ کا سامان اور اپنے ہتھیار لے لیں۔

(935)۔ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ اِذَا سُئِلَ عَنْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ قَالَ يَتَقَدَّمُ الْاِمَامُ وَطَائِفَةٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُصَلِّىْ بِهِمُ الْاِمَامُ رَكْعَةً وَتَكُوْنُ طَائِفَةٌ

مِنْهُمْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْعَدُوِّ وَلَمْ يُصَلُّوا ، فَإِذَا صَلَّى الَّذِيْ مَعَهُ رَكْعَةً ، إِسْتَاخَرُوا مَكَانَ الَّذِيْنَ لَمْ يُصَلُّوا، وَلَا يُسَلِّمُونَ وَيَتَقَدَّمُ الَّذِيْنَ لَمْ يُصَلُّوا ، فَيُصَلُّونَ مَعَهُ رَكْعَةً ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ الْإِمَامُ وَقَدْ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ، فَتَقُومُ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ فَيُصَلُّونَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً رَكْعَةً بَعْدَ أَنْ يَنْصَرِفَ الْإِمَامُ ، فَيَكُونُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ قَدْ صَلُّوا رَكْعَتَيْنِ ، فَإِنْ كَانَ خَوفاً هُوَ أَشَدَّ مِنْ ذٰلِكَ صَلُّوا رِجَالاً قِيَاماً عَلٰى أَقْدَامِهِمْ أَوْ رُكْبَاناً مُسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةِ أَوْ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِيْهَا ، قَالَ يَحْيٰى قَالَ مَالِكٌ قَالَ نَافِعٌ لَا أَرٰى عَبْدَ اللّٰهِ حَدَّثَهُ إِلَّا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ مَالِكٌ [موطا امام مالك كتاب صلوٰة الخوف حديث رقم:٣]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت مالک بن نافع فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نمازِ خوف کے بارے میں پوچھا جاتا تو آپ فرماتے تھے: امام آگے ہو جائے اور لوگوں میں سے ایک گروہ بھی۔ امام انہیں ایک رکعت پڑھائے اور ان کا دوسرا گروہ ان کے اور دشمن کے درمیان موجود رہے اور نماز نہ پڑھے۔ جب امام کے ساتھ والا گروہ ایک رکعت پڑھ چکے تو پیچھے ان کی جگہ پر ہٹ جائے جنہوں نے نماز نہیں پڑھی اور سلام نہ پھیرے۔ اب وہ گروہ آگے آجائے جس نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھیں۔ پھر امام سلام پھیر دے۔ اب امام نے دو رکعتیں مسلسل پڑھ لیں۔ پھر امام کے سلام پھیر دینے کے بعد ان دو گروہوں میں سے ہر گروہ اپنی ایک ایک رکعت مکمل کرلے۔ اس طرح دونوں گروہوں نے دو دو رکعتیں پڑھ لیں۔ اگر خوف اس سے بھی زیادہ ہو تو نماز پڑھیں خواہ پیدل اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر یا سواری پر بیٹھ کر، خواہ قبلہ کی طرف ہو سکے یا نہ ہو سکے۔ حضرت نافع فرماتے ہیں کہ میرا یقین کام کرتا ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے ہی سنی ہوگی۔

بَابُ الْجُمُعَةِ

جمعہ کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ [الجمعة : ٩] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو۔ اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔

(936)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ

الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم:١٩٧٧، ترمذى حديث رقم:٤٨٨، سنن النسائى حديث رقم:١٣٧٣]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے اچھا دن جس پر سورج طلوع ہوا ہے وہ جمعہ کا دن ہے۔ اسی دن حضرت آدم پیدا کیے گئے اور اسی دن جنت میں داخل کیے گئے اور اسی دن اس میں سے نکالے گئے اور قیامت قائم نہیں ہوگی مگر جمعہ ہی کے دن۔

(937)۔ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ أَنَّهُ قَرَأَ ، اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ الآيَةَ عِنْدَ يَهُودِيٍّ ، فَقَالَ لَوْ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ عَلَيْنَا لَاتَّخَذْنَاهَا عِيداً ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّهَا نَزَلَتْ فِي يَوْمِ عِيدَيْنِ ، فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ وَيَوْمِ عَرَفَةَ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ مِثْلَهُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ [ترمذى حديث رقم:٣٠٤٤، بخارى حديث رقم:٤٦٠٦، ٨٢٦٨]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ﷺ فرماتے ہیں کہ آپ نے ایک یہودی کے پاس یہ آیت پڑھی۔ آج میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا۔ اس یہودی نے کہا اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو ہم اس دن عید مناتے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا یہ دو عیدوں کے دن نازل ہوئی تھی۔ جمعہ کے دن اور حج کے دن۔ اسی طرح کی حدیث بخاری میں حضرت عمر فاروق ﷺ سے بھی روایت کی گئی ہے۔

(938)۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللّٰهَ فِيهَا خَيْراً إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم:١٩٦٩، بخارى حديث رقم:٩٣٥، سنن النسائى حديث رقم:١٤٣١، ابن ماجة حديث رقم:١١٣٧، سنن الدارمى حديث رقم:١٥٧٦، موطا امام مالك: كتاب الجمعة حديث رقم:١٥، مسند احمد حديث رقم:٢٣٨٥٣]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی ہوتی ہے کہ اگر کوئی بندۂ مسلمان اس وقت اللہ سے بھلائی مانگے تو اللہ اسے ضرور عطا فرماتا ہے۔

(939)۔ وَعَنْ أَبِي بُرْدَةَ ابْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ فِي شَأْنِ سَاعَةِ الْجُمُعَةِ هِيَ مَا بَيْنَ أَنْ يَجْلِسَ الْإِمَامُ إِلٰى أَنْ تُقْضَى الصَّلٰوةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم:١٩٧٥، ابو داؤد حديث رقم:١٠٤٩]۔

ترجمہ: حضرت ابو بردہ بن ابو موسیٰ اشعری رحمۃ اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جمعہ کی اس گھڑی کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا کہ وہ امام کے بیٹھنے اور نماز کے مکمل ہو جانے کے درمیان درمیان ہوتی ہے۔

(940)۔ وَعَنْ اَبِی الْجَعْدِ الضُّمَیْرِی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَرَكَ ثَلَاثَ جُمَعٍ تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰی قَلْبِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد وَالتِّرْمِذِی وَالنَّسَائِی وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حدیث رقم:١٠٥٢، ترمذی حدیث رقم:٥٠٠، سنن النسائی حدیث رقم:١٣٦٩، ابن ماجة حدیث رقم:١١٢٥، سنن الدارمی حدیث رقم:١٥٧٨، مسند احمد حدیث رقم:١٥٥٠٤]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت ابو جعد ضمیری ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے تین جمعے محض سستی کی وجہ سے ترک کر دیے اللہ نے اس کے دل پر مہر لگا دی۔

(941)۔ وَعَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ لَا جُمُعَةَ وَلَا تَشْرِیقَ وَلَا صَلٰوةَ فِطْرٍ وَلَا اَضْحٰی اِلَّا فِی مِصْرٍ جَامِعٍ اَوْ مَدِینَةٍ عَظِیمَةٍ رَوَاهُ ابْنُ اَبِی شَیْبَةَ [المصنف لابن ابی شیبة ١٠/٢]۔

ترجمہ: حضرت حارث نے حضرت علی المرتضیٰ ﷺ سے روایت فرمایا ہے کہ آپ نے فرمایا: جمعہ، تشریق، عید الفطر کی نماز اور عید الاضحیٰ کی نماز صرف بڑے شہر میں ہوتی ہے۔

(942)۔ وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَعَلَیْهِ الْجُمُعَةُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا مَرِیضٌ اَوْ مُسَافِرٌ اَوْ اِمْرَاَةٌ اَوْ صَبِیٌّ اَوْ مَمْلُوكٌ فَمَنِ اسْتَغْنٰی بِلَهْوٍ اَوْ تِجَارَةٍ، اِسْتَغْنَی اللّٰهُ عَنْهُ وَ اللّٰهُ غَنِیٌّ حَمِیدٌ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِی [سنن الدار قطنی حدیث رقم:١٥٦٠، السنن الکبریٰ للبیهقی ١٨٤/٣]۔ اسناده ضعیف

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو جمعہ کے دن اس پر جمعہ پڑھنا فرض ہے۔ سوائے مریض یا مسافر یا عورت یا بچے یا غلام کے۔ جو شخص کھیل تماشے یا تجارت کی وجہ سے جمعہ سے بے پرواہ ہو گیا، اللہ اس سے بے پرواہ ہو گیا اور اللہ بے نیاز ہے حمد والا ہے۔

(943)۔ وَعَنْ عُبَیْدِ بْنِ السَّبَّاقِ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِی جُمُعَةٍ مِنَ الْجُمَعِ یَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِینَ اِنَّ هٰذَا یَوْمٌ جَعَلَهُ اللّٰهُ عِیدًا فَاغْتَسِلُوا وَمَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طِیبٌ فَلَا یَضُرُّهٗ اَنْ یَمَسَّ مِنْهُ وَعَلَیْكُمْ بِالسِّوَاكِ رَوَاهُ مَالِكٌ [موطا مالك، كتاب الطهارة، باب ما جاء فی السواك حدیث رقم:١١٣]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت عبید بن سباق تابعی نے صحابی کا نام لیے بغیر روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعوں میں سے ایک جمعہ کے دن فرمایا: اے مسلمانوں کے گروہ، بے شک یہ جمعہ کا دن ہے اللہ نے اسے عید بنایا ہے۔ اس دن غسل کرو اور جس کے پاس خوشبو ہو اسے لگا لینے میں کوئی نقصان نہیں ہو چلا اور مسواک ضرور کرو۔

(944)۔ وَعَنْ اَبِی سَعِیدٍ وَاَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اغْتَسَلَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَبِسَ مِنْ اَحْسَنِ ثِیَابِهٖ وَمَسَّ مِنْ طِیبٍ اِنْ كَانَ عِنْدَهٗ ثُمَّ اَتَی الْجُمُعَةَ فَلَمْ یَتَخَطَّ اَعْنَاقَ النَّاسِ، ثُمَّ صَلّٰی مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ، ثُمَّ اَنْصَتَ اِذَا خَرَجَ اِمَامُهٗ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا بَیْنَهَا وَبَیْنَ الْجُمُعَةِ الَّتِی قَبْلَهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد وَرَوَی الطَّحَاوِی نَحْوَهٗ [ابو داؤد حدیث رقم:٣٤٣، مسند احمد حدیث رقم:١١٧٧٤، شرح معانی الآثار للطحاوی ٢٠٢/١]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت ابو سعید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور اپنے سب سے اچھے کپڑے پہنے اگر اسکے پاس خوشبو موجود تھی تو وہ لگائی، پھر جمعہ کے لیے آیا اور لوگوں کی گردنیں نہیں پھلانگیں، پھر اس نے نماز پڑھی جو اللہ نے اس پر فرض فرمائی تھی، پھر جب اسکا امام نکلا تو وہ خاموش ہو گیا حتیٰ کہ وہ اپنی نماز سے فارغ ہو گیا تو یہ اس جمعہ اور اس سے پہلے والے جمعہ کے درمیان والے عرصے کے لیے کفارہ بن گیا۔

(945)۔ وَعَنْ عَلِيٍّ ﷺ اَنَّهُمْ كَانُوا یَكْرَهُوْنَ الصَّلٰوةَ وَالْكَلَامَ بَعْدَ خُرُوْجِ الْاِمَامِ رَوَاهُ ابْنُ اَبِی شَیْبَةَ وَرِجَالُهٗ ثِقَاتٌ [المصنف لابن ابی شیبة ٢٠/٢ عن علی، ٢١/٢ عن ابن عباس وابن عمر، شرح معانی الآثار للطحاوی ٢٠٣/١]۔

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام امام کے نکل آنے کے بعد نماز اور کلام کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(946)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُمَا كَانَا یَكْرَهَانِ الصَّلٰوةَ وَالْكَلَامَ بَعْدَ خُرُوْجِ الْاِمَامِ رَوَاهُ ابْنُ اَبِی شَیْبَةَ وَرِجَالُهٗ ثِقَاتٌ وَرَوَی الطَّحَاوِی مِثْلَهٗ [المصنف لابن ابی شیبة ٢١/٢، شرح معانی الآثار للطحاوی ٢٠٣/١]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس اور حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما دونوں امام کے نکل آنے کے بعد نماز اور کلام کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(947)۔ وَعَنِ السَّائِبِ بنِ يَزِيدٍ قَالَ كَانَ النِّدَآءُ يَومَ الْجُمُعَةِ أَوَّلُهُ إِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنبَرِ عَلَىٰ عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأَبِي بَكرٍ وَعُمَرَ، فَلَمَّا كَانَ عُثمَانُ وَكَثُرَ النَّاسُ زَادَ النِّدَآءَ الثَّالِثَ عَلَى الزَّورَآءِ رَوَاهُ الْبُخَارِي وَأَبُو دَاوٗد وَالنَّسَائِي [بخاری حدیث رقم:٩١٢، ترمذی حدیث رقم:٥١٦، ابو داؤد حدیث رقم:١٠٨٧، نسائی حدیث رقم:١٣٩٢، ابن ماجة حدیث رقم:١١٣٥]۔

ترجمہ: حضرت سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے زمانے میں پہلی اذان ہوتی تھی جب امام منبر پر بیٹھ جاتا تھا۔ پھر جب حضرت عثمان خلیفہ بنے اور لوگوں کی کثرت ہوگئی تو انہوں نے زوراء پر تیسری اذان کا اضافہ فرمایا۔ (زوراء ایک جگہ کا نام ہے جو مدینہ شریف کے بازار میں واقع ہے)۔

(948)۔ وَعَنْ جَابِرِ بنِ سَمُرَةَ ﷺ قَالَ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ خُطْبَتَانِ يَجلِسُ بَينَهُمَا يَقرَأُ الْقُرآنَ وَيُذَكِّرُ النَّاسَ فَكَانَت صَلٰوتُهُ قَصْداً وَخُطبَتُهُ قَصْداً رَوَاهُ مُسلِم [مسلم حدیث رقم:١٩٩٥، ابو داؤد حدیث رقم:١٠٩٤، ابن ماجة حدیث رقم:١١٠٦، سنن الدارمی حدیث رقم:١٥٦٤، ١٥٦٦، مسند احمد حدیث رقم:٢٠٩١٧، ٢٠٩٢٢، ٢٠٩٢٩، ٢٠٩٣٠، المصنف لعبد الرزاق حدیث رقم:٥٢٥٦]۔

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے دو خطبے ہوتے تھے۔ آپ ان دونوں کے درمیان بیٹھتے تھے۔ آپ خطبوں میں قرآن پڑھتے تھے اور لوگوں کو نصیحت فرماتے تھے۔ آپ کی نماز اہتمام کے ساتھ ہوتی تھی اور خطبہ اہتمام کے ساتھ ہوتا تھا۔

(949)۔ وَعَنِ ابنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخطُبُ خُطبَتَينِ كَانَ يَجلِسُ إِذَا صَعِدَ الْمِنبَرَ حَتّٰى يَفرُغَ الْمُؤَذِّنُ، ثُمَّ يَقُومُ فَيَخطُبُ، ثُمَّ يَجلِسُ وَلَا يَتَكَلَّمُ، ثُمَّ يَقُومُ فَيَخطُبُ رَوَاهُ أَبُو دَاوٗد [ابو داؤد حدیث رقم:١٠٩٢]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ دو خطبے دیتے تھے۔ آپ جب منبر پر چڑھتے تو بیٹھ جاتے تھے حتیٰ کہ مؤذن فارغ ہو جاتا تھا۔ پھر آپ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے۔ پھر بیٹھ جاتے تھے اور بات نہیں کرتے تھے۔ پھر کھڑے ہو جاتے تھے اور خطبہ دیتے تھے۔

(950)۔ وَعَنْ عَمَّارٍ ﷺ قَالَ سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ طُولَ صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطبَتِهِ مَئِنَّةٌ مِن فِقهِهٖ فَأَطِيلُوا الصَّلٰوةَ وَاقصُرُوا الْخُطبَةَ وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحراً رَوَاهُ مُسلِم [مسلم

حدیث رقم:٢٠٠٩، سنن الدارمی حدیث رقم:١٥٦٣، مسند احمد حدیث رقم:١٨٣٤٧]۔

ترجمہ: حضرت عمار ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک کسی آدمی کا نماز لمبی پڑھنا اور خطبہ مختصر دینا اس کی دینی سمجھ کی علامت ہے۔ لہٰذا نماز لمبی کرو اور خطبہ مختصر کرو۔ اور بے شک بعض بیان جادو ہوتے ہیں۔

(951)۔ وَعَنْ عَبدِ اللّٰهِ بنِ مَسعُودٍ ﷺ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا استَوىٰ عَلَى الْمِنبَرِ استَقبَلنَاهُ بِوُجُوهِنَا رَوَاهُ التِّرمَذِي [ترمذی حدیث رقم:٥٠٩]۔ الحدیث ضعیف

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ خطبہ کے لیے منبر پر تشریف فرما ہوتے تو ہم اپنے چہروں کا رُخ آپ کی طرف کر لیتے تھے۔

بَابُ صَلٰوةِ الْعِيدَيْنِ

عیدین کی نماز کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ [الکوثر:٢] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اپنے رب کے لیے نماز پڑھ اور قربانی کر۔

(952)۔ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدرِي ﷺ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخرُجُ يَومَ الْفِطرِ وَالْأَضحىٰ إِلَى الْمُصَلّٰى فَأَوَّلُ شَيءٍ يَبدَأُ بِهِ الصَّلٰوةُ، ثُمَّ يَنصَرِفُ فَيَقُومُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوسٌ عَلٰى صُفُوفِهِم فَيَعِظُهُم وَيُوصِيهِم وَيَأمُرُهُم فَإِن كَانَ يُرِيدُ أَن يَقطَعَ بَعثاً قَطَعَهُ أَو يَأمُرَ بِشَيءٍ أَمَرَ بِهٖ، ثُمَّ يَنصَرِفُ رَوَاهُ مُسلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم:٢٠٥٣، بخاری حدیث رقم:٩٥٦، نسائی حدیث رقم:١٥٧٦، ابن ماجة حدیث رقم:١٢٨٨، مسند احمد حدیث رقم:١١٣٢١]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن عید گاہ کی طرف نکلتے تھے تو سب سے پہلی چیز جس سے آپ ابتدا فرماتے، نماز تھی۔ پھر سلام پھیرتے تھے تو لوگوں کی طرف رُخ کر کے کھڑے ہو جاتے تھے اور لوگ اپنی صفوں پر بیٹھے رہتے تھے۔ آپ انہیں وعظ فرماتے تھے، نصیحت کرتے تھے اور احکام دیتے تھے۔ اگر کسی لشکر کو بھیجنے کا ارادہ ہوتا تو بھیج دیتے یا کسی چیز کے حکم کا ارادہ ہوتا تو حکم صادر فرماتے پھر واپس

تشریف لے آتے تھے۔

(953)۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ؓ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْعِيدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٢٠٥١، ابو داؤد حديث رقم: ١١٤٨، ترمذى حديث رقم: ٥٣٢]۔

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عیدین کی نماز ایک یا دو سے زیادہ مرتبہ پڑھی ہے بغیر اذان کے اور بغیر اقامت کے۔

(954)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَكُلُّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ قَبْلَ الْخُطْبَةِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ٢٠٤٤، بخارى حديث رقم: ٩٦٢، ابو داؤد حديث رقم: ١١٤٧، ابن ماجة حديث رقم: ١٢٧٤]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ عیدین کی نماز پڑھی۔ سب کے سب خطبہ سے پہلے نماز پڑھتے تھے۔

(955)۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ ؓ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُصَلِّي قَبْلَ الْعِيدِ شَيْئاً، فَإِذَا رَجَعَ إِلَى مَنْزِلِهِ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم: ١٢٩٣]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید سے پہلے کوئی نماز نہیں پڑھتے تھے۔ جب واپس کاشانہ اقدس پر تشریف لاتے تو دو رکعت پڑھتے تھے۔

(956)۔ وَعَنْ أَنَسٍ ؓ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَغْدُو يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَأْكُلَ تَمَرَاتٍ وَيَأْكُلُهُنَّ وِتْراً رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخارى حديث رقم: ٩٥٣، ابن ماجة حديث رقم: ١٧٥٤، ترمذى حديث رقم: ٥٤٣، مسند احمد حديث رقم: ١٢٢٧٦]۔

ترجمہ: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید الفطر کے دن کھجوریں کھائے بغیر نہیں نکلتے تھے اور آپ انہیں طاق تعداد میں کھاتے تھے۔

(957)۔ وَعَنْ بُرَيْدَةَ ؓ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ وَلَا يَطْعَمُ يَوْمَ الْأَضْحٰى حَتّٰى يُصَلِّيَ رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذى حديث رقم: ٥٤٢، ابن ماجة حديث

رقم: ١٧٥٦، سنن الدارمى حديث رقم: ١٦٠٧، مسند احمد حديث رقم: ٢٣٠٤٧، ٢٣٠٤٨]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ عید الفطر کے دن کچھ کھائے بغیر نہیں نکلتے تھے اور عید الاضحیٰ کے دن کچھ نہیں کھاتے تھے جب تک عید کی نماز نہیں پڑھ لیتے تھے۔

(958)۔ وَعَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَانَ يَوْمُ عِيدٍ خَالَفَ الطَّرِيقَ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخارى حديث رقم: ٩٨٦، ترمذى حديث رقم: ٥٤١، ابن ماجة حديث رقم: ١٣٠١، سنن الدارمى حديث رقم: ١٦٢٠]۔

ترجمہ: حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ عید کے دن راستہ بدل لیتے تھے۔

(959)۔ وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرٰى وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ حَتّٰى صَلَّيْنَا فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ٥٠٦٤، بخارى حديث رقم: ٩٨٥، ابن ماجة حديث رقم: ٣١٥٢]۔

ترجمہ: حضرت جندب بن عبد اللہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز سے پہلے جانور ذبح کر دیا اسے چاہیے کہ اس کی جگہ دوسرا ذبح کرے اور جس نے ہمارے نماز پڑھ چکنے تک ذبح نہیں کیا اب وہ اللہ کے نام سے ذبح کرے۔

(960)۔ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ ؓ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ ؓ وَحُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُكَبِّرُ فِي الْأَضْحٰى وَالْفِطْرِ، فَقَالَ أَبُو مُوسٰى كَانَ يُكَبِّرُ أَرْبَعاً تَكْبِيرَهُ عَلَى الْجَنَازَةِ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ صَدَقَ، فَقَالَ أَبُو مُوسٰى كَذٰلِكَ كُنْتُ أُكَبِّرُ فِي الْبَصْرَةِ حَيْثُ كُنْتُ عَلَيْهِمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُد [ابو داؤد حديث رقم: ١١٥٣، مسند احمد حديث رقم: ١٩٧٥٧]۔

ترجمہ: حضرت سعید بن عاص فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں تکبیریں کس طرح کہتے تھے تو حضرت ابوموسیٰ نے فرمایا آپ چار تکبیریں کہتے تھے۔ جنازہ کی تکبیروں کی تعداد۔ حضرت حذیفہ نے فرمایا سچ فرماتے ہیں۔ حضرت ابوموسیٰ نے فرمایا: میں بصرہ میں اسی طرح تکبیریں کہا کرتا تھا جبکہ میں ان پر گورنر تھا۔

(961)۔ وَعَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ ؓ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْعِيدَيْنِ تِسْعاً،

اَربَعاً قَبلَ القِرَاءَةِ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَركَعُ ، وَفِي الثَّانِيَةِ يَقرَأُ فَاِذَا فَرَغَ كَبَّرَ اَربَعاً ، ثُمَّ رَكَعَ رَوَاهُ عَبدُ الرَّزَّاقِ وَاِسنَادُهُ صَحِيحٌ وَرَوَى التِّرمَذِي عَنِ ابنِ مَسعُودٍ نَحوَهُ [المصنف لعبد الرزاق حديث رقم:٥٦٨٦ ، ترمذى حديث رقم:٥٣٦]۔

ترجمہ: حضرت علقمہ اور حضرت اسود بیان فرماتے ہیں کہ ابن مسعود ﷺ عیدین میں نو تکبیریں کہتے تھے۔ چار قراءۃ سے پہلے، پھر تکبیر کہہ کر رکوع کرتے تھے۔ اور دوسری رکعت میں قراءۃ کرتے اور جب قراءۃ سے فارغ ہو جاتے تو چار تکبیریں کہتے۔ پھر رکوع کرتے۔

(962)۔ وَعَن جَابِرِ بنِ عَبدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا صَلَّى الصُّبحَ مِن غَدَاةِ عَرَفَةَ يُقبِلُ عَلىٰ اَصحَابِهِ فَيَقُولُ عَلىٰ مَكَانِكُم وَيَقُولُ ، اَللّٰهُ اَكبَرُ اللّٰهُ اَكبَرُ اللّٰهُ اَكبَرُ ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكبَرُ ، اَللّٰهُ اَكبَرُ وَلِلّٰهِ الحَمدُ فَيُكَبِّرُ مِن غَدَاةِ عَرَفَةَ اِلىٰ صَلَاةِ العَصرِ مِن آخِرِ اَيَّامِ التَّشرِيقِ رَوَاهُ الدَّارقُطنِي [سنن الدار قطنى حديث رقم:١٧٢١]۔ الحديث ضعيف

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب حج کے دن صبح کی نماز ادا فرماتے تو اپنے صحابہ کی طرف چہرۂ انور کر لیتے اور فرماتے: اپنی جگہ بیٹھے رہو۔ اور فرماتے: اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ ہی کے لیے تعریف ہے۔ حج کے دن کی صبح سے لے کر ایام تشریق کے آخری دن کی نماز عصر تک تکبیر کہتے رہتے تھے۔

(963)۔ وَعَن اَبِي الاَسوَدِ قَالَ كَانَ عَبدُ اللّٰهِ ﷺ يُكَبِّرُ مِن صَلٰوةِ الفَجرِ يَومَ عَرَفَةَ اِلىٰ صَلٰوةِ العَصرِ مِن يَومِ النَّحرِ يَقُولُ ، اَللّٰهُ اَكبَرُ اللّٰهُ اَكبَرُ ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكبَرُ ، اَللّٰهُ اَكبَرُ وَلِلّٰهِ الحَمدُ رَوَاهُ ابنُ اَبِي شَيبَةَ وَاِسنَادُهُ صَحِيحٌ [المصنف لابن ابى شيبة ٧٤/٢]۔

ترجمہ: حضرت ابوالاسود فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ عرفہ کے دن صبح کی نماز سے نحر کے دن عصر کی نماز تک تکبیر پڑھتے تھے، کہتے تھے: اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی عبادت کا حق دار نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اور اللہ کے لیے حمد ہے۔

(964)۔ وَعَن شَقِيقٍ عَن عَلِيٍّ ﷺ اَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ بَعدَ صَلٰوةِ الفَجرِ يَومَ عَرَفَةَ اِلىٰ صَلٰوةِ العَصرِ مِن آخِرِ اَيَّامِ التَّشرِيقِ وَيُكَبِّرُ بَعدَ العَصرِ رَوَاهُ ابنُ اَبِي شَيبَةَ وَاِسنَادُهُ صَحِيحٌ

[المصنف لابن ابى شيبة ٧٢/٢ ، كتاب الآثار حديث رقم:٢٠٨]۔

ترجمہ: حضرت شقیق نے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت کیا ہے کہ آپ حج کے دن صبح کی نماز سے ایام تشریق کے آخری دن کی عصر تک تکبیر کہتے رہتے تھے۔ اور اس عصر کے بعد بھی تکبیر کہتے تھے۔

اَلاُضحِيَةُ الوَاجِبَةُ عَلىٰ مَنِ استَطَاعَ

طاقت رکھنے والوں پر قربانی کا وجوب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالىٰ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانحَر [الكوثر:٢] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اپنے رب کے لیے نماز پڑھ اور قربانی کر۔ وَقَالَ وَمَن يُعَظِّم شَعَائِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِن تَقوَى القُلُوبِ [الحج:٣٢] اور فرمایا: جو اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے گا تو یہ دلوں کے تقوے کی بات ہے۔

(965)۔ عَن اَبِي هُرَيرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَن كَانَ لَهُ سَعَةٌ وَلَم يُضَحِّ فَلَا يَقرَبَنَّ مُصَلَّانَا رَوَاهُ ابنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم:٣١٢٣]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس وسعت ہو اور قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے۔

(966)۔ وَعَن عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا عَمِلَ ابنُ آدَمَ مِن عَمَلٍ يَومَ النَّحرِ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ مِن اِهرَاقِ الدَّمِ وَاِنَّهُ لَيَاتِي يَومَ القِيَامَةِ بِقُرُونِهَا وَاَشعَارِهَا وَاَظلَافِهَا وَاِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللّٰهِ بِمَكَانٍ قَبلَ اَن يَقَعَ بِالاَرضِ فَطِيبُوا بِهَا نَفساً رَوَاهُ التِّرمَذِي وَابنُ مَاجَةَ [ترمذى حديث رقم:١٤٩٣، ابن ماجة حديث رقم:٣١٢٦]۔ الحديث حسن

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قربانی کے دن آدم کا بیٹا کوئی ایسا عمل نہیں کرتا جو خون بہانے سے زیادہ اللہ کو پیارا ہو۔ اور وہ قربانی قیامت کے دن اپنے سینگوں، بالوں اور کھروں سمیت آئے گی۔ اور بے شک خون زمین پر گرنے سے پہلے پہلے اللہ کے ہاں قبولیت پا جاتا ہے اور اس بات سے خوش ہو جاؤ۔

(967)۔ وَعَن اِبرَاهِيمَ قَالَ ، اَلاُضحِيَةُ وَاجِبَةٌ عَلىٰ اَهلِ الاَمصَارِ مَا خَلَا الحَاجَّ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِي كِتَابِ الآثَارِ وَ قَالَ وَبِهِ نَاخُذُ وَهُوَ قَولُ اَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالىٰ [كتاب الآثار حديث رقم:٧٨٥]۔

ترجمہ: حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ قربانیاں ہر علاقے والوں پر واجب ہیں سوائے حاجیوں کے۔ امام محمد فرماتے ہیں کہ ہم اس سے دلیل پکڑتے ہیں اور یہی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے۔

(968)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهٖ وَسَمّٰى وَكَبَّرَ، قَالَ رَاَيْتُهٗ وَاضِعًا قَدَمَهٗ عَلٰى صِفَاحِهِمَا وَيَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي وَاَبُوْدَاوٗد وَالتِّرْمِذِي وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِي [مسلم حدیث رقم:۵۰۸۷، بخاری حدیث رقم:۵۵۶۵، ترمذی حدیث رقم:۱۴۹۴، نسائی حدیث رقم:۴۳۸۵، ابن ماجة حدیث رقم:۳۱۲۰، سنن الدارمی حدیث رقم:۱۹۵۱، مسند احمد حدیث رقم:۱۱۹۶۶]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو چتکبرے، سینگوں والے مینڈھوں کی قربانی دی، انہیں اپنے دست اقدس سے ذبح فرمایا اور اللہ کا نام لیا اور تکبیر کہی۔ راوی فرماتے ہیں کہ میں نے آپ کو ان کے پہلو پر پاؤں رکھے ہوئے دیکھا۔ اور فرما رہے تھے بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ یعنی اللہ کے نام سے اور اللہ سب سے بڑا ہے۔

(969)۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ؓ قَالَ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِكَبْشَيْنِ فِي يَوْمِ عِيْدٍ، فَقَالَ حِيْنَ وَجَّهَهُمَا، وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ، اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَاُمَّتِهٖ ثُمَّ سَمّٰى وَكَبَّرَ وَذَبَحَ رَوَاهُ الطَّحَاوِي وَرَوٰى اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗد وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِي نَحْوَهٗ [شرح معانی الآثار للطحاوی ۲۷۶/۲، مسند احمد حدیث رقم:۱۵۰۳۲، ابو داؤد حدیث رقم:۲۷۹۵، ترمذی حدیث رقم:۱۵۲۱، ابن ماجة حدیث رقم:۳۱۲۱، سنن الدارمی حدیث رقم:۱۹۵۲]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عید کے دن دو مینڈھے ذبح فرمائے۔ جب انہیں قبلہ رخ کیا تو فرمایا: میں اپنے چہرے کو اس کی طرف متوجہ کرتا ہوں جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا (آگے پوری آیت)۔ اے اللہ تیری توفیق سے اور تیری خاطر محمد کی طرف سے اور اس کی امت کی طرف سے۔ پھر بسم اللہ پڑھی اور تکبیر کہی اور ذبح کر دیا۔

(970)۔ وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ، اَلْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْجَزُوْرُ عَنْ سَبْعَةٍ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ وَمُسْلِم وَاَبُوْدَاوٗد [موطا امام محمد صفحة ۲۸۳، مسلم حدیث رقم:۳۱۸۵، ابو داؤد حدیث رقم:۲۸۰۸، ترمذی

حدیث رقم:۹۰۴، ۱۵۰۲، ابن ماجة حدیث رقم:۳۱۳۲]۔ قال الترمذی هذا حدیث حسن صحیح، بل عمل علی هذا عند اهل العلم من اصحاب النبی ﷺ وغیرهم، وهو قول سفیان الثوری وابن المبارك، والشافعی واحمد واسحاق۔ وقال محمد بهذا نأخذ وهو قول ابی حنیفة والعامة من فقهائنا رحمهم الله۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: گائے سات کی طرف سے ہے اور اونٹ سات کی طرف سے ہے۔

(971)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَذْبَحُوْا اِلَّا مُسِنَّةً اِلَّا اَنْ يُعْسَرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذَعَةً مِنَ الضَّاْنِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۵۰۸۲، ابو داؤد حدیث رقم:۲۷۹۷، نسائی حدیث رقم:۴۳۷۸، ابن ماجة حدیث رقم:۳۱۴۱]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سال سے کم عمر والا ذبح مت کرو۔ لیکن اگر تمہیں دستیابی مشکل ہو تو چھ ماہ کا دنبہ ذبح کرو۔

(972)۔ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ ضَحّٰى خَالِيْ اَبُوْ بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عِنْدِيْ جَذَعَةً مِنَ الْمَعْزِ فَقَالَ ضَحِّ بِهَا وَلَا تَصْلُحُ لِغَيْرِكَ ثُمَّ قَالَ مَنْ ضَحّٰى قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَاِنَّمَا ذَبَحَ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهٗ وَاَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِيْنَ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم:۵۰۶۹، بخاری حدیث رقم:۵۵۵۶، ابو داؤد حدیث رقم:۲۸۰۰، ۲۸۰۱، ترمذی حدیث رقم:۱۵۰۸]۔

ترجمہ: حضرت براء ؓ فرماتے ہیں کہ میرے ماموں ابو بردہ نے نماز سے پہلے قربانی کر دی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ گوشت والی بکری ہوئی۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس چھ ماہ کا بکرا ہے۔ فرمایا: اسی کو ذبح کر دے مگر یہ تیرے سواء کسی کے لیے جائز نہیں۔ پھر فرمایا: جس نے نماز سے پہلے ذبح کر دیا اس نے اپنی ذات کے لیے ذبح کیا اور جس نے نماز کے بعد ذبح کیا بلاشبہ اس کی قربانی مکمل ہوئی اور وہ مسلمانوں کی سنت کو پہنچ گیا۔

(973)۔ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ مَاذَا يُتَّقٰى مِنَ الضَّحَايَا فَاَشَارَ بِيَدِهٖ، فَقَالَ اَرْبَعًا، اَلْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا، اَلْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا، وَالْمَرِيْضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا، وَالْعَجْفَاءُ الَّتِيْ لَا تُنْقِيْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِي وَاَبُوْدَاوٗد وَالنَّسَائِي وَابْنُ مَاجَةَ

وَالدَّارمِی [موطا مالك كتاب الضحايا حديث رقم :١، مسند احمد حديث رقم:١٨٥٦٩، ترمذی حديث رقم:١٤٩٧، ابو داؤد حديث رقم:٢٨٠٢، نسائی حديث رقم: ٤٣٧٠، ابن ماجة حديث رقم:٣١٤٤، سنن الدارمی حديث رقم:١٩٥٥]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا یا رسول اللہ قربانی کے لیے کون سے جانور سے بچا جائے۔ تو اپنے ہاتھ مبارک سے اشارہ کرکے فرمایا چار سے۔ لنگڑا جس کا لنگڑا پن واضح ہو، کانا جس کا کانا پن واضح ہو، بیمار جس کی بیماری واضح ہو اور دبلا جس کی ہڈیوں میں گودا نہ ہو۔

(974)۔ وَعَنْ قَتَادَةَ ﷺ قَالَ قُلْتُ لِسَعِيدِ بنِ الْمُسَيَّبِ ، مَاعَضبَاءُ الْاُذُنِ ؟ قَالَ لِمَا كَانَ النِّصْفُ فَاَكثَرُ مِن ذٰلِكَ مَقطوعاً رَوَاهُ الطَّحَاوِی [شرح معانی الآثار للطحاوی ٢/٢٧١]۔

ترجمہ: حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن میتب سے کہا کان کٹا جانور کون سا ہے؟ فرمایا جس کا آدھا اور اس سے زیادہ کان کٹا ہوا ہو۔

(975)۔ وَعَنْ اِبرَاهِيمَ قَالَ لَا بَأْس بِاِخصَاءِ الْبَهَائِمِ اِذَا كَانَ يُرَادُ بِهٖ صَلَاحُهَا رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِی كِتَابِ الْآثَار [كتاب الآثار حديث رقم ٧٩٥ و ابو يوسف فی الآثار حديث رقم :١٠٥٧ و اورده الخوارزمی فی جامع المسانيد ٢/٣٠٢]۔

ترجمہ: حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جانوروں کو خصی کرنے میں کوئی حرج نہیں جبکہ اس سے ان کی صحت کی درستی کا ارادہ کیا جائے۔

(976)۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بنِ سَابِطٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ ضَحّٰی بِكَبْشَينِ اَملَحَينِ ذَبَحَ اِحدٰهُمَا عَن نَفسِهٖ وَالْآخَرُ عَمَّنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِی كِتَابِ الْآثَار [كتاب الآثار حديث رقم:٧٨٧ و ابو يوسف فی الآثار حديث رقم:٣٠٧، جامع المسانيد ٢/٢٤٥]۔

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن سابط فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے دو چتکبرے مینڈھے ذبح فرمائے۔ ان میں سے ایک اپنی طرف سے ذبح فرمایا اور دوسرا ہر اس شخص کی طرف سے جس نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا۔

(977)۔ وَعَنْ حَنَشٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلِياً يُضَحِّی بِكَبْشَينِ ، فَقُلْتُ لَهٗ مَا هٰذِهٖ ؟ فَقَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَوصَانِی اَنْ اُضَحِّیَ عَنهُ فَاَنَا اُضَحِّی عَنهُ رَوَاهُ اَبُو دَاوٗد وَرَوَی التِّرمِذِی

نَحوَهٗ [ابو داؤد حديث رقم:٢٧٩٠، ترمذی حديث رقم:١٤٩٥]۔ قال الترمذی غريب

ترجمہ: حضرت حنش فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی ﷺ کو دو مینڈھے ذبح کرتے ہوئے دیکھا۔ میں نے عرض کیا یہ کیا ہے؟ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مجھے وصیت فرمائی تھی کہ آپ کی طرف سے قربانی دیا کروں۔ اس لیے میں آپ کی طرف سے قربانی دیتا ہوں۔

(978)۔ وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : اَلْاَضحٰی يَومَانِ بَعدَ يَومِ الْاَضحٰی رَوَاهُ مَالِك [موطا مالك كتاب الضحاية باب الضحية عما فی بطن العداة و ذكر ايام الاضحیٰ حديث رقم:١٢]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: قربانی کے دو دن مزید ہوتے ہیں قربانی کے دن کے بعد۔

(979)۔ وَعَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ ﷺ قَالَ : اَلْاَضحٰی يَومَانِ بَعدَ يَومِ الْاَضحٰی رَوَاهُ مَالِك [موطا مالك كتاب الضحاية باب الضحية عما فی بطن العداة و ذكر ايام الاضحیٰ حديث رقم:١٢]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت امام مالک فرماتے ہیں کہ ان تک حضرت علی بن ابی طالب ﷺ کا فرمان پہنچا ہے کہ: قربانی عید الاضحیٰ کے دو دن بعد تک ہے۔

(980)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ ، اَلذَّبْحُ بَعدَ النَّحْرِ يَومَانِ رَوَاهُ الْبَيهَقِی [السنن الكبریٰ للبيهقی ٩/٢٩٧]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ نے فرمایا: ذبح نحر کے دن کے بعد دو دن مزید ہے۔

(981)۔ وَعَنْ اَبِی حَنِيفَةَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ الْاَضحٰی ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ ، يَومَانِ بَعدَ يَومِ النَّحْرِ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِی كِتَابِ الْآثَار [كتاب الآثار حديث رقم:٧٨٦]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت ابراہیم نخعی فرماتے ہیں کہ قربانی تین دن تک ہوتی ہے۔ نحر کے دن کے بعد مزید دو دن۔

كِتَابُ الْجَنَائِزِ

جنازوں کی کتاب

بَابُ ثَوَابِ الْمَرَضِ

مریض کے ثواب کا باب

(982)۔ عَنْ يَحْيَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ اِنَّ رَجُلاً جَاءَهُ الْمَوْتُ فِي زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَجُلٌ هَنِيئاً لَهُ مَاتَ وَلَمْ يُبْتَلَ بِمَرَضٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَيْحَكَ مَا يُدْرِيكَ اَنَّ اللّٰهَ ابْتَلَاهُ بِمَرَضٍ فَكَفَّرَ عَنْهُ مِنْ سَيِّئَاتِهِ رَوَاهُ مَالِكٌ [موطا مالك، كتاب العين حديث رقم:٨]۔

ترجمہ: حضرت یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک آدمی کو موت آئی۔ کسی نے کہا بڑا خوش قسمت ہے مرگیا ہے اور کسی مرض میں مبتلا نہیں ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تجھ پر افسوس ہے۔ تجھے کیا خبر کہ اگر اللہ اسے مرض میں مبتلا کرتا تو اس کے گناہ معاف کر دیتا۔

(983)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا كَثُرَتْ ذُنُوْبُ الْعَبْدِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَا يُكَفِّرُهَا مِنَ الْعَمَلِ، اِبْتَلَاهُ اللّٰهُ بِالْحُزْنِ لِيُكَفِّرَهَا عَنْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حديث رقم: ٢٥٢٩٠]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسی بندے کے گناہ زیادہ ہو جاتے ہیں اور انہیں مٹانے والا کوئی عمل نہیں ہوتا تو اللہ اسے غم میں مبتلا کر دیتا ہے تا کہ انہیں معاف کرے۔

(984)۔ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللّٰهِ مَنْزِلَةٌ لَمْ يَبْلُغْهَا بِعَمَلِهِ، اِبْتَلَاهُ اللّٰهُ فِي جَسَدِهِ اَوْ فِي مَالِهِ اَوْ فِي وَلَدِهِ، ثُمَّ صَبَّرَهُ عَلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى يُبْلِغَهُ الْمَنْزِلَةَ الَّتِي سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللّٰهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُو دَاوٗد [مسند احمد حديث رقم: ٢٢٤٠١، ابو داؤد حديث رقم: ٣٠٩٠]۔ اسناده ضعيف

ترجمہ: حضرت محمد بن خالد اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسی بندے کے لیے اللہ کی طرف سے ایک منزل مقرر ہو جاتی ہے جس تک وہ اپنے عمل کے ذریعے نہیں پہنچ سکتا تو

اللہ اسے جسمانی تکلیف میں یا مالی مشکل میں یا اولاد کی پریشانی میں مبتلا کر دیتا ہے۔ پھر اسے اس پر صبر دیتا ہے حتیٰ کہ اسے اس منزل تک پہنچا دیتا ہے جو اللہ کی طرف سے اس کے لیے مقرر ہوئی ہوتی ہے۔

(985)۔ وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوَدُّ اَهْلُ الْعَافِيَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِينَ يُعْطٰى اَهْلُ الْبَلَاءِ الثَّوَابَ لَوْ اَنَّ جُلُوْدَهُمْ كَانَتْ قُرِضَتْ فِي الدُّنْيَا بِالْمَقَارِيضِ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حديث رقم: ٢٤٠٢]۔ وقال غريب

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن جب دکھیوں کو اجر دیا جائے گا تو سکھی لوگ اس بات کی خواہش کریں گے کہ کاش ان کے جسموں کو دنیا میں قینچیوں کے ساتھ چیرا گیا ہوتا۔

(986)۔ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰى مَرِيضٍ فَمُرْهُ يَدْعُوْلَكَ فَاِنَّ دُعَاءَهُ كَدُعَاءِ الْمَلٰئِكَةِ رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم: ١٤٤١]۔ مرسل صحيح

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تو کسی مریض کے پاس جائے تو اسے کہہ وہ تیرے لیے دعا کرے۔ بے شک اس کی دعا فرشتوں کی دعا کی طرح ہے۔

عِيَادَةُ الْمَرِيضِ

مریض کی عیادت

(987)۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِيلَ مَا هُنَّ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا لَقِيتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَاِذَا دَعَاكَ فَاَجِبْهُ وَاِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ وَاِذَا عَطِسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتْهُ وَاِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ وَاِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٥٦٥١، نسائی حديث رقم: ١٩٣٨، ابن ماجة حديث رقم: ١٤٣٣]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر سات حق ہیں۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ وہ کیا ہیں؟ فرمایا: جب تو اس سے ملے تو اسے سلام کہہ، جب وہ تجھے دعوت دے تو قبول کر، جب وہ تجھ سے بھلائی چاہے تو تو اس کی بھلائی کر، جب وہ چھینک لے اور الحمد للہ پڑھے تو تو جواب دے، جب وہ بیمار پڑے تو تو اس کی عیادت کر اور جب وہ فوت ہو جائے تو تو اس کے جنازے کے ساتھ جا۔

(988)۔ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٦٥٥١، ترمذی حديث رقم: ٩٦٧، مسند احمد حديث رقم: ٢٢٤٦٩]۔

ترجمہ: حضرت ثوبان ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسی مسلمان کی عیادت اس کا کوئی مسلمان بھائی کرتا ہے تو وہ جنت کے خوشے میں رہتا ہے حتیٰ کہ واپس آ جائے۔

(989)۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَا ابْنَ آدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي، قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ أَعُوْدُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ؟ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِي فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِي عِنْدَهُ، يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِي، قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ أُطْعِمُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ؟ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ أَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِي، يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِي، قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ أَسْقِيْكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ؟ قَالَ اسْتَسْقَاكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ وَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِي رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٦٥٥٦]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا اے ابن آدم! میں بیمار ہوا تھا تو نے میری عیادت نہیں کی تھی۔ وہ عرض کرے گا اے میرے رب میں تیری عیادت کیسے کرتا جب کہ تو رب العالمین ہے۔ فرمائے گا تجھے معلوم نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا اور تو نے اس کی عیادت نہیں کی، تجھے معلوم نہیں کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے اس کے پاس پاتا۔ اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا مانگا تھا اور تو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا تھا۔ وہ عرض کرے گا اے میرے رب میں تجھے کھانا کیسے کھلاتا جب کہ تو رب العالمین ہے۔ فرمائے گا تجھے معلوم نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا اور تو نے اسے کھانا نہیں کھلایا تھا۔ تجھے معلوم نہیں کہ اگر تو اسے کھانا کھلاتا تو اس کا اجر میرے پاس پاتا۔ اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی مانگا تھا اور تو نے مجھے پانی نہیں پلایا تھا۔ وہ عرض کرے گا اے میرے رب میں تجھے کیسے پانی پلاتا جب کہ تو رب العالمین ہے۔ فرمائے گا میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا اور تو نے اسے پانی نہیں پلایا تھا۔ تجھے معلوم نہیں کہ اگر تو اسے پانی پلاتا تو اس کا اجر میرے پاس پاتا۔

(990)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اشْتَكٰى مِنَّا إِنْسَانٌ مَسَحَهُ بِيَمِيْنِهِ، ثُمَّ قَالَ، أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ٥٧٠٧، بخاری حديث رقم: ٥٦٧٥، ابو داؤد حديث رقم: ٣٨٩٠، ترمذی حديث رقم: ٩٧٣، ابن ماجة حديث رقم: ١٦١٩، مسند احمد حديث رقم: ٥٦٧]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ہم میں سے کوئی انسان بیمار ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اس پر دایاں ہاتھ پھیرتے۔ پھر فرماتے، اے تمام انسانوں کے رب بیماری کو لے جا اور شفا دے، تو شفا دینے والا ہے، تیری شفا کے سوا کوئی شفا نہیں۔ ایسی شفا دے جو بیماری کا نشان بھی نہ چھوڑے۔

بَابُ ذِكْرِ الْمَوْتِ

موت کے ذکر کا باب

(991)۔ عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ مَوْتِهِ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ يَقُوْلُ لَا يَمُوْتَنَّ أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٧٢٢٩، ابو داؤد حديث رقم: ٣١١٣، ابن ماجة حديث رقم: ٤١٦٧، مسند احمد حديث رقم: ١٤١٣٣]۔

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے آپ کے وصال شریف سے تین دن پہلے سنا: تم میں سے کوئی شخص اللہ سے حسن ظن کے سواہ ہرگز نہ مرے۔

(992)۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ، الْمَوْتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَالنَّسَائِي وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حديث رقم: ٢٣٠٧، نسائی حديث رقم: ١٨٢٤، ابن ماجة حديث رقم: ٤٢٥٨، مسند احمد حديث رقم: ٧٩٤٤]۔ قال الترمذی حسن

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لذتوں کو تباہ کرنے والی کو کثرت سے یاد کیا کرو یعنی موت کو۔

(993)۔ وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَمَنَّوُا الْمَوْتَ فَإِنَّ هَوْلَ الْمُطَّلَعِ شَدِيْدٌ وَإِنَّ مِنَ السَّعَادَةِ أَنْ يَطُوْلَ عُمْرُ الْعَبْدِ وَيَرْزُقَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْإِنَابَةَ رَوَاهُ أَحْمَدُ [مسند احمد حديث رقم: ١٤٥٧٦]۔ اسناده ضعيف

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا موت کی تمنا ہرگز نہ کرو۔ بے شک جان کنی کا مرحلہ بڑا سخت ہے۔ یہ بڑے نصیب کی بات ہے کہ بندے کی عمر زیادہ ہو اور اللہ عزوجل اسے اطاعت کی طرف راغب رہنے کی توفیق دے۔

مَا يُقَالُ عِندَ مَنْ حَضَرَهُ الْمَوْتُ

جس پر موت کا وقت آجائے اس کے پاس کیا کہا جائے

(994)۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَقِّنُوا مَوتَاكُمْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٢١٢٣، ترمذی حديث رقم:٩٧٦، ابو داؤد حديث رقم:٣١١٧، نسائی حديث رقم:١٨٢٦، ابن ماجة حديث رقم:١٤٤٥، مسند احمد حديث رقم:١٠٩٩٩]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما دونوں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے مرنے والوں کو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی تلقین کیا کرو۔

(995)۔ وَعَنْ مُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ أَبُودَاوٗد [ابو داؤد حديث رقم:٣١١٦]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل ﷺ فرماتے ہیں کہ جس کے آخری الفاظ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہوئے۔ وہ جنت میں داخل ہوا۔

(996)۔ وَعَنْ مَعْقِلِ بنِ يَسَارٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، اِقْرَؤُوا سُورَةَ يٰسٓ عَلٰى مَوتَاكُمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُودَاوٗد وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حديث رقم:٣١٢١، ابن ماجة حديث رقم:١٤٤٨، مسند احمد حديث رقم:٢٠٣٢٥]۔ ضعيف

ترجمہ: حضرت معقل بن یسار ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے مرنے والوں پر سورۃ یاسین پڑھا کرو۔

قُبْلَةُ الْمَيِّتِ

میت کا بوسہ

(997)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُونٍ وَهُوَ مَيِّتٌ وَهُوَ يَبْكِي، حَتّٰى سَالَ دُمُوعُ النَّبِيِّ ﷺ عَلٰى وَجْهِ عُثْمَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَأَبُودَاوٗد وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حديث رقم:٣١٦٣، ترمذی حديث رقم:٩٨٩، ابن ماجة حديث رقم:١٤٥٦، مسند احمد حديث رقم:٢٤٢٢٠]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون کو بوسہ دیا جب کہ وہ فوت ہو چکے تھے اور آپ ﷺ رو رہے تھے حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ کے آنسو عثمان کے چہرے پر بہنے لگے۔

(998)۔ وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّ أَبَابَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ مَيِّتٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حديث رقم:٩٨٩، ابو داؤد حديث رقم:٣١٦٣، ابن ماجة حديث رقم:١٤٥٧، مسند احمد حديث رقم:٢٤٣٣٢]۔ قال الترمذی حسن صحيح

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر ﷺ نے نبی کریم ﷺ کو بوسہ دیا جب کہ آپ ﷺ کا وصال ہو چکا تھا۔

بَابُ غُسْلِ الْمَيِّتِ وَتَكْفِيْنِهٖ

میت کو غسل اور کفن دینے کا باب

(999)۔ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نُغَسِّلُ ابْنَتَهُ، فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثاً أَوْ خَمْساً أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ، إِنْ رَأَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُوراً أَوْ شَيْئاً مِنْ كَافُورٍ، فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي، فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ، فَأَلْقٰى إِلَيْنَا حَقْوَهُ، فَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ وَفِي رِوَايَةٍ اغْسِلْنَهَا وِتْراً، ثَلَاثاً أَوْ خَمْساً أَوْ سَبْعاً وَابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٢١٧٤، بخاری حديث رقم:١٢٦٣، ابو داؤد حديث رقم:٣١٤٥، نسائی حديث رقم:١٨٨١]۔

ترجمہ: حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپ ﷺ کی شہزادی رضی اللہ عنہا کو غسل دے رہے تھے۔ فرمایا: اسے تین مرتبہ غسل دو یا پانچ مرتبہ یا اس سے زیادہ مرتبہ پانی بہاؤ۔ مناسب سمجھو تو پانی اور بیری کا استعمال کرو۔ آخر میں کافور یا کافور جیسی کوئی چیز لگا دو۔ جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کر دینا۔ جب ہم فارغ ہو گئیں تو ہم نے آپ ﷺ کو اطلاع کر دی۔ آپ ﷺ نے ہماری طرف اپنا تہبند شریف پھینکا اور فرمایا اسے زیر جامہ کے طور پر پہناؤ۔ ایک روایت میں ہے کہ فرمایا اسے طاق تعداد میں غسل دیں، تین، پانچ یا

سات مرتبہ اس کے دائیں اعضاء اور وضو کے اعضاء سے شروع کرو۔

(1000)۔ وَعَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ ﷺ فَقُلْتُ لَهَا فِیْ كَمْ كُفِّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ؟ فَقَالَتْ فِیْ ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ سُحُوْلِيَّةٍ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٢١٨٢]۔

ترجمہ: حضرت ابوسلمہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے زوجہ نبی کریم ﷺ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا۔ میں نے ان سے عرض کیا رسول اللہ ﷺ کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا گیا؟ فرمایا تین سوتی کپڑوں میں۔

(1001)۔ وَعَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُفِّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ قَمِيْصٍ وَاِزَارٍ وَلِفَافَةٍ رَوَاهُ عَدِیٌّ فِی الْكَامِلِ [ابن عدی ٤٧/٧]۔ الحديث ضعيف وله شواهد صحيحة

ترجمہ: حضرت سماک ؓ حضرت جابر بن سمرہ ؓ سے روایت فرماتے ہیں کہ فرمایا: رسول اللہ ﷺ کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا۔ قمیض، ازار اور لفافے میں۔

(1002)۔ وَعَنْ لَيْلٰى بِنْتِ قَانِفِ الثَّقَفِيَّةِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ فِيْمَنْ غَسَّلَ اُمَّ كُلْثُوْمٍ ابْنَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ وَفَاتِهَا فَكَانَ اَوَّلُ مَا اَعْطَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْحَقْوَةَ، ثُمَّ الدِّرْعَ، ثُمَّ الْخِمَارَ، ثُمَّ الْمِلْحَفَةَ، ثُمَّ اُدْرِجَتْ بَعْدُ فِی الثَّوْبِ الْآخِرِ، قَالَتْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ عِنْدَ الْبَابِ مَعَهٗ كَفَنُهَا يُنَاوِلُنَاهَا ثَوْبًا ثَوْبًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد وَفِیْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ [ابو داؤد حديث رقم:٣١٥٧]۔ صحيح وله شواهد بالفاظ مختلفة

ترجمہ: حضرت لیلیٰ بن قانف ثقفیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں ان میں شامل تھی جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی شہزادی ام کلثوم کو ان کی وفات پر غسل دیا۔ سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ نے مجھے ازار عطا فرمایا۔ پھر چادر، پھر دوپٹہ، پھر لفافہ، پھر ایک اور کپڑے میں انہیں لپیٹا گیا۔ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دروازے کے پاس تشریف فرما تھے آپ ﷺ کے پاس ان کا کفن تھا اور آپ ایک ایک کپڑا کر کے پکڑا رہے تھے۔

(1003)۔ وَعَنْ عَلِیٍّ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَغَالَوْا فِی الْكَفَنِ فَاِنَّهٗ يُسْلَبُ سَلْبًا سَرِيْعًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد [ابو داؤد حديث رقم:٣١٥٤]۔ اسناده ضعيف

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کفن میں فضول خرچی مت کرو کیونکہ مہنگا کفن بہت جلد چھینا جاتا ہے۔

(1004)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلْبَسُوْا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَاِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ، وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ وَمِنْ خَيْرِ اَكْحَالِكُمُ الْاِثْمِدُ، فَاِنَّهٗ يُنْبِتُ الشَّعْرَ وَيَجْلُو الْبَصَرَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد وَالتِّرْمَذِیْ [ابو داؤد حديث رقم:٣٨٧٨، ترمذی حديث رقم:٩٩٤، نسائی حديث رقم:١٨٩٦، ابن ماجة حديث رقم:١٤٧٢، مسند احمد حديث رقم:٢٢٢٣]۔ اسناده صحيح

ترجمہ: حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سفید کپڑے پہنا کرو یہ تمہارے بہترین کپڑوں میں سے ہیں۔ انہی میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو اور تمہارے سرموں میں سے بہترین اثمد ہے یہ بالوں کو اگاتا ہے اور بینائی کو تیز کرتا ہے۔

(1005)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقَتْلٰى اُحُدٍ اَنْ يُنْزَعَ عَنْهُمُ الْحَدِيْدَ وَالْجُلُوْدَ وَاَنْ يُدْفَنُوْا بِدِمَاءِهِمْ وَثِيَابِهِمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد وَابْنُ مَاجَةَ وَفِیْ رِوَايَةِ الْبُخَارِیِّ وَلَمْ يُغَسِّلْهُمْ [ابو داؤد حديث رقم:٣١٣٤، ابن ماجة حديث رقم:١٥١٥، بخاری حديث رقم:١٣٤٦، ١٣٤٧]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے احد کے شہیدوں کے بارے میں حکم دیا کہ ان پر سے ہتھیار اور حفاظتی چمڑا اتار دیا جائے اور ان کو خون اور کپڑوں سمیت دفن کر دیا جائے۔

بَابُ الْمَشْیِ بِالْجَنَازَةِ

جنازے کے ساتھ چلنے کا باب

(1006)۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُوْنَهَا اِلَيْهِ وَاِنْ تَكُ سِوٰى ذٰلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُوْنَهٗ عَنْ رِقَابِكُمْ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِیْ [مسلم حديث رقم:٢١٨٦، بخاری حديث رقم:١٣١٥، ابو داؤد حديث رقم:٣١٨١، ترمذی حديث رقم:١٠١٥، نسائی حديث رقم:١٩١٠، ابن ماجة حديث رقم:١٤٧٧، مسند احمد حديث رقم:٧٢٩٠]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنازے کے ساتھ جلدی کرو۔ اگر وہ نیک تھا تو تم نے اسے اچھی جگہ پہنچانا ہے۔ اگر اس کے علاوہ تھا تو وہ شر ہے اسے تم نے اپنی گردنوں سے اتارنا ہوتا ہے۔

(1007)۔ وَعَنْ طَاوٗسٍ قَالَ مَا مَشٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى مَاتَ اِلَّا خَلْفَ الْجَنَازَةِ رَوَاهُ عَبْدُالرَّزَّاقِ وَاِسْنَادُهٗ مُرْسَلٌ صَحِيْحٌ [المصنف لعبد الرزاق حديث رقم:٦٢٦٢]۔

ترجمہ: حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وفات پانے تک جنازے کے پیچھے ہی چلا کرتے تھے۔

(1008)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : اَلْجَنَازَۃُ مَتْبُوْعَۃٌ وَلَا تُتْبَعُ ، وَلَیْسَ مَعَهَا مَنْ تَقَدَّمَهَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم:١٠١١، ابو داؤد حدیث رقم:٣١٨٤، ابن ماجۃ حدیث رقم:١٤٨٤، مسند احمد حدیث رقم:٣٩٣٨]۔ ضعیف

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنازہ کے پیچھے چلا جاتا ہے، جنازہ پیچھے نہیں چلتا، جو جنازے سے آگے چلا وہ جنازے کے ساتھ نہیں ہے۔

(1009)۔ وَعَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ کَانَ الْاَسْوَدُ اِذَا کَانَ مَعَهَا نِسَاءٌ اَخَذَ بِیَدِیْ فَتَقَدَّمْنَا نَمْشِیْ اَمَامَهَا ، فَاِذَا لَمْ یَکُنْ مَعَهَا نِسَاءٌ مَشَیْنَا خَلْفَهَا رَوَاہُ الطَّحَاوِیُّ [شرح معانی الآثار للطحاوی ٣١٣/١]۔

ترجمہ: حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر جنازے کے ساتھ عورتیں آجائیں تو حضرت اسود میرا ہاتھ پکڑ لیتے اور ہم بڑھ کر اس کے آگے چلنے لگتے اور جب اس کے ساتھ عورتیں نہ ہوتیں تو ہم اس کے پیچھے چلتے تھے۔

(1010)۔ وَعَنْهُ قَالَ کَانُوْا یَکْرَهُوْنَ السَّیْرَ اَمَامَ الْجَنَازَۃِ رَوَاہُ الطَّحَاوِیُّ [شرح معانی الآثار للطحاوی ٣١٣/١]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان جنازے کے آگے چلنا مکروہ سمجھتے تھے۔

(1011)۔ وَعَنْ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ ؓ مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَۃً فَلْیَحْمِلْ بِجَوَانِبِ السَّرِیْرِ کُلِّهَا ، فَاِنَّهُ مِنَ السُّنَّۃِ ، ثُمَّ اِنْ شَاءَ فَلْیَتَطَوَّعْ وَاِنْ شَاءَ فَلْیَدَعْ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَةَ وَاِسْنَادُہُ مُرْسَلٌ جَیِّدٌ [ابن ماجۃ حدیث رقم:١٤٧٨، مسند ابی داؤد الطیالسی حدیث رقم:٣٣٠]۔

ترجمہ: حضرت ابوعبیدہ ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے فرمایا۔ جو جنازے کے ساتھ چلے تو اسے چاہیے کہ چارپائی کو تمام اطراف سے کندھا دے۔ یہ سنت ہے پھر اگر چاہے تو مزید اٹھا کر ثواب حاصل کرلے اور اگر چاہے تو چھوڑ دے۔

(1012)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ قَالَ مِنَ السُّنَّۃِ حَمْلُ الْجَنَازَۃِ بِجَوَانِبِ السَّرِیْرِ الْاَرْبَعِ رَوَاہُ مُحَمَّدٌ [کتاب الآثار حدیث رقم:٢٣٣، المصنف لعبد الرزاق حدیث رقم:٦٥١٧، مسند امام اعظم حدیث رقم:٧٦١]۔ الحدیث صحیح وعلیہ العمل

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ جنازے کو چارپائی کی چاروں اطراف سے اٹھانا سنت ہے۔

بَابُ صِفَةِ صَلٰوةِ الْجَنَازَةِ

جنازے کا طریقہ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَا تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا [التوبۃ: ٨٤] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: منافقوں میں سے کسی ایک پر بھی کبھی نماز نہ پڑھیں۔

(1013)۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ ؓ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَعَی لِلنَّجَاشِیِّ الْیَوْمَ الَّذِیْ مَاتَ فِیْهِ وَخَرَجَ بِهِمْ اِلَی الْمُصَلّٰی فَصَفَّ بِهِمْ وَکَبَّرَ اَرْبَعَ تَکْبِیْرَاتٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ [مسلم حدیث رقم:٢٢٠٤، بخاری حدیث رقم:١٣٣٣، ابو داؤد حدیث رقم:٣٢٠٤، نسائی حدیث رقم:١٩٧١، ترمذی حدیث رقم:١٠٢٢، ابن ماجۃ حدیث رقم:١٥٣٤، موطا مالک، کتاب الجنائز:١٤، مسند احمد حدیث رقم:٧٧٩٥]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ جس دن نجاشی فوت ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی وفات کا اعلان کرایا اور صحابہ کے ساتھ جنازہ گاہ کی طرف نکلے ان کی صفیں بنائیں اور چار تکبیریں ادا فرمائیں۔

(1014)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ کُشِفَ لِلنَّبِیِّ ﷺ عَنْ سَرِیْرِ النَّجَاشِیِّ حَتّٰی رَاٰہُ وَصَلّٰی عَلَیْهِ وَقَالَ عِمْرَانُ بْنُ الْحُصَیْنِ ؓ وَلَا نَظُنُّ اِلَّا اَنَّهُ بَیْنَ یَدَیْهِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاِسْنَادُہُ صَحِیْحٌ [مسند احمد حدیث رقم:٢٠٠٢٧، صحیح ابن حبان حدیث رقم:٣١٠٢]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے سامنے نجاشی کی چارپائی بے حجاب کردی گئی تھی حتیٰ کہ آپ ﷺ اسے دیکھ رہے تھے اور آپ ﷺ نے اس پر نماز جنازہ پڑھی۔ حضرت عمران بن حصین ؓ فرماتے ہیں کہ ہمیں یقین تھا کہ وہ آپ کے سامنے تھا۔

(1015)۔ وَعَنْ سَلْمَانَ الْمُؤَذِّنِ قَالَ تُوُفِّیَ اَبُوْ سَرِیْحَۃَ فَصَلّٰی عَلَیْهِ زَیْدُ بْنُ اَرْقَمَ فَکَبَّرَ عَلَیْهِ اَرْبَعًا فَقُلْنَا مَا هٰذَا فَقَالَ هٰکَذَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَفْعَلُ رَوَاہُ الطَّحَاوِیُّ [شرح معانی الآثار للطحاوی ٣١٨/١]۔

ترجمہ: حضرت سلمان موذن فرماتے ہیں کہ ابو شریحہ فوت ہوگئے اور ان کی نماز جنازہ زید بن ارقم نے پڑھائی۔ آپ نے ان پر چار تکبیریں پڑھیں۔ ہم نے کہا یہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

(1016)۔ وعن ابن عباس ؓ قال آخر ما كبّر النبي ﷺ على الجنائز أربع تكبيرات وكبّر عمر على أبي بكر أربعاً وكبّر ابن عمر على عمر أربعاً وكبّر الحسن بن علي على علي أربعاً وكبّر الحسين بن علي على الحسن أربعاً وكبّرت الملائكة على آدم أربعاً رواه الحاكم في المستدرك والبيهقي في سننه والطبراني [المستدرك حديث رقم: ١٤٥٥، السنن الكبرى للبيهقي ٣٧/٤، المعجم الكبير للطبراني حديث رقم: ١١٤٩٥]۔ ضعيف

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سب سے آخر میں جنازوں پر چار تکبیریں پڑھیں۔ حضرت عمر ؓ نے ابوبکر ؓ پر چار تکبیریں پڑھیں۔ حضرت ابن عمر ؓ نے حضرت عمر ؓ پر چار تکبیریں پڑھیں۔ حضرت حسن بن علی ؓ نے حضرت علی ؓ پر چار تکبیریں پڑھیں اور حضرت حسین بن علی ؓ نے حضرت حسن بن علی ؓ پر چار تکبیریں پڑھیں اور فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام پر چار تکبیریں پڑھیں۔

(1017)۔ وعن أبي حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن غير واحد أن عمر بن الخطاب ؓ جمع أصحاب النبي ﷺ فسألهم عن التكبير، قال لهم انظروا آخر جنازة كبّر عليها النبي ﷺ فوجدوه قد كبّر أربعاً حتى قُبض، قال عمر فكبّروا أربعاً رواه الإمام الأعظم في مسنده [مسند امام اعظم صفحة ١٠٢]۔ فيه احاديث كثيرة صحيحة

ترجمہ: حضرت امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ حضرت حماد سے وہ حضرت ابراہیم سے وہ ایک سے زیادہ لوگوں سے روایت فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے نبی کریم ﷺ کے تمام صحابہ کو جمع کیا۔ اور ان سے تکبیروں کے بارے میں پوچھا اور ان سے فرمایا کہ آخری جنازے پر غور کرو جس پر نبی کریم ﷺ نے تکبیریں پڑھیں۔ طے یہ پایا کہ آپ ﷺ نے چار تکبیریں پڑھی تھیں۔ حتیٰ کہ وصال شریف ہو گیا۔ حضرت عمر نے فرمایا بس چار تکبیریں کہا کرو۔

(1018)۔ وعن نافع أن عبد الله بن عمر ؓ كان لا يقرأ في الصلوة على الجنازة رواه مالك [موطا مالك، باب ما يقول المصلي على الجنازة:١٩]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نماز جنازہ میں تلاوت نہیں کرتے تھے۔

(1019)۔ وعن مالك عن سعيد المقبري عن أبيه أنه سأل أبا هريرة ؓ كيف يصلّى على الجنازة فقال: أنا لعمر الله أخبرك، أتبعها من أهلها فإذا وضعت كبّرت فحمدت الله

وصلّيت على نبيه، ثم قلت، اللهم عبدك الدعاء إلى آخره رواه محمد و مالك [موطا امام محمد صفحة ١٦٨، موطا مالك، باب ما يقول المصلي على الجنازة :١٧]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: امام مالک علیہ الرحمہ نے حضرت سعید مقبری سے انہوں نے اپنے والد سے روایت فرمایا ہے کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے پوچھا کہ جنازے پر نماز کیسے پڑھیں۔ فرمایا: اللہ کی قسم میں تجھے بتاتا ہوں۔ (میرا معمول یہ ہے کہ) میں اس کے گھر سے اس کے ساتھ چلتا ہوں۔ جب رکھ دیا جاتا ہے تو تکبیر کہتا ہوں اور اللہ کی حمد کرتا ہوں اور نبی کریم ﷺ پر درود پڑھتا ہوں۔ پھر کہتا ہوں اللّٰھم عبدک آگے پوری دعا۔

(1020)۔ وعن أبي هريرة ؓ قال كان رسول الله ﷺ إذا صلّى على الجنازة قال، اللهم اغفر لحيّنا وميّتنا وشاهدنا وغائبنا وصغيرنا وكبيرنا وذكرنا وأنثانا، اللهم من أحييته منا فأحيه على الإسلام ومن توفّيته منا فتوفّه على الإيمان رواه الحاكم في المستدرك وصحّحه على شرط الشيخين و رواه أحمد وأبو داود والترمذي وابن ماجة بسند آخر [مستدرك حاكم حديث رقم :١٣٥٧، مسند احمد حديث رقم : ٨٨٣٠، ابو داؤد حديث رقم: ٣٢٠١، ترمذي حديث رقم: ١٠٢٤، ابن ماجة حديث رقم:١٤٩٨]۔ وافقه الذهبي وصححه الترمذي

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب جنازے پر دعا فرماتے تو پڑھتے: اے اللہ ہمارے زندہ کو بخش دے اور ہمارے مردہ کو بخش دے اور ہمارے حاضر کو بخش دے اور ہمارے غائب کو بخش دے اور ہمارے چھوٹے کو بخش دے اور ہمارے بڑے کو بخش دے اور ہمارے مرد کو بخش دے اور ہماری عورت کو بخش دے۔ اے اللہ، تو ہم میں سے جسے زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جسے موت دے اسے ایمان پر موت دے۔

(1021)۔ وعن أبي هريرة ؓ قال قال رسول الله ﷺ من صلّى على جنازة في المسجد فليس له شيء رواه ابن ماجة [ابن ماجة حديث رقم:١٥١٧]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مسجد میں نماز جنازہ پڑھی اس کا کوئی ثواب نہیں۔

(1022)۔ وعن ابن عباس رضي الله عنهما قال قال رسول الله ﷺ ما من رجل مسلم يموت فيقوم على جنازته أربعون رجلاً لا يشركون بالله شيئاً إلا شفّعهم الله فيه

رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٢١٩٩، ابن ماجة حديث رقم:١٤٨٩، ابو داؤد حديث رقم: ٣١٧٠]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی مسلمان آدمی فوت ہوتا ہے اور اس کے جنازہ کے لیے چالیس آدمی کھڑے ہوتے ہیں جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے، اللہ ان کی شفاعت ضرور قبول فرماتا ہے۔

(1923)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ مَرُّوا بِجَنَازَةٍ فَاَثْنَوا عَلَيْهَا خَيْراً، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرُّوا بِاُخْرٰى فَاَثْنَوا عَلَيْهَا شَرّاً فَقَالَ وَجَبَتْ، فَقَالَ عُمَرُ مَا وَجَبَتْ ؟ فَقَالَ هٰذَا اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْراً فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَهٰذَا اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرّاً فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ، اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِى الْاَرْضِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِى وَفِى رِوَايَةٍ، اَلْمُؤْمِنُوْنَ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِى الْاَرْضِ [مسلم حديث رقم:٢٢٠١، بخاري حديث رقم:١٣٦٧، ابن ماجة حديث رقم:١٤٩١]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام ایک جنازے کے پاس سے گزرے تو اسے اچھے لفظوں سے یاد کیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ پھر ایک اور جنازہ کے پاس سے گزرے تو اس کی برائی بیان کی۔ فرمایا: واجب ہوگئی۔ حضرت عمر ؓ نے عرض کیا، کیا واجب ہوگئی؟ فرمایا جس کی تم نے تعریف کی اس پر جنت واجب ہوگئی اور جس کا تم نے شر بیان کیا اس کے لیے دوزخ واجب ہوگئی۔ تم زمین میں اللہ کے گواہ ہو۔ ایک روایت میں ہے کہ مومن زمین میں اللہ کے گواہ ہیں۔

(1024)۔ وَعَنْ عُمَرَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ اَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ، قُلْنَا وَثَلَاثَةٌ ؟ قَالَ وَثَلَاثَةٌ قُلْنَا وَاثْنَانِ ؟ قَالَ وَاثْنَانِ، ثُمَّ لَمْ نَسْئَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ رَوَاهُ الْبُخَارِى [بخاري حديث رقم:١٣٦٨، ترمذي حديث رقم:١٠٥٩، نسائي حديث رقم:١٩٣٤، مسند احمد حديث رقم:١٤٠]۔

ترجمہ: حضرت عمر ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس مسلمان کی اچھائی چار آدمی بیان کریں اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ ہم نے عرض کیا اگر تین آدمی ہوں تو پھر؟ فرمایا تین بھی۔ ہم نے عرض کیا اگر دو آدمی ہوں تو پھر؟ فرمایا دو بھی۔ پھر ہم نے صرف ایک آدمی کے بارے میں آپ سے عرض نہیں کیا۔

(1025)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُذْكُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ وَكُفُّوْا عَنْ مَسَاوِيْهِمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤد وَالتِّرْمِذِى [ترمذي حديث رقم:١٠١٩، ابو داؤد حديث

رقم:٤٩٠٠، المعجم الكبير للطبراني حديث رقم:١٣٤٢٣]۔ الحديث ضعيف

ترجمہ: حضرت ابن عمر ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے مردوں کی خوبیاں بیان کیا کرو۔ اور ان کی خطاؤں کے بارے میں زبان بند رکھو۔

(1026)۔ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِىِّ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ صَلّٰى عَلٰى قَتْلٰى اُحُدٍ صَلٰوتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِى الْمُسْتَدْرَكِ وَ قَالَ قَدِ اتَّفَقَا جَمِيْعاً عَلٰى اِخْرَاجِهِ [مستدرك حاكم حديث رقم:١٣٨٣]۔ وافقه الذهبي

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر جہنی فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اُحد کے شہیدوں پر نماز جنازہ پڑھی جس طرح عام میت پر نماز پڑھتے تھے۔

(1027)۔ وَعَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَاَخْلِصُوا لَهُ الدُّعَاءَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤد وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حديث رقم:٣١٩٩، ابن ماجة حديث رقم:١٤٩٧]۔ صححه ابن حبان

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب میت پر نماز جنازہ پڑھ چکو تو اس کیلئے خصوصی دعا کیا کرو۔

(1028)۔ وَعَنْ حُصَيْنِ بْنِ وَحْوَحٍ الْاَنْصَارِىِّ اَنَّ طَلْحَةَ بْنَ الْبَرَاءِ مَرِضَ، فَاَتَاهُ النَّبِىُّ ﷺ يَعُوْدُهُ، فَقَالَ اِنِّى لَا اُرٰى طَلْحَةَ اِلَّا قَدْ حَدَثَ فِيْهِ الْمَوْتُ فَاٰذِنُوْنِى بِهِ وَعَجِّلُوْا، فَلَمْ يَبْلُغِ النَّبِىُّ ﷺ بَنِى سَالِمِ بْنِ عَوْفٍ حَتّٰى تُوُفِّىَ وَكَانَ قَالَ لِاَهْلِهِ لَمَّا دَخَلَ اللَّيْلُ اِذَا مِتُّ فَادْفِنُوْنِى وَلَا تَدْعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنِّى اَخَافُ عَلَيْهِ يَهُوْداً اَنْ يُّصَابَ بِسَبَبِى، فَاُخْبِرَ النَّبِىُّ ﷺ حِيْنَ اَصْبَحَ، فَجَاءَ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى قَبْرِهِ فَصَفَّ النَّاسُ مَعَهُ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اَلْقِ طَلْحَةَ يَضْحَكُ اِلَيْكَ وَتَضْحَكُ اِلَيْهِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِى [المعجم الكبير للطبراني حديث رقم:٣٤٧٣، مجمع الزوائد حديث رقم:٤١٩٤ وقال اسناده حسن]۔

ترجمہ: حضرت حصین بن وحوح انصاری فرماتے ہیں کہ حضرت طلحہ بن براء بیمار ہوگئے۔ نبی کریم ﷺ ان کے پاس عیادت کے لیے تشریف لے آئے۔ فرمایا: مجھے طلحہ میں موت کے آثار صاف دکھائے جا رہے ہیں۔ اس کے بارے میں مجھے اطلاع دینا اور جلدی کرنا۔ نبی کریم ﷺ ابھی تک بنی سالم بن عوف کے گھر تک نہیں پہنچے تھے کہ ان کا وصال ہو گیا۔ وہ اپنے گھر والوں کو کہہ گئے تھے کہ اگر رات ہو جائے اور مجھے موت آ جائے تو مجھے دفن کر دینا اور رسول اللہ ﷺ کو مت بلانا۔ مجھے ڈر ہے کہ میری وجہ سے انہیں یہودی کوئی تکلیف نہ پہنچائیں۔ صبح کے وقت نبی کریم ﷺ کو خبر دی

گئی۔ آپ ﷺ تشریف لائے حتیٰ کہ ان کی قبر پر پہنچے۔ لوگوں نے آپ ﷺ کے ساتھ صفیں بنائیں۔ پھر (نماز جنازہ کے بعد) آپ ﷺ نے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا: اے اللہ طلحہ تیرے پاس ہنستا ہوا جائے اور تو اس کا ہنس کر استقبال فرما۔

(1029)۔ وَعَنْ جَابِرٍ رضی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَّنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۵۷۲۷]۔

ترجمہ: حضرت جابر رضی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے بس میں ہو کہ اپنے بھائی کو فائدہ پہنچائے اسے چاہیے کہ اسے ضرور فائدہ پہنچائے۔

عَجُوبَةُ الرَّوَافِضِ: عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ سَأَلْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الْجَنَازَةِ اَيُصَلّٰى عَلَيْهَا عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ ؟ فَقَالَ نَعَمْ اِنَّمَا هُوَ تَكْبِيرٌ وَتَحْمِيدٌ وَتَسْبِيحٌ وَتَهْلِيلٌ كَمَا تُكَبِّرُ وَتُسَبِّحُ فِي بَيْتِكَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ رَوَاهُ فِي فُرُوْعِ الْكَافِي [الفروع من الكافي حديث رقم:۴۴۶۹] وَبِهٖ قَالَ الْخُمَيْنِي فِي تَوْضِيحِ الْمَسَائِلِ وَالْمَقْبُولُ فِي تُحْفَةِ الْعَوَامِ

روافض کی عجیب بات: یونس بن یعقوب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے جنازے کے بارے میں پوچھا۔ کیا اس پر وضو کے بغیر نماز پڑھی جائے؟ فرمایا ہاں۔ یہ محض تکبیر، حمد، تسبیح اور تہلیل ہی تو ہوتی ہے، جیسا کہ تم اپنے گھر میں وضو کے بغیر تکبیر و تسبیح کرتے رہتے ہو۔

بَابُ دَفْنِ الْمَيِّتِ

میّت کو دفن کرنے کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ [عبس:۲۱] وَقَالَ الْبُخَارِي قبرته اى دفنته اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پھر اسے موت دی تو اس کی قبر بنائی۔ (امام بخاری فرماتے ہیں کہ قبر بنانے سے مراد دفن کرنا ہوتی ہے۔) وَقَالَ تَعَالٰى اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا اَحْيَاءً وَّ اَمْوَاتًا [المرسلت:۲۵،۲۶] وَقَالَ الْبُخَارِيُّ كِفَاتًا يَكُوْنُوْنَ فِيْهَا اَحْيَاءً وَيُدْفَنُوْنَ فِيْهَا اَمْوَاتًا اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا ہم نے زمین کو سمیٹنے والی نہیں بنایا؟ (امام بخاری فرماتے ہیں کہ کفاتا سے مراد یہ ہے کہ لوگ اس پر زندہ رہتے ہیں اور موت کے بعد اسی میں دفن ہوتے ہیں)۔

(1030)۔ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِي وَقَّاصٍ رضی قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيْهِ ، اِلْحَدُوْا لِي لَحْدًا وَانْصِبُوْا عَلَيَّ اللَّبِنَ نَصْبًا كَمَا صُنِعَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۲۲۴۰، نسائی حدیث رقم:۲۰۰۷، ابن ماجة حدیث رقم:۱۵۵۶]۔

ترجمہ: حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی نے اپنے اس مرض کے دوران جس میں آپ کی وفات ہوئی فرمایا: میرے لیے لحد بنانا اور مجھ پر اینٹیں نصب کرنا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے کیا گیا۔

(1031)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد وَالتِّرْمَذِي وَالنَّسَائِي وَابْنُ مَاجَة و قَالَ التِّرْمَذِي وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ كَرِهَ اَنْ يُلْقٰى تَحْتَ الْمَيِّتِ فِي الْقَبْرِ شَيْءٌ [ابو داؤد حدیث رقم:۳۲۰۸، ترمذی حدیث رقم:۱۰۴۸، نسائی حدیث رقم:۲۰۰۹، ابن ماجة حدیث رقم:۱۵۵۴]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لحد ہمارا طریقہ ہے اور چری ہوئی قبر دوسروں کا طریقہ ہے۔ حضرت ابن عباس قبر میں میت کے نیچے کوئی چیز رکھنا مکروہ سمجھتے تھے۔

(1032)۔ وَعَنْ سُفْيَانَ التَّمَّارِ اَنَّهٗ رَاٰى قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ مُسَنَّمًا رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:۱۳۹۰]۔

ترجمہ: حضرت سفیان تمار فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کی قبر انور کو بلند دیکھا۔

(1033)۔ وَعَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ الْبَيْتَ الَّذِي فِيْهِ قَبْرُ النَّبِيِّ ﷺ فَرَاَيْتُ قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ وَقَبْرَ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ مُسَنَّمَةً رَوَاهُ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ [ابن ابی شیبۃ ۳/۲۱۵]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں اس کمرے میں داخل ہوا جس میں نبی کریم ﷺ کی قبر انور ہے۔ میں نے نبی کریم ﷺ کی قبر شریف اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی قبروں کو بلند دیکھا۔

(1034)۔ وَعَنْ اَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ ، اُلْحِدَ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَاُخِذَ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَنُصِبَ عَلَيْهِ اللَّبِنُ نَصْبًا رَوَاهُ الْاِمَامُ الْاَعْظَمُ فِي مُسْنَدِهٖ [مسند امام اعظم صفحہ ۱۰۲]۔

ترجمہ: حضرت ابو بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: نبی کریم ﷺ کے لیے لحد بنائی گئی اور آپ ﷺ کو قبلہ کی جانب سے لیا گیا اور لحد پر اینٹیں اچھی طرح نصب کر دی گئیں۔

(1035)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا وَضَعتُمْ مَوتَاكُمْ فِي الْقُبُورِ فَقُولُوا بِسمِ اللّٰهِ وَعَلىٰ مِلَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُد [مسند احمد حديث رقم:٤٨١٢، ابو داؤد حديث رقم:٣٢١٣، ترمذی حديث رقم:١٠٤٦، ابن ماجة حديث رقم:١٥٥٠]۔ قال الترمذی حسن

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب اپنے مردوں کو قبروں میں رکھو تو کہو اللہ کے نام سے اور رسول اللہ کی ملت پر۔

(1036)۔ وَعَنْ جَعفَرِ بنِ مُحَمَّد عَنْ أَبِيهِ مُرْسَلاً أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَثىٰ عَلَى الْمَيِّتِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ بِيَدَيْهِ جَمِيعاً وَأَنَّهُ رَشَّ عَلىٰ قَبرِ ابْنِهِ إبرَاهِيمَ وَوَضَعَ عَلَيْهِ الْحُصبَاءَ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ [شرح السنة حديث رقم:١٥١٥]۔

ترجمہ: حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے صحابی کا نام لیے بغیر روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے میت پر اپنے دونوں ہاتھوں سے تین لپ مٹی ڈالی اور اپنے شہزادے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قبر انور پر پانی چھڑکا اور اس پر سنگریزے رکھے۔

(1037)۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَلّىٰ عَلىٰ جَنَازَةٍ، ثُمَّ أَتَى الْقَبْرَ فَحَثىٰ عَلَيْهِ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ ثَلَاثاً رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم:١٥٦٥]۔ اسناده جيد

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جنازے پر نماز پڑھی، پھر قبر پر تشریف لائے اور اس پر سر کی طرف سے تین بار مٹی ڈالی۔

(1038)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِقَبْرَيْنِ، فَقَالَ إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ مِنْ كَبِيرٍ، ثُمَّ قَالَ بَلىٰ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ يَسعىٰ بِالنَّمِيمَةِ وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَولِهِ، قَالَ ثُمَّ أَخَذَ عُوداً رَطْباً فَكَسَّرَهُ بِاثْنَيْنِ، ثُمَّ غَرَزَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلىٰ قَبرٍ، ثُمَّ قَالَ لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا رَوَاهُ الْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٦٧٧، بخاری حديث رقم:٢١٨، ترمذی حديث رقم:٧٠، نسائی حديث رقم:٢٠٦٨، ابن ماجة حديث رقم:٣٤٧]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے۔ فرمایا: ان دونوں کو عذاب دیا جا رہا ہے۔ انہیں کسی بڑی بات پر عذاب نہیں دیا جا رہا۔ پھر فرمایا: کیوں نہیں۔ ان میں سے ایک چغلی کی کوشش میں رہتا تھا۔ اور دوسرا اپنے پیشاب سے نہیں بچتا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے سبز ٹہنی کو پکڑا اور اسکے دو ٹکڑے کیے پھر ان میں سے ہر ایک کو ایک ایک قبر پر رکھ دیا۔ پھر فرمایا امید ہے جب تک یہ سوکھیں گی نہیں ان پر عذاب میں کمی رہے گی۔

(1039)۔ وَعَنْ عَمْرِو بنِ الْعَاصِ ﷺ قَالَ لِابْنِهِ وَهُوَ فِي سِيَاقَةِ الْمَوتِ، فَإِذَا أَنَا مُتُّ فَلَا تَصْحَبْنِي نَائِحَةٌ وَلَا نَارٌ، فَإِذَا دَفَنْتُمُونِي فَشُنُّوا عَلَيَّ التُّرَابَ شَنّاً، ثُمَّ أَقِيمُوا حَولَ قَبرِي قَدْرَ مَا تُنْحَرُ جَزُورٌ، وَيُقْسَمُ لَحْمُهَا، حَتّىٰ أَسْتَأْنِسَ بِكُمْ وَأَنْظُرَ مَاذَا أُرَاجِعُ بِهِ رُسُلَ رَبِّي رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٣٢١]۔

ترجمہ: حضرت عمرو بن عاص ﷺ نے اپنے بیٹے سے جب کہ آپ پر وفات کے آثار ظاہر ہو رہے تھے۔ فرمایا جب مجھے موت آ جائے تو میرے ساتھ بین کرنے والیاں اور آگ لے کر مت جانا۔ جب تم لوگ مجھے دفن کر چکو تو مجھ پر خوب مٹی ڈالنا۔ پھر میری قبر کے ارد گرد کھڑے ہو جانا، اتنی دیر جتنی دیر میں اونٹ ذبح کیا جاتا ہے اور اس کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے، حتیٰ کہ تم لوگوں سے اُنس حاصل کروں اور دیکھوں کہ میں اللہ کے فرشتوں کو کیا جواب دیتا ہوں۔

(1040)۔ وَعَنْ عُثْمَانَ ابنِ عَفَّانَ ﷺ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ، فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ وَاسْأَلُوا لَهُ التَّثْبِيتَ فَإِنَّهُ الْآنَ يُسْئَلُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِي [ابو داؤد حديث رقم:٣٢٢١]۔ سنده صحيح

ترجمہ: حضرت عثمان بن عفان ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب میت کو دفن کرنے سے فارغ ہوتے تھے تو قبر پر ٹھہر جاتے تھے۔ فرماتے تھے اپنے بھائی کے لیے استغفار کرو اور اس کے لیے ثابت قدمی کی دعا کرو۔ اب اس پر سوال کیے جا رہے ہیں۔

(1041)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُم فَلَا تَحْبِسُوهُ وَأَسْرِعُوا بِهِ إِلىٰ قَبرِهِ وَلْيُقْرَأْ عِنْدَ رَأْسِهِ فَاتِحَةُ الْبَقَرَةِ وَعِنْدَ رِجْلَيهِ بِخَاتِمَةِ الْبَقَرَةِ رَوَاهُ الْبَيهَقِي فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَالطَّبَرَانِي فِي الْكَبِيرِ [شعب الايمان للبيهقی حديث رقم:٩٢٩٤، المعجم الكبير للطبرانی حديث رقم:١٣٤٣٨]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب تم میں سے کوئی فوت ہو جائے تو اسے روکے مت رکھو اور اسے اس کی قبر کی طرف جلدی لے جاؤ۔ اس کے سر کے پاس سورۃ بقرۃ کے ابتدائی الفاظ اور پاؤں کی طرف سورۃ بقرۃ کے آخری الفاظ پڑھے جائیں۔

(1042)۔ وَرَوىٰ ابنُ الْقَيِّمِ فِي كِتَابِ الرُّوحِ أَنَّ الْأَنْصَارَ كَانَتْ إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ

اخْتَلَفُوا إِلَىٰ قَبْرِهِ يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْآنَ عِنْدَهٗ [كتاب الروح لابن قيم صفحة ٢٠]۔

ترجمہ: امام ابن قیم علیہ الرحمۃ نے کتاب الروح میں نقل فرمایا ہے کہ انصار کا طریقہ یہ تھا کہ جب کوئی فوت ہو جاتا تو اس کی قبر کے ارد گرد کھڑے ہو کر اس کے پاس قرآن پڑھتے تھے۔

بَابُ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

میت پر رونے کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ الَّذِيْنَ إِذَآ أَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّآ إِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ [البقرة:١٥٦-١٥٥] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: صبر کرنے والوں کو خوشخبری دو جنہیں جب کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں بے شک ہم اللہ کے لیے ہیں اور بے شک ہم نے اسی کی طرف لوٹنا ہے۔ وقَالَ وَلَا تُلْقُوْا بِأَيْدِيْكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ [البقرة:١٩٥] اور فرمایا: اپنے ہاتھوں سے ہلاکت میں مت پڑو۔ وقَالَ وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ [البقرة:٤٥] اور فرمایا: صبر اور نماز کے ذریعے مدد طلب کرو۔

(1043)۔ عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ دَخَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى أَبِيْ سَيْفٍ الْقَيْنِ وَكَانَ ظِئْرًا لِإِبْرَاهِيْمَ ﷺ فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِبْرَاهِيْمَ فَقَبَّلَهٗ وَشَمَّهٗ ، ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ وَإِبْرَاهِيْمُ يَجُوْدُ بِنَفْسِهٖ فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَذْرِفَانِ ، فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَأَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ فَقَالَ يَا ابْنَ عَوْفٍ ، إِنَّهَا رَحْمَةٌ ، ثُمَّ أَتْبَعَهَا بِأُخْرٰى ، فَقَالَ إِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ وَلَا نَقُوْلُ إِلَّا مَا يَرْضٰى رَبُّنَا وَإِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا إِبْرَاهِيْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم:٦٠٢٥، بخاري حديث رقم:١٣٠٣، ابو داؤد حديث رقم:٣١٢٦، ابن ماجة حديث رقم:١٥٨٩، مسند احمد حديث رقم:١٣٠١٩]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ابو سیف القین کے گھر داخل ہوئے جو حضرت شہزادہ ابراہیم ﷺ کی دایہ کے شوہر تھے۔ آپ ﷺ نے حضرت ابراہیم کو گود میں لیا، انہیں چوما اور سونگھا۔ اس کے بعد ایک مرتبہ پھر ہم آپ ﷺ کے ساتھ ابو سیف کے گھر گئے۔ اس وقت حضرت سیدنا ابراہیم حالت نزع میں تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ اس پر حضرت عبدالرحمن بن عوف نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ بھی؟ فرمایا اے ابن عوف یہ رحمت ہے۔ اب آپ ﷺ نے ایک بات بھی فرمائی کہ آنکھ آنسو بہاتی ہے اور دل غمگین ہے۔ اس

کے باوجود ہم وہی کہیں گے جس سے ہمارا رب راضی ہو۔ اے ابراہیم ہم تیرے بچھڑنے سے غمگین ہیں۔

(1044)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم:٢٨٥، بخاري حديث رقم:١٢٩٧، ترمذي حديث رقم:٩٩٩، نسائي حديث رقم:١٨٦٢، ابن ماجة حديث رقم:١٥٨٤، مسند احمد حديث رقم:٤١١٠]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے رخساروں کو پیٹا اور کپڑوں کو پھاڑا اور جاہلانہ چیخ پکار کی وہ ہم میں سے نہیں۔

(1045)۔ وَعَنْ أَبِيْ مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَرْبَعٌ فِيْ أُمَّتِيْ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُوْنَهُنَّ ، اَلْفَخْرُ فِي الْأَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ وَالنِّيَاحَةُ ، وَقَالَ ، اَلنَّائِحَةُ إِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ وَدِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم:٢١٦٠، مسند احمد حديث رقم:٢٢٩٦٩]۔

ترجمہ: حضرت ابی مالک اشعری ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چار کام جہالت کے لیے میری امت میں جاری رہیں گے وہ انہیں ترک نہیں کریں گے۔ خاندان پر فخر، دوسرے کے نسب پر طعن، ستاروں کی چال سے بارش کی توقع رکھنا اور نوحہ کرنا۔ اور فرمایا: بین کرنے والی عورت جب اپنی موت سے پہلے پہلے توبہ نہیں کرتی تو قیامت کے دن گندھک کی چادر اور خارش کی قمیض میں ملبوس ہوگی۔

(1046)۔ وَعَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ السِّقْطَ لَيُرَاغِمُ رَبَّهٗ إِذَا أَدْخَلَ أَبَوَيْهِ النَّارَ ، فَيُقَالُ أَيُّهَا السِّقْطُ الْمُرَاغِمُ رَبَّهٗ أَدْخِلْ أَبَوَيْكَ الْجَنَّةَ فَيَجُرُّهُمَا بِسَرَرِهٖ حَتّٰى يُدْخِلَهُمَا الْجَنَّةَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم:١٦٠٨]۔ اسناده ضعيف

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کچا بچہ اپنے رب سے جھگڑا کرے گا جب وہ اس کے ماں باپ کو دوزخ میں ڈالے گا۔ اللہ فرمائے گا اے اپنے رب سے جھگڑا کرنے والے چھوٹے اپنے ماں باپ کو جنت میں داخل کر۔ وہ انہیں اپنی ناف سے گھسیٹے گا حتیٰ کہ انہیں جنت میں داخل کرے گا۔

(1047)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ مَنْ عَزّٰی مُصَابًا فَلَہٗ مِثْلُ اَجْرِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِی وَابْنُ مَاجَۃَ [ترمذی حدیث رقم:۱۰۷۳، ابن ماجۃ حدیث رقم:۱۶۰۲]۔ الحدیث ضعیف

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میت والے کے ہاں تعزیت کی اسے اس کے برابر اجر ملے گا۔

اَلتَّائِیْدُ مِنْ کُتُبِ الرَّوَافِضِ: قَالَ الصَّادِقُ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِنَّ الْبَلَاءَ وَالصَّبْرَ یَسْتَبِقَانِ الْمُؤْمِنَ فَیَاْتِیْہِ الْبَلَاءُ وَھُوَ صَبُوْرٌ، وَاِنَّ الْجَزَعَ وَالْبَلَاءَ یَسْتَبِقَانِ اِلَی الْکَافِرِ فَیَاْتِیْہِ الْبَلَاءُ وَھُوَ جَزُوْعٌ رَوَاہُ فِی الْکَافِی [فروع الکافی ۲۲۳/۱، ۲۲۴ حدیث رقم:۴۶۳۹] وَ قَالَ عَلِیٌّ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَھُوَ یُغَسِّلُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ، لَوْلَا اَنَّکَ اَمَرْتَ بِالصَّبْرِ وَنَھَیْتَ عَنِ الْجَزَعِ لَاَنْفَدْنَا عَلَیْکَ مَاءَ الشُّؤُوْنِ وَلَکَانَ الدَّاءُ مُمَاطِلًا وَالْکَمَدُ مُحَالِفًا وَقَلَّا لَکَ! وَلٰکِنَّہٗ مَا لَا یُمْلَکُ رَدُّہٗ وَلَا یُسْتَطَاعُ دَفْعُہٗ، بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ اُذْکُرْنَا عِنْدَ رَبِّکَ وَاجْعَلْنَا مِنْ بَالِکَ رَوَاہُ فِیْ نَھْجِ الْبَلَاغَۃِ [نہج البلاغۃ خطبہ رقم:۲۳۵]۔

روافض کی کتابوں سے تائید

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: بے شک مصیبت اور صبر مومن کی طرف بڑھتے ہیں تو اسے مصیبت آتی ہے اور وہ صبر کرتا ہے۔ اور بے صبری اور مصیبت کافر کی طرف بڑھتے ہیں تو اسے مصیبت آتی ہے اور وہ بے صبری کرتا ہے۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: جب کہ آپ رسول اللہ ﷺ کو غسل دے رہے تھے: آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں، اگر آپ نے ہمیں صبر کا حکم نہ دیا ہوتا اور بے صبری سے منع نہ فرمایا ہوتا تو ہم اپنی آنکھوں کا پانی آپ ﷺ پر ختم کر دیتے۔ لیکن یہ دکھ ہمیشہ ہمارے اندر رہے گا۔ اور ہمارا اندوہ جاودانہ ہوگا کہ یہ سب چیزیں آپ کے وصال کی مصیبت کے سامنے ناچیز ہیں۔ کیا کریں کہ زندگی کو لوٹایا نہیں جا سکتا اور موت کو ٹالا نہیں جا سکتا، میرے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں اپنے رب کے ہاں ہمیں بھی یاد رکھنا اور ہم پر نگاہ رکھنا۔

بَابُ اِسْتِحْبَابِ دُعَاءِ الْاَحْیَآءِ لِلْاَمْوَاتِ مَتٰی شَآؤُا وَکَیْفَ شَآؤُا وَصَدَقَتِھِمْ عَنْھُمْ وَاِھْدَآءِ ثَوَابِ الْعِبَادَۃِ الْبَدَنِیَّۃِ وَالْمَالِیَّۃِ لَھُمْ

زندہ لوگوں کا مردوں کے لیے جب چاہیں جیسے چاہیں دعا کرنا اور انکا ان کی طرف سے صدقہ کرنا اور عبادت مالیہ و بدنیہ کا ثواب پہنچانا مستحب ہے

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَالَّذِیْنَ جَآؤُا مِنْ بَعْدِھِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّکَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ [الحشر: ۱۰] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو لوگ انکے بعد میں آئے وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہماری بخشش فرما اور ہمارے بھائیوں کی بخشش فرما جو ہم سے پہلے ایمان کے ساتھ چلے گئے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لیے کھوٹ مت ڈال۔ اے ہمارے رب بے شک تو لطف والا مہربان ہے۔ وَقَالَ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ [ابراھیم: ۴۱] اور فرماتا ہے: اے ہمارے رب! میری بخشش فرما اور میرے ماں باپ کی بخشش فرما اور قیامت کے دن مومنوں کی بخشش فرما۔ وَقَالَ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِکَ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ [محمد: ۱۹] اور فرماتا ہے: اے محبوب کے امتی! اپنے گناہوں اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگنا سیکھ۔

(1048)۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَنْہُ عَمَلُہٗ اِلَّا مِنْ ثَلَاثَۃٍ، اِلَّا مِنْ صَدَقَۃٍ جَارِیَۃٍ اَوْ عِلْمٍ یُنْتَفَعُ بِہٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ یَدْعُوْ لَہٗ رَوَاہُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۴۲۲۳، ترمذی حدیث رقم:۱۳۷۶، ابوداؤد حدیث رقم:۲۸۸۰، نسائی حدیث رقم:۳۶۵۱]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب انسان مر جاتا ہے تو اس کے اعمال اس سے منقطع ہو جاتے ہیں سوائے تین چیزوں کے۔ صدقہ جاریہ کے یا علم کے جس سے فائدہ اٹھایا جا رہا ہے یا نیک اولاد کے جو اس کے لیے دعا کرے۔

(1049)۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِنَّ مِمَّا یَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِہٖ وَحَسَنَاتِہٖ بَعْدَ مَوْتِہٖ عِلْمًا عَلَّمَہٗ وَنَشَرَہٗ، وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَکَہٗ، وَمُصْحَفًا وَرَّثَہٗ، اَوْ مَسْجِدًا بَنَاہُ، اَوْ

بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيلِ بَنَاهُ ، أَوْ نَهْرًا أَجْرَاهُ ، أَوْ صَدَقَةً أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِي صِحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ يَلْحَقُهُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَة [ابن ماجة حديث رقم : ٢٤٢ ، شعب الايمان للبيهقي حديث رقم : ٣٤٤٨]۔ إسناده حسن

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک مومن کو اس کی موت کے بعد اس کے عمل اور نیکیوں میں سے جو چیز پہنچتی رہتی ہے وہ علم ہے جو اس نے سیکھا اور پھیلایا، اور نیک اولاد ہے جو اس نے پیچھے چھوڑی، اور وہ قرآن کا صحیفہ ہے جو اس نے وراثت کے طور پر چھوڑا، یا وہ مسجد ہے جو اس نے تعمیر کی یا وہ مسافر خانہ ہے جو اس نے مسافروں کے لیے بنایا، یا وہ نہر ہے جو اس نے جاری کی، یا وہ صدقہ ہے جو اس نے صحت اور زندگی کے دوران نکالا، یہ سب چیزیں اس کی موت کے بعد اسے پہنچتی ہیں۔

(1050)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ إِلَّا كَالْغَرِيقِ الْمُتَغَوِّثِ يَنْتَظِرُ دَعْوَةً تَلْحَقُهُ مِنْ أَبٍ أَوْ أُمٍّ أَوْ أَخٍ أَوْ صَدِيقٍ ، فَإِذَا لَحِقَتْهُ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالَىٰ لَيُدْخِلُ عَلَىٰ أَهْلِ الْقُبُورِ مِنْ دُعَاءِ أَهْلِ الْأَرْضِ أَمْثَالَ الْجِبَالِ وَإِنَّ هَدِيَّةَ الْأَحْيَاءِ إِلَى الْأَمْوَاتِ الْإِسْتِغْفَارُ لَهُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ [شعب الايمان للبيهقي حديث رقم:٩٢٩٥]۔ الحديث ضعيف

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قبر میں میت ڈوبنے والے غوطہ زن کی طرح ہوتی ہے۔ اسے دعا کا انتظار ہوتا ہے جو اسے باپ یا ماں یا بھائی یا دوست کی طرف سے پہنچتی ہے۔ جب وہ اس تک پہنچ جاتی ہے تو وہ اسے دنیا اور دنیا کی ہر چیز سے زیادہ پیاری ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ زمین والوں کی دعا میں سے اہل قبور پر پہاڑوں کی مقدار میں داخل کرتا ہے اور زندہ لوگوں کا مرے ہوئے لوگوں کے لیے بہترین تحفہ ان کے حق میں استغفار ہے۔

(1051)۔ وَعَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ قَالَ خَرَجَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ ، فَحَضَرَتْ أُمَّهُ الْوَفَاةُ بِالْمَدِينَةِ فَقِيلَ لَهَا أَوْصِي فَقَالَتْ فِيمَ أُوصِي إِنَّمَا الْمَالُ مَالُ سَعْدٍ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ يَقْدَمَ سَعْدٌ فَلَمَّا قَدِمَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ ذُكِرَ لَهُ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ يَنْفَعُهَا أَنْ أَتَصَدَّقَ عَنْهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نَعَمْ ، فَقَالَ سَعْدٌ حَائِطُ كَذَا وَكَذَا صَدَقَةٌ عَنْهَا لِحَائِطٍ سَمَّاهُ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ [موطا امام مالك ، كتاب الاقضية ، باب صدقة الحي عن الميت حديث رقم: ٥٢ ، سنن النسائي حديث رقم : ٣٦٥٠ ، ترمذي حديث رقم :٦٦٩ ، ابو داؤد حديث رقم:٢٨٨٢، بخاري حديث رقم:٢٧٥٦]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت شرحبیل بن سعید فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ ؓ کسی غزوہ کے لیے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گئے۔ ان کی والدہ مدینہ میں فوت ہو گئیں۔ ان سے کہا گیا وصیت کرو۔ انہوں نے فرمایا میں کس چیز کے بارے میں وصیت کروں۔ سارا مال تو سعد کا ہے۔ وہ حضرت سعد ؓ کے واپس آنے سے پہلے فوت ہو گئیں۔ جب حضرت سعد بن عبادہ ؓ کو بات بتائی گئی تو حضرت سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں والدہ کی طرف سے صدقہ کر دوں تو کیا وہ انہیں فائدہ دے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ حضرت سعد ؓ نے فرمایا: فلاں فلاں باغ ان کی طرف سے صدقہ ہے۔ آپ نے باغ کا نام لیا۔

(1052)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَأَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَهَلْ لَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا ؟ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ وَرَوَىٰ مُسْلِمٌ مِثْلَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ فِي وَالِدِ رَجُلٍ [مسلم حديث رقم: ٤٢٢٠، بخاري حديث رقم:١٣٨٨]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا میری والدہ فوت ہو گئیں۔ میرا گمان ہے کہ اگر وہ بات کرتیں تو ضرور صدقہ کرتیں اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کر دوں تو کیا اس کا اجر انہیں ملے گا؟ فرمایا: ہاں۔ اسی طرح کی ایک حدیث کسی کے والد کے بارے میں بھی ہے۔

(1053)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ تُوُفِّيَتْ أُمُّهُ وَهُوَ غَائِبٌ عَنْهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّي تُوُفِّيَتْ وَأَنَا غَائِبٌ عَنْهَا ، أَيَنْفَعُهَا شَيْءٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي أُشْهِدُكَ أَنَّ حَائِطِي الْمِخْرَافَ صَدَقَةٌ عَلَيْهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاري حديث رقم:٢٧٥٦]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ کی والدہ اس وقت فوت ہو گئیں جب وہ والدہ سے غائب تھے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری والدہ کی وفات ہو گئی جب کہ میں ان کے پاس نہیں تھا۔ اگر میں ان کی طرف سے کچھ صدقہ دوں تو کیا انہیں فائدہ دے گا؟ فرمایا: ہاں۔ عرض کیا میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میرا پھل دار باغ ان کی طرف سے صدقہ ہے۔

(1054)۔ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ ﷛ اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اُمَّ سَعْدٍ قَدْ مَاتَتْ فَاَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ ؟ قَالَ الْمَاءُ ، قَالَ فَحَفَرَ بِيْرًا وَ قَالَ هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعْدٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْدَاوٗد وَالنَّسَائِيُّ [مسند احمد حديث رقم: ٢٢٥٢٠، ابو داؤد حديث رقم: ١٦٨١، نسائی حديث رقم: ٣٦٦٤، ابن ماجة حديث رقم: ٣٦٨٤]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت سعد بن عبادہ ﷛ فرماتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ سعد کی ماں فوت ہو گئی ہے۔ کونسا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا: پانی۔ انہوں نے کنواں کھدوایا اور فرمایا یہ سعد کی ماں کا ہے۔

(1055)۔ وَعَنْ عَلِيٍّ ﷛ اَنَّهُ كَانَ يُضَحِّيْ بِكَبْشَيْنِ اَحَدُهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَالْاٰخَرُ عَنْ نَفْسِهٖ ، فَقِيْلَ لَهُ قَالَ اَمَرَنِيْ بِهٖ يَعْنِي النَّبِيُّ ﷺ فَلَا اَدَعُهُ اَبَدًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [ترمذی حديث رقم: ١٤٩٥، ابو داؤد حديث رقم: ٢٧٩٠]۔ قال الترمذی غريب

ترجمہ: حضرت علی المرتضی ﷛ سے مروی ہے کہ آپ دو مینڈھے ذبح کرتے تھے۔ ان میں سے ایک نبی کریم ﷺ کی طرف سے اور دوسرا اپنی طرف سے۔ آپ سے پوچھا گیا تو فرمایا کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے حکم دیا تھا لہٰذا میں اس عمل کو کبھی ترک نہیں کروں گا۔

(1056)۔ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ صَالِحِ بْنِ دِرْهَمٍ قَالَ : سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ : اِنْطَلَقْنَا حَاجِّيْنَ فَاِذَا رَجُلٌ فَقَالَ لَنَا : اِلٰى جَنْبِكُمْ قَرْيَةٌ يُقَالُ لَهَا : الْاُبُلَّةُ؟ قُلْنَا: نَعَمْ ، قَالَ: مَنْ يَّضْمَنُ لِيْ مِنْكُمْ اَنْ يُّصَلِّيَ لِيْ فِيْ مَسْجِدِ الْعَشَّارِ رَكْعَتَيْنِ اَوْ اَرْبَعًا وَيَقُوْلُ هٰذِهٖ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد [ابو داؤد حديث رقم: ٤٣٠٨]۔ الحديث ضعيف

ترجمہ: حضرت ابراہیم بن صالح بن درھم فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو فرماتے ہوئے سنا: ہم حج کے لیے گئے، راستے میں ایک آدمی نے ہم سے کہا: تمہارے پہلو میں ایک گاؤں ہے جسے ابلہ کہتے ہیں، ہم نے کہا ہاں، انہوں نے کہا تم میں سے کون میرے ساتھ وعدہ کرتا ہے کہ مسجد عشار میں جا کر میرے لیے دو یا چار رکعتیں پڑھے اور کہے کہ یہ نفل ابوہریرہ کے لیے ہیں۔

(1057)۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ﷛ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ الْعَاصَ بْنَ وَائِلٍ اَوْصٰى اَنْ يُّعْتَقَ عَنْهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ فَاَعْتَقَ اِبْنُهُ هِشَامٌ خَمْسِيْنَ رَقَبَةً فَاَرَادَ اِبْنُهُ عَمْرٌو اَنْ يَّعْتِقَ عَنْهُ الْخَمْسِيْنَ

الْبَاقِيَةَ ، فَقَالَ حَتّٰى اَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِيْ اَوْصٰى اَنْ يُّعْتَقَ عَنْهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ وَ اِنَّ هِشَامًا اَعْتَقَ عَنْهُ خَمْسِيْنَ وَ بَقِيَتْ عَلَيْهِ خَمْسُوْنَ رَقَبَةً اَفَاُعْتِقُ عَنْهُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِنَّهُ لَوْ كَانَ مُسْلِمًا فَاَعْتَقْتُمْ عَنْهُ اَوْ تَصَدَّقْتُمْ عَنْهُ اَوْ حَجَجْتُمْ عَنْهُ بَلَغَهُ ذٰلِكَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد [ابو داؤد حديث رقم: ٢٨٨٣]۔ اسناده حسن

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب ﷛ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت فرماتے ہیں کہ عاص بن وائل نے وصیت کی تھی کہ اس کی طرف سے سو غلام آزاد کر دیے جائیں۔ اس کے بیٹے ہشام نے اس کی طرف سے پچاس غلام آزاد کر دیے۔ اس کے دوسرے بیٹے عمرو نے اس کی طرف سے باقی ماندہ پچاس غلام آزاد کرنے کا ارادہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھ لوں۔ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے والد نے اپنی طرف سے سو غلام آزاد کرنے کی وصیت کی تھی اور ہشام نے اس کی طرف سے پچاس آزاد کر دیے ہیں اور پچاس مزید اس کے ذمے ہیں۔ کیا میں اس کی طرف سے آزاد کر دوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ مسلمان ہوتا تو تم لوگ اس کی طرف سے آزاد کرتے یا صدقہ دیتے یا حج کرتے تو وہ اس تک پہنچ جاتا۔

لَاحِدَادَ فَوْقَ ثَلَاثٍ (وَمِنْهُ اُخِذَ رَسْمُ الْيَوْمِ الثَّالِثِ)

تین دن سے اوپر سوگ منع ہے (اسی سے سوئم منانا اخذ کیا گیا ہے)

(1058)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَمْهَلَ آلَ جَعْفَرٍ ثَلَاثًا ، ثُمَّ اَتَاهُمْ فَقَالَ لَا تَبْكُوْا عَلٰى اَخِيْ بَعْدَ الْيَوْمِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد وَالنَّسَائِيُّ [ابو داؤد حديث رقم: ٤١٩٢، سنن النسائی حديث رقم: ٥٢٢٧]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن جعفر فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت جعفر کے گھر والوں کو تین دن کی مہلت دی پھر ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا آج کے بعد میرے بھائی پر مت رونا۔

(1059)۔ وَعَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ وَزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثِ لَيَالٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَ عَشْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم: ٣٧٣٤، بخاری حديث رقم: ١٢٨١، ابو داؤد

حدیث رقم:۲۲۹۹، ترمذی حدیث رقم:۱۱۹۵، نسائی حدیث رقم:۳۵۰۰، ابن ماجة حدیث رقم:۲۰۸۴]۔

ترجمہ: حضرت اُمِ حبیبہ اور حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا جو عورت اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیے حلال نہیں ہے کہ میت پر تین راتوں سے زیادہ سوگ کرے سوائے شوہر کے اس کا سوگ چار ماہ دس دن ہے۔

(1060)۔ وَعَنْ بُرَيْدَةَ ﷺ لَمَّا رُجِمَ مَاعِز فَلَبِثُوا يَوْمَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةً ثُمَّ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِمَاعِزٍ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۴۴۳۱]۔

ترجمہ: حضرت بریدہ ﷺ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ماعز ﷺ کو سنگسار کیا گیا تو دو یا تین دن گزرے تھے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا ماعز کے لیے استغفار کرو۔

رَفْعُ الْيَدَيْنِ لِلدُّعَاءِ

دعا کے لیے ہاتھ اٹھانا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً [الاعراف:۵۵] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اپنے رب کو عاجزی سے آہستہ پکارو۔

(1061)۔ عَنْ سَلْمَانَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيْمٌ يَسْتَحْيِيْ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ اِلَيْهِ اَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد وَالتِّرْمَذِيْ [ابو داؤد حدیث رقم:۱۴۸۸، ترمذی حدیث رقم:۳۵۵۶، ابن ماجة حدیث رقم:۳۸۶۵]۔ قال الترمذی حسن

ترجمہ: حضرت سلمان ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک تمہارا رب حیاء والا کریم ہے۔ اسے اپنے بندے سے حیاء آتی ہے کہ جب وہ دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو اس کے ہاتھوں کو خالی واپس کرے۔

(1062)۔ وَعَنْ عُمَرَ ﷺ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَحُطَّهُمَا حَتّٰى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ رَوَاهُ التِّرْمَذِيْ فِيْ بَابِ رَفْعِ الْاَيْدِيْ عِنْدَ الدُّعَاءِ [ترمذی حدیث رقم:۳۳۸۶]۔ وقال صحیح

ترجمہ: حضرت عمر فاروق ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے تھے تو انہیں نیچے نہیں کرتے تھے جب تک انہیں منہ پر نہ پھیر لیتے۔

(1063)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ، اَلْمَسْئَلَةُ اَنْ تَرْفَعَ يَدَيْكَ حَذْوَ مَنْكِبَيْكَ اَوْ نَحْوَهُمَا، وَالْاِسْتِغْفَارُ اَنْ تُشِيْرَ بِاِصْبَعٍ وَاحِدَةٍ وَالْاِبْتِهَالُ اَنْ تَمُدَّ يَدَيْكَ جَمِيْعًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد وَقَالَ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْهِ وَالْاِبْتِهَالُ هٰكَذَا وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَجَعَلَ ظُهُوْرَهُمَا مِمَّا يَلِيْ وَجْهَهٗ [ابو داؤد حدیث رقم:۱۴۸۹]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا سوال کرنے کا ادب یہ ہے کہ تم اپنے ہاتھ اپنے کندھوں کے برابر یا اس کے لگ بھگ اٹھاؤ اور استغفار یہ ہے کہ تم ایک انگلی کے ساتھ اشارہ کرو اور گڑگڑانا یہ ہے کہ تم اپنے دونوں ہاتھ اکٹھے اٹھاؤ۔ حضرت عباس بن عبداللہ نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ابتہال (یعنی گڑگڑانا) اس طرح ہے اور آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور ہاتھوں کی پشت اپنے چہرے کے قریب رکھی۔

بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ

قبروں کی زیارت کا باب

(1064)۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا وَتُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ مُسْلِم عَنْ بُرَيْدَةَ ﷺ [ابن ماجة حدیث رقم:۱۵۷۱، مسلم حدیث رقم:۲۲۶۰]۔

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کرتا تھا۔ اب ان کی زیارت کرو۔ یہ چیز دنیا سے بے رغبت کرتی ہے اور آخرت کی یاد دلاتی ہے۔

(1065)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِقُبُوْرِ الْمَدِيْنَةِ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ رَوَاهُ التِّرْمَذِيْ [ترمذی حدیث رقم:۱۰۵۳]۔ وقال حسن

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مدینہ شریف کی قبروں کے پاس سے گزرے اور ان کی طرف اپنا چہرہ انور کر کے فرمایا: اے قبروں والو تم پر سلام ہو، اللہ ہماری اور تمہاری بخشش کرے۔ تم ہم سے پہلے آ چکے ہو اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں۔

(1066)۔ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ تَيْمِي قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَاْتِيْ قُبُوْرَ شُهَدَاءِ

أُحُد عَلٰى رَأْسِ كُلِّ حَوْلٍ فَيَقُوْلُ سَلَامٌ عَلَيْكُم بِمَا صَبَرْتُم فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ وَ كَانَ أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ يَفْعَلُوْنَهُ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَ إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ [المصنف لعبد الرزاق حديث رقم:٦٧١٦، ابن جرير حديث رقم:١٥٤٤٣]۔

ترجمہ: حضرت محمد بن ابراہیم تیمی فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہر سال کے آغاز پر اُحد کے شہیدوں کی قبروں پر تشریف لاتے تھے اور فرماتے تھے تم پر تمہارے صبر کے بدلے سلامتی ہو اور آخرت بہتر گھر ہے اور حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

(1067)۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم:١٠٥٦، ابن ماجة حدیث رقم:١٥٧٦، مسند احمد حدیث رقم:١٥٦٦٣]۔ الحدیث صحیح يَقُوْلُ الْمُؤَلِّفُ لَعَلَّ هٰذَا كَانَ قَبْلَ أَنْ يُرَخِّصَ النَّبِيُّ ﷺ فِي زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنیوالی عورتوں پر لعنت بھیجی ہے۔ مؤلف غفر اللہ لہ عرض کرتا ہے کہ شاید یہ نبی کریم ﷺ کے قبروں کی زیارت کی اجازت دینے سے پہلے کی بات ہے۔

(1068)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَدْخُلُ بَيْتِيَ الَّذِيْ دُفِنَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَإِنِّيْ وَاضِعٌ ثَوْبِيْ وَأَقُوْلُ إِنَّمَا هُوَ زَوْجِيْ وَأَبِيْ ، فَلَمَّا دُفِنَ عُمَرُ مَعَهُمْ فَوَاللّٰهِ مَادَخَلْتُهُ إِلَّا وَأَنَا مَشْدُوْدَةٌ عَلَيَّ ثِيَابِيْ حَيَاءً مِنْ عُمَرَ رَوَاهُ أَحْمَدُ [مسند احمد حدیث رقم:٢٥٧١٦]۔ رجاله رجال البخاری

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اپنے کمرے میں داخل ہو جاتی تھی جس میں نبی کریم ﷺ دفن تھے اور اس میں اپنا دوپٹہ اوڑھ لیتی تھی اور میں کہتی تھی یہ میرے شوہر اور والد ہی تو ہیں۔ پھر جب حضرت عمر ؓ ان کے ساتھ دفن کیے گئے تو اللہ کی قسم میں اپنا پردہ سخت مضبوط کیے بغیر داخل نہیں ہوتی تھی عمر سے حیاء کرتے ہوئے۔

(1069)۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِقُبُوْرِ شُهَدَاءِ أُحُدٍ ، فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكُمْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ اللّٰهِ تَأْتُوْهُمْ وَزُوْرُوْهُمْ وَسَلِّمُوْا عَلَيْهِمْ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُسَلِّمُ عَلَيْهِمْ أَحَدٌ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ إِلَّا رَدُّوْا عَلَيْهِ رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ [المستدرك حدیث رقم:٣٠٢٧، ٤٣٧٣، دلائل النبوة للبیهقی ٢٨٤/٣]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ شہداءِ اُحد کی قبروں کے پاس سے گزرے اور فرمایا میں

گواہی دیتا ہوں کہ تم اللہ کے ہاں زندہ ہو۔ اے لوگو! ان کے پاس آیا کرو ان کی زیارت کیا کرو۔ انہیں سلام کہا کرو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے قیامت کے دن تک جو بھی انہیں سلام کہے گا یہ اس کا جواب دیں گے۔

(1070)۔ وَعَنْ أَبِيْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَجْلِسُوْا عَلَى الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا إِلَيْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم:٢٢٥٠، ابو داؤد حدیث رقم:٣٢٢٩، ترمذی حدیث رقم:١٠٥٠، نسائی حدیث رقم:٧٦٠]۔

ترجمہ: حضرت ابو مرثد غنوی ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قبروں پر مت بیٹھو اور نہ ہی ان کی طرف منہ کر کے نماز پڑھو۔

(1071)۔ وَعَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ بَشِيْرٍ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَأٰى رَجُلًا يَمْشِيْ فِيْ نَعْلَيْنِ بَيْنَ الْقُبُوْرِ ، فَقَالَ يَا صَاحِبَ السِّبْتِيَّتَيْنِ ، أَلْقِهِمَا رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ [ابو داؤد حدیث رقم:٣٢٣٠، ابن ماجة حدیث رقم:١٥٦٨، سنن النسائی حدیث رقم:٢٠٤٨]۔

ترجمہ: حضرت بشیر بن نہیک نے رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام بشیر سے روایت فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جو جوتے پہن کر قبروں میں چل رہا تھا۔ فرمایا: اے جوتوں والے، انہیں اتار دے۔

(1072)۔ وَعَنْ دَاوٗدَ بْنِ أَبِيْ صَالِحٍ قَالَ أَقْبَلَ مَرْوَانُ يَوْمًا فَوَجَدَ رَجُلًا وَاضِعًا وَجْهَهٗ عَلَى الْقَبْرِ فَأَخَذَ بِرَقَبَتِهٖ وَ قَالَ أَتَدْرِيْ مَاتَصْنَعُ ؟ قَالَ نَعَمْ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ فَإِذَا هُوَ أَبُوْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيُّ ؓ فَقَالَ جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ آتِ الْحَجَرَ ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا تَبْكُوْا عَلَى الدِّيْنِ إِذَا وَلِيَهٗ أَهْلُهٗ وَلٰكِنِ ابْكُوْا عَلَيْهِ إِذَا وَلِيَهٗ غَيْرُ أَهْلِهٖ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ [مسند احمد حدیث رقم:٢٣٦٤٨، مستدرک حاکم حدیث رقم:٨٧٤٩]۔

ترجمہ: حضرت داؤد بن صالح فرماتے ہیں کہ ایک دن مروان آنکلا اور اس نے ایک آدمی کو دیکھا جس نے قبرِ انور پر اپنا چہرہ رکھا ہوا تھا۔ اس نے اسے گردن سے پکڑ لیا اور کہا تم جانتے ہو کیا کر رہے ہو؟ اس نے کہا ہاں اور اپنا رخ اس کی طرف کیا تو وہ حضرت سیدنا ابو ایوب انصاری ؓ تھے۔ آپ نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا ہوں اور میں کسی بت کے پاس نہیں آیا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب تک اہل لوگوں کے ہاتھ میں دین رہے گا تو دین پر مت رونا لیکن جب وہ نا اہلوں کے ہاتھ میں چلا جائے گا تو دین پر رونا۔

كِتَابُ الْمِيْرَاثِ
میراث کی کتاب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ الخ [النساء: ۱۱] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ تمہیں تمہاری اولادوں کے بارے میں حکم سناتا ہے، مرد کا حصہ دو عورتوں کے حصے کے برابر ہے۔ وَقَالَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ [النساء: ۱۷۶] اور فرمایا: اللہ تمہیں فیصلہ دیتا ہے اس آدمی کے بارے میں جس کی اصل اور نسل دونوں نہ ہوں۔

(1073)۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوْهَا فَاِنَّهٗ نِصْفُ الْعِلْمِ وَهُوَ يُنْسَىٰ وَهُوَ اَوَّلُ شَيْءٍ يُنْزَعُ مِنْ اُمَّتِيْ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم: ۲۷۱۹]۔ الحديث حسن

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میراث کا علم سیکھو اور سکھاؤ۔ یہ نصف علم ہے۔ یہ بھلا دیا جاتا ہے اور یہ پہلی چیز ہے جو میری امت میں سے نکال لی جائے گی۔

بَيَانُ مَنْ لَا يَرِثُ
ان کا بیان جو وارث نہیں بنتے

(1074)۔ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ وَ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [موطا امام محمد صفحة ۳۲۰، مسلم حديث رقم: ۴۱۴۰، بخاری حديث رقم: ۶۷۶۴، ابو داؤد حديث رقم: ۲۹۰۹، ترمذی حديث رقم: ۲۱۰۷، ابن ماجة حديث رقم: ۲۷۲۹]۔

ترجمہ: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسلمان کافر کا وارث نہیں بنتا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں بنتا۔

(1075)۔ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيْنَ تَنْزِلُ فِيْ دَارِكَ بِمَكَّةَ فَقَالَ وَهَلْ تَرَكَ عَقِيْلٌ مِنْ رِبَاعٍ اَوْ دُوْرٍ وَكَانَ عَقِيْلٌ وَرِثَ اَبَا طَالِبٍ هُوَ وَطَالِبٌ وَلَمْ

يَرِثْهُ جَعْفَرٌ وَلَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا شَيْئًا لِاَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ وَكَانَ عَقِيْلٌ وَطَالِبٌ كَافِرَيْنِ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ﷺ يَقُوْلُ لَا يَرِثُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ رواه البخاری [البخاری حديث رقم: ۱۵۸۸، مسلم حديث رقم: ۳۲۹۴، ابو داؤد حديث رقم: ۲۹۱۰]۔

ترجمہ: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ: یا رسول اللہ آپ مکہ میں اپنے گھر میں کہاں اتریں گے؟ آپ نے فرمایا: عقیل نے ہمارے لیے کوئی محلہ یا مکان کہاں چھوڑا ہے (یعنی سب بیچ دیے ہیں) اور عقیل اور طالب اپنے باپ ابو طالب کے وارث ہوئے تھے، اور حضرت جعفر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما انکے وارث نہیں ہوئے تھے، کیونکہ یہ دونوں مسلمان تھے اور عقیل اور طالب دونوں کافر تھے اور حضرت عمر بن الخطاب ﷺ فرماتے تھے کہ مومن کافر کا وارث نہیں ہوتا۔

(1076)۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ الْقَاتِلُ لَا يَرِثُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حديث رقم: ۲۱۰۹، ابن ماجة حديث رقم: ۲۷۳۵]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت کیا گیا ہے کہ فرمایا: قاتل وارث نہیں بن سکتا۔

بَيَانُ الْوَصِيَّةِ
وصیت کا بیان

(1077)۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَبِيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَلَهٗ مَا يُوْصٰى فِيْهِ اِلَّا وَوَصِيَّتُهٗ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُد [مسلم حديث رقم: ۴۲۰۴، بخاری حديث رقم: ۲۷۳۸، ابو داؤد حديث رقم: ۲۸۶۲، ترمذی حديث رقم: ۲۱۱۸، نسائی حديث رقم: ۳۶۱۸، ابن ماجة حديث رقم: ۲۷۰۲]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان آدمی کا یہ حق نہیں ہے کہ اس کے پاس وصیت کے قابل مال ہو اور دو راتوں تک پڑا رہے مگر اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی ہونی چاہیے۔

(1078)۔ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَرِضْتُ عَامَ الْفَتْحِ مَرَضًا اَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَاَتَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعُوْدُنِيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ مَالًا كَثِيْرًا

وَلَيسَ يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَتِي فَأُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ ، قَالَ لَا ، قُلْتُ فَثُلُثَي مَالِي ، قَالَ لَا ، قُلْتُ فَالشَّطْرُ ، قَالَ لَا ، قُلْتُ فَالثُّلُثِ ، قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ رَوَاهُ الْإِمَامُ الْأَعْظَمُ وَمُحَمَّدٌ وَأَبُودَاوُدَ وَالتِّرْمِذِي وَالنَّسَائِي [مسند امام اعظم صفحة ۲۳۱ ، موطا امام محمد صفحة ۳۲۳ ، مسلم حديث رقم:۴۲۰۹ ، بخاری حديث رقم:۴۴۰۹ ، ترمذی حديث رقم:۲۱۱۶ ، ابو داؤد حديث رقم:۲۸۶۴ ، نسائی حديث رقم:۳۶۲۶ ، ابن ماجة حديث رقم:۲۷۰۸]۔

ترجمہ: حضرت عامر بن سعد اپنے والد ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں فتح مکہ کے سال بیمار ہو گیا اور مجھے موت کا خطرہ لاحق ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ میرے پاس میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میرے پاس بہت سا مال ہے اور میرا کوئی وارث نہیں ہے سوائے میری بیٹی کے۔ میں اپنے سارے مال کے لیے وصیت کرنا چاہتا ہوں۔ فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا پھر میرے مال کا دو تہائی حصہ۔ فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کیا آدھا۔ فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا تہائی حصہ۔ فرمایا: تہائی ٹھیک ہے ویسے تہائی بھی ہے تو بہت۔

(1079)۔ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِي ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالىٰ أَعْطىٰ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ رَوَاهُ أَبُودَاوُد وَالتِّرْمِذِي وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حديث رقم:۲۸۷۰ ، ترمذی حديث رقم:۲۱۲۰ ، ابن ماجة حديث رقم:۲۷۱۳ ، مسند احمد حديث رقم:۲۲۳۵۷]۔ قال الترمذی حسن صحيح

ترجمہ: حضرت ابوامامہ باہلی ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجۃ الوداع کے سال خطبہ دیتے ہوئے سنا بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق دے دیا ہے۔ لہٰذا وارث کے حق میں وصیت کرنا جائز نہیں۔

بَابُ مِيرَاثِ ذَوِي الْفُرُوضِ

ذوالفروض کی میراث کا باب

(1080)۔ عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةُ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ بِابْنَتَيْهَا مِنْ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ إِلىٰ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ هَاتَانِ ابْنَتَا سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ قُتِلَ أَبُوهُمَا وَهُوَ مَعَكَ يَوْمَ أُحُدٍ شَهِيداً وَإِنَّ عَمَّهُمَا أَخَذَ مَالَهُمَا وَلَمْ يَدَعْ لَهُمَا مَالاً وَلَا تُنْكَحَانِ إِلَّا وَلَهُمَا

مَالٌ ، قَالَ يَقْضِي اللّٰهُ فِي ذٰلِكَ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ فَبَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلىٰ عَمِّهِمَا ، فَقَالَ أَعْطِ لِابْنَتَي سَعْدٍ الثُّلُثَيْنِ وَأَعْطِ أُمَّهُمَا الثُّمُنَ وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِي وَأَبُودَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ [مسند احمد حديث رقم:۱۴۸۱۰ ، ابو داؤد حديث رقم:۲۸۹۲ ، ترمذی حديث رقم:۲۰۹۲ ، ابن ماجة حديث رقم:۲۷۲۰]۔ قال الترمذی هذا حديث صحيح

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن ربیع کی زوجہ اپنی دو بیٹیاں لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئیں جو حضرت سعد بن ربیع سے پیدا ہوئیں تھیں۔ عرض کرنے لگیں یارسول اللہ ﷺ یہ دونوں سعد بن ربیع کی بیٹیاں ہیں۔ ان کے والد آپ ﷺ کے ہمراہ جنگ اُحد لڑتے ہوئے شہید ہو گئے تھے۔ ان کے چچا نے ان کا مال لے لیا ہے اور ان کے لیے کوئی مال نہیں چھوڑا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس بارے میں اللہ فیصلہ فرمائے گا۔ اس موقع پر میراث والی آیت اتری۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے چچا کی طرف پیغام بھیجا۔ آپ ﷺ نے اسے فرمایا: سعد کی دونوں بیٹیوں کو دو تہائی حصہ دے دو۔ اور ان کی ماں کو آٹھواں حصہ دے دو۔ جو باقی بچے وہ تیرا ہے۔

(1081)۔ وَعَنْ هُزَيلِ بْنِ شُرَحْبِيلٍ قَالَ سُئِلَ أَبُو مُوسٰى عَنِ ابْنَةٍ وَبِنْتِ ابْنٍ وَأُخْتٍ ، فَقَالَ لِلْبِنْتِ النِّصْفُ وَلِلْأُخْتِ النِّصْفُ ، وَائْتِ ابْنَ مَسْعُودٍ فَسَيُتَابِعُنِي ، فَسُئِلَ ابْنُ مَسْعُودٍ وَأُخْبِرَ بِقَوْلِ أَبِي مُوسٰى ، فَقَالَ لَقَدْ ضَلَلْتُ إِذاً وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ ، أَقْضِي فِيهَا بِمَا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ لِلْبِنْتِ النِّصْفُ وَلِابْنَةِ الْابْنِ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ لِلثُّلُثَيْنِ وَمَا بَقِيَ فَلِلْأُخْتِ ، فَأَتَيْنَا أَبَا مُوسٰى فَأَخْبَرْنَا بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، فَقَالَ لَاتَسْأَلُونِي مَادَامَ هٰذَا الْحِبْرُ فِيكُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِي وَالدَّارِمِي [بخاری حديث رقم:۶۷۳۶ ، ترمذی حديث رقم:۲۰۹۳ ، ابن ماجة حديث رقم:۲۷۲۱ ، مسند احمد حديث رقم:۳۶۹۰ ، سنن الدارمی حديث رقم:۲۸۹۱]۔

ترجمہ: حضرت ہزیل بن شرحبیل فرماتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ سے بیٹی، پوتی اور بہن کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا بیٹی کے لیے آدھا حصہ اور بہن کے لیے آدھا حصہ ہے تم ابن مسعود کے پاس جاؤ وہ میری تصدیق کریں گے۔ حضرت ابن مسعود سے پوچھا گیا اور انہیں حضرت ابوموسیٰ کا قول بھی بتایا گیا۔ انہوں نے فرمایا پھر تو میں گمراہ ہو گیا اور ہدایت پانے والوں میں سے نہ ہوا۔ میں اس بارے میں وہی فیصلہ کروں گا جو نبی کریم ﷺ نے دیا ہے۔ بیٹی کا نصف حصہ ہے۔ پوتی کا چھٹا حصہ ہے تاکہ دو تہائی مکمل ہو جائے اور جو بچے وہ بہن کا ہے، پھر ہم

حضرت ابوموسیٰ کے پاس آئے اور انہیں حضرت ابن مسعود کا قول بتایا۔ انہوں نے فرمایا جب تک یہ جلیل القدر عالم تم میں موجود ہیں مجھ سے مت پوچھا کرو۔

(1082)۔ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَىٰ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ ابْنَ ابْنِي مَاتَ فَمَا لِي مِنْ مِيْرَاثِهِ ؟ قَالَ لَكَ السُّدُسُ ، فَلَمَّا وَلَّىٰ دَعَاهُ قَالَ لَكَ سُدُسٌ آخَرُ ، فَلَمَّا وَلَّىٰ دَعَاهُ قَالَ إِنَّ السُّدُسَ الْآخَرَ طُعْمَةٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِي وَأَبُودَاوُد [مسند احمد حديث رقم: ١٩٨٧١ ، ترمذى حديث رقم: ٢٠٩٩ ، ابو داؤد حديث رقم: ٢٨٩٦]۔ قال الترمذى حسن صحيح

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا، میرا پوتا فوت ہو گیا ہے۔ اسکی میراث میں سے میرا کیا حصہ ہے؟ فرمایا: تیرا چھٹا حصہ ہے۔ جب وہ واپس ہوا تو آپ ﷺ نے اسے بلایا تیرا چھٹا حصہ مزید بھی ہے۔ پھر جب وہ واپس ہوا تو آپ نے اسے بلایا اور فرمایا: یہ دوسرا چھٹا حصہ عصبہ کے طور پر ہے۔

(1083)۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِي وَعَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقِ جَعَلَ الْجَدَّ أَبًا رَوَاهُ الدَّارِمِي [سنن الدارمى حديث رقم: ٢٩٠٤]۔ صحيح والمسئلة معروفة

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری اور حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دادے کو باپ قرار دیا ہے۔

(1084)۔ وَعَنْ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ جَعَلَ الْجَدَّ أَبًا رَوَاهُ الدَّارِمِي وَكَانَ أَبُو حَنِيفَةَ يَأْخُذُ فِي الْجَدِّ بِقَوْلِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ فَلَا يُوَرِّثُ الْإِخْوَةَ مَعَهُ شَيْئًا رَوَاهُ مُحَمَّدٌ [موطا امام محمد صفحة ٣١٧ ، سنن الدارمى حديث رقم: ٢٩١٠]۔

ترجمہ: حضرت طاؤس اپنے والد سے اور وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ انہوں نے دادا کو باپ قرار دیا ہے۔ اور امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ دادے کے بارے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے قول سے اخذ کرتے تھے اور اس کے ساتھ بھائیوں کو بالکل وارث نہیں بناتے تھے۔

(1085)۔ وَعَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ قَالَ جَاءَتِ الْجَدَّةُ إِلَىٰ أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيْرَاثَهَا ، فَقَالَ لَهَا مَا لَكِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ شَيْءٌ وَ مَا لَكِ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ شَيْءٌ فَارْجِعِي حَتَّىٰ أَسْأَلَ النَّاسَ فَسَأَلَ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ حَضَرْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَعْطَاهَا السُّدُسَ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ هَلْ مَعَكَ غَيْرُكَ ؟ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ مِثْلَ مَا قَالَ الْمُغِيرَةُ فَأَنْفَذَهُ لَهَا أَبُو بَكْرٍ ، ثُمَّ جَاءَتِ الْجَدَّةُ الْأُخْرَىٰ إِلَى عُمَرَ تَسْأَلُهُ مِيْرَاثَهَا ، فَقَالَ هُوَ ذٰلِكَ السُّدُسُ فَإِنِ اجْتَمَعْتُمَا فَهُوَ بَيْنَكُمَا وَأَيَّتُكُمَا خَلَتْ بِهِ فَهُوَ لَهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَ أَبُودَاوُد وَ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِي [موطا مالك كتاب الفرائض حديث رقم: ٤ ، ترمذى حديث رقم: ٢١٠٠ ، ابو داؤد حديث رقم: ٢٨٩٤ ، ابن ماجة حديث رقم: ٢٧٢٤ ، سنن الدارمى حديث رقم: ٢٨٩٥]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت قبیصہ بن ذویب فرماتے ہیں کہ ایک دادی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس اپنی میراث کے بارے میں پوچھنے کے لیے آئی۔ آپ نے اسے فرمایا: اللہ کی کتاب میں تیرا کوئی حصہ نہیں اور نہ ہی رسول اللہ ﷺ کی سنت میں تیرا کوئی حصہ ہے۔ تم واپس چلی جاؤ حتیٰ کہ میں لوگوں سے اس کے بارے میں پوچھوں۔ آپ نے لوگوں سے پوچھا۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھا آپ نے دادی کو چھٹا حصہ عطا فرمایا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا آپ کے ساتھ کوئی اور گواہ بھی ہے۔ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے بھی یہی بات بتائی۔ جو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے بتائی تھی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دادی کے لیے یہی نافذ کر دیا۔ پھر ایک اور دادی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور آپ سے اپنی میراث کے بارے میں پوچھا۔ آپ نے فرمایا وہی چھٹا حصہ ہے۔ اگر تم دو جمع ہو گئی ہو تو وہی تمہارے درمیان تقسیم ہوگا اور تم میں سے جو بھی اکیلی ہو وہ اس اکیلی کا ہے۔

(1086)۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ فِي الْجَدَّةِ مَعَ ابْنِهَا إِنَّهَا أَوَّلُ جَدَّةٍ أَطْعَمَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سُدُسًا مَعَ ابْنِهَا وَ ابْنُهَا حَيٌّ رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَالدَّارِمِي [ترمذى حديث رقم: ٢١٠٢ ، سنن الدارمى حديث رقم: ٢٩٣٣]۔ الحديث صحيح غريب

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے دادی کے بارے میں فرمایا جس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی ہے کہ یہ پہلی دادی ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے اس کے بیٹے کے ساتھ چھٹا حصہ دیا ہے جب کہ اس کا بیٹا زندہ ہے۔

(1087)۔ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّهُ قَالَ فِي امْرَأَةٍ وَأَبَوَيْنِ ، لِلْمَرْأَةِ الرُّبُعُ ، سَهْمٌ مِنْ أَرْبَعَةٍ ، وَلِلْأُمِّ ثُلُثُ مَا بَقِيَ ، سَهْمٌ ، وَلِلْأَبِ سَهْمَانِ رَوَاهُ الدَّارِمِي [سنن الدارمى حديث رقم: ٢٨٦٩]۔

ترجمہ: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ آپ نے بیوی اور ماں باپ کے بارے میں فرمایا بیوی کا چوتھا حصہ ہے اور ماں کے لیے بیوی سے بچے ہوئے کا تہائی حصہ ہے، ماں کا حصہ تو یہ ہوا، اب باپ کا اس سے دوگنا ہے۔

(1088)۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ قَالَ فِي امْرَأَةٍ تَرَكَتْ زَوْجَهَا وَأَبَوَيْهَا، لِلزَّوْجِ النِّصْفُ وَلِلْأُمِّ ثُلُثُ مَا بَقِيَ رَوَاهُ الدَّارِمِي [سنن الدارمی حدیث رقم:۲۸۷۱]۔

ترجمہ: حضرت زید بن ثابت ﷺ نے بیوی کے بارے میں فرمایا: جس نے اپنا شوہر اور ماں باپ چھوڑے ہوں۔ فرمایا: شوہر کا نصف حصہ ہے اور ماں کے لیے بچے ہوئے کا تہائی حصہ ہے۔

بَابُ مِيرَاثِ الْعَصَبَاتِ

عصبات کی میراث

(وَأَوْلٰهَا الصُّلْبُ ثُمَّ الْأَصْلُ ثُمَّ بَنُو الْأَبِ ثُمَّ بَنُو الْجَدِّ)

(ان میں پہلا نمبر اولاد کا، دوسرا اصول کا، تیسرا باپ کی اولاد کا اور چوتھا دادا کی اولاد کا ہے)

(1089)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ، أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا تَرَكَتِ الْفَرَائِضُ فَلِأَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ رَوَاهُ الْإِمَامُ الْأَعْظَمُ فِي مُسْنَدِهٖ وَمُسْلِم وَالْبُخَارِي وَأَبُوْدَاوٗد وَالتِّرْمَذِي وَابْنُ مَاجَةَ وَالطَّحَاوِي وَالدَّارِمِي وَالدَّارَقُطْنِي [مسند امام اعظم صفحة ۲۳۲، مسلم حدیث رقم:۴۱۴۱، بخاری حدیث رقم:۶۷۳۲، ابو داؤد حدیث رقم:۲۸۹۸، ترمذی حدیث رقم:۲۰۹۸، ابن ماجة حدیث رقم:۲۷۴۰، شرح معانی الآثار للطحاوی ۳۹۳/۲، سنن الدارمی حدیث رقم:۲۹۸۹، سنن الدار قطنی حدیث رقم:۴۰۲۵]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت فرمایا کہ: فرائض کو ان کے اہل تک پہنچاؤ اور جو کچھ فرائض کی ادائیگی کے بعد بچے وہ قریبی مرد مذکر کے لیے ہے۔

(1090)۔ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ كَثِيرًا يَقُولُ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ عَجَبًا لِلْعَمَّةِ تُورَثُ وَلَا تَرِثُ رَوَاهُ مُحَمَّد وَمَالِك [موطا امام محمد صفحة ۳۱۸، موطا مالك كتاب الفرائض حدیث رقم:۹]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت محمد بن ابوبکر بن عمرو بن حزم فرماتے ہیں کہ انہوں نے اپنے والد کو کثیر مرتبہ فرماتے ہوئے سنا کہ عمر بن خطاب ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ پھوپھی عجیب رشتہ ہے کہ اس کا بھتیجا اس کی میراث پاتا ہے مگر وہ اس کی میراث نہیں پاتی۔

(1091)۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَجْعَلُ الْأَخَوَاتِ مَعَ الْبَنَاتِ عَصَبَةً لَا يَجْعَلُ لَهُنَّ إِلَّا مَا بَقِيَ رَوَاهُ الدَّارِمِي [سنن الدارمی حدیث رقم:۲۸۸۲]۔

ترجمہ: حضرت زید بن ثابت ﷺ کے بارے میں مروی ہے کہ آپ بہنوں کو بیٹیوں کے ساتھ عصبہ بناتے تھے۔ انہیں صرف وہی دیتے تھے جو میاں بیوی سے بچتا تھا۔

بَابُ مِيرَاثِ أُولِي الْأَرْحَامِ

اولوالارحام کی میراث

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ [النساء:۷] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو کچھ والدین اور رشتہ دار چھوڑ جائیں اس میں سے مردوں کا بھی حصہ ہے اور عورتوں کا بھی حصہ ہے۔ وَقَالَ وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلٰى بِبَعْضٍ [الانفال:۷۵] اور فرمایا: اولوالارحام میں سے بعض بعضوں سے زیادہ حقدار ہیں۔

(1092)۔ عَنْ أَنَسٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:۳۵۲۸، مسلم حدیث رقم:۲۴۳۹، ترمذی حدیث رقم:۳۹۰۱، نسائی حدیث رقم:۲۶۱۰]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت فرمایا ہے کہ قوم کا بھانجا انہی میں سے ہے۔

(1093)۔ وَعَنْ عُمَرَ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ، اَللّٰهُ وَرَسُولُهٗ مَوْلٰى مَنْ لَا مَوْلٰى لَهٗ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهٗ رَوَاهُ التِّرْمَذِي وَابْنُ مَاجَةَ وَالطَّحَاوِي وَالدَّارِمِي وَرَوٰى أَبُوْدَاوٗد مِثْلَهٗ عَنْ مِقْدَامٍ وَغَيْرِهٖ وَالْآثَارُ فِيهِ مُتَوَاتِرَةٌ [ترمذی حدیث رقم:۲۱۰۳، ابن ماجة حدیث رقم:۲۷۳۷، شرح معانی الآثار للطحاوی ۳۹۷/۲، سنن الدارمی حدیث رقم:۲۹۷۹، ابو داؤد حدیث رقم:۲۹۰۰]۔ وقال الترمذی الحدیث حسن صحیح

ترجمہ: حضرت عمر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کا کوئی والی وارث نہ ہو اللہ اور اس کا رسول اس کے والی ہیں۔ اور جس کا کوئی دوسرا وارث نہ ہو تو ماموں اس کا وارث ہے۔ اس موضوع میں تواتر کے ساتھ آثار موجود ہیں۔

(1094)۔ وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ مَنْ أَدْلٰى بِرَحِمٍ أُعْطِيَ بِرَحِمِهِ الَّتِي يُدْلِي بِهَا رَوَاهُ الدَّارِمِي [سنن الدارمی حدیث رقم:۳۰۵۲]۔

ترجمہ: حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جو رحمی رشتے میں قریب ہو اسے اس قربت والے رحمی رشتے کے سبب سے حصہ دیا جائے گا۔

(1095)۔ وَعَنْ وَاسِعِ بنِ حَبَّانٍ قَالَ تُوُفِّيَ ثَابِتُ بنُ الدَّحْدَاحِ وَكَانَ اَتِيًّا، وَهُوَ الَّذِي لَيْسَ لَهُ اَصْلٌ يُعْرَفُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِعَاصِمِ ابنِ عَدِيٍّ هَلْ تَعرِفُونَ لَهُ فِيكُمْ نَسَبًا؟ قَالَ لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَبَا لُبَابَةَ بنَ عَبدِ الْمُنذِرِ ابنَ اُختِهِ فَاَعطَاهُ مِيرَاثَهُ رَوَاهُ الطَّحَاوِي [شرح معاني الآثار للطحاوي ۳۹۶/۲]۔

ترجمہ: حضرت واسع بن حبان فرماتے ہیں کہ حضرت ثابت بن دحداح فوت ہوگئے۔ وہ اتیا تھے۔ اتیا وہ ہوتا ہے جس کے باپ دادا سے لوگ واقف نہ ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عاصم بن عدی سے فرمایا: کیا تم لوگ اپنے اندر اس کا نسب پہچانتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ۔ رسول اللہ ﷺ نے ابولبابہ بن عبدالمنذر کو بلایا جو ان کے بھانجے تھے اور انہیں ان کی میراث دے دی۔

بَابُ مِيرَاثِ مَنْ عَمِيَ مَوتُهُمْ فِي هَدمٍ اَو غَرقٍ اَو حَرقٍ

ان لوگوں کی میراث جو دب کر یا ڈوب کر یا جل کر اکٹھے فوت ہو گئے

(1096)۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كُلُّ قَومٍ مُتَوَارِثُونَ، عَمِيَ مَوتُهُم فِي هَدمٍ اَو غَرقًا فَاِنَّهُمْ لَا يَتَوَارَثُونَ، يَرِثُهُمُ الْاَحيَاءُ رَوَاهُ الدَّارِمِي [سنن الدارمي حديث رقم:۳۰۴۶]۔

ترجمہ: حضرت زید بن ثابت ﷺ فرماتے ہیں کہ سب لوگ ایک دوسرے کے وارث بنتے ہیں سوائے انکے جن کی موت دب کر یا ڈوب کر یا جل کر اکٹھے واقع ہوئی ہو۔ یہ ایک دوسرے کے وارث نہیں بنتے بلکہ زندہ لوگ انکے وارث بنتے ہیں۔

بَابُ مِيرَاثِ الْخُنثٰى

خنثیٰ کی میراث

(1097)۔ عَنِ الشَّعْبِي عَنْ عَلِيٍّ ﷺ فِي الْخُنثٰى، قَالَ يُوَرَّثُ مِن قِبَلِ مَبَالِهِ رَوَاهُ الدَّارِمِي [سنن الدارمي حديث رقم:۲۹۷۲]۔

ترجمہ: حضرت شعبی نے حضرت علی المرتضیٰ ﷺ سے خنثیٰ کے بارے میں روایت کیا ہے کہ فرمایا: اس کی میراث اس کے پیشاب کے راستے کے مطابق اسے مرد یا عورت تصور کرتے ہوئے جاری کی جائے گی۔

بَيَانُ الرَّدِّ

رد کا بیان

(1098)۔ عَنِ الشَّعْبِي قَالَ كَانَ عَلِيٌّ ﷺ يَرُدُّ عَلَى كُلِّ ذِي سَهمٍ اِلَّا الْمَرْاَةَ وَ الزَّوجَ رَوَاهُ الدَّارِمِي [سنن الدارمي حديث رقم:۲۹۵۰]۔

ترجمہ: حضرت شعبی تابعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ ﷺ ہر حصے دار پر رد فرماتے تھے سوائے بیوی اور شوہر کے۔

(1099)۔ وَعَنْ حَسَنٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَاَلْتُ الشَّعْبِي عَنْ رَجُلٍ مَاتَ وَ تَرَكَ ابْنَتَهُ لَا يُعلَمُ لَهُ وَارِثٌ غَيرُهَا، قَالَ لَهَا الْمَالُ كُلُّهُ رَوَاهُ الدَّارِمِي [سنن الدارمي حديث رقم:۲۹۴۹]۔

ترجمہ: حضرت حسن اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جو فوت ہو گیا اور صرف ایک بیٹی چھوڑ گیا۔ اسکے علاوہ اسکا کوئی وارث علم میں نہیں آیا۔ فرمایا سارا مال اسی کا ہے۔

بَيَانُ الْعَوْلِ

عول کا بیان

(1100)۔ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ ﷺ فِي ابْنَتَينِ وَ اَبَوَينِ وَ امْرَاَةٍ، قَالَ صَارَ ثُمُنُهَا تِسعًا رَوَاهُ الدَّارَقُطنِي [سنن الدارقطني حديث رقم:۴۰۱۸]۔ اَلْحَدِيثُ ضَعِيفٌ وَهٰذِهِ الْمَسئَلَةُ مَعرُوفَةٌ بِالْمَسئَلَةِ الْمِنبَرِيَّةِ

ترجمہ: حضرت حارث نے حضرت علی ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے دو بیٹیوں، ماں باپ اور بیوی کے بارے میں فرمایا: بیوی کا نواں حصہ ہے۔ یہ مسئلہ، مسئلہ منبریہ کے نام سے مشہور ہے۔

بَابُ مِيرَاثِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میراث

(1102)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ نِسَاءَ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ مَاتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَرَدْنَ اَنْ يَبْعَثْنَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ اِلَى اَبِي بَكْرٍ يَسْأَلْنَ مِيرَاثَهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ لَهُنَّ عَائِشَةُ اَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [موطا امام محمد ۳۱۹، موطا امام مالك كتاب الكلام باب ما جاء في تركة النبي ﷺ حديث رقم: ۲۷، مسلم حديث رقم: ۴۵۷۷، بخاري حديث رقم: ۳۰۹۴، ترمذي حديث رقم: ۱۶۱۰، نسائي حديث رقم: ۴۱۴۸، ابو داؤد حديث رقم: ۲۹۶۳]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ کا وصال ہوا تو آپ ﷺ کی ازواج مطہرات نے ارادہ کیا کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس نبی کریم ﷺ کی میراث مانگنے کے لیے بھیجیں۔ انہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے نہیں فرمایا کہ: ہمارا کوئی وارث نہیں بنتا۔ ہم جو کچھ چھوڑ دیں وہ صدقہ ہے۔

اَلتَّائِيدُ مِنَ الرَّوَافِضِ: عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ، اِنَّ الْاَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَاراً وَلَا دِرْهَماً وَلٰكِنْ وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَ مِنْهُ اَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ رَوَاهُ الْكُلِينِي فِي اُصُولِ الْكَافِي وَمِثْلُهُ فِي مَقَامٍ آخَرَ مِنَ الْكَافِي عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ [اصول الكافي حديث رقم: ۴۷، ۵۹]۔

روافض سے تائید:۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک علماء انبیاء کے وارث ہیں، انبیاء کی میراث دینار اور درہم نہیں ہوتی بلکہ ان کی میراث علم ہوتا ہے جس نے اسے حاصل کیا اس نے وافر حصہ پایا۔

كِتَابُ الزَّكٰوةِ

زکوٰۃ کی کتاب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ [البقرة: ۴۳] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: زکوٰۃ ادا کرو۔ وَقَالَ اَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْاَرْضِ [البقرة: ۲۶۷] اور فرمایا: پاک چیزوں میں سے خرچ کرو جو تم کماتے ہو اور اس میں سے جو ہم نے تمہارے لیے زمین میں سے نکالا ہے۔ وَقَالَ وَاٰتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهٖ [الانعام: ۱۴۱] اور فرمایا اس کا حق ادا کرو اس کی کٹائی کے دن۔ وَقَالَ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ [التوبة: ۳۴] اور فرمایا: جو لوگ سونے اور چاندی کو ذخیرہ کرتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں المناک عذاب کی خوشخبری سنا دو۔

(1103)۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهُ مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعاً اَقْرَعَ لَهُ زَبِيبَتَانِ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ يَاْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِي بِشِدْقَيْهِ، ثُمَّ يَقُولُ اَنَا مَالُكَ، اَنَا كَنْزُكَ، ثُمَّ تَلَا وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ الْآيَة رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاري حديث رقم: ۱۴۰۳، نسائي حديث رقم: ۲۴۸۲، موطا مالك كتاب الزكوة حديث رقم: ۲۲، مسند احمد حديث رقم: ۸۶۸۲]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے اللہ نے مال دیا اور اس نے اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کی اس کا مال قیامت کے دن گنجے سانپ کی طرح بنا دیا جائے گا جس کی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہوں گے۔ وہ قیامت کے دن اس کے گلے میں ڈالا جائے گا اور یہ سانپ اسے باچھوں سے پکڑے گا۔ پھر کہے گا میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی کہ: بخیل لوگ ہرگز خیال نہ کریں کہ، آگے پوری آیت۔

(1104)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَا تَجِبُ فِي مَالٍ زَكٰوةٌ حَتّٰى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ رَوَاهُ مُحَمَّد [موطا محمد صفحة ۱۷۳، ۱۷۴]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مال میں زکوٰۃ اس وقت تک لازم نہیں ہے جب تک اس پر پورا

سال نہ گزر جائے۔

زَكوٰةُ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ وَ الْقَرَاطِيسِ

سونے چاندی اور نوٹوں کی زکوٰۃ

(1105)۔ عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ لَيْسَ فِي اَقَلَّ مِنْ عِشْرِيْنَ مِثْقَالًا مِنَ الذَّهَبِ زَكوٰةٌ، فَإِذَا كَانَ الذَّهَبُ عِشْرِيْنَ مِثْقَالًا فَفِيهَا نِصْفُ مِثْقَالٍ، فَمَا زَادَ فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ صَدَقَةٌ، فَإِذَا بَلَغَتِ الْوَرِقُ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ، فَمَا زَادَ فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِي كِتَابِ الْآثَارِ [كتاب الآثار حديث رقم:۲۹۲]۔

ترجمہ: حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ بیس مثقال سونے سے کم پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ جب سونا بیس مثقال ہو جائے تو اس پر آدھا مثقال زکوٰۃ ہے اور جو اس سے زیادہ ہو اس پر اسی حساب سے زکوٰۃ لگتی جائے گی اور دو سو درہم سے کم پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ پھر جب چاندی دو سو درہم تک پہنچ جائے تو اس پر پانچ درہم زکوٰۃ ہے اور جو اس سے زیادہ ہو اس پر اسی حساب سے زکوٰۃ لگتی جائے گی۔

(1106)۔ وَعَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ ﷺ اِلٰى اَبِي مُوسٰى فَمَا زَادَ عَلَى الْمِائَتَيْنِ فَفِي كُلِّ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ رَوَاهُ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ [المصنف لابن ابی شیبۃ ۱۲/۳]۔

ترجمہ: حضرت حسن بصری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ﷺ نے حضرت ابو موسیٰ کو لکھا کہ جو دو سو درہم سے زائد ہو تو ہر چالیس درہم پر ایک درہم ہے۔

(1107)۔ وَعَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم:۲۲۶۳، بخاری حديث رقم:۱۴۰۵، ابو داؤد حديث رقم:۱۵۵۸، ترمذی حديث رقم:۶۲۶، نسائی حديث رقم:۲۴۷۵، ابن ماجة حديث رقم:۱۷۹۳، سنن الدارمی حديث رقم:۱۶۴۰، موطا مالك كتاب الزكوة حديث رقم:۲، مسند احمد حديث رقم:۱۱۵۷۵، ۱۱۵۷۷، ۱۱۵۸۱]۔

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ پانچ وسق کھجور سے کم پر زکوٰۃ نہیں ہے

اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی پر زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اونٹوں سے کم پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

زَكوٰةُ الْاِبِلِ وَ الْغَنَمِ

اونٹوں اور بکریوں کی زکوٰۃ

(1108)۔ عَنْ اَنَسٍ ﷺ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ هٰذَا الْكِتَابَ لَمَّا وَجَّهَهُ اِلَى الْبَحْرَيْنِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

هٰذِهِ فَرِيْضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَالَّتِي اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ رَسُولَهُ ﷺ، فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا، وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِ، فِي اَرْبَعٍ وَعِشْرِيْنَ مِنَ الْاِبِلِ فَمَا دُونَهَا مِنْ كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ، فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ اِلٰى خَمْسٍ وَثَلَاثِيْنَ، فَفِيْهَا بِنْتُ مَخَاضٍ اُنْثٰى، فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَثَلَاثِيْنَ اِلٰى خَمْسٍ وَاَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتُ لَبُونٍ اُنْثٰى، فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَاَرْبَعِيْنَ اِلٰى سِتِّيْنَ فَفِيْهَا حِقَّةٌ طَرُوقَةُ الْجَمَلِ، فَإِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَةً وَ سِتِّيْنَ اِلٰى خَمْسٍ وَ سَبْعِيْنَ فَفِيْهَا جَذَعَةٌ، فَإِذَا بَلَغَتْ يَعْنِي سِتًّا وَ سَبْعِيْنَ اِلٰى تِسْعِيْنَ، فَفِيْهَا بِنْتَا لَبُونٍ، فَإِذَا بَلَغَتْ اِحْدٰى وَتِسْعِيْنَ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَفِيْهَا حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْجَمَلِ، فَإِذَا زَادَتْ عَلٰى عِشْرِيْنَ وَ مِائَةٍ، فَفِي كُلِّ اَرْبَعِيْنَ بِنْتُ لَبُونٍ، وَفِي كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ اِلَّا اَرْبَعٌ مِنَ الْاِبِلِ فَلَيْسَ فِيْهَا صَدَقَةٌ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا مِنَ الْاِبِلِ فَفِيْهَا شَاةٌ، وَفِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِي سَائِمَتِهَا، اِذَا كَانَتْ اَرْبَعِيْنَ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ شَاةٌ، فَإِذَا زَادَتْ عَلٰى عِشْرِيْنَ وَ مِائَةٍ اِلٰى مِائَتَيْنِ شَاتَانِ، فَإِذَا زَادَتْ عَلٰى مِائَتَيْنِ اِلٰى ثَلٰثِمِائَةٍ، فَفِيْهَا ثَلٰثُ شِيَاهٍ، فَإِذَا زَادَتْ عَلٰى ثَلٰثِمِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ، فَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ اَرْبَعِيْنَ شَاةً وَاحِدَةً، فَلَيْسَ فِيْهَا صَدَقَةٌ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا وَفِي الرِّقَةِ رُبْعُ الْعُشْرِ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ اِلَّا تِسْعِيْنَ وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَى اَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ نَحْوَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ [بخاری حديث رقم:۱۴۵۴، ابو داؤد حديث رقم:۱۵۶۷، ترمذی حديث رقم:۶۲۱، ابن ماجة حديث رقم:۱۸۰۵، دارمی حديث رقم:۱۶۳۲]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق ﷺ نے جب انہیں بحرین کی طرف بھیجا تو انہیں یہ تحریر لکھ کردی: بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فریضہ زکوۃ کا بیان ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں پر فرض کیا ہے، اور یہ وہ ہے جس کا اللہ اور اس کے رسول نے حکم دیا ہے، مسلمانوں میں سے جس سے اس کے مطابق زکوۃ طلب کی جائے اسے چاہیے کہ ادا کرے، اور جس سے اس کی نسبت زیادہ طلب کی جائے وہ ادا نہ کرے۔

چوبیس اونٹ اور اس سے کم ہوں تو ان میں سے ہر پانچ پر ایک بکری دینا لازم ہے، اور جب پچیس سے پینتیس تک ہوں تو ان پر اونٹ کی ایک سالہ بچی ہے، اور جب چھتیس سے پینتالیس تک ہوں تو ان پر اونٹ کی دو سالہ بچی ہے، اور جب چھیالیس سے ساٹھ تک ہوں تو ان پر تین سالہ بچی ہے جو جفتی کے قابل ہو اور جب اکسٹھ سے پچھتر تک ہوں تو چار سالہ اونٹنی ہے، اور جب چھہتر سے نوے تک ہوں تو دو دو سال کے دو بچے ادا کیے جائیں، اور جب اکیانوے سے ایک سو بیس تک ہوں تو تین تین سال کی دو اونٹنیاں ہیں جو جفتی کے قابل ہوں، جب ایک سو بیس سے بڑھ جائیں تو ہر چالیس کے بعد دو سال کی مادہ ہے اور ہر پچاس پر تین سال کی مادہ ہے، اور جس کے پاس چار سے کم اونٹ ہوں تو اس پر زکوۃ واجب نہیں، ہاں جتنی ان کا مالک چاہے، اور جب پانچ اونٹ ہوں تو ان پر ایک بکری ہے۔

اور بکریوں کی زکوۃ کے بارے میں، جو جنگل میں چرتی ہوں تو ان میں چالیس سے ایک سو بیس تک ایک بکری ہے، اور ایک سو بیس سے دو سو تک دو بکریاں ہیں، اور دو سو سے تین سو تک تین بکریاں ہیں، جب تین سو سے زیادہ ہو جائیں تو ہر سو پر ایک بکری ہے، جب کسی آدمی کی چرنے والی بکریاں چالیس سے ایک بھی کم ہو تو ان پر کوئی زکوۃ نہیں ہے، سوائے اس کے کہ ان کا مالک چاہے۔

اور چاندی کی زکوۃ چالیسواں حصہ ہے، اگر کسی کے پاس صرف ایک سو نوے درہم ہوں تو ان پر کوئی زکوۃ نہیں، ہاں جتنی اس کا مالک چاہے۔

زَكوٰةُ الْبَقَرِ

گائے کی زکوۃ

(1109)۔ عَنْ طَاوُسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ مَعَاذَ بْنَ الْجَبَلِ ﷺ اِلَى الْيَمَنِ فَاَمَرَهُ اَنْ يَّاْخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِيْنَ بَقَرَةً تَبِيْعاً وَمِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةً ، فَاُتِيَ بِمَا دُوْنَ ذٰلِكَ فَاَبٰى اَنْ يَّاْخُذَ مِنْهُ شَيْئاً حَتّٰى اَرْجِعَ اِلَيْهِ ، فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ اَنْ يَقْدَمَ مَعَاذٌ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ وَ قَالَ بِهٰذَا نَاْخُذُ وَرَوٰى اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ مِثْلَهٗ [موطا امام محمد صفحة ١٧٨ ، ابو داؤد حديث رقم:١٥٧٦،

ترمذى حديث رقم:٦٢٣ ، نسائى حديث رقم:٢٤٥٠ ، ابن ماجة حديث رقم:١٨٠٣ ، سنن الدارمى حديث رقم:١٦٢٩، ١٦٣٠]۔ الحديث صحيح وقال الترمذى حسن

ترجمہ: حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل ﷺ کو یمن میں بھیجا تو انہیں حکم دیا کہ ہر تیس گائے پر ایک سال کا بچھڑا اور ہر چالیس پر دو سالہ وصول کریں۔ ان کے پاس اس سے کم مال پر زکوۃ لائی گئی تو انہوں نے اسے لینے سے انکار کر دیا اور فرمایا نہیں لوں گا حتی کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہو کر پوچھ لوں۔ لیکن حضرت معاذ ﷺ کے پہنچنے سے پہلے پہلے رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو گیا۔

زَكوٰةُ الزَّرْعِ وَ الْعُشْرُ

زراعت پر زکوۃ اور عشر

(1110)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِيْمَا سَقَتِ السَّمَآءُ وَالْعُيُوْنُ اَوْ كَانَ عُشْرِيًّا ، اَلْعُشْرُ ، وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَاَبُوْدَاؤُد وَالطَّحَاوِيُّ [موطا مالك كتاب الزكوة حديث رقم:٣٣ ، بخارى حديث رقم:١٤٨٣ ، ابو داؤد حديث رقم:١٥٩٦ ، شرح معانى الآثار للطحاوى ١/٣٤٥ ، ترمذى حديث رقم:٦٣٩ ، نسائى حديث رقم:٢٤٨٨ ، ابن ماجة حديث رقم:١٨١٧]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت فرمایا ہے کہ جو آسمانی پانی پیے یا چشمے کا یا وہ عشری ہو اس میں سے دسواں حصہ ہے اور جو فصل رہٹ کے ذریعہ پانی دی گئی اس میں عشر کا نصف ہے۔

(1111)۔ وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ الصَّدَقَةُ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ [شرح معانى الآثار للطحاوى ١/٣٤٦]۔

ترجمہ: حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ہر وہ چیز جسے زمین پیدا کرے اس پر زکوۃ ہے۔

(1112)۔ وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ مِمَّا سَقَتِ السَّمَآءُ اَوْ سُقِيَ سَيْحاً الْعُشْرُ ، وَمَا سُقِيَ بِغَرْبٍ اَوْ دَالِيَةٍ فَفِيْهِ نِصْفُ الْعُشْرِ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِيْ كِتَابِ الْآثَارِ [كتاب الآثار حديث رقم:٣٠٩ ، جامع المسانيد ١/٤٦٢ ، المصنف لعبد الرزاق حديث رقم:٧١٩٥]۔

ترجمہ: انہی سے مروی ہے کہ فرمایا ہر وہ چیز جسے زمین آسمانی پانی یا جاری پانی کے ذریعے پیدا کرے اس پر عشر ہے اور جو بڑے ڈول یا چھوٹے ڈول کے ذریعے پلائی گئی اس پر عشر کا نصف ہے۔

(1113)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ اَخَذَ مِنَ الْعَسَلِ الْعُشْرَ رَوَاهُ

اِبْنُ مَاجَۃَ وَرَوٰی اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ نَحْوَہٗ [ابن ماجة حديث رقم:١٨٢٤، ابو داؤد حديث رقم:١٦٠٢، ترمذی حديث رقم:٦٢٩]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت فرمایا ہے کہ آپ نے شہد میں سے عشر وصول فرمایا۔

زَکٰوۃُ الدَّوَابِّ الْعَوَامِلِ

کام کرنے والے جانوروں پر زکوٰۃ

(1114)۔ عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ لَیْسَ فِی الْعَوَامِلِ صَدَقَۃٌ رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ [سنن الدار قطنی حديث رقم:١٩٢٤]۔

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: محنت کرنے والے جانوروں پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(1115)۔ وَعَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ بَلَغَنَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّہٗ قَالَ عَفَوْتُ لِاُمَّتِیْ عَنْ صَدَقَۃِ الْخَیْلِ وَالرَّقِیْقِ رَوَاہُ مُحَمَّدٌ فِیْ کِتَابِ الْاٰثَارِ وَ رَوَاہُ اِبْنُ مَاجَۃَ عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ بِلَفْظِ تَجَوَّزْتُ [كتاب الآثار حديث رقم:٣٠٥، ابن ماجة حديث رقم:١٨١٣]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: امام محمد فرماتے ہیں کہ ہمیں نبی کریم ﷺ کا فرمان پہنچا کہ فرمایا: میں نے اپنی امت کو گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کردی ہے ایک روایت میں ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے یہ لفظ مروی ہے کہ میں نے درگزر کیا ہے۔

(1116)۔ وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِ فِیْ عَبْدِہٖ وَلَا فِیْ فَرَسِہٖ صَدَقَۃٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ ثُمَّ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ [بخاری حديث رقم:١٤٦٤، مسلم حديث رقم:٢٢٧٣، ابو داؤد حديث رقم:١٥٩٥، ترمذی حديث رقم:٦٢٨، نسائی حديث رقم:٢٤٦٧، ابن ماجة حديث رقم:١٨١٢، موطا مالك من كتاب الزكوة حديث رقم:٣٧، مسند احمد حديث رقم:٧٣١٤]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کے ذمے اس کے غلام اور اس کے گھوڑے پر کوئی زکوٰۃ نہیں ہے۔

زَکٰوۃُ مَنْ کَانَ عَلَیْہِ الدَّیْنُ

مقروض کا زکوٰۃ دینا

(1117)۔ عَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ کَانَ یَقُوْلُ ھٰذَا شَھْرُ

زَکٰوتِکُمْ فَمَنْ کَانَ عَلَیْہِ دَیْنٌ فَلْیُؤَدِّ دَیْنَہٗ حَتّٰی تَحْصُلَ اَمْوَالُکُمْ فَتُؤَدُّوْا مِنْھَا الزَّکٰوۃَ رَوَاہُ مُحَمَّدٌ [موطا محمد صفحة ١٧٢]۔

ترجمہ: حضرت سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ یہ تمہاری زکوٰۃ کا مہینہ ہے جس کے ذمے قرض ہو وہ اپنا قرض ادا کرے حتیٰ کہ تمہارے مال حاصل ہو جائیں۔ اب اس میں سے زکوٰۃ دو۔

(1118)۔ وَعَنْ یَزِیْدَ بْنِ خُصَیْفَۃَ اَنَّہٗ سَاَلَ سُلَیْمٰنَ بْنَ یَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ لَہٗ مَالٌ وَعَلَیْہِ مِثْلُہٗ مِنَ الدَّیْنِ اَعَلَیْہِ الزَّکٰوۃُ؟ فَقَالَ لَا رَوَاہُ مُحَمَّدٌ [موطا محمد صفحة ١٧٣]۔

ترجمہ: حضرت یزید بن خصیفہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت سلیمان بن یسار سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جس کے پاس مال بھی ہو اور اس کے ذمے اتنا ہی قرض بھی ہو کیا اس کے ذمے زکوٰۃ ہے؟ فرمایا نہیں۔

زَکٰوۃُ مَالِ الْیَتِیْمِ وَالصَّغِیْرِ

یتیم اور نابالغ کے مال پر زکوٰۃ

(1119)۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ لَیْسَ فِیْ مَالِ الْیَتِیْمِ زَکٰوۃٌ رَوَاہُ مُحَمَّدٌ فِی الْاٰثَارِ [كتاب الآثار حديث رقم:٢٩٤، المصنف لعبد الرزاق حديث رقم:٦٩٩٦]۔

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یتیم کے مال پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(1120)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ لَا یَجِبُ عَلٰی مَالِ الصَّغِیْرِ زَکٰوۃٌ حَتّٰی تَجِبَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ [سنن الدار قطنی حديث رقم:١٩٦٢]۔ اسناده ضعيف

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ چھوٹے (نابالغ) کے مال پر زکوٰۃ نہیں ہے حتیٰ کہ اس پر نماز فرض ہو جائے۔

بَابُ صَدَقَۃِ الْفِطْرِ

صدقہ فطر کا باب

(1121)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اَمَرَ صَارِخًا بِبَطْنِ مَکَّۃَ یُنَادِیْ اَنَّ صَدَقَۃَ الْفِطْرِ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ رَوَاہُ الْحَاکِمُ فِی الْمُسْتَدْرَکِ [مستدرك حاكم حديث رقم:١٥٢٤]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ کے وسط میں منادی کرنے

والے کو اعلان کرنے کا حکم دیا کہ صدقۂ فطر حق ہے اور ہر مسلمان پر واجب ہے۔

(1122)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بنِ ثَعلَبَةَ ﷺ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ قَبلَ يَومِ الفِطرِ بِيَومٍ اَو يَومَينِ ، فَقَالَ اَدُّوا صَاعاً مِنْ بُرٍّ اَو قَمحٍ عَنِ اثنَينِ اَو صَاعاً مِنْ تَمرٍ اَو شَعِيرٍ عَن كُلِّ حُرٍّ وَعَبدٍ رَوَاهُ عَبدُ الرَّزَّاقِ وَاِسنَادُهٗ صَحِيحٌ [المصنف لعبد الرزاق حديث رقم:٥٧٨٥]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن ثعلبہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو عید الفطر کے ایک یا دو دن پہلے خطاب فرمایا اور فرمایا: گندم میں سے ایک صاع ادا کرو یا ایک قمح دو بندوں کی طرف سے ادا کرو یا ایک صاع کھجور یا جو ہر آزاد اور غلام کی طرف سے ادا کرو۔

بَابُ فَضَائِلِ الصَّدَقَاتِ

صدقات کے فضائل کا باب

(1123)۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اللّٰهُ تَعَالىٰ ، اَنفِقْ يَا ابنَ آدَمَ اُنفِقْ عَلَيكَ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٢٣٠٨ ، بخارى حديث رقم:٤٦٨٤]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم کے بیٹے خرچ کر میں تجھ پر خرچ کروں گا۔

(1124)۔ وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَا ابنَ آدَمَ اَنْ تَبذُلَ الفَضلَ خَيرٌ لَكَ وَاَنْ تُمسِكَهٗ شَرٌّ لَكَ وَلَا تُلَامُ عَلىٰ كَفَافٍ وَابدَأْ بِمَن تَعُولُ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٢٣٨٨]۔

ترجمہ: حضرت ابو امامہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے آدم کے بیٹے اگر اپنا بچا ہوا خرچ کرو گے تو تمہارے لیے بہتر ہوگا اور اگر اسے جمع رکھو گے تو تمہارے لیے برا ہوگا اور اپنی ضرورت کی حد تک تمہیں کوئی ملامت نہیں کی جائے گی اور اپنے عیال سے شروع کر۔

(1125)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدفَعُ مِيتَةَ السُّوءِ رَوَاهُ التِّرمَذِي [ترمذى حديث رقم:٦٦٤]۔ وقال حسن

ترجمہ: حضرت انس ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک صدقہ اللہ کے غضب کو بجھا دیتا ہے

اور موت کی شدت کو دفع کرتا ہے۔

(1126)۔ وَعَنهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَفضَلُ الصَّدَقَةِ اَنْ تُشبِعَ كَبِداً جَائِعاً رَوَاهُ البَيهَقِي فِي شُعَبِ الاِيمَانِ [شعب الايمان للبيهقى حديث رقم:٣٣٦٧]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: افضل صدقہ یہ ہے کہ تم کسی بھوکے پیٹ کو بھر دو۔

(1127)۔ وَعَنْ حَكِيمِ بنِ حِزَامٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَيرُ الصَّدَقَةِ عَن ظَهرِ غِنًى رَوَاهُ البُخَارِي [بخارى حديث رقم:١٤٢٦، ٢٧٤٩ ورواه احمد عن ابى هريرة ﷺ]۔

ترجمہ: حضرت حکیم بن حزام ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین صدقہ وہ ہے جو پہلے اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے بعد دیا جائے۔

(1128)۔ وَعَنِ ابنِ مَسعُودٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَنفَقَ المُسلِمُ عَلىٰ اَهلِهٖ وَهُوَ يَحتَسِبُهَا كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةً رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٢٣٢٢ ، بخارى حديث رقم:٥٣٥١ ، نسائى حديث رقم:٢٥٤٥ ، سنن الدارمى حديث رقم:٢٦٦٦ ، مسند احمد حديث رقم:٢٢٤١٠]۔

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مسلمان اپنے گھر والوں پر احتساب سے کام لیتے ہوئے خرچ کرتا ہے تو یہ اس کے لیے صدقہ بن جاتا ہے۔

(1129)۔ عَنْ اَسمَاءَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَنفِقِي وَلَا تُحصِي فَيُحصِيَ اللّٰهُ عَلَيكِ وَلَا تُوعِي فَيُوعِيَ اللّٰهُ عَلَيكِ رواه البخارى [البخارى حديث رقم: ٢٥٩١ ، مسلم حديث رقم: ٢٣٧٥]۔

ترجمہ: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم خرچ کرو اور گن گن کے نہ رکھو، ورنہ اللہ بھی تم کو حساب سے دے گا اور تم جمع نہ کرو، ورنہ اللہ بھی تم سے اپنی عطا روک لے گا۔

(1130)۔ عَنْ عَبدِ اللّٰهِ بنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ عَلَى المِنبَرِ وَذَكَرَ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ وَالمَسأَلَةَ ، اَليَدُ العُليَا خَيرٌ مِنَ اليَدِ السُّفلىٰ فَاليَدُ العُليَا هِيَ المُنفِقَةُ وَالسُّفلىٰ هِيَ السَّائِلَةُ رواه البخارى [البخارى حديث رقم: ١٤٢٩ ، مسلم حديث رقم: ٢٣٨٥ ، ابو داؤد حديث رقم: ١٦٤٨]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ نے صدقہ کا ذکر کیا اور سوال کرنے سے بچنے کا ذکر کیا اور سوال کرنے کا ذکر کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ

سے بہتر ہے، پس اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے والا ہاتھ مانگنے والا ہے۔

(1131)۔عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ ﷛ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ یَا رَسُولَ اللهِ أَیُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِیحٌ شَحِیحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنَى وَلَا تُمْهِلُ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ رواه البخاری [البخاری حدیث رقم: ۱۴۱۹، مسلم حدیث رقم: ۲۳۸۲]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷛ فرماتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے پوچھا یا رسول اللہ کون سے صدقہ کا سب سے زیادہ اجر ہے؟ آپ نے فرمایا: تم اس حال میں صدقہ کرو کہ تم تندرست ہو اور مال کے خواہش مند ہو، تمہیں تنگ دستی کا خطرہ ہو اور خوش حالی کی امید ہو اور صدقہ کرنے میں اتنی تاخیر نہ کرو حتیٰ کہ روح تمہارے حلقوم تک پہنچ جائے تو پھر تم اس وقت کہو کہ فلاں کے لیے اتنا ہے اور فلاں کے لیے اتنا ہے حالانکہ اب تو فلاں کے لیے ہو ہی جائے گا۔

(1132)۔عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ ﷛ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ سَبْعَةٌ یُظِلُّهُمُ اللهُ تَعَالَى فِی ظِلِّهِ یَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ إِمَامٌ عَدْلٌ وَشَابٌّ نَشَأَ فِی عِبَادَةِ اللهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِی الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللهِ اجْتَمَعَا عَلَیْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَیْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّی أَخَافُ اللهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ یَمِینُهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللهَ خَالِیًا فَفَاضَتْ عَیْنَاهُ رواه البخاری [البخاری حدیث رقم: ۱۴۲۳، مسلم حدیث رقم: ۲۳۸۰، الترمذی حدیث رقم: ۲۳۹۱]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سات آدمیوں کو اللہ اس دن اپنے سائے میں رکھے گا جس دن اسکے سائے کے سوا اور کسی کا سایا نہیں ہوگا۔ (۱) عادل حکمران۔ (۲) وہ نوجوان جو اللہ کی عبادت میں پروان چڑھا۔ (۳) وہ آدمی جس کا دل مسجد میں معلق رہا۔ (۴) وہ دو آدمی جو اللہ کی محبت میں اکٹھے ہوئے اور اس کی محبت میں الگ ہوئے۔ (۵) وہ آدمی جس کو ایک مقتدر اور حسین و جمیل عورت نے گناہ کی دعوت دی، تو اس نے کہا: میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ (۶) وہ آدمی جس نے چھپا کر صدقہ دیا حتیٰ کہ اسکے بائیں ہاتھ کو پتا نہیں چلا کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔ (۷) جس شخص نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا حتیٰ کہ اس کی آنکھوں سے آنسو بہے۔

(1133)۔عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كُلُّ سُلَامَى مِنَ النَّاسِ عَلَیْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ یَوْمٍ تَطْلُعُ فِیهِ الشَّمْسُ، یَعْدِلُ بَیْنَ النَّاسِ: صَدَقَةٌ رواه البخاری [البخاری حدیث رقم: ۲۷۰۷، مسلم حدیث رقم: ۲۳۳۵]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر جس روز سورج طلوع ہوتا ہے، لوگوں کے ہر جوڑ پر صدقہ واجب ہوتا ہے، (اور فرمایا) دو آدمیوں کے درمیان عدل کرنا بھی صدقہ ہے۔

(1134)۔عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ ﷛ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَیِّبَةٍ رواه البخاری [البخاری حدیث رقم: ۶۰۲۳، مسلم حدیث رقم: ۲۳۴۹]۔

ترجمہ: حضرت عدی بن حاتم ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آگ سے بچو، خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے سہی، جسے یہ بھی نہ ملے تو میٹھا بول سہی۔

(1135)۔ وَعَنْ أُمِّ بُجَیْدٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رُدُّوا السَّائِلَ وَلَوْ بِظِلْفٍ مُحْرَقٍ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِی [موطا مالك كتاب صفة النبی ﷺ حدیث رقم: ۸، مسند احمد حدیث رقم: ۲۷۵۱۸، ابو داؤد حدیث رقم: ۱۶۶۷، ترمذی حدیث رقم: ۶۶۵، نسائی حدیث رقم: ۲۵۶۵]۔ قال الترمذی حسن صحیح

ترجمہ: حضرت اُم بجید فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سائل کو کچھ نہ کچھ دے دو خواہ روٹی کا جلا ہوا ٹکڑا ہی سہی۔

(1136)۔ وَعَنْ حُبْشِیِّ بْنِ جُنَادَةَ ﷛ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ یَقُولُ مَنْ سَأَلَ مِنْ غَیْرِ فَقْرٍ فَإِنَّمَا یَأْكُلُ الْجَمْرَ رَوَاهُ الطَّحَاوِی [شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۳۳۷]۔

ترجمہ: حضرت حبشی بن جنادہ ﷛ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے غربت کے بغیر سوال کیا وہ آگ کھا رہا ہے۔

(1137)۔عَنْ أَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَأَنْ یَتَصَدَّقَ الْمَرْءُ فِی حَیَاتِهِ بِدِرْهَمٍ خَیْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ یَتَصَدَّقَ بِمِائَةٍ عِنْدَ مَوْتِهِ رواه ابو داؤد [ابو داؤد حدیث رقم: ۲۸۶۶]۔

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی آدمی اپنی صحت مند زندگی کے دوران ایک درہم کا صدقہ کرتا ہے تو یہ موت کے وقت سو درہم صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔

(1138)۔ وَعَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ ﷛ قَالَ أَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِی فِیهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ كِخْ كِخْ لِیَطْرَحَهَا، ثُمَّ قَالَ أَمَا شَعَرْتَ أَنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم: ۲۴۷۳، بخاری حدیث رقم: ۱۴۹۱]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے صدقے کی کھجوروں میں سے ایک کھجور پکڑ لی اور اسے اپنے منہ میں رکھ لیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کخ کخ تاکہ وہ اسے پھینک دیں۔ فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ہم صدقہ نہیں کھایا کرتے؟

(1139)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيبُ عَلَيْهَا رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:٢٥٨٥، ابو داؤد حدیث رقم:٣٥٣٦، ترمذی حدیث رقم:١٩٥٣]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہدیہ قبول فرماتے تھے اور اس میں سے کھاتے تھے۔

كِتَابُ الصِّيَام

روزوں کی کتاب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ [البقرة:١٨٣] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم پر روزے فرض کر دیے گئے ہیں۔ وَقَالَ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ [البقرة:١٨٥] اور فرمایا: تم میں سے جو بھی اس مہینے کو پائے اسے چاہیے کہ اس کے روزے رکھے۔ وَقَالَ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ [البقرة:١٨٤] اور فرمایا: پس جو تم میں سے مریض ہو یا سفر پر ہو تو وہ دوسرے دنوں میں تعداد پوری کرے۔

بَابُ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ

چاند دیکھنے کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ [البقرة:١٨٩] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محبوب! لوگ آپ سے چاند کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ فرما دیجیے یہ لوگوں کے لیے وقت معلوم کرنے کا ذریعہ ہے۔

(1140)۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَاَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلَاثِينَ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم:٢٥١٦، بخاری حدیث رقم:١٩٠٩، نسائی حدیث رقم:٢١٢٤، مسند احمد حدیث رقم:٢٠٤٥٦، سنن الدارمی حدیث رقم:١٦٩١]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چاند کو دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند کو دیکھ کر روزے ختم کرو۔ اگر مطلع صاف نہ ہو تو شعبان کے تیس دن پورے کرو۔

(1141)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّا اُمَّةٌ اُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ، اَلشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَعَقَدَ الْاِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ، ثُمَّ قَالَ، اَلشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِي تَمَامَ ثَلَاثِينَ يَعْنِي مَرَّةً تِسْعاً وَعِشْرِينَ وَمَرَّةً ثَلَاثِينَ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم:٢٥١١، بخاری حدیث رقم:١٩١٣، ابو داؤد حدیث رقم:٢٣١٩، نسائی حدیث رقم:٢١٤١، مسند احمد حدیث رقم:٦٠٤٦]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم سیدھے سادے اُمّی لوگ ہیں، ہم نہ لکھتے ہیں اور نہ تخمینے لگاتے ہیں۔ دونوں ہاتھوں کی دس انگلیوں سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ مہینہ دس جمع دس جمع نو کا ہوتا ہے، تیسری بار آپ ﷺ نے ایک انگلی بند کر لی۔ پھر فرمایا کبھی مہینہ دس جمع دس جمع دس یعنی پورے تیس دن کا ہوتا ہے۔ یعنی ایک مرتبہ انتیس اور ایک مرتبہ تیس۔

(1142)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ اِنِّي رَاَيْتُ الْهِلَالَ يَعْنِي هِلَالَ رَمَضَانَ، فَقَالَ اَتَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ اَتَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللّٰهِ؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ يَا بِلَالُ اَذِّنْ فِي النَّاسِ اَنْ يَصُومُوا غَداً رَوَاهُ اَبُو دَاوٗد وَالتِّرْمِذِي وَالنَّسَائِي وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِي [ابو داؤد حدیث رقم:٢٣٤٠، ترمذی حدیث رقم:٦٩١، نسائی حدیث رقم:٢١١٣، ابن ماجة حدیث رقم:١٦٥٢، سنن الدارمی حدیث رقم:١٦٩٨]۔ صححه الحاكم ووافقه الذهبی واعله الترمذی للارسال والارسال لا يضرنا

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ کہنے لگا میں نے چاند دیکھا ہے یعنی رمضان کا چاند۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم لا الہ الا اللہ کی گواہی دیتے ہو؟ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا کیا تم محمد رسول اللہ کی گواہی دیتے ہو؟ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا اے بلال لوگوں میں اعلان کر دو کہ کل روزہ رکھیں۔

(1143)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ تَرَاءَى النَّاسُ الْهِلَالَ فَاَخْبَرْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَنِّي رَاَيْتُهُ فَصَامَ وَاَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهِ رَوَاهُ اَبُو دَاوٗد وَالدَّارِمِي [ابو داؤد حدیث

رقم:۲۳۴۲ ، سنن الدارمي حديث رقم:۱۶۹۷]۔ اسناده صحيح علىٰ شرط مسلم

ترجمہ: حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ لوگوں نے ایک دوسرے کو چاند دکھایا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اطلاع دی کہ میں نے چاند دیکھا ہے۔ آپ ﷺ نے روزہ رکھا اور لوگوں کو روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

بَابُ فَضَائِلِ رَمَضَانَ

رمضان کے فضائل کا باب

(1144)۔ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيٰطِيْنُ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حديث رقم:۲۴۹۵ ، بخاری حديث رقم:۳۲۷۷ ، نسائی حديث رقم:۲۰۹۹]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رمضان داخل ہوتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

(1145)۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِی الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابٍ مِنْهَا بَابٌ يُسَمّٰى الرَّيَّانُ لَايَدْخُلُهٗ اِلَّا الصَّائِمُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حديث رقم:۲۷۱۰ ، بخاری حديث رقم:۳۲۵۷ ، ابن ماجة حديث رقم:۱۶۴۰]۔

ترجمہ: حضرت سہل ابنِ سعد ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت کے آٹھ دروازے ہیں، ان میں سے ایک دروازے کا نام ریان ہے، اس دروازے میں سے صرف روزے دار گزریں گے۔

(1146)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَاناً وَاحْتِسَاباً غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ، وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَاناً وَاحْتِسَاباً غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ، وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَاناً وَاحْتِسَاباً غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حديث رقم:۱۷۸۱ ، بخاری حديث رقم:۱۹۰۱ ، ترمذی حديث رقم:۶۸۳ ، سنن النسائی حديث رقم:۲۲۰۲ ، ابن ماجة حديث رقم:۱۶۴۱ ، سنن الدارمی حديث رقم:۱۷۸۲]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ایمان کے ساتھ اور اپنا محاسبہ کرتے ہوئے رمضان کے روزے رکھے اس کے تمام سابقہ گناہ معاف کر دیے گئے۔ اور جس نے ایمان کے ساتھ اور اپنا

محاسبہ کرتے ہوئے رمضان شریف میں قیام کیا اس کے تمام سابقہ گناہ بخش دیے گئے اور جس نے ایمان کے ساتھ اور اپنا محاسبہ کرتے ہوئے لیلۃ القدر میں قیام کیا اس کے تمام سابقہ گناہ بخش دیے گئے۔

(1147)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ ، اَلْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَّا الصَّوْمَ ، فَاِنَّهٗ لِی وَاَنَا اَجْزِی بِهٖ يَدَعُ شَهْوَتَهٗ وَطَعَامَهٗ مِنْ اَجْلِی ، لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ ، فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهٖ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهٖ ، وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ ، وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ وَاِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّهٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْيَقُلْ اِنِّی امْرَءٌ صَائِمٌ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حديث رقم:۲۷۰۶ ، بخاری حديث رقم:۱۹۰۴ ، ابن ماجة حديث رقم:۱۶۳۸ ، سنن الدارمی حديث رقم:۱۷۷۵ ، مسند احمد حديث رقم:۷۶۲۵]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابن آدم کا ہر نیک عمل دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سوائے روزے کے۔ وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ بندہ میری خاطر خواہشات اور کھانا ترک کر دیتا ہے۔ روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی افطار کے وقت اور ایک خوشی اپنے رب سے ملاقات کے وقت، اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کو کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ پسند ہے۔ اور روزہ ڈھال ہے، جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو نہ برائی کرے اور نہ چیخے، اگر کوئی شخص اسے گالی دے یا جھگڑا کرے تو اسے کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔

(1148)۔ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الصِّيَامُ جُنَّةٌ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ وَاِنْ امْرُؤٌ قَاتَلَهٗ اَوْ شَاتَمَهٗ فَلْيَقُلْ اِنِّی صَائِمٌ مَرَّتَيْنِ وَالَّذِی نَفْسِی بِيَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ يَتْرُكُ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ وَشَهْوَتَهٗ مِنْ اَجْلِی الصِّيَامُ لِی وَاَنَا اَجْزِی بِهٖ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا رواه البخاری [البخاری حديث رقم:۱۸۹۴ ، مسلم حديث رقم:۲۷۰۶]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روزے ڈھال ہیں، پس کوئی شخص (روزے میں) فحش بات نہ کرے اور جہالت کی بات نہ کرے، اگر کوئی شخص اس سے جنگ کرے یا اس کو گالی دے تو اس کو دو مرتبہ کہنا چاہیے کہ میں روزہ دار ہوں اور اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، روزہ دار کے منہ کی بو ضرور اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بہتر ہے، وہ اپنے کھانے اور اپنے پینے کو اور اپنے نفس کے تقاضوں

کو میری وجہ سے ترک کرتا ہے، روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا اور نیکی کا اجر دس گنا ہوتا ہے۔

(1149)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ حَتَّى يَنْسَلِخَ ، فَيَأْتِيهِ جِبْرِيلُ فَيَعْرِضُ عَلَيْهِ الْقُرْآنَ ، فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم:٦٠٠٩ ، بخاری حديث رقم:١٩٠٢ ، نسائی حديث رقم:٢٠٩٥]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نیکی کے معاملے میں تمام لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور آپ ﷺ رمضان شریف میں اور بھی زیادہ سخاوت فرماتے حتیٰ کہ رمضان گزر جاتا۔ آپ کے پاس جبریل آتے تھے اور آپ کو قرآن دہرواتے تھے۔ جب جبریل کی آپ ﷺ سے ملاقات ہو جاتی تو رسول اللہ ﷺ سخاوت میں طوفانی ہواؤں سے بھی بڑھ جاتے۔

(1150)۔ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ أَطْلَقَ كُلَّ أَسِيرٍ وَأَعْطَى كُلَّ سَائِلٍ رَوَاهُ الْبَيْهَقِي فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ [شعب الايمان للبيهقی حديث رقم:٣٦٢٩]۔ اسناده ضعيف

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس ﷺ فرماتے ہیں کہ جب رمضان کا مہینہ داخل ہوتا تو رسول اللہ ﷺ ہر قیدی کو آزاد کر دیتے اور ہر سائل کو عطا کرتے تھے۔

بَابُ أَحْكَامِ الصِّيَامِ
روزوں کے احکام کا باب

(1151)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حديث رقم:١٩٠٣، ٦٠٥٧، ابو داؤد حديث رقم:٢٣٦٢ ، ابن ماجة حديث رقم:١٦٨٩]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے بری بات اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑا، اللہ تعالیٰ کو کوئی حاجت نہیں ہے کہ وہ شخص اپنا کھانا اور پینا چھوڑ دے۔

(1152)۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : كَمْ مِنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا الظَّمَاءُ ، وَكَمْ مِنْ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ إِلَّا السَّهَرُ رَوَاهُ الدَّارِمِي [سنن الدارمی

حديث رقم:٢٧٢٢]۔ اسناده جيد

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کتنے ہی روزے دار ایسے ہوتے ہیں کہ انہیں پیاس کے سواء کچھ نہیں ملتا اور کتنے ہی قیام کرنے والے ایسے ہوتے ہیں جنہیں رات جاگنے کے سواء کچھ نہیں ملتا۔

(1153)۔ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ ﷺ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مَا لَا أُحْصِي يَتَسَوَّكُ وَهُوَ صَائِمٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَالتِّرْمَذِي [ابو داؤد حديث رقم:٢٣٦٤ ، ترمذی حديث رقم:٧٢٥]۔ الحديث حسن

ترجمہ: حضرت عامر بن ربیعہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے بے حساب مرتبہ نبی کریم ﷺ کو روزے کی حالت میں مسواک کرتے ہوئے دیکھا۔

(1154)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اِكْتَحَلَ وَهُوَ صَائِمٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم:١٦٧٨، ابو داؤد حديث رقم:٢٣٧٨ عن انس ﷺ]۔ صحيح وله شواهد

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے روزے کی حالت میں سرمہ لگایا۔

(1155)۔ وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ أَمْلَكَكُمْ لِأَرَبِهِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٢٥٧٦ ، بخاری حديث رقم:١٦٢٧، ابو داؤد حديث رقم:٢٣٨٢ ، ترمذی حديث رقم:٧٢٩]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ روزے کی حالت میں ازواج مطہرات کا بوسہ بھی لیتے تھے اور چھو بھی لیتے تھے اور تم لوگوں سے زیادہ اپنے جذبات پر قابو رکھنے والے تھے۔

(1156)۔ وَعَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِالْعَرَجِ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ الْمَاءَ وَهُوَ صَائِمٌ مِنَ الْعَطَشِ أَوْ مِنَ الْحَرِّ رَوَاهُ مَالِك وَأَبُو دَاوُد [موطا مالك كتاب الصيام باب ما جاء فی الصيام فی السفر حديث رقم:٢٢ ، ابو داؤد حديث رقم :٢٣٦٥ ، مسند احمد حديث رقم :١٥٩٠٩، شرح معانی الآثار للطحاوی ١/ ٣٦٠]۔ اسناده صحيح

ترجمہ: نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو عرج کے مقام پر دیکھا، آپ ﷺ روزے کی حالت میں تھے اور پیاس اور گرمی کی وجہ سے اپنے سر مبارک پر پانی ڈال رہے تھے۔

(1157)۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ نَسِيَ وَهُوَ صَائِمٌ فَأَكَلَ أَوْ شَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٢٧١٦ ،

بخاری حدیث رقم:۱۹۳۳-۶۶۶۹]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے روزے کی حالت میں بھول کر کھالیا پی لیا وہ اپنا روزہ مکمل کرے۔ بے شک اللہ نے اسے کھلایا ہے اور پلایا ہے۔

(1158)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّمَا أَرَادَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِالْفِطْرِ فِي السَّفَرِ التَّيْسِيرَ عَلَيْكُمْ ، فَمَنْ يَسَّرَ عَلَيْهِ الصِّيَامُ فَلْيَصُمْ وَمَنْ يَسَّرَ عَلَيْهِ الْفِطْرُ فَلْيُفْطِرْ رَوَاهُ الطَّحَاوِي

[شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۳۶۰]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سفر میں روزے کی رخصت دے کر تم لوگوں پر آسانی کرنا چاہی ہے۔ جس کے لیے روزہ رکھنا آسان ہو وہ روزہ رکھے اور جس پر روزہ چھوڑنا آسان ہو وہ روزہ چھوڑ دے۔

(1159)۔ وَعَنْ مَعَاذَةَ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا بَالُ الْحَائِضِ تَقْضِي الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِي الصَّلٰوةَ ؟ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَانَ يُصِيبُنَا ذٰلِكَ فَنُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۷۶۱، ۷۶۳]۔

ترجمہ: حضرت معاذہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ حیض والی عورت کا معاملہ کیسا ہے، وہ روزے کی قضاء کرتی ہے اور نماز کی قضاء نہیں کرتی؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہم پر یہ حالت آتی تھی، ہمیں روزے کی قضاء کا حکم دیا جاتا تھا اور نماز کی قضاء کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔

(1160)۔ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكْتُ قَالَ مَا لَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي وَأَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا فَقَالَ فَهَلْ تَجِدُ إِطْعَامَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ فَمَكَثَ النَّبِيُّ ﷺ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذٰلِكَ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَرَقٍ فِيهَا تَمْرٌ ، قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ فَقَالَ أَنَا قَالَ خُذْهَا فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَعَلَى أَفْقَرَ مِنِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يُرِيدُ الْحَرَّتَيْنِ أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ أَطْعِمْهُ أَهْلَكَ رواه البخاري [البخاری حدیث رقم: ۱۹۳۶، مسلم حدیث رقم: ۲۵۹۵، ابو داؤد حدیث رقم: ۲۳۹۰، الترمذی حدیث رقم: ۷۲۴]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! میں ہلاک ہو گیا، آپ نے پوچھا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ اس نے کہا: میں روزہ میں اپنی بیوی پر واقع ہو گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: کیا تمہارے پاس غلام ہے جس کو تم آزاد کرو؟ اس نے کہا: نہیں! آپ نے پوچھا: کیا تم دو ماہ کے مسلسل روزے رکھ سکتے ہو؟ اس نے کہا: نہیں! آپ نے پوچھا: کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ اس نے کہا: نہیں! حضرت ابو ہریرہ نے کہا: پھر نبی کریم ﷺ تھوڑی دیر ٹھہرے، ہم لوگ اسی طرح بیٹھے تھے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس کھجور کی چھال کا بنا ہوا بڑا تھیلا آیا جس میں کھجوریں تھیں۔ آپ نے پوچھا: وہ سائل کہاں ہے؟ اس نے کہا: میں حاضر ہوں، آپ نے فرمایا: یہ کھجوریں لو اور ان کو صدقہ کر دو، اس شخص نے کہا: کیا مجھ سے بھی زیادہ ضرورت مند پر؟ یا رسول اللہ! اللہ کی قسم ان دو پتھریلے کناروں کے درمیان اس کی مراد مدینہ کے دو کنارے تھے، میرے گھر والوں سے زیادہ ضرورت مند اور کوئی گھر والا نہیں ہے۔ تب نبی کریم ﷺ ہنسے حتیٰ کہ آپ کی مبارک داڑھیں ظاہر ہو گئیں پھر آپ نے فرمایا: تم یہ اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔

(1161)۔ وَزَادَ الزُّهْرِيُّ وَإِنَّمَا كَانَ هٰذَا رُخْصَةً لَهُ خَاصَّةً فَلَوْ أَنَّ رَجُلًا فَعَلَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ لَمْ يَكُنْ لَهُ بُدٌّ مِنَ التَّكْفِيرِ رواه ابو داؤد [ابوداؤد حدیث رقم: ۲۳۹۱]۔

ترجمہ: حضرت امام زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: یہ انہی ایک صحابی کے لیے خصوصی رخصت تھی، آج اگر کوئی شخص ایسا کرے گا تو اس کے لیے کفارہ دیے بغیر کوئی چارہ نہیں ہوگا۔

إِبْتِدَاءُ وَقْتِ الْإِفْطَارِ ، وَهُوَ أَوَّلُ زَمَانٍ بَعْدَ غَيْبُوبَةِ جِرْمِ الشَّمْسِ

افطار کے وقت کی ابتداء، اور وہ سورج کا جرم غائب ہو جانے کے بعد پہلا وقت ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ [البقرة:۱۸۷] (اَلْغَايَةُ لَيْسَتْ بِدَاخِلَةٍ تَحْتَ الْمُغَيَّا فَلَا يَجِبُ إِمْسَاكُ جُزْءٍ مِنَ اللَّيْلِ كَمَا فِي فَتْحِ الْبَارِي وَ عُمْدَةِ الْقَارِي وَهٰذَا مِمَّا اتَّفَقُوا عَلَيْهِ) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پھر رات تک روزے مکمل کرو (فتح الباری اور عمدۃ القاری میں ہے کہ رات کی غایت دن کے مغیا میں شامل نہیں لہٰذا رات کا کوئی جزء روزے کا حصہ نہ بنے گا۔ اس پر سب کا اتفاق ہے)۔

(1162)۔ أَفْطَرَ أَبُو سَعِيدِ الْخُدْرِي حِينَ غَابَ قُرْصُ الشَّمْسِ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری

كتاب الصوم ، باب متىٰ يحل فطر الصائم صفحة ۲۸۹]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری ؓ اس وقت روزہ کھول دیتے تھے جب سورج کی ٹکیہ غائب ہوتی تھی۔

(1163)۔ وَعَنْ عُمَرَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا وَاَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هٰهُنَا وَغَرَبَتْ اَوْ غَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي وَالتِّرْمِذِي وَاَبُوْدَاؤُد وَالدَّارِمِي [مسلم حديث رقم :۲۵۵۸ ، بخاری حدیث رقم :۱۹۵٤، ابو داؤد حديث رقم :۲۳۵۱ ، ترمذی حدیث رقم:٦۹۸ ، سنن الدارمی حديث رقم:۱۷۰٦]۔

ترجمہ: حضرت عمر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اُدھر سے رات آ جائے اور اُدھر سے دن پیچھے پھیرے اور سورج غروب ہو جائے یا غائب ہو جائے تو روزے دار کا روزہ کھل گیا۔

(1164)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِي اَوْفٰى قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَهُوَ صَائِمٌ ، فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا ، قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَوْ اَمْسَيْتَ ، قَالَ اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا ، قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا ، قَالَ اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا ، قَالَ فَنَزَلَ فَجَدَحَ ، ثُمَّ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمُ اللَّيْلَ اَقْبَلَ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهٖ قِبَلَ الْمَشْرِقِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ۲۵٦۰ ، بخاری حدیث رقم:۱۹۵٦، ابو داؤد حديث رقم:۲۳۵۲]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ ؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کیا اور آپ ﷺ نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ جب سورج غروب ہو گیا تو فرمایا سواری سے اتر اور ہمارے لیے ستو گھول۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ تھوڑا انتظار بہتر ہے۔ فرمایا: اتر کر ستو گھول۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ابھی دن ہے۔ فرمایا: اتر کر ستو گھول۔ وہ اترے اور ستو گھولے۔ پھر فرمایا جب تم دیکھو کہ اُدھر سے رات آ گئی تو روزے دار کا روزہ کھل گیا اور اپنی انگلی مبارک سے مشرق کی طرف اشارہ فرمایا۔

(1165)۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ؓ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا كَانَ صَائِمًا اَمَرَ رَجُلًا فَاَوْفٰى عَلٰى نَشَزٍ فَاِذَا قَالَ قَدْ غَابَتِ الشَّمْسُ اَفْطَرَ رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَك [مستدرك حاكم حديث رقم:۱٦۱٦]۔ صحيح وافقه الذهبی

ترجمہ: حضرت سہل ابن سعد ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب روزہ رکھتے تو ایک آدمی کو حکم دیتے، وہ بلندی پر

چڑھ جاتا۔ جب وہ کہتا کہ ابھی سورج غائب ہو گیا تو آپ ﷺ روزہ کھول دیتے۔

(1166)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ وَهُوَ صَائِمٌ يَتَرَصَّدُ غُرُوْبَ الشَّمْسِ بِتَمْرَةٍ ، فَلَمَّا تَوَارَتْ اَلْقَاهَا فِي فِيْهِ رَوَاهُ الْاِمَامُ الشُّعْرَانِي فِي كَشْفِ الْغُمَّةِ [كشف الغمه صفحة ۲٤۱]۔ ذكرته تاييداً للحديث السابق

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو روزے کی حالت میں دیکھا۔ آپ ﷺ ہاتھ میں کھجور لے کر سورج کے غروب ہونے کا انتظار فرماتے۔ جیسے ہی سورج چھپ جاتا آپ ﷺ کھجور منہ میں ڈال لیتے۔

بِرِيَانُ وَقْتِ الْاِفْطَارِ اِلٰى قُبَيْلِ اشْتِبَاكِ النُّجُوْمِ

افطار کا وقت ستارے نکلنے سے پہلے پہلے تک جاری رہتا ہے

(1167)۔ عَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُفْطِرُ قَبْلَ اَنْ يُصَلِّيَ رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَاَبُوْدَاؤُد [ترمذی حدیث رقم:٦۹٦ ، ابو داؤد حديث رقم:۲۳۵٦ ، مسند احمد حديث رقم:۱۲٦۸۲]۔ الحديث حسن

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نماز سے پہلے افطار فرمایا کرتے تھے۔

(1168)۔ وَعَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَا يُصَلِّيَانِ الْمَغْرِبَ حِيْنَ يَنْظُرَانِ اللَّيْلَ الْاَسْوَدَ قَبْلَ اَنْ يُفْطِرَا ، ثُمَّ يُفْطِرَانِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فِي رَمَضَانَ رَوَاهُ مُحَمَّد وَ مَالِك [موطا الامام محمد صفحة ۱۸۸، موطا مالك كتاب الصيام باب ما جاء فى تعجيل الفطر حديث رقم:۸]۔

ترجمہ: حضرت حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف فرماتے ہیں کہ عمر ابن خطاب اور عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہما رمضان شریف میں روزہ کھولنے سے پہلے جب کالی رات دیکھ لیتے تو مغرب کی نماز پڑھتے تھے۔ پھر نماز کے بعد افطار کرتے تھے۔

(1169)۔ وَ قَالَ مُحَمَّد عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ هٰذَا كُلُّهٗ وَاسِعٌ فَمَنْ شَآءَ اَفْطَرَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَمَنْ شَآءَ اَفْطَرَ بَعْدَهَا وَكُلُّ ذٰلِكَ لَا بَاْسَ بِهٖ رَوَاهُ مُحَمَّد [موطا محمد صفحة ۱۸۸]۔

ترجمہ: امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ وقت وسیع ہے، جس کا جی چاہے نماز سے پہلے روزہ کھولے اور جس کا

جی چاہے نماز کے بعد روزہ کھولے، اس سارے وقت میں کوئی خرابی نہیں۔

اِسْتِحبَابُ تَعجِيلِ الْاِفْطَارِ

افطار میں جلدی کرنا مستحب ہے

(1170)۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْاِفْطَارَ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی وَالتِّرمَذِی وَ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارمِی [موطا الامام محمد صفحة ١٨٨، موطا مالك كتاب الصيام باب ما جاء فی تعجيل الفطر حديث رقم:٦، مسلم حديث رقم:٢٥٥٤، بخاری حديث رقم:١٩٥٧، ترمذی حديث رقم:٦٩٩، ابن ماجة حديث رقم:١٦٩٧، سنن الدارمی حديث رقم:١٧٠٥، مسند احمد حديث رقم:٢٢٩٣٦]۔

ترجمہ: حضرت سہل ابن سعد ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لوگ اس وقت تک بھلائی پہ قائم رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کرتے رہیں گے۔

(1171)۔ وَ قَالَ مُحَمَّد عَلَيْهِ الرَّحمَةُ تَعجِيلُ الاِفطَارِ وَصَلوٰةِ المَغرِبِ اَفْضَلُ مِنْ تَاخِيرِهِمَا وَهُوَ قَولُ اَبِی حَنِيفَةَ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ وَالعَامَّةِ رَوَاهُ مُحَمَّد [موطا الامام محمد صفحة ١٨٨]۔

ترجمہ: امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ افطار اور مغرب کی نماز میں جلدی کرنا ان میں تاخیر کرنے سے بہتر ہے۔ یہی امام ابوحنیفہ اور عام علماء کا قول ہے۔

(1172)۔ وَعَنْ اَبِی عَطِيَّةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَمَسرُوقٌ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا فَقَالَ لَهَا مَسرُوقٌ، رَجُلَانِ مِن اَصحَابِ مُحَمَّد ﷺ كِلَاهُمَا لَا يَالُو عَنِ الخَيرِ اَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ المَغرِبَ وَالْاِفطَارَ، وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ المَغرِبَ وَالْاِفطَارَ، فَقَالَت مَن يُعَجِّلُ المَغرِبَ وَالْاِفطَارَ؟ قَالَ قُلنَا عَبدُ اللّٰهِ، فَقَالَت هٰكَذَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَصنَعُ، وَزَادَ الرَّاوِی وَالْآخَرُ اَبُو مُوسٰى رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٢٥٥٦، ابو داؤد حديث رقم:٢٣٥٤، ترمذی حديث رقم:٧٠٢، نسائی حديث رقم:٢١٦١، مسند احمد حديث رقم:٢٤٢٦٧]۔

ترجمہ: حضرت ابوعطیہ فرماتے ہیں کہ میں اور مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئے۔ مسروق نے ان سے عرض کیا محمد ﷺ کے صحابہ میں سے دو آدمی ایسے ہیں جو نیکی میں کمی نہیں کرسکتے جبکہ اُن میں سے ایک نماز

مغرب اور افطار میں جلدی کرتا ہے جبکہ دوسرا نماز مغرب اور افطار میں تاخیر کرتا ہے۔ فرمایا نماز مغرب اور افطار میں جلدی کون کرتا ہے؟ ہم نے عرض کیا عبداللہ۔ فرمایا نبی کریم ﷺ اسی طرح کرتے تھے۔ حدیث کے راوی فرماتے ہیں کہ دوسرے صحابی کا نام ابوموسیٰ ہے۔

اَلتَّغلِيظُ عَلٰى مَنْ اَفْطَرَ قَبلَ غَيْبُوبَتِ الشَّمْسِ كُلِّهَا

اس شخص پر سختی جس نے پورا سورج غائب ہونے سے پہلے افطار کر دیا

(1173)۔ وَعَنْ اَبِی اُمَامَةَ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اِذْ اَتَانِی رَجُلَانِ فَاَخَذَا بِضَبْعَیَّ فَاَتَيَا بِی جَبَلاً وَعْراً، فَقَالَا لِی اِصْعَد، فَقُلْتُ اِنِّی لَا اُطِيقُهُ، فَقَالَا اِنَّا سَنُسَهِّلُهُ لَكَ، فَصَعِدْتُ حَتّٰى اِذَا كُنْتُ فِی سَوَاءِ الْجَبَلِ، اِذَا اَنَا بِاَصْوَاتٍ شَدِيدَةٍ، فَقُلْتُ مَاهٰذِهِ الْاَصْوَاتُ؟ قَالُوا هٰذَا عُوَاءُ اَهْلِ النَّارِ، ثُمَّ انْطُلِقَ بِی، فَاِذَا اَنَا بِقَوْمٍ مُعَلَّقِينَ بِعَرَاقِيبِهِم مُشَقَّقَةً اَشْدَاقُهُم تَسِيلُ اَشْدَاقُهُم دَماً، قَالَ قُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ يُفْطِرُونَ قَبلَ تَحِلَّةِ صَوْمِهِم رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِی [مستدرك حاكم حديث رقم:١٦٠٠، السنن الكبرىٰ للبيهقی ٤/٢١٦]۔ صحيح وافقه الذهبی

ترجمہ: حضرت ابواُمامہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میں سو رہا تھا کہ میرے پاس دو آدمی آئے، انہوں نے مجھے بازوؤں سے پکڑا اور مجھے ایک مشکل پہاڑ پر لے گئے۔ مجھے کہنے لگے اوپر چڑھیں۔ میں نے کہا میں نہیں چڑھ سکتا۔ انہوں نے کہا ہم آپ کے لیے چڑھنا آسان بنا دیں گے۔ میں اوپر چڑھ گیا حتیٰ کہ پہاڑ کے دامن میں جا پہنچا۔ وہاں شدید آوازیں آ رہی تھیں۔ میں نے کہا یہ کیسی آوازیں ہیں؟ انہوں نے کہا یہ جہنمیوں کی چیخ پکار ہے۔ پھر مجھے آگے لے جایا گیا۔ وہاں کچھ لوگ تھے جنہیں ایڑی کے اوپر والے پٹھے سے باندھ کر لٹکایا گیا تھا، ان کی باچھیں چیر دی گئی تھیں، ان کی باچھوں سے خون جاری تھا۔ میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ ایک نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو وقت سے پہلے روزہ افطار کر دیتے ہیں۔

دُعَاءُ الْاِفطَارِ

افطار کی دعا

(1174)۔ عَنْ مُعَاذِ بنِ زَهرَةَ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ اِذَا اَفطَرَ قَالَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّی لَكَ

صُمتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفطَرتُ رَوَاهُ اَبُو دَاوٗدَ مُرسَلاً [ابو داود حديث رقم:٢٣٥٨]۔

ترجمہ: حضرت معاذ ابن زہرہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب روزہ افطار کرتے تو فرماتے: اے اللہ میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے رزق سے افطار کیا۔

بَابُ صِيَامِ التَّطَوُّعِ

نفلی روزوں کا باب

(1175)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَصُومُ حَتّٰى نَقُولَ لَا يُفْطِرُ، وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُولَ لَا يَصُومُ، وَمَا رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اِسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ اِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَاَيْتُهٗ فِي شَهْرٍ اَكْثَرَ مِنْهُ صِيَامًا فِي شَعْبَانَ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٢٧٢١، بخاري حديث رقم:١٩٦٩، ابو داود حديث رقم:٢٤٣٤، ابن ماجة حديث رقم:١٧١٠، مسند احمد حديث رقم:٢٤٨١١، نسائي حديث رقم:٢٣٥١]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نفلی روزے رکھتے تھے حتیٰ کہ ہم سمجھتے تھے کہ آپ کبھی روزے نہیں چھوڑیں گے۔ اور کبھی آپ نفلی روزے چھوڑ دیتے تھے حتیٰ کہ ہم سمجھتے تھے کہ آپ کبھی روزہ نہیں رکھیں گے۔ اور میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے پورے مہینے کے روزے رکھے ہوں سوائے رمضان کے۔ اور میں نے کسی مہینے میں آپ کو شعبان سے زیادہ نفلی روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

(1176)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُفْطِرُ اَيَّامَ الْبِيضِ فِي حَضَرٍ وَلَا فِي سَفَرٍ رَوَاهُ النَّسَائِي [نسائي حديث رقم:٢٣٤٥]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایام بیض (تیرہ، چودہ، پندرہ) کے روزے کبھی نہیں چھوڑتے تھے، نہ حضر میں اور نہ ہی سفر میں۔

(1177)۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ؓ قَالَ قَلَّمَا رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى التِّرْمِذِي [ابن ماجة حديث رقم:١٧٢٥، ترمذي حديث رقم:٧٤٢]۔ الحديث حسن

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جمعہ کا روزہ چھوڑتے ہوئے بہت کم دیکھا ہے۔

(1178)۔ وَعَنْ اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ ؓ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهٗ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُودَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِي وَابْنُ مَاجَةَ [مسلم حديث رقم:٢٧٥٨، ابو داود حديث رقم:٢٤٣٣، ترمذي حديث رقم:٧٥٩، ابن ماجة حديث رقم:١٧١٦، سنن الدارمي حديث رقم:١٧٦٠]۔

ترجمہ: حضرت ابوایوب انصاری ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر اس کے فوراً بعد شوال کے چھ روزے رکھے وہ ایسے ہے جیسے صائم الدھر (یعنی ہمیشہ روزہ رکھنے والے)۔

(1179)۔ وَعَنْ اَبِي قَتَادَةَ ؓ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ الْاِثْنَيْنِ، فَقَالَ فِيهِ وُلِدْتُ وَفِيهِ اُنْزِلَ عَلَيَّ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٢٧٥٠، مسند احمد حديث رقم:٢٢٦٠٢، ٢٢٦١١]۔

ترجمہ: حضرت ابوقتادہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سوموار کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس دن پیدا ہوا تھا اور اس دن مجھ پر قرآن نازل ہوا تھا۔

(1180)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَوَجَدَ الْيَهُودَ صِيَامًا يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِي تَصُومُونَهٗ؟ فَقَالُوا هٰذَا يَوْمٌ عَظِيمٌ اَنْجَى اللّٰهُ فِيهِ مُوسٰى وَقَوْمَهٗ وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهٗ فَصَامَهٗ مُوسٰى شُكْرًا فَنَحْنُ نَصُومُهٗ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَنَحْنُ اَحَقُّ وَاَوْلٰى بِمُوسٰى مِنْكُمْ، فَصَامَهٗ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَاَمَرَ بِصِيَامِهٖ رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُودَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ [مسلم حديث رقم:٢٦٥٦، ابو داود حديث رقم:٢٤٤٤، ابن ماجة حديث رقم:١٧٣٤، سنن الدارمي حديث رقم:١٧٦٥]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو یہودیوں کو دسویں محرم کا روزہ رکھتے ہوئے پایا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا یہ کیسا دن ہے جس کا تم روزہ رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا یہ عظیم دن ہے۔ جس میں اللہ نے موسیٰ اور اس کی قوم کو نجات دی اور فرعون اور اس کی قوم کو غرق کیا۔ موسیٰ نے اس دن شکرانے کا روزہ رکھا۔ لہٰذا ہم بھی اس دن روزہ رکھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم موسیٰ کے تم سے زیادہ حق دار اور قریبی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے خود بھی اس دن کا روزہ رکھا اور صحابہ کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

(1181)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي صَوْمِ عَاشُورَاءَ، صُومُوهُ وَصُومُوا

قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ يَوماً وَلَا تَتَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ رَوَاهُ الطَّحَاوِی [شرح معانی الآثار للطحاوی ١/٣٦٦]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے دسویں محرم کے روزے کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ اس دن روزہ رکھو اور اس سے پہلے یا اس کے بعد بھی ایک روزہ ساتھ ملاؤ اور یہودیوں سے مشابہت مت کرو۔

(1182)۔ وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِكُلِّ شَیْءٍ زَكوٰةٌ وَزَكوٰةُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حدیث رقم:١٧٤٥]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ہر چیز کی زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔

بَابُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

لیلۃ القدر کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ [القدر:٣] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: لیلۃ القدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

(1183)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَجْتَهِدُ فِی الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِی غَيْرِهٖ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:٢٧٨٨، ابن ماجة حدیث رقم:١٧٦٧، مسند احمد حدیث رقم:٢٤٥٨٢، ترمذی حدیث رقم:٧٩٦]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ آخری دس دنوں میں وہ مجاہدہ کرتے تھے جو ان کے علاوہ دنوں میں نہیں کرتے تھے۔

(1184)۔ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِيزَرَهٗ وَأَحْيَا لَيْلَهٗ وَأَيْقَظَ أَهْلَهٗ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:٢٧٨٧، بخاری حدیث رقم:٢٠٢٤، نسائی حدیث رقم:١٦٣٩، ابن ماجة حدیث رقم:١٧٦٨، مسند احمد حدیث رقم:٢٤١٨٦، ابو داؤد حدیث رقم:١٣٧٦]۔

ترجمہ: آپ رضی اللہ عنہا ہی فرماتی ہیں کہ جب آخری عشرہ شروع ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اپنا تہبند کس لیتے، راتوں کو جاگتے اور گھر والوں کو جگاتے تھے۔

(1185)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ لَيْلَةِ

الْقَدْرِ، فَقَالَ هِیَ فِی كُلِّ رَمَضَانَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُد [ابو داؤد حدیث رقم:١٣٨٧]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے لیلۃ القدر کے بارے میں سوال کیا گیا۔ میں سن رہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا یہ ہر رمضان میں ہوتی ہے۔

(1186)۔ وَعَنْ عُرْوَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تَحَرَّوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِی الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ رَوَاهُ مَالِك [موطا مالك كتاب الاعتكاف، باب ما جاء فی لیلة القدر حدیث رقم:١٠]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری دس دنوں میں تلاش کرو۔

(1187)۔ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِك رضی اللہ عنہ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ إِنِّی أُرِيتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ فِی رَمَضَانَ حَتّٰی تَلَاحَی الرَّجُلَانِ فَرُفِعَتْ فَالْتَمِسُوهَا فِی التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ رَوَاهُ مَالِك [موطا مالك كتاب الاعتكاف، باب ما جاء فی لیلة القدر حدیث رقم:١٣]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: مجھے رمضان کی یہ رات دکھائی گئی حتیٰ کہ دو آدمی آپس میں جھگڑ پڑے تو یہ رات بھلا دی گئی۔ اسے نویں، ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کرو۔

بَابُ الْإِعْتِكَافِ

اعتکاف کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِی الْمَسَاجِدِ [البقرة:١٨٧] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب تم مسجد میں معتکف ہو تو عورتوں سے مباشرت نہ کرو۔

(1188)۔ عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ لَا اعْتِكَافَ إِلَّا فِی مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ رَوَاهُ ابْنُ أَبِی شَيْبَةَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ [المصنف لابن ابی شیبة ٢/٥٠٣، المصنف لعبد الرزاق حدیث رقم:٨٠٠٩]۔

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ باجماعت نماز والی مسجد کے بغیر اعتکاف نہیں ہوتا۔

(1189)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰی تَوَفَّاهُ اللّٰهُ، ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهٗ مِنْ بَعْدِهٖ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:٢٧٨٤، بخاری

حدیث رقم:٢٠٢٦، ابو داؤد حدیث رقم:٢٤٦٢، ترمذی حدیث رقم:٧٩٠، مسند احمد حدیث رقم:٢٤٦٦٧]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ رمضان کے آخری دنوں میں اعتکاف کرتے تھے حتیٰ کہ اللہ نے آپ ﷺ کو وفات دے دی۔ پھر آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کی ازواج نے اعتکاف کیا۔

(1190)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِي الْمُعْتَكِفِ هُوَ يَعْتَكِفُ الذُّنُوْبَ وَيُجْرِىْ لَهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حدیث رقم:١٧٨١]۔ ضعیف

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے معتکف کے بارے میں فرمایا: وہ گناہوں سے بچا رہتا ہے اور اس کی نیکیاں اس طرح جاری رہتی ہیں جیسے تمام نیک اعمال کا کرنے والا ہو۔

(1191)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ كَانَ اِذَا اعْتَكَفَ طُرِحَ لَهُ فِرَاشُهُ اَوْ يُوْضَعُ لَهُ سَرِيْرُهُ وَرَآءَ اُسْطُوَانَةِ التَّوْبَةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حدیث رقم:١٧٧٤]۔ حسن لطرقه

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب اعتکاف فرماتے تو آپ ﷺ کے لیے بچھونا بچھایا جاتا اور آپ ﷺ کا بستر استوانہ توبہ (توبہ کے ستون) کے پیچھے لگایا جاتا تھا۔

(1192)۔ وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ كَانَ يُعْرَضُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ الْقُرْاٰنُ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً، فَعُرِضَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ فِي الْعَامِ الَّذِيْ قُبِضَ، وَكَانَ يَعْتَكِفُ كُلَّ عَامٍ عَشْرًا فَاعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ فِي الْعَامِ الَّذِيْ قُبِضَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم:٤٩٩٨، ابو داؤد حدیث رقم:٢٤٦٦، ابن ماجة حدیث رقم:١٧٦٩]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ ہر سال نبی کریم ﷺ کو ایک مرتبہ قرآن دہروایا جاتا تھا۔ مگر جس سال آپ ﷺ کا وصال ہوا، دو مرتبہ دہروایا گیا۔ آپ ﷺ ہر سال دس دن اعتکاف کرتے تھے مگر جس سال آپ ﷺ کا وصال شریف ہوا آپ ﷺ نے بیس دن اعتکاف فرمایا۔

(1193)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَلَمْ يَعْتَكِفْ عَامًا، فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ، اِعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم:٨٠٣، ابو داؤد حدیث رقم:٢٤٦٣، ابن ماجة حدیث رقم:١٧٧٠ ورواه ابو داؤد وابن ماجة عن أبي بن كعب ؓ]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرماتے تھے۔ ایک سال

آپ ﷺ نے اعتکاف نہیں فرمایا۔ جب اگلا سال آیا تو بیس دن اعتکاف فرمایا۔

(1194)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ، اَلسُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ اَنْ لَا يَعُوْدَ مَرِيْضًا، وَلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً، وَلَا يَمَسَّ الْمَرْاَةَ وَلَا يُبَاشِرَهَا، وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ اِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ، وَلَا اعْتِكَافَ اِلَّا بِصَوْمٍ، وَلَا اعْتِكَافَ اِلَّا فِيْ مَسْجِدٍ جَامِعٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ [ابو داؤد حدیث رقم:٢٤٧٣]۔ اسناده جيد

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: معتکف کے لیے سنت یہ ہے کہ مریض کی عیادت نہ کرے، کسی کا جنازہ نہ پڑھے، بیوی کو ہاتھ نہ لگائے اور نہ اس سے مباشرت کرے، مسجد سے ضروری حاجت کے بغیر باہر نہ نکلے، روزے کے بغیر کوئی اعتکاف نہیں اور اعتکاف صرف جماعت والی مسجد میں ہوتا ہے۔

بَابُ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ وَ اَهْلِهٖ

قرآن اور اہل قرآن کے فضائل کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ [یونس:٥٧] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت اور سینے کی بیماریوں کی شفا اور ہدایت اور مومنوں کے لیے رحمت آگئی۔ وَ قَالَ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ [البقرة:٢] اور فرمایا: یہ ایسی عالی شان کتاب ہے جس میں کسی قسم کا شک نہیں۔ وَ قَالَ هُدًى لِّلنَّاسِ [البقرة:١٨٥] اور فرمایا: تمام لوگوں کے لیے ہدایت۔ وَ قَالَ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ [المزمل:٤] اور فرمایا: قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھ۔

(1195)۔ عَنْ عُثْمَانَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ [بخاری حدیث رقم:٥٠٢٧، ابو داؤد حدیث رقم:١٤٥٢، ترمذی حدیث رقم:٢٩٠٩، ابن ماجة حدیث رقم:٢١١، ٢١٢، سنن الدارمی حدیث رقم:٣٣٣٩، مسند احمد حدیث رقم:٤١٤]۔

ترجمہ: حضرت عثمان غنی ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں بہتر وہ ہیں جو قرآن کو سیکھیں اور دوسروں کو سکھائیں۔

(1196)۔ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ أَقْوَاماً وَ يَضَعُ بِهِ آخَرِينَ رَوَاهُ مُسْلِم وَابْنُ مَاجَة وَ الدَّارِمِي [مسلم حديث رقم:١٨٩٧، ابن ماجة حديث رقم:٢١٨، سنن الدارمي حديث رقم:٣٣٦٦]۔

ترجمہ: حضرت عمر ابن خطاب ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اس کتاب کی برکت سے قوموں کو ترقی دیتا ہے اور دوسرے (جو اسے چھوڑ دیتے ہیں) انہیں گرا دیتا ہے۔

(1197)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ اقْرَءْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا، فَإِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَؤُهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوٗد وَالتِّرْمِذِي [مسند احمد حديث رقم: ٦٨١٠، ابو داؤد حديث رقم:١٤٦٤، ترمذي حديث رقم:٢٩١٤]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صاحب قرآن سے کہا جائے گا پڑھ اور اوپر چڑھ اور ایسی ترتیل سے پڑھ جس طرح تو دنیا میں پڑھا کرتا تھا۔ جب تو آخری آیت پڑھے گا تو وہاں تیری منزل ہے۔

(1198)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ الَّذِي لَيْسَ فِي جَوْفِهِ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَالدَّارِمِي [ترمذي حديث رقم:٢٩١٣، سنن الدارمي حديث رقم:٣٣٠٧، مسند احمد حديث رقم:١٩٥٢]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک وہ آدمی جس کے سینے میں قرآن کا کچھ حصہ بھی نہیں ہے وہ اجڑے ہوئے مکان کی طرح ہے۔

(1199)۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْآنُ عَنْ ذِكْرِي وَمَسْأَلَتِي أَعْطَيْتُهُ أَفْضَلَ مَا أُعْطِي السَّائِلِينَ، وَفَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ عَلَى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلَى خَلْقِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَالدَّارِمِي [ترمذي حديث رقم:٢٩٢٦، سنن الدارمي حديث رقم:٣٣٥٧]۔ الحديث حسن

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رب تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کہ جو قرآن

میں مصروفیت کی وجہ سے میرا ذکر نہ کر سکا اور دعا نہ مانگ سکا میں اسے مانگنے والوں سے زیادہ دوں گا۔ اور اللہ کے کلام کی فضیلت تمام کلاموں پر ایسی ہے جیسے اللہ کی فضیلت اس کی تمام مخلوق پر۔

(1200)۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَرَءَ حَرْفاً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا لَا أَقُولُ الٓمٓ حَرْفٌ، أَلِفٌ حَرْفٌ، وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيمٌ حَرْفٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَالدَّارِمِي [ترمذي حديث رقم: ٢٩١٠، سنن الدارمي حديث رقم:٣٣٠٩]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ کی کتاب میں سے ایک حرف پڑھا اسے اس کے بدلے میں دس نیکیاں ملیں گی۔ میں نہیں کہتا کہ الٓمٓ حرف ہے بلکہ الف حرف ہے اور لام حرف ہے اور میم حرف ہے۔

(1201)۔ وَعَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ مُرْسَلاً قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي فَاتِحَةِ الْكِتَابِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ رَوَاهُ الدَّارِمِي وَالْبَيْهَقِي فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ [دارمي حديث رقم:٣٣٧١، شعب الايمان للبيهقي حديث رقم: ٢٣٧٠]۔ الحديث صحيح مع ارساله

ترجمہ: حضرت عبدالملک بن عمیر مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن کی سورۃ فاتحہ میں ہر مرض کی شفا ہے۔

(1202)۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ، إِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي يُقْرَءُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:١٨٢٤]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے گھروں کو قبریں مت بناؤ۔ بے شک شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں سورۃ بقرہ پڑھی جاتی ہو۔

(1203)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ وَكَّلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ فَأَتَانِي آتٍ فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ وَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنِّي مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ وَلِي حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ قَالَ فَخَلَّيْتُ عَنْهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيدَةً وَعِيَالاً فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَعُودُ لِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِنَّهُ

سَيَعُودُ فَرَصَدْتُهُ فَجَاءَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ دَعْنِي فَإِنِّي مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ لَا أَعُودُ فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيدَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ فَرَصَدْتُهُ الثَّالِثَةَ فَجَاءَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ وَهَذَا آخِرُ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ أَنَّكَ تَزْعُمُ لَا تَعُودُ ثُمَّ تَعُودُ قَالَ دَعْنِي أُعَلِّمْكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا قُلْتُ مَا هُوَ قَالَ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ (اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ) حَتَّى تَخْتِمَ الْآيَةَ فَإِنَّكَ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرَبَنَّكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ زَعَمَ أَنَّهُ يُعَلِّمُنِي كَلِمَاتٍ يَنْفَعُنِي اللّٰهُ بِهَا فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ مَا هِيَ قُلْتُ قَالَ لِي إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ مِنْ أَوَّلِهَا حَتَّى تَخْتِمَ الْآيَةَ (اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ) وَقَالَ لِي لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرَبَكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ وَكَانُوا أَحْرَصَ شَيْءٍ عَلَى الْخَيْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَمَا إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لَا قَالَ ذَاكَ شَيْطَانٌ رواه البخاری [البخاری حدیث رقم: ۲۳۱۱]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے رمضان کی زکوٰۃ (یعنی صدقہ فطر) کی حفاظت کرنے کے لیے وکیل بنایا، پس میرے پاس ایک آنے والا آیا اور اس غلے میں لپ بھر کر جانے لگا، میں نے اس کو پکڑ لیا اور کہا: اللہ کی قسم میں تمہیں ضرور رسول اللہ ﷺ کے پاس پیش کروں گا۔ اس نے کہا: میں ضرورت مند ہوں اور مجھ پر بال بچوں کی ذمہ داری ہے اور مجھے سخت ضرورت ہے تو میں نے اس کو چھوڑ دیا، جب صبح ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! گزشتہ رات تمہارے قیدی کا کیا بنا؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس نے بہت سخت ضرورت اور بال بچوں کی شکایت کی تو مجھے اس پر ترس آیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ آپ نے فرمایا: اس نے تم سے جھوٹ بولا ہے اور وہ پھر آئے گا، سو مجھے رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کی وجہ سے یقین تھا کہ وہ پھر آئے گا تو میں اسکی گھات میں بیٹھ گیا اور وہ پھر آ کر غلے کا لپ بھر کر جانے لگا، میں نے اس کو پکڑ لیا اور میں نے کہا: میں تجھے ضرور رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کروں گا، اس نے کہا: مجھے چھوڑ دیجیے کیونکہ میں ضرورت مند ہوں اور مجھ پر بال بچوں کا بوجھ ہے میں پھر نہیں آؤں گا،

سو مجھے اس پر ترس آیا اور میں نے اس کو چھوڑ دیا، جب صبح ہوئی تو مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ تمہارے قیدی کا کیا بنا؟ میں نے کہا: یارسول اللہ اس نے مجھ سے بہت سخت ضرورت کی اور بال بچوں کی شکایت کی تو مجھے اس پر ترس آیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا، آپ نے فرمایا: لیکن اس نے تم سے جھوٹ بولا ہے اور وہ پھر آئے گا، پس میں تیسری مرتبہ اسکی گھات میں بیٹھ گیا، سو وہ آیا اور غلے سے لپ بھر کر جانے لگا، میں نے اس کو پکڑ لایا، پس کہا: میں تمہیں ضرور رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کروں گا اور یہ تین بار میں سے آخری بار ہے، تو ہر مرتبہ کہتا ہے کہ میں پھر نہیں آؤں گا اور تو پھر آ جاتا ہے، اس نے کہا: آپ مجھے چھوڑ دیں ! میں آپ کو چند ایسے کلمات سکھاؤں گا جن سے اللہ تعالیٰ آپ کو نفع دے گا، میں نے پوچھا: وہ کون سے کلمات ہیں؟ اس نے کہا: جب آپ بستر پر جائیں تو یہ آیۃ الکرسی پڑھیں اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ (البقرۃ: ۲۵۵) حتیٰ کہ پوری آیت پڑھی تو پھر اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کی حفاظت کرتا رہے گا، اور شیطان آپ کے قریب نہیں آئے گا حتیٰ کہ صبح ہو جائے، پھر میں نے اسکا راستہ چھوڑ دیا، جب صبح ہوئی تو مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گزشتہ شب تمہارے قیدی کا کیا بنا؟ میں نے عرض کیا: رسول اللہ! اس نے کہا: میں تمہیں چند ایسے کلمات سکھاؤں گا جن سے اللہ تمہیں نفع دے گا تو میں نے اس کا راستہ چھوڑ دیا۔ آپ نے پوچھا: وہ کون سے کلمات ہیں؟ میں نے بتایا: اس نے مجھ سے کہا: جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو اول سے آخر تک آیۃ الکرسی پڑھو حتیٰ کہ تم اس کو ختم کر لو: اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ اور اس نے مجھ سے کہا کہ پھر اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کرتا رہے گا اور صبح ہونے تک شیطان تمہارے قریب نہیں آ سکے گا اور صحابہ نیکی پر سب سے زیادہ حریص تھے، تب نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بہر حال ہے تو وہ جھوٹا لیکن یہ بات اس نے سچ کہی ہے، کیا تم جانتے ہو اے ابو ہریرۃ کہ ان تین راتوں میں کون تم سے باتیں کرتا رہا؟ میں نے عرض کیا نہیں، آپ نے فرمایا: وہ شیطان تھا۔

(1204)۔عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ ﷛ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: اقْرَءُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ، اقْرَءُوا الزَّهْرَاوَيْنِ، الْبَقَرَةَ وَسُورَةَ آلِ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا تَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا غَيَايَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا، اقْرَءُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا يَسْتَطِيعُهَا الْبَطَلَةُ، قَالَ مُعَاوِيَةُ بَلَغَنِي أَنَّ الْبَطَلَةَ السَّحَرَةُ رواه مسلم [مسلم حدیث رقم: ۱۸۷۴]۔

ترجمہ: حضرت ابو امامہ باہلی ﷛ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: قرآن پڑھا کرو،

قرآن قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کرے گا۔ دو کھلے ہوئے پھولوں کی تلاوت کیا کرو۔ سورۃ البقرہ اور سورۃ آل عمران۔ یہ دونوں سورتیں قیامت کے دن آئیں گی جیسے وہ دو بادل ہوں، یا جیسے وہ دونوں سائبان ہوں، یا وہ اڑتے ہوئے پرندوں کی دو صفیں ہوں، وہ دونوں اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے وکالت کریں گی، سورۃ بقرہ کو پڑھا کرو، ان کا پڑھنا برکت ہے اور اس کا ترک کرنا حسرت ہے، جادوگر اس کا مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔

(1205)۔ وَعَنْ أَنَسٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْباً، وَقَلْبُ الْقُرْآنِ يٰسٓ وَمَنْ قَرَءَ يٰسٓ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِقِرَاءَتِهَا قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ

[ترمذی حدیث رقم: ۲۸۸۷، سنن الدارمی حدیث رقم: ۳۴۱۷]۔ قال الترمذی غریب

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک ہر چیز کا دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل یٰسین ہے۔ اور جس نے سورۃ یٰسین پڑھی اللہ تعالیٰ دس مرتبہ قرآن پڑھنے کے برابر ثواب لکھ دے گا۔

(1206)۔ وَعَنْ عَلِيٍّ ؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لِكُلِّ شَيْءٍ عُرُوساً وَعُرُوسُ الْقُرْآنِ الرَّحْمٰنُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ [شعب الایمان للبیھقی حدیث رقم: ۲۴۹۴]۔ الحدیث ضعیف

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ہر چیز کی ایک دلہن ہوتی ہے۔ قرآن کی دلہن سورۃ الرحمٰن ہے۔

(1207)۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ سُورَةً فِي الْقُرْآنِ ثَلَاثُونَ آيَةً، شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰى غُفِرَ لَهُ، وَهِيَ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حدیث رقم: ۱۴۰۰، ترمذی حدیث رقم: ۲۸۹۱، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۳۷۸۶، مسند احمد حدیث رقم: ۷۹۹۴]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک قرآن میں تیس آیتوں والی ایک سورۃ ہے۔ اس نے ایک آدمی کی شفاعت کی حتیٰ کہ وہ بخشا گیا۔ وہ سورۃ تَبَارَکَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْکُ ہے۔

(1208)۔ وَعَنْ عَلِيٍّ ؓ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُحِبُّ هٰذِهِ السُّورَةَ، سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى رَوَاهُ أَحْمَدُ [مسند احمد حدیث رقم: ۷۴۵]۔ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى فِي السُّجُودِ

ترجمہ: حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس سورۃ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْأَعْلٰى سے محبت رکھتے تھے۔ (اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے سجدوں میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى کو داخل فرمایا)

(1209)۔ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْأُتْرُجَّةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ رواه البخاری [البخاری حدیث رقم: ۵۴۲۷، مسلم حدیث رقم: ۱۸۶۰، الترمذی حدیث رقم: ۲۸۶۵، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۲۱۴]۔

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن جو قرآن پڑھتا ہے اس کی مثال نارنگی سی ہے جس کی خوشبو اچھی اور مزہ بھی اچھا ہے اور مومن جو قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال کھجور سی ہے جس کی خوشبو نہیں اور مزہ اچھا ہے اور منافق جو قرآن پڑھتا ہے اس کی مثال ریحانہ کے پھول سی ہے جس کی خوشبو اچھی ہے اور مزہ کڑوا ہے اور منافق جو قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال تمہ سی ہے جس کی خوشبو نہیں ہے اور اس کا مزہ کڑوا ہے۔

(1210)۔ عَنْ أَنَسٍ ؓ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأُبَيٍّ إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ قَالَ أُبَيٌّ اللّٰهُ سَمَّانِي لَكَ قَالَ اللّٰهُ سَمَّاكَ لِي فَجَعَلَ أُبَيٌّ يَبْكِي قَالَ قَتَادَةُ فَأُنْبِئْتُ أَنَّهُ قَرَأَ عَلَيْهِ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ رواه البخاری [البخاری حدیث رقم: ۴۹۶۰، مسلم حدیث رقم: ۱۸۶۴]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ابی بن کعب سے فرمایا: بے شک اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے قرآن پڑھوں، ابی بن کعب نے عرض کیا: کیا اللہ نے آپ کے سامنے میرا نام لیا ہے؟ فرمایا: اللہ نے تمہارا نام لے کر مجھے حکم دیا ہے، ابی بن کعب رونے لگے، حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ ﷺ نے ان کے سامنے لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ پڑھی۔

(1211)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ حَافِظٌ لَهُ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَمَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ وَهُوَ يَتَعَاهَدُهُ وَهُوَ عَلَيْهِ شَدِيدٌ فَلَهُ أَجْرَانِ رواه البخاری [البخاری حدیث رقم: ۴۹۳۷، مسلم حدیث رقم: ۱۸۶۲]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی مثال جو قرآن

پڑھتا ہے حالانکہ وہ اس کا حافظ ہے، سفرہ کرام یعنی مقرب فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور اس شخص کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے اور اس کو یاد کرتا ہے حالانکہ اس پر اس کا یاد کرنا دشوار ہے اس کو دو ثواب ہیں، ایک ثواب مشقت کا دوسرا قرأت کا۔

(1212)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ قَالَ لِی النَّبِیُّ ﷺ اقْرَأْ عَلَیَّ قُلْتُ اَقْرَأُ عَلَیْكَ وَعَلَیْكَ اُنْزِلَ قَالَ فَاِنِّی اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهُ مِنْ غَیْرِی فَقَرَأْتُ عَلَیْهِ سُوْرَةَ النِّسَاءِ حَتّٰی بَلَغْتُ: فَكَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِیْدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰی هٰؤُلَاءِ شَهِیْدًا قَالَ اَمْسِكْ فَاِذَا عَیْنَاهُ تَذْرِفَانِ

رواه البخاری[البخاری حدیث رقم: ٤٥٨٢ ، مسلم حدیث رقم : ١٨٦٧ ، الترمذی حدیث رقم : ٣٠٢٤]۔

ترجمہ: حضرت عمرو بن مرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: میرے سامنے قرآن پڑھ۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ میں آپ کے سامنے پڑھوں جب کہ آپ پر نازل ہوا ہے؟ فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ اپنے علاوہ کسی سے سنوں۔ میں نے آپ کے سامنے سورۃ النساء پڑھی، حتیٰ کہ میں فَكَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِیْدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰی هٰؤُلَاءِ شَهِیْدًا تک پہنچ گیا، آپ نے فرمایا: رک جا! اس وقت آپ کی آنکھیں رو رہی تھیں۔

(1213)۔ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَیَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ یَقْرَءَ فِی لَیْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْآنِ؟ قَالُوْا وَكَیْفَ یَقْرَءُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ ؟ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ یَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ الْبُخَارِیُّ عَنْ اَبِی سَعِیْدٍ ﷺ [مسلم حدیث رقم: ١٨٨٦ ، بخاری حدیث رقم: ٥٠١٥ ، ابو داؤد حدیث رقم: ١٤٦١ ، ترمذی حدیث رقم: ٢٨٩٦ ، نسائی حدیث رقم: ٩٩٥]۔

ترجمہ: حضرت ابو درداء ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی کے لیے کیا مشکل ہے کہ ہر رات قرآن کا تہائی حصہ تلاوت کرے؟ صحابہ نے پوچھا قرآن کا تہائی حصہ کوئی کیسے تلاوت کرے؟ فرمایا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد قرآن کے تہائی حصہ کے برابر ہے۔

(1214)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا مَرِضَ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِهٖ نَفَثَ عَلَیْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ ، فَلَمَّا مَرِضَ مَرَضَهُ الَّذِیْ مَاتَ فِیْهِ جَعَلْتُ اَنْفُثُ عَلَیْهِ وَاَمْسَحُهُ بِیَدِ نَفْسِهٖ لِاَنَّهَا كَانَتْ اَعْظَمَ بَرَكَةً مِنْ یَدِیْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ [مسلم حدیث رقم: ٥٧١٦ ، بخاری حدیث رقم: ٥٠١٦ ، ابو داؤد حدیث رقم: ٣٩٠٢ ، ابن ماجۃ حدیث رقم: ٣٥٢٩]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے گھر والوں میں سے جو کوئی بیمار پڑتا تو آپ ﷺ اس پر معوذات پڑھ کر دم فرماتے۔ جب آپ ﷺ کو وہ تکلیف ہوئی جس میں آپ ﷺ کا وصال ہوا، میں

آپ ﷺ پر دم کرتی تھی اور آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑ کر آپ ﷺ کے جسم مبارک پر پھیرتی تھی اس لیے کہ آپ ﷺ کا ہاتھ میرے ہاتھ سے زیادہ بابرکت تھا۔

(1215)۔ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ بُعِثَ اِلَیَّ ، قَالَ اِنَّمَا دَعَوْنَاكَ اَنَّا اَرَدْنَا اَنْ نَخْتِمَ الْقُرْآنَ ، وَاَنَّهٗ بَلَغَنَا اَنَّ الدُّعَاءَ یُسْتَجَابُ عِنْدَ خَتْمِ الْقُرْآنِ ، قَالَ فَدَعَوْا بِدَعَوَاتٍ رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ [دارمی حدیث رقم: ٣٤٨٣]۔

ترجمہ: حضرت مجاہد تابعی فرماتے ہیں کہ مجھے کسی نے بلوا بھیجا۔ میں گیا تو کہنے لگا ہم ختم قرآن کروانا چاہتے ہیں اور ہم تک حدیث پہنچی ہے کہ ختم قرآن کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔ پھر انہوں نے بہت سی دعائیں مانگی۔

(1216)۔ وَعَنْ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ اَنَسٌ اِذَا خَتَمَ الْقُرْآنَ جَمَعَ وَلَدَهٗ وَاَهْلَ بَیْتِهٖ فَدَعَا لَهُمْ رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ [سنن الدارمی حدیث رقم: ٣٤٧٥]۔

ترجمہ: حضرت ثابت فرماتے ہیں کہ حضرت انس ﷺ جب ختم قرآن کرتے تو اپنے بچوں اور گھر والوں کو جمع کر لیتے اور ان کے لیے دعا فرماتے تھے۔

(1217)۔ وَعَنْ اَبِی قِلَابَةَ رَفَعَهٗ قَالَ مَنْ شَهِدَ الْقُرْآنَ حِیْنَ یُفْتَتَحُ فَكَاَنَّمَا شَهِدَ فَتْحًا فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ ، وَمَنْ شَهِدَ خَتْمَهٗ حِیْنَ یُخْتَمُ فَكَاَنَّمَا شَهِدَ الْغَنَائِمَ حِیْنَ تُقْسَمُ رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ [سنن الدارمی حدیث رقم: ٣٤٧٢]۔

ترجمہ: حضرت ابو قلابہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو قرآن کے افتتاح کے وقت حاضر ہوا وہ ایسے ہے جیسے جہاد کا افتتاح کیا اور جو ختم قرآن کے وقت حاضر ہوا وہ ایسے ہے جیسے غنیمت تقسیم ہوتے وقت حاضر ہوا۔

(1218)۔ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَیِّنُوا الْقُرْآنَ بِاَصْوَاتِكُمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ [ابو داؤد حدیث رقم: ١٤٦٨ ، نسائی حدیث رقم: ١٠١٥ ، ابن ماجۃ حدیث رقم: ١٣٤٢ ، سنن الدارمی حدیث رقم: ٣٤٨٣]۔ اسنادہ صحیح

ترجمہ: حضرت براء ابن عازب ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن کو اپنی آوازوں کے ذریعے سجاؤ۔

(1219)۔ وَعَنْ طَاؤُسٍ مُرْسَلًا قَالَ سُئِلَ النَّبِیُّ ﷺ اَیُّ النَّاسِ اَحْسَنُ صَوْتًا لِلْقُرْآنِ وَاَحْسَنُ قِرَاءَةً ؟ قَالَ مَنْ اِذَا سَمِعْتَهٗ یَقْرَاُ اُرِیْتَ اَنَّهٗ یَخْشَی اللّٰهَ ، قَالَ طَاؤُسٌ وَكَانَ طَلْقٌ كَذٰلِكَ رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ [سنن الدارمی حدیث رقم: ٣٤٩٠]۔ الحدیث صحیح وله طرق

ترجمہ: حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سے آدمی کی آواز اور قرأت قرآن کے

لیے اچھی ہے؟ فرمایا: وہ آدمی جسے تو قرآن پڑھتا ہوا سنے تو دیکھے کہ وہ اللہ سے ڈر رہا ہے۔ طاؤس فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ ایسے ہی قرآن پڑھتے تھے۔

(1220)۔ وَعَنْ حُذَيْفَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِقْرَؤُا الْقُرآنَ بِلُحُونِ الْعَرَبِ وَاَصْوَاتِهَا وَاِيَّاكُمْ وَلُحُونَ اَهْلِ العِشْقِ وَلُحُونَ اَهْلِ الْكِتَابَيْنِ وَسَيَجِيْئُ بَعْدِي قَوْمٌ يُرَجِّعُونَ بِالْقُرْآنِ تَرْجِيعَ الْغِنَاءِ وَالنَّوحِ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ مَفْتُونَةٌ قُلُوبُهُمْ وَقُلُوبُ الَّذِيْنَ يُعْجِبُهُمْ شَاْنُهُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِي فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ [شعب الايمان للبيهقي حديث رقم:٢٦٤٩]۔ الحديث حسن

ترجمہ: حضرت حذیفہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن کو عربوں کے لہجے اور آواز میں پڑھو۔ اہلِ عشق کے لہجے اور اہلِ کتاب کے لہجے سے بچ کے رہو۔ میرے بعد ایسی قوم آئے گی جو قرآن کو گانے کی طرز پر اور نوحہ کی طرز پر پڑھے گی۔ قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں جائے گا۔ انکے دل فتنے والے ہیں اور ان لوگوں کے دل بھی فتنہ زدہ ہیں جنہیں ان کے ترنم اچھے لگتے ہوں گے۔

(1221)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَءَ الْقُرْآنَ فِي اَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ رَوَاهُ التِّرْمَذِي وَاَبُوْدَاؤُد وَالدَّارِمِي [ابو داؤد حديث رقم:١٣٩٤، ترمذى حديث رقم:٢٩٤٩، ابن ماجة حديث رقم:١٣٤٧، سنن الدارمى حديث رقم:١٥٠٠، مسند احمد حديث رقم:٦٥٤٣]۔ اسناده صحيح

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے تین دن سے پہلے قرآن ختم کرلیا اس نے کچھ نہ سمجھا۔

زَعْمُ الرَّوَافِضِ فِي الْقُرْآن

روافض کا قرآن کے بارے میں عقیدہ

عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ اَخْرَجَهُ عَلِيٌّ اِلَى النَّاسِ حِيْنَ فَرَغَ مِنْهُ وَكَتَبَهُ، فَقَالَ لَهُمْ هٰذَا كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ كَمَا اَنْزَلَهُ اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ ﷺ وَقَدْ جَمَعْتُهُ مِنَ اللَّوْحَيْنِ، فَقَالُوا هُوَ ذَا عِنْدَنَا مُصْحَفٌ جَامِعٌ فِيْهِ الْقُرْآنُ لَا حَاجَةَ لَنَا فِيْهِ فَقَالَ: اَمَا وَاللّٰهِ مَا تَرَوْنَهُ بَعْدَ يَوْمِكُمْ هٰذَا اَبَداً، اِنَّمَا كَانَ عَلَيَّ اَنْ اُخْبِرَكُمْ حِيْنَ جَمَعْتُهُ لِتَقْرَءُوهُ رَوَاهُ الْكُلِيْنِي فِي اُصُولِ الْكَافِي [اصول كافى ٤/٤٥٢، ٤٥٣ حديث رقم:٣٥٧٩]۔

ترجمہ: حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت علی ﷺ جب قرآن سے اور اس کو لکھنے سے فارغ ہوئے تو وہ اسے لوگوں کے پاس لے کر آئے، اور ان سے فرمایا: یہ اللہ عزوجل کی کتاب ہے جیسا کہ اسے اللہ نے محمد ﷺ پر اتارا ہے، میں نے اسے دو لوحوں سے جمع کیا ہے، لوگوں نے کہا ہمارے پاس یہ جامع صحیفہ موجود ہے جس میں قرآن ہے۔ ہمیں آپ والے قرآن کی کوئی حاجت نہیں، آپ نے فرمایا: تو پھر اللہ کی قسم تم اسے آج کے بعد ابد تک نہیں دیکھو گے، میری ذمہ داری یہی تھی کہ جب میں اسے جمع کر لیتا تو تم لوگوں کو بتا دیتا تا کہ تم اسے پڑھتے۔

وَعَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّ الْقُرْآنَ الَّذِي جَاءَ بِهِ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السلام اِلٰى مُحَمَّدٍ ﷺ سَبْعَةَ عَشَرَ اَلْفَ آيَةٍ رَوَاهُ كُلِيْنِي فِي اُصُولِ الْكَافِي [اصول كافى ٤/٤٥٦ حديث رقم:٣٥٨٤]۔ وَقَالَ النُّورِي الطَّبَرِسِي فِي فَصْلِ الْخِطَابِ فِي تَحْرِيْفِ كِتَابِ رَبِّ الْاَرْبَابِ اِنَّ الْاَصْحَابَ قَدْ اَطْبَقُوا عَلٰى صِحَّةِ الْاَخْبَارِ الْمُسْتَفِيْضَةِ بَلِ الْمُتَوَاتِرَةِ الدَّالَّةِ لِصَرِيْحِهَا عَلٰى وُقُوعِ التَّحْرِيْفِ فِي الْقُرْآنِ [تحريف كتاب رب الارباب صفحة ٣١]۔

ترجمہ: حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ قرآن جسے جبریل علیہ السلام محمد ﷺ کی طرف لیکر آئے تھے، سترہ ہزار آیتوں کا تھا۔ نوری طبرسی نے اپنی کتاب فَصْلُ الْخِطَابِ فِي تَحْرِيْفِ كِتَابِ رَبِّ الْاَرْبَابِ میں لکھا ہے کہ: شیعہ علماء کا ان متواتر اخبار اور دلائل کی صحت پر اتفاق ہے جو صاف صاف دلالت کرتی ہیں کہ قرآن میں تحریف ہو چکی ہے۔

كِتَابُ الْحَجّ

حج کی کتاب

بَابُ فَضَائِلِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَة

حج اور عمرہ کے فضائل کا باب

(1222)۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي وَالتِّرْمَذِي وَالنَّسَائِي وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِي [مسلم حديث رقم:٣٢٩١، ٣٢٩٢، ٣٢٩٣، بخارى حديث رقم:١٥٢١، ترمذى حديث رقم:٨١١، نسائى حديث رقم:٢٦٢٧، سنن الدارمى حديث رقم:١٨٠٢، ابن ماجة حديث رقم:٢٨٨٩، مسند احمد حديث رقم:١٠٤٢٠]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے حج کیا اور بدزبانی اور گناہ نہیں کیا وہ اس دن کی طرح لوٹا جب اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔

(1223)۔ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ، اَلْحَاجُّ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللّٰهِ إِنْ دَعَوْهُ أَجَابَهُمْ وَإِنِ اسْتَغْفَرُوْهُ غَفَرَلَهُمْ رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم:٢٨٩٢]۔ ضعيف

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حاجی اور عمرہ کرنے والے اللہ کے مہمان ہوتے ہیں۔ اگر اس سے دعا کرتے ہیں تو وہ قبول فرماتا ہے اور اگر اس سے استغفار کرتے ہیں تو وہ انہیں بخش دیتا ہے۔

(1224)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا لَقِيْتَ الْحَاجَّ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَصَافِحْهُ وَمُرْهُ اَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بَيْتَهٗ فَإِنَّهٗ مَغْفُوْرٌ لَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حديث رقم: ٥٣٧٠]۔ اسناده ضعيف

ترجمہ: حضرت ابن عمر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم حاجی سے ملو تو اسے سلام کہو اور اس سے مصافحہ کرو اور اس سے درخواست کرو کہ تمہارے لیے دعا کرے۔ اس سے پہلے کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہو۔ بے شک وہ بخشا ہوا ہے۔

(1225)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم:٣٠٣٨ ، بخاري حديث رقم :١٧٨٢، نسائي حديث رقم: ٢١١٠ ، ابن ماجة حديث رقم:٢٩٩٤ ، سنن الدارمي حديث رقم:١٨٦٥، مسند احمد حديث رقم: ٢٠٣٠]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رمضان میں عمرہ حج کے برابر ہے۔

(1226)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ حَجَّتِهٖ قَالَ لِأُمِّ سِنَانِ الْأَنْصَارِيَّةِ مَا مَنَعَكِ مِنَ الْحَجِّ قَالَتْ أَبُوْ فُلَانٍ تَعْنِي زَوْجَهَا كَانَ لَهٗ نَاضِحَانِ حَجَّ عَلٰى أَحَدِهِمَا وَالْآخَرُ يَسْقِي أَرْضًا لَنَا قَالَ فَإِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ تَقْضِي حَجَّةً مَعِي رواه البخاری [البخاري حديث رقم : ١٨٦٣، مسلم حديث رقم : ٣٠٣٩]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ﷺ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ اپنے حج سے واپس آئے تو آپ نے حضرت ام سنان انصاریہ رضی اللہ عنہما سے فرمایا: تمہیں حج پر جانے سے کیا چیز مانع تھی؟ انہوں نے عرض کیا: ابوفلاں، انکی مراد تھی ان کا شوہر، اسکے پاس پانی لادکر لانے والے دو اونٹ تھے، ایک اونٹ پر بیٹھ کر وہ حج پر چلا گیا اور دوسرے اونٹ کے ذریعہ ہم اپنی زمین کو

پانی سے سیراب کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: بے شک رمضان کے مہینہ میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔

بَابُ مَنْ فُرِضَ عَلَيْهِ الْحَجُّ

باب: حج کس پر فرض ہے

قال اللّٰه تعالى وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا [ال عمران :٩٧] اللہ تعالی نے فرمایا: اللہ کی خاطر بیت اللہ کا حج لوگوں پر فرض ہے جو بھی اس تک پہنچنے کی طاقت رکھتے ہوں۔

(1226)۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُوْجِبُ الْحَجَّ؟ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذي حديث رقم:٨١٣ ، ابن ماجة حديث رقم:٢٨٩٦]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور کہنے لگا یارسول اللہ کونسی چیز حج فرض کر دیتی ہے؟ فرمایا: راستے کا خرچ اور سواری۔

(1227)۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ اَنْ تُسَافِرَ سَفَرًا يَكُوْنُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَصَاعِدًا إِلَّا وَمَعَهَا أَبُوْهَا أَوِ ابْنُهَا أَوْ زَوْجُهَا أَوْ أَخُوْهَا أَوْ ذُوْمَحْرَمٍ مِنْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم : ٣٢٧٠ ، ترمذي حديث رقم :١١٦٩، ابن ماجة حديث رقم:٢٨٩٨ ، ابو داؤد حديث رقم:١٧٢٦، شرح معاني الآثار للطحاوي ٣٨٥/١]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بھی عورت اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہے اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ ایسا سفر کرے جو تین دن یا اس سے زیادہ کا ہو سوائے اس کے کہ اس کے ساتھ اس کا والد ہو یا بیٹا ہو یا شوہر ہو یا اس کا کوئی بھی محرم ہو۔

(1228)۔ وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْعُمْرَةِ أَوَاجِبَةٌ هِيَ؟ قَالَ لَا وَاَنْ تَعْتَمِرَ فَهُوَ أَفْضَلُ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ [ترمذي حديث رقم :٩٣١ ، سنن الدار قطني حديث رقم:٢٦٩٨ ، السنن الكبرى للبيهقي ٣٤٩/٤]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے عمرے کے بارے میں پوچھا گیا کہ آیا یہ واجب ہے؟ فرمایا نہیں لیکن اگر کوئی عمرہ کرے تو یہ افضل ہے۔

بَابُ الْمَوَاقِيتِ الَّتِي لَا يَجُوزُ أَنْ يَتَجَاوَزَهَا الْمُسْلِمُ إِلَّا مُحْرِماً

وہ مقامات جہاں سے آگے احرام کے بغیر گزرنا مسلمان کے لیے جائز نہیں

(1229)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ ، وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ ، وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ ، هُنَّ لِأَهْلِهِنَّ وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِنَّ مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ أَوِ الْعُمْرَةَ ، وَمَنْ كَانَ دُونَ ذٰلِكَ فَمِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ حَتّٰى أَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ وَأَبُودَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ [مسلم حديث رقم:٢٨٠٣ ، بخاری حديث رقم:١٥٢٦ ، ابو داؤد حديث رقم:١٧٣٨ ، نسائی حديث رقم:٢٦٥٧ ، سنن الدارمی حديث رقم:١٧٩٨ ، مسند احمد حديث رقم:٣٠٦٥]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ کو میقات مقرر فرمایا، اور اہل شام کے لیے جحفہ کو، اور اہل نجد کے لیے قرن المنازل کو، اور اہل یمن کے لیے یلملم کو۔ یہ سب ان علاقوں میں رہنے والے لوگوں کے لیے بھی ہیں اور ان لوگوں کے لیے بھی جو کسی دوسری جگہ سے آ کر ان مواقیت سے گزریں خواہ ان کا ارادہ حج کا ہو یا عمرے کا اور جو لوگ ان مواقیت کے اندر ہوں تو وہ اسی جگہ سے احرام باندھیں جہاں سے اٹھے ہیں، حتیٰ کہ مکہ والے مکہ سے ہی احرام باندھیں۔

(1230)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ رَوَاهُ أَبُودَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ [ابو داؤد حديث رقم:١٧٣٩ ، نسائی حديث رقم:٢٦٥٦]۔ صحيح وعليه العمل

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اہل عراق کے لیے ذات عرق کو میقات قرار دیا۔

بَابُ الْإِحْرَامِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهٖ

احرام اور اس کے متعلقات کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُماً [المائدة: ٩٦] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم پر خشکی کا شکار حرام کر دیا گیا ہے جب تک تم احرام میں رہو۔

(1231)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لِإِحْرَامِهٖ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَلِحِلِّهٖ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ بِطِيبٍ فِيهِ مِسْكٌ ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم:٢٨٢٦ ، بخاری حديث رقم:١٥٣٩ ، ابو داؤد حديث رقم:١٧٤٥ ، ١٧٤٦ ، ترمذی حديث رقم:٩١٧ ، نسائی حديث رقم:٢٦٩٣ ، ابن ماجة حديث رقم:٢٩٢٦ ، موطا مالك كتاب الحج حديث رقم:١٧ ، سنن الدارمی حديث رقم:١٨٠٧ ، ١٨٠٨ ، ١٨٠٩ ، مسند احمد حديث رقم:٢٤٧٢٦]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگاتی تھی اور احرام کھولتے تو طواف سے پہلے خوشبو لگاتی تھی۔ جس میں مشک شامل ہوتا تھا۔ گویا میں اب بھی رسول اللہ ﷺ کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں اور آپ احرام میں ہیں۔

(1232)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُهِلُّ مُلَبِّداً ، يَقُولُ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، لَا يَزِيدُ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم:٢٨١٤ ، بخاری حديث رقم:٥٩١٥_١٥٤٠ ، ابو داؤد حديث رقم:١٧٤٧ ، نسائی حديث رقم:٢٧٤٧ الىٰ ٢٧٥٠ ، ابن ماجة حديث رقم:٣٠٤٧ ، سنن الدارمی حديث رقم:١٨١٤ ، مسند احمد حديث رقم:٦١٥١]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جب کہ آپ ﷺ نے اپنے سر مبارک کے بال کسی چیز کے ذریعے خوب جمائے ہوئے تھے، آپ ﷺ بلند آواز سے فرما رہے تھے۔ میں حاضر ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں، بے شک سب تعریف، نعمت اور بادشاہی تیری ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں، آپ نے ان کلمات سے زیادہ کچھ نہیں پڑھا۔

(1233)۔ وَعَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَمَرَنِي أَنْ آمُرَ أَصْحَابِي أَنْ يَرْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالْإِهْلَالِ أَوِ التَّلْبِيَةِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُودَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ [موطا امام مالك كتاب الحج حديث رقم:٣٤ ، ابو داؤد حديث رقم:١٨١٤ ، ترمذی حديث رقم:٨٢٩ ، نسائی حديث رقم:٢٧٥٣ ، ابن ماجة حديث رقم:٢٩٢٢ ، سنن

الدارمی حدیث رقم:۱۸۱۵، مسند احمد حدیث رقم:۱۶۵۶۳]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت خلاد بن سائب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبریل آئے اور مجھے حکم سنایا کہ میں اپنے صحابہ کو حکم دوں کہ اللہ کی توحید پکارتے وقت یا تلبیہ کے وقت اپنی آوازیں بلند کریں۔

(1234)۔ وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ قَالَ يُسْتَحَبُّ لِلرَّجُلِ الصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَ التَّلْبِيَةِ رَوَاهُ الدَّارقُطْنِي [سنن الدار قطنی حدیث رقم:۲۴۸۵، السنن الکبریٰ للبیهقی ۴۶/۵، زجاجه ۱۱۶/۲]۔

ترجمہ: حضرت قاسم بن محمد سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ تلبیہ کے بعد نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھنا آدمی کے لیے مستحب ہے۔

(1235)۔ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُلَبِّي بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ جَمِيعاً، يَقُولُ لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجّاً لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجّاً رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم:۳۰۲۸، ابو داؤد حدیث رقم:۱۷۹۵، سنن النسائی حدیث رقم:۲۷۲۹، ابن ماجة حدیث رقم:۲۹۶۸]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حج اور عمرہ دونوں کیلئے تلبیہ کرتے ہوئے سنا۔ آپ ﷺ فرما رہے تھے میں حاضر ہوں عمرہ کیلئے اور حج کیلئے، میں حاضر ہوں عمرہ کے لیے اور حج کے لیے۔

(1236)۔ وَعَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ ﷺ قَالَ لِمُطَرِّفٍ أُحَدِّثُكَ حَدِيثاً عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَنْفَعَكَ بِهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ جَمَعَ بَيْنَ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ ثُمَّ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ حَتّٰى مَاتَ وَلَمْ يَنْزِلْ قُرْآنٌ يُحَرِّمُهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم:۲۹۷۴، سنن النسائی حدیث رقم:۲۷۲۶، ۲۷۲۷]۔

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین ﷺ نے حضرت مطرف سے فرمایا، میں تمہیں حدیث سناتا ہوں امید ہے اللہ تمہیں اس کے ذریعے فائدہ پہنچائے گا۔ وہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حج اور عمرہ کو جمع کیا پھر اس عمل سے منع بھی نہیں فرمایا حتیٰ کہ آپ ﷺ کا وصال ہو گیا اور اس کو حرام کرنے کے لیے قرآن نازل نہیں ہوا۔

(1237)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ؟ فَقَالَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ

الثِّيَابِ شَيْئاً مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم:۲۷۹۱، بخاری حدیث رقم:۱۵۴۲، ابو داؤد حدیث رقم:۱۸۲۴، نسائی حدیث رقم:۲۶۷۳، ابن ماجة حدیث رقم:۲۹۲۹]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ احرام والا آدمی (محرم) کون کون سے کپڑے پہن سکتا ہے فرمایا: قمیض مت پہنو، نہ ہی عمامے، نہ شلواریں، نہ ٹوپیاں، نہ موزے سوائے اس آدمی کے جسے جوتا نہ ملے تو وہ موزے پہن لے اسے چاہیے کہ انہیں ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ دے، نہ ہی ایسے کپڑوں میں سے کوئی کپڑا ہو جس پر زعفران یا رنگ لگا ہو۔

(1238)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ انْطَلَقَ أَبِي عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ يُحْرِمْ وَحُدِّثَ النَّبِيُّ ﷺ أَنَّ عَدُوّاً يَغْزُوهُ، فَانْطَلَقَ النَّبِيُّ ﷺ فَبَيْنَمَا أَنَا مَعَ أَصْحَابِهِ تَضَحَّكَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَنَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِحِمَارِ وَحْشٍ فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ فَطَعَنْتُهُ فَأَثْبَتُّهُ وَاسْتَعَنْتُ بِهِمْ فَأَبَوْا أَنْ يُعِينُونِي فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهِ وَخَشِينَا أَنْ نُقْتَطَعَ فَطَلَبْتُ النَّبِيَّ ﷺ أُرَفِّعُ فَرَسِي شَأْوًا وَأَسِيرُ شَأْوًا فَلَقِيتُ رَجُلاً مِنْ بَنِي غِفَارٍ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ قُلْتُ أَيْنَ تَرَكْتَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ تَرَكْتُهُ بِتَعْهِنَ وَهُوَ قَائِلٌ السُّقْيَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَهْلَكَ يَقْرَءُونَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللّٰهِ إِنَّهُمْ قَدْ خَشُوا أَنْ يُقْتَطَعُوا دُونَكَ فَانْتَظِرْهُمْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَصَبْتُ حِمَارَ وَحْشٍ وَعِنْدِي مِنْهُ فَاضِلَةٌ فَقَالَ لِلْقَوْمِ كُلُوا وَهُمْ مُحْرِمُونَ رواه البخاري [البخاری حدیث رقم:۱۸۲۱، ۱۸۲۲، مسلم حدیث رقم:۲۸۵۴، ابن ماجة حدیث رقم:۳۰۹۲]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میرے والد حدیبیہ کے سال گئے تھے ان کے اصحاب نے احرام باندھا ہوا تھا انہوں نے احرام نہیں باندھا تھا اور نبی کریم ﷺ کو یہ بتایا گیا تھا کہ ایک دشمن آپ سے جنگ کرے گا، پس نبی کریم ﷺ روانہ ہوئے پھر (حضرت ابو قتادہ بیان فرماتے ہیں کہ) جس وقت میں آپ کے اصحاب کے ساتھ تھا تو وہ ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنسنے لگے، پس میں نے دیکھا تو میرے سامنے جنگلی گدھا تھا، میں نے اس پر حملہ کیا اور اس کو نیزہ مارا، میں نے اپنے ساتھیوں سے مدد طلب کی تو انہوں نے میری مدد کرنے سے انکار کر دیا (اس لیے کہ وہ احرام میں تھے)، پھر ہم نے اس کا گوشت کھایا اور ہمیں یہ خوف ہوا کہ کہیں ہم رسول اللہ ﷺ سے جدا نہ ہو جائیں، پس میں نبی کریم ﷺ کو ڈھونڈنے نکلا۔ کبھی میں گھوڑے کو تیز دوڑاتا اور کبھی آہستہ چلاتا، پھر مجھے آدھی رات

کو بنو غفار کا ایک شخص ملا، میں نے اس سے پوچھا کہ تم نے نبی ﷺ کو کہاں چھوڑا ہے؟ اس نے کہا: میں نے آپ کو تعھن پر چھوڑا ہے اور آپ کا ارادہ تھا کہ آپ السقیا میں دوپہر کو آرام کریں گے میں نے وہاں پہنچ کر کہا: یارسول اللہ! آپ کے اہل (یعنی صحابہ) آپ کو سلام عرض کرتے ہیں اور ان کو یہ خطرہ ہے کہ کہیں وہ آپ سے بچھڑ نہ جائیں، آپ ان کا انتظار کریں، میں نے بتایا: یارسول اللہ! میں نے ایک وحشی گدھے کا شکار کیا ہے اور میرے پاس اس کا بچا ہوا گوشت ہے، آپ نے لوگوں سے فرمایا: کھاؤ، اور وہ سب احرام میں تھے۔

(1239)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ ، اَلْحَيَّةُ وَالْغُرَابُ الْاَبْقَعُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْحُدَيَّا رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم:۲۸۶۲، بخاری حدیث رقم:۳۳۱۴، نسائی حدیث رقم:۲۸۸۱۔۲۸۸۲، ترمذی حدیث رقم:۸۳۷، ابن ماجۃ حدیث رقم:۳۰۸۷]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے روایت فرمایا ہے کہ پانچ جانور فاسق ہیں۔ انہیں حرم اور غیر حرم میں قتل کر دیا جائے، سانپ، ڈبا کوا، چوہا، کاٹنے والا کتا اور چیل۔

بَابُ دُخُولِ مَكَّةَ وَصِفَةِ الْحَجِّ

مکہ مکرمہ میں داخلہ اور حج کے طریقہ کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ [الحج:۲۹] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: چاہیے کہ پرانے گھر کا طواف کریں۔ وَقَالَ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى [البقرة:۱۲۵] اور فرمایا: مقام ابراہیم پر نماز پڑھو۔ وَقَالَ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا [البقرة:۱۵۸] اور فرمایا: بے شک صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں تو جو بھی حج کرے یا عمرہ کرے اس کے لیے کوئی حرج نہیں کہ ان دونوں کے درمیان دوڑے۔ وَقَالَ ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ [البقرة:۱۹۹] اور فرمایا: پھر تم بھی لوٹ آؤ جہاں سے لوگ واپس آئیں۔ وَقَالَ فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ [البقرة:۱۹۸] اور فرمایا: جب تم عرفات سے واپس آؤ تو مشعر حرام کے پاس اللہ کا ذکر کرو۔ وَقَالَ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ [البقرة:۲۰۳] اور فرمایا:

جس نے دو دنوں میں جلدی کی اس پر کوئی گناہ نہیں۔ وَقَالَ لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَآئِدَ [المائدة:۲] اور فرمایا: اللہ کی نشانیوں کی بے حرمتی مت کرو اور نہ ادب والے مہینے کی اور نہ ہی حرم میں قربان کیے گئے جانوروں کی اور نہ پٹے والے جانوروں کی جو کعبہ کی طرف ہانکے گئے ہوں۔ وَقَالَ وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ [الحج:۳۶] اور فرمایا: قربانی کے اونٹ جنہیں ہم نے تمہارے لیے اللہ کی نشانیاں بنایا ہے۔ وَقَالَ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ [الفتح:۲۷] اور فرمایا: انشاء اللہ تم لوگ ضرور بر ضرور مسجد حرام میں امن کے ساتھ حلق کراتے ہوئے اور بال ہلکے کراتے ہوئے داخل ہو گے۔

(1240)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا جَآءَ اِلٰى مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ اَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ اَسْفَلِهَا رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم:۳۰۴۲، بخاری حدیث رقم:۱۵۷۷، ابو داؤد حدیث رقم:۱۸۶۹، ترمذی حدیث رقم:۸۵۳]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب مکہ شریف تشریف لائے تو اس کی بلندی کی طرف سے داخل ہوئے اور زیریں طرف سے باہر نکلے۔

(1241)۔ وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَدْ حَجَّ النَّبِيُّ ﷺ فَاَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ اَنَّ اَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ اَنَّهُ تَوَضَّأَ ، ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم:۳۰۰۱، بخاری حدیث رقم:۱۶۱۴، ۱۶۱۵]۔

ترجمہ: حضرت عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حج ادا فرمایا اور مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا ہے کہ آپ ﷺ جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو سب سے پہلے جس چیز سے ابتداء فرمائی وہ یہ تھی کہ وضو فرمایا۔ پھر بیت اللہ کا طواف فرمایا۔

(1242)۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَكَثَ تِسْعَ سِنِيْنَ لَمْ يَحُجَّ ثُمَّ اَذَّنَ فِي النَّاسِ فِي الْعَاشِرَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَاجٌّ فَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ بَشَرٌ كَثِيْرٌ كُلُّهُمْ يَلْتَمِسُ اَنْ يَأْتَمَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَيَعْمَلَ مِثْلَ عَمَلِهِ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتّٰى اَتَيْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ فَوَلَدَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِي بَكْرٍ ﷺ فَاَرْسَلَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ اَصْنَعُ؟ قَالَ

اغتسلي واستثفري بثوب و احرمي ، فصلى رسول الله ﷺ ركعتين في المسجد ثم ركب القصواء حتى إذا استوت به ناقته على البيداء ، نظرت إلى مد بصري بين يديه من راكب وماش ، وعن يمينه مثل ذلك ، وعن يساره مثل ذلك ، ومن خلفه مثل ذلك ، ورسول الله ﷺ بين اظهرنا ، وعليه ينزل القرآن وهو يعرف تاويله ، وما عمل به من شيء عملنا به ، فاهل بالتوحيد: لبيك اللهم لبيك ، لبيك لاشريك لك لبيك ، إن الحمد و النعمة لك والملك ، لا شريك لك ، واهل الناس بهذا الذي يهلون به فلم يرد رسول الله ﷺ عليهم شيئا منه ولزم رسول الله ﷺ تلبيته قال جابر: لسنا ننوي إلا الحج ، لسنا نعرف العمرة حتى إذا اتينا البيت معه ، استلم الركن فرمل ثلثا ومشى اربعا ، ثم تقدم إلى مقام إبراهيم فقرأ واتخذوا من مقام إبراهيم مصلى فجعل المقام بينه وبين البيت فكان ابي يقول (ولا اعلمه ذكره إلا عن النبي ﷺ) كان يقرأ في الركعتين قل هو الله احد و قل يا ايها الكفرون ثم رجع إلى الركن فاستلمه ثم خرج من الباب إلى الصفا فلما دنا من الصفا قرأ إن الصفا والمروة من شعائر الله ، ابدأ بما بدأ الله به ، فبدأ بالصفا فرقى عليه حتى راى البيت فاستقبل القبلة فوحد الله وكبره و قال لا إله إلا الله وحده لاشريك له ، له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير ، لا إله إلا الله وحده ، انجز وعده ، ونصر عبده ، وهزم الاحزاب وحده ، ثم دعا بين ذلك فقال مثل هذا ثلث مرات ثم نزل إلى المروة حتى انصبت قدماه في بطن الوادي ، سعى ، حتى إذا صعد ، مشى ، حتى اتى المروة ففعل على المروة كما فعل على الصفا ، فلما كان يوم التروية توجهوا إلى منى ، فاهلوا بالحج وركب رسول الله ﷺ فصلى بها الظهر و العصر والمغرب والعشاء والفجر ، ثم مكث قليلا حتى طلعت الشمس ، وامر بقبة من شعر تضرب له بنمرة فسار رسول الله ﷺ ولا تشك قريش إلا انه واقف عند المشعر الحرام كما كانت قريش تصنع في الجاهلية ، فاجاز رسول الله ﷺ حتى اتى عرفة فوجد القبة قد ضربت له بنمرة ، فنزل بها حتى إذا زاغت الشمس ، امر بالقصواء فرحلت له فاتى بطن الوادي فخطب الناس وقال : إن دماءكم واموالكم حرام عليكم كحرمة

يومكم هذا ، في شهركم هذا ، في بلدكم هذا ، الا كل شيء من امر الجاهلية تحت قدمي موضوع ، ودماء الجاهلية موضوعة ، وإن اول دم اضع من دمائنا دم ابن ربيعة بن الحارث (كان مسترضعا في بني سعد فقتله هذيل) ، و ربا الجاهلية موضوع و اول ربا اضع ربانا ربا عباس بن عبد المطلب ، فإنه موضوع كله ، فاتقوا الله في النساء ، فإنكم اخذتموهن بامان الله ، واستحللتم فروجهن بكلمة الله ، ولكم عليهن ان لا يوطئن فرشكم احدا تكرهونه ، فإن فعلن ذلك فاضربوهن ضربا غير مبرح ، ولهن عليكم رزقهن وكسوتهن بالمعروف ، وقد تركت فيكم ما لن تضلوا بعده إن اعتصمتم به ، كتاب الله ، وانتم تسالون عني ، فما انتم قائلون ؟ قالوا نشهد انك قد بلغت واديت ونصحت ، فقال باصبعه السبابة يرفعها إلى السماء وينكتها إلى الناس ، اللهم اشهد ، اللهم اشهد ، ثلث مرات ، (وفي رواية ابي بكرة قال فلا ترجعوا بعدي ضلالا يضرب بعضكم رقاب بعض الا هل بلغت قالوا نعم قال اللهم اشهد فليبلغ الشاهد الغائب فرب مبلغ اوعى من سامع) ثم اذن ، ثم اقام ، ثم صلى الظهر ، ثم اقام فصلى العصر ، ولم يصل بينهما شيئا ثم ركب رسول الله ﷺ حتى اتى الموقف فجعل بطن ناقته القصواء إلى الصخرات ، وجعل حبل المشاة بين يديه واستقبل القبلة فلم يزل واقفا حتى غربت الشمس وذهبت الصفرة قليلا حتى غاب القرص واردف اسامة خلفه ، ودفع رسول الله ﷺ وقد شنق للقصواء الزمام ، حتى إن راسها ليصيب مورك رحله ، ويقول بيده اليمنى ايها الناس ! السكينة ، السكينة ، كلما اتى حبلا من الحبال ، ارخى لها قليلا ، حتى تصعد ، حتى اتى المزدلفة فصلى بها المغرب و العشاء باذان واحد واقامتين ، ولم يسبح بينهما شيئا ، ثم اضطجع رسول الله ﷺ حتى طلع الفجر فصلى الفجر حين تبين له الصبح باذان و إقامة ثم ركب القصواء حتى اتى المشعر الحرام فاستقبل القبلة فدعاه وكبره وهلله و وحده ، فلم يزل واقفا حتى اسفر جدا ، فدفع قبل ان تطلع الشمس ، حتى اتى بطن محسر فحرك قليلا ثم سلك الطريق الوسطى التي تخرج على الجمرة الكبرى حتى اتى الجمرة التي عند الشجرة فرماها بسبع حصيات يكبر مع كل

حَصَاةٍ مِنْهَا مِثْلَ حَصَى الْخَذْفِ ، رَمٰى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَنْحَرِ ، فَنَحَرَ ثَلٰثًا وَسِتِّيْنَ بِيَدِهٖ ، ثُمَّ أَعْطٰى عَلِيًّا فَنَحَرَ مَا غَبَرَ وَ أَشْرَكَهٗ فِي هَدْيِهٖ ، ثُمَّ أَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ ، فَجُعِلَتْ فِي قِدْرٍ فَطُبِخَتْ ، فَأَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَ شَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا ، ثُمَّ رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَأَفَاضَ إِلَى الْبَيْتِ فَصَلّٰى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ ، فَأَتٰى بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَسْقُوْنَ عَلٰى زَمْزَمَ ، فَقَالَ انْزِعُوْا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا أَنْ يَغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلٰى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ ، فَنَاوَلُوْهُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ أَبُوْدَاؤُد وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِي وَهٰذَا الْحَدِيْثُ أُمُّ الْمَنَاسِكِ [مسلم حديث رقم: ٢٩٥٠، ابو داؤد حديث رقم: ١٩٠٥، ابن ماجة حديث رقم: ٣٠٧٤، سنن الدارمي حديث رقم: ١٨٥٦].

غير مبرح : اى غير الشديد الشاق۔ المراد بذلك ان لا يستخلين بالرجال ولم يرد زناها لان ذلك يوجب حدها

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نو سال تک مدینہ رہے اور حج نہیں کیا، پھر دسویں سال اعلان کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ حج کو جانے والے ہیں۔ چنانچہ مدینہ منورہ میں بہت سے لوگ جمع ہو گئے اور وہ سب لوگ رسول اللہ ﷺ کی اتباع کرنا چاہتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج پر جانا چاہتے تھے تاکہ حج کے افعال میں آپ کی اقتداء کریں۔ ہم سب لوگ آپ کے ساتھ گئے جب ذوالحلیفہ پہنچے تو اسماء بنت عمیس کے ہاں محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہما پیدا ہوئے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کرایا اب میں کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: غسل کرو اور ایک کپڑے کا لنگوٹ باندھ کر احرام باندھ لو۔ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں دو رکعت نماز پڑھی اور قصواء اونٹنی پر سوار ہوئے یہاں تک کہ جب اونٹنی مقام بیداء میں سیدھی کھڑی ہو گئی تو میں نے منتہائے نظر تک اپنے آگے دیکھا تو مجھے سوار اور پیادے نظر آ رہے تھے۔ اور دائیں اور بائیں جانب اور میرے پیچھے لوگوں کا ہجوم تھا۔ رسول اللہ ﷺ ہمارے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ پر قرآن نازل ہوتا تھا اور اس کی مراد کو آپ ہی خوب جانتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ جو عمل کرتے تھے ہم بھی وہی عمل کرتے تھے، آپ ﷺ نے توحید کے ساتھ تلبیہ پڑھا لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ ، لَا شَرِيْكَ لَكَ۔ لوگوں نے بھی اسی طرح تلبیہ کے کلمات ادا کیے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس تلبیہ پر کچھ زیادتی نہیں کی اور یہی تلبیہ پڑھتے رہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم صرف حج کی نیت کرتے تھے، ہم عمرہ کو نہیں جانتے تھے، جب ہم آپ ﷺ کے ساتھ بیت اللہ پہنچے تو آپ ﷺ نے رکن کی تعظیم کی، پھر آپ نے طواف کے تین چکروں میں رمل کیا اور چار میں معمول کے مطابق طواف کیا۔ پھر مقام ابراہیم پر آئے اور یہ آیت پڑھی: وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ إِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى اور مقام ابراہیم کو اپنے اور بیت اللہ کے درمیان کیا۔ آپ

نے دو رکعت نماز پڑھی اور اس میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ اور قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ کی قرأت کی۔ پھر آپ نے رکن کے پاس جا کر اس کی تعظیم کی، پھر صفا کے قریب جو (بیت اللہ کا) دروازہ ہے اس سے نکل کر کوہ صفا پر گئے جب صفا پر پہنچے تو یہ آیت پڑھی إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا میں وہاں سے ابتداء کروں گا جہاں سے اللہ تعالیٰ نے ابتداء کی ہے، پھر آپ ﷺ نے صفا سے ابتداء کی اور صفا پر چڑھے۔ آپ نے بیت اللہ کو دیکھا اور قبلہ کی طرف رخ کیا اور اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی بزرگی بیان کی، اور فرمایا: اللہ کے سواء کوئی عبادت کا مستحق نہیں، وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کا ملک ہے اور اسی کی حمد ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اللہ کے سواء کوئی عبادت کا مستحق نہیں وہ ایک ہے اس نے اپنا وعدہ پورا کیا، اپنے بندے کی مدد کی، اس نے تنہا تمام لشکروں کو شکست دی، اس کے بعد آپ نے دعا کی اور یہ کلمات تین مرتبہ کہے، پھر آپ مروہ کی طرف اترے اور جب آپ کے قدم مبارک وادی میں پہنچ گئے تو پھر آپ نے سعی کی (یعنی دوڑے) حتی کہ جب ہم چڑھ گئے تو پھر آپ آہستہ چلنے لگے۔ حتی کہ مروہ پر پہنچے اور مروہ پر بھی وہی کچھ کیا جو صفا پر کیا تھا۔ جب آٹھ ذوالحج ہوئی تو ان لوگوں نے منی جا کر احرام باندھا، رسول اللہ ﷺ بھی سوار ہوئے اور منی میں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نمازیں پڑھیں، پھر تھوڑی دیر ٹھہرے حتی کہ سورج طلوع ہو گیا اور آپ نے بالوں سے بنے ہوئے ایک خیمہ کو مقام نمرہ میں نصب کرنے کا حکم دیا، پھر رسول اللہ ﷺ روانہ ہوئے۔ قریش کو یقین تھا کہ آپ مشعر حرام میں ٹھہریں گے جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں قریش کیا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ وہاں سے گزر کر عرفات میں پہنچے وہاں آپ نے مقام نمرہ میں اپنا خیمہ نصب کیا ہوا پایا، آپ اس خیمہ میں ٹھہرے حتی کہ سورج ڈھل گیا، پھر آپ نے (اپنی اونٹنی) قصواء کو تیار کرنے کا حکم دیا۔ پھر آپ نے بطن وادی میں آ کر لوگوں کو خطبہ دیا۔ آپ نے فرمایا: تمہاری جانیں اور تمہارے مال ایک دوسرے پر اس طرح حرام ہیں جیسے اس شہر اور اس مہینہ میں آج کے دن کی حرمت ہے۔ سنو! زمانہ جاہلیت کی ہر چیز میرے ان قدموں کے نیچے پامال ہے۔ زمانہ جاہلیت کے ایک دوسرے پر خون پامال ہیں اور سب سے پہلے میں اپنا خون معاف کرتا ہوں وہ ابن ربیعہ بن حارث کا خون ہے، وہ بنو سعد میں دودھ پیتا بچہ تھا جس کو ہذیل نے قتل کر دیا تھا۔ اسی طرح زمانہ جاہلیت کے تمام سود پامال ہیں اور سب سے پہلے میں اپنے خاندان کے سود کو چھوڑنے کا اعلان کرتا ہوں اور وہ حضرت ابن عباس بن عبدالمطلب کا سود ہے ان کا تمام سود چھوڑ دیا گیا ہے، تم لوگ عورتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، کیونکہ تم لوگوں نے ان کو اللہ تعالیٰ کی امان میں لیا ہے تم نے اللہ تعالیٰ کے کلمہ (نکاح) سے ان کی شرمگاہوں کو اپنے اوپر حلال کر لیا ہے، تمہارا ان پر حق یہ ہے کہ وہ تمہارے بستر پر کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں جس کا آنا تمہیں ناگوار ہو، اگر وہ ایسا کریں تو تم ان کو اس پر ایسی سزا دو جو بہت شدید نہ ہو، اور ان کا تم پر یہ

حق ہے کہ تم اپنی حیثیت کے مطابق ان کو خوراک اور لباس فراہم کرو، میں تمہارے پاس ایک ایسی چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ اگر تم نے اس کو مضبوطی سے پکڑ لیا تو کبھی گمراہ نہیں ہوگے اور وہ چیز کتاب اللہ ہے، تم لوگوں سے قیامت کے دن میرے بارے میں پوچھا جائے گا تو تم کیا جواب دو گے؟ سب نے کہا ہم گواہی دیں گے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچایا اور حق رسالت ادا کر دیا اور آپ نے امت کی خیر خواہی کی پھر آپ نے انگشت شہادت سے آسمان کی طرف اشارہ کر کے تین بار فرمایا: اے اللہ گواہ ہو جا۔ پھر اذان اور اقامت ہوئی اور آپ نے ظہر کی نماز پڑھائی، پھر اقامت ہوئی اور آپ نے عصر کی نماز پڑھائی۔ ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی اور نماز نہیں پڑھی، پھر رسول اللہ ﷺ سوار ہو کر موقف گئے اور آپ نے اپنی اونٹنی قصواء کا پیٹ پتھروں کی جانب کر دیا اور ایک ڈنڈی کو اپنے سامنے کر لیا اور قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو گئے، حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا تھوڑی تھوڑی زردی جاتی رہی اور سورج کی ٹکیا غائب ہو گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت اسامہ کو اپنے پیچھے بٹھایا اور واپس لوٹے اور قصواء اونٹنی کی مہار اس قدر کھینچی ہوئی تھی کہ اس کا سر کجاوے کے اگلے حصہ سے لگ رہا تھا، نبی کریم ﷺ اشارے سے لوگوں کو آہستہ چلنے کی تلقین کرتے، جب راستے میں کوئی پہاڑی آجاتی تو آپ اونٹنی کی مہار ڈھیلی کر دیتے تاکہ اونٹنی (آسانی سے) چڑھ سکے۔ حتیٰ کہ آپ مزدلفہ پہنچے وہاں مغرب اور عشاء کی نماز ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ پڑھی اور ان دونوں فرضوں کے درمیان نفل بالکل نہیں پڑھے، پھر رسول اللہ ﷺ لیٹ گئے حتیٰ کہ فجر طلوع ہو گئی، جب صبح کی روشنی پھیل گئی تو آپ نے صبح کی نماز ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ پڑھی پھر آپ قصواء اونٹنی پر سوار ہو کر مشعر حرام پہنچے، قبلہ کی طرف منہ کیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی، اللہ اکبر اور لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ کہا، اور روشنی اچھی طرح پھیلنے تک وہیں ٹھہرے رہے اور طلوع آفتاب سے پہلے وہاں سے لوٹ گئے حضرت فضل ابن عباس کو آپ نے اپنے پیچھے بٹھا لیا۔ یہاں تک کہ بطن محسر میں آگئے، آپ نے اونٹنی کو ذرا تیز چلایا اور جمرۂ کبریٰ جانے والی درمیانی راہ اختیار کی اور درخت کے قریب جو جمرہ ہے اس کے پاس پہنچے اور سات کنکریاں ماریں۔ ہر ایک کنکری پر اللہ اکبر کہتے تھے، یہ وہ کنکریاں تھیں جن کو چٹکی سے پکڑ کر پھینکا جاتا ہے، آپ نے وادی کے درمیان سے کنکریاں ماریں، پھر آپ منیٰ گئے اور وہاں تریسٹھ اونٹوں کو اپنے ہاتھوں سے نحر (قربان) کیا، پھر باقی اونٹ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نحر کے لیے دیے، آپ نے حضرت علی کو اپنی ہدی میں شریک کر لیا تھا۔ پھر آپ نے حکم دیا کہ ہر قربانی سے گوشت کا ایک ٹکڑا لے کر ہانڈی میں ڈال کر پکایا جائے۔ پھر آپ اور حضرت علی دونوں نے اس گوشت کو کھایا اور اس کا شوربہ پیا۔ اس کے بعد آپ سوار ہوئے اور طواف افاضہ فرمایا۔ آپ نے ظہر کی نماز مکہ مکرمہ میں پڑھی اور آپ بنو عبد المطلب کے پاس گئے وہ لوگ زمزم پر پانی پلا رہے تھے، آپ نے فرمایا: اے بنو عبد

المطلب! پانی بھرو، اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ لوگ تمہاری پانی کی خدمت پر غالب آجائیں گے (یعنی تم سے یہ منصب چھین لیں گے) تو میں بھی تمہارے ساتھ پانی بھرتا، انہوں نے ایک ڈول آپ کو دیا اور آپ نے اس سے پانی پیا۔

(1243)۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَخَيْرُ مَا قُلْتُ أَنَا وَالنَّبِيُّونَ مِنْ قَبْلِي لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [ترمذی حدیث رقم: ٣٥٨٥]۔ الحدیث ضعیف

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بہترین دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے اور میں نے جو کچھ کہا ہے اور مجھ سے پہلے نبیوں نے کہا ہے اس میں سب سے بہتر یہ ہے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کا ملک ہے اور اسی کی تعریف ہے اور وہ ہر چاہت پر قادر ہے۔

(1244)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ مِنْ أَنْ يُعْتِقَ اللّٰهُ فِيهِ عَبْدًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ، وَإِنَّهُ لَيَدْنُو ثُمَّ يُبَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ، فَيَقُولُ مَا أَرَادَ هٰؤُلَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم: ٣٢٨٨، نسائی حدیث رقم: ٣٠٠٣، ابن ماجة حدیث رقم: ٣٠١٤]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عرفہ کے دن سے زیادہ کوئی دن ایسا نہیں جس میں اللہ بندوں کو آگ سے نجات دیتا ہو۔ وہ قریب ہوتا ہے اور پھر ان پر فرشتوں کے سامنے فخر کرتا ہے اور پوچھتا ہے ان سب نے کیا ارادہ کیا ہے؟

(1245)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى صَلَاةً بِغَيْرِ مِيقَاتِهَا إِلَّا صَلَاتَيْنِ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَصَلَّى الْفَجْرَ قَبْلَ مِيقَاتِهَا رواه البخاری [البخاری حدیث رقم: ١٦٨٢، مسلم حدیث رقم: ٣١١٦، ابوداؤد حدیث رقم: ١٩٣٤]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے نہیں دیکھا کہ نبی کریم ﷺ نے دو نمازوں کے سوا کوئی اور نماز ان کے علاوہ کسی وقت میں پڑھی ہو، آپ نے مغرب اور عشاء کی نمازوں کو مزدلفہ میں جمع کیا اور فجر کی نماز اس کے عام وقت سے پہلے منہ اندھیرے پڑھی۔

(1246)۔ وَعَنْ عَبَّاسِ بْنِ مِرْدَاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ دَعَا لِأُمَّتِهِ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ بِالْمَغْفِرَةِ، فَأُجِيبَ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ مَا خَلَا الظَّالِمَ، فَإِنِّي آخُذُ لِلْمَظْلُومِ مِنْهُ، قَالَ أَيْ رَبِّ إِنْ شِئْتَ

أَعْطَيْتَ الْمَظْلُومَ مِنَ الْجَنَّةِ وَغَفَرْتَ لِلظَّالِمِ ، فَلَمْ يُجَبْ عَشِيَّتَهُ ، فَلَمَّا أَصْبَحَ بِالْمُزْدَلِفَةِ أَعَادَ الدُّعَاءَ فَأُجِيبَ إِلَىٰ مَا سَأَلَ ، قَالَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي إِنَّ هٰذِهِ لَسَاعَةٌ مَا كُنْتَ تَضْحَكُ فِيهَا ، فَمَا الَّذِي أَضْحَكَكَ ، أَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ ؟ قَالَ إِنَّ عَدُوَّ اللّٰهِ إِبْلِيسَ لَمَّا عَلِمَ أَنَّ اللّٰهَ قَدِ اسْتَجَابَ دُعَائِي وَغَفَرَ لِأُمَّتِي أَخَذَ التُّرَابَ فَجَعَلَ يَحْثُوهُ عَلَىٰ رَأْسِهِ وَيَدْعُو بِالْوَيْلِ وَالثُّبُورِ فَأَضْحَكَنِي مَا رَأَيْتُ مِنْ جَزَعِهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم:٣٠١٣ ، مسند احمد حديث رقم:١٦٢١٣]۔ الحديث ضعيف

ترجمہ: حضرت عباس بن مرداس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عرفات میں رات کو اپنی امت کے لیے بخشش کی دعا فرمائی۔ جواب دیا گیا کہ میں نے انہیں معاف کر دیا سوائے ظالم کے۔ میں ظالم سے مظلوم کا حق وصول کروں گا۔ آپ نے عرض کیا اے میرے رب! اگر تو چاہے تو مظلوم کو جنت دے دے اور ظالم کو بخش دے۔ آپ کو اس رات جواب نہیں دیا گیا۔ صبح کو جب مزدلفہ تشریف لے گئے تو اسی دعا کو دہرایا۔ تو آپ نے جو دعا مانگی تھی قبول کر لی گئی۔ راوی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے۔ حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کیا۔ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ یہ ایسی گھڑی ہے کہ آپ اس میں ہنسا نہیں کرتے تھے۔ آپ کو کس چیز نے ہنسایا ہے؟ اللہ آپ کے دانت مبارک ہنستے رکھے۔ فرمایا کہ اللہ کے دشمن ابلیس نے جب جانا کہ اللہ نے میری دعا قبول فرمائی اور میری امت کو بخش دیا تو اس نے مٹی لی اور اپنے سر میں ڈالنے لگ گیا اور تباہی تباہی پکارنے لگا۔ مجھے اس کی آہ و فغاں نے ہنسا دیا۔

(1247)۔عَنْ أَنَسٍ ؓ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ مَعَهُ بِالْمَدِينَةِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ بَاتَ بِهَا حَتّٰى أَصْبَحَ ثُمَّ رَكِبَ حَتّٰى اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ حَمِدَ اللّٰهَ وَسَبَّحَ وَكَبَّرَ ثُمَّ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَأَهَلَّ النَّاسُ بِهِمَا فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَ النَّاسَ فَحَلُّوا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ أَهَلُّوا بِالْحَجِّ قَالَ وَنَحَرَ النَّبِيُّ ﷺ بَدَنَاتٍ بِيَدِهِ قِيَامًا وَذَبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ رواه البخاري [البخاري حديث رقم: ١٥٥١، مسلم حديث رقم: ١٥٨٢، ابو داؤد حديث رقم: ١٢٠٢، الترمذي حديث رقم: ٥٤٦]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں مدینہ میں ظہر کی چار رکعت نماز پڑھائی اور عصر کی ذو الحلیفہ میں دو رکعت نماز پڑھائی، پھر آپ نے وہیں رات گزاری حتی کہ صبح ہو گئی، پھر آپ سوار ہو گئے حتی کہ جب

مقام البیداء پر آپ کی سواری سیدھی کھڑی ہو گئی تو "الحمد للہ" پڑھا اور "سبحان اللہ" پڑھا اور "اللہ اکبر" پڑھا، پھر آپ نے حج اور عمرہ کا احرام باندھا اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ احرام باندھا، پھر جب ہم (مکہ میں) آئے تو آپ نے لوگوں کو احرام کھولنے کا حکم دیا حتیٰ کہ جب یوم الترویہ (آٹھ ذوالحجہ) آیا تو لوگوں نے حج کا احرام باندھ لیا، حضرت انس نے کہا: پھر رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر کئی اونٹنیوں کو اپنے ہاتھ سے ذبح کیا اور رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں سرمئی رنگ کے دو مینڈھے ذبح کیے۔

(1248)۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَّرَهُ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهَا قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فِي رَهْطٍ أَمَرَهُ أَنْ يُؤَذِّنَ فِي النَّاسِ ، أَلَا لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفَنَّ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم :٣٢٨٧، بخاري حديث رقم:٣٦٩ ، ابو داؤد حديث رقم:١٩٤٦، نسائي حديث رقم:٢٩٥٧]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع سے پہلے جس حج میں حضرت ابوبکر صدیق کو امیر مقرر فرمایا تھا۔ اس میں حضرت ابوبکر ؓ نے مجھے قربانی کے دن لوگوں میں اعلان کرنے کے لیے بھیجا کہ خبردار! اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہیں کرے گا اور کوئی ننگا بیت اللہ کا طواف نہیں کرے گا۔

(1249)۔عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ قَالَ قُلْتُ أَرَأَيْتَ إِنْ زُحِمْتُ أَرَأَيْتَ إِنْ غُلِبْتُ قَالَ اجْعَلْ أَرَأَيْتَ بِالْيَمَنِ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ رواه البخاري [البخاري حديث رقم : ١٦١١، الترمذي حديث رقم :٨٦١]۔

ترجمہ: حضرت زبیر بن عربی ؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حجر اسود کی تعظیم کے متعلق سوال کیا، انہوں نے کہا: میں نے دیکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس کی تعظیم کرتے تھے اور اسکو بوسہ دیتے تھے، اس نے کہا یہ بتائیں کہ اگر میں لوگوں کے ہجوم میں ہوں یا اگر میں چومنے سے عاجز ہو جاؤں تو کیا کروں؟ حضرت ابن عمر نے فرمایا تم اپنی "اگر مگر" کو یمن میں رکھو، میں نے دیکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ حجر اسود کی تعظیم کرتے تھے اور اسکو بوسہ دیتے تھے۔

(1250)۔عَنْ عُمَرَ ؓ أَنَّهُ جَاءَ إِلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ فَقَبَّلَهُ فَقَالَ إِنِّي أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ رواه البخاري [البخاري حديث رقم:

١٥٩٧ ، مسلم حديث رقم: ٣٠٧٠ ، الترمذي حديث رقم: ٨٦٠]۔

ترجمہ: حضرت عمرؓ حجر اسود کے پاس آئے، پس اسکو بوسا دیا، پھر کہا: میں خوب جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے تو نقصان پہنچا سکتا ہے نہ نفع دے سکتا ہے اور اگر میں نے یہ نہ دیکھا ہوتا کہ نبی ﷺ تجھے بوسا دیتے تھے تو میں تجھے بوسا نہ دیتا۔

(1251)۔عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ الزُّبَيْرِ كَانَتْ عَائِشَةُ تُسِرُّ إِلَيْكَ كَثِيرًا فَمَا حَدَّثَتْكَ فِي الْكَعْبَةِ قُلْتُ قَالَتْ لِي قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَا عَائِشَةُ لَوْلَا قَوْمُكِ حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِكُفْرٍ لَنَقَضْتُ الْكَعْبَةَ فَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ بَابٌ يَدْخُلُ النَّاسُ وَبَابٌ يَخْرُجُونَ فَفَعَلَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ رواه البخاري [البخاري حديث رقم: ١٢٦، مسلم حديث رقم: ٣٢٤٢]۔

ترجمہ: حضرت اسودؓ فرماتے ہیں کہ مجھ سے ابن الزبیر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تم کو بہت راز کی باتیں بتاتی تھیں تو کعبہ کے بارے میں انہوں نے تم کو کیا بتایا ہے؟ حضرت عائشہ نے یہ بتایا کہ مجھ سے نبی کریم ﷺ نے یہ فرمایا: اے عائشہ! اگر تمہاری قوم دورِ کفر کے قریب نہ ہوتی تو میں کعبہ کو منہدم کر کے از سر نو تعمیر کرتا اور اس کے دو دروازے بنا دیتا، ایک دروازے سے لوگ کعبہ میں داخل ہوتے اور دوسرے دروازے سے باہر نکلتے، پھر حضرت ابن الزبیر نے کعبہ کو اسی طرح بنا دیا۔

(1252)۔عَنْ قَتَادَةَ سَأَلْتُ أَنَساً ؓ كَمْ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ أَرْبَعٌ عُمْرَةُ الْحُدَيْبِيَةِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ حَيْثُ صَدَّهُ الْمُشْرِكُونَ وَعُمْرَةٌ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ حَيْثُ صَالَحَهُمْ وَعُمْرَةُ الْجِعِرَّانَةِ إِذْ قَسَمَ غَنِيمَةَ أُرَاهُ حُنَيْنٍ قُلْتُ كَمْ حَجَّ قَالَ وَاحِدَةً رواه البخاري [البخاري حديث رقم: ١٧٧٨ ، مسلم حديث رقم: ٣٠٣٣]۔

ترجمہ: حضرت قتادہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انسؓ سے سوال کیا کہ نبی کریم ﷺ نے کتنے عمرے کیے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ آپ نے چار عمرے کیے تھے: (۱) حدیبیہ کا عمرہ جب آپ کو مشرکین نے روک لیا تھا، یہ ذی القعدہ میں تھا (۲) اس کے دوسرے سال ذی القعدہ میں عمرہ، جب مشرکین سے صلح ہو چکی تھی (۳) جعرانہ کا عمرہ، جب آپ نے حنین کا مالِ غنیمت تقسیم کیا تھا۔ میں نے پوچھا: آپ نے کتنے حج کیے تھے؟ انہوں نے کہا: ایک (اور چوتھا عمرہ اسی حج میں شامل ہے)۔

بَابُ وُجُوبِ زِيَارَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَفَضْلِ الْمَدِينَةِ

نبی کریم ﷺ کی زیارت کے وجوب اور مدینہ منورہ کی فضیلت کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ الآيه [النساء: ٦٤] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کاش یہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر چکے تھے تو آپ کے پاس آتے۔ وَقَالَ أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا فِيهَا [النساء: ٩٧] اور فرمایا: کیا اللہ کی زمین وسیع نہیں تھی تاکہ تم اس میں ہجرت کرتے۔

(1253)۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ وَلَمْ يَزُرْنِي فَقَدْ جَفَانِي رَوَاهُ ابْنُ عَدِيٍّ [ابن عدی ١٤/٧]۔ ضعيف

ترجمہ: حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے حج کیا اور میری زیارت نہیں کی اس نے مجھ سے بے وفائی کی۔

(1254)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَرْفُوعاً مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِي بَعْدَ مَوْتِي كَانَ كَمَنْ زَارَنِي فِي حَيَاتِي رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِي وَ الْبَيْهَقِي [سنن الدارقطنی حدیث رقم: ٢٦٦٧ ، السنن الكبرىٰ للبيهقي ٢٤٦/٥]۔ الحديث ضعيف

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جس نے حج کیا پھر میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی وہ ایسا ہے جیسے اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔

(1255)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِي بَعْدَ مَوْتِي كَانَ كَمَنْ زَارَنِي فِي حَيَاتِي رَوَاهُ عِيَاضٌ فِي الشِّفَاءِ وَ ابْنُ الْجَوْزِي فِي الْوَفَا [الشفاء ٦٨/٢ ، الوفا ٨٠٠/٢]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے حج کیا اور میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی وہ ایسے ہے جیسے اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔

(1256)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِي وَ عِيَاضٌ فِي الشِّفَاءِ وَابْنُ الْجَوْزِي فِي الْوَفَا [سنن الدارقطنی حدیث رقم: ٢٦٦٩، الشفاء ٦٨/٢ ، الوفا ٨٠٠/٢ ورواه البزار ٥٧/٢ عن موسىٰ بن هلال وقال ابن عدی ارجو انه لا بأس به]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے میری قبر کی زیارت کی اس پر میری شفاعت واجب ہوگئی۔

(1257)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ زَارَ قَبْرِي بِالْمَدِيْنَةِ مُحْتَسِباً كُنْتُ لَهٗ شَفِيعاً وَشَهِيداً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ عَيَاضٌ فِي الشِّفَآءِ وَ ابْنُ الْجَوزِي فِي الْوَفَا [الشفاء ۶۸/۲، الوفا ۸۰۱/۲]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے مدینہ میں اپنا احتساب کرتے ہوئے میری قبر کی زیارت کی میں قیامت کے دن اس کا گواہ اور شفیع ہوں گا۔

(1258)۔ وَعَنْ ابْنِ اَبِي فُدَيْكٍ قَالَ سَمِعْتُ بَعْضَ مَنْ اَدْرَكْتُ يَقُولُ بَلَغَنَا اَنَّهٗ مَنْ وَقَفَ عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ فَتَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَقُولُهَا سَبْعِينَ مَرَّةً نَادَاهُ مَلَكٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا فُلَانُ لَمْ تَسْقُطْ لَكَ حَاجَةٌ رَوَاهُ ابْنُ الْجَوزِي فِي الْوَفَا ، وَ قَالَ بَعْضُ زُوَّارِ قَبْرِهٖ ﷺ

اَتَيْتُكَ رَاجِلاً وَوَدِدْتُ اَنِّي ... مَلَكْتُ سَوَادَ عَيْنِي اَمْتَطِيهِ
وَمَالِي لَا اَسِيرُ عَلَى الْمَآقِي ... اِلٰى قَبْرٍ رَسُولُ اللّٰهِ فِيهِ

رَوَاهُ ابْنُ الْجَوزِيُّ فِي الْوَفَا

[الوفا ۸۰۱/۲]۔

ترجمہ: حضرت ابن ابی فدیک فرماتے ہیں کہ میں نے جن لوگوں کا دیدار کیا ہے ان میں سے ایک (یعنی صحابی) سے سنا فرمایا: ہمیں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ جو شخص نبی کریم ﷺ کی قبر انور کے پاس کھڑا ہوا اور اس نے یہ آیت پڑھی اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ اس کے بعد ستر بار کہا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ ۔ اسے ایک فرشتہ آواز دے گا۔ اے فلاں تجھ پر اللہ کا درود ہو، تیری کوئی حاجت ساقط نہ ہوگی۔

آپ ﷺ کی زیارت کو آنے والے کسی عاشق نے عرض کیا: میں آپ کے پاس پیدل چل کر حاضر ہوا ہوں کاش میری آنکھوں کی ڈھیری میرا کہنا مانتی اور میں اس پر سوار ہو جاتا۔ مجھے کیا ہوگیا ہے کہ میں پلکوں پر سوار نہیں ہو سکتا۔ اس قبر کی طرف آنے کے لیے جس میں اللہ کے رسول موجود ہیں۔

(1259)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا اَرَادَ سَفَراً اَوْ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ جَآءَ

قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ وَدَعَا ثُمَّ انْصَرَفَ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ [موطا امام محمد صفحة ۳۹۶]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن دینار فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ جب سفر کا ارادہ فرماتے یا سفر سے تشریف لاتے توسیدھے نبی کریم ﷺ کے روضہ انور پر حاضر ہوتے اور پھر اگلے کام کرتے تھے۔

(1260)۔ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ تَأْتِيَ قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَ تَجْعَلَ ظَهْرَكَ اِلَى الْقِبْلَةِ وَتَسْتَقْبِلَ الْقَبْرَ بِوَجْهِكَ ثُمَّ تَقُولَ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ رَوَاهُ الْاِمَامُ الْاَعْظَمُ فِي مُسْنَدِهٖ [مسند امام اعظم حدیث رقم: ۱۰۰]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: سنت یہ ہے کہ تو نبی کریم ﷺ کی قبر انور پر قبلہ کی طرف سے حاضر ہو اور اپنی پشت قبلہ کی طرف کرلے اور قبر انور کی طرف منہ کرلے۔ پھر کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ۔

(1261)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِي عَلٰى حَوضِي رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم: ۳۳۷۰، بخاری حدیث رقم: ۱۱۹۶، ۱۸۸۸، ۶۵۸۸، ۷۳۳۵]۔ قال اکثر العلماء المراد منبره بعینه الذی کان فی الدنیا، او له منبر فی الجنة علیٰ حوضه، او معناه ان قصد منبره و الحضور عنده لملازمة الاعمال الصالحة یورد صاحبه الحوضة و یقتضی شربه منه۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ اور میرا منبر میرے حوض کے اوپر ہے۔

(1262)۔ وَعَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوةٌ فِي مَسْجِدِي اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَصَلٰوةٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوةٍ فِي مَسْجِدِي هٰذَا بِمِائَةِ صَلٰوةٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حدیث رقم: ۱۶۱۲۳، بلوغ المرام صفحة ۱۶۳]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوزبیر ؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: میری مسجد میں نماز اس کے علاوہ جگہوں میں نماز سے ہزار گنا افضل ہے سوائے مسجد حرام کے اور مسجد حرام میں نماز میری مسجد میں نماز سے سو گنا افضل ہے۔

(1263)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ؓ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَصْبِرُ عَلٰى لَاْوَآءِ الْمَدِيْنَةِ وَشِدَّتِهَا اَحَدٌ مِنْ اُمَّتِي اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِيعاً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث

رقم:۳۳۴۷ ، موطا امام مالك كتاب الجامع باب ما جاء في سكنى المدينة والخروج منها حديث رقم:۳، مسند احمد حديث رقم:۷۸۸۴]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: میری امت کا جو شخص مدینہ کی مشکلات اور شدت پر صبر کرے گا قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا۔

(1264)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَّمُوْتَ بِالْمَدِيْنَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا ، فَاِنِّيْ اَشْفَعُ لِمَنْ يَّمُوْتُ بِهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ [مسند احمد حديث رقم:۵۴۳۶ ، ترمذي حديث رقم:۳۹۱۷، ابن ماجة حديث رقم:۳۱۱۲]۔ الحديث حسن

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جس کے پاس استطاعت ہو کہ مدینہ میں مرے تو اسے چاہیے کہ مرے۔ جو مدینہ میں مرے گا میں اس کی شفاعت کروں گا۔

(1265)۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ سَمّٰى الْمَدِيْنَةَ طَابَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم:۳۳۵۷ ، مسند احمد حديث رقم:۲۱۱۰۲]۔

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا بے شک اللہ نے مدینہ کا نام طیبہ رکھا ہے۔

(1266)۔ وَعَنْ اَنَسٍؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِيْنَةِ ضِعْفَيْ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَّالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم:۳۳۲۶ ، بخاري حديث رقم:۱۸۸۵]۔

ترجمہ: حضرت انسؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: اے اللہ! مدینہ میں برکت کا میرا حصہ رکھ دے۔ جیسا کہ تو نے مکہ میں برکت رکھی ہے۔

(1267)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ وُعِكَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّبِلَالٌ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرْتُهٗ ، فَقَالَ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ اَوْ اَشَدَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِهَا وَمُدِّهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَّالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم:۳۳۴۲ ، بخاري حديث رقم:۱۸۸۹، موطا امام مالك كتاب الجامع حديث رقم:۱۴، مسند احمد حديث رقم:۲۴۲۴۲]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ میں قدم رنجہ فرمایا تو حضرت ابوبکر اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما کو بخار ہوگیا۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور آپ ﷺ کو اطلاع دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ ہمیں مدینہ محبوب بنادے جیسا کہ ہمیں مکہ محبوب ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ محبوب بنا دے۔ اور اس کی آب وہوا کو صحت مند بنا دے۔ یہاں کے صاع اور مد میں ہمارے لیے برکتیں پیدا فرما اور اس کا بخار یہاں سے منتقل فرمادے اور اسے جحفہ میں لے جا۔

(1268)۔ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ لَا يُصَلِّيْ مِنَ الضُّحٰى اِلَّا فِيْ يَوْمَيْنِ يَوْمَ يَقْدَمُ بِمَكَّةَ فَاِنَّهٗ كَانَ يَقْدَمُهَا ضُحًى فَيَطُوْفُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ خَلْفَ الْمَقَامِ وَيَوْمَ يَاْتِيْ مَسْجِدَ قُبَاءٍ فَاِنَّهٗ كَانَ يَاْتِيْهِ كُلَّ سَبْتٍ فَاِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَرِهَ اَنْ يَّخْرُجَ مِنْهُ حَتّٰى يُصَلِّيَ فِيْهِ قَالَ وَكَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَزُوْرُهٗ رَاكِبًا وَّمَاشِيًا رواه البخاري [البخاري حديث رقم: ۱۱۹۱، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، مسلم حديث رقم: ۳۳۸۹]۔

ترجمہ: حضرت نافع روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما چاشت کی نماز صرف دو دنوں میں پڑھتے تھے۔ جس دن وہ مکہ آتے تھے کیونکہ وہ مکہ میں چاشت کے وقت آتے تھے، پس وہ بیت اللہ کا طواف کرتے، پھر وہ مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھتے۔ اور جس دن وہ مسجد قباء میں آتے تھے اور وہ ہر ہفتہ کے دن مسجد قباء میں آتے تھے، پس جب وہ مسجد میں داخل ہوتے تو وہ نماز پڑھے بغیر مسجد سے نکلنے کا ناپسند کرتے۔ اور حضرت ابن عمر یہ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ سواری پر اور پیدل مسجد قباء کی زیارت کرتے تھے۔

(1269)۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَطَهَّرَ فِيْ بَيْتِهٖ ثُمَّ اَتٰى مَسْجِدَ قُبَاءٍ فَصَلّٰى فِيْهِ صَلَاةً كَانَ لَهٗ كَاَجْرِ عُمْرَةٍ رواه ابن ماجة [ابن ماجة حديث رقم: ۱۴۱۲]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت سہل بن حنیفؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے گھر میں وضو کیا، پھر مسجد قبا میں آیا، پھر اس مسجد میں نماز پڑھی، تو اسے عمرہ کے برابر ثواب ملے گا۔

كِتَابُ النِّكَاحِ

(وَهُوَ سُنَّةٌ مُؤَكَّدَةٌ عَلَى الْعُمُومِ)

نکاح کی کتاب

(یہ عام حالات میں سنت مؤکدہ ہے)

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ [النساء: ۳] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: عورتوں میں سے جو تمہیں پسند آئیں ان سے نکاح کرو۔ دو دو، تین تین، چار چار۔

(1270)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ، فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى مِثْلَهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ بِسَنَدٍ آخَرَ [مسلم حدیث رقم: ۳۴۰۰، بخاری حدیث رقم: ۵۰۶۶، ترمذی حدیث رقم: ۱۰۸۱، نسائی حدیث رقم: ۳۲۰۹، ۳۲۱۰، سنن الدارمی حدیث رقم: ۲۱۶۹، ابو داؤد حدیث رقم: ۲۰۴۶، ابن ماجة حدیث رقم: ۱۸۴۵، مسند احمد حدیث رقم: ۴۱۱۱]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: اے نوجوانو! تم میں سے جو عورت رکھنے کی طاقت رکھتا ہو اسے چاہیے کہ نکاح کرے۔ کیونکہ یہ نظر کو جھکاتا ہے اور شرم گاہ کو محفوظ رکھتا ہے اور جو اس کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ روزے رکھے کیونکہ یہ اس کے لیے خصی کرنے کے مترادف ہے۔

(1271)۔ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ ؓ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ وُلِدَ لَهُ وَلَدٌ فَلْيُحْسِنِ اسْمَهُ وَأَدَبَهُ فَإِذَا بَلَغَ فَلْيُزَوِّجْهُ، فَإِنْ بَلَغَ وَلَمْ يُزَوِّجْهُ فَأَصَابَ إِثْمًا فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلٰى أَبِيْهِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ [شعب الایمان للبیهقی حدیث رقم: ۸۶۶۶]۔ اسنادہ ضعیف

ترجمہ: حضرت ابو سعید اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما دونوں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کا بچہ پیدا ہو وہ اس کا اچھا نام رکھے اور اچھا ادب سکھائے۔ پھر جب وہ بالغ ہو جائے تو اس کا نکاح کر دے۔ لیکن اگر وہ بالغ ہو گیا اور اس نے اس کا نکاح نہیں کیا اور اس سے گناہ ہو گیا تو اس کا گناہ اس کے باپ کے سر ہے۔

(1272)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَمْ تَرَ لِلْمُتَحَابَّيْنِ مِثْلَ النِّكَاحِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حدیث رقم: ۱۸۴۷]۔ الحدیث صحیح وله طرق

ترجمہ: حضرت ابن عباس ؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: تم نے دو محبت کرنے والوں کے لیے نکاح جیسا مناسب حل نہیں دیکھا ہو گا۔

بَابُ الْمُحَرَّمَاتِ

حرام رشتوں کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ الخ [النساء: ۲۲] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان سے نکاح نہ کرو جن سے تمہارے باپ دادوں نے نکاح کیا۔ وَقَالَ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ الاية [النساء: ۲۳] اور فرمایا: تم پر حرام ہیں تمہاری مائیں، بیٹیاں۔ وَقَالَ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ [الممتحنة: ۱۰] اور فرمایا: جب تمہیں معلوم ہو جائے کہ وہ مومن عورتیں ہیں تو انہیں کفار کی طرف واپس مت لوٹاؤ۔ یہ ان کے لیے حلال نہیں اور وہ ان کے لیے حلال نہیں۔

(1273)۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً فَدَخَلَ بِهَا فَلَا يَحِلُّ لَهُ نِكَاحُ ابْنَتِهَا، وَإِنْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَلْيَنْكِحِ ابْنَتَهَا وَأَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً فَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَنْكِحَ أُمَّهَا دَخَلَ بِهَا أَوْ لَمْ يَدْخُلْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [ترمذی حدیث رقم: ۱۱۱۷]۔ ضعیف

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس بھی مرد نے کسی عورت سے نکاح کیا اور دخول کیا تو اب اس عورت کی بیٹی کے ساتھ اس کا نکاح حلال نہیں اور اگر دخول نہیں کیا تو وہ اس کی بیٹی سے نکاح کر سکتا ہے اور جس بھی مرد نے کسی عورت سے نکاح کیا تو اس کے لیے حلال نہیں کہ اس عورت کی ماں سے نکاح کرے خواہ دخول کیا ہو یا نہ کیا ہو۔

(1274)۔ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حدیث رقم: ۳۴۳۶، بخاری حدیث رقم: ۵۱۰۹، ابو داؤد حدیث رقم: ۲۰۶۶، نسائی حدیث رقم: ۳۲۸۸، ابن ماجة حدیث رقم: ۱۹۲۹، ۱۹۳۰، مالك فی الموطا

حدیث رقم: ٢٠ من کتاب النکاح]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷛ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: کسی عورت اور اس کی پھوپھی کو ایک نکاح میں جمع نہ کیا جائے اور نہ ہی عورت اور اس کی خالہ کو۔

(1275)۔ وَعَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ ﷛ قَالَ مَرَّ بِي خَالِي اَبُو بُرْدَةَ وَمَعَهُ لِوَآءٌ، فَقُلْتُ اَيْنَ تَذْهَبُ ؟ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ اِلٰى رَجُلٍ تَزَوَّجَ اِمْرَاَةَ اَبِيهِ آتِيهِ بِرَأْسِهِ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حدیث رقم: ١٣٦٢، ابو داؤد حدیث رقم: ٤٤٥٦، ٤٤٥٧، نسائی حدیث رقم: ٣٣٣١، ٣٣٣٢، ابن ماجۃ حدیث رقم: ٢٦٠٧، مسند احمد حدیث رقم: ١٨٦٠٥]۔ قال الترمذی حسن

ترجمہ: حضرت براء بن عازب ﷛ فرماتے ہیں کہ میرے پاس سے میرے ماموں حضرت ابو بردہ گزرے اور آپ کے پاس جھنڈا تھا۔ میں نے کہا کہاں جا رہے ہیں؟ تو فرمایا مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کی طرف بھیجا ہے جس نے اپنے والد کی بیوی سے نکاح کر لیا ہے کہ میں اس کا سر کاٹ کر لاؤں۔

(1276)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلرِّضَاعَةُ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم: ٣٥٦٨، بخاری حدیث رقم: ٥٠٩٩، سنن الدارمی حدیث رقم: ٢٢٥١، نسائی حدیث رقم: ٣٣١٣، موطا امام مالک حدیث رقم: ١ من کتاب الرضاع، السنن الکبریٰ للبیہقی ١٥١/٧]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دودھ پینا وہ سب کچھ حرام کر دیتا ہے جو کچھ ولادت حرام کر دیتی ہے۔

(1277)۔ وَعَنْ شُرَيْحٍ اَنَّ عَلِيّاً وَابْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَا يَقُولَانِ يُحَرِّمُ مِنَ الرِّضَاعِ قَلِيلُهُ وَكَثِيرُهُ رَوَاهُ النَّسَائِي [نسائی حدیث رقم: ٣٣١١، سنن الدار قطنی حدیث رقم: ٤٣١٠، السنن الکبریٰ للبیہقی ٤٥٨/٧]۔ الحدیث حسن لطرقہ

ترجمہ: حضرت شریح فرماتے ہیں کہ حضرت علی اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے تھے دودھ پینے سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے۔ تھوڑا ہو یا زیادہ۔

(1278)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَارِضَاعَ اِلَّا مَا

كَانَ فِي الْحَوْلَيْنِ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِي [سنن الدار قطنی حدیث رقم: ٤٣١٨، السنن الکبریٰ للبیہقی ٤٦٢/٧]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت ابن عباس ﷛ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: رضاعت صرف دو سال کے اندر اندر ثابت ہوتی ہے۔

بَابُ بَيَانِ الْعَوْرَاتِ

پردے کے بیان کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِاَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ [الاحزاب: ٥٩] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے نبی! اپنی ازواج سے فرماؤ اور اپنی بیٹیوں سے اور مومنوں کی عورتوں سے کہ اپنے اوپر گھونگھٹ ڈال لیا کریں۔ وَ قَالَ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ [النور: ٣١] اور فرمایا عورتیں اپنی زینت ظاہر نہ کریں۔

(1279)۔ عَنْ جَابِرٍ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلَا لَا يَبِيتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ اِمْرَاَةٍ ثَيِّبٍ اِلَّا اَنْ يَكُونَ نَاكِحاً اَوْ ذَا مَحْرَمٍ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ٥٦٧٣]۔

ترجمہ: حضرت جابر ﷛ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: خبردار کوئی مرد کسی جوان عورت کے پاس رات نہ گزارے سوائے اس کے کہ اس نے اس سے نکاح کیا ہو یا محرم ہو۔

(1280)۔ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِيَّاكُمْ وَالدُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ، فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ الْحَمْوَ؟ قَالَ اَلْحَمْوُ الْمَوْتُ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم: ٥٦٧٤، بخاری حدیث رقم: ٥٢٣٢، ترمذی حدیث رقم: ١١٧١، مسند احمد حدیث رقم: ١٧٣٥٨]۔

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر ﷛ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: عورتوں کے سامنے جانے سے بچ کے رہو۔ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ دیور کے بارے میں کیا حکم ہے؟ فرمایا دیور موت ہے۔

(1281)۔ وَعَنْ بُرَيْدَةَ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ

، فَاِنَّ لَکَ الْاُولٰی وَلَیْسَتْ لَکَ الْاٰخِرَۃُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗد وَالتِّرْمَذِی وَالدَّارِمِی [مسند احمد حدیث رقم:۲۳۰۵۵، ابو داؤد حدیث رقم:۲۱۴۹، ترمذی حدیث رقم:۲۷۷۷، سنن الدارمی حدیث رقم:۲۷۱۱]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت بریدہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی سے فرمایا: اے علی! ایک نظر کے پیچھے دوسری نظر مت اٹھانا۔ تیرے لیے صرف پہلی نظر جائز ہے اور تیرے لیے دوسری نظر جائز نہیں ہے۔

بَابُ لَایَنْبَغِی النِّکَاحُ اِلَّا بِوَلِیٍّ

باب: ولی کے بغیر نکاح زیب نہیں دیتا

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ فِیْ مَا فَعَلْنَ فِیْٓ اَنْفُسِہِنَّ [البقرۃ:۲۳۴]
اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم پر کوئی حرج نہیں ہے اس بارے میں جو یہ عورتیں اپنے بارے میں فیصلہ کریں۔

(1282)۔ عَنْ اَبِی مُوسٰی ؓ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَا نِکَاحَ اِلَّا بِوَلِیٍّ رَوَاہُ اَحْمَدُ اَبُوْدَاوٗد وَالتِّرْمَذِی وَابْنُ مَاجَۃَ [ابو داؤد حدیث رقم:۲۰۸۵، ترمذی حدیث رقم:۱۱۰۱، ابن ماجۃ حدیث رقم:۱۸۸۱، سنن الدارمی حدیث رقم:۲۱۸۶، مسند احمد حدیث رقم:۱۹۵۳۷]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ ؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: ولی کے بغیر نکاح نہیں۔

(1283)۔ وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اَیُّمَا اِمْرَاَۃٍ نَکَحَتْ نَفْسَہَا بِغَیْرِ اِذْنِ وَلِیِّہَا فَنِکَاحُہَا بَاطِلٌ فَنِکَاحُہَا بَاطِلٌ فَنِکَاحُہَا بَاطِلٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗد وَالتِّرْمَذِی وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِی [ابو داؤد حدیث رقم:۲۰۸۳، ترمذی حدیث رقم:۱۱۰۲، ابن ماجۃ حدیث رقم:۱۸۷۹، سنن الدارمی حدیث رقم:۲۱۸۸، مسند احمد حدیث رقم:۲۵۳۸۰]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس عورت نے بھی اپنے ولی کی اجازت کے بغیر اپنا نکاح کر لیا تو اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے۔

(1284)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ، اَلْاَیِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِہَا مِنْ وَلِیِّہَا وَالْبِکْرُ تُسْتَاْذَنُ فِیْ نَفْسِہَا وَاِذْنُہَا صُمَاتُہَا رَوَاہُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۳۴۷۶، ابو داؤد حدیث رقم:۲۰۹۸، ترمذی حدیث رقم:۱۱۰۸، نسائی حدیث رقم:۳۲۶۰، ابن ماجۃ حدیث رقم:۱۸۷۰، سنن

الدارمی حدیث رقم:۲۱۹۲، مسند احمد حدیث رقم:۱۸۹۳، موطا امام مالک حدیث رقم:۴ من کتاب النکاح]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دوسری شادی کرنے والی عورت اپنے فیصلے کی خود زیادہ حقدار ہے اور کنواری سے اس کی ذات کے بارے میں صرف اجازت لی جائے اور اس کی خاموشی ہی اس کی اجازت ہے۔

بَابُ صِفَۃِ النِّکَاحِ

نکاح کے طریقے کا باب

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاُحِلَّ لَکُمْ مَا وَرَآءَ ذٰلِکُمْ [النساء:۲۴] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور ان کے علاوہ جو بھی ہیں وہ تمہارے لیے حلال ہیں۔ وَقَالَ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَیْہِمْ فِیْٓ اَزْوَاجِہِمْ [الاحزاب:۵۰] اور فرماتا ہے: ہم جانتے ہیں جو ہم نے ان پر ان کی بیویوں کے بارے میں فرض کیا ہے۔

(1285)۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَیْنِ ؓ مَرْفُوْعاً قَالَ لَا نِکَاحَ اِلَّا بِوَلِیٍّ وَشَاہِدَیْنِ رَوَاہُ الطَّبْرَانِی [مجمع الزوائد ۲۸۷/۴ حدیث رقم:۷۵۲۵، المعجم الاوسط للطبرانی حدیث رقم:۴۲۱۸ عن ابن عباس ؓ، ۵۵۶۴، ۵۵۶۵ عن رواۃ، ۶۳۶۶، ۶۹۲۷، ۹۲۹۱]۔

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین ؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ ولی اور دو گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

(1286)۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا مَہْرَ دُوْنَ عَشَرَۃِ دَرَاہِمَ رَوَاہُ الدَّارقُطْنِی [سنن الدارقطنی حدیث رقم:۳۵۵۹]۔ الحدیث ضعیف

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: دس درہموں سے کم کوئی مہر نہیں۔

(1287)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ خُطْبَۃَ الْحَاجَۃِ، نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا مَنْ یَّہْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ہَادِیَ لَہٗ وَاَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَیَقْرَاُ ثَلَاثَ اٰیَاتٍ: یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقَاتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِہٖ وَالْاَرْحَامَ

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْباً يَآيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُولُوا قَوْلاً سَدِيداً يُصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزاً عَظِيماً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُودَاوٗد وَالتِّرمِذِی وَالنَّسَائِي وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِي [ابو داود حديث رقم:٢١١٨، ترمذی حديث رقم:١١٠٥، نسائی حديث رقم:٣٢٧٧، ابن ماجة حديث رقم:١٨٩٢، سنن الدارمی حديث رقم:٢٢٠٦، مسند احمد حديث رقم:٣٧١٩]۔ قال الترمذی حسن

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے نکاح کا خطبہ سکھایا۔ ہم اللہ کی حمد کرتے ہیں اور اسی سے مدد مانگتے ہیں اور اسی سے استغفار کرتے ہیں اور اپنے نفسوں کی شرارت سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے اللہ گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سواہ کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اور تین آیات کی تلاوت کرے۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جس طرح ڈرنے کا حق ہے۔ اور ہر گز مت مرنا سوائے مسلمانی کی حالت کے۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جس کا نام لے کر ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رشتہ داری کا حیاء کرو۔ بے شک اللہ تم پر نگہبان ہے۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کرو وہ تمہارے اعمال کو درست کر دے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف فرما دے گا اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی اس نے بہت بڑی کامیابی حاصل کرلی۔

اِعْلَانُ النِّكَاحِ وَحُرْمَةُ الْمُتْعَةِ

نکاح کا اعلان اور متعہ کی حرمت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسَافِحِيْنَ [النساء: ٢٤] اللہ تعالٰی نے فرمایا: عصمت وکردار کی حفاظت کرتے ہوئے نکاح کرو محض مستی پوری کرنے کے لیے نہیں۔

(1288)۔ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيهِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَعْلِنُوا النِّكَاحَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَصَحَّحَهُ حَاكِم [مسند احمد حديث رقم:١٦١٣٦، مستدرك حاكم حديث رقم:٢٧٩٧]۔ وافقه الذهبی

ترجمہ: حضرت عامر بن عبداللہ بن زبیر اپنے والد رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

نکاح کا اعلان کیا کرو۔

(1289)۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَآءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ اَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي وَفِيهِ اَحَادِيثُ كَثِيرَةٌ، ثُمَّ اَعْلَنَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ حِيْنَ عَلِمَ النَّاسَ يَفْعَلُونَهُ كَمَا فِي مُسْلِمٍ وَالْبُخَارِي وَالنَّسَائِي، ثُمَّ اَعْلَنَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ حِيْنَ عَلِمَ النَّاسَ يَفْعَلُونَهُ كَمَا فِي مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٣٤١٦، ٣٤١٧، ٣٤٢٤، ٣٤٢٥، ٣٤٢٧، ٣٤٢٨، ٣٤٣١ ثم اعلنه سيدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ حين رای عباس يلين فيه مسلم:٣٤٣٤، بخاری حديث رقم:٤٢١٦، ٥١١٥، ٥٥٢٣، ٦٩٦١، ترمذی حديث رقم:١١٢١، ١٧٩٤، نسائی حديث رقم:٣٣٦٥، ٣٣٦٦، ٣٣٦٧، ابن ماجة حديث رقم:١٩٦١]۔

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن عورتوں کے متعہ سے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔ اس موضوع پر کثرت سے احادیث موجود ہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر اس کا اعلان فرمایا جب آپ کو علم ہوا کہ لوگ ابھی تک متعہ کرتے ہیں۔ پھر اس کے بعد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بھی اس کا اعلان فرمایا جب آپ کو بھی پتہ چلا کہ لوگ ابھی تک یہ کام کرتے ہیں۔

اَلتَّائِيدُ مِنَ الرَّوَافِضِ: عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لُحُومَ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ وَنِكَاحَ الْمُتْعَةِ رَوَاهُ فِي الْاِسْتِبْصَارِ وَتَهْذِيبِ الْاَحْكَامِ [الاستبصار ١٤٢/٣، تهذيب الاحكام ٢٠١/٧]۔

روافض کی طرف سے تائید: حضرت زید بن علی اپنے آباؤ اجداد سے اور وہ حضرت علی علیہم السلام سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے گھریلو گدھوں کا گوشت کھانا اور نکاح متعہ کرنا حرام قرار دیا۔

بَابُ الْوَلِيْمَةِ

ولیمہ کا باب

(1290)۔ عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ مَا اَوْلَمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى اَحَدٍ مِنْ نِسَآئِهِ مَا اَوْلَمَ عَلٰى زَيْنَبَ، اَوْلَمَ بِشَاةٍ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٣٥٠٣، بخاری حديث رقم:٥١٦٨، ابو داود

حدیث رقم:۳۷۴۳، ابن ماجة حدیث رقم:۱۹۰۸، مسند احمد حدیث رقم:۱۳۳۸۳]۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی کسی زوجہ مطہرہ کے لیے ولیمہ فرمایا جیسا کہ حضرت زینب کے لیے ولیمہ فرمایا تھا۔ایک بکری سے ولیمہ فرمایا۔

(1291)۔ وَعَنهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَوْلَمَ عَلٰی صَفِیَّةَ بِسَوِیْقٍ وَتَمْرٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗد وَالتِّرْمِذِی وَابْنُ مَاجَةَ [مسند احمد حدیث رقم:۱۲۰۸۵، ابو داؤد حدیث رقم:۳۷۴۴، ترمذی حدیث رقم:۱۰۹۵، ابن ماجة حدیث رقم:۱۹۰۹]۔ قال الترمذی حسن

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے لیے ستو اور کھجوروں کا ولیمہ دیا۔

بَابُ کَرَاهَةِ الْعَزْلِ وَقَطْعِ النَّسْلِ

عزل اور خاندانی منصوبہ بندی کی کراہت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَکُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ [بنی اسرائیل:۳۱] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اپنی اولادوں کو غربت کے خوف سے قتل مت کرو۔ وَقَالَ اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةُ الْآیَة [النور:۱۹] اور فرمایا یہ لوگ چاہتے ہیں کہ فحاشی پھیلے۔

(1292)۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْعَزْلِ، فَقَالَ مَا مِنْ کُلِّ الْمَاءِ یَکُوْنُ الْوَلَدُ، وَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ خَلْقَ شَیْءٍ لَمْ یَمْنَعْهُ شَیْءٌ رَوَاهُ مُسْلِم وَفِیْهِ اَحَادِیْثُ کَثِیْرَةٌ فِیْ مُوَطَّا مُحَمَّد وَمُسْلِم وَالْبُخَارِی وَالطَّحَاوِی وَغَیْرِهَا [مسلم حدیث رقم:۳۵۵۴، بخاری حدیث رقم:۷۴۰۹، شرح معانی الآثار للطحاوی ۱۹/۲، موطا امام محمد صفحة ۲۵۲]۔

ترجمہ: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے عزل کے بارے میں پوچھا گیا۔تو فرمایا سارے پانی سے بچہ نہیں بنتا اور جب اللہ کسی چیز کے پیدا کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے کوئی چیز روک نہیں سکتی۔

کِتَابُ الطَّلَاقِ

طلاق کی کتاب

(1293)۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَی اللّٰهِ الطَّلَاقُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد [ابو داؤد حدیث رقم:۲۱۷۸، ابن ماجة حدیث رقم:۲۰۱۸]۔ اسناده صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: حلال چیزوں میں اللہ کو سب سے زیادہ ناپسند طلاق ہے۔

(1294)۔ وَعَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَیُّمَا امْرَاَةٍ سَاَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا فِیْ غَیْرِ مَا بَاْسٍ، فَحَرَامٌ عَلَیْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗد وَالتِّرْمِذِیْ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیْ [مسند احمد حدیث رقم:۲۲۴۴۲، ابو داؤد حدیث رقم:۲۲۲۶، ترمذی حدیث رقم:۱۱۸۶، ابن ماجة حدیث رقم:۲۰۵۵، سنن الدارمی حدیث رقم:۲۲۷۴]۔ اسناده جید

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جس عورت نے بھی اپنے شوہر سے بلاوجہ طلاق کا مطالبہ کیا جنت کی خوشبو اس پر حرام ہے۔

(1295)۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ، وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ، اَلنِّکَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ رَوَاهُ الْاِمَامُ الْاَعْظَمُ وَاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیْ [مسند امام اعظم صفحة ۱۴۱ حدیث رقم:۵، ابو داؤد حدیث رقم:۲۱۹۴، ترمذی حدیث رقم:۱۱۸۴، ابن ماجة حدیث رقم:۲۰۳۹، سنن الدار قطنی حدیث رقم:۳۸۹۵]۔ قال الترمذی حسن

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان کی سنجیدگی بھی سنجیدہ ہے اور ان کا مذاق بھی سنجیدہ ہے۔ نکاح، طلاق اور رجوع۔

(1296)۔ وَعَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ وَسُلَیْمٰنَ بْنِ یَسَارٍ اَنَّهُمَا سُئِلَا عَنْ طَلَاقِ السَّکْرَانِ، فَقَالَا اِذَا طَلَّقَ السَّکْرَانُ جَازَ طَلَاقُهٗ رَوَاهُ مَالِك [موطا امام مالك حدیث رقم:۸۲ من

كتاب الطلاق]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت سعید بن میب اور حضرت سلیمان بن یسار سے نشے والے کی طلاق کے بارے میں پوچھا گیا۔ تو دونوں نے فرمایا جب نشے والا آدمی طلاق دے تو اس کی طلاق ہو گئی۔

(1297)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِسَوْدَةَ حِيْنَ طَلَّقَهَا اعْتَدِّيْ رَوَاهُ الْإِمَامُ الْأَعْظَمُ فِيْ مُسْنَدِهٖ [مسند امام اعظم صفحة ١٤١ حديث رقم:٤٣٦]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت سودہ کو طلاق دینا چاہی تو فرمایا عدت پوری کر۔

(1298)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَعَلَ الْخُلْعَ تَطْلِيْقَةً بَائِنَةً رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيْ [سنن الدار قطني حديث رقم: ٣٩٨٠]۔ اسناده ضعيف

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے خلع کو بائن طلاق قرار دیا۔

(1299)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَأَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلَ عُمَرُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا، ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ، ثُمَّ تَحِيْضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا بَعْدُ وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا، فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِيْ أَمَرَ اللّٰهُ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ وَمُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [موطا امام محمد صفحة ٢٥٤، مسلم حديث رقم:٣٦٥٢، بخاري حديث رقم: ٥٢٥١، ابو داؤد حديث رقم:٢١٧٩، نسائي حديث رقم: ٣٣٩٠]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اپنی بیوی کو طلاق دی جب کہ وہ حیض سے تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو فرمایا: اسے کہو اسے واپس لے آئے۔ پھر اسے روکے رکھے حتیٰ کہ وہ پاک ہو جائے۔ پھر اسے حیض آئے پھر پاک ہو، پھر اس کے بعد اگر وہ چاہے تو اسے روکے رکھے اور اگر چاہے تو اسے چھونے سے پہلے اسے طلاق دے دے۔ یہ وہ مدت ہے جس کے لیے اللہ نے حکم دیا ہے کہ اس کے مطابق عورتوں کو طلاق دی جائے۔

بَابُ مَنْ طَلَّقَ ثَلَاثًا مَعًا عَصَى اللّٰهَ وَبَانَتِ امْرَأَتُهٗ

باب: جس نے اکٹھی تین طلاقیں دیں اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور اس کی بیوی اس سے جدا ہو گئی

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ [البقرة:٢٢٩] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: طلاقیں دو ہی ہیں۔ وَقَالَ فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ [البقرة:٢٣٠] اور فرمایا: اگر اس نے اسے تیسری طلاق دی تو پھر وہ اسکے بعد اس کے لیے حلال نہیں حتیٰ کہ اسکے علاوہ کسی شوہر سے صحبت کرے۔

(1300)۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ عُوَيْمِرَ الْعَجْلَانِيَّ طَلَّقَ امْرَأَتَهٗ ثَلَاثًا أَمَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأَنْفَذَ وَهٰذَا مَعْنَى الْحَدِيْثِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَمُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ وَأَبُوْ دَاؤُدَ [موطا مالك حديث رقم: ٣٤ من كتاب الطلاق، مسلم حديث رقم:٣٧٤٣، بخاري حديث رقم:٥٢٥٩، ابو داؤد حديث رقم:٢٢٤٥، نسائي حديث رقم:٣٤٠٢، ابن ماجة حديث رقم:٢٠٦٦]۔

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد ساعدی فرماتے ہیں کہ حضرت عویمر عجلانی نے اپنی بیوی کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے تین طلاقیں دیں۔ آپ ﷺ نے انہیں نافذ کر دیا۔

(1301)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ لَوْ طَلَّقْتُهَا ثَلَاثًا، قَالَ إِذًا قَدْ عَصَيْتَ رَبَّكَ وَبَانَتْ مِنْكَ امْرَأَتُكَ رَوَاهُ ابْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَالدَّارَقُطْنِيْ [المصنف لابن ابي شيبة ١١/٤، سنن الدار قطني حديث رقم:٣٩٢٢]۔ اسناده صحيح

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کیا فرماتے ہیں اگر میں عورتوں کو تینوں طلاقیں دے دوں۔ فرمایا: پھر تو نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور تیری بیوی تجھ سے جدا ہو گئی۔

(1302)۔ وَعَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ قَالَ أُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهٗ ثَلَاثَ تَطْلِيْقَاتٍ جَمِيْعًا، فَقَامَ غَضْبَانًا، ثُمَّ قَالَ أَيُلْعَبُ بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ؟ حَتّٰى قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا أَقْتُلُهٗ؟ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [نسائي حديث رقم: ٣٤٠١]۔ رجاله ثقات

ترجمہ: حضرت محمود بن لبید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک آدمی کے بارے میں خبر دی گئی جس نے اپنی بیوی کو

تین طلاقیں اکٹھی دے دی تھیں۔ آپ ﷺ جلال میں آ کر کھڑے ہو گئے۔ پھر فرمایا: کیا اللہ عزوجل کی کتاب سے کھیلا جائے گا جبکہ میں تم میں موجود ہوں؟ حتیٰ کہ ایک آدمی کھڑا ہو گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا میں اسے قتل نہ کردوں؟

(1303)۔ وَعَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثاً، قَالَ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ رَادُّهَا إِلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ يَنْطَلِقُ أَحَدُكُمْ فَيَرْكَبُ الْحَمُوقَةَ ثُمَّ يَقُولُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ وَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجاً وَإِنَّكَ لَمْ تَتَّقِ اللّٰهَ فَلَا أَجِدُ لَكَ مَخْرَجاً، عَصَيْتَ رَبَّكَ وَبَانَتْ مِنْكَ امْرَأَتُكَ رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ بِسَنَدٍ صَحِيحٍ [ابو داؤد حديث رقم: ۲۱۹۷]۔

ترجمہ: حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا۔ آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دے دی ہیں۔ آپ خاموش ہو گئے حتیٰ کہ مجھے گمان ہوا کہ آپ اس کی بیوی اسے واپس کر دیں گے۔ پھر فرمایا: تم میں سے جس کی مرضی ہو چل پڑتا ہے اور اونٹنی پر سوار ہو جاتا ہے۔ پھر آ کر کہتا ہے اے ابن عباس، اے ابن عباس۔ حالانکہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے کہ جو اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے لیے نکلنے کا راستہ بنا دے گا۔ تم اللہ سے نہیں ڈرے ہو، میں تمہارے لیے کوئی راستہ نہیں پاتا۔ تم نے اپنے رب کی نافرمانی کی ہے اور تیری بیوی تجھ سے جدا ہو چکی ہے۔

(1303)۔ وَقَالَ الرَّجُلُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي مِائَةَ تَطْلِيقَةٍ فَمَاذَا تَرٰى عَلَيَّ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طُلِّقَتْ مِنْكَ بِثَلَاثٍ وَسَبْعٌ وَتِسْعُونَ اتَّخَذْتَ بِهَا آيَاتِ اللّٰهِ هُزُواً رَوَاهُ مَالِكٌ [موطا مالك كتاب الطلاق حديث رقم: ۱]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: ایک آدمی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا میں نے اپنی بیوی کو سو طلاقیں دے دی ہیں۔ آپ کا میرے بارے میں کیا خیال ہے؟ حضرت ابن عباس نے فرمایا تیری طرف سے اسے تین طلاقیں ہو گئیں اور ستانوے مرتبہ تم نے اللہ کی آیات کا مذاق اڑایا ہے۔

(1304)۔ وَعَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ إِنَّ عَمِّي طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثَةً، فَقَالَ إِنَّ عَمَّكَ عَصَى اللّٰهَ فَأَثِمَ وَأَطَاعَ الشَّيْطٰنَ، فَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجاً رَوَاهُ الطَّحَاوِي، قَالَ الطَّحَاوِي قَدْ رَأَيْنَا أَشْيَاءَ قَدْ كَانَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى مَعَانِي فَجَعَلَهَا أَصْحَابُهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مِنْ بَعْدِهِ عَلٰى خِلَافِ تِلْكَ الْمَعَانِي لَمَّا رَأَوْا فِيهِ مِمَّا قَدْ

خَفِيَ عَلٰى بَعْضِهِمْ فَكَانَ ذٰلِكَ حُجَّةً نَاسِخاً لِمَا تَقَدَّمَهُ (كَابْنِ عُمَرَ فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ، وَابْنِ عَبَّاسٍ فِي الطَّلَاقِ ثَلَاثاً) [شرح معاني الآثار للطحاوي ۲/۳٤]۔

مَنْ قَالَ لِامْرَأَتِهِ أَنْتِ طَالِقٌ ثَلٰثاً، فَقَالَ الشَّافِعِي وَمَالِكٌ وَأَبُوحَنِيفَةَ وَأَحْمَدُ وَجَمَاهِيرُ الْعُلَمَاءِ مِنَ السَّلَفِ وَالْخَلَفِ يَقَعُ الثَّلَاثُ كَذَا فِي شَرْحِ النَّوَوِي وَقَالَتِ الرَّوَافِضُ وَالظَّاهِرِيَّةُ يَقَعُ الْوَاحِدُ

ترجمہ: حضرت مالک بن حارث فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور کہا کہ میرے چچا نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں اکٹھی دی ہیں۔ فرمایا تیرے چچا نے اللہ کی نافرمانی کی ہے اور گناہ گار ہوا ہے اور شیطان کی اطاعت کی ہے۔ اللہ نے اس کے لیے کوئی راستہ نہیں رکھا۔ امام طحاوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ہم نے بعض کام ایسے دیکھے ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں کسی خاص مفہوم میں ہوا کرتے تھے پھر آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے جب دیکھا کہ بعض لوگوں پر بات واضح نہیں ہو سکی تو انہوں نے اسے کسی دوسرے مفہوم میں استعمال کرنا شروع کر دیا۔ یہ چیز پہلے حکم کے لیے نسخ کی دلیل بن گئی۔ (جیسا کہ حضرت ابن عمر نے رفع یدین میں کیا اور حضرت ابن عباس نے تین طلاقوں میں کیا)

جس آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تمہیں تین طلاقیں ہیں تو امام شافعی، امام مالک، امام ابوحنیفہ، امام احمد اور سلف وخلف میں سے جمہور علماء فرماتے ہیں کہ تینوں طلاقیں ہو جاتی ہیں۔ جبکہ روافض اور غیر مقلد کہتے ہیں کہ ایک ہوتی ہے۔

بَابُ النِّكَاحِ بَعْدَ التَّطْلِيقَاتِ الثَّلٰثِ

تین طلاقوں کے بعد نکاح کے طریقے کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجاً غَيْرَهُ [البقرة: ۲۳۰] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر اس نے اسے تیسری طلاق دے دی تو وہ اس کے لیے حلال نہیں جب تک وہ کسی دوسرے شوہر کے ساتھ صحبت نہ کرے۔

(1305)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ إِنِّي كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي، فَتَزَوَّجْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ

ابنِ الزُّبَيرِ وَمَا مَعَهُ اِلَّا مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوبِ فَقَالَ اَتُرِيدِينَ اَنْ تَرجِعِي اِلىٰ رِفَاعَةَ ؟ قَالَتْ نَعَمْ، قَالَ لَا حَتّىٰ تَذُوقِي عُسَيلَتَهُ وَيَذُوقُ عُسَيلَتَكِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٣٥٢٦، بخاري حديث رقم :٢٦٣٩، ترمذى حديث رقم :١١١٨، نسائي حديث رقم :٣٤٠٨، ابن ماجة حديث رقم:١٩٣٢، سنن الدارمى حديث رقم: ٢٢٧١]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت رفاعہ قرظی کی بیوی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا میں رفاعہ کے پاس تھی تو اس نے مجھے طلاق دے دی اور تینوں اکٹھی دے دیں۔ میں نے اس کے بعد عبد الرحمن بن زبیر سے نکاح کر لیا۔ اس کے پاس کپڑے کے ایک ٹکڑے کے سواہ کچھ نہیں۔ فرمایا کیا تم رفاعہ کے پاس واپس جانا چاہتی ہو؟ عرض کیا جی حضور۔ فرمایا: نہیں۔ جب تک تو اس کی مٹھاس نہ چکھے اور وہ تیری مٹھاس نہ چکھے۔

(1306)۔ وَعَنِ ابنِ مَسْعُودٍ ﷺ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ رَوَاهُ الدَّارِمِى وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَن عَلِيٍ وَابنِ عَبَّاس وَعُقْبَةَ بنِ عَامِرٍ ﷺ [ترمذى حديث رقم:١١٢٠، نسائي حديث رقم:٣٤١٦، ابن ماجة حديث رقم:١٩٣٤، سنن الدارمى حديث رقم :٢٢٦٢، مسند احمد حديث رقم:٤٢٨٣]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (منصوبے سے) حلالہ کرنے اور حلالہ کروانے والے پر لعنت بھیجی ہے۔

بَابُ الْعِدَّةِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهَا

عدت اور اس کے متعلقات کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالىٰ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا [البقرة:٢٣٤] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو لوگ تم میں سے وفات دے دیے جائیں اور وہ بیویاں چھوڑ جائیں تو وہ عورتیں اپنے آپ کو چار ماہ دس دن روکے رکھیں۔ وَقَالَ وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ [البقرة:٢٢٨] اور فرمایا: طلاق شدہ عورتیں اپنے آپ کو تین حیض تک روکے رکھیں۔ وَالّٰٓئِیْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ وَّالّٰٓئِیْ لَمْ يَحِضْنَ وَ اُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ

يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ [الطلاق:٤] اور فرماتا ہے: تمہاری بیویوں میں سے وہ عورتیں جو حیض سے مایوس ہو چکی ہیں اگر تمہیں شک ہو تو ان کی عدت تین ماہ ہے اور ان عورتوں کی بھی جنہیں ابھی تک حیض نہیں آیا۔ اور حمل والی عورتوں کی عدت یہ ہے کہ وضع حمل کریں۔

(1307)۔ عَنْ عُمَرَ بنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لِلْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثاً، اَلنَّفَقَةُ وَالسُّكْنىٰ رَوَاهُ الطَّحَاوِى وَرَوَى الدَّارقُطْنِى مِثْلَهُ عَنْ جَابِرٍ ﷺ [شرح معانى الآثار للطحاوى ٢/٤٠، ٤١، سنن الدار قطنى حديث رقم:٣٩٠٤]۔

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: طلاق یافتہ عورت کے لیے تین حیض تک ہے، نفقہ اور رہائش۔

(1308)۔ وَعَنِ ابنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ اِذَا وَضَعَتْ مَا فِى بَطْنِهَا حَلَّتْ رَوَاهُ مُحَمَّد وَرُوِىَ مِثْلَهُ عَنْ عُمَرَ [موطا محمد صفحة ٢٦٢]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر ﷺ فرماتے ہیں کہ جب عورت نے جنم دے دیا جو کچھ اس کے شکم میں تھا تو حلال ہو گئی۔

(1309)۔ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ نَهىٰ الْمُعْتَدَّةَ عَنِ الْكُحلِ وَالدُّهْنِ وَالْخِضَابِ وَالْحِنَّاءِ رَوَاهُ النَّسَائِى [نسائى حديث رقم:٣٥٣٦، ٣٥٣٧]۔

ترجمہ: حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے عدت والی عورت کو سرمہ، تیل، خضاب اور مہندی لگانے سے منع فرمایا۔

(1310)۔ وَقَالَتْ لَا تَكْتَحِلُ اِلَّا مِنْ اَمْرٍ لَابُدَّ مِنهُ رَوَاهُ النَّسَائِى [نسائى حديث رقم:١١٩٤]۔

ترجمہ: اور فرماتی ہیں کہ عدت والی عورت مجبوری کے علاوہ سرمہ نہ لگائے۔

(1311)۔ وَعَنْ اُمِّ حَبِيبَةَ وَزَينَبَ بِنتِ جَحْشٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ لِاِمْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَومِ الْآخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلىٰ مَيِّتٍ فَوقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ اِلَّا عَلىٰ زَوجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْراً رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِى وَمَرَّ الْحَدِيثُ [مسلم حديث رقم:٣٧٢٩، بخارى حديث رقم :٥٣٣٤، ابو داؤد حديث رقم:٢٢٩٩، ترمذى حديث رقم:١١٩٦، سنن الدارمى حديث رقم:٢٢٨٨، نسائى حديث رقم:٣٥٠٠، موطا امام مالك كتاب الطلاق حديث رقم:١٠١]۔

ترجمہ: حضرت اُم حبیبہ اور حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ فرمایا: جو

عورت اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیے جائز نہیں ہے کہ کسی میت پر تین راتوں سے زیادہ سوگ کرے سوائے اپنے شوہر کے چار مہینے اور دس دن۔

(1312)۔ وَعَنْ عُمَرَ ﷺ فِي امْرَأَةِ الْمَفْقُودِ تَرَبَّصُ أَرْبَعَ سِنِينَ ، ثُمَّ تَعْتَدُّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْراً رَوَاهُ مَالِكٌ [موطا امام مالك حديث رقم:٥٢ من كتاب الطلاق]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت عمر فاروق ﷺ نے گم شدہ آدمی کی بیوی کے بارے میں فرمایا کہ چار سال انتظار ہے پھر اس کے بعد چار ماہ دس دن عدت گزارے۔

كِتَابُ الْمَعِيشَةِ

معاشیات کی کتاب

وَقَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ [ال عمران :٢٦] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہو اے اللہ ملک کے مالک! تو جسے چاہتا ہے ملک عطا فرماتا ہے اور جس سے چاہتا ہے ملک چھین لیتا ہے۔

اَلْحَقُّ الْاَسَاسِيُّ

بنیادی حقوق

(1313)۔ عَنْ عُثْمَانَ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَيْسَ لِابْنِ آدَمَ حَقٌّ فِي سِوَى هٰذِهِ الْخِصَالِ بَيْتٌ يَسْكُنُهُ وَثَوْبٌ يُوَارِي بِهِ عَوْرَتَهُ وَجِلْفُ الْخُبْزِ وَالْمَاءُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [ترمذی حديث رقم:٢٣٤١ ، مسند احمد حديث رقم:٤٤٢]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت عثمان ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آدم کے بیٹے کا کوئی حق نہیں سوائے ان چیزوں کے: گھر جس میں وہ رہے، کپڑا جس سے وہ اپنا ستر چھپائے، روٹی کا ٹکڑا اور پانی۔

(1314)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمُسْلِمُونَ شُرَكَاءُ فِي ثَلَاثٍ، فِي الْمَاءِ ، وَالْكَلَاءِ وَالنَّارِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داود حديث رقم:٣٤٧٧ ، ابن ماجة حديث رقم:٢٤٧٢ ، مسند احمد حديث رقم:٢٣١٤٦]۔ اسناده صحيح

ترجمہ: حضرت ابن عباس ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: مسلمان تین چیزوں میں شریک ہیں پانی میں، گھاس میں اور آگ میں۔

بَابُ طَلَبِ رِزْقِ الْحَلَالِ

رزقِ حلال طلب کرنے کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا [مومنون :٥١] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اچھی چیزوں میں سے کھاؤ اور نیک اعمال کرو۔

(1315)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّباً وَإِنَّ اللّٰهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ ، فَقَالَ يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحاً وَقَالَ تَعَالٰى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيلُ السَّفَرَ ، أَشْعَثَ أَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ ، فَأَنّٰى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم:٢٣٤٦ ، ترمذى حديث رقم:٢٩٨٩ ، سنن الدارمى حديث رقم:٢٧١٩ ، مسند احمد حديث رقم:٨٣٦٩]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: بے شک اللہ پاک ہے اور صرف پاک چیز کو قبول فرماتا ہے۔ اللہ نے مومنوں کو اسی چیز کا حکم دیا ہے جس کا حکم رسولوں کو دیا ہے۔ فرمایا: اے رسولو! پاک چیزوں میں سے کھاؤ اور نیک عمل کرو۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ایمان والو! ان پاک چیزوں میں سے کھاؤ جو ہم نے تمھیں رزق دیا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اس آدمی کا تذکرہ فرمایا جو لمبا سفر کرتا ہے۔ بکھرے ہوئے غبار آلود بالوں والا اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بڑھاتا ہے اور کہتا ہے اے میرے رب، حالانکہ اس کا کھانا حرام ہے، اس کا پینا حرام ہے، اس کا لباس حرام ہے اور وہ حرام سے پلا ہے پھر اس کی دعا کیسے قبول ہو سکتی ہے۔

(1316)۔ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ كَالرَّاعِي يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوشِكُ أَنْ يَرْتَعَ فِيهِ ، أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ

حِمىً ، اَلَا وَاِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهُ ، اَلَا وَاِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلُحَتْ صَلُحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَ
اِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ ، اَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٤٠٩٤،
بخاري حديث رقم:٥٢ ، ابو داؤد حديث رقم:٣٣٢٩ ، ترمذي حديث رقم:١٢٠٥ ، نسائي حديث رقم:٤٤٥٣ ، ابن
ماجة حديث رقم:٣٩٨٤ ، سنن الدارمي حديث رقم:٢٥٣٤ ، مسند احمد حديث رقم:١٨٣٧٧]۔

ترجمہ: حضرت نعمان بن بشیر ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے۔ اور ان دونوں کے درمیان مشکوک چیزیں ہیں جنہیں بہت سے لوگ نہیں جانتے۔ جو شخص مشکوک چیزوں سے بچ گیا اس نے اپنے دین اور عزت کو بچالیا اور جو مشکوک چیزوں میں پڑا وہ حرام میں پھنس گیا۔ جیسے چرواہا چراگاہ کے اردگرد چراتا ہے تو خطرہ ہوتا ہے کہ (جانور) اس میں سے چر لے۔ خبردار ہر بادشاہ کی چراگاہ ہوتی ہے اور اللہ کی چراگاہ اس کے حرام کردہ امور ہیں۔ خبردار! جسم میں ایک لوتھڑا ہے۔ جب وہ ٹھیک رہے تو سارا جسم ٹھیک رہتا ہے اور جب وہ خراب ہو جائے تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے۔ خبردار! وہ دل ہے۔

(1317)۔ وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ دَعْ مَا يُرِيْبُكَ اِلٰى مَا لَا يُرِيْبُكَ ، فَاِنَّ الصِّدْقَ طَمَانِيْنَةٌ وَاِنَّ الْكِذْبَ رِيبَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمَذِي وَالنَّسَائِي [ترمذي حديث رقم:٢٥١٨ ، نسائي حديث رقم:٥٧١١ ، سنن الدارمي حديث رقم:٢٥٣٥ ، مسند احمد حديث رقم:١٧٢٨]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث یاد کی ہے کہ جو چیز تجھے شک میں ڈالے اسے چھوڑ دے اس کی خاطر جو تجھے شک میں نہ ڈالے۔ بے شک سچ اطمینان بخشتا ہے اور بے شک جھوٹ بے یقینی پیدا کرتا ہے۔

(1318)۔ وَعَنْ اَبِي سَعِيْدٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلتَّاجِرُ الصَّدُوقُ الْاَمِيْنُ مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ رَوَاهُ التِّرْمَذِي وَالدَّارِمِي وَالدَّارَقُطْنِي [ترمذي حديث رقم:١٢٠٩ ، سنن الدارمي حديث رقم:٢٥٤٢ ، سنن الدار قطني حديث رقم:٢٧٨٩]۔ الحديث حسن

ترجمہ: حضرت ابوسعید ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: سچ بولنے والا تاجر نبیوں، صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔

(1319)۔ وَعَنْ اَبِي ذَرٍّ ﷺ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ قُلِ الْحَقَّ وَلَوْ كَانَ مُرًّا رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ

وَصَحَّحَهُ [صحيح ابن حبان حديث رقم:٣٦١ ، شعب الايمان للبيهقي حديث رقم:٤٩٤٢]۔

ترجمہ: حضرت ابوذر ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: حق کہو خواہ کڑوا ہو۔

حُرْمَةُ الرِّشْوَةِ

رشوت کا حرام ہونا

(1320)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الرَّاشِيَ وَ الْمُرْتَشِيَ رَوَاهُ اَبُو دَاوُد وَالتِّرْمَذِي وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذي حديث رقم:١٣٣٧ ، ابو داؤد حديث رقم:٣٥٨٠ ، ابن ماجة حديث رقم:٢٣١٣]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رشوت لینے والے اور رشوت دینے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

اَخْذُ الْاَرْضِ ظُلْماً

ظلم کر کے زمین چھین لینا

(1321)۔ عَنْ سَعِيدِ بنِ زَيدٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَخَذَ شِبْراً مِنَ الْاَرْضِ ظُلْماً فَاِنَّهُ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ سَبْعِ اَرَضِيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٤١٣٤ ، بخاري حديث رقم:٣١٩٨ ، ترمذي حديث رقم:١٤١٨ ، سنن الدارمي حديث رقم:٢٦٠٩ ، مسند احمد حديث رقم:١٦٣٨]۔

ترجمہ: حضرت سعید بن زید ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جس نے ظلم کر کے ایک بالشت زمین بھی حاصل کی وہ ساتوں زمینوں میں سے اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈالی جائے گی۔

(1322)۔ وَعَنْ عِمْرَانَ بنِ حُصَيْنٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِي الْاِسْلَامِ وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذي حديث رقم:١١٢٣ ، ابو داؤد حديث رقم:٢٥٨١ ، نسائي حديث رقم:٣٣٣٥ ، ابن ماجة حديث رقم:٣٩٣٧ ، سنن الدار قطني حديث رقم:٤٧٨٥]۔ الحديث صحيح ، الجلب ان يلهب للشراء من البعيد و الجنب ان يجيء بالمبيع من البعيد

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: اسلام میں (بیچنے کی چیز) نہ دور سے لانا جائز ہے، نہ دور لے جانا جائز ہے اور نہ ہی ادلے بدلے کا نکاح جائز ہے، اور جس نے لوٹ مار کی وہ ہم میں سے نہیں۔

بَيَانُ اللُّقْطَةِ

گری ہوئی چیز کا بیان

(1323)۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ؓ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ اللُّقْطَةِ، فَقَالَ لَا تَحِلُّ اللُّقْطَةُ، مَنِ الْتَقَطَ شَيْئاً فَلْيُعَرِّفْهُ سَنَةً، فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهُ فَلْيَرُدَّهُ اِلَيْهِ، وَاِنْ لَمْ يَأْتِ فَلْيَتَصَدَّقْ بِهِ، فَاِنْ جَاءَ فَلْيُخَيِّرْهُ بَيْنَ الْاَجْرِ وَبَيْنَ الَّذِي لَهُ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِي [سنن الدار قطني حديث رقم:۴۳۴۳]۔ الحديث ضعيف

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے گری ہوئی چیز کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: گری ہوئی چیز حلال نہیں ہے۔ جسے گری ہوئی چیز ملے وہ ایک سال تک اسکا اعلان کرے۔ اگر اس کا مالک آ جائے تو اسے واپس کر دے اور اگر وہ نہ آئے تو اسے خیرات کر دے۔ اب اگر وہ آ جائے تو اسے اختیار دے (اس صدقہ کو برقرار رکھ کر) اجر پانے کا یا اپنا حق وصول کرنے کا۔

(1324)۔ وَعَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ رَخَّصَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْعَصَا وَالسَّوْطِ وَالْحَبْلِ وَاَشْبَاهِهِ يَلْتَقِطُهُ الرَّجُلُ يَنْتَفِعُ بِهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد [ابو داؤد حديث رقم:۱۷۱۷]۔ الحديث حسن

ترجمہ: حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے رخصت دی تھی کہ عصا، لاٹھی، رسی اور اس طرح کی چیزیں اگر کسی آدمی کو ملیں تو ان سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

اَلْكَسْبُ بِالْيَدِ

ہاتھ سے کمانا

(1325)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّ اَطْيَبَ مَا اَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ، وَاِنَّ اَوْلَادَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَالنَّسَائِي وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذي حديث رقم: ۱۳۵۸، ابو داؤد حديث رقم:۳۵۲۸، نسائي حديث رقم:۴۴۴۹، ابن ماجة حديث رقم:۲۲۹۰]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سب سے اچھی چیز جو تم کھاتے ہو وہ تمہارے ہاتھ کی کمائی ہے۔ اور تمہاری اولادیں تمہاری کمائی ہیں۔

(1326)۔ وَعَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ عَمَّرَ اَرْضاً لَيْسَتْ لِاَحَدٍ فَهُوَ اَحَقُّ رَوَاهُ الْبُخَارِي

[بخاري حديث رقم:۲۳۳۵، مسند احمد حديث رقم:۲۴۹۳۶]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے ایسی زمین آباد کی جو کسی کی ملکیت نہ تھی تو وہی اس کا حق دار ہے۔

(1327)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا رَعَى الْغَنَمَ، فَقَالَ اَصْحَابُهُ وَاَنْتَ؟ فَقَالَ نَعَمْ، كُنْتُ اَرْعَى عَلَى قَرَارِيطَ لِاَهْلِ مَكَّةَ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاري حديث رقم:۲۲۶۲، ابن ماجة حديث رقم:۲۱۴۹]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: اللہ نے کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔ آپ ﷺ کے صحابہ نے عرض کیا آپ ﷺ نے بھی؟ فرمایا ہاں۔ میں مکہ کے قراریط پر جا کر بکریاں چراتا تھا۔

لِلسَّائِلِ حَقٌّ

سوالی کا بھی حق ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ [الضحى:۱۰] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سوالی کو انکار مت کر۔

(1328)۔ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِلسَّائِلِ حَقٌّ وَاِنْ جَاءَ عَلَى فَرَسٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗد [ابو داؤد حديث رقم:۱۶۶۵، موطا مالك حديث رقم:۳ من كتاب الصدقة، مسند احمد حديث رقم:۱۷۳۵]۔ مرسل حسن

ترجمہ: حضرت سیدنا حسن بن علی ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سوالی کا حق ہے خواہ وہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے۔

بَيَانُ الدَّيْنِ

قرض کا بیان

(1329)۔ عَنْ اَبِي قَتَادَةَ ؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِراً اَوْ وَضَعَ عَنْهُ اَنْجَاهُ اللّٰهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:۴۰۰۰]۔

ترجمہ: حضرت ابو قتادہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے تنگ دست کو

مہلت دی یا اس کا قرض معاف کر دیا، اللہ اسے قیامت کے دن کی سختیوں سے نجات دے گا۔

(1330)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يُغْفَرُ لِلشَّهِيدِ كُلُّ ذَنْبٍ اِلَّا الدَّيْنُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم:٤٨٨٣]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شہید کا ہر گناہ معاف ہو جاتا ہے سوائے قرض کے۔

حُرْمَةُ الرِّبٰوا

سود کی حرمت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا [البقرة:٢٧٥] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ نے خرید فروخت حلال فرمائی ہے اور سود کو حرام ٹھہرایا ہے۔ وَقَالَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ [البقرة:٢٧٩] اور فرمایا: اگر تم ایمان والے ہو تو باقی ماندہ سود بھی معاف کر دو۔ اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو اللہ کی طرف سے جنگ کا اعلان سن لو۔

(1331)۔ عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ آكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهٗ وَكَاتِبَهٗ وَشَاهِدَيْهِ وَقَالَ هُمْ سَوَآءٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمَذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ [مسلم حديث رقم:٤٠٩٣، ترمذى حديث رقم:١٢٠٦، ابو داؤد حديث رقم:٣٣٣٣، ابن ماجة حديث رقم:٢٢٧٧]۔

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے، کھلانے والے، اس کے لکھنے والے اور اس کے گواہوں پر لعنت بھیجی ہے۔ اور فرمایا ہے کہ یہ سب برابر ہیں۔

(1332)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقٰى اَحَدٌ اِلَّا اٰكِلَ الرِّبٰوا، فَاِنْ لَّمْ يَاْكُلْهُ اَصَابَهٗ مِنْ بُخَارِهٖ وَيُرْوٰى مِنْ غُبَارِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حديث رقم:٣٣٣١، نسائى حديث رقم:٤٤٥٥، ابن ماجة حديث رقم:٢٢٧٨]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: لوگوں پر ایک وقت آئے گا کہ سود کھائے بغیر کوئی بھی نہیں بچے گا۔ اگر سود نہ کھایا تو اس کے اثرات اس تک ضرور پہنچ جائیں گے۔ اور وہ اس کے غبار سے سیراب ہوگا۔

(1333)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلرِّبٰوا سَبْعُوْنَ جُزْءًا، اَيْسَرُهَا اَنْ يَّنْكِحَ الرَّجُلُ اُمَّهٗ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم:٢٢٧٤]۔ الحديث صحيح وله شواهد

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: سود کے ستر گناہ ہیں۔ ان میں سے سب سے چھوٹا یہ ہے کہ آدمی اپنی ماں سے نکاح کرے۔

(1334)۔ وَعَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ فَمَنْ زَادَ اَوِ اسْتَزَادَ فَقَدْ اَرْبٰى، اَلْاٰخِذُ وَالْمُعْطِيْ فِيْهِ سَوَآءٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم:٤٠٦٤]۔

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: سونے کے بدلے سونا، چاندی کے بدلے چاندی، گندم کے بدلے گندم، جو کے بدلے جو، کھجور کے بدلے کھجور اور نمک کے بدلے نمک برابر برابر ہے، ہاتھوں ہاتھ ہے۔ جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو وہ سود ہے۔ لینے والا دینے والا اس میں برابر ہیں۔

(1335)۔ وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا رِبٰوا اِلَّا فِي الدَّيْنِ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ وَالْبُخَارِيِّ، اَلرِّبٰوا فِي النَّسِيْئَةِ [مسلم حديث رقم:٤٠٨٨، بخارى حديث رقم:٢١٧٩، نسائى حديث رقم:٤٥٨٠، طحاوى ٢/٢١٤، ابن ماجة حديث رقم:٢٢٥٧، سنن الدارمى حديث رقم:٢٥٨٣، مسند احمد حديث رقم:٢١٨٠٨]۔

ترجمہ: حضرت اسامہ بن زید ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: کوئی سود نہیں ہے سوائے قرض پر۔ مسلم بخاری کی روایت میں ہے کہ سود قرض پر ہوا کرتا ہے۔

(1336)۔ وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا بَاْسَ بِالْحَيَوَانِ وَاحِدًا بِاثْنَيْنِ يَدًا بِيَدٍ، وَكَرِهَ نَسِيْئَةً رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم:٢٢٧١]۔

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: ایک کے بدلے دو جانور ہاتھوں ہاتھ لینے میں کوئی حرج نہیں۔ اور آپ ﷺ نے ادھار پر ایسا سودا ناپسند فرمایا۔

بَابُ اَحْكَامِ الْبَيْعِ وَالشِّرَآءِ

خریدوفروخت کے احکام کا باب

(1337)۔ عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ وَعَنِ الثُّنْيَا وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٣٩١٢، ٣٩١٣، بخاری حديث رقم:٢٣٨١، ٢١٩٦، ترمذی حديث رقم:١٣١٣، ابو داؤد حديث رقم:٣٤٠٤، ابن ماجة حديث رقم:٢٢٦٦، مسند احمد حديث رقم:١٤٣٧٠]۔

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے محاقلہ، مزابنہ، مخابرہ، معاومہ اور ثنیا سے منع فرمایا اور عرایا کی اجازت فرمائی۔ (محاقلہ یہ ہے کہ کھیت کی کھڑی فصل کو اسی جنس کے خشک اناج کے معین پیمانوں کے عوض بیچ دیا جائے، مزابنہ یہ ہے کہ تازہ کھجوروں کی چھوہاروں کے عوض بیچ کی جائے، مخابرہ یہ ہے کہ زمین مزارعت پر دی جائے اس طرح کہ فصل کا تہائی یا چوتھائی حصہ لینا ہو، معاومہ یہ ہے کہ درخت کے پھلوں کو چند سالوں کے عوض فروخت کر دیا جائے، ثنیا یہ ہے کہ بیچے جانے والے پھلوں میں سے ایک غیر معلوم حصہ مستثنیٰ کر لیا جائے، عرایا یہ ہے کہ درخت پر لگی کھجوروں کا اندازہ کر لیا جائے اور ان کھجوروں کو درخت پر ہی خشک ہوتے دیا جائے اور انہیں ان کی مقدار کے برابر چھوہاروں کے بدلے میں بیچ دیا جائے، گویا یہ دراصل مزابنہ میں سے استثنیٰ ہے)

(1338)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ لِبَيْعٍ وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٣٨١٥، بخاری حديث رقم:٢١٥٠، ابو داؤد حديث رقم:٣٤٤٣، ابن ماجة حديث رقم:٢١٧٥، نسائی حديث رقم:٤٤٩٦، موطا مالك حديث رقم:٩٦ من كتاب البيوع]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: خریدنے کے لیے قافلے کو آگے جا کر مت ملو اور کوئی شخص دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے اور ملاوٹ نہ کیا کرو اور شہری آدمی دیہاتی کے لیے نہ بیچے۔

(1339)۔ وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ ﷺ قَالَ نَهَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اَبِيْعَ مَا لَيْسَ عِنْدِي رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حديث رقم:١٢٣٣، ابو داؤد حديث رقم:٣٥٠٣، نسائی حديث رقم:٤٦١٣، ابن ماجة حديث رقم:٢١٨٧، مسند احمد حديث رقم:١٥٣١٩]۔ قال الترمذی حسن

ترجمہ: حضرت حکیم بن حزام ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے وہ چیز بیچنے سے منع فرمایا جو میرے پاس نہ ہو۔

(1340)۔ وَعَنْ عُمَرَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْجَالِبُ مَرْزُوْقٌ وَالْمُحْتَكِرُ مَلْعُوْنٌ رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِي [ابن ماجة حديث رقم:٢١٥٣، سنن الدارمی حديث رقم:٢٥٤٧]۔ اسناده ضعيف

ترجمہ: حضرت عمر فاروق ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: مال عام کرنے والے کو رزق دیا جاتا ہے اور ذخیرہ اندوزی کرنے والے پر لعنت ہے۔

(1341)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ غَلَا السِّعْرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَعِّرْ لَنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّزَّاقُ وَاِنِّي لَاَرْجُوْ اَنْ اَلْقٰى رَبِّي وَلَيْسَ اَحَدٌ مِنْكُمْ يَطْلُبُنِي بِمَظْلَمَةٍ دَمٍ وَلَا مَالٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤد وَالتِّرْمَذِي وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِي [ابو داؤد حديث رقم:٣٤٥١، ترمذی حديث رقم:١٣١٤، ابن ماجة حديث رقم:٢٢٠٠، سنن الدارمی حديث رقم:٢٥٤٨، مسند احمد حديث رقم:١٢٥٩٨]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں قیمتیں چڑھ گئیں۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے لیے قیمت مقرر فرما دیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مقرر کرنے والا اللہ ہے جو بند کرتا ہے، کھولتا ہے اور رزاق ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ اپنے رب سے اس حال میں ملوں کہ تم میں سے کوئی بھی مجھ پر خون یا مال کے ظلم کا مطالبہ نہ رکھتا ہو۔

بَيَانُ بَيْعِ الْحَرَامِ

حرام کی خریدوفروخت کا بیان

(1342)۔ عَنْ جَابِرٍ ﷺ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيْرِ وَالْاَصْنَامِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَرَاَيْتَ شُحُوْمَ الْمَيْتَةِ فَاِنَّهُ يُطْلٰى بِهَا السُّفُنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُوْدُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ، فَقَالَ لَا، هُوَ حَرَامٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم:٤٠٤٨، بخاری حديث رقم:٢٢٣٦، ابو داؤد حديث رقم:٣٤٨٦، ترمذی حديث رقم:١٢٩٧، نسائی حديث رقم:٤٢٥٦، ابن ماجة حديث رقم:٢١٦٧]۔

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جب کہ وہ مکہ میں تھے: بے شک اللہ اور اس کے رسول نے شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی خرید وفروخت سے منع فرمایا۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ مردار کی چربی کے بارے میں آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں۔ اس سے کشتیاں چکائی جاتی ہیں، چمڑوں کی مالش کی جاتی ہے اور لوگ چہروں پر اس کی کریم لگاتے ہیں۔ فرمایا نہیں، یہ حرام ہے۔

بیان الخیار

سودے کی واپسی کا اختیار

(1343)۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ المتبایعان کل واحد منهما بالخیار علی صاحبه ما لم یتفرقا الا بیع الخیار رواه مسلم والبخاری [مسلم حدیث رقم: ۳۸۵۳، بخاری حدیث رقم: ۲۱۰۷، ابو داؤد حدیث رقم: ۳۴۵۴، ترمذی حدیث رقم: ۱۲۴۵، نسائی حدیث رقم: ۴۴۶۵، ابن ماجة حدیث رقم: ۲۱۸۱، موطا امام مالك حدیث رقم: ۷۹ من کتاب البیوع، مسند احمد حدیث رقم: ۵۱۲۹، السنن الکبریٰ للبیهقی ۲۶۸/۵]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: خرید وفروخت کرنے والے دونوں آدمیوں کو سودے کی واپسی کا اختیار ہے جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جائیں سوائے بیع الخیار کے۔

(1344)۔ وعن جابر رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ ﷺ خیر اعرابیاً بعد البیع رواه الترمذی [ترمذی حدیث رقم: ۱۲۴۹، ابن ماجة حدیث رقم: ۲۱۸۴]۔ حسن

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دیہاتی کو چیز بیچنے کے بعد واپس کرنے کا اختیار دیا۔

(1345)۔ وعن ابی هریرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ من اشتری شیئاً لم یره فهو بالخیار اذا رآه رواه الدارقطنی والبیهقی [سنن الدار قطنی حدیث رقم: ۲۷۷۹، السنن الکبریٰ للبیهقی ۲۶۸/۵]۔ اسناده ضعیف

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جس نے کوئی چیز خریدی جسے اس نے دیکھا نہیں تھا تو دیکھنے کے بعد اسے اختیار ہے۔

بیان الاقالة

سودا واپس کرنا

(1346)۔ عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ من اقال مسلماً اقال اللہ عثرته یوم القیامة رواه ابوداؤد وابن ماجة [ابو داؤد حدیث رقم: ۳۴۶۰، ابن ماجة حدیث رقم: ۲۱۹۹، مسند احمد حدیث رقم: ۷۴۴۹]۔ اسناده صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جس نے مسلمان کا سودا واپس کر لیا قیامت کے دن اللہ اس کی خطائیں واپس کر دے گا۔

بیان السلف

سلف کا بیان

(1347)۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنهما قال قدم رسول اللہ ﷺ المدینة وهم یسلفون فی الثمار السنة والسنتین، فقال من اسلف فی شیء فلیسلف فی کیل معلوم ووزن معلوم الی اجل معلوم رواه مسلم والبخاری [مسلم حدیث رقم: ۴۱۱۸، بخاری حدیث رقم: ۲۲۳۹، ابو داؤد حدیث رقم: ۳۴۶۳، ترمذی حدیث رقم: ۱۳۱۱، نسائی حدیث رقم: ۴۶۱۶، ابن ماجة حدیث رقم: ۲۲۸۰، سنن الدارمی حدیث رقم: ۲۵۸۶، مسند احمد حدیث رقم: ۱۸۷۳]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو وہ لوگ ایک سال یا دو سال کے ادھار پر پھلوں کی بیع کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بیع سلم کرے وہ صرف معین ماپ اور معین وزن اور مدت معینہ میں بیع کرے۔

(1348)۔ وعن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ من اسلف فی شیء فلا یصرفه الی غیره قبل ان یقبضه رواه ابوداؤد وابن ماجة [ابو داؤد حدیث رقم: ۳۴۶۸، ابن ماجة حدیث رقم: ۲۲۸۳]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جو شخص کسی چیز کی بیع سلم کرے، وہ اس پر قبضہ کرنے سے پہلے آگے کسی کو نہ بیچے۔

بَيَانُ الرَّهْنِ

رہن کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ [البقرة:٢٨٣] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: رہن ہے قبضہ شدہ۔

(1349)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتِ اشْتَرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ طَعَامًا مِّنْ يَّهُوْدِيٍّ إِلٰى أَجَلٍ وَرَهَنَهُ دِرْعًا لَهُ مِنْ حَدِيْدٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم: ٤١١٥، بخاري حديث رقم: ٢٠٦٨، نسائي حديث رقم: ٤٦٠٩، ابن ماجة حديث رقم: ٢٤٣٦، مسند احمد حديث رقم: ٢٥٣٢٨].

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے وقت مقررہ تک کے لیے کھانا خریدا اور اپنی ایک لوہے کی زرہ اس کے پاس گروی رکھی۔

(1350)۔ وَعَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَا يُنْتَفَعُ مِنَ الرَّهْنِ بِشَيْءٍ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ [شرح معاني الآثار للطحاوي ٢/٢٣١].

ترجمہ: حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ گروی رکھی ہوئی چیز سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا جاتا۔

اَلْوَدِيعَةُ

ودیعت

(1351)۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أُودِعَ وَدِيعَةً فَلَا ضَمَانَ عَلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم: ٢٤٠١].

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جسے کوئی چیز ودیعت کی گئی (ضائع ہونے کی صورت میں) اس کے ذمے کوئی تاوان نہیں ہے۔

(1352)۔ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؓ قَالَ الْعَارِيَةُ بِمَنْزِلَةِ الْوَدِيعَةِ لَا ضَمَانَ فِيهَا إِلَّا أَنْ يَتَعَدّٰى رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِي الْمُصَنَّفِ [المصنف لعبد الرزاق حديث رقم: ١٤٧٨٥].

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب ؓ فرماتے ہیں کہ ادھاری چیز، ودیعت کے قائم مقام ہے۔ اس میں کوئی ضمان نہیں ہے سوا اس کے کہ اس نے زیادتی کی ہو۔

بَيَانُ الشُّفْعَةِ

شفعہ کا بیان

(1353)۔ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالشُّفْعَةِ لِلْجِوَارِ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ [شرح معاني الآثار للطحاوي ٢/٢٤٤، المصنف لابن ابي شيبة ٥/٣٢٥].

ترجمہ: حضرت سیدنا علی المرتضیٰ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما دونوں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شفعہ کے مقدمے کا فیصلہ پڑوسی کے حق میں فرمایا۔

(1354)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ، اَلشَّرِيكُ شَفِيعٌ وَالشُّفْعَةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [ترمذي حديث رقم: ١٣٧١، شرح معاني الآثار للطحاوي ٢/٢٤٥]. الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: شراکت کرنے والا شفعہ کر سکتا ہے اور شفعہ ہر چیز میں ہے (حیوان کا استثناء آگے آتا ہے)۔

(1355)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَا شُفْعَةَ فِي الْحَيَوَانِ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ [شرح معاني الآثار للطحاوي ٢/٢٤٥].

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ فرمایا: حیوان میں کوئی شفعہ نہیں۔

بَابُ كِرَاءِ الْأَرْضِ

زمین بٹائی پر دینا

(1356)۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَامَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا خَرَجَ مِنَ الزَّرْعِ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ [شرح معاني الآثار للطحاوي ٢/٢٣٨، بخاري حديث رقم: ٢٢٨٥].

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر والوں کے ساتھ کھیت کی پیداوار سے حصہ لینا طے فرمایا۔

(1357)۔ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا أَكْثَرَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ حَقْلًا، وَكَانَ أَحَدُنَا يُكْرِي أَرْضَهُ فَيَقُولُ هٰذِهِ الْقِطْعَةُ لِي وَهٰذِهِ لَكَ فَرُبَّمَا أَخْرَجَتْ ذِهْ وَلَمْ تُخْرِجْ ذِهْ فَنَهَاهُمْ

النَّبِيُّ ﷺ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٣٩٥١، بخاري حديث رقم:٢٣٣٢، ابو داؤد حديث رقم:٣٣٩٢، نسائي حديث رقم:٣٩٠٩، ابن ماجة حديث رقم:٢٤٥٨]۔

ترجمہ: حضرت رافع بن خدیج فرماتے ہیں کہ اہلِ مدینہ میں سے ہم سب سے زیادہ کھیتوں کے مالک تھے۔ ہم میں سے کوئی آدمی اپنی زمین بٹائی پر دیتا تھا تو یوں کہتا تھا کہ یہ ٹکڑا میرا ہے اور یہ ٹکڑا تیرا ہے۔ اب کبھی یہ ٹکڑا پیدا وار دیتا تھا اور وہ نہیں دیتا تھا۔ انہیں نبی کریم ﷺ نے منع فرما دیا۔

بَابُ الْعُمْرٰی

کسی کو زندگی بھر کے لیے ھبہ کرنے کا باب

(1358)۔ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ، اَلْعُمْرٰی جَائِزَةٌ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٤٢٠٢، بخاري حديث رقم:٢٦٢٦، ابو داؤد حديث رقم:٣٥٤٨، نسائي حديث رقم:٣٧٢٩، مسند احمد حديث رقم:٨٥٨٨]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: زندگی بھر کے لیے ھبہ کرنا جائز ہے۔

(1359)۔ وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ الْعُمْرٰی مِيرَاثٌ لِاَهْلِهَا رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٤٢٠١]۔

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: زندگی بھر کے لیے دی گئی چیز اس کے قابض کی میراث ہے۔

بَابُ الشِّرْكَةِ وَالْمُضَارَبَةِ

شرکت اور مضاربت کا باب

(1360)۔ عَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ اَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ بِهِ جَدُّهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ اِلَى السُّوقِ فَيَشْتَرِي الطَّعَامَ فَيَلْقَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ فَيَقُولَانِ لَهُ، اَشْرِكْنَا فَاِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ دَعَا لَكَ بِالْبَرَكَةِ فَيُشْرِكُهُمْ فَرُبَّمَا اَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ فَيَبْعَثُ بِهَا اِلَى الْمَنْزِلِ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاري حديث رقم:٢٥٠١]۔

ترجمہ: حضرت زہرہ بن معبد فرماتے ہیں کہ میرے دادا حضرت عبداللہ بن ہشام مجھے ساتھ لے کر بازار تشریف لے جاتے اور کھانے کی چیزیں خریدتے تھے۔ انہیں حضرت ابن عمر اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما ملتے تو کہتے تھے کہ ہمیں بھی اپنے کاروبار میں شریک کریں۔ نبی کریم ﷺ نے آپ کے لیے برکت کی دعا فرمائی تھی۔ وہ انہیں شریک کر لیتے تھے تو کبھی کبھی جانور پر لادا ہوا سارا سامان ہی خرید لیتے تھے اور اسے گھر بھیج دیتے تھے۔

(1361)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُولُ اَنَا ثَالِثُ الشَّرِيكَيْنِ مَالَمْ يَخُنْ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ، فَاِذَا خَانَهُ خَرَجْتُ مِنْ بَيْنِهِمَا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤد [ابو داؤد حديث رقم:٣٣٨٣]۔ ضعيف

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ میں دو شریکوں میں تیسرا ہوتا ہوں جب تک ان میں سے کوئی اپنے ساتھی سے خیانت نہیں کرتا۔ جب کوئی خیانت کرتا ہے تو میں ان کے درمیان سے نکل جاتا ہوں۔

(1362)۔ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَدِّ الْاَمَانَةَ اِلٰى مَنِ ائْتَمَنَكَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤد وَالتِّرْمَذِي وَالدَّارِمِي [ابو داؤد حديث رقم:٣٥٣٥، ترمذي حديث رقم:١٢٦٤، سنن الدارمي حديث رقم:٢٦٠٠]۔ اسناده صحيح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ: جس نے تیرے پاس امانت رکھی، اسے واپس ادا کر، اور جس نے تجھ سے خیانت کی اس کے ساتھ خیانت مت کر۔

(1363)۔ وَعَنْ صُهَيْبٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثٌ فِيهِنَّ بَرَكَةٌ، اَلْبَيْعُ اِلٰى اَجَلٍ، وَالْمُقَارَضَةُ، وَاِخْلَاطُ الْبُرِّ بِالشَّعِيرِ لِلْبَيْتِ لَا لِلْبَيْعِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم:٢٢٨٩]۔

ترجمہ: حضرت صہیب ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں جن میں برکت ہے۔ وقت مقررہ تک سودا، ایک دوسرے کو قرض دینا، گندم میں جَو ملانا گھر کے لیے نہ کہ بیچنے کے لیے۔

(1364)۔ وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ الْبَارِقِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَعْطَاهُ دِينَارًا لِيَشْتَرِيَ لَهُ شَاةً، فَاشْتَرٰى لَهُ شَاتَيْنِ فَبَاعَ اِحْدَاهُمَا بِدِينَارٍ وَاٰتَاهُ بِشَاةٍ وَدِينَارٍ فَدَعَا لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي بَيْعِهِ بِالْبَرَكَةِ فَكَانَ لَوِ اشْتَرٰى تُرَابًا لَرَبِحَ فِيهِ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاري حديث رقم:٣٦٤٢، ابو داؤد حديث رقم:٣٣٨٤، ترمذي حديث رقم:١٢٥٨، ابن ماجة حديث رقم:٢٤٠٢، مسند احمد حديث رقم:١٩٣٧٦]۔

ترجمہ: حضرت عروہ بن ابی جعد بارقی ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک دینار عطا فرمایا تاکہ وہ آپ ﷺ کے لیے بکری خریدیں۔ انہوں نے آپ ﷺ کے لیے دو بکریاں خریدیں۔ ان میں سے ایک بکری ایک دینار

میں فروخت کردی اور آپ ﷺ کے پاس ایک بکری اور ایک دینار لے کر حاضر ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے کاروبار میں برکت کی دعا فرمائی۔ وہ اگر مٹی بھی خریدتے تھے تو انہیں اس میں نفع ہوتا تھا۔

حُقُوقُ الْاَجِيْرِ

مزدور کے حقوق

(1365)۔ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِخْوَانُكُمْ خَوَلُكُمْ، جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ اَيْدِيْكُمْ، فَمَنْ كَانَ اَخُوْهُ تَحْتَ يَدِهٖ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَاْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تُكَلِّفُوْهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَاِنْ كَلَّفْتُمُوْهُمْ فَاَعِيْنُوْهُمْ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:۴۳۱۳، بخاری حدیث رقم:۳۰_۲۵۴۵، ابو داؤد حدیث رقم:۵۱۵۷_۵۱۵۸، ترمذی حدیث رقم:۱۹۴۵، ابن ماجۃ حدیث رقم:۳۶۹۰]۔

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارے ماتحت تمہارے بھائی ہیں۔ اللہ نے انہیں تمہارا دست نگر بنایا ہے۔ جسکے ماتحت اس کا بھائی ہو تو جو کچھ خود کھاتا ہے اس میں سے اسے کھلائے اور جو کچھ خود پہنتا ہے اس میں سے اسے پہنائے۔ اور ان سے انکی برداشت سے زیادہ کام مت لو۔ اور اگر زیادہ کام لو تو انکی مدد کرو۔

(1366)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَعْطُوا الْاَجِيْرَ اَجْرَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّجِفَّ عَرَقُهٗ رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ [ابن ماجۃ حدیث رقم:۲۴۴۳]۔ صحیح ولہ طرق

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: مزدور کو اس کی مزدوری ادا کرو اس سے پہلے کہ اس کا پسینہ خشک ہو۔

كِتَابُ الْاَحْكَامِ السُّلْطَانِيَّةِ

احکامِ سلطانیہ (سیاسیات کی کتاب)

بَابُ ضَرُوْرَةِ الْاِمَامِ وَ اَوْصَافِهٖ وَطَاعَتِهٖ وَعَزْلِهٖ

امام کی ضرورت، اس کے اوصاف، اس کی اطاعت اور ان کو ہٹانا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَهْلِهَا وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ [النساء:۵۸] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بے شک اللہ تمہیں

حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے اہلوں کی طرف لوٹاؤ۔ اور جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ فیصلہ کرو۔ وَقَالَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ [النساء:۵۹] اور فرمایا: اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور ان کی جو تم میں سے حکمران ہوں۔

(1367)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ خَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ لَقِیَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا حُجَّةَ لَهٗ وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِیْ عُنُقِهٖ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۴۷۹۳، مسند احمد حدیث رقم:۶۴۲۹]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے اطاعت سے ہاتھ کھینچا وہ قیامت کے دن اللہ سے اس طرح ملے گا کہ اس کے پاس جان چھڑانے کا کوئی بہانہ نہ ہوگا۔ اور جو مر گیا اور اس کی گردن میں بیعت کا پٹہ نہیں تھا تو وہ جہالت کی موت مرا۔

(1368)۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِیُّ ﷺ فِیْ مَجْلِسٍ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ جَاءَهٗ اَعْرَابِیٌّ، فَقَالَ مَتَی السَّاعَةُ فَمَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُحَدِّثُ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ سَمِعَ مَا قَالَ فَكَرِهَ مَا قَالَ، وَ قَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ لَمْ يَسْمَعْ، حَتّٰی اِذَا قَضٰی حَدِيْثَهٗ قَالَ اَيْنَ اُرَاهُ السَّائِلُ عَنِ السَّاعَةِ؟ قَالَ هَا اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِذَا ضُيِّعَتِ الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ، فَقَالَ كَيْفَ اِضَاعَتُهَا؟ قَالَ اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰی غَيْرِ اَهْلِهٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِی وَمَرَّ الْحَدِيْثُ [بخاری حدیث رقم:۵۹]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ لوگوں میں تشریف فرما ہو کر گفتگو فرما رہے تھے کہ اتنے میں ایک دیہاتی آ گیا۔ اس نے کہا قیامت کب ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے گفتگو جاری رکھی۔ کسی نے سوچا کہ آپ ﷺ نے اس کی بات سنی ہے مگر اسے پسند نہیں فرمایا۔ کسی نے سوچا آپ ﷺ نے سنا ہی نہیں۔ حتیٰ کہ جب آپ ﷺ اپنی گفتگو ختم کر چکے تو فرمایا: قیامت کے بارے میں سوال کرنے والا کہاں ہے بھلا؟ اس نے کہا یا رسول اللہ میں یہ ہوں۔ فرمایا: جب امانت ضائع کر دی جائے تو قیامت کا انتظار کر۔ اس نے کہا اس کے ضائع کرنے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: جب حکومت نااہلوں کو سونپ دی جائے تو قیامت کا انتظار کر۔

(1369)۔ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ اَنَا وَرَجُلٌ مِنْ بَنِیْ عَمِّیْ، فَقَالَ اَحَدُهُمَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمِّرْنَا عَلٰی بَعْضِ مَا وَلَّاكَ اللّٰهُ وَ قَالَ الْاٰخَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَقَالَ اِنَّا وَ اللّٰهِ لَا نُوَلِّیْ عَلٰی هٰذَا الْعَمَلِ اَحَدًا سَاَلَهٗ وَلَا اَحَدًا حَرَصَ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث

رقم:٤٧١٧ ، بخاری حدیث رقم:٧١٤٩ ، ابو داؤد حدیث رقم:٣٥٧٩ ، مسند احمد حدیث رقم:١٩٦٨٨]۔

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری ﷛ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں تھا اور میرے چچا کی اولاد میں سے ایک آدمی تھا۔ حاضرین میں سے ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ ﷺ جو کچھ اللہ نے آپ کو حکومت بخشی ہے اس میں سے ہمیں بھی کسی جگہ کا گورنر بنا دیں۔ دوسرے نے بھی اسی طرح کہا۔ فرمایا: اللہ کی قسم ہم اس کام پر کسی ایسے آدمی کو مقرر نہیں کرتے جو اسے طلب کرے اور نہ ہی اسے جو اس کا لالچ رکھے۔

(1370)۔ وَعَنْ اَبِی بَکْرَۃَ ﷛ قَالَ لَمَّا بَلَغَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اَنَّ اَھْلَ فَارِسَ قَدْ مَلَّکُوْا عَلَیْھِمْ بِنْتَ کِسْرٰی ، قَالَ لَنْ یُّفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا اَمْرَھُمْ اِمْرَاَۃً رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ [بخاری حدیث رقم:٤٤٢٥ ، ٧٠٩٩ ، ترمذی حدیث رقم:٢٢٦٢ ، نسائی حدیث رقم:٥٣٨٨ ، مسند احمد حدیث رقم:٢٠٤٢٧]۔

ترجمہ: حضرت ابوبکرہ ﷛ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ تک یہ بات پہنچی کہ ایران والوں نے کسریٰ کی بیٹی کو اپنا حکمران بنا لیا ہے تو فرمایا: وہ قوم کبھی فلاح نہیں پا سکتی جو اپنی حکومت عورت کو سونپ دے۔

(1371)۔ وَعَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا کَانَتْ اُمَرَآءُ کُمْ خِیَارَکُمْ وَاَغْنِیَآءُ کُمْ سُمَحَآءَ کُمْ وَاُمُوْرُکُمْ شُوْرٰی بَیْنَکُمْ فَظَھْرُ الْاَرْضِ خَیْرٌ لَّکُمْ مِنْ بَطْنِھَا وَاِذَا کَانَتْ اُمَرَآءُ کُمْ شِرَارَکُمْ وَاَغْنِیَآءُ کُمْ بُخَلَآءَ کُمْ وَاُمُوْرُکُمْ اِلٰی نِسَآءِ کُمْ فَبَطْنُ الْاَرْضِ خَیْرٌ لَّکُمْ مِنْ ظَھْرِھَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ [ترمذی حدیث رقم:٢٢٦٦]۔ الحدیث صحیح وقال الترمذی غریب

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷛ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جب تمہارے حکمران تم میں سے اچھے لوگ ہوں اور تمہارے امیر لوگ فراخ دل ہوں اور تمہارے حکومتی معاملات مشورے سے طے ہوتے ہوں تو تمہارے لیے زمین کے پیٹ کی نسبت زمین کی پیٹھ بہتر ہے۔ اور جب تمہارے حکمران تم میں سے شریر لوگ ہوں اور تمہارے امیر لوگ کنجوس ہوں اور تمہاری حکمرانی عورتوں کے سپرد ہو تو زمین کی پیٹھ کی نسبت زمین کا پیٹ تمہارے لیے بہتر ہے۔

(1372)۔ وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ ﷛ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ مَا مِنْ وَالٍ یَلِی رَعِیَّۃً مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَیَمُوْتُ وَھُوَ غَاشٌّ لَھُمْ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ الْجَنَّۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ [مسلم حدیث رقم:٣٦٣ ، بخاری حدیث رقم:٧١٥١ ، سنن الدارمی حدیث رقم:٢٧٩٨ ، مسند احمد حدیث رقم:٢٠٣١٤]۔

ترجمہ: حضرت معقل بن یسار ﷛ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس شخص کو بھی

مسلمانوں کی حکمرانی سونپی گئی اور وہ ان سے خیانت کرتا ہوا مر گیا تو اللہ نے اس پر جنت حرام کر دی۔

(1373)۔ وَعَنْ اُمِّ الْحُصَیْنِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنْ اُمِّرَ عَلَیْکُمْ عَبْدٌ مُّجَدَّعٌ یَقُوْدُکُمْ بِکِتَابِ اللّٰہِ فَاسْمَعُوْا لَہٗ وَاَطِیْعُوْا رَوَاہُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم:٤٧٦٢ ، ترمذی حدیث رقم:١٧٠٦ ، نسائی حدیث رقم:٤١٩٢ ، ابن ماجۃ حدیث رقم:٢٨٦١ ، مسند احمد حدیث رقم:٢٧٣٢٧]۔

ترجمہ: حضرت ام الحصین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم پر ناک کٹا غلام بھی حکمران بنا دیا جائے جو اللہ کی کتاب کے مطابق تمہارے فیصلے کرے تو اس کی بات سنو اور اس کا کہنا مانو۔

(1374)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلسَّمْعُ وَالطَّاعَۃُ عَلَی الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِیْمَا اَحَبَّ وَکَرِہَ مَالَمْ یُؤْمَرْ بِمَعْصِیَۃٍ فَاِذَا اُمِرَ بِمَعْصِیَۃٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ [مسلم حدیث رقم:٤٧٦٣ ، بخاری حدیث رقم:٢٩٥٥ ، ٧١٤٤ ، ابو داؤد حدیث رقم:٢٦٢٦ ، ترمذی حدیث رقم:١٧٠٧ ، نسائی حدیث رقم:٤٢٠٦ ، ابن ماجۃ حدیث رقم:٢٨٦٤ ، مسند احمد حدیث رقم:٤٦٦٧]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر ﷛ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: سننا اور ماننا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے پسند اور ناپسند میں۔ جب تک اسے گناہ کا حکم نہ دیا جائے۔ جب گناہ کا حکم دیا جائے تو نہ سنا جائے نہ مانا جائے۔

وَقَالَ الْاِمَامُ الْاَعْظَمُ عَلَیْہِ الرَّحْمَۃُ وَالرِّضْوَانُ فِی الْخُرُوْجِ عَلَی الْاِمَامِ اِنَّ ھٰذَا اَمْرٌ لَا یُصْلَحُ بِوَاحِدٍ مَا اَطَاقَہُ الْاَنْبِیَآءُ حَتّٰی عُقِدَتْ عَلَیْہِ مِنَ السَّمَآءِ کَذَا فِی اَحْکَامِ الْقُرْاٰنِ لِلْجَصَّاصِ [احکام القرآن ٢/٣٣]۔

ترجمہ: امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ نے ظالم حکمران کے خلاف بغاوت کے بارے میں فرمایا کہ یہ کام ایسا ہے جو اکیلے آدمی کے بس میں نہیں۔ اسے انبیاء نے بھی اس وقت تک ہاتھ نہیں ڈالا جب تک انہیں آسمان سے اس پر مقرر نہیں کیا گیا۔

بَابُ الْقَانُوْنِ وَالْمُشَاوَرَۃِ وَالْوُزَرَآءِ

قانون، مشاورت اور وزراء کا باب

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ [النساء ٥٩] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر تمہارا کسی چیز میں تنازع ہو جائے تو اسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹاؤ۔ وَقَالَ وَاَمْرُھُمْ شُوْرٰی بَیْنَھُمْ [الشوریٰ :٣٨] اور فرمایا: ان کے معاملات آپس میں مشورے سے طے

ہوتے ہیں۔ وَ قَالَ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ [آل عمران:١٥٩] اور فرمایا: فیصلوں میں ان سے مشورہ لو۔

(1375)۔ عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِ رَوَاهُ مَالِكٌ [موطا مالك حديث رقم:٣ من كتاب القدر]۔ مرسل صحيح

ترجمہ: حضرت امام مالک علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ان تک رسول اللہ ﷺ کا فرمان پہنچا ہے کہ میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں۔ جب تک تم ان دونوں کو پکڑے رکھو گے گمراہ نہیں ہوگے۔ اللہ کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت۔

(1376)۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ؓ قَالَ اقْضِ بِمَا قَضَى بِهِ الصَّالِحُونَ رَوَاهُ النَّسَائِي وَشَدَّ النَّسَائِي بَابًا، اَلْحُكْمُ بِاتِّفَاقِ أَهْلِ الْعِلْمِ [نسائي حديث رقم:٥٣٩٨]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ نیک لوگوں نے جو فیصلے دیے ہیں ان کے مطابق فیصلہ کرو۔ امام نسائی علیہ الرحمہ نے پورا باب باندھا ہے جس کا نام ہے: فیصلہ اہل علم کے اتفاق سے ہوگا۔

(1377)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِالْأَمِيرِ خَيْرًا جَعَلَ لَهُ وَزِيرَ صِدْقٍ إِنْ نَسِيَ ذَكَّرَهُ وَإِنْ ذَكَرَ أَعَانَهُ، وَإِذَا أَرَادَ بِهِ غَيْرَ ذٰلِكَ جَعَلَ لَهُ وَزِيرَ سُوءٍ إِنْ نَسِيَ لَمْ يُذَكِّرْهُ وَإِنْ ذَكَرَ لَمْ يُعِنْهُ رَوَاهُ أَبُودَاوُد وَالنَّسَائِي [ابو داؤد حديث رقم:٢٩٣٢، نسائي حديث رقم:٤٢٠٤]۔ اسناده صحيح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ امیر کی بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے مخلص وزیر عطا فرما دیتا ہے۔ اگر وہ بھول جائے تو یہ اسے یاد دلاتا ہے اور اگر وہ یاد رکھے تو یہ اس کی مدد کرتا ہے اور جب اللہ کوئی دوسرا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے لیے کوئی برا وزیر مقرر کر دیتا ہے۔ اگر وہ بھول جائے تو یہ اسے یاد نہیں دلاتا اور اگر وہ یاد رکھے تو یہ اس کی مدد نہیں کرتا۔

(1378)۔ وَعَنْ أَنَسٍ ؓ قَالَ كَانَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الشُّرَطِ مِنَ الْأَمِيرِ رَوَاهُ الْبُخَارِي وَالتِّرْمِذِي [بخاري حديث رقم:٧١٥٥، ترمذي حديث رقم:٣٨٥٠]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت قیس بن سعد، نبی کریم ﷺ کے ساتھ اس طرح تھے جس طرح امیر کے ساتھ حفاظتی دستے کا سربراہ ہوتا ہے۔

(1379)۔ وَعَنْ مِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ ؓ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ضَرَبَ مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ قَالَ أَفْلَحْتَ يَا قُدَيْمُ إِنْ مُتَّ وَلَمْ تَكُنْ أَمِيرًا وَلَا كَاتِبًا وَلَا عَرِيفًا رَوَاهُ أَبُودَاوُد وَ قَالَ رَسُولُ

اللّٰهِ ﷺ مَا رَآهُ الْمُؤْمِنُونَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِي الْمُوَطَّا [ابو داؤد حديث رقم:٢٩٣٣، موطا محمد صفحة ١٤٤]۔ اسناده ضعيف

يَقُولُ الْمُؤَلِّفُ: إِنَّ الْأَصْلَ إِبَاحَةٌ فَفِي الْأُمُورِ السِّيَاسِيَّةِ إِبَاحَةٌ مَالَمْ يُوجَدِ النَّهْيُ

ترجمہ: حضرت مقدام بن معدیکرب ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے کندھوں پر (ہاتھ مبارک) مارا پھر فرمایا: اے قدیم! تو فلاح پا گیا، اگر تو مر گیا اور تو نہ امیر تھا، نہ کاتب تھا اور نہ مشہور تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے مومن اچھا سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہے۔

مؤلف عرض کرتا ہے کہ اصل اباحت ہے۔ لہٰذا سیاسی معاملات میں بھی اباحت ہی ہے جب تک ممانعت نہ پائی جائے۔

بَابُ الْعَدْلِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهٖ

عدل اور اس کے متعلقات کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ [المائدة:٤٤] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو اس کے مطابق فیصلہ نہیں کرتا جو اللہ نے نازل فرمایا ہے تو وہی لوگ کافر ہیں۔ وَ قَالَ أَطِيْعُوا اللّٰهَ وَأَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ [النساء:٥٩] اور فرمایا: اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور جو تم میں سے حکمران ہوں ان کی اطاعت کرو۔ وَ قَالَ وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ الْآية [النساء:٥٨] اور فرمایا: جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ فیصلہ کرو۔

(1380)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ جُعِلَ قَاضِيًا بَيْنَ النَّاسِ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّيْنٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُد وَالتِّرْمِذِي وَابْنُ مَاجَة [مسند احمد حديث رقم:٧١٦٤، ابو داؤد حديث رقم:٣٥٧٢، ترمذي حديث رقم:١٣٢٥، ابن ماجة حديث رقم:٢٣٠٨]۔ الحديث حسن

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جو لوگوں کے درمیان قاضی بنایا گیا وہ چھری کے بغیر ذبح کر دیا گیا۔

(1381)۔ وَعَنْ أَنَسٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ ابْتَغَى الْقَضَاءَ وَسَأَلَ وُكِلَ إِلٰى

نَفْسِهٖ ، وَمَنْ اُكْرِهَ عَلَيْهِ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مَلَكاً يُسَدِّدُهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤد وَالتِّرْمَذِی وَابْنُ مَاجَۃَ [ابو داؤد حدیث رقم:۳۵۷۸ ، ترمذی حدیث رقم:۱۳۲۴ ، ابن ماجۃ حدیث رقم:۲۳۰۹]۔ حسن

ترجمہ: حضرت انس ﷺ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جس نے قاضی بننا چاہا اور اسکا مطالبہ کیا اسے اسکے نفس کے حوالے کردیا گیا۔ اور جو اس کیلئے مجبور کیا گیا اللہ اس کی خاطر فرشتے بھیجے گا جو اسکی راہنمائی کریں گے۔

(1382)۔ وَعَنْ بُرَيْدَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْقُضَاةُ ثَلٰثَةٌ ، وَاحِدٌ فِی الْجَنَّةِ وَاثْنَانِ فِی النَّارِ ، فَاَمَّا الَّذِیْ فِی الْجَنَّةِ فَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَقَضٰی بِهٖ ، وَ رَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَجَارَ فِی الْحُكْمِ فَهُوَ فِی النَّارِ ، وَ رَجُلٌ قَضٰی لِلنَّاسِ عَلٰی جَهْلٍ فَهُوَ فِی النَّارِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤد وَابْنُ مَاجَۃَ [ابو داؤد حدیث رقم:۳۵۷۳ ، ترمذی حدیث رقم:۱۳۲۲ ، ابن ماجۃ حدیث رقم:۲۳۱۵]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت بریدہ ﷺ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: قاضی تین قسم کے ہیں۔ ایک جنت میں ہے اور دو جہنم میں ہیں۔ وہ جو جنت میں ہے وہ ایسا آدمی ہے جس نے حق کو پہچانا اور اس کے ساتھ فیصلہ کیا۔ اور وہ آدمی جس نے حق کو پہچانا مگر فیصلہ دینے میں ظلم کیا وہ جہنم میں ہے اور وہ آدمی جس نے لوگوں کے درمیان جہالت کی بنا پر فیصلہ دیا وہ بھی جہنم میں ہے۔

(1383)۔ وَعَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا يَقْضِيَنَّ حَكَمٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانٌ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم : ۴۴۹۰ ، بخاری حدیث رقم:۷۱۵۸ ، ترمذی حدیث رقم :۱۳۳۴ ، ابو داؤد حدیث رقم:۳۵۸۹ ، نسائی حدیث رقم:۵۴۲۱ ، ابن ماجۃ حدیث رقم:۲۳۱۶ ، مسند احمد حدیث رقم:۲۰۴۰۳]۔

ترجمہ: حضرت ابوبکرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ کوئی قاضی دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کرے جب کہ وہ غصے میں ہو۔

(1384)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُهٗ دُوْنَ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ فَقَدْ ضَادَّ اللّٰهَ وَمَنْ خَاصَمَ فِیْ بَاطِلٍ وَهُوَ يَعْلَمُهٗ لَمْ يَزَلْ فِیْ سَخَطِ اللّٰهِ تَعَالٰی حَتّٰی يَنْزِعَ ، وَمَنْ قَالَ فِیْ مُؤْمِنٍ مَا لَيْسَ فِيْهِ ، اَسْكَنَهُ اللّٰهُ رَدْغَةَ الْخَبَالِ حَتّٰی يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤد [مسند احمد حدیث رقم :۵۳۸۴ ، ابو داؤد حدیث رقم:۳۵۹۷ ، ابن ماجۃ حدیث رقم:۲۳۲۰]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس شخص کی سفارش اللہ کی حدود میں سے کسی حد کے درمیان حائل ہو گئی اس نے اللہ کا مقابلہ کیا اور جس شخص نے باطل کی خاطر جھگڑا کیا حالانکہ وہ جانتا تھا تو وہ باز آنے تک اللہ کی ناراضگی کا شکار رہا اور جس نے مومن کے بارے میں کوئی ایسی بات کہی جو اس میں نہیں تھی اللہ اسے ہلاکت کے کیچڑ میں کھڑا کر دے گا جب تک وہ اس سے نکل نہیں جاتا۔

(1385)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا اَهْلَكَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَاَيْمُ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:۴۴۱۰ ، بخاری حدیث رقم:۳۴۷۵ ، ابو داؤد حدیث رقم:۴۳۷۳ ، ترمذی حدیث رقم:۱۴۳۰ ، ابن ماجۃ حدیث رقم:۲۵۴۷]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے لوگ اسلیے ہلاک کیے گئے کہ جب ان میں سے کوئی اثر رسوخ والا آدمی چوری کرتا تھا تو وہ اسے چھوڑ دیتے تھے اور جب ان میں سے کوئی کمزور آدمی چوری کرتا تھا تو وہ اس پر حد قائم کرتے تھے اور اللہ کی قسم اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرے تو میں اسکا ہاتھ کاٹ دوں۔

(1386)۔ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ شَفَعَ لِاَحَدٍ شَفَاعَةً فَاَهْدٰی لَهٗ هَدِيَّةً عَلَيْهَا فَقَبِلَهَا ، فَقَدْ اَتٰی بَاباً عَظِيْماً مِنْ اَبْوَابِ الرِّبٰو رَوَاهُ اَبُوْدَاؤد [ابو داؤد حدیث رقم:۳۵۴۱]۔ اسنادہ حسن

ترجمہ: حضرت ابوامامہ ﷺ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جس نے کسی کے لیے سفارش کی اور اس کے لیے ہدیہ بھیجا اور اگلے نے اسے قبول کرلیا تو وہ سود کے دروازوں میں سے عظیم دروازے سے گزرا۔

(1387)۔ وَعَنْ عَلِیٍّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا تَقَاضٰی اِلَيْكَ رَجُلَانِ فَلَا تَقْضِ لِلْاَوَّلِ حَتّٰی تَسْمَعَ كَلَامَ الْاٰخَرِ ، فَاِنَّهٗ اَحْرٰی اَنْ يَتَبَيَّنَ لَكَ الْقَضَاءُ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤد وَالتِّرْمَذِی [ترمذی حدیث رقم:۱۳۳۱ ، ابو داؤد حدیث رقم:۳۵۸۲]۔ حسن

ترجمہ: حضرت علی المرتضی ﷺ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جب دو آدمی تمہارے پاس مقدمہ لیکر آئیں تو پہلے کی بات پر فیصلہ ہرگز نہ کرنا جب تک دوسرے کو سن نہ لو۔ اسے مکمل حق حاصل ہے کہ تم پر حقائق واضح کرے۔

(1388)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ

الْخَصْمَيْنِ يَقْعُدَانِ بَيْنَ يَدَيِ الْحَاكِمِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُد [ابو داؤد حديث رقم:٣٥٨٨]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ دیا ہے کہ جھگڑنے والے دونوں فریق حاکم کے سامنے بیٹھیں۔

(1389)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ أَبْغَضَ الرِّجَالِ إِلَى اللّٰهِ الْأَلَدُّ الْخَصِمُ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ٦٧٨٠، بخاری حديث رقم: ٢٤٥٧، ترمذی حديث رقم: ٢٩٧٦، نسائی حديث رقم: ٥٤٢٣، مسند احمد حديث رقم: ٢٤٣٣١]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کو سب سے زیادہ ناپسند وہ شخص ہے جو سخت جھگڑالو ہو۔

(1390)۔ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَأَقْضِي لَهُ عَلَى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ مِنْهُ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِشَيْءٍ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ فَلَا يَأْخُذَنَّهُ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ٤٤٧٥، بخاری حديث رقم: ٦٩٦٧، ابو داؤد حديث رقم: ٣٥٨٣، ترمذی حديث رقم: ١٣٣٩، نسائی حديث رقم: ٥٤٠١، ابن ماجة حديث رقم: ٢٣١٧، مسند احمد حديث رقم: ٢٦٥٤٧]۔

ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ایک بشر ہوں اور تم لوگ اپنے جھگڑے لے کر میرے پاس آتے ہو اور ممکن ہے تم میں سے کوئی شخص دوسرے کی نسبت زبان کا تیز ہو اور میں اس کے حق میں اس سے سنی ہوئی بات کے مطابق فیصلہ کر دوں۔ تو میں جسے اس کے بھائی کے حق میں سے فیصلہ دے دوں وہ اس حق کو ہرگز وصول نہ کرے۔ میں اسے جہنم کا ٹکڑا کاٹ کے دے رہا ہوں۔

(1391)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعَى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَأَمْوَالَهُمْ وَلٰكِنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٤٤٧٠، بخاری حديث رقم: ٤٥٥٢، ابو داؤد حديث رقم: ٣٦١٩، ترمذی حديث رقم: ١٣٤٢، نسائی حديث رقم: ٥٤٢٥، ابن ماجة حديث رقم: ٢٣٢١]۔ لعل الحديث متواتر

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: اگر لوگوں کو انکے دعووں کے مطابق دے دیا جائے تو لوگ آدمیوں کے خونوں اور مالوں کا دعویٰ لے کر آ جائیں گے۔ طریقہ یہ ہے کہ مدعا علیہ کے ذمے قسم ہے۔

(1392)۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِي وَالْيَمِينُ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِي [ترمذی حديث رقم: ١٣٤١]۔ صحيح وشواهده كثيرة صحيحة قيل متواترة

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مدعی کے ذمے گواہی ہے اور مدعا علیہ کے ذمے قسم ہے۔

(1393)۔ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ وَلَا زَانٍ وَلَا زَانِيَةٍ وَلَا ذِي غِمْرٍ عَلَى أَخِيهِ وَرَدَّ شَهَادَةَ الْقَانِعِ لِأَهْلِ الْبَيْتِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُد [ابو داؤد حديث رقم: ٣٦٠٠، ابن ماجة حديث رقم: ٢٣٦٦، مسند احمد حديث رقم: ٦٧٠٧]۔ اسناده حسن

ترجمہ: انہی نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: خیانت کرنے والے مرد کی گواہی جائز نہیں، نہ ہی خائنہ عورت کی، نہ ہی زانی مرد کی، نہ ہی زانیہ عورت کی، نہ ہی اپنے بھائی سے ذاتی عناد رکھنے والے کی اور آپ ﷺ نے اس گھر کے حق میں ایسے شخص کی گواہی رد فرما دی جو ان کے ٹکڑے کھاتا تھا۔

بَابُ الْقِصَاصِ وَالدِّيَاتِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهَا

قصاص، دیات اور اس کے متعلقات کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ [البقرة:١٧٨] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم پر فرض کر دیا گیا ہے قتل کا بدلہ قتل۔ وَقَالَ وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ [البقرة:١٧٩] اور فرمایا: تمہارے لیے قصاص میں زندگی ہے۔ وَقَالَ وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ الْآيَة [المائدة:٤٥] اور فرمایا: ہم نے اس میں ان پر فرض کر دیا تھا کہ جان کے بدلے جان ہے۔ وَقَالَ وَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَى أَهْلِهِ إِلَّا أَنْ يَصَّدَّقُوا [النساء:٩٢] اور فرمایا: اسکے وارثوں کو خون بہا ادا کیا جائے سوائے اسکے کہ وہ معاف کر دیں۔

(1394)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْعَمْدُ قَوَدٌ، إِلَّا أَنْ يَعْفُوَ وَلِيُّ الْمَقْتُولِ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالدَّارَقُطْنِي [المصنف لابن ابی شیبة ٤٠٣/٦، سنن الدار قطنی حديث رقم: ٣١١٢]۔ اسناده ضعيف

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جان بوجھ کر قتل کرنے پر قصاص لازم

ہے سوائے اس کے کہ مقتول کا وارث معاف کر دے۔

(1395)۔ وَعَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قُتِلَ فِی عِمِّيَّةٍ فِی رَمْيٍ يَكُوْنُ بَيْنَهُمْ بِالْحِجَارَةِ اَوْ جَلْدٍ بِالسِّيَاطِ اَوْ ضَرْبٍ بِعَصًا فَهُوَ خَطَاءٌ، عَقْلُهُ عَقْلُ الْخَطَاءِ، وَمَنْ قُتِلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوَدٌ، وَمَنْ حَالَ دُوْنَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَغَضَبُهُ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤد وَالنَّسَائِی

[ابو داؤد حدیث رقم:٤٥٣٩، ٤٥٤٠، نسائی حدیث رقم:٤٧٨٩، ابن ماجة حدیث رقم:٢٦٣٥]۔ صحیح

ترجمہ: انہی نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: دو دھڑے ایک دوسرے پر پتھر برسا رہے ہوں تو اس دوران جو آدمی اندھے پتھراؤ کی زد میں آ کر قتل ہو گیا، یا کوڑے سے مارا گیا یا لاٹھی کی ضرب سے مر گیا تو وہ قتل خطا ہے۔ اسکی دیت خطا کی دیت ہے اور جو جان بوجھ کر قتل کیا گیا تو اس کا قصاص ہے۔ جو اس کی سزا میں رکاوٹ بنا، اس پر اللہ کی لعنت اور اس کا غضب ہے۔ اس کی طرف سے نہ تو جرم سے بڑا فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ ہی جرم کے برابر۔

(1396)۔ وَعَنْ اَبِی بَكْرَةَ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا قَوَدَ اِلَّا بِالسَّيْفِ رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حدیث رقم:٢٦٦٨]۔

ترجمہ: حضرت ابوبکرہ ؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: قصاص صرف تلوار کے ذریعے لیا جانا چاہیے۔

(1397)۔ وَعَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمُسْلِمُوْنَ تَتَكَافَؤُ دِمَاءُ هُمْ وَيَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ وَيَرُدُّ عَلَيْهِمْ اَقْصَاهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ اَلَا لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِی عَهْدِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤد وَالنَّسَائِی وَرَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا [ابو داؤد حدیث رقم:٤٥٣٠، نسائی حدیث رقم:٤٧٤٥، ابن ماجة حدیث رقم:٢٦٦٣، مسند احمد حدیث رقم:٩٩٥]۔

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: تمام مسلمانوں کے خون برابر ہیں۔ ان کا قریب رہنے والا آدمی کسی کو امان دینے کا اختیار رکھتا ہے اور دور دراز کا رہنے والا آدمی کسی کو واپس کر سکتا ہے اور وہ دوسروں کے مقابلے میں ایک مٹھی کی طرح ہیں۔ خبردار! کافر کے بدلے میں مسلمان کو قتل نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی کسی معاہدے والے کو اس کے معاہدے کے دوران۔

(1398)۔ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ؓ قَتَلَ نَفَرًا خَمْسَةً اَوْ سَبْعَةً بِرَجُلٍ وَاحِدٍ قَتَلُوْهُ غِيْلَةً وَقَالَ عُمَرُ لَوْ تَمَالَا عَلَيْهِ اَهْلُ الصَّنْعَاءِ لَقَتَلْتُهُمْ جَمِيْعًا رَوَاهُ مَالِك

[موطا امام مالك حديث رقم:١٣ من كتاب العقول]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے ایک آدمی کے بدلے میں پانچ یا شاید سات آدمیوں کے گروہ کو قتل کر دیا جنہوں نے اسے دھوکہ دے کر قتل کر دیا تھا۔ اور حضرت عمر ؓ نے فرمایا کہ اگر سارے صنعاء والے بھی اس میں ملوث ہوتے تو میں سب کو قتل کر دیتا۔

(1399)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا اَمْسَكَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ وَقَتَلَهُ الْاٰخَرُ، يُقْتَلُ الَّذِیْ قَتَلَ وَيُحْبَسُ الَّذِیْ اَمْسَكَ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِی [سنن الدارقطنی حدیث رقم:٣٢٤٣، السنن الكبرىٰ للبيهقی ٨/٥٠]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: جب ایک آدمی نے آدمی کو پکڑا اور دوسرے نے اسے قتل کیا تو جس نے قتل کیا اسے قتل کیا جائے گا اور جس نے پکڑا تھا اسے قید کیا جائے گا۔

(1400)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ سَوَآءٌ يَعْنِی الْخِنْصَرَ وَالْاِبْهَامَ رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم:٦٨٩٥، ابو داؤد حدیث رقم:٤٥٥٨، ترمذی حدیث رقم:١٣٩٢، نسائی حدیث رقم:٤٨٤٧، ابن ماجة حدیث رقم:٢٦٥٢، سنن الدارمی حدیث رقم:٢٣٧٤]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: یہ اور یہ برابر ہیں۔ یعنی چھنگلیا اور انگوٹھا۔

(1401)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْاَصَابِعُ سَوَآءٌ، وَالْاَسْنَانُ سَوَآءٌ، اَلثَّنِيَّةُ وَالضِّرْسُ سَوَآءٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤد [ابو داؤد حدیث رقم:٤٥٥٩، ابن ماجة حدیث رقم:٢٦٥٠، بخاری حدیث رقم:٦٨٩٥، ترمذی حدیث رقم:١٣٩٢]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: انہی سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انگلیاں برابر ہیں، دانت برابر ہیں، سامنے کے دانت اور داڑھ برابر ہیں۔

(1402)۔ وَعَنْهُ قَالَ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَصَابِعَ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَآءً رَوَاهُ اَبُوْدَاؤد وَالتِّرْمَذِی [ابو داؤد حدیث رقم:٤٥٦١، ترمذی حدیث رقم:١٣٩١]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: انہی سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کو برابر قرار دیا ہے۔

(1403)۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْعَقْلَ مِيْرَاثٌ بَيْنَ وَرَثَةِ الْقَتِيْلِ وَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ عَقْلَ الْمَرْاَةِ بَيْنَ عَصَبَتِهَا وَلَا يَرِثُ الْقَاتِلُ

شَيْئاً رَوَاهُ اَبُوْدَاؤد وَالنَّسَائِي [ابو داؤد حديث رقم :٤٥٦٤ ، نسائی حديث رقم:٤٨٠١، ابن ماجة حديث رقم:٢٦٤٧]۔ سنده حسن

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دیت مقتول کے وارثوں کے درمیان میراث ہے اور رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ عورت کی دیت اس کے عصبہ وارثوں میں تقسیم کی جائے اور قاتل کسی چیز کا وارث نہیں بنے گا۔

(1404)۔ وَعَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدَ قَالَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فِي شِبْهِ الْعَمَدِ خَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ حِقَّةٌ وَخَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ جَذْعَةٌ وَخَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ بَنَاتِ لَبُوْنٍ وَخَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ بَنَاتِ مَخَاضٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤد [ابو داؤد حديث رقم:٤٥٥٣]۔

ترجمہ: حضرت علقمہ اور حضرت اسود رضی اللہ عنہما دونوں فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ نے شبہ عمد کی دیت پچیس چار سالہ اونٹنیاں، پچیس تین سالہ اونٹنیاں، پچیس دو سالہ اونٹنیاں اور پچیس ایک سالہ اونٹنیاں بتائی ہیں۔

(1405)۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ عَقْلُ شِبْهِ الْعَمَدِ مُغَلَّظٌ مِثْلُ عَقْلِ الْعَمَدِ وَلَا يُقْتَلُ صَاحِبُهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤد [ابو داؤد حديث رقم:٤٥٦٥ ، مسند احمد حديث رقم:٧١٠٧]۔ سنده حسن

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ شبہ عمد کی دیت مغلظ ہے جیسے قتل عمد کی لیکن اس میں قاتل کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

(1406)۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي دِيَةِ الْخَطَأِ عِشْرِيْنَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَعِشْرِيْنَ ابْنَ مَخَاضٍ ذُكُوْرٍ وَعِشْرِيْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَعِشْرِيْنَ جَذْعَةً وَعِشْرِيْنَ حِقَّةً رَوَاهُ اَبُوْدَاؤد وَالتِّرْمَذِي وَالنَّسَائِي وَقِيْلَ اَنَّهٗ مَوْقُوْفٌ عَلَى بْنِ مَسْعُوْدٍ [ترمذی حديث رقم:١٣٨٦، ابو داؤد حديث رقم:٤٥٤٥ ، ابن ماجة حديث رقم:٢٦٣١]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قتل خطا کی دیت بیس ایک سالہ اونٹنیاں، بیس ایک سالہ اونٹ (نر)، بیس دو سالہ اونٹنیاں، بیس تین سالہ اونٹنیاں اور بیس چار سالہ اونٹنیاں قرار دی ہیں۔

(1407)۔ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ بَلَغَنَا عَنْ عُمَرَ ﷺ اَنَّهٗ فَرَضَ عَلٰى اَهْلِ الذَّهَبِ فِي الدِّيَةِ اَلْفَ دِيْنَارٍ وَمِنَ الْوَرَقِ عَشَرَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ رَوَاهُ الْبَيْهَقِي مِنْ طَرِيْقِ الشَّافِعِي [السنن

الكبرىٰ للبيهقی ٨/٨٠]۔

ترجمہ: امام محمد بن حسن فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت عمر ﷺ سے روایت پہنچی ہے کہ انہوں نے سونا رکھنے والوں پر ہزار دینار اور چاندی میں سے دس ہزار درہم کی فرضیت جاری کی۔

(1408)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ جَآءَ رَجُلٌ يُرِيْدُ اَخْذَ مَالِي؟ قَالَ فَلَا تُعْطِهٖ مَالَكَ ، قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ قَاتَلَنِي؟ قَالَ قَاتِلْهُ ، قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ قَتَلَنِي؟ قَالَ فَاَنْتَ شَهِيْدٌ، قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ قَتَلْتُهٗ؟ قَالَ هُوَ فِي النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٣٦٠]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں کہ ایک آدمی آئے اور میرا مال چھیننا چاہے؟ فرمایا: اسے اپنا مال مت دے۔ اس نے عرض کیا اگر وہ مجھ سے جنگ کرے تو پھر؟ فرمایا: تم بھی اس سے جنگ کرو۔ اس نے عرض کیا اگر وہ مجھے قتل کر دے تو پھر؟ فرمایا: تم شہید ہو۔ اس نے عرض کیا اگر میں اسے قتل کر دوں تو پھر؟ فرمایا وہ جہنم میں گیا۔

(1409)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ فَاِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٦٦٥٥ ، بخاری حديث رقم:٢٥٥٩، ابو داؤد حديث رقم:٤٤٩٣]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کسی سے لڑے تو چہرے سے بچے۔ بے شک اللہ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا ہے۔

دِيَةُ الْمَرْءَةِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ دِيَةِ الرَّجُلِ وَلَا خِلَافَ فِيْهِ بَيْنَ الْجَمِيْعِ

عورت کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے۔ پوری اُمت میں اس پر کوئی اختلاف نہیں

(1410)۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دِيَةُ الْمَرْءَةِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ دِيَةِ الرَّجُلِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِي وَالْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ وَرُوِيَ ذٰلِكَ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ وَفِيْهِ ضُعْفٌ [السنن الكبرىٰ للبيهقی ٨/٩٥]۔

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل ﷺ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: عورت کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے۔

(1411)۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فِي الدِّيَاتِ

فَذَكَرَ فِي الْكِتَابِ : وَكَانَتْ دِيَةُ الْمُسْلِمِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِائَةً مِنَ الْاِبِلِ فَقَوَّمَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلٰى اَهْلِ الْقُرٰى اَلْفَ دِيْنَارٍ اَوِ اثْنَىْ عَشَرَ اَلْفَ دِرْهَمٍ وَ كَانَتْ دِيَةُ الْمَرْءَةِ الْمُسْلِمَةِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خَمْسِيْنَ مِنَ الْاِبِلِ فَقَوَّمَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلٰى اَهْلِ الْقُرٰى خَمْسَ مِائَةِ دِيْنَارٍ اَوْ سِتَّةَ آلَافِ دِرْهَمٍ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ الْمَرْوَزِيُّ فِي السُّنَّةِ [السنة للمروزی حدیث رقم:۲۳۹]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: محمد بن عمرو بن علقمہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے دیات کے بارے میں ایک حکم نامہ لکھا جس میں انہوں نے اس بات کا ذکر فرمایا کہ مسلمان مرد کی دیت رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں سو اونٹ تھی۔ حضرت عمر ؓ نے اپنے عہد خلافت میں ان کی قیمت لگا کر شہریوں پر ایک ہزار دینار یا بارہ ہزار درہم مقرر فرمائے۔ اور مسلمان آزاد عورت کی دیت عہد رسالت مآب ﷺ میں پچاس اونٹ تھی۔ حضرت عمر ؓ نے ان کی قیمت لگا کر پانچ سو دینار یا چھ ہزار درہم مقرر فرمائے۔

(1412)۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَقْلُ الْمَرْءَةِ مِثْلُ عَقْلِ الرَّجُلِ حَتّٰى يَبْلُغَ الثُّلُثَ مِنْ دِيَتِهَا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [نسائی حدیث رقم:۴۸۰۵]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورت کی دیت مرد کی طرح ہے حتیٰ کہ عورت کی دیت کے تیسرے حصے تک پہنچ جائے۔

(1413)۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَقْلُ الْمَرْءَةِ مِثْلُ عَقْلِ الرَّجُلِ حَتّٰى يَبْلُغَ ثُلُثَ دِيَتِهَا وَ ذٰلِكَ فِي الْمَنْقُوْلَةِ فَمَا زَادَ عَلَى الْمَنْقُوْلَةِ نِصْفُ عَقْلِ الرَّجُلِ مَا كَانَ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِي الْمُصَنَّفِ [المصنف لعبد الرزاق حدیث رقم:۱۷۷۵۶]۔

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: عورت کی دیت مرد کی دیت کے برابر رہتی ہے حتیٰ کہ عورت کی دیت مرد کے تہائی حصہ تک پہنچ جائے۔ یہ حکم منقولہ (جس میں ہڈی اپنی جگہ سے ہٹ جائے) کے بارے میں ہے۔ جب منقولہ سے بڑھ جائے تو پھر مرد کی دیت کا نصف ہے وہ جتنی بھی ہو۔

(1414)۔ وَعَنْ عَلِيٍّ ؓ قَالَ عَقْلُ الْمَرْءَةِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ عَقْلِ الرَّجُلِ فِي النَّفْسِ وَ فِيمَا دُوْنَهَا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ [السنن الکبریٰ للبیہقی ۸/۹۶]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ؓ فرماتے ہیں کہ عورت کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے، جان میں اور اس سے کم میں۔

(1415)۔ وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُمَا قَالَا عَقْلُ الْمَرْاَةِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ دِيَةِ الرَّجُلِ فِي النَّفْسِ وَ فِيمَا دُوْنَهَا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَ بِهٖ قَوَّمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ؓ فِيْ عَهْدِهٖ [السنن الکبریٰ للبیہقی ۸/۹۶]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت ابراہیم نے حضرت عمر بن خطاب اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ فرمایا عورت کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے۔ جان میں بھی اور اس سے کم میں بھی اور حضرت عمر بن خطاب ؓ نے اپنے زمانے میں اسی کے مطابق فیصلے کیے۔

(1416)۔ وَعَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ ؓ اَنَّهٗ قَالَ عَقْلُ الْمَرْاَةِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ عَقْلِ الرَّجُلِ فِي النَّفْسِ وَ فِيمَا دُوْنَهَا رواه محمد في كتاب الحجة [كتاب الحجة ٤/٢٧٨]۔

ترجمہ: حضرت ابراہیم نے حضرت علی بن ابی طالب ؓ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا عورت کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے۔ جان میں بھی اور اس سے کم میں بھی۔

(1417)۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ قَالَ هُمَا سَوَاءٌ اِلٰى خَمْسٍ مِنَ الْاِبِلِ ، وَقَالَ عَلِيٌّ ، اَلنِّصْفُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِي الْمُصَنَّفِ [المصنف لعبد الرزاق حدیث رقم:۱۷۷۶۱]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ دونوں دیتیں پانچ اونٹوں تک برابر ہیں، حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ ہر چیز میں نصف ہے۔

(1418)۔ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِي الْمَرْءَةِ اَنَّهَا تُعَاقِلُ الرَّجُلَ اِلٰى ثُلُثِ دِيَةِ الرَّجُلِ فَاِذَا بَلَغَتْ ثُلُثَ دِيَةِ الرَّجُلِ ، كَانَتْ اِلَى النِّصْفِ مِنْ دِيَةِ الرَّجُلِ رَوَاهُ مَالِكٌ [موطا امام مالک باب ٦ عقل المراة من كتاب العقول]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت سعید بن مسیب ؓ عورت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ مرد کی دیت کے تہائی حصہ تک برابر والی ہے۔ پھر جب مرد کی دیت کے تہائی حصہ تک پہنچ گئی تو اس کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے۔

(1419)۔ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ دِيَةُ الرَّجُلِ وَالْمَرْءَةِ سَوَاءٌ حَتّٰى يَبْلُغَ ثُلُثَ الدِّيَةِ وَ ذٰلِكَ اِلَى الْجَائِفَةِ ، فَاِذَا بَلَغَ ذٰلِكَ فَدِيَةُ الْمَرْءَةِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ دِيَةِ الرَّجُلِ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِي

الْمُصَنَّفِ [المصنف لعبد الرزاق حديث رقم:١٧٧٤٦]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت امام زہری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ مرد اور عورت کی دیت تہائی حصہ تک برابر ہے اور یہ معدے تک گہرے زخموں کے بارے میں ہے۔ جب اس سے آگے بڑھ جائے تو عورت کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے۔

(1420)۔ وَعَنْ عُرْوَةَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ دِيَةُ الْمَرْءَةِ مِثْلُ دِيَةِ الرَّجُلِ حَتّٰى يَبْلُغَ الثُّلُثَ ، فَاِذَا بَلَغَ الثُّلُثَ كَانَ دِيَتُهَا مِثْلَ نِصْفِ دِيَةِ الرَّجُلِ تَكُوْنُ دِيَتُهَا فِي الْجَائِفَةِ وَ الْمَامُوْمَةِ مِثْلَ نِصْفِ دِيَةِ الرَّجُلِ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِي الْمُصَنَّفِ [المصنف لعبد الرزاق حديث رقم:١٧٧٥٢]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت عروہ سے مروی ہے کہ وہ فرمایا کرتے تھے کہ عورت کی دیت مرد کی دیت کے برابر ہے حتیٰ کہ تہائی حصہ کو پہنچ جائے۔ جب تہائی حصہ کو پہنچ جائے تو اس کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے۔ اس کی دیت معدے تک گہرے زخموں اور مغز تک گہرے زخموں میں مرد کی دیت کا نصف ہے۔

بَابُ قَتْلِ الْمُرْتَدِّ

مرتد کے قتل کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ اِذْ هَدٰهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ [التوبة:١١٥] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا یہ دستور نہیں ہے کہ وہ کسی قوم کو ہدایت دینے کے بعد گمراہ کرے حتیٰ کہ بیان کر دے ان کے لیے وہ چیزیں جن سے انہیں بچنا چاہیے۔ وَ قَالَ اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا [المائدة:٣٣] اور فرمایا: جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں اور زمین میں فساد کی کوشش کرتے ہیں ان کی سزا یہ ہے کہ قتل کر دیے جائیں یا پھانسی دے دیے جائیں یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ دیے جائیں یا زمین سے انہیں نفی کر دیا جائے۔ یہ ان کی دنیا میں رسوائی ہے۔

(1422)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم:٣٠١٧، ابو داؤد حدیث رقم:٤٣٥١، ترمذی حدیث رقم:١٤٥٨، نسائی حدیث رقم:٤٠٥٩، ابن ماجة حدیث رقم:٢٥٣٥]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جس مسلمان نے اپنا دین بدلا اسے قتل کر دو۔

(1423)۔ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ؓ فِي رَجُلٍ اَسْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ ، قَالَ لَا اَجْلِسُ حَتّٰى يُقْتَلَ ، قَضَاءُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاَمَرَ بِهٖ فَقُتِلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حدیث رقم:٤٧١٨، بخاری حدیث رقم:٦٩٢٣، ابو داؤد حدیث رقم:٤٣٥٤]۔

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل ؓ نے ایک آدمی کے بارے میں فرمایا جو مسلمان ہوا تھا پھر یہودی ہو گیا تھا کہ میں اس وقت تک نہیں بیٹھوں گا جب تک یہ قتل نہ ہو جائے۔ یہ اللہ اور اس کے رسول کا فیصلہ ہے۔ آپ نے حکم دیا اور وہ قتل کر دیا گیا۔

(1424)۔ وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبَةٌ بِالسَّيْفِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [ترمذی حدیث رقم:١٤٦٠، مستدرک حاکم حدیث رقم:٨٢٤٠]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت جندب ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جادوگر کی سزا تلوار سے مارنا ہے۔

مَنْ سَبَّ النَّبِيَّ ﷺ يُقْتَلُ وَلَا تُقْبَلُ تَوْبَتُهٗ وَيَجُوْزُ قَتْلُهٗ وَرَآءَ الدِّيْوَانِ

جس نے نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کی اسے قتل کیا جائے اور اس کی توبہ قبول نہ کی جائے اور اسے ورائے عدالت قتل کرنا جائز ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا [الاحزاب:٥٧] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں، ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ کی لعنت ہے، اور ان کے لیے اس نے توہین والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ وَ قَالَ مَلْعُوْنِيْنَ اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَ قُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا [الاحزاب:٦٠]۔ اور فرماتا ہے: یہ لوگ ملعون ہیں، جہاں بھی پائے جائیں پکڑ لیے جائیں اور خوب قتل کیے جائیں۔ وَ قَالَ لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا الْاٰيَةَ [البقرة:١٠٤] اور فرماتا ہے: راعنا مت کہو۔ وَ مَرَّتْ اٰيَةُ الْمُحَارَبَةِ

(1425)۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ ؟ فَاِنَّهٗ يُؤْذِي اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ، فَقَتَلُوْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم:٢٥١٠، ٣٠٣١، ٣٠٣٢، ٤٠٣٧، مسلم حدیث رقم:٤٦٦٤، ابو داؤد:٢٧٦٨]۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کعب بن اشرف کو کون قتل کرے گا؟ یہ شخص اللہ اور اسکے رسول کو ایذاء دیتا ہے۔ صحابہ نے اسے قتل کر دیا۔

(1426)۔ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ؓ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى أَبِي رَافِعٍ الْيَهُوْدِيِّ رِجَالًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَتِيْكٍ وَكَانَ أَبُوْ رَافِعٍ يُؤْذِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَيُعِيْنُ عَلَيْهِ وَكَانَ فِيْ حِصْنٍ لَهُ بِأَرْضِ الْحِجَازِ فَلَمَّا دَنَوْا مِنْهُ وَقَدْ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَرَاحَ النَّاسُ بِسَرْحِهِمْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لِأَصْحَابِهِ اجْلِسُوْا مَكَانَكُمْ فَإِنِّيْ مُنْطَلِقٌ وَمُتَلَطِّفٌ لِلْبَوَّابِ لَعَلِّيْ أَنْ أَدْخُلَ فَأَقْبَلَ حَتّٰى دَنَا مِنَ الْبَابِ ثُمَّ تَقَنَّعَ بِثَوْبِهِ كَأَنَّهُ يَقْضِيْ حَاجَةً وَقَدْ دَخَلَ النَّاسُ فَهَتَفَ بِهِ الْبَوَّابُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ إِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ أَنْ تَدْخُلَ فَادْخُلْ فَإِنِّيْ أُرِيْدُ أَنْ أُغْلِقَ الْبَابَ فَدَخَلْتُ فَكَمَنْتُ فَلَمَّا دَخَلَ النَّاسُ أَغْلَقَ الْبَابَ ثُمَّ عَلَّقَ الْأَغَالِيْقَ عَلٰى وَتَدٍ قَالَ فَقُمْتُ إِلَى الْأَقَالِيْدِ فَأَخَذْتُهَا فَفَتَحْتُ الْبَابَ وَكَانَ أَبُوْ رَافِعٍ يُسْمَرُ عِنْدَهُ وَكَانَ فِيْ عَلَالِيَّ لَهُ فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْهُ أَهْلُ سَمَرِهِ صَعِدْتُ إِلَيْهِ فَجَعَلْتُ كُلَّمَا فَتَحْتُ بَابًا أَغْلَقْتُ عَلَيَّ مِنْ دَاخِلٍ قُلْتُ إِنِ الْقَوْمُ نَذِرُوْا بِيْ لَمْ يَخْلُصُوْا إِلَيَّ حَتّٰى أَقْتُلَهُ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ فِيْ بَيْتٍ مُظْلِمٍ وَسْطَ عِيَالِهِ لَا أَدْرِيْ أَيْنَ هُوَ مِنَ الْبَيْتِ فَقُلْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ قَالَ مَنْ هٰذَا فَأَهْوَيْتُ نَحْوَ الصَّوْتِ فَأَضْرِبُهُ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ وَأَنَا دَهِشٌ فَمَا أَغْنَيْتُ شَيْئًا وَصَاحَ فَخَرَجْتُ مِنَ الْبَيْتِ فَأَمْكُثُ غَيْرَ بَعِيْدٍ ثُمَّ دَخَلْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ مَا هٰذَا الصَّوْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ فَقَالَ لِأُمِّكَ الْوَيْلُ إِنَّ رَجُلًا فِي الْبَيْتِ ضَرَبَنِيْ قَبْلُ بِالسَّيْفِ قَالَ فَأَضْرِبُهُ ضَرْبَةً أَثْخَنَتْهُ وَلَمْ أَقْتُلْهُ ثُمَّ وَضَعْتُ ظِبَةَ السَّيْفِ فِيْ بَطْنِهِ حَتّٰى أَخَذَ فِيْ ظَهْرِهِ فَعَرَفْتُ أَنِّيْ قَتَلْتُهُ فَجَعَلْتُ أَفْتَحُ الْأَبْوَابَ بَابًا بَابًا حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلٰى دَرَجَةٍ لَهُ فَوَضَعْتُ رِجْلِيْ وَأَنَا أُرٰى أَنِّيْ قَدِ انْتَهَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ فَوَقَعْتُ فِيْ لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ فَانْكَسَرَتْ سَاقِيْ فَعَصَبْتُهَا بِعِمَامَةٍ ثُمَّ انْطَلَقْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ عَلَى الْبَابِ فَقُلْتُ لَا أَخْرُجُ اللَّيْلَةَ حَتّٰى أَعْلَمَ أَقَتَلْتُهُ فَلَمَّا صَاحَ الدِّيْكُ قَامَ النَّاعِيْ عَلَى السُّوْرِ فَقَالَ أَنْعَى أَبَا رَافِعٍ تَاجِرَ أَهْلِ الْحِجَازِ فَانْطَلَقْتُ إِلٰى أَصْحَابِيْ فَقُلْتُ النَّجَاءَ فَقَدْ قَتَلَ اللّٰهُ أَبَا رَافِعٍ فَانْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ ابْسُطْ رِجْلَكَ فَبَسَطْتُ رِجْلِيْ فَمَسَحَهَا فَكَأَنَّهَا لَمْ أَشْتَكِهَا قَطُّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم: ۳۰۲۲، ۳۰۲۳، ۴۰۳۸، ۴۰۳۹، ۴۰۴۰]۔

ترجمہ: حضرت براء ؓ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے انصار میں سے چند آدمیوں کو ابورافع کی طرف بھیجا، اور عبداللہ بن عتیک کو ان پر امیر مقرر فرمایا، اور ابورافع رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کرتا تھا اور آپ کے مخالفین کی مدد کرتا تھا، وہ حجاز میں اپنے محل کے اندر موجود تھا، جب وہ لوگ اس کے قریب پہنچے تو سورج غروب ہو چکا تھا، اور لوگ اپنے ٹھکانوں کو جا رہے تھے، حضرت عبداللہ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: اپنی جگہ پر بیٹھے رہو، میں جاتا ہوں، اور دربان سے پیار محبت کی باتیں کرتا ہوں، شاید میں داخل ہونے میں کامیاب ہو جاؤں، آپ ؓ چلے گئے حتیٰ کہ دروازے کے پاس پہنچ گئے، پھر اپنا کپڑا اس طرح اوڑھ لیا جیسے وہ قضائے حاجت میں مصروف ہوں، اور لوگ اندر داخل ہو چکے تھے، دربان اُن سے مخاطب ہوا کہ اے عبداللہ اگر اندر آنا چاہتے ہو تو جلدی آؤ، میں دروازہ بند کرنے لگا ہوں، میں داخل ہو گیا اور چھپ گیا، جب سارے لوگ اندر چلے گئے تو اس نے دروازہ بند کر دیا، پھر اس نے تالے کھونٹی پر لٹکا دیے، فرماتے ہیں کہ میں رسیوں کی طرف بڑھا اور انہیں پکڑ لیا، میں نے دروازہ کھولا، ابورافع کے پاس باتیں ہو رہی تھیں، وہ اپنی مختلف بیویوں سے پیدا ہونے والی اولاد میں بیٹھا تھا، جب اُس کے پاس سے باتیں کرنے والے اٹھ کر چلے گئے تو میں اس کی طرف بڑھا، میں جس دروازے کو بھی کھولتا اندر کی طرف سے اسے بند کر دیتا تھا، میں نے سوچا اگر لوگ مجھ سے باخبر ہو جائیں تو میری طرف کوئی نہ آ سکے جب تک میں اسے قتل نہ کر لوں، میں اس تک پہنچ گیا، وہ ایک اندھیرے کمرے میں اپنے گھر والوں کے درمیان بیٹھا ہوا تھا، مجھے سمجھ نہیں لگ رہی تھی وہ گھر کے کس طرف بیٹھا ہے، میں نے کہا: اے ابورافع، اُس نے کہا یہ کون ہے؟ میں اُس کی آواز کی جانب بڑھا، میں نے اسے تلوار سے ضرب لگائی اور میں ڈرا ہوا تھا، میرا مقصد حاصل نہ ہوا اور وہ چیخ پڑا، میں گھر سے بھاگ پڑا، تھوڑا دور گیا تو پھر دوبارہ داخل ہو گیا، میں نے کہا: اے ابورافع یہ آواز کیسی آئی تھی؟ تو اس نے کہا تیری ماں کا برا ہو کسی آدمی نے گھر کے اندر سے مجھے تلوار کے ساتھ ابھی مارا ہے، فرمایا: میں نے اسے ضرب لگائی جس نے اسے شدید زخمی کر دیا مگر میں اسے قتل نہ کر سکا، پھر میں نے تلوار کی نوک اس کے پیٹ پر رکھ دی حتیٰ کہ وہ اس کی پشت میں سے نکل گئی، میں سمجھ گیا کہ میں نے اسے قتل کر دیا ہے، میں ایک ایک کر کے دروازے کھولنے لگا، حتیٰ کہ اس کی سیڑھی تک پہنچ گیا، میں نے اپنا پاؤں رکھا، مجھے لگ رہا تھا کہ میں زمین پر پہنچ گیا ہوں، میں چاندنی رات میں گر گیا، میری پنڈلی ٹوٹ گئی اور میں نے اسے عمامہ کے ساتھ باندھ دیا، پھر میں چلا گیا اور دروازے کے پاس جا کر بیٹھ گیا، میں نے کہا میں آج رات باہر نہیں نکلوں گا جب تک مجھے یقین نہیں ہو جاتا کہ میں نے اسے قتل کر دیا ہے، پھر جب مرغ نے اذان دی تو اعلان کرنے والے نے سور میں اعلان کیا، اس نے کہا: اہلِ حجاز کا تاجر ابورافع مر گیا، میں اپنے ساتھیوں کے پاس گیا، میں

نے کہا جان چھوڑ گیا، اللہ نے ابورافع کو ماردیا، میں نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور بات بتائی، آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی ٹانگ آگے کر، میں نے اپنی ٹانگ آگے کی، آپ ﷺ نے اس پر ہاتھ پھیرا، وہ ایسے ہوگئی جیسے کبھی خراب نہ تھی۔

(1427)۔ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ، فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: اِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ، فَقَالَ اقْتُلُوْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم:۱۸٤٦، ۳۰٤٤، ٤۲۸٦، مسلم حدیث رقم:۳۳۰۸، ابو داؤد حدیث رقم:۲٦۸۵، ترمذی حدیث رقم:۱٦۹۳، نسائی حدیث رقم:۲۸٦۷، مسند احمد حدیث رقم:۱۲۰۷٤، ۱۲٦۸۷، ۱۲۹۳۷، ۱۳٤۱۸، ۱۳٤٤۲، ۱۳۵۲٤]۔ قال العلماء انما قتله لانه كان قد ارتد عن الاسلام، و قتل مسلماً كان يخدمه، و كان يهجو النبي ﷺ و يسبه، و كانت له قينتان تغنيان بهجاء النبي ﷺ و المسلمين [شرح النووی ۱/٤۳۹]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے دن داخل ہوئے تو آپ کے سر مبارک پر خود تھا، جب آپ نے اسے اتارا تو ایک آدمی نے آکر عرض کیا کہ ابن خطل کعبہ کے غلاف کے ساتھ چمٹا ہوا ہے، فرمایا اسے قتل کردو۔

(1428)۔ وَعَنْ سَعْدٍ ﷺ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ، اَمَّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ اِلَّا اَرْبَعَةَ نَفَرٍ وَ امْرَاَتَيْنِ، وَ سَمَّاهُمْ، وَ قَالَ اقْتُلُوْهُمْ وَاِنْ وَجَدْتُمُوْهُمْ مُتَعَلِّقِيْنَ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ، عِكْرِمَةُ بْنُ اَبِيْ جَهْلٍ، وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خَطَلٍ، وَ مِقْيَسُ بْنُ صُبَابَةَ، وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اَبِي السَّرْحِ، فَاَمَّا ابْنُ خَطَلٍ وَ ابْنُ صُبَابَةَ فَقُتِلَا، وَ اَمَّا عِكْرِمَةُ، فَرَكِبَ الْبَحْرَ، فَاَصَابَتْهُمْ عَاصِفٌ، فَقَالَ اَصْحَابُ السَّفِيْنَةِ اَخْلِصُوْا، فَاِنَّ اٰلِهَتَكُمْ لَا تُغْنِيْ عَنْكُمْ شَيْئًا هَا هُنَا، فَقَالَ عِكْرِمَةُ وَاللّٰهِ لَئِنْ لَّمْ يُنَجِّنِيْ مِنَ الْبَحْرِ اِلَّا الْاِخْلَاصُ لَا يُنَجِّيْنِيْ فِي الْبَرِّ غَيْرُهُ، اَللّٰهُمَّ اِنَّ لَكَ عَلَيَّ عَهْدًا اِنْ اَنْتَ عَافَيْتَنِيْ مِمَّا اَنَا فِيْهِ اَنْ اٰتِيَ مُحَمَّدًا ﷺ، حَتّٰى اَضَعَ يَدِيْ فِيْ يَدِهٖ، فَلَاَجِدَنَّهُ عَفُوًّا كَرِيْمًا، فَجَاءَ، فَاَسْلَمَ، وَاَمَّا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اَبِي السَّرْحِ، فَاِنَّهُ اخْتَبَاَ عِنْدَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، فَلَمَّا دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ اِلَى الْبَيْعَةِ جَاءَ بِهٖ، حَتّٰى اَوْقَفَهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَايِعْ عَبْدَ اللّٰهِ، قَالَ فَرَفَعَ رَاْسَهُ، فَنَظَرَ اِلَيْهِ ثَلَاثًا، كُلَّ ذٰلِكَ يَاْبٰى، فَبَايَعَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اَمَا كَانَ فِيْكُمْ رَجُلٌ رَشِيْدٌ، يَقُوْمُ اِلٰى

هٰذَا حَيْثُ رَاٰنِيْ كَفَفْتُ يَدِيْ عَنْ بَيْعَتِهٖ فَيَقْتُلُهُ؟ فَقَالُوْا وَمَا يُدْرِيْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا فِيْ نَفْسِكَ؟ هَلَّا اَوْمَاْتَ اِلَيْنَا بِعَيْنِكَ؟ قَالَ اِنَّهُ لَا يَنْبَغِيْ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهُ خَائِنَةُ اَعْيُنٍ [ابوداؤد: ۲٦۸۳، ٤۳۵۹، نسائی: ٤۰٦۷، السنن الكبرىٰ للبيهقی ۷/٤۰، مستدرك حاكم: ٤٤۱۵]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت سعد ﷺ فرماتے ہیں کہ: جب فتح مکہ کا دن ہوا، رسول اللہ ﷺ نے سب لوگوں کو پناہ دی سوائے چار آدمیوں کے اور دو عورتوں کے، اور انہیں نامزد فرمایا، اور فرمایا کہ انہیں قتل کردو خواہ انہیں کعبہ کے غلاف کے ساتھ چمٹے ہوئے پاؤ۔ عکرمہ بن ابوجہل اور عبداللہ بن خطل اور مقیس بن صبابہ اور عبداللہ بن سعد بن ابی سرح۔ ابن خطل اور ابن صبابہ تو قتل کردیے گئے۔ عکرمہ سمندر میں سوار ہوگیا، ان لوگوں کو طوفان نے آلیا، کشتی والوں نے کہا دفع ہو جاؤ تمہارے بت یہاں تمہیں کچھ فائدہ نہیں دے سکتے۔ عکرمہ نے کہا اگر مجھے سمندر میں اخلاص کے سواء کوئی چیز نہیں بچاسکتی تو پھر خشکی میں بھی اسکے سواء کوئی شے نہیں بچاسکتی۔ اے میرے اللہ میں تیرے ساتھ وعدہ کرتا ہوں کہ اگر تو نے مجھے اس مشکل سے بچالیا تو میں محمد ﷺ کے پاس حاضر ہو جاؤں گا، حتیٰ کہ اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ میں رکھ دوں گا، میں انہیں ضرور معاف کرنے والا کریم پاؤں گا، وہ بچ کر آ گیا اور مسلمان ہوگیا۔ وہ جو عبداللہ بن سعد بن ابی سرح تھا، وہ حضرت عثمان بن عفان ﷺ کے پاس جاکر چھپا، جب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو بیعت کے لیے بلایا تو وہ اسے ساتھ لائے حتیٰ کہ اسے رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑا کردیا، عرض کیا یارسول اللہ ﷺ عبداللہ کو بیعت فرمایئے، راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھایا، اور تین مرتبہ اس کی طرف دیکھا، ہر نظر نے انکار کیا، تیسری بار کے بعد آپ نے اسے بیعت فرمالیا۔ پھر آپ اپنے صحابہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: کیا تم میں کوئی سمجھنے والا آدمی نہیں تھا، جب مجھے دیکھا کہ میں نے اسے بیعت کرنے سے اپنے ہاتھ روک لیے ہیں تو اسے قتل کردیتا؟ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ ہمیں کیا خبر آپکے دل میں کیا تھا؟ آپ اپنی آنکھ مبارک سے ہمیں اشارہ فرمادیتے؟ فرمایا: ایک نبی کو زیب نہیں دیتا کہ آنکھوں سے اشارے کرے۔

(1429)۔ وَفِيْ حَدِيْثٍ اٰخَرَ اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَسُبُّهُ ﷺ، فَقَالَ مَنْ يَّكْفِيْنِيْ عَدُوِّيْ؟ فَقَالَ خَالِدٌ اَنَا، فَبَعَثَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَتَلَهُ رَوَاهُ الْعَيَاضُ فِي الشِّفَاءِ [الشفاء ۲/۱۹۵، عمدة القاری ۳٤/٤۱۲ وقال: قال ابن حزم و هو حديث صحيح مسند كما في المكتبة الشاملة]۔

ترجمہ: ایک آدمی آپ ﷺ کو گالیاں بکتا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میرے دشمن کو کون قتل کرے گا؟ حضرت خالد ﷺ نے یہ ذمہ داری قبول کی۔ نبی کریم ﷺ کے حکم کے مطابق حضرت خالد ﷺ نے جاکر اسے قتل کردیا۔

(1430)۔ وَكَذٰلِكَ اَمَرَ بِقَتْلِ جَمَاعَةٍ مِمَّنْ كَانَ يُؤْذِيهِ مِنَ الْكُفَّارِ وَيَسُبُّهُ كَالنَّضْرِ بْنِ الْحَارِثِ وَعُقْبَةَ بْنِ اَبِي مُعَيْطٍ وَعَهِدَ بِقَتْلِ جَمَاعَةٍ مِنْهُمْ قَبْلَ الْفَتْحِ وَبَعْدَهُ فَقُتِلُوا اِلَّا مَنْ بَادَرَ بِاِسْلَامِهِ قَبْلَ الْقُدْرَةِ عَلَيْهِ رَوَاهُ الْعَيَاضُ فِي الشِّفَآءِ [الشفاء ۱۹۵/۲]۔

ترجمہ: فتح سے پہلے اور بعد نبی کریم ﷺ نے نضر بن حارث، عقبہ بن ابی معیط جیسے کئی گستاخوں کے قتل کا حکم دیا۔ پورے گروہ کو قتل کر دیا گیا۔ صرف وہ بچ گئے جو قابو میں آنے سے پہلے پہلے مسلمان ہو گئے۔

(1431)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عُقْبَةَ بْنَ اَبِي مُعَيْطٍ نَادَى يَا مَعَاشِرَ قُرَيْشٍ مَالِي اُقْتَلُ مِنْ بَيْنِكُمْ صَبْرًا ؟ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِكُفْرِكَ وَافْتِرَائِكَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ الْعَيَاضُ فِي الشِّفَآءِ [الشفاء ۱۹۵/۲، مجمع الزوائد ۹۲/۶]۔ اسنادہ ضعیف

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: جب عقبہ بن ابی معیط کو قتل کیا جانے لگا تو اس نے آواز لگائی۔ اے قریش! مجھے بے بس کر کے کیوں قتل کر رہے ہو؟ نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا: تیرے کفر کی وجہ سے اور اللہ کے رسول پر بہتان باندھنے کی وجہ سے۔

(1432)۔ وَعَنْ عِكْرِمَةَ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَبَّهُ رَجُلٌ فَقَالَ مَنْ يَكْفِينِي عَدُوِّي ؟ فَقَالَ الزُّبَيْرُ اَنَا، فَبَارَزَهُ فَقَتَلَهُ الزُّبَيْرُ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالْعَيَاضُ فِي الشِّفَآءِ [المصنف لعبد الرزاق: ۹۴۷۷، ۹۷۰۴، ۹۷۰۵، حلیة الاولیاء لابی نعیم ۴۵/۸، الشفاء ۱۹۵/۲]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس ؓ کے آزاد کردہ غلام حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ: ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کو گالی دی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے دشمن کو کون قتل کرے گا؟ حضرت زبیر ؓ نے عرض کیا میں۔ حضرت زبیر ؓ نے جا کر اسے قتل کر دیا۔

(1433)۔ وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ رَجُلٍ اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ تَسُبُّهُ ﷺ، فَقَالَ مَنْ يَكْفِينِي عَدُوَّتِي ؟ فَخَرَجَ اِلَيْهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَقَتَلَهَا رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالْعَيَاضُ فِي الشِّفَآءِ [المصنف لعبد الرزاق حدیث رقم: ۹۷۰۵، الشفاء ۱۹۵/۲]۔

ترجمہ: حضرت عروہ بن محمد ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ: ایک عورت نبی کریم ﷺ کو گالیاں دیتی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری دشمن کو کون قتل کرے گا؟ حضرت خالد بن ولید ؓ نے جا کر اسے قتل کر دیا۔

(1434)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ هَجَتِ امْرَاَةٌ مِنْ خَطْمَةَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ مَنْ لِي بِهَا ؟ فَقَالَ رَجُلٌ

مِنْ قَوْمِهَا اَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَنَهَضَ فَقَتَلَهَا فَاَخْبَرَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَا يَنْتَطِحُ فِيهَا عَنْزَانِ رَوَاهُ الْعَيَاضُ فِي الشِّفَآءِ [الشفاء ۱۹۵/۲، الکامل لابن عدی ۲۱۵۶/۶، تاریخ بغداد للخطیب ۹۹/۱۳]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: ایک عورت نے نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخانہ شعر پڑھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے کون قتل کرے گا؟ اسی عورت کی قوم کا ایک آدمی کھڑا ہو گیا اور جا کر اسے قتل کر دیا۔ اس نے واپس آ کر نبی کریم ﷺ کو بتا دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے قتل کے افسوس میں دو بکرے بھی آپس میں ٹکر نہیں ماریں گے (یعنی کوئی افسوس نہ فرمایا)۔

(1435)۔ عَنْ عَلِيٍّ ؓ اَنَّ يَهُودِيَّةً كَانَتْ تَشْتُمُ النَّبِيَّ ﷺ وَتَقَعُ فِيهِ فَخَنَقَهَا رَجُلٌ حَتّٰى مَاتَتْ فَاَبْطَلَ النَّبِيُّ ﷺ دَمَهَا رَوَاهُ اَبُو دَاوُد [ابو داؤد حدیث رقم: ۴۳۶۲، السنن الکبریٰ للبیهقی ۲۰۰/۹]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ؓ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت نبی کریم ﷺ کو گالیاں بکتی تھی اور بے ادبی کرتی تھی ایک آدمی نے اسکا گلا گھونٹ کر اسے مار دیا۔ نبی کریم ﷺ نے اس کا خون رائیگاں جانے دیا قاتل کو سزا نہیں دی۔

(1436)۔ وَرَوٰى ابْنُ قَانِعٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ سَمِعْتُ اَبِي يَقُولُ فِيكَ قَوْلًا قَبِيحًا فَقَتَلْتُهُ فَلَمْ يَشُقَّ ذٰلِكَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ رَوَاهُ الْعَيَاضُ فِي الشِّفَآءِ [معرفة الصحابه حدیث: ۵۴۵۲، الشفاء صفحة ۱۹۵/۲]۔

ترجمہ: ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرا والد آپ ﷺ کی شان میں گستاخیاں کرتا تھا میں نے اسے قتل کر دیا۔ نبی کریم ﷺ کو اس کے قتل کا کوئی دکھ نہ ہوا۔

(1437)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اَعْمٰى كَانَتْ لَهُ اُمُّ وَلَدٍ تَسُبُّ النَّبِيَّ ﷺ فَيَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ، فَلَمَّا كَانَتْ ذَاتَ لَيْلَةٍ جَعَلَتْ تَقَعُ فِي النَّبِيِّ ﷺ وَتَشْتُمُهُ فَقَتَلَهَا وَاَعْلَمَ النَّبِيَّ ﷺ بِذٰلِكَ فَاَهْدَرَ دَمَهَا رَوَاهُ اَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيُّ [الشفاء ۱۹۶/۲، ابو داود حدیث رقم: ۴۳۶۱، نسائی حدیث رقم: ۴۰۷۰، مستدرك حاكم حدیث رقم: ۸۲۱۰، السنن الکبریٰ للبیهقی ۶۰/۷]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: ایک نابینا آدمی کی لونڈی نبی کریم ﷺ کو گالیاں بکتی تھی۔ وہ اسے منع کرتا تھا مگر وہ باز نہیں آتی تھی۔ ایک رات وہ یہی حرکت کر رہی تھی۔ اس نے اسے قتل کر کے نبی کریم ﷺ کو بتا دیا۔ آپ ﷺ نے اسکا خون رائیگاں جانے دیا۔ اور قاتل کو کوئی سزا نہیں دی۔

(1438)۔ وَعَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ

سَبَّ نَبِيًّا فَاقْتُلُوْهُ ، وَمَنْ سَبَّ أَصْحَابِي فَاضْرِبُوْهُ رَوَاهُ الْعَيَاضُ فِي الشِّفَآءِ [الشفاء ٢/١٩٤، المعجم الصغير للطبراني ١/٢٣٦، كنز العمال : ٣٢٤٧٥]۔ الحديث ضعيف

ترجمہ: سیدنا حسین بن علی اپنے والد ماجد سیدنا علی رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو کسی نبی کو گالی دے اسے قتل کر دو اور جو میرے صحابہ کو گالی دے اسے کوڑے مارو۔

(1439)۔ وَبَلَغَ الْمُهَاجِرَ بْنَ اَبِي اُمَيَّةَ اَمِيْرَ الْيَمَنِ لِاَبِي بَكْرٍ ﷺ اَنَّ اِمْرَاَةً هُنَاكَ فِي الرِّدَّةِ غَنَّتْ بِسَبِّ النَّبِيِّ ﷺ فَقَطَعَ يَدَهَا وَنَزَعَ ثَنِيَّتَهَا فَبَلَغَ اَبَابَكْرٍ ﷺ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ لَوْ لَا مَا فَعَلْتَ لَاَمَرْتُكَ بِقَتْلِهَا لِاَنَّ حَدَّ الْاَنْبِيَآءِ لَيْسَ يُشْبِهُ الْحُدُوْدَ رَوَاهُ الْعَيَاضُ فِي الشِّفَآءِ [الشفاء صفحة ٢/١٩٥، جامع الاحاديث للسيوطي حديث رقم:٢٧٤١٦ ، كنز العمال حديث رقم:١٣٩٨٨]۔

ترجمہ: ایک عورت نے نبی کریم ﷺ کی گستاخی کا گانا گایا۔ حضرت مہاجر بن امیہ نے اسکے ہاتھ کاٹ دیے اور دانت نکال دیے۔ حضرت ابوبکر صدیق ﷺ کو اطلاع ملی تو انہوں نے فرمایا کہ اگر اسے یہ سزا نہ دی گئی ہوتی تو میں حکم دیتا کہ اسے قتل کر دو اس لیے کہ انبیاء کی گستاخی کی سزا عام سزاؤں کی طرح نہیں ہے۔

(1440)۔ عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ اَتَيْتُ اَبَا بَكْرٍ وَقَدْ اَغْلَظَ لِرَجُلٍ فَرَدَّ عَلَيْهِ قَالَ فَقُلْتُ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ دَعْنِي اَضْرِبْ عُنُقَهُ فَقَالَ اجْلِسْ فَلَيْسَ ذٰلِكَ لِاَحَدٍ اِلَّا رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ اَبُو دَاوٗد وَالنَّسَائِيُّ [مسند احمد حديث رقم:٥٥ ، ابو داؤد حديث رقم:٤٣٦٣ ، سنن النسائي حديث رقم:٤٠٧١ الىٰ ٤٠٧٧ باب الحكم فيمن سب النبي ﷺ، الشفاء ٢/١٩٦، مستدرك حاكم حديث رقم:٨٢١١، ٨٢١٢]۔ الحديث صحيح ، قَالَ الْقَاضِيْ اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ نَصْرٍ وَلَمْ يُخَالِفْ عَلَيْهِ اَحَدٌ فَاسْتَدَلَّ الْاَئِمَّةُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَلٰى قَتْلِ مَنْ اَغْضَبَ النَّبِيَّ ﷺ بِكُلِّ مَا اَغْضَبَهُ اَوْ اَذَاهُ اَوْ سَبَّهُ رَوَاهُ الْعَيَاضُ فِي الشِّفَآءِ [الشفاء ٢/١٩٦]۔

ترجمہ: حضرت ابوبرزہ اسلمی ﷺ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق ﷺ کے پاس بیٹھا تھا۔ آپ ﷺ ایک مسلمان آدمی پر کسی وجہ سے ناراض ہوئے اور اسے ڈانٹا۔ اس آدمی نے ترکی بہ ترکی جواب دیا۔ میں نے عرض کیا۔ اے خلیفہ رسول مجھے اجازت دیجیے میں اسے قتل کر دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا بیٹھے رہو۔ قتل کی سزا صرف گستاخ رسول کے لیے ہے۔ قاضی ابومحمد بن نصر علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اسکی مخالفت کسی عالم نے نہیں کی۔ ائمہ نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ جس نے نبی کریم ﷺ کو غضب دلایا یا اذیت دی یا گالی دی وہ واجب القتل ہے۔

(1441)۔ وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اِلٰى عَامِلِهٖ بِالْكُوْفَةِ وَقَدِ اسْتَشَارَهُ فِي قَتْلِ رَجُلٍ سَبَّ عُمَرَ ﷺ فَكَتَبَ اِلَيْهِ عُمَرُ اَنَّهُ لَا يَحِلُّ قَتْلُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِسَبِّ اَحَدٍ مِنَ النَّاسِ اِلَّا رَجُلًا سَبَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَمَنْ سَبَّهُ فَقَدْ حَلَّ دَمُهُ ، وَسَاَلَ الرَّشِيْدُ مَالِكًا فِي رَجُلٍ شَتَمَ النَّبِيَّ ﷺ وَذَكَرَ لَهُ اَنَّ فُقَهَاءَ الْعِرَاقِ اَفْتَوْهُ بِجَلْدِهٖ فَغَضِبَ مَالِكٌ وَ قَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَا بَقَاءُ الْاُمَّةِ بَعْدَ شَتْمِ نَبِيِّهَا ؟ مَنْ شَتَمَ الْاَنْبِيَآءَ قُتِلَ وَمَنْ شَتَمَ اَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ جُلِدَ ، كَذَا فِي الشِّفَا لِلْعَيَاضِ [الشفاء صفحة ٢/١٩٦]۔

ترجمہ: حضرت عمر بن عبدالعزیز علیہ الرحمۃ کے عامل نے کوفہ سے خط لکھ کر ان سے مسئلہ پوچھا کہ ایک آدمی آپ کو گالیاں دیتا ہے اس کے لیے کیا حکم ہے؟ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے گستاخ کے سواء لوگوں میں سے کسی بھی آدمی کو گالی دینے والے کا قتل جائز نہیں۔ جس نے رسول اللہ ﷺ کو گالی دی اسکا خون جائز ہے۔ رشید نے امام مالک علیہ الرحمۃ سے گستاخ رسول کے بارے میں مسئلہ پوچھا اور بتایا کہ عراق کے فقہاء نے اسے کوڑے مارنے کا فتویٰ دیا ہے۔ اس پر امام مالک علیہ الرحمۃ ناراض ہوئے اور فرمایا کہ اے امیر المومنین! وہ امت کیسے باقی رہ سکتی ہے جسکے نبی کو گالیاں دی جائیں؟ انبیاء کے گستاخ کی سزا قتل ہے اور اصحاب نبی علیہم الرضوان کے گستاخ کی سزا کوڑے ہے۔

بَابُ الْحُدُوْدِ

شرعی حدود کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ [النور:٢] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: زنا کرنے والی عورت یا زنا کرنے والے مرد میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ۔ وَ قَالَ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً [النور:٤] اور فرمایا: جو لوگ پاکدامن عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں پھر وہ چار گواہ پیش نہ کر سکیں تو انہیں اسی کوڑے مارو۔

(1442)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَحِلُّ دَمُ رَجُلٍ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا اَحَدُ ثَلَاثَةِ نَفَرٍ ، اَلنَّفْسُ بِالنَّفْسِ ، وَالثَّيِّبُ الزَّانِيْ ، وَالتَّارِكُ لِدِيْنِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمَذِيُّ [مسلم حديث رقم:٤٣٧٥ ، بخاري حديث رقم:٦٨٧٨ ، ترمذي حديث رقم:١٤٠٢، سنن النسائي حديث رقم:٤٠١٦ ، ابن ماجة حديث رقم:٢٥٣٤]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: کسی ایسے آدمی کا خون حلال نہیں ہے جو لا الہ الا اللہ کی اور میرے اللہ کا رسول ہونے کی گواہی دیتا ہو۔ سوائے تین آدمیوں کے۔ جان کے بدلے جان، شادی شدہ زانی، اپنے دین کو ترک کرنے والا جماعت کو چھوڑنے والا۔

حَدُّ الْقَذْفِ

الزام تراشی کی حد

(1443)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا نَزَلَ عُذْرِيْ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ فَلَمَّا نَزَلَ مِنَ الْمِنْبَرِ اَمَرَ بِالرَّجُلَيْنِ وَالْمَرْاَةِ فَضُرِبُوا حَدَّهُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [ابوداود حدیث رقم: ٤٤٧٤، ترمذی حدیث رقم: ٣١٨١، ابن ماجة حدیث رقم: ٢٥٦٧]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میری بے گناہی نازل ہوئی تو نبی کریم ﷺ منبر پر کھڑے ہو گئے اور اس کو بیان فرمایا۔ جب منبر سے اترے تو دو آدمیوں اور ایک عورت کے لیے حکم فرمایا تو انہیں ان کی حد لگائی گئی۔

حَدُّ الزَّانِي الْمُتَزَوِّجِ وَ تَعْزِيْرُ عَمَلِ قَوْمِ لُوْطٍ

شادی شدہ زانی کی حد اور لواطت کی تعزیر

(1444)۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ زَنَيْتُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ فَتَنَحّٰى لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِيْ اَعْرَضَ قِبَلَهُ، فَقَالَ اِنِّيْ زَنَيْتُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمَّا شَهِدَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ اَبِكَ جُنُوْنٌ؟ قَالَ لَا فَقَالَ اَحْصَنْتَ؟ قَالَ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ اذْهَبُوْا بِهٖ فَارْجُمُوْهُ وَصَلّٰى عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حدیث رقم: ٤٤٢٠، بخاری حدیث رقم: ٦٨٢٥]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا جب کہ آپ مسجد میں تھے۔ اس نے آپ کو آواز دی یا رسول اللہ میں نے زنا کیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اس سے رخ انور پھیر لیا۔ وہ آدمی اٹھ کر اس طرف سے آ گیا جدھر آپ نے چہرہ اقدس پھیرا تھا۔ کہنے لگا میں نے زنا کیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اس سے رخ انور پھیر لیا۔ جب وہ چار مرتبہ گواہی دے چکا تو نبی کریم ﷺ نے اسے بلایا اور فرمایا: کیا تم پاگل ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا: کیا تم شادی شدہ ہو؟ اس نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ۔ فرمایا: اسے لے جاؤ اور اسے سنگسار کر دو اور نبی

کریم ﷺ نے اس پر نماز جنازہ پڑھی۔

(1445)۔ وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ ؓ قَالَ اسْتُكْرِهَتِ امْرَاَةٌ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَدَرَاَ عَنْهَا الْحَدَّ وَاَقَامَهُ عَلَى الَّذِيْ اَصَابَهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [ترمذی حدیث رقم: ١٤٥٣، ابن ماجة حدیث رقم: ٢٥٩٨]۔ صحیح له طرق وعليه العمل

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں ایک عورت پر زبردستی کی گئی۔ آپ ﷺ نے اس سے حد ٹال دی اور اس شخص پر حد لگائی جس نے اس پر زیادتی کی تھی۔

(1446)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ وَجَدْتُمُوْهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ بِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داود حدیث رقم: ٤٤٦٢، ترمذی حدیث رقم: ١٤٥٦، ابن ماجة حدیث رقم: ٢٥٦١، مسند احمد حدیث رقم: ٢٧٣٥، مستدرك حاكم حدیث رقم: ٨٢١٣]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے قوم لوط والا عمل کرتے ہوئے دیکھو تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر دو۔

حَدُّ السَّارِقِ

چور کی حد

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَلسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءً بِمَا كَسَبَا [المائدة: ٣٨]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: چوری کرنیوالا مرد اور چوری کرنیوالی عورت دونوں کے ہاتھ کاٹ دو دونوں کی سزا کے طور پر۔

(1447)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا قَطْعَ اِلَّا فِيْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ [المعجم الاوسط للطبرانی حدیث رقم: ٧١٤٢، سنن الدار قطنی حدیث رقم: ٣٣٩٧]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: کم از کم دس درہم کی چوری پر ہاتھ کٹتے ہیں۔

(1448)۔ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ ؓ قَالَ اِذَا سَرَقَ السَّارِقُ قُطِعَتْ يَدُهُ الْيُمْنٰى، فَاِنْ عَادَ قُطِعَتْ رِجْلُهُ الْيُسْرٰى فَاِنْ عَادَ ضُمِّنَ السِّجْنَ حَتّٰى يُحْدِثَ خَيْرًا، اِنِّيْ لَاَسْتَحْيِيْ مِنَ اللّٰهِ اَنْ

اَدَعَهُ لَيْسَ لَهُ يَدٌ يَّأْكُلُ بِهَا وَيَسْتَنْجِي بِهَا وَرِجْلٌ يَمْشِي عَلَيْهَا رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِي كِتَابِ الْآثَارِ [كتاب الآثار حديث رقم:٦٢٨ ، السنن الكبرىٰ للبيهقي ٨/٢٧٥ ، المصنف لابن ابي شيبة ٦/٤٨٥ ، المصنف لعبد الرزاق حديث رقم:١٨٧٦٤ ، ١٨٧٦٦]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت علی بن ابی طالب ﷺ فرماتے ہیں کہ جب چور چوری کرے تو اس کا دایاں ہاتھ کاٹا جائے۔ اگر دوبارہ چوری کرے تو اس کا بایاں پاؤں کاٹا جائے۔ اگر پھر بھی چوری کرے تو اُسے قید میں پابند کیا جائے حتیٰ کہ مر جائے۔ مجھے اللہ سے حیا آتی ہے کہ میں اسے اس حال میں چھوڑ دوں کہ اس کا کوئی ہاتھ نہ ہو جس سے کھائے اور استنجا کرے اور پاؤں نہ ہو جس پر وہ چلے۔

(1449)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ لَيْسَ عَلَى النَّبَّاشِ قَطْعٌ رَوَاهُ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ [المصنف لابن ابي شيبة ٦/٥٣١]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ﷺ فرماتے ہیں کہ کفن چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا۔

حَدُّ شَارِبِ الْخَمْرِ

شرابی کی حد

(1450)۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ مِنَ الْعِنَبِ خَمْرًا وَاَنْهَاكُمْ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ [شرح معانی الآثار للطحاوی ٢/٢٩٧]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بعض انگوروں سے شراب بنتی ہے اور میں تمہیں ہر نشہ آور چیز سے منع کرتا ہوں۔

(1451)۔ وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهُ ، فَقَلِيْلُهُ حَرَامٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داود حديث رقم:٣٦٨١ ، ترمذى حديث رقم:١٨٦٥ ، ابن ماجة حديث رقم:٣٣٩٣]۔ الحديث حسن

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جو چیز زیادہ مقدار میں نشہ دے اس کی کم مقدار بھی حرام ہے۔

(1452)۔ وَعَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدِ الدِّيْلِيِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اسْتَشَارَ فِي الْخَمْرِ يَشْرَبُهَا الرَّجُلُ ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ اَرٰى اَنْ تَجْلِدَهُ ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً ، فَاِنَّهُ اِذَا شَرِبَ سَكِرَ وَاِذَا سَكِرَ هَذٰى وَاِذَا

هَذٰى افْتَرٰى ، فَجَلَدَ عُمَرُ فِي الْخَمْرِ ثَمَانِيْنَ رَوَاهُ مَالِكٌ وَوَصَلَهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَالْحَاكِمُ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَعَلَيْهِ اِجْمَاعُ الصَّحَابَةِ [موطا امام مالك حديث رقم:٢ من كتاب الاشربة ، سنن الدار قطنى حديث رقم:٣٢٩٠ ، المستدرك للحاكم حديث رقم:٨٢٩٩]۔

ترجمہ: حضرت ثور بن زید دیلمی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ﷺ نے شراب کے بارے میں مشورہ لیا جسے آدمی نے پیا ہو۔ حضرت علی ﷺ نے آپ سے عرض کیا کہ میرے خیال میں ہم اسے اسی کوڑے ماریں۔ اس لیے کہ جب وہ پیئے گا تو نشے میں آئے گا۔ جب نشے میں ہوگا تو ہذیان بولے گا۔ جب ہذیان بولے گا تو بہتان لگائے گا (اور بہتان کی سزا اسی کوڑے ہے)۔ پس حضرت عمر ﷺ نے شراب پینے پر اسی کوڑے مارے۔ اس پر تمام صحابہ کا اجماع ہے۔

دَرْءُ الْحُدُوْدِ بِالشُّبُهَاتِ

شبہات کے ذریعے حدود کو ٹالنا

(1453)۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تَعَافَوا الْحُدُوْدَ فِيْمَا بَيْنَكُمْ ، فَمَا بَلَغَنِيْ مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ [ابو داؤد حديث رقم:٤٣٧٦ ، نسائى حديث رقم:٤٨٨٦]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ انکے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آپس میں حدود کو معاف کر کرا لیا کرو۔ حد کا مقدمہ جب مجھ تک پہنچ گیا تو حد واجب ہو گی۔

(1454)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِدْرَءُوا الْحُدُوْدَ بِالشُّبُهَاتِ رَوَاهُ الْاِمَامُ الْاَعْظَمُ فِيْ مُسْنَدِهٖ [مسند امام اعظم صفحة ١٥٧]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حدود کو شبہات کے ذریعے ٹالو۔

(1455)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِدْرَءُوا الْحُدُوْدَ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنْ كَانَ لَهُ مَخْرَجٌ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُ ، فَاِنَّ الْاِمَامَ اَنْ يُّخْطِئَ فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يُّخْطِئَ فِي الْعُقُوْبَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْهِ اَحَادِيْثُ كَثِيْرَةٌ وَهِيَ فِي التِّرْمِذِيِّ وَكِتَابِ الْآثَارِ وَغَيْرِهَا [ترمذى حديث رقم:١٤٢٤ ، كتاب الآثار حديث رقم:٦١٨ ، السنن الكبرىٰ للبيهقي ٨/٢٣٨]۔

الحديث صحيح وله طرق وشواهد

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہاں تک تمہارا بس چلے مسلمانوں سے حدود ٹالنے کی کوشش کرو۔ اگر اسکے بچ نکلنے کا راستہ موجود ہو تو اسکے راستے سے ہٹ جاؤ۔ اگر حکمران معاف کرنے میں غلطی کر جائے تو یہ بہتر ہے اس سے کہ سزا دینے میں غلطی کر جائے۔ اس پر کثرت سے احادیث موجود ہیں۔

ما لا يُدْعىٰ عَلَى الْمَحْدُودِ اَوْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ حُبُّ النَّبِيِّ ﷺ

جسے حد لگے یا جس کے دل میں نبی کریم ﷺ کی محبت ہو اسے کیا نہیں کہنا چاہیے

(1456)۔ عَنْ عُمَرَ بِنِ الْخَطَّابِ ؓ اَنَّ رَجُلاً اِسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ يُلَقَّبُ حِمَاراً كَانَ يُضْحِكُ النَّبِيَّ ﷺ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ جَلَدَهُ فِي الشَّرَابِ فَاُتِيَ بِهِ يَوماً ، فَاَمَرَ بِهِ فَجُلِدَ ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَومِ ، اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُ مَا اَكْثَرَ مَا يُؤْتىٰ بِهِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تَلْعَنُوهُ فَوَ اللّٰهِ مَا عَلِمْتُ اَنَّهُ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم: ٦٧٨٠]۔

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب ؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی جس کا نام عبداللہ تھا اور اسے لوگ حمار کہتے تھے، وہ نبی کریم ﷺ کو ہنسایا کرتا تھا۔ اسے نبی کریم ﷺ نے شراب نوشی کی سزا کے طور پر کوڑے لگوائے تھے۔ ایک دن پھر اسے لایا گیا۔ آپ ﷺ نے حکم دیا اور اسے کوڑے مارے گئے۔ حاضرین میں سے ایک آدمی کھڑا ہو گیا اور اس نے کہا اے اللہ اس پر لعنت بھیج یہ بار بار یہی کام کرتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس پر لعنت مت بھیجو۔ اللہ کی قسم میں جانتا ہوں کہ یہ اللہ اور اسکے رسول سے محبت رکھتا ہے۔

(1457)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَقَالَ اضْرِبُوهُ ، فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهِ وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهِ وَالضَّارِبُ بِثَوبِهِ ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَومِ اَخْزَاكَ اللّٰهُ ، قَالَ لَا تَقُولُوا هٰكَذَا لَا تُعِينُوا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم: ٦٧٧٧ ، ابو داؤد حدیث رقم: ٤٤٧٧]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے شراب پی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے مارو۔ ہم میں سے کوئی اپنے ہاتھ سے مار رہا تھا، کوئی اپنے جوتے سے مار رہا تھا اور کوئی اپنے کپڑے سے مار رہا تھا۔ جب وہ واپس پلٹا تو لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا اللہ تجھے ذلیل کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس طرح نہ کہو۔ اسکے خلاف شیطان کی مدد نہ کرو۔

بَابُ التَّعْزِيْرَاتِ

تعزیرات کا باب

(1458)۔ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُجْلَدُ فَوقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ اِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُ وَ مُسْلِم [بخاری حدیث رقم: ٦٨٤٨، ٦٨٤٩، ٦٨٥٠، مسلم حدیث رقم: ٤٤٦٠، ابو داؤد حدیث رقم: ٤٤٩١، ٤٤٩٢، ترمذی حدیث رقم: ١٤٦٣، ابن ماجة حدیث رقم: ٢٦٠١]۔

ترجمہ: حضرت ابی بردة ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی کو دس کوڑوں سے زیادہ نہ مارے جائیں اللہ کی حدود میں سے کسی حد کے سواء۔

(1459)۔ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ بَلَغَ حَدّاً فِي غَيْرِ حَدٍّ فَهُوَ مِنَ الْمُعْتَدِينَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِي فِي سُنَنِهٖ [السنن الکبریٰ للبیهقی ٣٢٧/٨]۔

ترجمہ: حضرت نعمان بن بشیر ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جو حاکم حد والے جرم کے علاوہ کسی مجرم کو حد کے برابر سزا سنائے وہ حد سے گزرنے والوں میں سے ہے۔

(1460)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ يَا يَهُودِيُّ فَاضْرِبُوهُ عِشْرِينَ ، وَاِذَا قَالَ يَا مُخَنَّثُ فَاضْرِبُوهُ عِشْرِينَ ، وَمَنْ وَقَعَ عَلىٰ ذَاتِ مُحْرَمٍ فَاقْتُلُوهُ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حدیث رقم: ١٤٦٢، ابن ماجة حدیث رقم: ٢٥٦٨]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: جب کسی آدمی نے کسی کو کہا اے یہودی! تو اسے بیس کوڑے مارو۔ اگر اس نے کہا اے مخنث! تو اسے بیس کوڑے مارو اور جو محرم سے زنا کرے اسے قتل کر دو۔

(1461)۔ وَعَنْ عُمَرَ ؓ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا وَجَدْتُمُ الرَّجُلَ قَدْ غَلَّ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَاحْرِقُوا مَتَاعَهُ وَاضْرِبُوهُ رَوَاهُ اَبُو دَاؤد وَالتِّرْمَذِي [ابو داؤد حدیث رقم: ٢٧١٣، ترمذی حدیث رقم: ١٤٦١]۔ قال الترمذی غریب

ترجمہ: حضرت عمر فاروق ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جب تم کسی آدمی کو دیکھو جس نے اللہ کی راہ میں خیانت کی ہے تو اس کا سامان جلا دو اور اسے کوڑے مارو۔

(1462)۔ وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ غَرَّبَ عُمَرُ ﷺ رَبِيعَةَ بْنَ اُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ فِي الشَّرَابِ اِلٰى خَيْبَرَ فَلَحِقَ بِهِرَقْلَ فَتَنَصَّرَ ، فَقَالَ عُمَرُ لَا اُغَرِّبُ بَعْدَهٗ مُسْلِماً رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِي الْمُصَنَّفِ [المصنف لعبد الرزاق حدیث رقم: ۱۷۰٤۰]۔

ترجمہ: حضرت ابن مسیب ﷺ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ﷺ نے ربیعہ بن امیہ بن خلف کو شراب نوشی کے جرم میں ملک بدر کر دیا تو وہ ہرقل کے ساتھ جا کر مل گیا اور عیسائی ہو گیا۔ حضرت عمر ﷺ نے فرمایا: میں اس کے بعد کسی مسلمان کو ملک بدر نہیں کروں گا۔

بَابُ الْاِتِّحَادِ بَيْنَ الْمَمَالِكِ الْاِسْلَامِيَّةِ وَالْحِكْمَةِ الْخَارِجِيَّةِ

اسلامی ممالک کے درمیان اتحاد اور خارجہ پالیسی

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ [الحجرات: ۱۰] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مومن آپس میں بھائی ہیں۔ وَ قَالَ وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ [الانفال :۶۱] اور فرمایا: اگر وہ لوگ صلح پر آمادہ ہو جائیں تو آپ بھی اس کے لیے آمادہ ہو جائیں اور اللہ پر بھروسہ کریں۔ وَ قَالَ وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ [المائدة :۲] اور فرمایا: نیکی اور تقویٰ کے معاملے میں تعاون کرو اور گناہ اور سرکشی کے معاملے میں تعاون مت کرو۔ وَ قَالَ اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ [المائدة :۱] اور فرمایا: وعدے پورے کرو۔ وَ قَالَ وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ [الانفال :۵۸] اور فرمایا: اگر کسی قوم کی طرف سے آپ کو خیانت کا ڈر ہو تو معاہدہ سیدھا ان کی طرف پھینک دو۔ وَ قَالَ اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْا [الحجرات :۶] اور فرمایا: اگر تمہارے پاس کوئی کچا آدمی خبر لے کر آئے تو تحقیق کر لو۔ وَ قَالَ وَفِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ [التوبة :۴۷] اور فرمایا: تم میں ان کے جاسوس موجود ہیں۔ وَ قَالَ اِنَّ هٰذِهٖ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً [انبياء :۹۲] اور فرمایا: یہ تمہاری امت، امت واحدہ ہے۔ وَ قَالَ لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ [ال عمران :۲۸] اور فرمایا: مومن کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں۔

(1463)۔ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمُؤْمِنُوْنَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ اِنِ اشْتَكٰى عَيْنُهٗ اِشْتَكٰى كُلُّهٗ ، وَاِنِ اشْتَكٰى رَاْسُهٗ اِشْتَكٰى كُلُّهٗ رَوَاهُ مُسْلِم [مسند احمد حدیث

رقم:۱۸٤٦۳، مسلم حدیث رقم:٦٥٨٩ ، بخاری حدیث رقم:٦٥٨٩]۔

ترجمہ: حضرت نعمان بن بشیر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن ایک آدمی کی طرح ہیں۔ اگر اس کی آنکھ بیمار ہو تو وہ سارا بیمار پڑ جاتا ہے۔ اگر اس کا سر بیمار ہو جائے تو وہ سارا بیمار پڑ جاتا ہے۔

(1464)۔ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضاً ، ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم: ٦٥٨٥ ، بخاری حدیث رقم: ٤٨١ ، ٢٤٤٦ ، ٦٠٢٦ ، ترمذی حدیث رقم: ١٩٢٨ ، نسائی حدیث رقم: ٢٥٦٠]۔

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری ﷺ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مومن، مومن کے لیے دیوار کی طرح ہے۔ جس کی اینٹیں ایک دوسری کو مضبوط کرتی ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں میں انگلیاں ڈال دیں۔

(1465)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِماً اَوْ مَظْلُوماً ، فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْصُرُهٗ مَظْلُوماً فَكَيْفَ اَنْصُرُهٗ ظَالِماً ؟ قَالَ تَمْنَعُهٗ مِنَ الظُّلْمِ فَذٰلِكَ نَصْرُكَ اِيَّاهُ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم: ٦٥٨٢ ، بخاری حدیث رقم: ٢٤٤٣ ، ٢٤٤٤ ، ٦٩٥٢ ، ترمذی حدیث رقم: ٢٢٥٥ ، مسند احمد حدیث رقم: ١١٩٥٥]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے بھائی کی مدد کر، خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں اس کی مظلوم ہونے کی حالت میں تو مدد کروں لیکن ظالم ہو تو کیسے مدد کروں؟ فرمایا: اسے ظلم سے منع کر۔ یہ تیری طرف سے اس کی مدد ہے۔

(1466)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يُسْلِمُهٗ وَمَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهٖ ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِماً سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم: ٦٥٧٨ ، بخاری حدیث رقم: ٢٤٤٢ ، ترمذی حدیث رقم: ١٤٢٦ ، ابوداؤد حدیث رقم: ٤٨٩٣]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی اسے دشمن کے حوالے کرتا ہے۔ جو اپنے بھائی کی حاجت پوری کرنے میں رہا اللہ اس کی حاجت پوری کرنے میں رہا۔ جس نے کسی مسلمان کی مشکل کشائی کی۔ اللہ قیامت کے دن کی مشکلات میں اس کی مشکل کشائی کرے گا اور جس نے مسلمان کا عیب چھپایا اللہ قیامت کے دن اس کے عیب چھپائے گا۔

(1467)۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِیِّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ، اَلصُّلْحُ جَائِزٌ بَیْنَ الْمُسْلِمِیْنَ اِلَّا صُلْحاً حَرَّمَ حَلَالاً اَوْ اَحَلَّ حَرَاماً وَالْمُسْلِمُوْنَ عَلٰی شُرُوْطِهِمْ اِلَّا شَرْطاً حَرَّمَ حَلَالاً اَوْ اَحَلَّ حَرَاماً رَوَاهُ التِّرْمِذِیْ وَابْنُ مَاجَة [ترمذی حدیث رقم:۱۳۵۲، ابن ماجة حدیث رقم:۲۳۵۳، ابو داؤد حدیث رقم:۳۵۹۴]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت عمرو بن عوف مزنی نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: مسلمانوں کے درمیان صلح جائز ہے۔ سوائے اس صلح کے جو حلال کو حرام کردے یا حرام کو حلال کردے۔ مسلمان اپنی شرائط پر قائم رہیں گے سوائے ایسی شرط کے جو حلال کو حرام کردے یا حرام کو حلال کردے۔

(1468)۔ وعن انسٍ ﷺ اِنَّ قُرَیْشاً صَالَحُوا النَّبِیَّ ﷺ فَاشْتَرَطُوا عَلَی النَّبِیِّ ﷺ اَنَّ مَنْ جَاءَ نَا مِنْکُمْ لَمْ نَرُدَّهُ عَلَیْکُمْ ، وَمَنْ جَاءَ کُمْ مِنَّا رَدَدْتُمُوْهُ عَلَیْنَا ، فَقَالُوا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَکْتُبُ هٰذَا ؟ قَالَ نَعَمْ ، اِنَّهٗ مَنْ ذَهَبَ مِنَّا اِلَیْهِمْ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ ، وَمَنْ جَاءَ نَا مِنْهُمْ سَیَجْعَلُ اللّٰهُ لَهٗ فَرَجاً وَمَخْرَجاً رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۴۶۳۲]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ قریش نے نبی کریم ﷺ سے صلح کی۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ یہ شرط ٹھہرائی کہ جو آپ میں سے ہمارے پاس آئے گا ہم اسے آپ کو واپس نہیں کریں گے اور جو ہم میں سے آپ کے پاس آئے گا آپ اسے ہمارے حوالے کردیں گے۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ کیا ہم یہ لکھ لیں؟ فرمایا: ہاں۔ ہم میں سے جو بھی ان کے پاس جائے گا اسے اللہ ہی نے دور کیا ہوگا اور ان میں سے جو ہمارے پاس آئے گا اللہ جلدی اس کے لیے آسانی اور نکلنے کا راستہ فراہم فرمائے گا۔

(1469)۔ وَعَنِ الْمِسْوَرِ وَمَرْوَانَ اَنَّهُمْ اصْطَلَحُوا عَلٰی وَضْعِ الْحَرْبِ عَشْرَ سِنِیْنَ یَاْمَنُ فِیْهِنَّ النَّاسُ وَعَلٰی اَنَّ بَیْنَنَا عَیْبَةً مَکْفُوْفَةً وَاَنَّهٗ لَا اِسْلَالَ وَلَا اِغْلَالَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤد [ابو داؤد حدیث رقم:۲۷۶۶]۔ صحیح وله شواهد فی البخاری وغیره

ترجمہ: حضرت مسور اور مروان سے روایت ہے کہ انہوں نے دس سال تک جنگ نہ لڑنے پر صلح کی تھی۔ لوگ اس عرصے میں امن سے رہیں گے۔ ہمارے سینے صاف ہوں گے، نہ تلوار سونتی جائے گی اور نہ زرہ پہنی جائے گی۔

(1470)۔ وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَیْمٍ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ اَبْنَاءِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَنْ آبَائِهِمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَلَا مَنْ ظَلَمَ مُعَاهِداً اَوِ انْتَقَصَهٗ اَوْ کَلَّفَهٗ فَوْقَ طَاقَتِهٖ اَوْ اَخَذَ مِنْهُ شَیْئاً

بِغَیْرِ طِیْبِ نَفْسٍ ، فَاَنَا حَجِیْجُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤد [ابو داؤد حدیث رقم:۳۰۵۲]۔ اسناده جید

ترجمہ: حضرت صفوان بن سلیم نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کے متعدد بیٹوں سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے اپنے آباء سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار! جس نے معاہدے والے آدمی پر ظلم کیا یا اس کا نقصان کیا یا اس پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ ڈالا یا اس کی دلی خوشی کے بغیر اس سے کوئی چیز لی، میں قیامت کے دن اس کے مقابلے پر کھڑا ہوں گا۔

(1471)۔ وَعَنْ سُلَیْمِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ کَانَ بَیْنَ مُعَاوِیَةَ وَبَیْنَ الرُّوْمِ عَهْدٌ وَکَانَ یَسِیْرُ نَحْوَ بِلَادِهِمْ حَتّٰی اِذَا انْقَضَی الْعَهْدُ اَغَارَ عَلَیْهِمْ فَجَاءَ رَجُلٌ عَلٰی فَرَسٍ اَوْ بِرْذَوْنٍ وَهُوَ یَقُوْلُ ، اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَفَاءٌ لَا غَدْراً ، فَنَظَرُوْا فَاِذَا هُوَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ ، فَسَاَلَهٗ مُعَاوِیَةُ عَنْ ذٰلِكَ ، فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ مَنْ کَانَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَلَا یَحُلَّنَّ عَهْداً وَلَا یَشُدَّنَّهٗ حَتّٰی یَمْضِیَ اَمَدُهٗ اَوْ یَنْبِذَ اِلَیْهِمْ عَلٰی سَوَاءٍ قَالَ فَرَجَعَ مُعَاوِیَةُ بِالنَّاسِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤد وَالتِّرْمِذِیْ [ابو داؤد حدیث رقم:۲۷۵۹، ترمذی حدیث رقم:۱۵۸۰]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت سلیم بن عامر فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ ﷺ اور رومیوں کے درمیان معاہدہ تھا۔ وہ ان کی سرحدوں کے آس پاس منڈلاتے تھے تاکہ معاہدے کی مدت ختم ہو تو ان پر حملہ کریں۔ ایک آدمی عام گھوڑے یا شاید ترکی گھوڑے پر سوار ہو کر آیا اور کہہ رہا تھا اللہ اکبر، اللہ اکبر۔ وفا کا سوال ہے غدر کا نہیں۔ انہوں نے غور سے دیکھا تو وہ عمرو بن عبسہ ﷺ تھے۔ حضرت معاویہ ﷺ نے ان سے اس کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس کا کسی قوم کے ساتھ معاہدہ ہو تو اس معاہدے کو نہ توڑے اور نہ ہی نیا معاہدہ کرے جب تک اس کی مدت نہ گزر جائے یا صاف صاف ان کی طرف پھینک نہ دے۔ راوی فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ ﷺ لوگوں کو لے کر واپس چلے گئے۔

(1472)۔ وَعَنْ اَبِیْ رَافِعٍ ﷺ قَالَ بَعَثَنِیْ قُرَیْشٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اُلْقِیَ فِیْ قَلْبِیَ الْاِسْلَامُ ، فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ وَاللّٰهِ لَا اَرْجِعُ اِلَیْهِمْ اَبَداً ، قَالَ اِنِّیْ لَا اَخِیْسُ بِالْعَهْدِ وَلَا اَحْبِسُ الْبُرُدَ وَلٰکِنِ ارْجِعْ ، فَاِنْ کَانَ فِیْ نَفْسِكَ الَّذِیْ فِیْ نَفْسِكَ الْآنَ فَارْجِعْ ، قَالَ فَذَهَبْتُ ثُمَّ اَتَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ فَاَسْلَمْتُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤد [ابو داؤد حدیث رقم:۲۷۵۸]۔ سنده صحیح

ترجمہ: حضرت رافع ﷺ فرماتے ہیں کہ قریش نے مجھے رسول اللہ ﷺ کی طرف بھیجا۔ جب میں نے رسول اللہ ﷺ

کے رخِ زیبا کی زیارت کی تو میرے دل میں اسلام داخل ہو گیا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ، اللہ کی قسم میں ان کی طرف کبھی بھی واپس نہیں جاؤں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا اور حقائق کو نہیں چھپاتا۔ بلکہ تم لوٹ جاؤ۔ اگر تمہارے دل میں وہی رہا جو تمہارے دل میں اب ہے تو واپس آ جانا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں چلا گیا۔ پھر میں نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور مسلمان ہو گیا۔

(1473)۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَمِقِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ اٰمَنَ رَجُلًا عَلٰى نَفْسِهٖ فَقَتَلَهٗ اُعْطِىَ لِوَآءَ الْغَدْرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ فِىْ شَرْحِ السُّنَّةِ [شرح السنة حديث رقم: ۲۷۱۷، ابن ماجة حديث رقم: ۲۶۸۸، مسند احمد حديث رقم: ۲۲۰۰۵، ۲۲۰۰۷]۔ اسناده صحيح

ترجمہ: حضرت عمرو بن حمق ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے کسی آدمی سے امن مانگا اور اس نے اسے قتل کر دیا اسے قیامت کے دن غداری کا جھنڈا دیا جائے گا۔

بَابُ رَدِّ الْجَمْهُوْرِيَّةِ الْمَغْرِبِيَّةِ

مغربی جمہوریت کا رد

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ [الزمر: ۹] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے لوگ برابر ہوتے ہیں۔

مَرَّ حَدِيْثُ طَلَبِ الْاِمَارَةِ اس سے پہلے امارت طلب کرنے والی حدیث گزر چکی ہے۔

(1474)۔ وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ ﷺ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْعَصَبِيَّةُ؟ قَالَ اَنْ تُعِيْنَ قَوْمَكَ عَلَى الظُّلْمِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ [ابو داؤد حديث رقم: ۵۱۱۹، ابن ماجة حديث رقم: ۳۹۴۹]۔

الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت واثلہ بن اسقع ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ عصبیت کیا ہے؟ فرمایا: یہ کہ تو ظلم پر اپنی قوم کی مدد کرے۔

(1475)۔ وَعَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ ﷺ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ خَيْرُكُمُ الْمُدَافِعُ عَنْ عَشِيْرَتِهٖ مَا لَمْ يَأْثَمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ [ابو داؤد حديث رقم: ۵۱۲۰]۔ ضعيف

ترجمہ: حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطاب کیا اور فرمایا: تم میں سے

بہتر وہ ہے جو اپنے کنبے کی طرف سے دفاع اس وقت تک کرے جب تک گناہ نہ ہو۔

(1476)۔ وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تَجِدُوْنَ النَّاسَ مَعَادِنَ، خِيَارُهُمْ فِى الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِى الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوْا وَتَجِدُوْنَ خَيْرَ النَّاسِ فِىْ هٰذَا الشَّاْنِ اَشَدَّهُمْ لَهٗ كَرَاهِيَةً، وَتَجِدُوْنَ شَرَّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِىْ يَأْتِىْ هٰؤُلَآءِ بِوَجْهٍ وَيَأْتِىْ هٰؤُلَآءِ بِوَجْهٍ رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ [بخاری حديث رقم: ۳۴۹۳، ۳۴۹۴]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: لوگوں کو تم طرح طرح کا پاؤ گے۔ ان میں سے جو جاہلیت میں سب سے بہتر تھے وہ جب سمجھ جائیں گے تو اسلام میں بھی سب سے بہتر ہوں گے اور تم دیکھو گے کہ لوگوں میں سب سے اچھا آدمی حکمرانی کو سب سے زیادہ ناپسند کرے گا اور تم سب سے زیادہ شرارتی آدمی کو دو رُخا دیکھو گے جو ان کے پاس ایک چہرے سے ساتھ آئے گا اور اُن کے پاس دوسرے چہرے کے ساتھ جائے گا۔

بَابُ الْكِتَابِ اِلَى الْكُفَّارِ وَدَعْوَةِ الْاِسْلَامِ

کفار کو خط لکھنا اور اسلام کی دعوت دینا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قُلْ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا [الاعراف: ۱۵۸]
اللہ تعالیٰ نے فرمایا: فرما دو اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔

(1477)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ كَتَبَ اِلٰى قَيْصَرَ يَدْعُوْهُ اِلَى الْاِسْلَامِ وَبَعَثَ بِكِتَابِهٖ اِلَيْهِ دِحْيَةَ الْكَلْبِىَّ وَاَمَرَهٗ اَنْ يَدْفَعَهٗ اِلٰى عَظِيْمِ بُصْرٰى لِيَدْفَعَهٗ اِلٰى قَيْصَرَ فَاِذَا فِيْهِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ، سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّىْ اَدْعُوْكَ بِدِعَايَةِ الْاِسْلَامِ، اَسْلِمْ تَسْلَمْ وَاَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ، وَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَعَلَيْكَ اِثْمُ الْاَرِيْسِيِّيْنَ وَيٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِىُّ [مسلم حديث رقم: ۴۶۰۷،

بخاری حدیث رقم:٢٩٤١ ، ترمذی حدیث رقم:٢٧١٧ ، ابو داؤد حدیث رقم:٥١٣٦]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے قیصر کو اسلام کی دعوت دیتے ہوئے خط لکھا اور اس کا خط دے کر حضرت دحیہ کلبی کو بھیجا اور انہیں حکم دیا کہ یہ خط بصریٰ کے حاکم کو دینا تا کہ وہ اسے قیصر تک پہنچا دے۔ اس میں لکھا تھا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد کی طرف سے ہرقل بادشاہ روم کی طرف۔

سلام ہو اس پر جس نے ہدایت کو قبول کیا۔ اس کے بعد، میں تمہیں اسلام کی طرف دعوت دیتا ہوں۔ مسلمان ہو جاؤ سلامت رہو گے۔ اسلام لے آؤ گے تو اللہ تمہیں دوہرا اجر دے گا۔ اگر منہ پھیرو گے تو تمہاری رعایا کا گناہ بھی تمہارے ذمے ہوگا اور اے اہلِ کتاب! اس کلمے کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے۔ یہ کہ ہم اللہ کے سواء کسی کی عبادت نہ کریں اور نہ ہی کسی کو اس کا شریک بنائیں اور نہ ہی ہم میں سے کوئی کسی کو اللہ کے سواء رب بنائے۔ پھر اگر یہ لوگ منہ پھیریں تو کہو کہ ہمارے مسلمان ہونے پر گواہ رہو۔

(1478)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَتَبَ اِلٰى كِسْرٰى وَاِلٰى قَيْصَرَ وَاِلَى النَّجَاشِيِّ وَاِلٰى كُلِّ جَبَّارٍ، يَدْعُوهُ اِلَى اللّٰهِ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِىْ صَلّٰى عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:٤٦٠٩، ترمذی حدیث رقم:٢٧١٦]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے کسریٰ، قیصر، نجاشی اور ہر جابر کی طرف خط لکھا جس میں اسے اللہ کی طرف دعوت دی۔ یہ وہ نجاشی نہیں ہے جس کی نمازِ جنازہ نبی کریم ﷺ نے پڑھی تھی۔

(1479)۔ وَعَنْ اَبِىْ وَائِلٍ ﷺ قَالَ كَتَبَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ اِلٰى اَهْلِ فَارِسٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مِنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ اِلٰى رُسْتَمَ وَمِهْرَانَ فِىْ مَلَأِ فَارِسٍ ، سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّا نَدْعُوكُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَاِنْ اَبَيْتُمْ فَاَعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَاَنْتُمْ صَاغِرُونَ ، فَاِنْ اَبَيْتُمْ فَاِنَّ مَعِىْ قَوماً يُحِبُّونَ الْقَتْلَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَا يُحِبُّ فَارِسُ الْخَمْرَ ، وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى رَوَاهُ فِىْ شَرْحِ السُّنَّةِ [شرح السنة حدیث رقم:٢٦٦٨]۔ رجالہ ثقات

ترجمہ: حضرت ابووائل ﷺ فرماتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید نے ایرانیوں کی طرف یہ خط لکھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خالد بن ولید کی طرف سے رستم اور مہران کی طرف فارس کے شہروں میں۔ سلام ہو اس پر جس نے ہدایت کو قبول کیا، اس کے بعد: ہم تمہیں اسلام کی دعوت دیتے ہیں۔ اگر انکار کر دو تو اپنے ہاتھ سے جزیہ دے کر ماتحت ہو کر رہو۔ اگر تم انکار کرو تو میرے پاس ایسی فوج ہے جو اللہ کی راہ میں موت سے اتنی محبت کرتی ہے جتنی محبت فارس والے شراب سے کرتے ہیں۔ سلام ہو اس پر جس نے ہدایت کو قبول کیا۔

بَابُ الْجِهَادِ وَهُوَ فَرْضٌ عَلَى الْكِفَايَةِ

جہاد کا باب اور یہ فرض کفایہ ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ [البقرة:٢١٦] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم پر جنگ فرض کر دی گئی ہے۔ وَ قَالَ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى [النساء:٩٥] اور فرمایا: اللہ نے اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھنے والوں پر درجہ میں فضیلت دی ہے۔ اور ان سب سے اللہ نے بھلائی کا وعدہ فرمایا ہے۔ وَ قَالَ اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا [التوبة:٤١] اور فرمایا: نکل جاؤ ہلکے پھلکے یا لدے ہوئے۔ وَ قَالَ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ اغْلُظْ عَلَيْهِمْ [التوبہ:٧٣] اور فرمایا: اے نبی کافروں اور منافقوں کے خلاف جہاد کرو اور ان پر سختی کرو۔

(1480)۔ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَآئِهِ وَ يُتَّقٰى بِهِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِى [مسلم حدیث رقم:٤٧٧٢ ، بخاری حدیث رقم:٢٩٥٧ ، نسائی حدیث رقم:٤١٩٦]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام صرف ڈھال ہوتا ہے اس کی آڑ میں جنگ لڑی جاتی ہے اور اس کے پیچھے چھپا جاتا ہے۔

(1481)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ جَاهِدُوا الْمُشْرِكِيْنَ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ وَاَلْسِنَتِكُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤد وَالنَّسَائِى وَالدَّارِمِى [ابوداؤد حدیث رقم:٢٥٠٤ ، نسائی حدیث رقم:٣٠٩٦ ، سنن الدارمی حدیث رقم:٢٤٣٥ ، مسند احمد حدیث رقم:١٢٢٥٤]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس ؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: مشرکوں کے خلاف اپنے مال اور اپنی جانوں اور اپنی زبانوں سے جہاد کرو۔

(1482)۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْلَا اَنَّ رِجَالًا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا تَطِيْبُ اَنْفُسُهُمْ اَنْ يَتَخَلَّفُوْا عَنِّيْ وَلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوَدِدْتُ اَنْ اُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، ثُمَّ اُحْيَا ثُمَّ اُقْتَلَ، ثُمَّ اُحْيَا ثُمَّ اُقْتَلَ، ثُمَّ اُحْيَا ثُمَّ اُقْتَلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم: ٤٨٠٩، بخاري حديث رقم: ٢٧٩٧، ابن ماجة حديث رقم: ٢٧٥٣]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اگر یہ بات نہ ہوتی کہ اہل ایمان مجھ سے پیچھے رہ جانا پسند نہ کریں گے اور میرے پاس اتنی سواریاں نہیں کہ میں سب کو ان پر سوار کر سکوں تو جو تم اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہو میں کسی دستے سے پیچھے نہ رہتا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میری یہ خواہش ہے کہ اللہ کی راہ میں قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں۔

(1483)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَغَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم: ٤٨٧٣، بخاري حديث رقم: ٢٧٩٢، مسند احمد حديث رقم: ٢٢٩٣٤]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں ایک دن یا رات (کا جہاد) دنیا اور اس کی ہر چیز سے بہتر ہے۔

(1484)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْقَتْلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُكَفِّرُ كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا الدَّيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم: ٤٨٨٤]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں قتل ہونا ہر گناہ کو چھپا دیتا ہے سوائے قرض کے۔

(1485)۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِيْ اَهْلِهٖ فَقَدْ غَزَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم: ٤٩٠٢،

بخاري حديث رقم: ٢٨٤٣، ابو داؤد حديث رقم: ٢٥٠٩، ابن ماجة حديث رقم: ٢٧٥٩، نسائي حديث رقم: ٣١٨٠، مسند احمد حديث رقم: ١٧٠٤١]۔

ترجمہ: حضرت زید بن خالد ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ کی راہ میں جہاد پر جانے والے کی تیاری کرائی اس نے جہاد کیا اور جو مجاہد گھر والوں کے پاس نگرانی کے لیے ٹھہرا اس نے بھی جہاد کیا۔

اِعْدَادُ السِّلَاحِ لِلْجِهَادِ

جہاد کے لیے ہتھیاروں کی تیاری

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ [الانفال: ٦٠] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس قدر ہو سکے دشمنوں کے مقابلے پر اپنی طاقت تیار رکھو۔

(1486)۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم: ٤٩٤٦، ابو داؤد حديث رقم: ٢٥١٤، ابن ماجة حديث رقم: ٢٨١٣]۔

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا جب کہ آپ منبر پر جلوہ افروز تھے۔ فرمایا: خبردار! طاقت تیر ہیں، خبردار! طاقت تیر ہیں، خبردار! طاقت تیر ہیں۔

(1487)۔ عَنْ جَابِرٍ ؓ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ وَلِوَاءُهٗ اَبْيَضُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حديث رقم: ٢٥٩٢، ترمذي حديث رقم: ١٦٧٩، ابن ماجة حديث رقم: ٢٨١٧، نسائي حديث رقم: ٢٨٦٦]۔ الحديث صحيح غريب

ترجمہ: حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے اور آپ ﷺ کا جھنڈا سفید تھا۔

فِيْ مَيْدَانِ الْحَرْبِ

جنگ کے میدان میں

(1488)۔ عَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ اُحُدٍ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فَاَيْنَ اَنَا قَالَ فِي الْجَنَّةِ فَاَلْقٰى تَمَرَاتٍ فِيْ يَدِهٖ ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم: ٤٩١٣، بخاري حديث رقم: ٤٠٤٦، نسائي حديث رقم: ٣١٥٤]۔

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ فرماتے ہیں کہ اُحد کے دن ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا، آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں اگر میں قتل کر دیا جاؤں تو میں کہاں ہوں گا؟ فرمایا: جنت میں۔ اس نے اپنے ہاتھ سے کھجوریں رکھ دیں، پھر جنگ لڑی حتیٰ کہ شہید کر دیا گیا۔

(1489)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْحَرْبُ خَدْعَةٌ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِى [مسلم حديث رقم: ٤٥٣٩، بخارى حديث رقم: ٣٠٣٠، ابو داؤد حديث رقم: ٢٦٣٦، ترمذى حديث رقم: ١٦٧٤، مسند احمد حديث رقم: ١٤٣١٨]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنگ دھوکا ہے۔

(1490)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَغْزُوْ بِاُمِّ سُلَيْمٍ وَنِسْوَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ مَعَهُ اِذَا غَزَا يَسْقِيْنَ الْمَاءَ وَيُدَاوِيْنَ الْجَرْحٰى رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٤٦٨٢، ابو داؤد حديث رقم: ٢٥٣١، ترمذى حديث رقم: ١٥٧٥]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب جہاد فرماتے تو آپ کے ساتھ حضرت اُم سلیم اور انصار کی کچھ عورتیں بھی ہوتی تھیں۔ وہ پانی پلاتی تھیں اور زخمیوں کو دوا دیتی تھیں۔

(1491)۔ وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ اَخْلُفُهُمْ فِىْ رِحَالِهِمْ فَاَصْنَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ وَاُدَاوِى الْجَرْحٰى وَاَقُوْمُ عَلَى الْمَرْضٰى رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٤٦٩٠، ابن ماجة حديث رقم: ٢٨٥٦]۔

ترجمہ: حضرت اُم عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ سات جنگیں لڑیں۔ میں پیچھے ان کی سواریوں کے پاس رہ جاتی تھی اور ان کیلئے کھانا تیار کرتی تھی اور زخمیوں کو دوا دیتی تھی اور مریضوں کی نگرانی کرتی تھی۔

(1492)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ انْطَلِقُوْا بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، لَا تَقْتُلُوْا شَيْخًا فَانِيًا، وَلَا طِفْلًا صَغِيْرًا، وَلَا اِمْرَاَةً، وَلَا تَغُلُّوْا، وَضُمُّوْا غَنَائِمَكُمْ، وَاَصْلِحُوْا وَاَحْسِنُوْا، فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد [ابو داؤد حديث رقم: ٢٦١٤]۔ الحديث حسن

ترجمہ: حضرت انس ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روانہ ہو جاؤ، اللہ کے نام کے ساتھ، اللہ کی سنگت میں اور رسول اللہ کی ملت پر، کسی قریب المرگ بوڑھے کو قتل نہ کرنا، نہ ہی چھوٹے بچے کو، نہ ہی عورت کو، خیانت نہ کرنا اور اپنی غنیمتیں جمع کرنا اور اصلاح کرنا اور احسان کرنا، بے شک اللہ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

(1493)۔ وَعَنْ اَبِىْ اُسَيْدٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ بَدْرٍ اِذَا اَكْثَبُوْكُمْ فَارْمُوْهُمْ وَلَا تَسُلُّوا السُّيُوْفَ حَتّٰى يَغْشَوْكُمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد [ابو داؤد حديث رقم: ٢٦٦٤]۔ صحيح وشاهده فى البخارى رقم: ٣٩٨٤۔

ترجمہ: حضرت ابو اسید ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بدر کے دن فرمایا: جب وہ تمہارے قریب آ جائیں تو ان پر تیر چلانا۔ تلواریں اس وقت تک نہ سونتنا جب تک وہ تم پر چھا نہ جائیں۔

مَقَرُّ مَنْ اَنْكَرَ الْجِهَادَ

منکرین جہاد کا ٹھکانہ

(1494)۔ عَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَزَالُ الْجِهَادُ حُلْوًا خَضِرًا مَا اَمْطَرَتِ السَّمَاءُ وَاَنْبَتَتِ الْاَرْضُ وَسَيَنْشَاُ نَشْوٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ يَقُوْلُوْنَ لَا جِهَادَ وَلَا رِبَاطَ اُولٰئِكَ هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ وَرِبَاطُ يَوْمٍ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنْ عِتْقِ اَلْفِ رَقَبَةٍ وَمِنْ صَدَقَةِ اَهْلِ الْاَرْضِ جَمِيْعًا رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَضَعَّفَ كَمَا فِىْ كَنْزِ الْعُمَّالِ [كنز العمال ٤/٣٢٨ حديث رقم: ١٠٧٣٨]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہاد اس وقت تک میٹھا اور سرسبز رہے گا جب تک آسمان پانی برساتا رہے گا اور زمین سبزہ اگاتی رہے گی۔ جلد ہی مشرق کی طرف سے ایک گروہ اٹھے گا جو کہیں گے نہ کوئی جہاد کی ضرورت ہے نہ جنگی رابطے کی۔ وہ لوگ جہنم کا ایندھن ہیں۔ حالانکہ اللہ کی راہ میں ایک دن کا جہاد ہزار غلام آزاد کرنے اور پورے اہل زمین کا صدقہ دینے سے بہتر ہے۔

كِتَابُ التَّصَوُّفِ

تصوف کی کتاب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَيُزَكِّيْهِمْ [البقرة: ١٢٩] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرا نبی انہیں پاک کرتا ہے۔ وَقَالَ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى [الاعلى: ١٤] اور فرمایا: اس نے فلاح پائی جس نے تزکیہ اختیار کیا۔ وَقَالَ اَلَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا [العنكبوت: ٦٩] اور فرمایا: جن لوگوں نے ہمارے اندر مجاہدہ کیا ہم ان پر اپنے راستے ضرور کھول دیں گے۔

(1495)۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْاِحْسَانُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ

كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٩٣، بخاري حديث رقم:٥٠، ابن ماجة حديث رقم:٦٤]۔

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: احسان یہ ہے کہ تو اللہ کی عبادت اس طرح کرے جیسے تو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر تو اسے نہیں دیکھ رہا تو وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔

بَابُ الْاِخْلَاصِ

اخلاص کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا أُمِرُوْا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَاءَ [البينة: ٥] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: انہیں صرف یہی حکم دیا گیا تھا کہ اسی کے دین کے لیے مخلص اور مستقیم ہو کر صرف اللہ ہی کی عبادت کریں۔ وَقَالَ إِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ [الانعام:١٦٢] اور فرمایا: بے شک میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت خالص اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔ وَقَالَ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ [الحج:٣٧] اور فرمایا: اللہ تک نہ ہی ان کے گوشت پہنچتے ہیں اور نہ ہی ان کے خون، بلکہ اس تک تمہاری طرف سے تقویٰ پہنچتا ہے۔

(1496)۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوٰى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلٰى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٤٩٢٧، بخاري حديث رقم:٥٤١، ابو داؤد حديث رقم:٢٢٠١، ترمذى حديث رقم:١٦٤٧، نسائي حديث رقم:٧٥، مسند احمد حديث حديث رقم:١٦٩]۔

ترجمہ: حضرت عمر بن الخطاب ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ کسی آدمی کے لیے وہی کچھ ہے جس کی اس نے نیت کی۔ تو جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہوئی، اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف شمار ہوگی۔ اور جس کی ہجرت دنیا کی خاطر ہوئی تاکہ اسے حاصل کرے یا کسی عورت کی خاطر ہوئی تاکہ اس سے نکاح کرے، تو اس کی ہجرت اسی طرف ہے جس طرف اس نے ہجرت کی۔

(1497)۔ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ إِلٰى صُوَرِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ إِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٦٥٤٣، ابن ماجة حديث رقم:٤١٤٣]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تمہاری شکلوں اور مالوں کو نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے دلوں کو اور تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے۔

(1498)۔ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ إِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ يُقْضٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ رَجُلٌ اسْتُشْهِدَ، فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا، قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا؟ قَالَ قَاتَلْتُ فِيْكَ حَتّٰى اسْتُشْهِدْتُ، قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِأَنْ يُقَالَ جَرِيْءٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهِ حَتّٰى أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهُ وَقَرَءَ الْقُرْآنَ، فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا، قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا؟ قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهُ وَقَرَأْتُ فِيْكَ الْقُرْآنَ، قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ عَالِمٌ وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيْلَ، ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهِ حَتّٰى أُلْقِيَ فِي النَّارِ، وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَأَعْطَاهُ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهِ، فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا، قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا؟ قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيْلٍ تُحِبُّ أَنْ يُنْفَقَ فِيْهَا إِلَّا أَنْفَقْتُ فِيْهَا لَكَ، قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهِ ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٤٩٢٣، نسائي حديث رقم:٣١٣٧]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷛ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: تمام لوگوں سے پہلے جس شخص کے بارے میں فیصلہ دیا جائے گا وہ ایک شہید ہونے والا آدمی ہوگا۔ اسے لایا جائے گا۔ اللہ اسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا۔ وہ اعتراف کرے گا۔ فرمائے گا تم نے دنیا میں کیا عمل کیا۔ وہ کہے گا میں نے تیری راہ میں جہاد کیا حتیٰ کہ میں شہید کر دیا گیا۔ فرمائے گا تم نے جھوٹ بولا ہے۔ بلکہ تم اس لیے لڑے تھے کہ تمہیں بہادر کہا جائے اور وہ کہا گیا۔ پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا۔ اسے منہ کے بل گھسیٹا جائے گا۔ حتیٰ کہ آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ اور ایک آدمی جس نے علم سیکھا اور سکھایا اور قرآن پڑھا۔ اسے لایا جائے گا اسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا۔ وہ اعتراف کرے گا۔ فرمائے گا تم نے دنیا میں کیا عمل کیا۔ وہ کہے گا میں نے علم سیکھا اور سکھایا اور تیری خاطر قرآن پڑھا۔ فرمائے گا تم نے جھوٹ بولا ہے۔ بلکہ تم نے علم اس لیے حاصل کیا کہ تمہیں عالم کہا جائے اور تم نے قرآن پڑھا تاکہ تمہیں قاری کہا

جائے اور وہ کہا گیا۔ پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا۔ اسے منہ کے بل گھسیٹا جائے گا حتیٰ کہ آگ میں ڈال دیا جائے گا اور ایک آدمی جسے اللہ نے وسعت دی تھی اور اسے ہر طرح کی دولت سے نوازا تھا۔ اسے لایا جائے گا۔ اللہ اسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا۔ وہ اعتراف کرے گا۔ فرمائے گا تم نے دنیا میں کیا عمل کیا۔ وہ کہے گا میں نے کوئی ایسا راستہ نہیں چھوڑا جس میں خرچ کرنا تجھے پسند ہو اور میں نے اس میں تیری خاطر خرچ نہ کیا ہو۔ فرمائے گا تم نے جھوٹ بولا۔ بلکہ تم نے اس لیے خرچ کیا تھا کہ تجھے سخی کہا جائے اور وہ کہا گیا۔ پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا۔ اسے منہ کے بل گھسیٹا جائے گا پھر آگ میں ڈال دیا جائے گا۔

(1499)۔ وَعَنْ شَدَّادِ بنِ اَوسٍ ؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى يُرَائِي فَقَدْ اَشْرَكَ وَمَنْ صَامَ يُرَائِي فَقَدْ اَشْرَكَ وَمَنْ تَصَدَّقَ يُرَائِي فَقَدْ اَشْرَكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حديث رقم: ١٧١٤٥]۔ ضعيف

ترجمہ: حضرت شداد بن اوس ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے دکھاوا کرتے ہوئے نماز پڑھی اس نے شرک کیا، جس نے دکھاوا کرتے ہوئے روزہ رکھا اس نے شرک کیا اور جس نے دکھاوا کرتے ہوئے خیرات کی اس نے شرک کیا۔

(1500)۔ عَنْ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ اَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ فِي عَقَبَةٍ اَوْ قَالَ فِي ثَنِيَّةٍ قَالَ فَلَمَّا عَلَا عَلَيْهَا رَجُلٌ نَادَى رَفَعَ صَوْتَهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ قَالَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى بَغْلَتِهِ قَالَ فَاِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا ثُمَّ قَالَ يَا اَبَا مُوسٰى اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى كَلِمَةٍ مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلٰى قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ رواه البخاري [البخاري حديث رقم: ٦٤٠٩، مسلم حديث رقم: ٦٨٦٢، ابو داؤد حديث رقم: ١٥٢٦، الترمذي حديث رقم: ٣٤٦١، ابن ماجة حديث رقم: ٣٨٢٤]۔

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک گھاٹی میں اترے، پھر جب اوپر چڑھے تو ایک ساتھی نے بلند آواز سے کہا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر، اس وقت رسول اللہ ﷺ اپنے خچر پر سوار تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکارتے، پھر فرمایا: اے ابوموسیٰ! میں تمہیں ایسا کلمہ نہ بتاؤں جو جنت کے خزانوں سے خزانہ ہے؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں۔ فرمایا: وہ کلمہ یہ ہے: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ یعنی کوئی توفیق اور قوت نہیں سوائے اللہ کی مدد کے۔

(1501)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا صَلّٰى فِي الْعَلَانِيَةِ فَاَحْسَنَ، وَصَلّٰى فِي السِّرِّ فَاَحْسَنَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى هٰذَا عَبْدِي حَقًّا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم: ٤٢٠٠]۔ اسناده ضعيف

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بندہ سرِ عام عبادت کرے تو اچھی طرح عبادت کرے اور چھپ کر عبادت کرے تو اچھی طرح کرے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میرا بندہ ہے جس طرح بندہ ہونے کا حق ہے۔

(1502)۔ عَنْ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ ؓ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا هٰذَا الشِّرْكَ فَاِنَّهُ اَخْفٰى مِنْ دَبِيْبِ النَّمْلِ فَقَالَ لَهُ مَنْ شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَقُوْلَ وَكَيْفَ نَتَّقِيْهِ وَهُوَ اَخْفٰى مِنْ دَبِيْبِ النَّمْلِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ نُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا نَعْلَمُهُ وَنَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا نَعْلَمُ رواه احمد [مسند احمد حديث رقم: ١٩٦٢٧]۔

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک دن خطاب فرمایا، آپ نے فرمایا: اے لوگو! اس شرک سے بچو، پس بلاشبہ یہ چیونٹی کی آہٹ سے بھی پوشیدہ طریقے سے موجود رہتا ہے، تو جس شخص سے بھی سوال کروانا اللہ کو منظور تھا اس نے سوال کر دیا کہ یا رسول اللہ ہم اس سے کیسے بچ سکتے ہیں جب کہ یہ چیونٹی کی آہٹ سے بھی زیادہ خفی ہے؟ فرمایا، یوں کہا کرو: اے اللہ ہم تیری پناہ میں آتے ہیں کہ ہم کسی کو تیرا شریک بنائیں جسے ہم جانتے ہوں، اور ہم تجھ سے معافی مانگتے ہیں اس کے بارے میں جسے ہم نہیں جانتے۔

بَابُ ضَرُوْرَةِ الشَّيْخِ وَالْبَيْعَةِ عَلٰى يَدِهٖ

مرشد کی ضرورت اور اس کے ہاتھ پر بیعت کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ [الكهف: ٦٥] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان دونوں نے ہمارے بندوں میں سے ایک خاص بندے کو پالیا۔ وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ [الفتح: ١٠] اور فرمایا: بے شک جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ سے بیعت کرتے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے اوپر ہے۔ وَ قَالَ فَبَايِعْهُنَّ [الممتحنة: ١٢] اور فرمایا: اے محبوب! عورتوں کو بیعت کرو۔ وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى كُوْنُوْا مَعَ

الصّٰدِقِیْنَ [التوبۃ:۱۱۹] اورفرمایا: سچوں کے ساتھ ہوجاؤ۔ وَ قَالَ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ [الفاتحۃ:٦] اورفرمایا: ہمیں سیدھی راہ پر ثابت قدم رکھ۔ ان لوگوں کی راہ پر جن پر تو نے انعام فرمایا۔

(1503)۔ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَحَوْلَهٗ عِصَابَةٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ بَایِعُوْنِیْ عَلٰی اَنْ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَیْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ وَلَا تَاْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهٗ بَیْنَ اَیْدِیْكُمْ وَ اَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوْا فِیْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَفٰی مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَی اللّٰهِ وَ مَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَیْئًا فَعُوْقِبَ فِی الدُّنْیَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهٗ وَ مَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَیْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَهُوَ اِلَی اللّٰهِ اِنْ شَآءَ عَفَا عَنْهُ وَ اِنْ شَآءَ عَاقَبَهٗ، فَبَایَعْنَاهُ عَلٰی ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:٤٤٦١، ٤٤٦٣، بخاری حدیث رقم:١٨، ترمذی حدیث رقم:١٤٣٩، سنن النسائی حدیث رقم:٤١٦١، ٤١٦٢]۔

ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامت ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کہ آپ کے اردگرد صحابہ کرام کی ایک جماعت موجود تھی: مجھ سے بیعت کرو اس بات پر کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناؤ گے۔ چوری نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے، اپنی اولادوں کو قتل نہیں کرو گے، اپنے پاس سے گھر کے کسی فرد پر بہتان نہیں باندھو گے اور نیک کاموں میں نافرمانی نہیں کرو گے۔ تم میں سے جس نے وعدہ وفا کیا اس کا اجر اللہ کے ذمے ہے اور جو ان چیزوں میں سے کسی کا مرتکب ہوا اور دنیا میں ہی سزا دیا گیا تو یہ اس کے لیے کفارہ ہے اور جو ان چیزوں میں سے کسی کا مرتکب ہوا اور اللہ نے اس کی پردہ پوشی فرمائی تو وہ اللہ کے سپرد ہے، اگر چاہے تو اس سے درگزر کرے اور اگر چاہے تو اسے سزا دے۔ ہم نے آپ ﷺ سے اس بات پر بیعت کی۔

(1504)۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَیْرِ بْنِ نُفَیْرٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ جَلَسْنَا اِلَی الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ یَوْمًا فَمَرَّ بِهٖ رَجُلٌ فَقَالَ طُوْبٰی لِهَاتَیْنِ الْعَیْنَیْنِ اللَّتَیْنِ رَاَتَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاللّٰهِ لَوَدِدْنَا اَنَّا رَاَیْنَا مَا رَاَیْتَ وَشَهِدْنَا مَا شَهِدْتَ، فَاسْتُغْضِبَ فَجَعَلْتُ اَعْجَبُ مَا قَالَ اِلَّا خَیْرًا ثُمَّ اَقْبَلَ اِلَیْهِ فَقَالَ مَا یَحْمِلُ الرَّجُلُ عَلٰی اَنْ یَتَمَنّٰی مَحْضَرًا غَیَّبَهُ اللّٰهُ عَنْهُ لَا یَدْرِیْ لَوْ شَهِدَهٗ كَیْفَ كَانَ یَكُوْنُ فِیْهِ وَاللّٰهِ لَقَدْ حَضَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْوَامٌ اَكَبَّهُمُ اللّٰهُ عَلٰی مَنَاخِرِهِمْ فِیْ جَهَنَّمَ لَمْ یُجِیْبُوْهُ

وَلَمْ یُصَدِّقُوْهُ اَوَلَا تَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ اِذْ اَخْرَجَكُمْ لَا تَعْرِفُوْنَ اِلَّا رَبَّكُمْ مُصَدِّقِیْنَ لِمَا جَاءَ بِهٖ نَبِیُّكُمْ قَدْ كُفِیْتُمُ الْبَلَاءَ بِغَیْرِكُمْ [مسند احمد: ٢٣٨٧٢]۔

ترجمہ: حضرت جبیر بن نفیر تابعی فرماتے ہیں کہ ہم ایک دن حضرت مقداد بن اسود ؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک آدمی پاس سے گزرا اور کہنے لگا: خوش نصیب ہیں آپ کی دونوں آنکھیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کا دیدار کیا۔ اللہ کی قسم ہماری آرزو ہے کہ کاش ہم نے وہ منظر دیکھا ہوتا جسے آپ نے دیکھا ہے۔ اور ہم نے بھی وہ مشاہدہ کیا ہوتا جو مشاہدہ آپ نے کیا ہے۔ حضرت مقداد ؓ اس آدمی پر غضبناک ہو گئے۔ میں حیران ہو گیا کہ اس شخص نے تو نہایت خوبصورت بات کہی تھی۔ حضرت مقداد اس آدمی کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم لوگ اس حاضری کی تمنا کیوں کرتے ہو جس سے اللہ نے تمہیں غائب رکھا، تمہیں کیا معلوم کہ اگر تم ان حالات کا مشاہدہ کرتے تو تم کس کھاتے میں ہوتے۔ اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ کو ان لوگوں نے بھی دیکھا ہے جنہیں اللہ نے ناک کے بل جہنم میں پھینکا ہے اس لیے کہ ان لوگوں نے آپ ﷺ کی بات نہیں مانی اور آپ کی تصدیق نہیں کی۔ کیا تم لوگ اللہ کا شکر ادا نہیں کرتے کہ اس نے تمہیں پیدا ہی ایسے ماحول میں فرمایا ہے کہ تم اپنے اللہ کے سوا کسی کو خدا نہیں مانتے اور اپنے نبی ﷺ کی تعلیمات کی تصدیق کرتے ہو، تمہاری جگہ پر دوسروں کو آزمایا گیا۔

بَابُ اِصْلَاحِ النَّفْسِ
نفس کی اصلاح کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ [الیوسف:٥٣] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بے شک نفس برائی کا ہی حکم دیتا ہے۔ وَ قَالَ لَا اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ [النور:١٩] اور فرمایا: میں ملامت کرنے والے نفس کی ضرور قسم کھاتا ہوں۔ وَ قَالَ یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْۤ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ [الفجر:٢٧-٣٠] اور فرمایا: اے مطمئن نفس! اپنے رب کی طرف لوٹ جا۔ تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی، پس میرے بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔ وَ قَالَ وَمَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ [الحشر:٩، التغابن:١٦] اور فرمایا: جو اپنے نفس کی سرکشی سے بچا لیا گیا وہی لوگ فلاح پانے

والے ہیں۔ وَ قَالَ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا وَ قَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا [الشمس:۹، ۱۰] اور فرمایا: جس نے اسے صاف کیا وہ فلاح پا گیا اور جس نے اسے میلا کر دیا وہ خسارے میں رہا۔

(1505)۔ عَنْ فَضَالَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهٗ فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [شعب الایمان للبیہقی حدیث رقم:۱۱۱۲۳]۔ اسنادہ صحیح

ترجمہ: حضرت فضالہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بڑا مجاہد وہ ہے جس نے اللہ کی اطاعت کے لیے اپنے نفس کے خلاف جہاد کیا۔

(1506)۔ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ ، وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَهٗ هَوَاهَا وَ تَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم:۲۴۵۹، ابن ماجة حدیث رقم:۴۲۶۰]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت شداد بن اوس ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سمجھدار وہ ہے جس نے اپنے نفس کو جھکایا اور موت کے بعد کیلئے عمل کیا اور نادان وہ ہے جس نے اپنے نفس کی خواہش کی پیروی کی اور اللہ سے امید رکھی۔

بَابُ الْحُبِّ فِي اللّٰهِ وَالْمُجَالَسَةِ مَعَ الْفُقَرَآءِ

اللہ کی خاطر محبت اور فقراء میں بیٹھنے کا باب

وَ قَالَ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَ الْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ [الكهف:۲۸] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اپنے آپ کو ان لوگوں کے پاس روکو جو صبح اور شام اپنے رب کو پکارتے ہیں۔ وہ اسکی رضا کے طالب ہیں اور ان سے اپنی نگاہیں مت ہٹاؤ۔

(1507)۔ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ ﷺ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَتَدْرُوْنَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى ؟ قَالَ قَائِلٌ الصَّلٰوةُ وَالزَّكٰوةُ ، وَ قَالَ قَائِلٌ الْجِهَادُ ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى اَلْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حدیث رقم:۲۱۳۶۱، ابوداؤد حدیث رقم:۴۵۹۹]۔ سندہ ضعیف

ترجمہ: حضرت ابوذر ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہماری طرف نکلے اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ کونسا عمل اللہ تعالیٰ کو سب سے پیارا ہے۔ کسی نے کہا نماز اور زکوۃ، کسی نے کہا جہاد۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو سب سے

پیارا عمل اللہ کی خاطر محبت اور اللہ کی خاطر دشمنی ہے۔

(1508)۔ وَعَنْ عُمَرَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ لَاُنَاسًا مَا هُمْ بِاَنْبِيَآءَ وَلَا الشُّهَدَآءَ يَغْبِطُهُمُ الْاَنْبِيَآءُ وَالشُّهَدَآءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِمَكَانِهِمْ مِنَ اللّٰهِ ، قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُخْبِرُنَا مَنْ هُمْ قَالَ هُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوْا بِرُوْحِ اللّٰهِ عَلٰى غَيْرِ اَرْحَامٍ بَيْنَهُمْ وَلَا اَمْوَالٍ يَتَعَاطَوْنَهَا فَوَ اللّٰهِ اِنَّ وُجُوْهَهُمْ لَنُوْرٌ وَاِنَّهُمْ لَعَلٰى نُوْرٍ لَا يَخَافُوْنَ اِذَا خَافَ النَّاسُ وَلَا يَحْزَنُوْنَ اِذَا حَزِنَ النَّاسُ ، وَقَرَءَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اَلَا اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ [ابوداؤد حدیث رقم:۳۵۲۷]۔ وروى البغوي في شرح السنة مثله عن ابي مالك الاشعري (حديث رقم:۳۴۶۴) والترمذي عن معاذ بن جبل (حديث رقم:۲۳۹۰) الحديث صحيح ثابت

ترجمہ: حضرت عمر فاروق ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ کے بندوں میں ایسے لوگ بھی ہیں کہ نہ تو وہ انبیاء ہیں اور نہ ہی شہداء ہیں۔ قیامت کے دن اللہ کی طرف سے انکا مرتبہ دیکھ کر انبیاء اور شہداء بھی رشک کریں گے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہمیں بتانا پسند فرمائیں گے کہ وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: ایسی قوم ہے جو اللہ کی خاطر روحانی محبت رکھتے ہوں گے، نہ کوئی رشتہ داری ہوگی اور نہ مالی لین دین ہوگا۔ اللہ کی قسم انکے چہرے نور ہوں گے اور وہ نور کے اوپر ہوں گے۔ وہ نہیں ڈریں گے جبکہ لوگ ڈر رہے ہوں گے اور غمگین نہیں ہوں گے جبکہ لوگ غمگین ہوں گے اور آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ خبردار بے شک اللہ کے ولیوں کو نہ کوئی خوف ہوگا نہ کوئی غم ہوگا۔

(1509)۔ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجَبَتْ مُحَبَّتِيْ لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيَّ وَالْمُتَجَالِسِيْنَ فِيَّ وَالْمُتَزَاوِرِيْنَ فِيَّ وَالْمُتَبَاذِلِيْنَ فِيَّ رَوَاهُ مَالِكٌ [موطا مالك كتاب الشعر باب ما جاء في المتحابين في الله:۱۶، مسند احمد حديث رقم:۲۲۱۹۲]۔ اسناده صحيح

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری محبت واجب ہوگئی میری خاطر آپس میں محبت کرنے والوں پر، میری خاطر مل بیٹھنے والوں پر، میری خاطر ایک دوسرے کی زیارت کرنے والوں پر اور میری خاطر ایک دوسرے پر خرچ کرنے والوں پر۔

(1510)۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ ﷺ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يَاْكُلْ طَعَامَكَ اِلَّا تَقِيٌّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ [ترمذی حدیث رقم:۲۳۹۵، ابوداؤد حدیث رقم:۴۸۳۲، سنن الدارمی حدیث رقم:۲۰۶۱، مسند احمد حدیث رقم:۱۱۳۴۳]۔ الحدیث صحیح

رواه الحاكم ايضاً وقال صحيح ووافقه الذهبي

ترجمہ: حضرت ابوسعید ؓ فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: مومن کے سواہ کسی کی صحبت میں مت بیٹھ اور تیرا کھانا کوئی نہ کھائے سوائے تقوے والے کے۔

(1511)۔ وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا رَاَيْتُمُ الْمَدَّاحِيْنَ فَاحْثُوا فِي وُجُوهِهِمُ التُّرَابَ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٧٥٠٦، ابوداؤد حديث رقم:٤٨٠٤]۔

ترجمہ: حضرت مقداد بن اسود ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب منہ پر تعریف کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے منہ میں مٹی پھینک دو۔

(1512)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ اَنَّ عَبْدَيْنِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَوَاحِدٌ فِي الْمَشْرِقِ وَآخَرُ فِي الْمَغْرِبِ لَجَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَقُوْلُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتَ تُحِبُّهُ فِيَّ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ [شعب الايمان للبيهقي حديث رقم:٩٠٢٢]۔ الحديث ضعيف

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر دو بندے آپس میں اللہ عزوجل کی خاطر محبت کرتے ہوں، ایک مشرق میں ہو اور دوسرا مغرب میں ہو تو اللہ انہیں قیامت کے دن اکٹھا کر دے گا اور فرمائے گا یہ ہے وہ بندہ جس سے تو میری خاطر محبت کرتا تھا۔

(1513)۔ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ رَجُلاً زَارَ اَخاً لَهُ فِي قَرْيَةٍ اُخْرٰى فَاَرْصَدَ اللّٰهُ لَهُ فِي مَدْرَجَتِهِ مَلَكاً، قَالَ اَيْنَ تُرِيْدُ؟ قَالَ اُرِيْدُ اَخاً لِي فِي هٰذِهِ الْقَرْيَةِ، قَالَ هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا؟ قَالَ لَا غَيْرَ اَنِّي اَحْبَبْتُهُ فِي اللّٰهِ، قَالَ فَاِنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكَ بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّكَ كَمَا اَحْبَبْتَهُ فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٦٥٤٩]۔

ترجمہ: انہی نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی اپنے بھائی کی زیارت کے لیے دوسرے گاؤں میں گیا۔ اللہ نے اس کے راستے میں ایک فرشتہ بٹھا دیا۔ اس نے پوچھا کہاں جا رہے ہو؟ کہا اس گاؤں میں اپنے بھائی کی زیارت کرنے جا رہا ہوں۔ پوچھا کیا تمہارا اس پر کوئی احسان ہے جس کا بدلہ لینے جا رہے ہو؟ کہا نہیں سوائے اس کے کہ میں اس سے اللہ کی خاطر محبت کرتا ہوں۔ اس نے کہا میں تیری طرف اللہ کا بھیجا ہوا (فرشتہ) ہوں یہ پیغام لایا ہوں کہ اللہ تجھ سے محبت کرتا ہے جیسا کہ تو نے اس سے اس کی خاطر محبت کی ہے۔

(1514)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمَرْءُ عَلٰى دِيْنِ خَلِيْلِهِ فَلْيَنْظُرْ اَحَدُكُمْ مَنْ يُّخَالِلُ رَوَاهُ

اَبُوْدَاوٗد وَالتِّرْمِذِي [ابو داؤد حديث رقم:٤٨٣٣، ترمذى حديث رقم:٢٣٧٨]۔ قال الترمذى حسن

ترجمہ: انہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، تم میں سے ہر ایک کو غور کر لینا چاہیے کہ اس کا اٹھنا بیٹھنا کس کے ساتھ ہے۔

(1515)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ كَانَ اَخَوَانِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَكَانَ اَحَدُهُمَا يَاْتِي النَّبِيَّ ﷺ وَالْآخَرُ يَحْتَرِفُ فَشَكَا الْمُحْتَرِفُ اَخَاهُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِي [ترمذى حديث رقم:٢٣٤٥]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں دو بھائی تھے۔ ان میں سے ایک نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوتا تھا اور دوسرا تجارت کرتا تھا۔ تاجر نے نبی کریم ﷺ سے اپنے بھائی کے خلاف (کام چوری کی) شکایت کی۔ آپ نے فرمایا شاید تجھے اسی کی وجہ سے رزق ملتا ہو۔

(1516)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَحَبَّ عَبْداً دَعَا جِبْرِيْلَ فَقَالَ اِنِّي اُحِبُّ فُلَاناً فَاَحِبَّهُ، قَالَ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيْلُ، ثُمَّ يُنَادِي فِي السَّمَاءِ فَيَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَاناً فَاَحِبُّوْهُ فَيُحِبُّهُ اَهْلُ السَّمَاءِ، ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِي الْاَرْضِ وَاِذَا اَبْغَضَ عَبْداً دَعَا جِبْرِيْلَ فَيَقُوْلُ اِنِّي اُبْغِضُ فُلَاناً فَاَبْغِضْهُ، قَالَ فَيُبْغِضُهُ جِبْرِيْلُ، ثُمَّ يُنَادِي فِي اَهْلِ السَّمَاءِ اَنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ فُلَاناً فَاَبْغِضُوْهُ، قَالَ فَيُبْغِضُوْنَهُ، ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْبَغْضَاءُ فِي الْاَرْضِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٦٧٠٥]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبریل کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے کہ میں فلاں سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو۔ جبریل اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر آسمان میں اعلان کرتے ہیں کہ اللہ فلاں شخص سے محبت کرتا ہے تم سب اس سے محبت کرو۔ پھر آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر زمین میں بھی اس کے لیے مقبولیت پھیلا دی جاتی ہے اور جب اللہ کسی بندے سے بغض رکھتا ہے تو جبریل کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے کہ میں فلاں سے بغض رکھتا ہوں۔ تم بھی اس سے بغض رکھو۔ جبریل اس سے بغض کرنے لگتے ہیں پھر آسمان میں اعلان کرتے ہیں کہ اللہ فلاں شخص سے بغض رکھتا ہے تم سب اس سے بغض رکھو۔ وہ اس سے بغض رکھنے لگتے ہیں۔ پھر زمین میں بھی اس کے لیے بغض پھیلا دیا جاتا ہے۔

(1517)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِی الذَّاكِرِیْنَ اِنَّهُمُ الْقَوْمُ لَا یَشْقٰی بِهِمْ جَلِیْسُهُمْ رَوَاهُ مُسْلِم وَفِی رِوَایَةِ الْبُخَارِی قَالَ هُمُ الْجُلَسَاءُ لَا یَشْقٰی جَلِیْسُهُمْ [مسلم حدیث رقم:٦٨٣٩ ، بخاری حدیث رقم:٦٤٠٨]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ذاکرین کے بارے میں فرمایا کہ یہ ایسی قوم ہے جن کے پاس بیٹھنے والا بدبخت نہیں رہتا۔ ایک روایت میں ہے کہ یہ ایسے جلیس ہیں جن کے پاس بیٹھنے والا بدبخت نہیں رہتا۔

(1518)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْكَلِمَةُ الْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْحَكِیْمِ فَحَیْثُ وَجَدَهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا رَوَاهُ التِّرْمَذِی وَ ابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم:٢٦٨٧ ، ابن ماجة حدیث رقم:٤١٦٩]۔ الحدیث حسن روی بسندین کما فی تنقیح الرواة

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دانائی کی بات دانا آدمی کی کھوئی ہوئی میراث ہے۔ وہ اسے جہاں بھی پاتا ہے وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔ (فقراء پر لازم ہے کہ طریقت کے نکتوں کی حفاظت کریں)۔

(1519)۔ وَكَانَ اَنَسٌ ؓ فِی قَصْرِهٖ اَحْیَانًا یُجَمِّعُ وَاَحْیَانًا لَا یُجَمِّعُ ، وَهُوَ بِالزَّاوِیَةِ عَلٰی فَرْسَخَیْنِ [البخاری قبل حدیث رقم: ٩٠٢ ترجمة الباب]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ؓ اپنے محل میں کبھی جمعہ کی نماز پڑھاتے اور کبھی نہ پڑھاتے اور ان کا محل زاویہ کے مقام پر دو فرسخ کے فاصلے پر تھا۔ (آستانے کو عربی میں زاویہ کہتے ہیں)۔

بَابُ بَرَكَاتِ صُوَرِ اَحِبَّاءِ اللّٰهِ تعالیٰ

اللہ کے پیاروں کی صورتوں کی برکات

قال اللّٰه تعالیٰ لَوْلَا اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ [الیوسف: ٢٤] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر وہ اپنے رب کی برہان نہ دیکھ لیتا۔ وَ قَالَ وَتَرٰهُمْ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْكَ وَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ [الاعراف: ١٩٨] اور فرمایا: تو انہیں دیکھے گا کہ وہ تیری طرف غور سے دیکھ رہے ہیں مگر وہ پہچان نہیں رہے۔ وَقَالَ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ [الکھف: ٢٨] اور فرمایا: وہ اللہ کی رضا کے متلاشی ہیں۔

(1520)۔ عَنْ جَابِرٍ ؓ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَاٰنِی اَوْ رَاٰی مَنْ رَاٰنِی

رَوَاهُ التِّرْمَذِی [ترمذی حدیث رقم:٣٨٥٨]۔ وقال حسن

ترجمہ: حضرت جابر ؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: اس مسلمان کو آگ ہرگز نہیں چھوئے گی جس نے مجھے دیکھا یا اسے دیکھا جس نے مجھے دیکھا۔

(1521)۔ وَعَنْ اَسْمَاءِ بِنْتِ یَزِیْدَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخِیَارِكُمْ ؟ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ خِیَارُكُمُ الَّذِیْنَ اِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حدیث رقم:٤١١٩ ، مسند احمد حدیث رقم:٢٧٦٧٠]۔ الحدیث ضعیف

ترجمہ: حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: کیا میں تمہیں بتاؤں تم میں بہترین کون ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ۔ فرمایا تم میں بہترین لوگ وہ ہیں کہ جب انہیں دیکھا جائے تو اللہ یاد آ جائے۔

بَابُ الْمُرَاقَبَةِ

مراقبے کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اُنْظُرْ مَاذَا تَرٰی [الصفت: ١٠٢] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: دیکھ تجھے کیا نظر آتا ہے۔ وَ قَالَ سَنُرِیْهِمْ اٰیٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ وَ فِیْ اَنْفُسِهِمْ [حم سجدة: ٥٣] اور فرمایا: ہم انہیں جلد ہی آفاق میں اور ان کی جانوں میں اپنی نشانیاں دکھائیں گے۔

(1522)۔ عَنْ اَبِی بَكْرِ الصِّدِّیْقِ ؓ قَالَ ارْقُبُوْا مُحَمَّدًا فِی اَهْلِ بَیْتِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم:٣٧١٣]۔

ترجمہ: حضرت ابوبکر صدیق ؓ سے مروی ہے کہ فرمایا: محمد کے اہل بیت میں مراقبہ کر کے محمد ﷺ کو دیکھا کرو۔

(1523)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِبَعْضِ جَسَدِی ، فَقَالَ كُنْ فِی الدُّنْیَا كَاَنَّكَ غَرِیْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِیْلٍ ، وَعُدَّ نَفْسَكَ فِی اَهْلِ الْقُبُوْرِ رَوَاهُ التِّرْمَذِی وَمَرَّ حَدِیْثُ الْاِحْسَانِ [ترمذی حدیث رقم:٢٣٣٣ ، ابن ماجة حدیث رقم:٤١١٤، مسند احمد حدیث رقم:٤٧٦٣ ، انظر المسند حدیث رقم:١]۔ الحدیث صحیح ورواه البخاری الی عابر سبیل حدیث رقم:٦٤١٦۔

ترجمہ: حضرت عمر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے جسم کو پکڑا اور فرمایا: دنیا میں اس طرح رہو جیسے تم بے وطن ہو یا مسافر ہو۔ اور اپنے آپ کو اہل قبور میں شمار کرو۔ اس سے پہلے حدیث احسان گزر چکی ہے۔

عِلْمُ الْاَسْرَارِ وَ الْمُحَافَظَةُ عَلَى السِّرِّ

علم الاسرار اور راز کی حفاظت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَ الْحِكْمَةَ [البقرة: ۱۲۹، الجمعة: ۲] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرا محبوب ان لوگوں کو کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔ وَ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا [الكهف: ۶۷] اور فرماتا ہے: آپ میرے ساتھ ہرگز صبر نہیں کر سکیں گے۔

(1524)۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وِعَاءَيْنِ فَاَمَّا الْاَوَّلُ فَبَثَثْتُهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَلَوْ بَثَثْتُهُ قُطِعَ هٰذَا الْبُلْعُوْمُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم: ۱۲۰]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دو علم سیکھے ہیں ایک وہ ہے جسے میں بیان کرتا ہوں اور دوسرا وہ ہے کہ اگر میں اسے بیان کروں تو یہ رگ گردن کاٹ دی جائے۔

(1525)۔ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ قَالَ: مَا فَضَلَكُمْ اَبُوْبَكْرٍ بِكَثْرَةِ الصَّلٰوةِ وَالصِّيَامِ وَلٰكِنْ بِالسِّرِّ الَّذِيْ وُقِرَ فِيْ قَلْبِهٖ [اخرجه الترمذي الحكيم في النوادر ۳/۵۵ من قول بكر ابن عبدالله المزني]۔ صحيح، و قال كثير من العلماء انه حديث مرفوع [احياء العلوم صفحة ۳۵، رسائل ابن العربي صفحة ۳۰، اليواقيت والجواهر صفحة ۴۳۷، سبع سنابل صفحة ۶۲]۔

ترجمہ: حضرت بکر بن عبداللہ مزنی فرماتے ہیں کہ: ابوبکر زیادہ نمازوں اور روزوں کی وجہ سے تم لوگوں سے آگے نہیں نکلے بلکہ اس راز کی وجہ سے آگے نکل گئے ہیں جو ان کے سینے میں سجا دیا گیا ہے۔

(1526)۔ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: قَالَ الْخَضِرُ لِمُوْسٰى اِنَّكَ عَلٰى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَكَهُ اللّٰهُ لَا اَعْلَمُهُ، وَ اَنَا عَلٰى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَنِيْهِ لَا تَعْلَمُهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم: ۶۱۶۳]۔

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت خضر نے حضرت موسیٰ (علیہما السلام) سے فرمایا: آپ کے پاس اللہ کے علم میں سے ایسا علم ہے جو اللہ نے آپ کو سکھایا ہے اسے میں نہیں جانتا، اور

میرے پاس اللہ کے علم میں سے ایسا علم ہے جو اس نے مجھے سکھایا ہے اسے آپ نہیں جانتے۔

(1527)۔ وَعَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ اَتٰى عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ اَنَا اَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَبَعَثَنِيْ فِيْ حَاجَةٍ فَاَبْطَاْتُ عَلٰى اُمِّيْ، فَلَمَّا جِئْتُ قَالَتْ مَا حَبَسَكَ؟ فَقُلْتُ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِحَاجَةٍ قَالَتْ مَا حَاجَتُهُ؟ قُلْتُ اِنَّهَا سِرٌّ قَالَتْ لَا تُخْبِرَنَّ بِسِرِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَحَدًا، قَالَ اَنَسٌ وَ اللّٰهِ لَوْ حَدَّثْتُ بِهٖ اَحَدًا لَحَدَّثْتُكَ بِهٖ يَا ثَابِتُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم: ۶۳۷۸]۔

ترجمہ: حضرت ثابت ؓ نے حضرت انس ؓ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ آپ ﷺ نے ہم سب کو سلام فرمایا۔ مجھے کسی کام کیلئے بھیجا۔ میں اپنی ماں کے پاس دیر سے پہنچا۔ جب میں گھر گیا تو امی نے پوچھا کہاں رہے ہو؟ میں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے مجھے کسی کام کیلئے بھیجا تھا۔ والدہ نے کہا ان کا کیا کام تھا؟ میں نے کہا وہ راز ہے۔ والدہ نے کہا رسول اللہ ﷺ کا راز کسی کو مت بتانا۔ حضرت انس ؓ نے فرمایا: اے ثابت! اللہ کی قسم اگر میں نے کسی ایک کو بھی وہ راز بتانا ہوتا تو تجھے بتاتا۔

بَابُ فَضْلِ الْفُقَرَآءِ وَعَلَامَاتِهِمْ

فقراء کی فضیلت اور ان کی علامات کا باب

(1528)۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ رَاَيْتُ سَبْعِيْنَ مِنْ اَصْحَابِ الصُّفَّةِ مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ رِدَاءٌ، اِمَّا اِزَارٌ وَاِمَّا كِسَاءٌ قَدْ رَبَطُوْا فِيْ اَعْنَاقِهِمْ فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَيْنِ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الْكَعْبَيْنِ فَيَجْمَعُهُ بِيَدِهٖ كَرَاهِيَةَ اَنْ تُرٰى عَوْرَتُهُ [البخاري حديث رقم: ۴۴۲]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اصحاب صفہ میں سے ستر افراد کو دیکھا ہے، ان میں سے کوئی ایک آدمی بھی ایسا نہیں تھا جس کے ساتھ مکمل لباس ہو، یا صرف تہبند ہوتا تھا یا صرف اوڑھنی ہوتی تھی جسے انہوں نے اپنی گردن کے ساتھ گرہ دی ہوئی تھی، ان میں سے کچھ چادریں آدھی پنڈلی تک ہوتی تھیں اور ان میں سے کچھ چادریں ٹخنوں تک ہوتی تھیں۔ پھر وہ انہیں اپنے ہاتھوں سے پکڑ کر رکھتے تھے تا کہ کھل نہ جائیں اور بے پردگی نہ ہو۔

(1529)۔ عَنْ سَعْدٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ

الْخَفِيَّ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۷۴۳۲]۔

ترجمہ: حضرت سعد ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ متقی، غنی اور پوشیدہ بندے سے محبت فرماتا ہے۔

(1530)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ وَاَبِي خَلَّادٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنْ رَاَيْتُمُ الْعَبْدَ يُعْطىٰ زُهْدًا فِي الدُّنْيَا وَقِلَّةَ مَنْطِقٍ فَاقْتَرِبُوْهُ فَاِنَّهُ يُلَقَّى الْحِكْمَةَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ [شعب الایمان للبیهقی حدیث رقم:۴۹۸۵، ابن ماجة حدیث رقم:۴۱۰۱]۔ اسناده ضعیف.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوخلاد رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم کسی بندے کو دیکھو جسے دنیا سے بے رغبتی اور کم گوئی عطا ہوئی ہے تو اس کے قریب ہو جاؤ اسے حکمت دی گئی ہے۔

(1531)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۷۱۹۰]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کتنے ہی بکھرے اور غبار آلودہ بالوں والے ایسے ہوتے ہیں کہ انہیں دروازوں پر سے دھکے دیے جاتے ہیں اور اگر وہ کسی کام کے لیے اللہ کی قسم کھالیں تو اللہ ان کی قسم پوری کردے۔

(1532)۔ وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هَلْ تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَاءِكُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيّ [بخاری حدیث رقم:۲۸۹۶، نسائی حدیث رقم:۳۱۷۸، مسند احمد حدیث رقم:۱۴۹۷]۔

ترجمہ: حضرت مصعب بن سعد ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں مدد اور رزق محض تمہارے کمزوروں کی برکت سے ملا کرتا ہے۔

بَابُ اللَّطَائِفِ

لطائف کا باب

(1533)۔وَعَنْ اَبِي مَحْذُوْرَةَ ﷺ قَالَ خَرَجْتُ فِي نَفَرٍ، فَكُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالصَّلٰوةِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَسَمِعْنَا صَوْتَ الْمُؤَذِّنِ وَنَحْنُ عَنْهُ

مُتَنَكِّبُوْنَ، فَصَرَخْنَا نَحْكِيْهِ نَهْزَاُ بِهٖ، فَسَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَاَرْسَلَ اِلَيْنَا قَوْمًا فَاَقْعَدُوْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ اَيُّكُمُ الَّذِيْ سَمِعْتُ صَوْتَهُ قَدِ ارْتَفَعَ فَاَشَارَ اِلَيَّ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَصَدَقُوْا، فَاَرْسَلَ كُلَّهُمْ وَحَبَسَنِيْ وَقَالَ لِيْ قُمْ فَاَذِّنْ، فَقُمْتُ وَلَا شَيْءَ اَكْرَهُ اِلَيَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا مِمَّا يَاْمُرُنِيْ بِهٖ، فَقُمْتُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَاَلْقٰى عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ التَّاْذِيْنَ هُوَ بِنَفْسِهٖ، فَقَالَ قُلِ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ، اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، ثُمَّ قَالَ لِيْ اَرْفَعْ مِنْ صَوْتِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، ثُمَّ دَعَانِيْ حِيْنَ قَضَيْتُ التَّاْذِيْنَ فَاَعْطَانِيْ صُرَّةً فِيْهَا شَيْءٌ مِنْ فِضَّةٍ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلٰى نَاصِيَةِ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ، ثُمَّ اَمَرَّهَا عَلٰى وَجْهِهٖ مِنْ بَيْنِ ثَدْيَيْهِ، ثُمَّ عَلٰى كَبِدِهٖ، ثُمَّ بَلَغَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سُرَّةَ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ، فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَرْتَنِيْ بِالتَّاْذِيْنِ بِمَكَّةَ، قَالَ نَعَمْ قَدْ اَمَرْتُكَ، فَذَهَبَ كُلُّ شَيْءٍ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ كَرَاهِيَةٍ، وَعَادَ ذٰلِكَ كُلُّهُ مَحَبَّةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَدِمْتُ عَلٰى عَتَّابِ بْنِ اَسِيْدٍ عَامِلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمَكَّةَ، فَاَذَّنْتُ مَعَهُ بِالصَّلٰوةِ عَنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حدیث رقم:۷۰۸]۔

ترجمہ: حضرت ابومحذورہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں ایک گروپ کے ساتھ باہر نکلا۔ ہم کسی راستے پر تھے کہ راستے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس رسول اللہ ﷺ کے مؤذن نے اذان دی۔ ہم نے مؤذن کی آواز سنی اور ہم اس سے کوفت کھا رہے تھے۔ ہم نے اس کا مذاق اڑانے کے لیے چیخ چیخ کر اس کی نقل اتارنا شروع کردی۔ رسول اللہ ﷺ نے سن لیا۔ انہوں نے ہماری طرف آدمی بھیجے۔ انہوں نے ہمیں آپ ﷺ کے سامنے بٹھا دیا۔ فرمایا: تم میں سے کون ہے جس کی میں نے آواز بلند ہوتے سنی ہے۔ سب لڑکوں نے میری طرف اشارہ کیا اور اس بات کی تصدیق کی۔ آپ ﷺ نے ان سب کو چھوڑ دیا اور مجھے روک لیا۔ اور مجھے فرمایا: کھڑا ہو جا اور اذان پڑھ۔ میں کھڑا ہو گیا مگر مجھے نہ تو رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر کوئی چیز ناپسند تھی اور نہ اس سے جس کا وہ مجھے حکم دے رہے تھے۔ میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

رسول اللہ ﷺ نے پہلے خود مجھے اذان سنائی۔ فرمایا: کہو اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ پھر مجھے فرمایا کہ اونچی آواز سے کہو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ نماز کے لیے آؤ نماز کے لیے آؤ، فلاح کے لیے آؤ، فلاح کے لیے آؤ، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں۔

پھر میں جب اذان مکمل کر چکا تو مجھے بلایا اور مجھے ایک تھیلی دی جس میں چاندی کی کوئی چیز تھی۔ پھر آپ نے اپنا ہاتھ مبارک ابو محذورہ کے ماتھے پر رکھا۔ پھر اسے اس کے چہرے پر پھیرا، پستانوں کے درمیان، پھر اس کے شکم پر، پھر رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ مبارک ابو محذورہ کی ناف تک چلا گیا۔ پھر فرمایا: اللہ تجھے برکت دے اور تیرے اوپر برکت نازل کرے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ مجھے مکہ میں اذان پڑھنے کی اجازت دیتے ہیں؟ فرمایا: ہاں میں نے تجھے اجازت دی۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے خلاف جتنی مخالفت تھی سب زائل ہو گئی۔ وہ سب کچھ رسول اللہ ﷺ کی محبت میں تبدیل ہو گیا۔ پھر میں عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا جو مکہ میں رسول اللہ ﷺ کے نمائندہ تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کے حکم کے مطابق ان کے ساتھ اذان پڑھنی شروع کر دی۔

اَلتَّوَجُّهُ بِالْيَدِ

ہاتھ سے توجہ کرنا

(1534)۔عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّي ، فَقَرَأَ قِرَاءَةً اَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ ثُمَّ دَخَلَ اٰخَرُ فَقَرَأَ قِرَاءَةً سِوىٰ قِرَاءَةِ صَاحِبِهٖ ، فَلَمَّا قَضَيْنَا الصَّلٰوةَ دَخَلْنَا جَمِيعاً عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ اِنَّ هٰذَا قَرَأَ قِرَاءَةً اَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ ، وَدَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ سِوىٰ قِرَاءَةِ صَاحِبِهٖ ، فَاَمَرَهُمَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَرَءَا فَحَسَّنَ شَاْنَهُمَا ، فَسَقَطَ فِي نَفْسِي مِنَ التَّكْذِيبِ وَلَا اِذْ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، فَلَمَّا رَاٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا قَدْ غَشِيَنِي ، ضَرَبَ فِي صَدْرِي ، فَفِضْتُ عَرَقًا ، وَكَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلَى اللّٰهِ فَرَقًا ، فَقَالَ لِي يَا اُبَيُّ اُرْسِلَ اِلَيَّ اَنِ اقْرَءِ الْقُرْاٰنَ عَلٰى حَرْفٍ فَرَدَدْتُ اِلَيْهِ

اَنْ هَوِّنْ عَلٰى اُمَّتِي ، فَرَدَّ اِلَيَّ الثَّانِيَةَ اقْرَاْهُ عَلٰى حَرْفَيْنِ فَرَدَدْتُ اِلَيْهِ اَنْ هَوِّنْ عَلٰى اُمَّتِي فَرَدَّ اِلَيَّ الثَّالِثَةَ اقْرَاْهُ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ وَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُكَهَا مَسْاَلَةٌ تَسْاَلُنِيهَا ، فَقُلْتُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِي ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِي وَاَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ اِلَيَّ الْخَلْقُ كُلُّهُم حَتّٰى اِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ[مسلم حديث رقم:١٩٠٤]۔

ترجمہ: حضرت اُبَي بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں موجود تھا۔ ایک آدمی نماز کے لیے داخل ہوا۔ وہ قرآن اس انداز سے پڑھ رہا تھا کہ میں نے اس پر اعتراض کر دیا۔ پھر دوسرا آدمی داخل ہوا اور اس نے اپنے ساتھی کی قراۃ کے علاوہ دوسرے انداز سے قرآن پڑھا۔ جب ہم نماز پڑھ چکے تو ہم سب نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ میں نے عرض کیا اس آدمی نے ایسی قرأت کی کہ میں نے اس کا انکار کیا۔ اور دوسرا آیا تو اس نے اپنے ساتھی والی قرآۃ کے علاوہ قرأت کی۔ ان دونوں کو نبی کریم ﷺ نے قرآن سنانے کا حکم دیا۔ اور نتیجے میں دونوں کو درست قرار دیا۔ میرے دل میں تکذیب کا وسوسہ آیا حالانکہ میں اس وقت زمانہ جاہلیت میں نہیں تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے میرے دل پر چھا جانے والی چیز کو دیکھا تو میرے سینے پر مارا۔ میں پسینے میں ڈوب گیا۔ مجھے ایسے لگا کہ میں ہر چیز سے کٹ کر اللہ کو دیکھ رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے اُبَي مجھ پر حکم نازل ہوا کہ قرآن کو ایک لہجے میں پڑھ۔ میں نے واپس عرض کر بھیجا کہ میری امت پر آسانی فرمائیں۔ دوبارہ مجھے حکم بھیجا گیا کہ اسے دو لہجوں میں پڑھو۔ میں نے پھر واپس عرض کر بھیجا کہ میری امت پر آسانی فرمائیں۔ پھر تیسری بار مجھے حکم دیا گیا کہ اسے سات لہجوں میں پڑھو اور تیرے لیے ہر بار واپس عرض کر بھیجنے کے بدلے ایک دعا کی اجازت ہے مجھ سے مانگ لو۔ میں نے عرض کیا اے میرے اللہ میری امت کو بخش دے، اے اللہ میری امت کو بخش دے۔ تیسری دعا کو میں نے اس دن کے لیے بچا کر رکھ لیا ہے جب تمام مخلوق میری طرف راغب ہو گی حتیٰ کہ ابراہیم علیہ السلام بھی۔

بَابُ الْقَبْضِ وَالْبَسْطِ

قبض اور بسط کا باب

(1535)۔عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ الرَّبِيعِ الْاُسَيْدِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَكُونُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَاَنَّا رَاْيُ عَيْنٍ ، فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِينَا كَثِيراً ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَوْ تَدُومُونَ عَلٰى مَا تَكُونُونَ

عِنْدِی وَفِی الذِّکْرِ لَصَافَحَتْکُمُ الْمَلَائِکَۃُ عَلٰی فُرُشِکُمْ وَ فِی طُرُقِکُمْ وَلٰکِنْ یَا حَنْظَلَۃُ سَاعَۃً وَسَاعَۃً ثَلَاثَ مَرَّاتٍ رَوَاہُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:٦٩٦٦]۔

ترجمہ: حضرت حنظلہ بن ربیع اسیدی ﷜ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ کے پاس حاضر ہوتے ہیں، آپ ہمیں دوزخ اور جنت یاد دلاتے ہیں جیسے ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہوں۔ جب ہم آپ ﷺ کے ہاں سے نکلتے ہیں تو بیویوں، اولاد اور مہمانوں میں مصروف ہو جاتے ہیں اور بہت سی باتیں بھول جاتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم ہر وقت اسی حال میں رہو جس حال میں میرے پاس ہوتے ہو اور ذکر میں ہوتے ہو تو فرشتے تمہارے بستروں پر بھی تم سے مصافحہ کریں اور تمہارے راستوں پر بھی۔ لیکن اے حنظلہ! آہستہ آہستہ، تین بار فرمایا۔

بَابُ الْفَنَآءِ

فنائیت کا باب

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی [الانفال: ١٧] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب آپ نے کنکریاں پھینکیں تو وہ آپ نے نہیں پھینکیں بلکہ اللہ نے پھینکیں۔ وَ قَالَ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ [الفتح: ١٠] اور فرمایا: بے شک جو لوگ آپ کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں۔

(1536)۔ عَنْ اَبِی هُرَیْرَۃَ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَالَ مَنْ عَادٰی لِی وَلِیًّا فَقَدْ آذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِی بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْہِ، وَمَا یَزَالُ عَبْدِی یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّہٗ، فَاِذَا اَحْبَبْتُہٗ فَکُنْتُ سَمْعَہُ الَّذِی یَسْمَعُ بِہٖ وَبَصَرَہُ الَّذِی یُبْصِرُ بِہٖ وَیَدَہُ الَّتِی یَبْطِشُ بِھَا وَرِجْلَہُ الَّتِی یَمْشِی بِھَا وَاِنْ سَاَلَنِی لَاُعْطِیَنَّہٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِی لَاُعِیْذَنَّہٗ، وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَیْءٍ اَنَا فَاعِلُہٗ تَرَدُّدِی عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ یَکْرَہُ الْمَوْتَ وَاَنَا اَکْرَہُ مَسَاءَتَہٗ وَلَا بُدَّ لَہٗ مِنْہُ رَوَاہُ الْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم:٦٥٠٢]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جس نے میرے ولی سے دشمنی کی میری طرف سے اس کے خلاف اعلان جنگ ہے۔ میرا بندہ میرے قریب سب سے زیادہ اس چیز کے ذریعے ہوتا ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہے اور میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرے قریب آتا رہتا ہے حتیٰ کہ

میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔ جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کی سماعت بن جاتا ہوں وہ اس سے سنتا ہے، اس کی بصارت بن جاتا ہوں وہ اس سے دیکھتا ہے، اور اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں وہ اس سے پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں وہ اس سے چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اسے ضرور دیتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے پناہ مانگتا ہے تو میں اسے ضرور پناہ دیتا ہوں۔ مجھے کبھی کسی کام کے کرنے میں تردد نہیں ہوتا سوائے مومن کی جان نکالنے کے۔ وہ موت کو پسند نہیں کرتا اور میں اسے ناراض نہیں کرنا چاہتا اور اس کے بغیر چارہ بھی نہیں ہوتا۔

(1537)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَۃَ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَصْدَقُ کَلِمَۃٍ قَالَھَا شَاعِرٌ کَلِمَۃُ لَبِیْدٍ اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰہَ بَاطِلٌ رَوَاہُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:٥٨٨٩، بخاری حدیث رقم:٦١٤٧، ترمذی حدیث رقم:٢٨٤٩، ابن ماجۃ حدیث رقم:٣٧٥٧]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے سچی بات جو کسی شاعر نے کی ہے وہ لبید کا کلام ہے کہ۔ خبردار! اللہ کے سواہر چیز باطل ہے۔

بَابُ الصَّبْرِ

صبر کا باب

(1538)۔ عَنْ جَابِرٍ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَوَدُّ اَھْلُ الْعَافِیَۃِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ حِیْنَ یُعْطٰی اَھْلُ الْبَلَاءِ الثَّوَابَ لَوْ اَنَّ جُلُوْدَھُمْ کَانَتْ قُرِضَتْ فِی الدُّنْیَا بِالْمَقَارِیْضِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ [الترمذی حدیث رقم: ٢٤٠٢]۔ حسن

ترجمہ: حضرت جابر ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سکھی لوگ قیامت کے دن جب دکھیوں کو ثواب ملتا ہوا دیکھیں گے تو یہ خواہش کریں گے کہ کاش ان کے جسم دنیا میں قینچیوں کے ساتھ چیرے گئے ہوتے۔

(1539)۔ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ مَھْدِیٍّ السُّلَمِیِّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ وَکَانَتْ لَہٗ صُحْبَۃٌ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا سَبَقَتْ لَہٗ مِنَ اللّٰہِ مَنْزِلَۃٌ لَمْ یَبْلُغْھَا بِعَمَلِہٖ ابْتَلَاہُ اللّٰہُ فِی جَسَدِہٖ اَوْ فِی مَالِہٖ اَوْ فِی وَلَدِہٖ ثُمَّ صَبَّرَہٗ عَلٰی ذٰلِکَ حَتّٰی یُبْلِغَہُ الْمَنْزِلَۃَ الَّتِی سَبَقَتْ لَہٗ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی رواہ احمد و ابو داؤد [مسند احمد حدیث رقم: ٢٢٤٠١، ابو داؤد حدیث رقم: ٣٠٩٠]۔

ترجمہ: حضرت ابراہیم بن مہدی سلمی اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے صحابی تھے، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک جب اللہ کی طرف سے کسی بندے کے لیے ایک منزل مقرر ہو جاتی ہے جس تک وہ اپنے عمل کے ذریعے نہیں پہنچ سکتا تو اللہ اسے جسمانی یا مالی یا اولاد کے امتحان میں مبتلا کر دیتا ہے، پھر اسے اس پر صبر بھی عطا فرماتا ہے حتیٰ کہ اسے اس منزل تک پہنچا دیتا ہے جو اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے طے ہو چکی ہوتی ہے۔

بَابُ التَّوَكُّلِ وَالرِّضَاءِ

توکل اور رضا کا باب

قال اللّٰهُ تعالىٰ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ [الطلاق: ٣] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو اللہ پر توکل کرے گا اللہ اس کے لیے کافی ہے۔

(1540) ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ كُنْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَوْماً، فَقَالَ يَا غُلَامُ، اِحْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ، اِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ، وَإِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰهَ، وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ، وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلَىٰ أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ، وَلَوِ اجْتَمَعُوا عَلَىٰ أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْكَ، رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ [ترمذی حدیث رقم: ٢٥١٦، مسند احمد حدیث رقم: ٢٦٧٣]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس ﷺ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے لڑکے! اللہ کو یاد رکھ وہ تجھے یاد رکھے گا۔ اللہ کو یاد رکھ تو اسے اپنے سامنے پائے گا۔ جب تو سوال کرے تو اللہ سے سوال کر، جب تو مدد مانگے تو اللہ سے مدد مانگ، اور جان لے کہ اگر تمام لوگ تمہیں فائدہ پہنچانے پر متفق ہو جائیں تو کسی قسم کا فائدہ نہیں پہنچا سکتے سوائے اس کے جو اللہ نے تیرے لیے لکھ دیا ہے اور اگر سارے لوگ تجھے نقصان پہنچانے پر متفق ہو جائیں تو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچا سکتے سوائے اس کے جو اللہ نے تیرے لیے لکھ دیا ہے۔ قلم اٹھا لیے گئے ہیں اور تحریریں خشک ہو چکی ہیں۔

(1541) ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفاً بِغَيْرِ

حِسَابٍ هُمُ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ رواه البخاري [البخاری حدیث رقم: ٦٤٧٢، مسلم حدیث رقم: ٥٢٧، الترمذی حدیث رقم: ٢٤٤٦]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے ستر ہزار افراد بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے، وہ ایسے لوگ ہوں گے جو دم نہیں کرواتے ہوں گے، بدشگونیاں نہیں کرتے ہوں گے اور اپنے رب پر توکل کرتے ہوں گے۔

(1542) ـ عَنْ أَبِي ذَرٍّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنِّي لَأَعْرِفُ كَلِمَةً لَوْ أَخَذَ النَّاسُ كُلُّهُمْ بِهَا لَكَفَتْهُمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيَّةُ آيَةٍ؟ قَالَ: وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجاً رَوَاهُ ابْنُ مَاجَة وَالدَّارِمِي [ابن ماجة حدیث رقم: ٤٢٢٠، سنن الدارمی حدیث رقم: ٢٧٢٧]۔ فی الزوائد هذا الحدیث رجاله ثقات

ترجمہ: حضرت ابوذر ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ایک کلمہ ایسا جانتا ہوں کہ اگر سب لوگ اسی کو پکڑ لیں تو وہ ان کے لیے کافی ہو جائے، صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کونسی آیت ہے؟ فرمایا (یہ آیت): جو اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لیے راستہ بنا دیتا ہے (سورۃ الطلاق: ۲)۔

(1543) ـ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ مِنْ قَلْبِ ابْنِ آدَمَ بِكُلِّ وَادٍ شُعْبَةً فَمَنِ اتَّبَعَ قَلْبُهُ الشُّعَبَ كُلَّهَا، لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ بِأَيِّ وَادٍ أَهْلَكَهُ وَمَنْ تَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ كَفَاهُ الشُّعَبَ رواه ابن ماجة [ابن ماجة حدیث رقم: ٤١٦٦]۔ فی الزوائد إسناده ضعیف

ترجمہ: حضرت عمرو بن عاص ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک آدم کے بیٹے کے دل میں ہر وادی کی ایک گھاٹی موجود ہوتی ہے، جس کا نفس ان تمام گھاٹیوں کے پیچھے چلتا رہے تو اللہ کو کوئی پرواہ نہیں خواہ کسی بھی وادی میں اسے ہلاک کر دے، اور جو شخص اللہ پر توکل کرتا ہے، اللہ تعالیٰ تمام گھاٹیوں کے معاملے میں اس کی کفایت فرماتا ہے۔

(1544) ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَنْذُرُوا فَإِنَّ النَّذْرَ لَا يُغْنِي مِنَ الْقَدَرِ شَيْئاً، وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ رواه البخاري [بخاری حدیث رقم: ٦٦٠٩، مسلم حدیث رقم: ٤٢٤١ واللفظ له]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: منت مت مانا کرو، بلاشبہ منت تقدیر سے نہیں بچا سکتی، اور البتہ اس کے ذریعے بخیل کا مال ضرور نکلوا لیا جاتا ہے۔

(1545) ـ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ﷺ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ

رواه مسلم [مسلم حدیث رقم: ٤٢٥٣، ابو داؤد: ٣٣٢٣، الترمذی: ١٥٢٨]۔

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر ؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا کہ: منت کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے (یعنی دس غریبوں کا کھانا یا تین روزے)۔

(1546) ۔عَنْ أَنَسٍ ؓ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى شَيْخًا يُهَادَى بَيْنَ ابْنَيْهِ قَالَ مَا بَالُ هٰذَا قَالُوا نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَنْ تَعْذِيبِ هٰذَا نَفْسَهُ لَغَنِيٌّ أَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ رواه البخاری [البخاری حدیث رقم: ١٨٦٥، مسلم حدیث رقم: ٤٢٤٧، ابو داؤد حدیث رقم: ٣٣٠١، الترمذی حدیث رقم: ١٥٣٧]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے دیکھا کہ ایک بوڑھا شخص اپنے دو بیٹوں کے کندھوں پر بوجھ ڈال کر چل رہا تھا، آپ نے پوچھا: اس کو کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ اس نے پیدل چلنے کی نذر مانی تھی، آپ نے فرمایا: یہ جو اپنے آپ کو عذاب دے رہا ہے، اللہ اس سے بے نیاز ہے اور آپ نے اس کو سوار ہونے کا حکم دیا۔

بَابُ الْإِسْتِقَامَةِ

استقامت کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا الآية [حم سجدة: ٣٠] اللہ تعالٰی فرماتا ہے: جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر استقامت اختیار کی۔ وَقَالَ فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ [هود: ١١٢] اور فرماتا ہے: آپ کو جو حکم ملتا ہے اس پر استقامت اختیار کریں۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قُلْنَا يَا نَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ [الانبیاء: ٦٩] اللہ تعالٰی فرماتا ہے: ہم نے فرمایا اے آگ، ابراہیم پر ٹھنڈک اور سلامتی ہو جا۔

(1547) ۔وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ ؓ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْ لِيْ فِي الْإِسْلَامِ قَوْلًا لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا بَعْدَكَ، قَالَ قُلْ آمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم: ١٥٩، ترمذی حدیث رقم: ٢٤١٠، ابن ماجة حدیث رقم: ٣٩٧٢]۔

ترجمہ: حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ مجھے اسلام کے بارے میں کوئی ایسی بات فرمائیں کہ پھر مجھے آپ کے بعد کسی سے پوچھنی نہ پڑے۔ فرمایا: کہہ میں اللہ پر ایمان لایا اور پھر ڈٹ جا۔

(1548) ۔عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاعْلَمُوْا أَنْ لَنْ يُدْخِلَ أَحَدَكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَأَنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ رواه البخاری [البخاری حدیث رقم: ٦٤٦٤، مسلم حدیث رقم: ٧١٢٢، ٧١٢٣]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سیدھے رہو، اور قرب حاصل کرو، اور جان لو کہ تم میں سے کسی کو اس کا عمل جنت میں داخل نہیں کرے گا، اور جان لو کہ اللہ کو سب سے زیادہ پسندیدہ عمل ہے جو ہمیشہ کیا جائے خواہ تھوڑا ہو۔

بَابُ الشِّعْرِ وَالسِّمَاعِ

شعروں اور سماع کا باب

(1549) ۔عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الشِّعْرُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ كَلَامٌ فَحَسَنُهُ حَسَنٌ وَقَبِيْحُهُ قَبِيْحٌ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ [سنن الدار قطنی حدیث رقم: ٤٢٦١، السنن الکبرٰی للبیهقی ٢٣٩/١]۔ اسناده حسن

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس شعروں کا ذکر کیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ ایک کلام ہے، جو اچھا کلام ہے وہ اچھا ہے اور جو برا ہے وہ برا ہے۔

(1550) ۔وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ؓ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ أَنْزَلَ فِي الشِّعْرِ مَا أَنْزَلَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِسَيْفِهِ وَلِسَانِهِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ [شرح السنة حدیث رقم: ٣٤٠٨، السنن الکبرٰی للبیهقی ٢٣٩/١٠، مسند احمد حدیث رقم: ١٥٧٩١]۔ سنده صحیح

ترجمہ: حضرت کعب بن مالک ؓ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ اللہ تعالٰی نے شعروں میں بھی عجب تاثیر رکھی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مومن اپنی تلوار سے بھی جہاد کرتا ہے اور زبان سے بھی۔

(1551) ۔وَعَنِ الْبَرَاءِ ؓ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ قُرَيْظَةَ لِحَسَّانَ ابْنِ ثَابِتٍ، اُهْجُ الْمُشْرِكِيْنَ فَإِنَّ جِبْرِيْلَ مَعَكَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لِحَسَّانَ أَجِبْ عَنِّيْ، اَللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ

بِرُوحِ الْقُدُسِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ٦٣٨٤، ٦٣٨٦، ٦٣٨٧، بخاري حديث رقم: ٤٥٣، ٣٢١٢، ٣٢١٣، ٤١٢٤، نسائي حديث رقم: ٧١٦].

ترجمہ: حضرت براء ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے قریظہ کے دن حضرت حسان بن ثابت ؓ سے فرمایا: مشرکین کی ہجو بیان کرو۔ بے شک جبریل تیرے ساتھ ہے اور رسول اللہ ﷺ حضرت حسان سے فرمایا کرتے تھے کہ میری طرف سے جواب دے۔ اے اللہ روح القدس کے ذریعے اس کی مدد فرما۔

(1552)۔ وَ قَالَ سَيِّدُنَا حَسَّانُ ؓ

هَجَوْتَ مُحَمَّداً فَأَجَبْتُ عَنْهُ — وَ عِنْدَ اللّٰهِ فِي ذَاكَ الْجَزَاءُ
هَجَوْتَ مُحَمَّداً بَرّاً تَقِيًّا — رَسُوْلَ اللّٰهِ شِيْمَتُهُ الْوَفَاءُ
فَإِنَّ أَبِيْ وَوَالِدَتِيْ وَعِرْضِيْ — لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ
لَنَا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ مِنْ مَعَدٍّ — سِبَابٌ أَوْ قِتَالٌ أَوْ هِجَاءُ
وَجِبْرِيْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْنَا — وَرُوْحُ الْقُدُسِ لَيْسَ لَهُ كِفَاءُ

رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٦٣٩٥].

ترجمہ: حضرت سیدنا حسان ؓ فرماتے ہیں۔

(۱)۔ تم نے محمد ﷺ کی ہجو کی ہے۔ میں انکی طرف سے جواب دیتا ہوں۔ اس کام پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجر ملتا ہے۔
(۲)۔ تم نے محمد ﷺ کی ہجو کی ہے جو پارسا اور متقی ہیں۔ وہ اللہ کے رسول ہیں اور انکی عادت لجپالی ہے۔
(۳)۔ بیشک میرا باپ، میری ماں اور میری عزت محمد ﷺ کی عزت پر قربان ہیں۔
(۴)۔ ہمیں ہر روز دشمنوں کی طرف سے یا تو گالیاں سننا پڑتی ہیں، یا جنگ کا سامنا کرنا پڑتا ہے یا ہجو سننا پڑتی ہے۔
(۵)۔ ہمیں نعت سکھانے کیلئے ہم میں اللہ کے رسول فرشتے حضرت جبریل علیہ السلام موجود ہیں جنکا مقابلہ کوئی نہیں کرسکتا۔

(1553)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لِحَسَّانَ إِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ هَجَاهُمْ حَسَّانُ فَشَفٰى وَاشْتَفٰى رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٦٣٩٥].

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت حسان سے فرماتے ہوئے

سنا: بے شک روح القدس تیری اس وقت تک مدد کرتا رہتا ہے جب تک تم اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے دفاع کرتے رہتے ہو اور فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: حسان نے کافروں کی ہجو بیان کی ہے، مسلمانوں کو شفا دی ہے اور کافروں کو بیمار کر دیا ہے۔

(1554)۔ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَضَعُ لِحَسَّانَ مِنْبَراً فِي الْمَسْجِدِ يَقُوْمُ عَلَيْهِ قَائِماً يُفَاخِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَوْ يُنَافِحُ وَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ حَسَّانَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَا نَافَحَ أَوْ فَاخَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَد [ابوداود حديث رقم: ٥٠١٥، ترمذي حديث رقم: ٢٨٤٦، مسند احمد حديث رقم: ٢٤٤٩١]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت حسان ؓ کے لیے مسجد میں منبر رکھواتے تھے، وہ اس پر سیدھے کھڑے ہو جاتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے بڑھ چڑھ کر بولتے تھے یا دفاع کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ حسان کی مدد جبریل کے ذریعے فرماتا رہتا ہے جب تک یہ رسول اللہ کی طرف سے دفاع کرتا رہتا ہے یا شان بیان کرتا رہتا ہے۔

(1555)۔ وَعَنْ أَنَسٍ ؓ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ حَادٍ يُقَالُ لَهُ أَنْجَشَةُ وَكَانَ حَسَنَ الصَّوْتِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ رُوَيْدَكَ يَا أَنْجَشَةُ لَا تَكْسِرِ الْقَوَارِيْرَ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ٦٠٤٠، بخاري حديث رقم: ٦٢١١، سنن الدارمي حديث رقم: ٢٧٠٣]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا ایک حدی خوان ہوا کرتا تھا۔ جسے انجشہ کہا جاتا تھا۔ اس کی آواز بہت اچھی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے اسے فرمایا: انجشہ کچھ ساؤ، نازک شیشے نہ توڑ دینا۔

(1556)۔ وَعَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، اَلْغِنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ كَمَا يُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَمَرَّ حَدِيْثُ إِيَّاكُمْ وَلُحُوْنَ أَهْلِ الْعِشْقِ [شعب الايمان للبيهقي حديث رقم: ٥١٠٠]۔ الحديث ضعيف

ترجمہ: حضرت جابر ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گانا دل میں منافقت کو پروان چڑھاتا ہے جس طرح پانی کھیتی کو اگاتا ہے۔ اس سے پہلے وہ حدیث گزر چکی ہے جس میں عشقیہ طرز سے بچنے کا حکم ہے۔

(1557)۔ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ الْقَوْمُ يَأْكُلُوْنَ بِأَلْسِنَتِهِمْ كَمَا تَأْكُلُ الْبَقَرَةُ بِأَلْسِنَتِهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ [مسند

احمد حديث رقم:١٦٠٢]۔ اسناده حسن

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ ایک قوم نکلے گی جو اپنی زبانوں سے اس طرح کھائیں گے جیسے گائیں اپنی زبانوں سے کھاتی ہیں۔

(1558)۔وَعَنْ أَبِي عَامِرٍ أَوْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ، يَسْتَحِلُّونَ الْحِرَ وَالْحَرِيرَ، وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ، وَلَيَنْزِلَنَّ أَقْوَامٌ إِلَى جَنْبِ عَلَمٍ، يَرُوحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَهُمْ، يَأْتِيهِمْ، يَعْنِي: الْفَقِيرَ، لِحَاجَةٍ فَيَقُولُونَ: ارْجِعْ إِلَيْنَا غَدًا، فَيُبَيِّتُهُمُ اللَّهُ، وَيَضَعُ الْعَلَمَ، وَيَمْسَخُ آخَرِينَ قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ أَبُوْ دَاوٗد [بخاری حدیث رقم:٥٥٩٠، ابو داؤد حدیث رقم:٤٠٣٩]۔

ترجمہ: حضرت ابو عامر یا حضرت ابو مالک اشعری فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میری امت میں کچھ ایسے لوگ ضرور پیدا ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور موسیقی کے آلات کو حلال قرار دیں گے اور کچھ ایسے لوگ پہاڑ کے دامن میں رہیں گے کہ شام کو وہ اپنے جانوروں کا ریوڑ لیکر واپس آئیں گے اور انکے پاس کوئی فقیر اپنی حاجت لے کر آئے گا تو وہ کہیں گے کل آنا، اللہ تعالیٰ رات کو ان پر پہاڑ گرا کر انہیں ہلاک کر دے گا اور دوسرے لوگوں (شراب اور موسیقی کو حلال کہنے والوں) کو مسخ کر کے قیامت تک کے لیے انہیں بندر اور خنزیر بنا دے گا۔

بَابُ تَعْبِيرِ الرُّؤْيَا

خوابوں کی تعبیر کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ [یونس:٦٤]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان کے لیے خوشخبری ہے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں۔

(1559)۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم:٦٩٩٠، ابو داؤد حدیث رقم:٥٠١٧]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نبوت میں سے مبشرات کے سوا کچھ نہیں بچا۔ صحابہ نے عرض کیا مبشرات کیا ہیں؟ فرمایا سچے خواب۔

(1560)۔وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ ﷛ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ، أَصْدَقُ الرُّؤْيَا بِالْأَسْحَارِ رَوَاهُ

التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ [ترمذی حدیث رقم:٢٢٧٤، سنن الدارمی حدیث رقم:٢١٥٠، مسند احمد حدیث رقم:١١٢٤٦]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو سعید ﷛ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: سب سے سچا خواب سحر کے وقت آتا ہے۔

(1461)۔وَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ وَأَنَا أَقُولُ الرُّؤْيَا ثَلَاثٌ، حَدِيثُ النَّفْسِ وَتَخْوِيفُ الشَّيْطَانِ وَبُشْرَى مِنَ اللَّهِ، فَمَنْ رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلَا يَقُصُّهُ عَلَى أَحَدٍ وَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ، فَكَانَ يَكْرَهُ الْغُلَّ فِي النَّوْمِ وَيُعْجِبُهُ الْقَيْدُ، وَيُقَالُ الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حدیث رقم:٥٩٠٥، بخاری حدیث رقم:٧٠١٧، ابو داؤد حدیث رقم:٥٠١٩، ترمذی حدیث رقم:٢٢٨٠، ابن ماجة حدیث رقم:٣٩٠٦، سنن الدارمی حدیث رقم:٢١٤، مسند احمد حدیث رقم:٧٦٦٠]۔

ترجمہ: امام محمد بن سیرین علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں کہتا ہوں کہ: خواب تین قسم کے ہوتے ہیں۔ ذاتی خیالات، شیطان کا ڈرا دینا اور اللہ کی طرف سے خوشخبری۔ تو جو شخص کوئی ایسی چیز دیکھے جو اسے ناپسند ہو تو اسے کسی کو نہ بتائے اور اٹھ جائے اور نماز پڑھے۔ آپ خواب میں زنجیروں میں جکڑنا اچھا نہیں جانتے تھے اور قید کو اچھا جانتے تھے۔ کہا گیا ہے کہ قید سے مراد دین پر ثابت قدمی ہے۔

(1562)۔وَعَنْ جَابِرٍ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا، وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا، وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم:٥٩٠٤، ابو داؤد حدیث رقم:٥٠٢٢، ابن ماجة حدیث رقم:٣٩٠٨]۔

ترجمہ: حضرت جابر ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اپنی بائیں طرف تین بار تھوکے اور شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے اور جس کروٹ پر پہلے تھا اس سے بدل جائے۔

(1563)۔وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ﷛ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِمَّا يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ لِأَصْحَابِهِ هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْ رُؤْيَا فَيَقُصُّ عَلَيْهِ مَنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُصَّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم:٧٠٤٧، مسند احمد حدیث رقم:٢٠١١٧]۔

ترجمہ: حضرت سمرہ بن جندب ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اکثر اوقات اپنے صحابہ سے فرمایا کرتے تھے کہ کیا تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے۔ وہ آپ کو خواب سناتے تھے جو اللہ کو منظور ہوتا تھا کہ آپ کو سنائیں۔

(1564)۔ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ رَآنِي فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٥٩٢١ ، بخاری حديث رقم:٦٩٩٦ ، سنن الدارمی حديث رقم:٢١٤٤ ، مسند احمد حديث رقم:٢٢٦٧٢]۔

ترجمہ: حضرت ابوقتادہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھے دیکھا اس نے حق دیکھا۔

(1565)۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِي فِي الْيَقْظَةِ وَلَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٥٩٢٠ ، بخاری حديث رقم:٦٩٩٣ ، ابوداؤد حديث رقم:٥٠٢٣ ، مسند احمد حديث رقم:٢٢٦٧٢]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا جلد ہی مجھے بیداری میں دیکھے گا۔ اور شیطان میری صورت نہیں بن سکتا۔

(1566)۔ وَعَبَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَطْعَ الرَّأْسِ بِلَعِبِ الشَّيْطٰنِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث حديث رقم:٥٩٢٥ ، ابن ماجة حديث رقم:٣٩١٣]۔

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے سر کے کٹ جانے کی تعبیر شیطانی کھیل سے کی ہے۔

(1567)۔ وَثِيَابَ بِيضٍ بَعْدَ الْمَوْتِ بِالْمَغْفِرَةِ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حديث رقم:٢٢٨٨]۔

ترجمہ: موت کے بعد سفید کپڑوں کی تعبیر مغفرت سے فرمائی ہے۔

(1568)۔ وَعَيْناً جَارِيَةً بِأَعْمَالٍ جَارِيَةٍ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حديث رقم:١٢٤٣ ، ٢٦٨٧ ، ٣٩٢٩ ، ٧٠٠٣ ، ٧٠٠٤ ، ٧٠١٨]۔

ترجمہ: اور جاری چشمے کی تعبیر جاری اعمال سے فرمائی ہے۔

(1569)۔ وَلَبَناً بِعِلْمٍ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حديث رقم:٨٢ ، ٣٦٨١ ، ٧٠٠٦ ، ٧٠٠٧ ، ٧٠٢٧ ، ٧٠٣٢ ، مسلم حديث رقم:٦١٩٠ ، ٦١٩١ ، ترمذی حديث رقم:٢٢٨٤ ، ٣٦٨٧]۔

ترجمہ: اور دودھ کی تعبیر علم سے فرمائی ہے۔

(1570)۔ وَالْقَمِيصَ بِالدِّيْنِ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حديث رقم:٢٣ ، ٣٦٩١ ، ٧٠٠٨ ، ٧٠٠٩ ، مسلم حديث رقم:٦١٨٩ ، ترمذی حديث رقم:٢٢٨٥ ، ٢٢٨٦ ، نسائی حديث رقم:٥٠٢٦]۔

ترجمہ: اور قمیض کی تعبیر دین سے فرمائی ہے۔

ذِكْرُ الْأَبْدَالِ

ابدالوں کا ذکر

(1571)۔ عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ، اَلْأَبْدَالُ يَكُونُونَ بِالشَّامِ وَهُمْ أَرْبَعُونَ رَجُلاً ، كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ أَبْدَلَ اللّٰهُ مَكَانَهُ رَجُلاً يُسْقَىٰ بِهِمُ الْغَيْثُ وَيُنْتَصَرُ بِهِمْ عَلَى الْأَعْدَاءِ وَيُصْرَفُ عَنْ أَهْلِ الشَّامِ بِهِمُ الْعَذَابُ رَوَاهُ أَحْمَدُ [مسند احمد حديث رقم:٨٩٩]۔ منقطع صحيح

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ابدال شام میں ہوں گے اور وہ چالیس مرد ہوں گے۔ جب بھی ایک مرد فوت ہوگا تو اللہ اسکی جگہ دوسرا مرد بدل دے گا۔ انکی برکت سے بارشیں ہوں گی اور انکی برکت سے دشمنوں کے خلاف مدد حاصل کی جائے گی اور انکی برکت سے اہل شام پر سے عذاب ٹلا رہے گا۔

(1572)۔ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ نَجَبَةَ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ﷺ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ كُلَّ نَبِيٍّ أُعْطِيَ سَبْعَةَ نُجَبَاءَ رُفَقَاءَ أَوْ قَالَ نُقَبَاءَ ، وَأُعْطِيتُ أَنَا أَرْبَعَةَ عَشَرَ ، قُلْنَا مَنْ هُمْ ؟ قَالَ أَنَا وَابْنَايَ وَجَعْفَرٌ وَحَمْزَةُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَبِلَالٌ وَسَلْمَانُ وَالْمِقْدَادُ وَأَبُو ذَرٍّ وَعَمَّارٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [الترمذی حديث رقم: ٣٧٨٥ ، مسند احمد حديث رقم:٦٦٨ ، ١٢٠٩ ، ١٢٦٦ ، ١٢٧٧]۔ حسن

ترجمہ: حضرت علی بن ابی طالب ﷺ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کو سات نجیب رفیق دیے گئے یا شاید فرمایا نقیب دیے گئے ، جبکہ مجھے چودہ دیے گئے۔ ہم نے کہا وہ کون کون ہیں؟ فرمایا: میں اور میرے دو بیٹے ، اور جعفر اور حمزہ اور ابوبکر اور عمر مصعب بن عمیر اور بلال اور سلمان اور مقداد اور ابوذر اور عمار اور عبداللہ بن مسعود۔

اَلتَّصَوُّفُ كُلُّهٗ اَدَبٌ وَ اَخْلَاقٌ

تصوف محض ادب اور اخلاق کا نام ہے

(1573)۔عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِی جُحَیْفَةَ عَنْ اَبِیهِ قَالَ آخَی النَّبِیُّ ﷺ بَیْنَ سَلْمَانَ وَاَبِی الدَّرْدَاءِ فَزَارَ سَلْمَانُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فَرَاٰی اُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً فَقَالَ لَهَا مَا شَاْنُكِ قَالَتْ اَخُوكَ اَبُو الدَّرْدَاءِ لَیْسَ لَهٗ حَاجَةٌ فِی الدُّنْیَا فَجَاءَ اَبُو الدَّرْدَاءِ فَصَنَعَ لَهٗ طَعَامًا فَقَالَ كُلْ قَالَ فَاِنِّی صَائِمٌ، قَالَ مَا اَنَا بِاٰكِلٍ حَتّٰی تَاْكُلَ قَالَ فَاَكَلَ فَلَمَّا كَانَ اللَّیْلُ ذَهَبَ اَبُو الدَّرْدَاءِ یَقُومُ قَالَ نَمْ فَنَامَ ثُمَّ ذَهَبَ یَقُومُ فَقَالَ نَمْ فَلَمَّا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّیْلِ قَالَ سَلْمَانُ قُمِ الْآنَ فَصَلَّیَا فَقَالَ لَهٗ سَلْمَانُ اِنَّ لِرَبِّكَ عَلَیْكَ حَقًّا وَلِنَفْسِكَ عَلَیْكَ حَقًّا وَلِاَهْلِكَ عَلَیْكَ حَقًّا فَاَعْطِ كُلَّ ذِی حَقٍّ حَقَّهٗ فَاَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ صَدَقَ سَلْمَانُ رواه البخاری [البخاری حدیث رقم: ۱۹۶۸، الترمذی حدیث رقم: ۲۴۱۳]۔

ترجمہ: حضرت عون بن ابی جحیفہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت سلمان فارسی اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہما کے درمیان بھائی چارہ بنایا۔ حضرت سلمان جب حضرت ابودرداء سے ملاقات کو گئے تو ان کی والدہ کو پھٹے پرانے لباس میں دیکھا۔ کہنے لگے آپ کو کیا ہوا ہے؟ انہوں نے کہا ابودرداء کو دنیا سے کوئی دلچسپی نہیں، اتنے میں حضرت ابودرداء پہنچ گئے۔ انہوں نے حضرت سلمان کے لیے کھانا تیار کیا اور کہا آپ کھانا کھالیں میرا روزہ ہے۔ انہوں نے کہا میں نہیں کھاؤں گا جب تک آپ نہ کھائیں۔ انہوں نے کھانا کھایا۔ پھر جب رات ہوئی تو حضرت ابودرداء نفل پڑھنے کے لیے چل پڑے۔ حضرت سلمان نے کہا سو جاؤ، وہ سو گئے، تھوڑی دیر بعد پھر نفل پڑھنے چلے، حضرت سلمان نے کہا سو جاؤ، پھر جب رات کا پچھلا پہر ہوا تو حضرت سلمان نے کہا اب اٹھ جاؤ۔ اب ان دونوں نے نوافل پڑھے۔ حضرت سلمان نے ان سے کہا: تیرے رب کا بھی تجھ پر حق ہے، تیری جان کا بھی تجھ پر حق ہے، تیرے گھر والوں کا بھی تجھ پر حق ہے، ہر حق دار کو اس کا حق ادا کرو، پھر وہ نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ سے یہ ساری بات عرض کی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سلمان نے سچ کہا۔

كِتَابُ التَّقَرُّبِ اِلَى اللّٰهِ بِالْاَذْكَارِ وَالدَّعْوَاتِ

اذکار اور دعاؤں کے ذریعے اللہ کا قرب حاصل کرنے کی کتاب

بَابُ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى

اللہ تعالیٰ کے ذکر کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اُذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِیْرًا [الاحزاب: ۴۱] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ کا ذکر کرو، کثرت سے ذکر۔ وَ قَالَ فَاذْكُرُوْنِیْ اَذْكُرْكُمْ [البقرة: ۱۵۲] اور فرمایا: تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد رکھوں گا۔ وَ قَالَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِكُمْ [النساء: ۱۰۳] اور فرمایا: اللہ کو یاد کرو کھڑے ہو کر، بیٹھ کر اور اپنے پہلوؤں کے بل۔ وَ قَالَ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا [المزمل: ۸] اور فرمایا: اپنے رب کے نام کا ذکر کر اور سب سے کٹ کر اسی کا ہو جا۔ وَ قَالَ وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْهُ بِهَا [الاعراف: ۱۸۰] اور فرمایا: اللہ کے خوبصورت نام ہیں اسے انہی سے پکارو۔

(1574)۔عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ ﷺ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَیَّ فَاَخْبِرْنِی بِشَیْءٍ اَتَشَبَّثُ بِهٖ قَالَ لَا یَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِی [ترمذی حدیث رقم: ۳۳۷۵، ابن ماجة حدیث رقم: ۳۷۹۳]۔ صحیح غریب

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن بسر ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ، اسلام کے احکام مجھے کثرت سے نظر آتے ہیں۔ مجھے کوئی ایسی بات فرمائیں جس پر عمل کروں۔ فرمایا: تیری زبان اللہ کے ذکر سے تر رہے۔

(1575)۔ وَعَنْ اَبِی مُوسٰی ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلُ الَّذِی یَذْكُرُ رَبَّهٗ وَالَّذِی لَا یَذْكُرُ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم: ۱۸۲۳، بخاری حدیث رقم: ۶۴۰۷]۔

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس آدمی کی مثال جو اپنے رب کا ذکر کرتا ہے اور اس کی جو ذکر نہیں کرتا، ایسے ہے جیسے زندہ ہو اور مردہ ہو۔

(1576)۔وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ وَاَبِی سَعِیدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا یَقْعُدُ قَوْمٌ یَذْكُرُونَ اللّٰهَ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِیَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَیْهِمُ السَّكِینَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ

فِيْمَنْ عِنْدَهُ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٦٨٥٥، ترمذی حديث رقم: ٣٣٧٨، ابن ماجة حديث رقم: ٣٧٩١]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہما دونوں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بھی کچھ لوگ مل کر اللہ کا ذکر کرتے ہیں تو فرشتے انہیں ڈھانپ لیتے ہیں اور رحمت ان پر چھا جاتی ہے اور ان پر سکون نازل ہوتا ہے اور اللہ ان کا ذکر ان میں کرتا ہے جو اس کے پاس ہیں (یعنی فرشتے)۔

(1573)۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً يَطُوفُونَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُونَ أَهْلَ الذِّكْرِ، فَإِذَا وَجَدُوا قَوْماً يَذْكُرُونَ اللّٰهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوا إِلَىٰ حَاجَتِكُمْ، قَالَ فَيَحُفُّونَهُمْ بِأَجْنِحَتِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، قَالَ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ مَا يَقُولُ عِبَادِي؟ قَالَ يَقُولُونَ يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ وَيَحْمَدُونَكَ وَيُمَجِّدُونَكَ، قَالَ فَيَقُولُ هَلْ رَأَوْنِي؟ قَالَ فَيَقُولُونَ لَا وَاللّٰهِ مَا رَأَوْكَ، قَالَ فَيَقُولُ كَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي؟ قَالَ فَيَقُولُونَ لَوْ رَأَوْكَ كَانُوا أَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَأَشَدَّ لَكَ تَمْجِيداً وَأَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيحاً، قَالَ فَيَقُولُ فَمَا يَسْأَلُونَ؟ قَالُوا يَسْأَلُونَكَ الْجَنَّةَ قَالَ يَقُولُ وَهَلْ رَأَوْهَا؟ فَيَقُولُونَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا، قَالَ يَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا؟ قَالَ يَقُولُونَ لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصاً وَأَشَدَّ لَهَا طَلَباً وَأَعْظَمَ فِيهَا رَغْبَةً، قَالَ فَمِمَّ يَتَعَوَّذُونَ؟ قَالَ يَقُولُونَ مِنَ النَّارِ، قَالَ يَقُولُ فَهَلْ رَأَوْهَا؟ قَالَ يَقُولُونَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا، قَالَ يَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا؟ قَالَ يَقُولُونَ لَوْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ مِنْهَا فِرَاراً وَأَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً، قَالَ فَيَقُولُ فَأُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ، قَالَ يَقُولُ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فِيهِمْ فُلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ إِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ، قَالَ هُمُ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقَىٰ جَلِيسُهُمْ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ٦٨٣٩، بخاری حديث رقم: ٦٤٠٨، مسند احمد حديث رقم: ٨٩٩٥]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فرشتے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کو راستوں میں تلاش کرتے ہیں اور جب انہیں ذکر الٰہی کرنے والے لوگ مل جاتے ہیں تو وہ ندا کرتے ہیں آؤ تمہاری مراد پوری ہوگئی، ذکر کرنے والے مل گئے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پھر فرشتے ان ذاکرین کو آسمان تک اپنے پروں میں ڈھانپ لیتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پھر رب کریم فرشتوں سے ان کے بارے میں دریافت فرماتا ہے کہ میرے بندے کیا کر رہے ہیں؟ حالانکہ وہ فرشتوں سے زیادہ جانتا ہے۔ فرشتے عرض کرتے ہیں وہ تیری تسبیح و تحمید، تکبیر

اور تیری بزرگی کا تذکرہ کر رہے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پھر رب تعالیٰ فرشتوں سے معلوم کرتا ہے کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: فرشتے جواب دیتے ہیں تیری ذات پاک کی قسم انہوں نے تجھے نہیں دیکھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تب ان سے رب تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: فرشتے جواب دیتے ہیں۔ رب کریم اگر وہ تجھے دیکھ لیتے تو وہ تیری زیادہ عبادت کرتے، تیری تسبیح زیادہ کرتے اور تیری عظمت زیادہ بیان کرتے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رب کریم فرشتوں سے فرماتا ہے کہ وہ رب سے کیا مانگ رہے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ وہ جنت کے سوالی ہیں۔ رب کریم فرماتا ہے کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: فرشتے کہتے ہیں کہ تیری ذات اقدس کی قسم انہوں نے جنت کو نہیں دیکھا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ جنت کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اگر وہ جنت کو دیکھ لیتے تو اس کی طلب میں اور زیادہ حریص ہوتے اور اس کی طلب میں زیادہ کوشش کرتے اور بہت زیادہ رغبت کا اظہار کرتے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسکے علاوہ بندے کیا کر رہے ہیں۔ فرشتے عرض کریں گے کہ وہ پناہ مانگ رہے ہیں۔ رب کریم دریافت فرماتا ہے کس چیز سے پناہ مانگ رہے ہیں؟ تو فرشتے کہتے ہیں دوزخ سے۔ رب کریم فرماتا ہے کیا انہوں نے دوزخ کو دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں خدا کی قسم انہوں نے دوزخ کو نہیں دیکھا۔ تب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے کہتے ہیں اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیتے تو اس سے بہت زیادہ فرار حاصل کرتے اور اس سے بہت ڈرتے۔ تب رب تعالیٰ فرماتا ہے تم گواہ ہو جاؤ کہ میں نے انکی مغفرت فرما دی۔ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں اس وقت ایک فرشتہ رب تعالیٰ سے عرض کرتا ہے ان لوگوں میں ایک شخص ایسا ہے جو ذکر کرنے والوں میں شامل نہیں وہ انکے پاس کسی کام سے آیا تھا اور بیٹھ گیا۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ ذکر کرنے والوں کے ساتھ بیٹھنے والا بھی محروم اور بد بخت نہیں ہے۔

(1578)۔ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيكِكُمْ وَأَرْفَعِهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٍ لَكُمْ مِنْ إِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَخَيْرٍ لَكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوا أَعْنَاقَكُمْ؟ قَالُوا بَلَىٰ قَالَ ذِكْرُ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حديث رقم: ٣٣٧٧، ابن ماجة حديث رقم: ٣٧٩٠، مسند احمد حديث رقم: ٢٧٥٩٣]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت ابو درداء ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں تمہارے اعمال میں سب سے اچھا عمل نہ بتاؤں جو تمہارے مالک کے ہاں سب سے پاکیزہ، تمہارے درجات کو سب سے زیادہ بلند کرنے والا، تمہارے لیے سونا اور چاندی خرچ کرنے سے زیادہ بہتر اور تمہارے لیے اس سے بھی بہتر ہو کہ تم دشمن سے جنگ کرو،

وہ تمہاری گردنیں ماریں اور تم ان کی گردنیں مارو؟ صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں۔ فرمایا اللہ کا ذکر۔

(1579)۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيهِ وَلَمْ يُصَلُّوا عَلَىٰ نَبِيِّهِمْ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً فَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَلَهُمْ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حدیث رقم: ۳۳۸۰]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بھی کوئی قوم کسی مجلس میں بیٹھتی ہے اور اس میں اللہ کا ذکر نہیں کرتی اور اپنے نبی پر درود نہیں پڑھتی تو یہ چیز ان کے لیے حسرت کا سبب ہے۔ اگر اللہ چاہے تو انہیں عذاب دے اور اگر چاہے تو انہیں معاف کر دے۔

(1580)۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَىٰ يَقُولُ أَنَا مَعَ عَبْدِي إِذَا ذَكَرَنِي وَتَحَرَّكَتْ بِي شَفَتَاهُ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری باب قول اللہ تعالیٰ: لا تحرك به لسانك، صفحة ۱۵۱۹، ابن ماجة حديث رقم: ۳۷۹۲]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور اس کے ہونٹ میرے ذریعے سے حرکت کرتے ہیں۔

(1581)۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حدیث رقم: ۳۳۸۳، ابن ماجة حديث رقم: ۳۸۰۰]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سب سے افضل ذکر لا الہ الا اللہ ہے۔

(1582)۔ وَعَنْ أَنَسٍ ؓ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ عَلَىٰ أَحَدٍ يَقُولُ، اَللّٰهُ، اَللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِم وَمَرَّ الْحَدِيثُ [مسلم حدیث رقم: ۳۷۶]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت ایسے ایک شخص پر بھی قائم نہیں ہوگی جو اللہ اللہ کہہ رہا ہو۔ یہ حدیث پہلے بھی گزر چکی ہے۔

(1583)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلَىٰ كُلِّ أَحْيَانِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ۸۲۶، بخاری كتاب الأذان باب: هل يتبع المؤذن فاه ههنا وههنا؟ وهل يلتفت في الأذان؟ صفحة ۱۳۷، ابو داؤد حديث رقم: ۱۸، ترمذی حديث رقم: ۳۳۸۴، ابن ماجة حديث رقم: ۳۰۲]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر لمحہ اللہ کا ذکر کرتے رہتے تھے۔

(1584)۔ وَعَنْ أَنَسٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوا، قَالُوا وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ حِلَقُ الذِّكْرِ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حدیث رقم: ۳۵۱۰]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم جنت کے باغیچوں کے پاس سے گزرو تو چر لیا کرو۔ صحابہ نے عرض کیا جنت کے باغیچے کیا ہیں؟ فرمایا: ذکر کے حلقے۔

(1585)۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَسِيرُ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ فَمَرَّ عَلَىٰ جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ جُمْدَانُ، فَقَالَ سِيرُوا هٰذَا جُمْدَانُ سَبَقَ الْمُفَرِّدُونَ، قَالُوا وَمَا الْمُفَرِّدُونَ يَارَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الذَّاكِرُونَ اللّٰهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ۶۸۰۸]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مکہ کے راستے میں سفر فرما رہے تھے۔ آپ ﷺ ایک پہاڑ کے پاس سے گزرے جسے جمدان کہا جاتا تھا۔ فرمایا: اس جمدان کی سیر کرو۔ مفرد لوگ آگے نکل گئے ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مفرد لوگ کون ہیں؟ فرمایا: اللہ کا ذکر کثرت سے کرنے والے مرد اور عورتیں۔

(1586)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَىٰ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي، فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ۶۸۰۵، بخاری حديث رقم: ۷۴۰۵، ترمذی حديث رقم: ۲۳۸۸]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں۔ میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے۔ اگر وہ میرا ذکر اپنے دل میں کرتا ہے تو میں بھی اسے اکیلا یاد کرتا ہوں اور اگر وہ میرا ذکر محفل میں کرتا ہے تو میں اس کا ذکر اس سے بہتر محفل میں کرتا ہوں۔

(1587)۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَكْثِرُوا ذِكْرَ اللّٰهِ حَتّٰى يَقُولُوا مَجْنُونٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ [مسند احمد حديث رقم: ۱۱۶۵۹]۔

ترجمہ: حضرت ابو سعید ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا ذکر کثرت سے کرو حتیٰ کہ لوگ کہیں مجنوں ہے۔

(1588)۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَأَنْ أَقُولَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ

لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٦٨٤٧ ، ترمذی حديث رقم:٣٥٩٧]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ کہنا مجھے ہر اس چیز سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوا ہو۔

(1589)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٦٨٤٦، بخاری حديث رقم:٦٦٨٢ ، ترمذی حديث رقم:٣٤٦٧ ، ابن ماجة حديث رقم:٣٨٠٦]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر ہلکے پھلکے ہیں، وزن میں بھاری ہیں، رحمٰن جل شانہ کو پیارے ہیں۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ۔

(1590)۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ ﷺ أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اشْتَكَتْ مَا تَلْقَىٰ مِنَ الرَّحَىٰ مِمَّا تَطْحَنُ فَبَلَغَهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أُتِيَ بِسَبْيٍ فَأَتَتْهُ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَلَمْ تُوَافِقْهُ فَذَكَرَتْ لِعَائِشَةَ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ عَائِشَةُ لَهُ فَأَتَانَا وَقَدْ دَخَلْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا لِنَقُومَ فَقَالَ عَلَىٰ مَكَانِكُمَا حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَىٰ صَدْرِي فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَىٰ خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَاهُ إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا فَكَبِّرَا اللّٰهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَإِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَكُمَا مِمَّا سَأَلْتُمَاهُ رواه البخاری و مسلم [البخاری حديث رقم: ٣١١٣ ، مسلم حديث رقم: ٦٩١٥ ، ابو داؤد حديث رقم: ٥٠٦٢]۔

ترجمہ: حضرت علی ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے شکایت کی کہ ان کو چکی میں (جو یا گندم پیسنے سے) مشقت ہوتی ہے، پھر حضرت فاطمہ کو یہ خبر پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ قیدی آئے ہیں تو حضرت فاطمہ آپ کے پاس کسی خادم کا سوال کرنے کے لیے گئیں، پس آپ سے ملاقات نہیں ہوئی، تو انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کا ذکر کیا، پس جب رسول اللہ ﷺ گھر آئے تو حضرت عائشہ نے آپ سے اس کا ذکر کیا۔ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے جبکہ ہم اپنے بستروں میں داخل ہو گئے تھے، ہم اٹھنے لگے تو آپ نے فرمایا: تم دونوں اپنی جگہ پر رہو، حتیٰ کہ میں نے آپ کے پیروں کی ٹھنڈک اپنے سینہ پر محسوس کی، آپ نے فرمایا: کیا: میں تم دونوں کو اس سے بہتر چیز

نہ بتاؤں جس کا تم نے سوال کیا ہے؟ جب تم دونوں اپنے بستروں پر جاؤ تو چونتیس مرتبہ "اللہ اکبر" کہو اور تینتیس مرتبہ "الحمد للہ" کہو اور تینتیس مرتبہ "سبحان اللہ" کہو تو تم دونوں نے جس چیز کا سوال کیا ہے، یہ تسبیح اس سے زیادہ بہتر ہے۔

(1591)۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷺ أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكِ مَا هُوَ خَيْرٌ لَكِ مِنْهُ تُسَبِّحِينَ اللّٰهَ عِنْدَ مَنَامِكِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدِينَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرِينَ اللّٰهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَمَا تَرَكْتُهَا بَعْدُ قِيلَ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ قَالَ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ رواه البخاری [البخاری حديث رقم: ٥٣٦٢ ، مسلم حديث رقم: ٦٩١٧]۔

ترجمہ: حضرت علی ابن ابی طالب ﷺ فرماتے ہیں کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تاکہ آپ ﷺ سے خادم مانگیں، آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جو خادم سے بہتر ہے؟ سوتے وقت تینتیس مرتبہ سبحان اللہ پڑھا کرو، تینتیس مرتبہ الحمد للہ پڑھا کرو اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کرو۔ میں نے اس کے بعد یہ وظیفہ نہیں چھوڑا۔ پوچھا گیا کہ جنگِ صفین کی رات بھی آپ نے نہیں چھوڑا فرمایا: صفین کی رات بھی نہیں چھوڑا۔

بَابُ الدُّعَاءِ

دعا کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ [المؤمن: ٦٠] وَقَالَ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ [البقرة: ١٨٦] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھ سے دعا مانگو میں تمہیں جواب دوں گا۔ اور فرمایا: میں دعا مانگنے والے کی دعا کو قبول کرتا ہوں۔

فَصْلٌ فِي أَهَمِّيَّةِ الدُّعَاءِ

دعا کی اہمیت کی فصل

(1592)۔ عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ [ترمذی حديث رقم:٣٣٧١]۔ وَقَالَ غَرِيبٌ وَالدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ صَحِيحٌ (ترمذی حديث رقم:٣٣٧٢)۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دعا عبادت کا مغز ہے۔

(1593)۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ

الدُّعَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم: ۳۳۷۰، ابن ماجة حدیث رقم: ۳۸۲۹، مسند احمد حدیث رقم: ۸۷۶۹]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں دعا سے زیادہ کوئی چیز معزز نہیں۔

(1594)۔ وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبِرُّ رَوَاهُ التِّرْمِذِي [ترمذی حدیث رقم: ۲۱۳۹]۔ وقال حسن

ترجمہ: حضرت سلمان فارسی ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تقدیر کو دعا کے سوا کوئی چیز واپس نہیں کر سکتی اور نیکی کے سوا عمر میں کوئی چیز اضافہ نہیں کر سکتی۔

(1595)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ فُتِحَ لَهُ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَمَا سُئِلَ اللّٰهُ شَيْئًا يَعْنِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُسْئَلَ الْعَافِيَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِي [ترمذی حدیث رقم: ۳۵۴۸]۔ ذا ضعیف ومفهومه ثابت بشواهده

ترجمہ: حضرت عمر ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جس کے لیے دعا کے دروازے کھول دیے گئے اس کے لیے رحمت کے دروازے کھول دیے گئے اور اللہ سے کسی ایسی چیز کا سوال نہیں کیا گیا جو اسے سب سے پسند ہو سوائے اس کے کہ اس سے معافی مانگی جائے۔

(1596)۔ وَعَنْ سَلْمَانَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيْمٌ يَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِهِ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا رَوَاهُ أَبُوْدَاوُد وَالتِّرْمِذِي [ابوداؤد حدیث رقم: ۱۴۸۸، ترمذی حدیث رقم: ۳۵۵۶، ابن ماجة حدیث رقم: ۳۸۶۵]۔ قال الترمذی حسن

ترجمہ: حضرت سلمان ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک تمہارا رب حیاء والا مہربان ہے۔ اس کا بندہ جب ہاتھ اٹھاتا ہے تو اسے حیاء آتی ہے کہ انہیں خالی واپس کرے۔

فَصْلٌ فِي آدَابِ الدُّعَاءِ

دعا کے آداب کی فصل

(1597)۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ، فَإِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ

أَنْ يُسْئَلَ، وَأَفْضَلُ الْعِبَادَةِ اِنْتِظَارُ الْفَرَجِ رَوَاهُ التِّرْمِذِي [ترمذی حدیث رقم: ۳۵۷۱]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے اس کا فضل مانگو۔ اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ اس سے مانگا جائے اور بہترین عبادت کھلنے کا انتظار ہے۔

(1598)۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَجِيْبَ اللّٰهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِي [ترمذی حدیث رقم: ۳۳۸۲]۔ حسن

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص چاہتا ہو کہ مشکلات میں اللہ اس کی دعا قبول فرمائے تو اسے چاہیے کہ آسانی میں کثرت سے دعا مانگا کرے۔

(1599)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلْ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ وَلٰكِنْ لِيَعْزِمْ وَلْيُعَظِّمِ الرَّغْبَةَ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَتَعَاظَمُهُ شَيْءٌ أَعْطَاهُ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ۶۸۱۲]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی دعا مانگے تو یوں نہ کہے کہ اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے۔ بلکہ ڈٹ کے مانگے اور پوری رغبت سے مانگے، اللہ کو عطا کرتے ہوئے کوئی چیز بڑی نہیں لگتی۔

(1600)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ مَا لَمْ يَسْتَعْجِلْ، قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْاِسْتِعْجَالُ؟ قَالَ يَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ أَرَ يُسْتَجَابُ لِي فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذٰلِكَ وَيَدَعُ الدُّعَاءَ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ۶۹۳۶]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندے کی دعا قبول کی جاتی رہتی ہے جب تک وہ گناہ کی دعا نہ مانگے، جب تک جلد بازی نہ کرے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ جلد بازی کیا ہے؟ فرمایا: وہ کہے کہ میں نے دعا مانگی ہے اور پھر دعا مانگی ہے مگر مجھے قبولیت نظر نہیں آئی۔ ایسے میں وہ مایوس ہو جاتا ہے اور دعا کو چھوڑ دیتا ہے۔

(1601)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُدْعُوا اللّٰهَ وَأَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْإِجَابَةِ وَاعْلَمُوْا أَنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَجِيْبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِي [ترمذی حدیث رقم: ۳۴۷۹]۔ غریب ورواته ثقات

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے اس طرح دعا مانگو کہ تمہیں قبولیت کا یقین ہو۔ جان لو کہ اللہ تعالیٰ ایسی دعا قبول نہیں فرماتا جو غافل اور لاپرواہ دل کے ساتھ مانگی جائے۔

(1602)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ، اَلصَّائِمُ حِيْنَ يُفْطِرُ وَالْإِمَامُ

الْعَادِلُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ ، يَرْفَعُهَا اللّٰهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَتُفْتَحُ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَيَقُوْلُ الرَّبُّ وَعِزَّتِيْ لَاَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حِيْنٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [ترمذی حدیث رقم:۳۵۹۸ ، ابن ماجۃ حدیث رقم:۱۷۵۲]۔ حسن

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین آدمی ایسے ہیں جنکی دعا رد نہیں کی جاتی۔ روزہ دار جب وہ روزہ کھولے، عادل حکمران اور مظلوم کی دعا۔ اللہ اسے بادلوں کے اوپر اٹھا لیتا ہے اور اس کیلئے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور رب فرماتا ہے کہ مجھے اپنی عزت کی قسم، میں تیری مدد ضرور کروں گا خواہ تھوڑی دیر بعد سہی۔

(1603)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَاءِ وَيَدَعُ مَا سِوٰى ذٰلِكَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ [ابوداؤد حدیث رقم:۱۴۸۲]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دعا میں سے جامع دعاؤں کو پسند فرماتے تھے۔ اور اس کے علاوہ چھوڑ دیتے تھے۔

(1604)۔ وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ؓ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا ذَكَرَ اَحَدًا فَدَعَا لَهٗ بَدَاَ بِنَفْسِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [ترمذی حدیث رقم:۳۳۸۵ ، ابوداؤد حدیث رقم:۳۹۸۴]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کو نصیحت فرماتے تو اس کے لیے دعا فرماتے، پہلے اپنے لیے دعا فرماتے۔

(1605)۔ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ ، عِنْدَ رَاْسِهٖ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِاَخِيْهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهٖ آمِيْنَ وَلَكَ بِمِثْلٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم:۶۹۲۹ ، ابن ماجۃ حدیث رقم:۲۸۹۵]۔

ترجمہ: حضرت ابودرداء ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان آدمی کی دعا اس کے بھائی کی غیر موجودگی میں قبول ہوتی ہے۔ اس کے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے جب کبھی وہ اپنے بھائی کے لیے اچھائی کی دعا کرتا ہے تو وہ مقرر شدہ فرشتہ کہتا ہے آمین اور تیرے لیے بھی ایسی ہی عطا ہو۔

فَصْلٌ فِي الْاَدْعِيَةِ الْجَامِعَةِ

جامع دعاؤں کی فصل

(1606)۔ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ كَانَ يَدْعُوْ بِهٰذَا الدُّعَاءِ ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَاِسْرَافِيْ فِيْ اَمْرِيْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ جِدِّيْ وَهَزْلِيْ

وَخَطَئِيْ وَعَمْدِيْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ ، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حدیث رقم:۶۹۰۱ ، بخاری حدیث رقم:۶۳۹۸، ۶۳۹۹ ، مسند احمد حدیث رقم:۱۹۷۶۱]۔

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ نبی کریم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ میری خطاؤں اور جہل اور بے اعتدالی کو معاف فرما اور وہ جو تو مجھ سے بہتر جانتا ہے۔ اے اللہ میری سنجیدگی، مذاق، خطا اور عمد کو معاف فرما۔ یہ سب کچھ میرے پاس موجود ہے۔ اے اللہ جو کچھ میں نے مقدم کیا اور جو کچھ مؤخر کیا۔ اور جو کچھ میں نے چھپ کر کیا اور جو کچھ میں نے اعلانیہ کیا اور جو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ سب بخش دے۔ تو ہی مقدم و مؤخر کرنیوالا ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔

(1607)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ كَانَ اَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ ، اَللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حدیث رقم:۶۸۴۰ ، بخاری حدیث رقم:۶۳۸۹ ، ابوداؤد حدیث رقم:۱۵۱۹ ، ترمذی حدیث رقم:۳۴۸۷ ، مسند احمد ۱۳۱۶۸]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی اکثر دعا یہ ہوا کرتی تھی: اے اللہ ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

(1608)۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ، اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِيْ بِمَا عَلَّمْتَنِيْ وَعَلِّمْنِيْ مَا يَنْفَعُنِيْ وَزِدْنِيْ عِلْمًا ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم:۳۵۹۹ ، ابن ماجۃ حدیث رقم:۳۸۳۳]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: اے اللہ جو کچھ تو نے مجھے سکھایا ہے مجھے اس سے فائدہ پہنچا اور مجھے وہ علم سکھا جو مجھے فائدہ دے اور میرے علم میں اضافہ فرما۔ ہر حال میں اللہ کا شکر ہے اور میں اہل دوزخ کے حال سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں۔

(1609)۔ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَانَ مِنْ دُعَاءِ دَاوٗدَ يَقُوْلُ ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِيْ يُبَلِّغُنِيْ حُبَّكَ ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ وَمَالِيْ وَاَهْلِيْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [ترمذی حدیث رقم:۳۴۹۰]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت ابو درداء ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت داؤد کی دعا میں یہ الفاظ ہوتے تھے۔ فرماتے تھے: اے اللہ میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں اور اس کی محبت جو تجھ سے محبت کرتا ہو اور وہ عمل جو مجھے تیری محبت تک پہنچادے۔ اے اللہ تو اپنی محبت مجھے میری جان، مال اور اہل وعیال کی نسبت ٹھنڈے پانی سے بھی بڑھ کر پیاری کردے۔

(1610)۔وَعَنْ اَبِی بَكْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دَعْوَاتُ مَكْرُوْبٍ اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُو فَلَا تَكِلْنِی اِلٰی نَفْسِی طَرْفَةَ عَيْنٍ اَصْلِحْ لِی شَأْنِی كُلَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد [ابو داؤد حدیث رقم: ۵۰۹۰]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو بکرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دکھی آدمی کی دعا یہ ہے: اے اللہ میں تیری رحمت کا امیدوار ہوں، مجھے آنکھ جھپکنے کی دیر بھی میرے نفس کے حوالے نہ کر اور میرے تمام معاملات سدھار دے۔ تیرے سواء کوئی معبود نہیں۔

(1611)۔وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ، اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْاَرْبَعِ، مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وابو داؤد وَابْنُ مَاجَةَ [مسند احمد حدیث رقم: ۶۵۶۹، ابو داؤد حدیث رقم: ۱۵۴۸، ابن ماجة حدیث رقم: ۳۸۳۷]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: اے اللہ میں چار چیزوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اس علم سے جو فائدہ نہ دے، اس دل سے جو نہ ڈرے، اس نفس سے جو سیر نہ ہو اور اس دعا سے جو قبول نہ ہو۔

(1612)۔عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ الْاَشْجَعِيِّ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُوْ بِهِ اللّٰهَ، قَالَتْ: كَانَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ، وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ [مسلم حدیث رقم: ۶۸۹۵، ابو داؤد حدیث رقم: ۱۵۵۰، نسائی حدیث رقم: ۱۳۰۷، ابن ماجة حدیث رقم: ۳۸۳۹]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت فروہ بن نوفل اشجعی فرماتے ہیں کہ میں نے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ: رسول اللہ ﷺ اللہ سے کیا دعا مانگا کرتے تھے؟ فرمایا: آپ فرماتے تھے: اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس کے شر سے جو میں نے کیا اور اس کے شر سے جو میں نے نہیں کیا۔

فَصْلٌ فِی الْاَدْعِيَةِ الْمُسْتَحَبَّةِ فِی الْاَوْقَاتِ الْمَخْصُوْصَةِ

مخصوص اوقات میں پڑھنے کی مستحب دعائیں

(1613)۔عَنْ حُذَيْفَةَ ؓ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهٗ تَحْتَ خَدِّهٖ، ثُمَّ يَقُوْلُ، اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰ، وَاِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ رَوَاهُ الْبُخَارِی وَرَوَاهُ مُسْلِم عَنِ الْبَرَآءِ ؓ وَرَوَاهُ اَحْمَد عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ ؓ [بخاری حدیث رقم: ۷۳۹۴، مسلم حدیث رقم: ۶۸۸۷، ابو داؤد حدیث رقم: ۵۰۴۹، ابن ماجة حدیث رقم: ۳۸۸۰، مسند احمد حدیث رقم: ۲۱۴۲۴]۔

ترجمہ: حضرت حذیفہ ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب رات کو سونے لگتے تو اپنا ہاتھ اپنے رخسار مبارک کے نیچے رکھتے اور پڑھتے: اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰ یعنی اے اللہ میں تیرے نام سے مرتا اور جیتا ہوں۔ اور جب جاگتے تو فرماتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ یعنی اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں موت کے بعد زندہ کیا اور ہم نے اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

(1614)۔وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَسَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّهَا رَأَتْ مَلَكاً، وَاِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ فَاِنَّهٗ رَاٰی شَيْطَاناً رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم: ۶۹۲۰، بخاری حدیث رقم: ۳۳۰۳، ابو داؤد حدیث رقم: ۵۱۰۲، ترمذی حدیث رقم: ۲۴۵۹]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مرغ کی آواز سنو تو پڑھو اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ یعنی اے اللہ میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں، مرغ نے فرشتے کو دیکھا ہوتا ہے۔ اور جب گدھے کی آواز سنو تو اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھا کرو، اس نے شیطان کو دیکھا ہوتا ہے۔

(1615)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اسْتَوٰی عَلٰی بَعِيْرِهٖ خَارِجاً اِلَی السَّفَرِ كَبَّرَ ثَلَاثاً، ثُمَّ قَالَ سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِیْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ لَنَا بُعْدَهٗ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی

السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ ، وَإِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيهِنَّ آئِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ رَوَاهُ مُسْلِم

[مسلم حديث رقم:٣٢٧٥، ابوداؤد حديث رقم:٢٥٩٩ ، ترمذي حديث رقم:٣٤٤٧]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب شتر پر سوار ہو جاتے تو تین بار اللہ اکبر فرماتے پھر فرماتے سُبْحٰنَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ، اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْئَلُكَ فِي سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى ، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ لَنَا بُعْدَهُ ، اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ یعنی پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری کو ہمارے لیے مسخر فرمایا اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ ہم اپنے اس سفر میں تجھ سے نیکی اور تقویٰ کا سوال کرتے ہیں اور اس عمل کا سوال کرتے ہیں جس سے تو راضی ہو۔ اے اللہ ہمارے اس سفر کو ہمارے لیے آسان بنا دے اور اس کی دوریاں ہمارے لیے سمیٹ دے۔ اے اللہ سفر میں تو ہی ساتھی ہے اور گھر والوں کا نگہبان ہے۔ اے اللہ میں سفر کی صعوبتوں سے اور برے مناظر سے اور مال اور اہل میں بُری واپسی سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور جب واپس تشریف لاتے تو یہی الفاظ فرماتے اور ان الفاظ کا اضافہ بھی فرماتے آئِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ یعنی ہم توبہ کرتے ہوئے، اللہ کی عبادت کرتے ہوئے اور اپنے رب کی حمد کرتے ہوئے واپس آتے ہیں۔

(1616)۔ وَعَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ، فَقَالَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ، لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٦٨٧٨، ترمذي حديث رقم:٣٤٣٧ ، ابن ماجة حديث رقم:٣٥٤٧]۔

ترجمہ: حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب کوئی شخص منزلِ مقصود پر پہنچنے کے بعد یہ پڑھے أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ یعنی میں اللہ کے مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں ہر اس چیز سے جو اس نے پیدا کی ہے، تو اسے وہاں سے رخصت ہونے تک کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔

(1617)۔ وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ قَالَ ، اَللّٰهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ رَبِّي وَرَبُّكَ اللّٰهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِي [ترمذي حديث

رقم:٣٤٥١ ، مسند احمد حديث رقم:١٤٠١]۔ الحديث حسن

ترجمہ: حضرت طلحہ بن عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے تھے: اَللّٰهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ رَبِّي وَرَبُّكَ اللّٰهُ یعنی اے اللہ اس چاند کو ہم پر امن اور ایمان کے ساتھ، سلامتی اور اسلام کے ساتھ طلوع فرما۔ اے چاند! تیرا اور میرا رب اللہ ہے۔

(1618)۔ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ رَجُلٍ رَأَى مُبْتَلًى فَقَالَ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلٰى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا ، إِلَّا لَمْ يُصِبْهُ ذٰلِكَ الْبَلَاءُ كَائِنًا مَا كَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِي [ترمذي حديث رقم:٣٤٣١]۔ وقال غريب

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: جب کوئی آدمی کسی بیمار کو دیکھ کر یہ دعا پڑھے تو وہ بیماری اسے نہیں لگے گی خواہ کچھ بھی ہو جائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلٰى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا یعنی اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے اس مرض سے بچایا جس میں تجھے اس نے مبتلا کیا اور اپنی اکثر مخلوقات پر مجھے خوب فضیلت سے نوازا۔

(1619)۔ وَعَنْ عُمَرَ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ دَخَلَ السُّوقَ فَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحَا عَنْهُ أَلْفَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ دَرَجَةٍ وَبَنٰى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذي حديث رقم:٣٤٢٩ ، ابن ماجة حديث رقم:٢٢٣٥]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت عمر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص بازار میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ واحد لاشریک ہے۔ اسی کا ملک ہے اور اسی کی تعریف ہے، وہی زندہ کرتا ہے اور وہی موت دیتا ہے، وہ خود زندہ ہے اسے کبھی موت نہیں آئے گی، اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چاہت پر قادر ہے"۔ اللہ تعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں دس لاکھ نیکیاں لکھ دے گا، دس لاکھ گناہ معاف

کردے گا، دس لاکھ درجات بلند کردے گا اور اس کا گھر جنت میں بنائے گا۔

(1620)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا فَكَثُرَ فِيهِ لَغَطُهُ، فَقَالَ قَبْلَ اَنْ يَقُومَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوبُ اِلَيْكَ اِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ فِي مَجْلِسِهِ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [ترمذی حدیث رقم:۳۴۳۳]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی مجلس میں بیٹھا اور کثرت سے باتیں کیں، پھر کھڑا ہونے سے پہلے اس نے یہ دعا پڑھ لی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوبُ اِلَيْكَ یعنی "اے اللہ تو پاک ہے اور تیری ہی حمد ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں"۔ تو اللہ تعالیٰ اس مجلس میں ہونے والی اس کی ہر غلطی معاف فرمادے گا۔

(1621)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَطْمِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَسْتَوْدِعَ الْجَيْشَ قَالَ، اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِينَكُمْ وَاَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيمَ اَعْمَالِكُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [ابوداؤد حدیث رقم:۲۶۰۱]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ خطمی فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ جب کوئی لشکر الوداع کرنے کا ارادہ کرتے تو فرماتے: میں تمہارا دین اور امانتیں اور تمہارے اعمال کا انجام اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔

(1622)۔ وَعَنْ اَبِي مُوسٰى ؓ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ وَنَعُوذُبِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ [مسند احمد حدیث رقم:۱۹۷۴۲، ابوداؤد حدیث رقم:۱۵۳۷]۔

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ ؓ روایت کرتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ کو کسی قوم سے خطرہ ہوتا تو آپ ﷺ یہ دعا پڑھتے اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ وَنَعُوذُبِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ یعنی اے اللہ ہم تجھے انکی کوششوں کے مقابلے پر درمیان میں لاتے ہیں اور انکے شر سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔

(1623)۔وَعَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَاْتِيَ اَهْلَهُ، قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّيْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا فَاِنَّهُ اِنْ يُقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذٰلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ اَبَدًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حدیث رقم:۳۵۳۳، بخاری

حدیث رقم:۵۱۶۵، ترمذی حدیث رقم:۱۰۹۲، ابن ماجۃ حدیث رقم:۱۹۱۹، ابوداؤد حدیث رقم:۲۱۶۱]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس جانے کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّيْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا یعنی "اللہ کے نام سے شروع، اے اللہ ہمیں شیطان سے بچا اور جو تو ہمیں اولاد دے اُسے شیطان سے دور رکھ"۔ اگر انکے نصیب میں اولاد ہے تو اسے شیطان کبھی نہیں چھو سکے گا۔

(1624)۔وَعَنْ اَنَسٍ ؓ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا كَرَبَهُ اَمْرٌ يَقُولُ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيثُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [ترمذی حدیث رقم:۳۵۲۴]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس ؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو جب پریشانی لاحق ہوتی تو آپ ﷺ فرماتے يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيثُ یعنی اے زندہ اور قائم رکھنے والے میں تیری رحمت سے مدد مانگتا ہوں۔

(1625)۔وَعَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ؓ قَالَ قَالَ رَجُلٌ هُمُومٌ لَزِمَتْنِي وَدُيُونٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ اَفَلَا اُعَلِّمُكَ كَلَامًا اِذَا قُلْتَهُ اَذْهَبَ اللّٰهُ هَمَّكَ وَقَضٰى عَنْكَ دَيْنَكَ، قَالَ قُلْتُ بَلٰى، قَالَ قُلْ اِذَا اَصْبَحْتَ وَاِذَا اَمْسَيْتَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوذُبِكَ مِنَ الْعِجْزِ وَالْكَسَلِ وَاَعُوذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَاَعُوذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ، قَالَ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَذْهَبَ اللّٰهُ هَمِّي وَقَضٰى عَنِّي دَيْنِي رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [ابوداؤد حدیث رقم:۱۵۵۵]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری ؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے غموں نے اور قرض نے آن گھیرا ہے، فرمایا: میں تمہیں ایسا کلام نہ سکھاؤں کہ جب تم اسے پڑھو تو اللہ تمہارا غم دور کردے اور قرض ادا کردے، اس نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ، فرمایا: صبح شام پڑھا کرو: اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوذُبِكَ مِنَ الْعِجْزِ وَالْكَسَلِ وَاَعُوذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَاَعُوذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ یعنی اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں۔ غم و حزن سے، عجز اور کاہلی سے۔ بخل اور بزدلی سے۔ قرض کی زیادتی اور لوگوں کے قہر وغلبہ سے۔ وہ آدمی کہتا ہے کہ میں نے ایسا ہی کیا تو اللہ نے میرا غم دور کردیا اور مجھ سے قرض ہٹادیا۔

(1626)۔وَعَنْ عَلِيٍّ ؓ اَنَّهُ جَاءَهُ مُكَاتِبٌ، فَقَالَ اِنِّي عَجَزْتُ عَنْ كِتَابَتِي فَاَعِنِّي، قَالَ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيهِنَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلٍ كَبِيرٍ دَيْنًا اَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْكَ، قُلْ، اَللّٰهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ رَوَاهُ

اَلتِّرْمِذِی[ترمذی حدیث رقم:۳۵۶۳]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: سیدنا علی المرتضیٰ ﷺ کے پاس ایک مقروض آدمی نے قرض کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں ایسے کلمات سکھاتا ہوں جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے سکھائے ہیں۔ اگر بڑے پہاڑ کے برابر بھی تجھ پر قرض ہوگا تو اللہ تعالیٰ اسے ادا کروے گا۔ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ یعنی اے اللہ مجھے حرام سے بچا کر اپنے حلال کے ذریعے میری کفایت فرما اور اپنے فضل سے مجھے اپنے سواء ہر کسی سے بے نیاز کردے۔

(1627)۔وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ كُنَّا اِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَاِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا رَوَاهُ الْبُخَارِي[بخاری حدیث رقم:۲۹۹۳، سنن الدارمی حدیث رقم:۲۶۷۶، مسند احمد حدیث رقم:۱۴۵۸۰]۔

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ فرماتے ہیں کہ ہم جب بلندی پر چڑھتے تھے تو اَللّٰهُ اَكْبَر کہتے تھے اور جب نیچے اترتے تھے تو سُبْحَانَ اللّٰه کہتے تھے۔

(1628)۔وَعَنْ اَبِي اُسَيْدٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلْ، اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ، اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۱۶۵۲، ابوداؤد حدیث رقم:۴۶۵، ابن ماجة حدیث رقم:۷۷۲، نسائی حدیث رقم:۷۲۹]۔

ترجمہ: حضرت ابو اسید ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو کہے: اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ یعنی اے اللہ مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ اور جب باہر نکلے تو کہے: اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ یعنی اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔

(1629)۔وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ يَقُوْلُ، اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم:۸۳۱، بخاری حدیث رقم:۱۴۲، ابوداؤد حدیث رقم:۴، ترمذی حدیث رقم:۵، ابن ماجة حدیث رقم:۲۹۸، نسائی حدیث رقم:۱۹، سنن الدارمی حدیث رقم:۶۷۳، مسند احمد حدیث رقم:۱۱۹۵۳]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو فرماتے: اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ یعنی اے اللہ میں خباثت اور خبیثوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

(1630)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ، غُفْرَانَكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِي [ترمذی حدیث رقم:۷، ابوداؤد حدیث رقم:۳۰، ابن ماجة

حدیث رقم:۳۰۰، سنن الدارمی حدیث رقم:۶۸۴، مسند احمد حدیث رقم:۲۵۲۷۴]۔ قال الترمذی حسن

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو فرماتے: غُفْرَانَكَ یعنی اے اللہ مجھے (کچھ دیر مصروف رہنے پر) معاف کردے۔

(1631)۔وَعَنْ اَبِي اَيُّوْبَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّا ذَكَرْنَا اسْمَ اللّٰهِ عَلَى الطَّعَامِ حِيْنَ اَكَلْنَا رَوَاهُ شَرْحُ السُّنَّةِ [شرح السنة حدیث رقم:۲۸۲۴، مسند احمد حدیث رقم:۲۳۵۸۳ والترمذی فی الشمائل حدیث رقم:۱۶۰]۔ الحدیث صحیح وله طرق

ترجمہ: حضرت ابوایوب ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم جب کھانا کھاتے ہیں تو اس پر اللہ کا نام لیتے ہیں۔

(1632)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَنَسِيَ اَنْ يَذْكُرَ اللّٰهَ عَلَى طَعَامِهِ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهُ وَآخِرَهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُد وَالتِّرْمِذِي [ابوداؤد حدیث رقم:۳۷۶۷، ترمذی حدیث رقم:۱۸۵۸]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: جب تم میں سے کوئی شخص کھانا شروع کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو یاد آنے پر یہ پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهُ وَآخِرَهُ یعنی اللہ کے نام سے، اس سے پہلے بھی اور اس کے بعد بھی۔

(1633)۔وَعَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِي ﷺ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ قَالَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُد وَالتِّرْمِذِي وَابْنُ مَاجَةَ [ابوداؤد حدیث رقم:۳۸۵۰، ترمذی حدیث رقم:۳۴۵۷، ابن ماجة حدیث رقم:۳۲۸۳، مسند احمد حدیث رقم:۱۱۲۸۲]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کھانے سے فارغ ہو جاتے تو فرماتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ یعنی اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں کھانا کھلایا اور پانی پلایا اور ہمیں مسلمانوں میں سے بنایا۔

(1634)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَشْرَبُوْا وَاحِدًا كَشُرْبِ الْبَعِيْرِ وَلٰكِنِ اشْرَبُوْا مَثْنٰى وَثُلَاثَ وَسَمُّوْا اِذَا اَنْتُمْ شَرِبْتُمْ، وَاحْمَدُوْا اِذَا اَنْتُمْ رَفَعْتُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِي [ترمذی حدیث رقم:۱۸۸۵]۔ قال الترمذی غریب

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اونٹ کی طرح ایک ہی سانس میں پانی مت پیا کرو بلکہ دو تین سانسوں میں پیا کرو۔ پانی پینے سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ یعنی "اللہ کے نام سے شروع جو نہایت رحم کرنے والا مہربان ہے" پڑھا کرو۔ اور منہ ہٹا لو تو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پڑھا کرو۔

(1635)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلْ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَأَطْعِمْنَا خَيْرًا مِّنْهُ وَإِذَا سُقِيَ لَبَنًا فَلْيَقُلْ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ، فَإِنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ يُجْزِئُ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ إِلَّا اللَّبَنُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمَذِيُّ [ترمذی حدیث رقم: ۳۴۵۵، ابو داؤد حدیث رقم: ۳۷۳۰، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۳۳۲۲، مسند احمد حدیث رقم: ۱۹۸۳]۔ قال الترمذی حسن

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو کہے: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَأَطْعِمْنَا خَيْرًا مِّنْهُ یعنی اے اللہ ہمارے لیے اس میں برکت پیدا فرما اور ہمیں اس سے بھی بہتر کھلا۔ اور جب دودھ پیے تو کہے: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ یعنی اے اللہ ہمارے لیے اس میں برکت ڈال اور ہمارے لیے اس میں اضافہ فرما۔ بے شک کھانے اور پانی دونوں کی غذائیت دودھ کے سوا کسی چیز میں نہیں۔

(1636)۔ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلْيَقُلْ لَهُ أَخُوْهُ أَوْ صَاحِبُهُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، فَإِذَا قَالَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَلْيَقُلْ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم: ۶۲۲۴، ترمذی حدیث رقم: ۲۷۴۱، ابو داؤد حدیث رقم: ۵۰۳۳، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۳۷۱۵، مسند احمد حدیث رقم: ۸۶۵۲]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسی شخص کو چھینک آئے تو اسے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہنا چاہیے اور اس کا ساتھی جب یہ سنے تو کہے يَرْحَمُكَ اللّٰهُ یعنی اللہ تجھ پر رحم فرمائے۔ پھر چھینکنے والا یہ کہے يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ یعنی اللہ آپ کو ہدایت پر رکھے اور آپ کے معاملات درست فرمادے۔

(1637)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اشْتَكَى مِنَّا إِنْسَانٌ مَسَحَهُ بِيَمِيْنِهِ ثُمَّ قَالَ، أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَمَرَّ الْحَدِيْثُ [ابو داؤد حدیث رقم: ۳۸۸۳، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۳۵۳۰]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی بیمار کے پاس تشریف لے جاتے تو سیدھا ہاتھ مبارک اس کے جسم پر پھیرتے اور فرماتے: أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ إِلَّا

شِفَاءُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا یعنی اے لوگوں کے رب بیماری کو ہٹادے اور شفا عطا فرمادے، تو ہی شفا دینے والا ہے تیری شفا کے سوا کوئی شفا نہیں، وہ ایسی شفا ہے جو مرض کا نشان تک نہیں رہنے دیتی، اور یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

(1638)۔ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا فَقَالَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ [ابو داؤد حدیث رقم: ۴۰۲۳]۔

ترجمہ: حضرت معاذ بن انس ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: جس نے کپڑا پہنا اور یہ دعا پڑھی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ یعنی اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے یہ لباس پہنایا اور میری ہمت اور طاقت کے بغیر مجھے عطا کر دیا۔ اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف ہو گئے۔

(1639)۔ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا، قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ الْمَسَاجِدُ، قِيْلَ وَمَا الرَّتْعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ [ترمذی حدیث رقم: ۳۵۰۹]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب جنت کے باغیچوں کے پاس سے گزرو تو کچھ چر لیا کرو۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ جنت کے باغیچے کون سے ہیں؟ فرمایا مسجدیں۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ چرنے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا پڑھا کرو سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ یعنی اللہ پاک ہے اور اللہ کے لیے ساری حمد ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بڑا ہے۔

(1640)۔ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ﷺ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ فَتَصَافَحَا وَحَمِدَا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَاهُ غُفِرَ لَهُمَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجۃ حدیث رقم: ۳۷۰۳، ابو داؤد حدیث رقم: ۵۲۱۱، ترمذی حدیث رقم: ۲۷۲۷، مسند احمد حدیث رقم: ۱۸۵۷۴]۔

ترجمہ: حضرت براء بن عازب ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب دو مسلمان آپس میں ملاقات کرتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ یعنی "سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں" پڑھتے ہیں تو اللہ ان دونوں کی مغفرت کر دیتا ہے۔

(1641)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ الصِّدِّيْقَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ (حِيْنَ

نَظَرَ فِي الْمِرَاةِ) اَللّٰهُمَّ اَحْسَنْتَ خَلْقِي فَاَحْسِنْ خُلُقِي رَوَاهُ اَحْمَدُ[مسند احمد حديث رقم:٢٥٢٧٥]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب آئینہ دیکھتے تو یہ دعا فرماتے اَللّٰهُمَّ اَحْسَنْتَ خَلْقِي فَاَحْسِنْ خُلُقِي یعنی اے اللہ تو نے میری صورت کو اچھا بنایا، میرے اخلاق کو بھی اچھا بنا دے۔

(1642)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ وَالصَّوَاعِقَ قَالَ ، اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِي فِي الْاَدَبِ الْمُفْرَدِ [بخاری فی الادب المفرد حديث رقم :٧٤٢ ، ترمذی حديث رقم :٣٤٥٠، مسند احمد حديث رقم:٥٧٦٥]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب کڑک اور بجلی کی آواز سنتے تو فرماتے: اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذَالِكَ یعنی اے اللہ ہمیں اپنی بجلیوں کے ذریعے قتل نہ کر اور ہمیں اپنے عذاب کے ذریعے ہلاک نہ فرما اور ان باتوں سے پہلے ہمیں معاف کر دے۔

(1643)۔وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِلْغَيْثِ فَقَالَ ، اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا ، اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا، اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا وَ دَعَا لِدَفْعِهِ ، فَقَالَ ، اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا ، اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ وَ بُطُونِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ رَوَاهُ مُسْلِم وَ الْبُخَارِي [مسلم حديث رقم :٢٠٧٨، بخاری حديث رقم:١٠١٤، نسائی حديث رقم:١٥١٨]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بارش کے لیے یہ دعا مانگتے تھے: اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا، اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا ، اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا یعنی اے اللہ ہمیں بارش دے، اے اللہ ہمیں بارش دے، اے اللہ ہمیں بارش دے۔ اور بارش روکنے کے لیے یہ دعا فرماتے: اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا ، اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ وَ بُطُونِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ یعنی اے اللہ اسے ہمارے اردگرد لے جا، ہمارے اوپر نہ رہنے دے، اے اللہ اسے چٹانوں پر، کھردرے پتھروں پر، وادیوں کے پیٹ میں اور درختوں کے اُگنے کی جگہ پر برسا۔

(1644)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا عَصَفَتِ الرِّيحُ قَالَ ،اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَخَيْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهِ وَاَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهِ رَوَاهُ مُسْلِم[مسلم حديث رقم:٢٠٨٥]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب تند ہوا چلتی تو دعا فرماتے: اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَخَيْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهِ وَاَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهِ یعنی اے اللہ میں تجھ سے اسکی بھلائی کا سوال کرتا ہوں، اور جو کچھ اس کے اندر ہے اُس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور جو کچھ اس کے ذریعے سے بھیجا گیا ہے اُس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں۔ اور میں اسکے شر سے، اور جو کچھ اسکے اندر ہے اُسکے شر سے اور جو کچھ اس کے ذریعے سے بھیجا گیا ہے اُس کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

بَابُ الْاِسْتِغْفَارِ

استغفار کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ [ال عمران : ١٣٥] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور وہ لوگ کہ اگر وہ کوئی فحش عمل کر بیٹھیں یا اپنی جانوں پر ظلم کر لیں تو اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں۔ وَ قَالَ حِكَايَةً عَنْ سَيِّدِنَا آدَمَ وَ حَوَّا عَلَيْهِمَا السَّلَامِ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ [الاعراف: ٢٣] اور حضرت آدم و حوا علیہما السلام سے حکایت کرتے ہوئے فرمایا: اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا۔ اور اگر تو ہمیں معاف نہیں کرے گا اور ہم پر رحم نہیں فرمائے گا تو ہم ضرور خسارے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ وَ قَالَ حِكَايَةً عَنْ سَيِّدِنَا يُوْنُسَ عَلَيْهِ السَّلَامِ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ [الانبياء : ٨٧] اور حضرت یونس علیہ السلام سے حکایت کرتے ہوئے فرمایا: تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے بے شک میں ظالموں میں سے تھا۔

(1645)۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجاً وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجاً وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُودَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ[مسند احمد حديث رقم:٢٢٣٨، ابوداؤد حديث رقم:١٥١٨، ابن ماجة حديث رقم:٣٨١٩]۔ ضعيف

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے استغفار کو لازم پکڑا اللہ اسے ہر تنگی سے نکال دے گا اور اسے ہر غم سے آزاد کر دے گا اور اسے وہاں سے رزق دے گا جہاں سے وہ سوچ

بھی نہیں سکتا۔

(1646)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ طُوبٰى لِمَنْ وَجَدَ فِي صَحِيفَتِهِ إِسْتِغْفَارًا كَثِيرًا رَوَاهُ إِبْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم: ٣٨١٨، السنن الكبرى للنسائي حديث رقم: ١٠٢٨٩]۔ اسناده صحيح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن بسر ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خوشخبری ہو اسے جس نے اپنے نامۂ اعمال میں کثرت سے استغفار پایا۔

(1647)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ رَوَاهُ إِبْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم: ٤٢٥٠، شعب الايمان للبيهقي حديث رقم: ٧٠٤٠]۔ الحديث حسن لغيره

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گناہ سے توبہ کرنے والا ایسے ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔

(1648)۔وَعَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ بَنِي آدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِينَ التَّوَّابُونَ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ [ترمذی حديث رقم: ٢٤٩٩، ابن ماجة حديث رقم: ٤٢٥١، مسند احمد حديث رقم: ١٣٠٥٤، سنن الدارمي حديث رقم: ٢٧٢٩]۔ اسناده حسن

ترجمہ: حضرت انس ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدم کے تمام بیٹے خطا کرتے ہیں۔ خطا کاروں میں سے بہتر وہ ہیں جو توبہ کریں۔

(1649)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَا اَيُّهَا النَّاسُ تُوبُوا إِلَى اللّٰهِ فَإِنِّي اَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٦٨٥٩]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! اللہ کی طرف توبہ کرو۔ میں اس کی طرف ہر روز سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں۔

(1650)۔وَعَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ حِينَ يَتُوبُ إِلَيْهِ مِنْ اَحَدِكُمْ كَانَ رَاحِلَتُهُ بِاَرْضِ فَلَاةٍ فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ وَعَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَاَيِسَ

مِنْهَا، فَاَتَىٰ شَجَرَةً فَاضْطَجَعَ فِي ظِلِّهَا قَدْ اَيِسَ مِنْ رَاحِلَتِهِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ هُوَ بِهَا قَائِمَةً عِنْدَهُ فَاَخَذَ بِخِطَامِهَا، ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَبْدِي وَاَنَا رَبُّكَ اَخْطَاَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ رَوَاهُ مُسْلِم وَرَوَى الْبُخَارِيُّ إِلَىٰ قَائِمَةً عِنْدَهُ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ؓ [مسلم حديث رقم: ٦٩٦٠، بخاری حديث رقم: ٦٣٠٨]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندہ جب توبہ کرتا ہے تو اس کی توبہ سے اللہ اس شخص کی نسبت بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جس کی سواری کسی ویران علاقے میں تھی اور وہ اس سے گم ہو گئی۔ اسی پر اس کا کھانا اور پینا تھا اور وہ اسے تلاش کر کر کے مایوس ہو گیا۔ آخر کار وہ ایک درخت کے نیچے آیا تو اپنی سواری سے مایوس ہو کر اس درخت کے سائے میں لیٹ گیا۔ وہ اسی حال میں تھا کہ اچانک اس کی سواری اس کے پاس آ کر کھڑی ہو گئی اور اس نے اسے نکیل سے پکڑ لیا پھر اس نے خوشی کی شدت میں آ کر کہہ دیا: اے اللہ تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب ہوں۔ خوشی کی شدت کی وجہ سے اس کے منہ سے غلط بات نکل گئی۔

(1651)۔وَعَنْ اَبِي اَيُّوبَ ؓ اَنَّهُ قَالَ حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ كُنْتُ كَتَمْتُ عَنْكُمْ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَوْ لَا اَنْ تُذْنِبُوا لَخَلَقَ اللّٰهُ خَلْقًا يُذْنِبُونَ يَغْفِرُ لَهُمْ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٦٩٦٣]۔

ترجمہ: حضرت ابو ایوب ؓ سے مروی ہے کہ آپ ؓ نے اپنی وفات کے وقت فرمایا: میں تم لوگوں سے ایک بات چھپائے رکھتا تھا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا تھا کہ اگر تم لوگوں سے گناہ سرزد نہ ہوں تو اللہ ایک ایسی قوم کو پیدا کر دے گا جو گناہ کرے اور اللہ انہیں معاف کرے۔

(1652)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوا لَذَهَبَ اللّٰهُ بِكُمْ وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُونَ وَيَسْتَغْفِرُونَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٦٩٦٥]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تمہیں لے جائے اور ایسی قوم کو لے آئے جو گناہ کریں اور استغفار کریں اور وہ انہیں معاف فرمائے۔

(1653)۔وَعَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ؓ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا فَسَاَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلَىٰ رَاهِبٍ فَاَتَاهُ، فَقَالَ إِنَّهُ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا، فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَقَالَ لَا فَقَتَلَهُ فَكَمَّلَ بِهِ مِائَةً، ثُمَّ سَاَلَ عَنْ اَعْلَمِ

اَهْلِ الْاَرْضِ فَدَلَّ عَلٰى رَجُلٍ ، فَقَالَ اِنَّهٗ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ فَهَلْ لَهٗ مِنْ تَوْبَةٍ ؟ فَقَالَ نَعَمْ ، وَمَنْ يَحُوْلُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ التَّوْبَةِ ، اِنْطَلِقْ اِلٰى اَرْضِ كَذَا وَكَذَا فَاِنَّ بِهَا اُنَاساً يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى فَاعْبُدِ اللّٰهَ تَعَالٰى مَعَهُمْ وَلَا تَرْجِعْ اِلٰى اَرْضِكَ فَاِنَّهَا اَرْضُ سَوْءٍ فَانْطَلَقَ حَتّٰى اِذَا نَصَفَ الطَّرِيْقَ اَتَاهُ الْمَوْتُ ، فَاخْتَصَمَتْ فِيْهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ ، فَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ جَاءَ تَائِباً مُقْبِلاً بِقَلْبِهٖ اِلَى اللّٰهِ وَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ اِنَّهٗ لَمْ يَعْمَلْ خَيْراً قَطُّ ، فَاَتَاهُمْ مَلَكٌ فِىْ صُوْرَةِ آدَمِيٍّ فَجَعَلُوْهُ بَيْنَهُمْ ، فَقَالَ قِيْسُوْا مَابَيْنَ الْاَرْضَيْنِ فَاِلٰى اَيَّتِهِمَا كَانَ اَدْنٰى فَهُوَ لَهٗ ، فَقَاسُوْا فَوَجَدُوْهُ اَدْنٰى اِلَى الْاَرْضِ الَّتِىْ اَرَادَ فَقَبَضَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِىُّ وَفِىْ رِوَايَةٍ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى هٰذِهٖ اَنْ تَبَاعَدِىْ وَاِلٰى هٰذِهٖ اَنْ تَقَرَّبِىْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم:٧٠٠٨ ، ٧٠١٠ ، بخارى حديث رقم: ٣٤٧٠]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی تھا جس نے ننانوے افراد کو قتل کیا تھا۔ اس نے زمین کے سب سے بڑے عالم کے بارے میں پوچھا۔ اسے ایک راہب کا پتا بتایا گیا تو وہ اسکے پاس گیا۔ کہنے لگا میں نے ننانوے افراد کو قتل کیا ہے کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ اس نے اسے بھی قتل کر دیا اور اس طرح سو پورے کر لیے۔ پھر اس نے دنیا کے سب سے بڑے عالم کے بارے میں پوچھا۔ اسے ایک آدمی کا پتا بتایا گیا۔ اس سے جا کر کہنے لگا میں نے سو آدمی قتل کیے ہیں۔ کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ اللہ اور توبہ کے درمیان کون حائل ہو سکتا ہے۔ تم فلاں فلاں علاقے میں چلے جاؤ۔ وہاں کچھ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف ہیں۔ تم بھی اسکے ساتھ ہو کر اللہ کی عبادت کرو اور اپنے علاقے میں کبھی نہ آنا کہ یہ برائی کا علاقہ ہے۔ وہ چلا گیا حتیٰ کہ جب آدھا راستہ گزر گیا تو اسے موت آ گئی۔ اب رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے اسکے بارے میں جھگڑنے لگے۔ رحمت کے فرشتوں نے کہا یہ توبہ کرتے ہوئے اللہ کی طرف اپنے دل کو جھکاتے ہوئے آیا ہے اور عذاب کے فرشتوں نے کہا اس نے ہرگز کوئی نیکی نہیں کی۔ انکے پاس آدمی کی صورت میں ایک فرشتہ آیا۔ انہوں نے اسے ثالث مان لیا۔ اس نے کہا دونوں طرف کی زمین ناپو۔ یہ جس علاقے کے قریب ہو گا، اسی علاقے کا ہو گا۔ انہوں نے زمین کو ناپا تو وہ جدھر جا رہا تھا اس زمین کے قریب پایا گیا۔ اسے رحمت والے فرشتوں نے قبضے میں لے لیا۔ ایک روایت میں ہے کہ اللہ نے اِدھر والی زمین کو حکم دیا کہ دور ہو جا اور اُدھر والی زمین کو حکم دیا کہ قریب ہو جا۔

(1654)۔ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ يَّقُوْلَ الْعَبْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِىْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَىَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِىْ فَاغْفِرْلِىْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ [بخارى حديث رقم:٦٣٠٦ ، ترمذى حديث رقم:٣٣٩٣ ، نسائى حديث رقم:٥٥٢٢]۔

ترجمہ: حضرت شداد بن اوس نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: استغفاروں کا بادشاہ یہ ہے کہ بندہ کہے۔ اے اللہ تو میرا رب ہے۔ تیرے سواہ کوئی معبود نہیں۔ تو نے مجھے پیدا کیا ہے۔ میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے عہد اور دعوے پر قائم ہوں جتنا مجھ سے ہو سکتا ہے میں ان کاموں سے تیری پناہ میں آتا ہوں جو میں نے کیے ہیں۔ میں اپنے اوپر تیرے احسانوں کا اعتراف کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں۔ پس مجھے بخش دے کہ کوئی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا سوائے تیرے۔

(1655)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِى الْمَجْلِسِ يَقُوْلُ رَبِّ اغْفِرْلِىْ وَتُبْ عَلَىَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ مِائَةَ مَرَّةٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمَذِىُّ وَابْنُ مَاجَةَ [ابوداؤد حديث رقم :١٥١٦، ترمذى حديث رقم :٣٤٣٤ ، ابن ماجة حديث رقم:٣٨١٤ ، مسند احمد حديث رقم:٤٧٢٥]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم محفل میں گنتے رہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے سو مرتبہ پڑھا۔ اے میرے رب مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما بے شک تو ہی توبہ قبول فرمانے والا بخشنے والا ہے۔

(1656)۔ وَعَنْ زَيْدٍ مَوْلَى النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ قَالَ ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ غُفِرَ لَهٗ وَاِنْ كَانَ قَدْ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ رَوَاهُ التِّرْمَذِىُّ [ترمذى حديث رقم:٣٥٧٧ ، ابوداؤد حديث رقم:١٥١٧]۔ قال الترمذى غريب لكن الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت زید جو نبی کریم ﷺ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے کہا کہ میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں جس کے سواہ کوئی معبود نہیں، وہ زندہ ہے اور قائم رکھتا ہے اور اس کی طرف توبہ کرتا ہوں۔ اس کی بخشش ہو گئی خواہ وہ میدان جنگ سے بھاگا ہو۔

بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَفَضَائِلِهَا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا [الاحزاب: ٥٦] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو تم بھی نبی پر درود بھیجو اور پورا پورا سلام بھیجو۔

(1657)۔عَنْ اَبِی الْعَالِيَةِ قَالَ صَلٰوةُ اللّٰهِ ثَنَاءُهٗ عَلَيْهِ عِنْدَ الْمَلَائِكَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری كتاب التفسير سورة احزاب باب ١٠/١٠ صفحة ٩٩٤]۔

ترجمہ: حضرت ابوالعالیہ تابعی فرماتے ہیں کہ اللہ کے درود بھیجنے سے مراد فرشتوں کے سامنے آپ ﷺ کی ثناخوانی ہے۔

(1658)۔وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰى عَلَیَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْراً رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم :٩١٢ ، ابوداؤد حديث رقم: ١٥٣٠، ترمذى حديث رقم: ٤٨٥ ، نسائى حديث رقم: ١٢٩٦، شعب الايمان للبيهقى حديث رقم: ١٥٥٣]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ اس پر دس مرتبہ درود پڑھے گا۔

(1659)۔وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰى عَلَیَّ صَلٰوةً وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيْئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ رَوَاهُ النَّسَائِی [نسائى حديث رقم :١٢٩٧، مسند احمد حديث رقم: ١٢٠٠٤، شعب الايمان للبيهقى حديث رقم: ١٥٥٤]۔ اسناده صحيح

ترجمہ: حضرت انس ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا، اللہ اس پر دس مرتبہ درود پڑھے گا۔ اسکی دس خطائیں معاف کر دی جائیں گی اور اسکے دس درجات بلند کر دیے جائیں گے۔

(1660)۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَوْلَى النَّاسِ بِی يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَیَّ صَلٰوةً رَوَاهُ التِّرْمِذِی [ترمذى حديث رقم :٤٨٤ ، شعب الايمان للبيهقى حديث رقم: ١٥٦٣]۔ الحديث حسن لكن صححه ابن حبان

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن میرے سب سے قریب وہ ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھتا ہوگا۔

(1661)۔وعن اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ اَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَیَّ رُوْحِی حَتّٰى اَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤد وَ اَحْمَد [ابوداؤد حديث رقم: ٢٠٤١، مسند احمد حديث رقم: ١٠٨٢٣، شعب الايمان للبيهقى حديث رقم: ١٥٨١]۔ اسناده حسن

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بھی کوئی شخص مجھ پر درود پڑھتا ہے تو اللہ میری روح کو اسکی طرف متوجہ کر دیتا ہے حتیٰ کہ میں اسے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

(1662)۔وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَیَّ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ اَنْ يُغْفَرَ لَهٗ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ اَدْرَكَ عِنْدَهٗ اَبَوَاهُ الْكِبَرَ اَوْ اَحَدُهُمَا فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِی [ترمذى حديث رقم: ٣٥٤٥ ، مسند احمد حديث رقم: ٧٤٦٩]۔ اخرج الحاكم الفقرة الاولىٰ واخرج مسلم الفقرة الاخيرة ، والحديث صحيح له شواهد كثيرة عن جماعة الصحابة خرجها الحافظ المنذرى فى الترغيب

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ناک رگڑ جائے اس شخص کی جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے اور ناک رگڑ جائے اس شخص کی جس پر رمضان داخل ہوا پھر اس کی مغفرت ہونے سے پہلے گزر گیا اور ناک رگڑ جائے اس شخص کی جس کے سامنے اس کے ماں باپ یا ان میں سے ایک بڑھاپے کو پہنچا اور انہوں نے اسے جنت میں داخل نہیں کیا۔

(1663)۔وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ ﷺ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّی اُكْثِرُ الصَّلٰوةَ عَلَيْكَ فَكَمْ اَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلٰوتِی ؟ فَقَالَ مَا شِئْتَ ، قُلْتُ الرُّبُعَ ، قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ النِّصْفَ ، قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ ، قُلْتُ فَالثُّلُثَيْنِ ، قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ ، قُلْتُ اَجْعَلُ لَكَ صَلٰوتِی كُلَّهَا ، قَالَ اِذاً تُكْفٰى هَمَّكَ وَ يُكَفَّرُ لَكَ ذَنْبُكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِی [ترمذى حديث رقم: ٢٤٥٧]۔ الحديث صحيح صححه الحاكم ووافقه الذهبى

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ پر کثرت سے درود پڑھوں گا۔ فرمایئے اپنی طرف سے کتنا درود پڑھوں؟ فرمایا: جتنا چاہو۔ میں نے عرض کیا چوتھا حصہ، فرمایا: جتنا چاہو اور اگر زیادہ کرو تو وہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا نصف، فرمایا: جتنا چاہو، اور اگر زیادہ کرو تو وہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا دو تہائی، فرمایا: جتنا چاہو اور اگر زیادہ کرو تو وہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا میں سارا وقت آپ پر درود پڑھنے میں ہی لگاؤں گا۔ فرمایا: پھر یہ تیرے تمام اہم کاموں کے لیے کافی ہے اور تیرے گناہوں کو معاف کرا دے گا۔

(1664) ـ وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ وَكَّلَ بِقَبْرِيْ مَلَكًا أَعْطَاهُ أَسْمَاعَ الْخَلَائِقِ فَلَا يُصَلِّيْ عَلَيَّ أَحَدٌ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ إِلَّا أَبْلَغَنِيْ بِاسْمِهٖ وَاسْمِ أَبِيْهِ هٰذَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَدْ صَلّٰى عَلَيْكَ رَوَاهُ الْبَزَّارُ [جلاء الافهام حديث رقم:٨٧، مجمع الزوائد حديث رقم:١٧٢٩١، ١٧٢٩٢، بزار حديث رقم:١٤٢٥، اللآلي المصنوعه ١/٢٥٩ وقال صحيح، قال الباني في سلسلة الاحاديث الصحيحة حسن حديث رقم:١٥٣٠]۔

ترجمہ: حضرت عمار بن یاسر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ نے میری قبر کے لیے ایک فرشتہ مقرر کر رکھا ہے جسے تمام مخلوق کو سن سکنے کی طاقت بخشی ہے۔ قیامت تک جب بھی کوئی شخص مجھ پر درود پڑھے گا وہ مجھ تک اسکے نام اور اسکے باپ کے نام سے پہنچا دے گا کہ فلاں بن فلاں نے آپ ﷺ پر درود پڑھا ہے۔

(1665) ـ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِيْ سَمِعْتُهٗ وَمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ نَائِيًا أُبْلِغْتُهٗ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ [شعب الايمان للبيهقي حديث رقم:١٥٨٣]۔ الحديث ضعيف و رواه ابو الشيخ بسند جيد كما في القول البديع و فتح الباري والمرقاة

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری قبر کے پاس مجھ پر درود پڑھا میں خود اسے سنوں گا اور جس نے دور سے مجھ پر درود پڑھا وہ مجھ تک پہنچا دیا جائے گا۔

(1666) ـ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قُبُوْرًا وَلَا تَجْعَلُوْا قَبْرِيْ عِيْدًا وَصَلُّوْا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلٰوتَكُمْ تَبْلُغُنِيْ حَيْثُ كُنْتُمْ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ [ابو داؤد حديث رقم:٢٠٤٢]۔ الحديث جيد۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اپنے گھروں کو قبریں مت بناؤ۔ اور میری قبر کو عید مت بناؤ۔ اور مجھ پر درود پڑھو۔ تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے تم جہاں بھی ہو۔

(1667) ـ وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلُّوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا، وَلَا تَتَّخِذُوْا بَيْتِيْ عِيْدًا، صَلُّوْا عَلَيَّ وَسَلِّمُوْا، فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ وَسَلَامَكُمْ يَبْلُغُنِيْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰى [مسند ابو يعلیٰ حديث رقم:٦٧٥٥، جلاء الافهام حديث رقم:٦٧، ٦٨، ٦٩، مجمع الزوائد حديث رقم:٣٤٩٧]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت حسن المجتبیٰ بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے گھروں میں بھی نماز پڑھا کرو اور انہیں قبرستان مت بناؤ، اور میرے گھر کو عید مت بناؤ، مجھ پر صلوٰۃ اور سلام بھیجو، بے شک تمہارا صلوٰۃ اور سلام مجھ تک پہنچتا ہے تم جہاں کہیں بھی ہو۔

(1668) ـ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهٗ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ مُسْلِمٍ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهٗ صَدَقَةٌ فَلْيَقُلْ فِيْ دُعَائِهٖ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ فَإِنَّهَا زَكٰوةٌ وَقَالَ لَا يَشْبَعُ الْمُؤْمِنُ خَيْرًا حَتّٰى يَكُوْنَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِهٖ [ابن حبان حديث رقم:٩٠٣]۔

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری ﷺ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس بھی مسلمان آدمی کے پاس صدقہ کرنے کے لیے کچھ نہ ہو وہ اپنی دعا میں یوں کہا کرے: اے اللہ محمد پر درود بھیج جو تیرے بندے اور رسول ہیں اور مومن مردوں اور عورتوں پر اور مسلمان مردوں اور عورتوں پر درود بھیج، یہ زکوٰۃ ہے۔ اور فرمایا کہ مومن نیکیاں کرتے کرتے سیر نہیں ہوتا حتیٰ کہ اس کی انتہا جنت پر ہوتی ہے۔

(1669) ـ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَكْثِرُوا الصَّلٰوةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَإِنَّهٗ مَشْهُوْدٌ يَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ، وَإِنَّ أَحَدًا لَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ إِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلٰوتُهٗ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا، قَالَ قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ؟ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ يُرْزَقُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوٰى مِثْلَهٗ عَنْ أَوْسٍ ﷺ وَمَرَّ الْحَدِيْثُ [ابن ماجة حديث رقم:١٦٣٧]۔

ترجمہ: حضرت ابو درداء ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو۔ اس پر حاضری ہوتی ہے، فرشتے اس پر حاضر ہوتے ہیں۔ جب بھی کوئی مجھ پر درود پڑھتا ہے تو اس کا درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ اس سے فارغ ہو جاتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا وفات کے بعد

بھی؟ فرمایا: بے شک اللہ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ نبیوں کے جسموں کو کھائے۔ پس اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے اسے رزق دیا جاتا ہے۔ اس طرح کی ایک حدیث اور بھی موجود ہے اور یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

(1670)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّي عَلَيَّ إِلَّا بَلَغَنِيْ صَوْتُهُ حَيْثُ كَانَ، قَالَ قُلْنَا وَ بَعْدَ وَفَاتِكَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيْ لَهُ طُرُقٌ كَثِيْرَةٌ بِأَلْفَاظٍ مُخْتَلِفَةٍ [جلاء الافهام حديث رقم: ۱۱۰، المعجم الاوسط للطبراني حديث رقم: ۱٦٤٢ بلفظ صلاته، اسناده حسن: قال الحافظ الهيثمي: فيه راوٍ لم اعرفه، وبقية رجاله ثقات، مجمع الزوائد حديث رقم: ۱۷۲۹۷]۔ وللحديث شواهد يتقوىٰ بها انظر القول البديع صفحة ۱٥۲، ۱٥۳۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بھی کوئی بندہ مجھ پر درود پڑھتا ہے تو اس کی آواز مجھ تک پہنچتی ہے وہ جہاں کہیں بھی ہو۔ ہم نے عرض کیا آپ ﷺ کی وفات کے بعد بھی؟ فرمایا: بے شک اللہ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ نبیوں کے جسم کو کھائے اس حدیث کی کئی سندیں ہیں اور الفاظ مختلف ہیں۔

(1671)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي، وَالنَّبِيُّ ﷺ وَأَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ مَعَهُ، فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى ثُمَّ الصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ سَلْ تُعْطَهْ سَلْ تُعْطَهْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيْ [ترمذی حديث رقم: ٥٩۳]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا اور نبی کریم ﷺ تھے اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما تھے۔ جب میں بیٹھ گیا تو اللہ تعالیٰ کی ثناء سے شروع کیا، پھر نبی کریم ﷺ پر درود پڑھا، پھر اپنے لیے دعا مانگی، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مانگ لے تجھے ملے گا، مانگ لے تجھے ملے گا۔

(1672)۔ وَعَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْبَخِيْلُ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيْ [ترمذی حديث رقم: ۳٥٤٦، مسند احمد حديث رقم: ۱۷٤۱، شعب الايمان للبيهقي حديث رقم: ۱٥٦٦]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بخیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا۔

(1673)۔ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ إِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهَا شَيْءٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيْ [ترمذی حديث رقم: ٤٨٦]۔ اسناده ضعيف

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب ﷺ فرماتے ہیں کہ دعا آسمان اور زمین کے درمیان لٹکی رہتی ہے اس میں سے کوئی چیز اوپر نہیں چڑھتی جب تک تم اپنے نبی پر درود نہ پڑھو۔

(1674)۔ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْأَوْفٰى إِذَا صَلّٰى عَلَيْنَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَأَزْوَاجِهِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ ذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ [ابوداؤد حديث رقم: ۹۸۲]۔ الحديث حسن

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو چاہتا ہو کہ اسے پیمانہ بھر بھر کر اجر ملے تو وہ جب ہم اہل بیت پر درود پڑھے تو یوں کہے: اے اللہ درود بھیج محمد نبی امی پر، ان کی ازواج، امہات المومنین پر، ان کی اولاد پر اور ان کے اہل بیت پر جیسا کہ تو نے ابراہیم پر درود بھیجا۔ بے شک تو حمد والا بزرگی والا ہے۔

(1675)۔ وَعَنْ رُوَيْفِعٍ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ قَالَ، اَللّٰهُمَّ أَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِيْ رَوَاهُ أَحْمَدُ [مسند احمد حديث رقم: ۱٦۹۹۳]۔ حسن

ترجمہ: حضرت رویفع ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے محمد پر درود پڑھا اور کہا اے اللہ! انہیں قیامت کے دن اپنے قریب ترین ٹھکانے پر مقام دے، میری شفاعت اس کے لیے واجب ہوگئی۔

(1676)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: لَا يَنْبَغِي الصَّلٰوةُ مِنْ أَحَدٍ عَلٰى أَحَدٍ إِلَّا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيْ [المعجم الكبير للطبراني حديث رقم: ۱۱٦٤٨، مجمع الزوائد حديث رقم: ۱۷۳۲۰ وقال رجاله رجال الصحيح]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ﷺ فرماتے ہیں کہ: کسی آدمی کی طرف سے کسی آدمی پر صلوٰۃ بھیجنا مناسب نہیں سوائے نبی پر۔

كِتَابُ الرِّقَاقِ
اللہ کے خوف کی کتاب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا [فاطر:۲۸] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ کے بندوں میں سے اس سے وہی ڈرتے ہیں جو علماء ہیں۔ وَ قَالَ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ [الرحمن:٤٦] اور فرمایا: جو اپنے رب کے سامنے جوابدہی سے ڈر گیا اس کے لیے دو جنتیں ہیں۔

(1677)۔عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٧٤١٧، ترمذى حديث رقم: ٢٣٢٤، ابن ماجة حديث رقم: ٤١١٣، مسند احمد حديث رقم: ٨٣٠٩]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا مومن کا پنجرا ہے اور کافر کی جنت ہے۔

(1678)۔وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي وَمَرَّ الْحَدِيْثُ [مسلم حديث رقم: ٧١٣٠، بخارى حديث رقم: ٦٤٨٧، ترمذى حديث رقم: ٢٥٥٩، سنن الدارمى حديث رقم: ٢٨٤٣، مسند احمد حديث رقم: ٨٩٦٦]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دوزخ کو شہوات کے پیچھے چھپا دیا گیا ہے اور جنت کو مشکلات کے پیچھے چھپا دیا گیا ہے۔

(1679)۔وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ كَفَافًا رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ٢٤٢٧، ٧٤٤١، ٧٤٤٢، بخارى حديث رقم: ٦٤٦٠، ترمذى حديث رقم: ٢٣٦١، ابن ماجة حديث رقم: ٤١٣٩، مسند احمد حديث رقم: ٩٧٦٧]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ محمد کی آل کو رزق گزارا عطا فرما۔

(1880)۔وَعَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ ؓ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ آلُ مُحَمَّدٍ ؟ فَقَالَ: كُلُّ تَقِيٍّ، وَ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ [الانفال:٣٤] رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ وَالصَّغِيْرِ [المعجم الصغير للطبرانى حديث رقم: ٣٣٣٢، المعجم الصغير للطبرانى ١/١١٥]۔ الحديث ضعيف،

و قال رسول الله ﷺ: حليفنا منا، و ابن اختنا منا، و مولانا منا، ان اوليائي منكم المتقون رواه الحاكم في المستدرك حديث رقم: ٣٣١٦ وقال صحيح الاسناد و وافقه الذهبي، وقال ﷺ: ان اولى الناس بي المتقون من كانوا وحيث كانوا انظر مسند احمد حديث رقم: ٢٢١١٣۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: آل محمد کون ہیں؟ تو فرمایا: ہر متقی، اور رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: اس کے ولی صرف متقی ہوتے ہیں۔

(1681)۔وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنِ الْاَوْدِيِّ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِرَجُلٍ وَهُوَ يَعِظُهٗ، اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ وَحَيٰوتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ رَوَاهُ الْبَغَوِيُّ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَالْحَاكِمُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ [شرح السنة حديث رقم: ٤٠٢٠، مستدرك حاكم حديث رقم: ٨٠١٠]۔ضَعِيْفٌ جِدًّا

ترجمہ: حضرت عمرو بن میمون اودی مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت سمجھو۔ اپنی جوانی کو بڑھاپے سے پہلے، اپنی صحت کو بیماری سے پہلے، اپنی مالداری کو غربت سے پہلے، اپنی فراغت کو مصروفیت سے پہلے اور اپنی زندگی کو موت سے پہلے۔

(1682)۔وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَا اِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ وَمَلْعُوْنٌ مَا فِيْهَا اِلَّا ذِكْرُ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ اَوْ مُتَعَلِّمٌ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذى حديث رقم: ٢٣٢٢، ابن ماجة حديث رقم: ٤١١٢]۔ قال الترمذى حسن

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار دنیا پر لعنت ہے اور اس میں جو کچھ ہے اس پر لعنت ہے، سوائے اللہ کے ذکر کے اور اس چیز کے جو اس سے تعلق رکھے اور عالم اور طالب علم کے۔

(1683)۔وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ مَا سَقٰى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةً رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذى حديث رقم: ٢٣٢٠، ابن ماجة حديث رقم: ٤١١٠]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر دنیا کی وقعت اللہ کے ہاں ایک مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو وہ اس میں سے کسی کافر کو پانی تک نہ پلاتا۔

(1684)۔وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ ﷺ وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِهٖ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَبَکَیْتُمْ کَثِیْراً وَلَضَحِکْتُمْ قَلِیْلاً رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم:٦٦٣٧]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابو القاسم ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تم جان لو تو کثرت سے روؤ اور کم ہنسو۔

(1685)۔عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اطَّلَعْتُ فِی الْجَنَّةِ فَرَاَیْتُ اَکْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِی النَّارِ فَرَاَیْتُ اَکْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ رواه البخاری [البخاری حدیث رقم: ٦٤٤٩، مسلم حدیث رقم: ٦٩٣٨، الترمذی حدیث رقم: ٢٦٠٢]۔

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے جنت میں جھانکا تو اس میں اکثریت فقراء کی دیکھی، اور میں جہنم پر مطلع ہوا تو اس میں اکثریت عورتوں کی دیکھی۔

(1686)۔عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا نَظَرَ اَحَدُکُمْ اِلٰی مَنْ فُضِّلَ عَلَیْهِ فِی الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْهُ رواه البخاری [البخاری حدیث رقم: ٦٤٩٠، مسلم حدیث رقم: ٧٤٢٨]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: تم میں سے کوئی شخص جب اس آدمی کو دیکھے جو مالی طور پر اور شکل وصورت میں اس پر فضیلت دیا گیا ہے، تو اسے چاہیے کہ اپنے سے نیچے والے کو دیکھے۔

(1687)۔عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِنَّ الْعَبْدَ لَیَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَیَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْمِ رواه البخاری [البخاری حدیث رقم: ٦٦٠٧، مسلم حدیث رقم: ٣٠٦]۔

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک بندہ جہنمیوں والے کام کرتا رہتا ہے مگر وہ جنتیوں میں سے ہوتا ہے، اور جنتیوں والے عمل کرتا رہتا ہے مگر وہ جہنمیوں میں سے ہوتا ہے، اور اعمال کا دارومدار خاتمے پر ہے۔

کِتَابُ الْاَخْلَاقِ وَالْآدَابِ

اخلاق اور آداب کی کتاب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ [القلم: ٤] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محبوب! تم عظیم اخلاق کے مالک ہو۔ وَقَالَ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ هَدَی اللّٰهُ فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ [الانعام: ٩٠] اَیْ بِاَخْلَاقِهِمْ وَاَوْصَافِهِمْ اور فرمایا: ان لوگوں کو اللہ نے ہدایت دی بس ان ہی کے اخلاق واوصاف کو اختیار کر۔

(1688)۔عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ الْحُسَیْنُ سَاَلْتُ اَبِی عَنْ سِیْرَةِ النَّبِیِّ ﷺ فِی جُلَسَائِهٖ، فَقَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دَائِمَ الْبِشْرِ، سَهْلَ الْخُلُقِ، لَیِّنَ الْجَانِبِ، لَیْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِیْظٍ وَلَا سَخَّابٍ وَلَا فَحَّاشٍ وَلَا عَیَّابٍ وَلَا مُشَاحٍ، یَتَغَافَلُ عَمَّا لَا یَشْتَهِی وَلَا یُؤْیِسُ مِنْهُ رَاجِیَهٗ، وَلَا یُجِیْبُ فِیْهِ قَدْ تَرَکَ نَفْسَهٗ مِنْ ثَلَاثٍ، اَلرِّیَاءِ وَالْاِکْثَارِ وَمَا لَا یَعْنِیْهِ، وَتَرَکَ النَّاسَ مِنْ ثَلَاثٍ، کَانَ لَا یَذُمُّ اَحَداً وَلَا یَعِیْبُهٗ وَلَا یَطْلُبُ عَوْرَتَهٗ وَلَا یَتَکَلَّمُ اِلَّا فِیْمَا رَجَا ثَوَابَهٗ، وَاِذَا تَکَلَّمَ اَطْرَقَ جُلَسَاؤُهٗ کَاَنَّمَا عَلٰی رُؤُوْسِهِمُ الطَّیْرُ، فَاِذَا سَکَتَ تَکَلَّمُوْا لَا یَتَنَازَعُوْنَ عِنْدَهُ الْحَدِیْثَ، وَمَنْ تَکَلَّمَ عِنْدَهٗ اَنْصَتُوْا لَهٗ حَتّٰی یَفْرُغَ حَدِیْثُهُمْ عِنْدَهٗ حَدِیْثُ اَوَّلِهِمْ، یَضْحَکُ مِمَّا یَضْحَکُوْنَ مِنْهُ، وَیَتَعَجَّبُ مِمَّا یَتَعَجَّبُوْنَ مِنْهُ، وَیَصْبِرُ لِلْغَرِیْبِ عَلَی الْجَفْوَةِ فِی مَنْطِقِهٖ وَمَسْئَلَتِهٖ حَتّٰی اِنْ کَانَ اَصْحَابُهٗ لَیَسْتَجْلِبُوْنَهُمْ وَیَقُوْلُ اِذَا رَاَیْتُمْ طَالِبَ حَاجَةٍ یَطْلُبُهَا فَاَرْفِدُوْهُ، وَلَا یَقْبَلُ الثَّنَاءَ اِلَّا مِنْ مُکَافِیٍٔ، وَلَا یَقْطَعُ عَلٰی اَحَدٍ حَدِیْثَهٗ حَتّٰی یَتَجَوَّزَهٗ فَیَقْطَعُهٗ بِانْتِهَاءٍ اَوْ قِیَامٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ فِی الشَّمَائِلِ وَکَذَا فِی الشِّفَاءِ [شمائل الترمذی مع المواهب اللدنیه علی الشمائل المحمدیه صفحه ٢٥٧، الشفاء ١/ ٩٤، ٩٥]۔ رواته ثقات

ترجمہ: حضرت سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حسین نے کہا کہ میں نے اپنے والد ماجد سے نبی کریم ﷺ کے اپنے ہم مجلس لوگوں میں اخلاق واطوار کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمیشہ خوش رو، نرم خو اور نرم مزاج رہتے تھے۔ آپ نہ ہی بد خلق تھے نہ درشت مزاج، نہ ہی شور مچانے والے تھے نہ بدگو، نہ ہی عیب جو تھے نہ بخیل۔ جس چیز سے آپ کو خواہش نہ ہوتی اس سے اعراض فرماتے اور دوسروں کو اس سے مایوس نہ کرتے۔ تین

چیزوں کو آپ نے ترک کر دیا تھا، جھگڑا، تکبر اور بے مقصد کام، لوگوں کے معاملات میں بھی تین چیزوں کو ترک کر دیا تھا، نہ ہی کسی کی مذمت کرتے تھے نہ اس کو عیب لگاتے تھے، کسی کا عیب تلاش نہیں کرتے تھے، جس چیز میں ثواب کی امید ہو اس کے ماسواء میں بات نہیں کرتے تھے، جب آپ ﷺ گفتگو فرماتے تو آپ ﷺ کے اصحاب اس طرح سر جھکا کر بیٹھ جاتے جیسے ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں، جب آپ ﷺ خاموش ہو جاتے تو پھر وہ بات شروع کرتے تھے، آپ ﷺ کے سامنے وہ کسی بات پر بحث نہیں کرتے تھے، جو شخص آپ ﷺ سے بات کرتا تو سب خاموش ہو جاتے، حتیٰ کہ وہ شخص اپنی بات سے فارغ ہو جاتا، جس بات پر لوگ ہنستے آپ ﷺ بھی ہنستے تھے اور جس پر لوگ تعجب کرتے آپ ﷺ بھی تعجب کرتے تھے، کسی اجنبی شخص کی بات اور سوال میں سختی ہوتی تو اس پر صبر فرماتے، حتیٰ کہ آپ ﷺ کے اصحاب (سوال کے لیے) اجنبیوں کو لے آتے، آپ ﷺ فرماتے جب تم کسی ضرورت مند کو سوال کرتے دیکھو تو اس کی حاجت پوری کرو، آپ ﷺ صرف اسی شخص کی تعریف قبول کرتے جو کسی احسان کے بعد تعریف کرتا، کسی شخص کی بات نہیں کاٹتے تھے۔ سوائے اس کے کہ وہ حد سے بڑھ جائے پھر اس کو منع فرماتے یا اٹھ کر چلے جاتے۔

(1689)۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ، وَمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا، وَمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم:٦٥٩٢]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: صدقہ مال میں سے نقصان نہیں کرتا، اور معاف کرنے سے اللہ کسی بندے کی عزت میں اضافہ ہی کرتا ہے، اور جو کوئی اللہ کی خاطر عاجزی کرتا ہے اللہ اسے بلندی ہی کرتا ہے۔

(1690)۔ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِیْبَةُ؟ قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، قَالَ: ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا یَكْرَهُ، قِیْلَ: اَفَرَاَیْتَ اِنْ كَانَ فِیْ اَخِیْ مَا اَقُوْلُ؟ قَالَ: اِنْ كَانَ فِیْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ، وَاِنْ لَّمْ یَكُنْ فِیْهِ، فَقَدْ بَهَتَّهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم:٦٥٩٣]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو غیبت کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، فرمایا: تیرے بھائی کا ایسا ذکر جسے وہ ناپسند کرے۔ عرض کیا گیا حضور کیا فرماتے ہیں کہ جو کچھ میں کہوں وہ میرے بھائی میں موجود ہو تو پھر؟ فرمایا: تم نے جو کہا اگر وہ اس میں موجود ہے تو تم نے اس کی غیبت کی، اور اگر وہ اس میں نہیں ہے تو تم نے اس پر بہتان لگایا۔

(1691)۔ وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: قَالَ مُوْسَى بْنُ عِمْرَانَ عَلَیْهِ السَّلَامُ یَا رَبِّ

مَنْ اَعَزُّ عِبَادِكَ عِنْدَكَ؟ قَالَ: مَنْ اِذَا قَدَرَ غَفَرَ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ [شعب الایمان للبیهقی حدیث رقم:٨٣٢٧]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے رب، تیرے ہاں تیرے بندوں میں سب سے زیادہ عزت والا کون ہے؟ فرمایا: جو قدرت کے باوجود معاف کر دے۔

(1692)۔ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَبَسُّمُكَ فِیْ وَجْهِ اَخِیْكَ لَكَ صَدَقَةٌ، وَاَمْرُكَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْیُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَاِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِیْ اَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَبَصَرُكَ لِلرَّجُلِ الرَّدِیْءِ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَاِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشَّوْكَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِیْقِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَاِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِیْ دَلْوِ اَخِیْكَ لَكَ صَدَقَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [ترمذی حدیث رقم:١٩٥٦]۔ وقال حسن

ترجمہ: حضرت ابو ذر غفاری ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیرا تیرے بھائی کے سامنے مسکرانا تیرے لیے صدقہ ہے، تیرا نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا صدقہ ہے، اجنبی علاقے میں تیرا کسی بھائی کو راستہ دکھانا تیرے لیے صدقہ ہے، کمزور نظر والے آدمی کی خاطر دیکھنا تیرے لیے صدقہ ہے، راستے سے تیرا پتھر، کانٹا، اور ہڈی ہٹا دینا تیرے لیے صدقہ ہے، اپنے ڈول میں سے اپنے بھائی کے ڈول میں انڈیل دینا تیرے لیے صدقہ ہے۔

(1693)۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ اَنَا بَشَرٌ فَاَیُّ الْمُسْلِمِیْنَ لَعَنْتُهٗ اَوْ شَتَمْتُهٗ اَوْ جَلَدْتُهٗ فَاجْعَلْهَا لَهٗ صَلَاةً وَّرَحْمَةً وَّقُرْبَةً تُقَرِّبُهٗ بِهَا اِلَیْكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَّ الدَّارِمِیُّ [مسلم حدیث رقم:٦٦١٩، سنن الدارمی حدیث رقم:٢٧٦٧]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ میں بشر ہوں۔ میں جس مسلمان پر بھی لعنت بھیجوں یا سخت سست کہوں یا مار پٹائی کروں تو اسے اس کے لیے کرم، رحمت اور قربت بنا دے جس کے ذریعے تو اسے قیامت کے دن اپنے قریب کرے۔

(1694)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ مِنْ خِیَارِكُمْ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَّالْبُخَارِیُّ [مسلم حدیث رقم:٦٠٣٣، بخاری حدیث رقم:٣٥٥٩، ترمذی حدیث رقم:١٩٧٥، مسند احمد حدیث حدیث رقم:٦٨٢٩]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سب سے بہتر وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں۔

(1695)۔ وَعَنْ مَالِكٍ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ بَلَغَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ حُسْنَ الْاَخْلَاقِ رَوَاهُ مَالِكٌ [موطا امام مالك حديث رقم:٨ من كتاب حسن الخلق]۔ صحيح

ترجمہ: امام مالک علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ان تک حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں حسین اخلاق کو مکمل کرنے کے لیے بھیجا گیا ہوں۔

(1696)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ مِنْ اَكْمَلِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنَهُمْ خُلُقًا وَاَلْطَفَهُمْ بِاَهْلِهٖ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ [ترمذی حديث رقم:٢٦١٢، مسند احمد حديث رقم:٢٤٢٥٩]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومنوں میں سب سے زیادہ کامل ایمان والا وہ ہے جو ان میں سب سے اچھے اخلاق والا ہے اور اپنے گھر والوں کے لیے سب سے زیادہ نرم دل ہے۔

(1697)۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ اَوْصِنِيْ، قَالَ لَا تَغْضَبْ، فَرَدَّدَ ذٰلِكَ مِرَارًا، قَالَ لَا تَغْضَبْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ رَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو [بخاری حديث رقم:٦١١٦، ترمذی حديث رقم:٢٠٢٠، موطا امام مالك، باب ما جاء في الغضب حديث رقم:١١، مسند احمد حديث رقم:٦٦٤٣]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا مجھے نصیحت فرمائیں۔ فرمایا: غصہ نہ کر۔ اس نے کئی بار یہی سوال کیا آپ نے فرمایا غصہ نہ کر۔

(1698)۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَحَدٌ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم:٢٦٦، ٢٦٧، ابوداؤد حديث رقم:٤٠٩١، ترمذی حديث رقم:١٩٩٨، مسند احمد حديث رقم:٣٧٨٨، ابن ماجة حديث رقم:٥٩]۔

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی ایسا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں ایک رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوگا۔

(1699)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ، اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ

الْقِيَامَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم:٦٥٧٧، بخاری حديث رقم:٢٤٤٧، سنن الدارمی حديث رقم:٢٥١٩، ترمذی حديث رقم:٢٠٣٠، مسند احمد حديث رقم:٦٢١٥]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ظلم قیامت کے دن ظلمات ہوگا۔

(1700)۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ، فَاِنَّ الْحَسَدَ يَاْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَاْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ [ابوداؤد حديث رقم:٤٩٠٣]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: حسد سے بچو، حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ ایندھن کو کھا جاتی ہے۔

(1701)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم:٦٥٣٦، بخاری حديث رقم:٦٠٦٦، ابوداؤد حديث رقم:٤٩١٧، موطا امام مالك كتاب حسن الخلق باب ما جاء في المهاجرة حديث رقم:١٥]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بدگمانی سے بچو، بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے۔ ایک دوسرے پر کان نہ دھرو، ایک دوسرے پر تجسس نہ کرو، ایک دوسرے سے بڑھ کر بولی نہ دو، ایک دوسرے پر حسد نہ کرو، ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو اور ایک دوسرے سے بے وفائی نہ کرو اور اے اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی ہو جاؤ۔

(1702)۔ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ ﷺ قَالَ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَرَاَيْتَ الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ، قَالَ تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم:٦٧٢١، ابن ماجة حديث رقم:٤٢٢٥، مسند احمد حديث رقم:٢١٤٣٨]۔

ترجمہ: حضرت ابوذر ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ آپ ﷺ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ جو اچھائی میں سے کوئی عمل کرتا ہے اور لوگ اس پر اس کی تعریف کرتے ہیں۔ فرمایا: یہ مومن کے لیے پہلی خوشخبری ہے۔

(1703)۔ عَنْ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ﷺ يَقُوْلُ اشْتَكَى ابْنٌ لِاَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ فَمَاتَ وَاَبُوْ طَلْحَةَ خَارِجٌ فَلَمَّا رَاَتْ امْرَاَتُهٗ اَنَّهٗ قَدْ مَاتَ هَيَّاَتْ شَيْئًا وَنَحَّتْهُ فِيْ جَانِبِ الْبَيْتِ فَلَمَّا جَاءَ اَبُوْ طَلْحَةَ قَالَ كَيْفَ الْغُلَامُ قَالَتْ قَدْ هَدَاَتْ نَفْسُهٗ وَاَرْجُوْ اَنْ يَكُوْنَ قَدِ اسْتَرَاحَ وَظَنَّ اَبُوْ طَلْحَةَ اَنَّهَا

صَادِقَةٌ قَالَ فَبَاتَ فَلَمَّا أَصْبَحَ اغْتَسَلَ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَعْلَمَتْهُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ فَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ أَخْبَرَ النَّبِيَّ ﷺ بِمَا كَانَ مِنْهُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُبَارِكَ لَكُمَا فِي لَيْلَتِكُمَا قَالَ سُفْيَانُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَرَأَيْتُ لَهُمَا تِسْعَةَ أَوْلَادٍ كُلُّهُمْ قَدْ قَرَأَ الْقُرْآنَ رواه البخاری [البخاری حدیث رقم: ۱۳۰۱]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ؓ نے فرمایا: حضرت ابوطلحہ ؓ کا بیٹا بیمار ہوگیا، پس وہ فوت ہوگیا اور حضرت ابوطلحہ گھر سے نکلے ہوئے تھے، جب ان کی بیوی نے یہ دیکھا کہ بچہ فوت ہوگیا ہے تو انہوں نے اس کو غسل دیا اور کفن پہنایا اور اس کو گھر کے ایک کونے میں رکھ دیا، جب حضرت ابوطلحہ آئے اور پوچھا: بچہ کیسا ہے؟ تو انہوں نے کہا: وہ پرسکون ہے اور مجھے امید ہے وہ راحت پاچکا ہے، اور حضرت ابوطلحہ نے گمان کیا کہ وہ سچی ہیں، حضرت انس نے کہا: انہوں نے رات گزاری، جب صبح ہوئی تو غسل کیا، جب وہ گھر سے باہر نکلنے لگے تو ان کی بیوی نے انہیں بتایا کہ بچہ فوت ہو چکا ہے، پس انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی پھر انہوں نے نبی ﷺ کو بتایا کہ ان دونوں کے ساتھ رات کو کیا ہوا ہے، تب نبی کریم ﷺ نے فرمایا: امید ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے رات کے معاملے میں برکت دے گا، سفیان نے کہا: پس انصار کے ایک شخص نے کہا: میں نے دیکھا کہ ان کے نو بیٹے ہوئے اور وہ سب قرآن مجید کے قاری تھے۔

كِتَابُ الْمُعَاشَرَةِ

معاشرت کی کتاب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ الْآيَة [النساء: ۳] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: عورتوں میں سے جو تمہیں اچھی لگیں ان سے نکاح کرو۔ وَ قَالَ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ الْآيَة [النساء: ۳۴] اور فرمایا: مرد عورتوں پر سردار ہیں۔ وَ قَالَ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا [البقرة: ۸۳] اور فرمایا: ماں باپ کے ساتھ احسان کرو۔ وَ قَالَ وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا [الحجرات: ۱۳] اور فرمایا: ہم نے تمہیں قومیں اور قبیلے بنایا تاکہ تم پہچانے جاؤ۔ وَ قَالَ لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ [الحجرات: ۱۱] اور فرمایا: کوئی قوم کسی قوم کا مذاق نہ اڑائے۔ وَ قَالَ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ [بنی اسرائیل: ۷۰] اور فرمایا: ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی۔

(1704)۔عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَعْلِنُوْا هٰذَا النِّكَاحَ وَاجْعَلُوْهُ فِي الْمَسَاجِدِ وَاضْرِبُوْا عَلَيْهِ بِالدُّفُوْفِ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ [ترمذی حدیث رقم: ۱۰۸۹]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس نکاح کا اعلان کیا کرو اور اسے مسجدوں میں منعقد کیا کرو اور اس پر اعلان کے لیے دف بجایا کرو۔

(1705)۔وَعَنْ مُعَاوِيَةَ الْقُشَيْرِيِّ ؓ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا حَقُّ زَوْجَةِ أَحَدِنَا عَلَيْهِ، قَالَ أَنْ تُطْعِمَهَا إِذَا طَعِمْتَ وَتَكْسُوْهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ وَلَا تُقَبِّحْ وَلَا تَهْجُرْ إِلَّا فِي الْبَيْتِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [ابوداؤد حدیث رقم: ۲۱۴۲، ابن ماجة حدیث رقم: ۱۸۵۰، مسند احمد حدیث رقم: ۲۰۰۲۵]۔

ترجمہ: حضرت معاویہ قشیری ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم میں سے کسی کی زوجہ کا اس پر کیا حق ہے؟ فرمایا: یہ کہ تو جب خود کھائے تو اسے بھی کھلائے، جب خود پہنے تو اسے بھی پہنائے، اس کے منہ پر نہ مارے، گالی نہ دے اور اس سے علیحدہ نہ ہو سوائے گھر کے اندر کے۔

(1706)۔وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً، إِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا آخَرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم: ۳۶۴۸، مسند احمد حدیث رقم: ۸۳۸۴]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن مرد مومن عورت سے علیحدہ نہیں ہوتا۔ اگر اس کی کوئی بات اسے ناپسند ہو تو دوسری پسند بھی ہوگی۔

(1707)۔وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ كُنْتُ آمِرَ أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ [ترمذی حدیث رقم: ۱۱۵۹]۔ وقال حسن

ترجمہ: انہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ کسی کو سجدہ کرو تو عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔

(1708)۔وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ [ترمذی حدیث رقم: ۱۱۶۱، ابن ماجة حدیث

رقم:١٨٥٤]۔ قال الترمذی حسن

ترجمہ: حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو عورت مرگئی اور اس کا شوہر اس سے راضی تھا وہ جنت میں گئی۔

(1709)۔وَعَنْ اَبِی سَعِیْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ وُلِدَ لَہٗ وَلَدٌ فَلْیُحْسِنِ اسْمَہٗ وَاَدَبَہٗ فَاِذَا بَلَغَ فَلْیُزَوِّجْہُ ، فَاِنْ بَلَغَ وَلَمْ یُزَوِّجْہُ فَاَصَابَ اِثْمًا فَاِنَّمَا اِثْمُہٗ عَلٰی اَبِیْہِ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیْ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ [شعب الایمان للبیھقی حدیث رقم:٨٦٦٦]۔ اسنادہ ضعیف

ترجمہ: حضرت ابوسعید اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے ہاں بچہ پیدا ہو تو وہ اس کا اچھا نام رکھے اور اچھا ادب سکھائے اور جب بالغ ہو جائے تو اس کی شادی کرے۔ اگر وہ بالغ ہو گیا اور اس نے اس کی شادی نہ کی پھر اس نے گناہ کر لیا تو اس کا گناہ اس کے باپ کے سر ہوگا۔

(1710)۔ وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یُغَیِّرُ الْاِسْمَ الْقَبِیْحَ رَوَاہُ التِّرْمَذِیْ [ترمذی حدیث رقم:٢٨٣٩]۔ صحیح ولہ شواھد

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ برے ناموں کو بدل دیتے تھے۔

(1711)۔وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مُرُوْا اَوْلَادَکُمْ بِالصَّلٰوۃِ وَھُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِیْنَ وَاضْرِبُوْھُمْ عَلَیْھَا وَھُمْ اَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِیْنَ وَفَرِّقُوْا بَیْنَھُمْ فِی الْمَضَاجِعِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ [ابو داؤد حدیث رقم:٤٩٥ ، ترمذی حدیث رقم:٤٠٧]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے بچوں کو نماز کا حکم دو جب کہ وہ سات سال کے ہو جائیں اور جب دس سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز نہ پڑھنے پر سزا دو اور انہیں الگ الگ بستروں پر سلاؤ۔

(1712)۔ وَعَنْ اَیُّوْبَ بْنِ مُوْسٰی عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدَہٗ مِنْ نُحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ رَوَاہُ التِّرْمَذِیْ [ترمذی حدیث رقم:١٩٥٢ ، مسند احمد حدیث رقم:١٦٧١٥]۔ قال الترمذی غریب

ترجمہ: حضرت ایوب بن موسیٰ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: باپ کا اپنے بیٹے کے لیے بہترین تحفہ حسن ادب ہے۔

(1713)۔وَعَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ ﷺ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِیْ؟ قَالَ اُمُّکَ ، قَالَ ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ اُمُّکَ ، قَالَ ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ اُمُّکَ ، قَالَ ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ اَبُوْکَ ، ثُمَّ اَدْنَاکَ اَدْنَاکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیْ [مسلم حدیث رقم:٦٥٠٠ ، بخاری حدیث رقم:٥٩٧١ ، ابن ماجۃ حدیث رقم:٢٧٠٦]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے اچھے سلوک کا حقدار کون ہے؟ فرمایا: تیری ماں۔ اس کے بعد عرض کیا پھر کون؟ فرمایا: تیری ماں۔ اس نے عرض کیا پھر کون؟ فرمایا: تیری ماں۔ اس نے عرض کیا پھر کون؟ فرمایا: تیرا باپ، پھر تیرا اس سے اگلا قریبی پھر اگلا قریبی۔

(1714)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ رِضَی الرَّبِّ فِیْ رِضَی الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِیْ سَخَطِ الْوَالِدِ رَوَاہُ التِّرْمَذِیْ [ترمذی حدیث رقم:١٨٩٩]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رب کی رضا والد کی رضا میں ہے اور رب کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے۔

(1715)۔وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِیِّ ﷺ اُجَاھِدُ ، قَالَ لَکَ اَبَوَانِ ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِیْھِمَا فَجَاھِدْ رَوَاہُ الْبُخَارِیْ [بخاری حدیث رقم:٥٩٧٢]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا میں جہاد کرنا چاہتا ہوں۔ فرمایا تیرے والدین موجود ہیں؟ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا: بس ان میں جہاد کر۔

(1716)۔وَعَنْہُ قَالَ اَتٰی رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ جِئْتُ اُرِیْدُ الْجِھَادَ مَعَکَ اَبْتَغِیْ وَجْہَ اللّٰہِ وَالدَّارَ الْاٰخِرَۃَ وَلَقَدْ اَتَیْتُ وَاِنَّ وَالِدَیَّ یَبْکِیَانِ قَالَ فَارْجِعْ اِلَیْھِمَا فَاَضْحِکْھُمَا کَمَا اَبْکَیْتَھُمَا رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ [ابن ماجۃ حدیث رقم:٢٧٨٢]۔

ترجمہ: انہی سے مروی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں اللہ کی رضا کے لیے اور آخرت سنوارنے کے لیے آپ کے ہمراہ جہاد کا ارادہ لے کر آیا ہوں۔ میں آ تو گیا ہوں مگر میں نے والدین کو روتا ہوا چھوڑا ہے۔ فرمایا: واپس چلا جا، انہیں جا کر ہنسا جس طرح انہیں رلایا ہے۔

(1717)۔وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ ﷺ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا حَقُّ الْوَالِدَیْنِ عَلٰی وَلَدِھِمَا؟ قَالَ ھُمَا جَنَّتُکَ وَنَارُکَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ [ابن ماجۃ حدیث رقم:٣٦٦٢]۔ اسنادہ ضعیف

ترجمہ: حضرت ابوامامہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا ماں باپ کا حق اپنے بیٹے پر کیا ہے؟

فرمایا: وہی تیری جنت ہیں اور وہی تیری دوزخ ہیں۔

(1718)۔وَعَنْ رَبِيعَةَ السَّاعِدِيِّ ﷺ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ بَقِيَ مِنْ بِرِّ أَبَوَيَّ شَيْءٌ أَبَرُّهُمَا بِهِ بَعْدَ مَوْتِهِمَا ، قَالَ نَعَمْ ، اَلصَّلٰوةُ عَلَيْهِمَا وَالْإِسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَإِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِي لَا تُوصَلُ إِلَّا بِهِمَا وَإِكْرَامُ صَدِيقِهِمَا رَوَاهُ أَبُودَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ[ابوداؤد حدیث رقم:٥١٤٢ ، ابن ماجۃ حدیث رقم:٣٦٦٤]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ربیعہ ساعدی ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھا کہ آپ ﷺ کے پاس بنی سلمہ کا ایک آدمی آیا۔ عرض کرنے لگا یارسول اللہ میرے ماں باپ کی موت کے بعد نیکی کا کوئی طریقہ رہ گیا ہے جو میں ان کے ساتھ کرسکوں؟ فرمایا: ہاں۔ ان پر نماز جنازہ، ان کے لیے استغفار، ان کے بعد ان کے کیے ہوئے وعدوں کی وفا، رشتہ داروں کے وہ تعلقات جو ان کی وجہ سے قائم تھے اور ان کے دوست کا احترام۔

(1719)۔وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَقُّ كَبِيرِ الْإِخْوَةِ عَلٰى صَغِيرِهِمْ حَقُّ الْوَالِدِ عَلٰى وَلَدِهٖ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ[شعب الایمان للبیهقی حدیث رقم:٧٩٢٩]۔ اسنادہ ضعیف

ترجمہ: حضرت سعد بن عاص ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بھائیوں میں سے بڑوں کا حق ان کے چھوٹوں پر ایسے ہے جیسے باپ کا حق اپنے بیٹے پر۔

(1720)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ لَيُوَرِّثُنَّهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم:٦٦٨٥ ، ابوداؤد حدیث رقم:٥١٥١ ، ترمذی حدیث رقم:١٩٤٢ ، ابن ماجۃ حدیث رقم:٣٦٧٣]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جبریل مجھے پڑوس کے بارے میں وصیت سناتے ہی رہے حتیٰ کہ مجھے شک ہونے لگا کہ یہ اسے وارث بنا دیں گے۔

(1721)۔وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا طَبَخْتَ مَرَقًا فَأَكْثِرْ مَاءَهُ وَتَعَاهَدْ جِيرَانَكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ[مسلم حدیث رقم:٦٦٨٨ ، سنن الدارمی حدیث رقم:٢٠٨٣ ، ترمذی حدیث رقم:١٨٣٣ ، ابن ماجۃ حدیث رقم:٣٣٦٢]۔

ترجمہ: حضرت ابوذر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! جب تم ہانڈی پکاؤ تو اس میں پانی زیادہ ڈالو اور اپنے پڑوس کے ہاں بھی بھیجو۔

(1722)۔وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حدیث رقم:١٧٣ ، بخاری حدیث رقم:٦٠١٨ ، ترمذی حدیث رقم:٢٥٠٠ ، ابن ماجۃ حدیث رقم:٣٩٧١ ، مسند احمد حدیث رقم:٧٦٤٤]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بھی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کا احترام کرے اور جو بھی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو اذیت نہ دے اور جو بھی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اچھی بات کہے یا پھر چپ رہے۔

(1723)۔وَعَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَجَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ ، وَلَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ مُسْلِمٍ أَنْ يُقِيمَ عِنْدَ أَخِيهِ حَتّٰى يُؤْثِمَهُ ، قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ يُؤْثِمُهُ ؟ قَالَ يُقِيمُ عِنْدَهُ وَلَا شَيْءَ لَهُ يَقْرِيهِ بِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ[مسلم حدیث رقم:٤٥١٤]۔

ترجمہ: حضرت ابوشریح خزاعی ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہمان نوازی تین دن ہوتی ہے اور تکلف ایک دن اور ایک رات ہوتا ہے۔ اور کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں ہے کہ اپنے بھائی کے ہاں اتنا ٹھہرے کہ اسے گناہگار کرے۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ وہ اسے گناہگار کیسے کرے گا؟ فرمایا وہ اس کے پاس ٹھہرا رہے اور اس کے پاس کوئی چیز نہ ہو جس سے وہ اس کی تواضع کرے۔

(1724)۔وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[مسلم حدیث رقم:٢٢١ ، بخاری حدیث رقم:٤٨ ، نسائی حدیث رقم:٤١٠٥ ، ترمذی حدیث رقم:١٩٨٣ ، ابن ماجۃ حدیث رقم:٣٩٣٩ ، مسند احمد حدیث رقم:٣٦٤٦]۔

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے جنگ کرنا کفر ہے۔

(1725)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ وَيَقُولُ مَا أَطْيَبَكِ وَأَطْيَبَ رِيحَكِ ، مَا أَعْظَمَكِ وَأَعْظَمَ حُرْمَتَكِ ، وَالَّذِي

نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَحُرْمَةُ الْمُؤْمِنِ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ حُرْمَةً مِنْكَ مَالُهٗ وَدَمُهٗ وَاَنْ نَظُنَّ بِهٖ اِلَّا خَيْراً رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم:۳۹۳۲]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ کعبہ کا طواف کر رہے تھے اور فرما رہے تھے، تو کتنا ہی پاکیزہ ہے اور تیری ہوا کیسی پاکیزہ ہے، تو کتنا ہی عظمت والا ہے اور تیری کتنی ہی عظیم شان ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، اللہ کے ہاں ایک مومن کی شان تیری شان سے بڑھ کر ہے، اس کا مال بھی اور اس کا خون بھی۔ اور یہ کہ ہم اس کے بارے میں حسن ظن سے کام لیں۔

(1726)۔عَنْ هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كَانَ تَاجِرٌ يُدَايِنُ النَّاسَ فَاِذَا رَاٰى مُعْسِرًا قَالَ لِفِتْيَانِهٖ تَجَاوَزُوْا عَنْهُ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَتَجَاوَزَ عَنَّا، فَتَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهُ رواه البخاري [البخاري حديث رقم: ۲۰۷۸، مسلم حديث رقم: ۳۹۹۸]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: ایک تاجر تھا جو لوگوں کو قرض دیتا تھا، جب وہ کسی تنگ دست کو دیکھتا تو اپنے نوکروں سے کہتا تھا کہ اس سے درگزر کرو، شاید اللہ ہم سے درگزر فرمائے، اللہ نے اس شخص سے درگزر فرمایا۔

(1727)۔عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا سَمْحًا اِذَا بَاعَ وَاِذَا اشْتَرٰى وَاِذَا اقْتَضٰى رواه البخاري [البخاري حديث رقم: ۲۰۷۶، ابن ماجة حديث رقم: ۲۲۰۳]۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ رحم کرے آسانیاں دینے والے آدمی پر، جب وہ بیچے اور جب وہ خریدے اور جب وہ قرض کا تقاضا کرے۔

(1728)۔عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا ابْنَ آدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِيْ، قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اَعُوْدُكَ ؟ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِيْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ عُدْتَهٗ لَوَجَدْتَنِيْ عِنْدَهٗ ؟ يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِيْ، قَالَ يَا رَبِّ وَكَيْفَ اُطْعِمُكَ ؟ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ، قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ ؟ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ اَطْعَمْتَهٗ لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِيْ ؟ يَا ابْنَ آدَمَ

اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِيْ ، قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اَسْقِيْكَ ؟ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ ، قَالَ اسْتَسْقَاكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهٖ ، اَمَا اِنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهٗ وَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِيْ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ۶۵۵۶]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: اے آدم کے بیٹے میں بیمار تھا، تم نے میری عیادت نہیں کی، وہ کہے گا: اے میرے رب! میں تیری عیادت کیسے کرتا جبکہ تو رب العالمین ہے۔ اللہ فرمائے گا: کیا تجھے یاد نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا، تم نے اسکی عیادت نہیں کی، کیا تجھے معلوم نہیں کہ اگر تم اسکی عیادت کرتے تو مجھے اسکے پاس پاتے۔ اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے کھانا مانگا تھا اور تم نے مجھے کھانا نہیں کھلایا۔ وہ کہے گا: اے میرے رب! میں تجھے کھانا کیسے کھلاتا جبکہ تو رب العالمین ہے۔ اللہ فرمائے گا: کیا تجھے یاد نہیں میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا اور تم نے اسے کھانا نہیں کھلایا تھا۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ اگر تم اسے کھانا کھلاتے تو اسکا اجر میرے ہاں پاتے۔ اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے پانی مانگا تھا اور تم نے مجھے پانی نہیں پلایا تھا۔ وہ کہے گا: اے میرے رب! میں تجھے کیسے پلاتا جبکہ تو رب العالمین ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا اور تم نے اسے پانی نہیں پلایا تھا۔ اگر تم نے اسے پانی پلایا ہوتا تو آج اس کا اجر میرے ہاں پاتے۔

(1729)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمِثْلُهٗ فِيْ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:۱۶۲، بخاری حديث رقم:۱۱، ترمذی حديث رقم:۲۵۰۴]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان وہ ہے جس نے مسلمانوں کو اپنی زبان اور ہاتھ سے محفوظ رکھا۔

(1730)۔وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تُدَاعِبُنَا ، قَالَ اِنِّيْ لَا اَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [ترمذی حديث رقم: ۱۹۹۰]۔ وقال حسن صحيح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہم سے مذاق فرما لیتے ہیں۔ فرمایا: میں حق کے سوا کچھ نہیں کہتا۔

(1731)۔وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم: ۱۷۰، بخاری حديث رقم:۱۳، نسائی حديث رقم: ۵۰۳۹، ترمذی حديث رقم: ۲۵۱۵، ابن ماجة حديث رقم: ۶۶، سنن الدارمی

حديث رقم:٢٧٤٢ ،مسند احمد حديث رقم:١٣٦٣٦]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک اپنے بھائی کے لیے بھی وہی پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

(1732)۔عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ ﷺ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ آخىٰ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنِى وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ إِنِّى أَكْثَرُ الْأَنْصَارِ مَالًا فَأَقْسِمُ لَكَ نِصْفَ مَالِى وَانْظُرْ أَىَّ زَوْجَتَىَّ هَوِيْتَ نَزَلْتُ لَكَ عَنْهَا فَإِذَا حَلَّتْ تَزَوَّجْتَهَا قَالَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لَا حَاجَةَ لِى فِى ذٰلِكَ ، هَلْ مِنْ سُوْقٍ فِيْهِ تِجَارَةٌ ، قَالَ سُوْقُ قَيْنُقَاعٍ قَالَ فَغَدَا إِلَيْهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَأَتَى بِأَقِطٍ وَسَمْنٍ قَالَ ثُمَّ تَابَعَ الْغُدُوَّ فَمَا لَبِثَ أَنْ جَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَلَيْهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَزَوَّجْتَ ، قَالَ نَعَمْ ، قَالَ وَمَنْ ، قَالَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ ، قَالَ كَمْ سُقْتَ ؟ قَالَ زِنَةَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ نَوَاةً مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ رواه البخارى [البخارى حديث رقم: ٢٠٤٨]۔

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ﷺ فرماتے ہیں کہ: جب ہم مدینہ میں آئے تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے اور حضرت سعد بن ربیع کو آپس میں بھائی بھائی بنادیا تو حضرت سعد بن ربیع نے کہا: میں انصار میں سب سے زیادہ مال دار ہوں، پس میں اپنا مال تقسیم کرکے آدھا تمہیں دے دیتا ہوں اور تم میری دو بیویوں کو دیکھو، تم ان میں سے جس کو پسند کرو، میں تمہاری خاطر اس سے الگ ہوجاتا ہوں، پھر جب اس کی عدت پوری ہوجائے تو تم اس سے شادی کرلینا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے ان سے کہا: مجھے ان میں سے کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے، یہ بتاؤ یہاں کوئی تجارت کے لیے بازار ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں قینقاع کا بازار ہے۔ راوی نے کہا: پھر صبح کو حضرت عبدالرحمٰن اس بازار میں گئے، پھر وہاں سے پنیر اور گھی لے کر آئے، پھر دوسرے دن صبح کو گئے۔ راوی نے کہا: پھر کچھ دن کے بعد حضرت عبدالرحمٰن آئے تو ان کے کپڑوں پر زرد رنگ کے نشان تھے تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: کیا تم نے شادی کرلی ہے؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں! آپ نے پوچھا: کس سے کی ہے؟ انہوں نے کہا انصار کی ایک عورت سے، آپ نے پوچھا: کتنا مہر دیا ہے؟ انہوں نے کہا: ایک گٹھلی کے برابر سونا یا کہا ایک گٹھلی سونا، آپ نے فرمایا: تم ولیمہ کرو خواہ ایک بکری کا ہی ہو۔

(1733)۔ وَعَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا

وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا ، أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ ؟ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم:١٩٤ ،ابوداؤد حديث رقم:٥١٩٣ ،ابن ماجة حديث رقم:٦٨]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم جنت میں داخل نہیں ہوسکتے جب تک ایمان نہ لاؤ اور تم ایمان والے نہیں ہوسکتے جب تک آپس میں محبت نہ کرو۔ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ جب تم اس پر عمل کرو تو آپس میں محبت کرنے لگو؟ آپس میں سلام کو عام کرو۔

(1734)۔وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْبَادِئُ بِالسَّلَامِ بَرِئٌ مِنَ الْكِبْرِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ [شعب الايمان للبيهقى حديث رقم:٨٧٨٦]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے فرمایا: سلام میں پہل کرنے والا تکبر سے بری ہے۔

(1735)۔عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ رواه البخارى [البخارى حديث رقم: ١٢ ،مسلم حديث رقم: ١٦٠ ،ابن ماجة حديث رقم: ٣٢٥٣]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا کہ اسلام کی کون سی خصلت سب سے بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: تم کھانا کھلاؤ اور سلام کرو، جن کو تم پہچانتے ہو اور جن کو تم نہیں پہچانتے۔

(1736)۔عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يُسَلِّمُ الصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ رواه البخارى [البخارى حديث رقم: ٦٢٣١ ،الترمذى حديث رقم: ٢٧٠٣]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: چھوٹا بڑے کو سلام کہے، گزرنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کہے، تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کہیں۔

(1737)۔عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَقُوْلُوْا وَعَلَيْكُمْ رواه البخارى [البخارى حديث رقم: ٦٢٥٨ ،مسلم حديث رقم: ٥٦٥٢]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب اہل کتاب تمہیں سلام کہیں تو تم کہا کرو: وَعَلَيْكُمْ۔

(1738)۔عَنْ كَلَدَةَ بْنِ حَنْبَلٍ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ بَعَثَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِلَبَنٍ وَجِدَايَةٍ وَضَغَابِيسَ وَالنَّبِيُّ ﷺ بِأَعْلَى مَكَّةَ فَدَخَلْتُ وَلَمْ أُسَلِّمْ فَقَالَ ارْجِعْ فَقُلْ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ رواه الترمذی [الترمذی حدیث رقم: ۲۷۱۰، ابو داؤد حدیث رقم: ۵۱۷۶]۔ الحدیث حسن۔

ترجمہ: حضرت کلدہ بن حنبل فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت صفوان بن امیہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دودھ، بکری کے بچے اور چارہ دے کر بھیجا۔ اس وقت نبی کریم ﷺ مکہ کے بالائی حصہ میں تھے، میں داخل ہوا اور میں نے آپ کو سلام عرض نہیں کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: واپس جاؤ اور کہو: السلام علیکم، کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟

(1739)۔عَنْ أَبِي مُوسَى ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ رواه البخاری [البخاری حدیث رقم: ۶۲۴۵، ابو داؤد حدیث رقم: ۵۱۸۰]۔

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص تین دفعہ اجازت مانگے اور اسے اجازت نہ دی جائے، تو اسے چاہیے کہ واپس چلا جائے۔

(1740)۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا لَقِيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ فَإِنْ حَالَتْ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ أَوْ جِدَارٌ أَوْ حَجَرٌ ثُمَّ لَقِيَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ أَيْضًا رواه ابو داؤد [ابو داؤد حدیث رقم: ۵۲۰۰]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے ملے تو اسے سلام کہے، اگر چلتے چلتے ان کے درمیان کوئی درخت یا دیوار یا پتھر حائل ہو جائے تو پھر دوبارہ جب ملیں تو دوبارہ سلام کہے۔

(1741)۔وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ﷺ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ إِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَا رواه أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [مسند احمد حدیث رقم: ۱۸۵۷۴، ابو داؤد حدیث رقم: ۵۲۱۲، ترمذی حدیث رقم: ۲۷۲۷، ابن ماجة حدیث رقم: ۳۷۰۳]۔ قال الترمذی حسن

ترجمہ: حضرت براء بن عازب ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں تو علیحدہ ہونے سے پہلے پہلے ان کی بخشش کر دی جاتی ہے۔

(1742)۔عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ مَرَّ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ فِي نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا رواه ابو

داؤد [ابو داؤد حدیث رقم: ۵۲۰۴]۔

ترجمہ: حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم عورتوں میں بیٹھی ہوئی تھیں اور نبی کریم ﷺ ہمارے پاس سے گزرے تو ہمیں سلام فرمایا۔

(1743)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ وَلَكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا رواه مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حدیث رقم: ۵۶۸۴، بخاری حدیث رقم: ۶۲۶۹، سنن الدارمی حدیث رقم: ۲۶۵۵، ترمذی حدیث رقم: ۲۷۴۹، مسند احمد حدیث رقم: ۴۶۵۸]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: کوئی آدمی کسی آدمی کو مجلس میں سے اٹھا کر پھر اس کی جگہ پر نہ بیٹھے بلکہ کھل جاؤ اور جگہ بناؤ۔

(1744)۔وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ رواه مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم: ۵۶۸۹، مسند احمد حدیث رقم: ۹۷۸۸، ترمذی حدیث رقم: ۲۷۵۱، ابو داؤد حدیث رقم: ۴۸۵۳، سنن الدارمی حدیث رقم: ۲۶۵۶، ابن ماجة حدیث رقم: ۳۷۱۷]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اپنی جگہ سے اٹھا اور پھر واپس آیا تو وہ اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے۔

(1745)۔وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَجْلِسْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا رواه ابو داؤد [ابو داؤد حدیث رقم: ۴۸۴۴]۔ اسنادہ حسن

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر مت بیٹھ۔

(1746)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيرَنَا وَيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ رواه التِّرْمِذِيُّ [ترمذی حدیث رقم: ۱۹۲۱]۔ وقال حسن

ترجمہ: حضرت ابن عباس ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں جس نے ہمارے چھوٹے پر رحم نہیں کیا اور بڑے کا احترام نہیں کیا اور نیکی کا حکم نہیں دیا اور برائی سے منع نہیں کیا۔

(1747)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ، اِرْحَمُوْا مَنْ فِي الْاَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَآءِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَمَرَّ الْحَدِيْثُ اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ [ابوداود حديث رقم: ٤٩٤١، ترمذی حديث رقم: ١٩٢٤، مسند احمد حديث رقم: ٦٥٠١]۔ قال الترمذي حسن صحيح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رحم کرنے والوں پر رحمٰن رحم کرتا ہے۔ جو زمین پر ہیں تم ان پر رحم کرو، جو آسمان میں ہے وہ تم پر رحم کرے گا۔

اس سے پہلے حدیث گزر چکی ہے کہ لوگوں سے ان کے مرتبے کے مطابق پیش آؤ۔

(1748)۔ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ رواه البخاری [البخاری حديث رقم: ٦٠١٣، ٧٣٧٦، مسلم حديث رقم: ٦٠٣٠]۔

ترجمہ: حضرت جریر بن عبداللہ ؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا کہ: جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

(1749)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْخَلْقُ عِيَالُ اللّٰهِ، فَاَحَبُّهُمْ اِلَى اللّٰهِ اَنْفَعُهُمْ لِعِيَالِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ يَعْلٰى [مسند ابی یعلیٰ حديث رقم: ٣٣١٥]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مخلوق اللہ کا اہل وعیال ہے، اللہ کو سب سے زیادہ پسندوہ شخص ہے جو اس کے عیال کو سب سے زیادہ نفع پہنچائے۔

(1750)۔ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ ؓ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذِّبْحَ وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهٗ فَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم: ٥٠٥٥، ابوداود حديث رقم: ٢٨١٥، ترمذی حديث رقم: ١٤٠٩، ابن ماجة حديث رقم: ٣١٧٠، نسائی حديث رقم: ٤٤١٣]۔ وَمَرَّ كِتَابُ النِّكَاحِ وَالطَّلَاقِ وَهُمَا دَاخِلَانِ فِي الْمُعَاشَرَةِ اَيْضًا

ترجمہ: حضرت شداد بن اوس ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر احسان فرض کیا ہے۔ جب تم قتل کرو تو احسان کے طریقے سے قتل کرو، جب تم ذبح کرو تو احسان کے طریقے سے ذبح کرو۔ آدمی کو

چاہیے کہ اپنی چھری تیز کرلے اور اپنے ذبیحہ کو آسانی فراہم کرے۔ اس سے پہلے کتاب النکاح اور کتاب الطلاق گزر چکی ہیں۔ وہ بھی معاشرت میں ہی شامل ہیں۔

(1751)۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ وَعِنْدَهٗ اَزْوَاجُهٗ فَرُحْنَ فَقَالَ لِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ لَا تَعْجَلِيْ حَتّٰى اَنْصَرِفَ مَعَكِ وَكَانَ بَيْتُهَا فِيْ دَارِ اُسَامَةَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ مَعَهَا فَلَقِيَهٗ رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ فَنَظَرَا اِلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ اَجَازَا وَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ ﷺ تَعَالَيَا اِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ قَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ وَاِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ يُلْقِيَ فِيْ اَنْفُسِكُمَا شَيْئًا رواه البخاری [البخاری حديث رقم: ٢٠٣٨، مسلم حديث رقم: ٥٦٧٩]۔

ترجمہ: حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مسجد میں (معتکف) تھے اور آپ کے پاس آپ کی ازواج بیٹھی ہوئی تھیں، پھر وہ جانے لگیں تو آپ نے حضرت صفیہ بنت حیی سے فرمایا: تم جلدی نہ کرو حتیٰ کہ میں تمہیں (رخصت کرنے) چلتا ہوں، اور ان کا حجرہ حضرت اسامہ ؓ کی حویلی میں تھا، پھر نبی کریم ﷺ حضرت صفیہ کیساتھ نکلے، پس آپ سے انصار کے دو آدمی ملے، انہوں نے نبی کریم ﷺ کی طرف دیکھا، پھر گزر گئے، نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: تم دونوں ادھر آؤ، یہ صفیہ بنت حیی ہیں، ان دونوں نے کہا: سبحان اللہ یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: بے شک شیطان انسان کے خون کی گردش کی جگہ میں پہنچ جاتا ہے اور مجھے یہ خوف ہوا کہ وہ تمہارے دل میں کوئی چیز ڈال دے گا۔

كِتَابُ اللِّبَاسِ

لباس کی کتاب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا [الاعراف: ٢٦-٢٧] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے آدم کی اولاد یقیناً ہم نے تم پر لباس اتارا ہے جو تمہارے ستر کو ڈھانپتا ہے اور تمہارے لیے زینت کا باعث ہے، اور جو تقویٰ کا لباس ہے وہی بہترین ہے، یہ اللہ کی

نشانیوں میں سے ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو، اے آدم کی اولاد تمہیں شیطان فتنے میں ہرگز نہ ڈالے، جیسا کہ اس نے تمہارے ماں باپ کو جنت سے نکالا، انکا لباس ان سے اتروا دیا تاکہ انہیں انکی شرم گاہیں دکھائے۔ وَقَالَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ [الاعراف: ۳۱] اور فرماتا ہے: ہر نماز کے وقت اپنا لباس زیب تن کر لیا کرو۔

(1752)۔ وَعَنْ سَمُرَةَ ؓ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْبَسُوا الثِّيَابَ الْبِيضَ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمَذِي وَالنَّسَائِي وَابْنُ مَاجَةَ [مسند احمد حديث رقم: ۲۰۱۷۰، ترمذى حديث رقم: ۲۸۱۰، نسائى حديث رقم: ۱۸۹۶، ابن ماجة حديث رقم: ۳۵۶۷]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت سمرۃ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سفید کپڑے پہنا کرو۔ یہ زیادہ پاکیزہ اور طیب ہیں۔ سفید کپڑوں میں ہی اپنے مُردوں کو کفن دیا کرو۔

(1753)۔ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ أَحْسَنَ مَا زُرْتُمُ اللهَ فِي قُبُورِكُمْ وَمَسَاجِدِكُمُ الْبَيَاضُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم: ۳۵۶۸]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت ابو درداء ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین لباس سفید ہی ہے جس میں تم قبروں میں اور مسجدوں میں اللہ کی زیارت کرتے ہو۔

(1754)۔ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَلَا تَسْمَعُونَ أَلَا تَسْمَعُونَ أَنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْإِيمَانِ، إِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْإِيمَانِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [ابو داؤد حديث رقم: ۴۱۶۱، ابن ماجة حديث رقم: ۴۱۱۸]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت ابو امامہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم سنتے نہیں ہو، کیا تم سنتے نہیں ہو؟ بے شک سادگی ایمان کا حصہ ہے، بے شک سادگی ایمان کا حصہ ہے۔

(1755)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ فِي الدُّنْيَا أَلْبَسَهُ اللهُ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [مسند احمد حديث رقم: ۶۲۵۰، ابو داؤد حديث رقم: ۴۰۲۹، ابن ماجة حديث رقم: ۳۶۰۶]۔ اسناده حسن

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے دنیا میں شہرت والا نمایاں لباس پہنا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ذلت کا لباس پہنائے گا۔

(1756)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ

وَأَبُو دَاوُدَ [مسند احمد حديث رقم: ۵۱۱۴، ابو داؤد حديث رقم: ۴۰۳۱]۔ حسن

ترجمہ: انہی سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی قوم سے مشابہت کی وہ انہیں میں سے ہے۔

(1757)۔ وَعَنْ أَنَسٍ ؓ قَالَ كَانَ أَحَبُّ الثِّيَابِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنْ يَلْبَسَهَا الْحِبَرَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ۵۴۴۱، بخارى حديث رقم: ۵۸۱۳، ابو داؤد حديث رقم: ۴۰۶۰، ترمذى حديث رقم: ۱۷۸۷، نسائى حديث رقم: ۵۳۱۵، مسند احمد حديث رقم: ۱۲۳۸۶]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ: اَن سلے کپڑوں میں سے نبی کریم ﷺ کا سب سے پسندیدہ کپڑا (سرخ دھاریوں والی) سبز رنگ کی یمنی چادر تھی۔

(1758)۔ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ أَحَبُّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ الْقَمِيصَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمَذِي [ابو داؤد حديث رقم: ۴۰۲۵، ترمذى حديث رقم: ۱۷۶۲]۔ صحيح صححه الحاكم و وافقه الذهبي

ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: سلے ہوئے کپڑوں میں سے نبی کریم ﷺ کا سب سے پسندیدہ کپڑا قمیص تھی۔

(1759)۔ وَعَنْ أَبِي بُرْدَةَ ؓ قَالَ أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ كِسَاءً مُلَبَّدًا وَإِزَارًا غَلِيظًا، فَقَالَتْ قُبِضَ رُوحُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي هٰذَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ۵۴۴۲، ۵۴۴۳، بخارى حديث رقم: ۵۸۱۸، ابو داؤد حديث رقم: ۴۰۳۶، ترمذى حديث رقم: ۱۷۳۳، ابن ماجة حديث رقم: ۳۵۵۱، مسند احمد حديث رقم: ۲۴۰۹۲]۔

ترجمہ: حضرت ابو بردہ ؓ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے لوگوں کو ایک بنی ہوئی چادر اور ایک موٹے کپڑے کا تہبند نکال کر دکھایا اور فرمایا کہ ان دو کپڑوں میں رسول اللہ ﷺ کا وصال شریف ہوا۔

(1760)۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فِي النَّارِ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخارى حديث رقم: ۵۷۸۷، ابن ماجة حديث رقم: ۳۵۷۳، نسائى حديث رقم: ۵۳۳۰، مسند احمد حديث رقم: ۹۹۴۷]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ٹخنوں سے نیچے لٹکنے والا تہبند جہنم میں جائے گا۔

(1761)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ، اَلْإِسْبَالُ فِي الْإِزَارِ وَالْقَمِيصِ وَالْعِمَامَةِ، مَنْ جَرَّ مِنْهَا شَيْئاً خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد وَالنَّسَائِي وَابْنُ مَاجَةَ [ابوداؤد حديث رقم: ٤٠٩٤ اللفظ لهما، نسائی حديث رقم: ٥٣٣٤، ابن ماجة حديث رقم: ٣٥٧٦]۔ صحيح وهو في البخاری و مسلم دون الفقرة الاولیٰ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: تہبند، قمیض اور عمامہ میں فخر کا امکان ہے۔ جس نے ان میں سے کسی چیز کو شوخی کے طور پر لٹکایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا۔

(1762)۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يُرٰى اَثَرُ نِعْمَتِهٖ عَلٰى عَبْدِهٖ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حديث رقم: ٢٨١٩]۔ وقال حسن

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ پسند فرماتا ہے کہ بندے پر اللہ کی نعمت کے اثرات ظاہر ہوں۔

(1763)۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فِي الرُّكُوْعِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٥٤٣٧، ابوداؤد حديث رقم: ٤٠٤٤، ترمذی حديث رقم: ١٧٣٧، نسائی حديث رقم: ٥٢٦٧، مسند احمد حديث رقم: ٩٢٧]۔

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے نیم ریشمی اور ریشمی لباس سے، سونے کی انگوٹھی سے اور رکوع میں قرآن شریف پڑھنے سے منع فرمایا۔

(1764)۔ وَعَنْ اَبِي مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اُحِلَّ الذَّهَبُ وَالْحَرِيْرُ لِلْاِنَاثِ مِنْ اُمَّتِي، وَحُرِّمَ عَلٰى ذُكُوْرِهَا رَوَاهُ التِّرْمَذِي وَالنَّسَائِي [ترمذی حديث رقم: ١٧٢٠، نسائی حديث رقم: ٥١٤٨، مسند احمد حديث رقم: ١٩٥٢٢]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں سونا اور ریشم اپنی امت کی عورتوں کے لیے حلال کرتا ہوں اور مردوں پر حرام کرتا ہوں۔

(1765)۔ وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ ﷺ فِي هٰذِهٖ وَاَشَارَ اِلَى الْخِنْصَرِ مِنْ يَدِهِ

الْيُسْرٰى رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٥٤٨٩]۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی انگوٹھی بائیں ہاتھ کی چھنگلی میں ہوتی تھی۔

(1766)۔ وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ نَعْلَ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ لَهَا قِبَالَانِ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حديث رقم: ٥٨٥٧، ابوداؤد حديث رقم: ٤١٣٤، ترمذی حديث رقم: ١٧٧٣، نسائی حديث رقم: ٥٣٦٧، ابن ماجة حديث رقم: ٣٦١٥]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ کے جوتے مبارک کے دو تسمے ہوتے تھے۔

(1767)۔ وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِماً رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد [ابوداؤد حديث رقم: ٤١٣٥]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے کھڑا ہو کر جوتا پہننے سے منع فرمایا۔

(1768)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ، اَلْخِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَنَتْفُ الْاِبْطِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ٥٩٧، بخاری حديث رقم: ٥٨٩١، ابوداؤد حديث رقم: ٤١٩٨، ترمذی حديث رقم: ٢٧٥٦، نسائی حديث رقم: ٥٢٢٥، ابن ماجة حديث رقم: ٢٩٢، موطا امام مالك كتاب صفة النبی ﷺ باب ما جاء في السنة في الفطرة حديث رقم: ٣، مسند احمد حديث رقم: ٩٣٤١]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ چیزیں فطرت میں سے ہیں۔ ختنے کرنا، ناف سے نیچے بال کاٹنا، مونچھیں کترنا، ناخن اتارنا اور بغلوں کے بال لینا۔

اَلْعِمَامَةُ سُنَّةٌ زَائِدَةٌ

عمامہ سنتِ زائدہ ہے

(1769)۔ عَنْ رُكَانَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَرْقُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ رَوَاهُ التِّرْمَذِي وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَاِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِقَائِمٍ وَلَا نَعْرِفُ اَبَا الْحَسَنِ الْعَسْقَلَانِي وَلَا ابْنَ رُكَانَةَ [ترمذی حديث رقم: ١٧٨٤، ابوداؤد حديث رقم: ٤٠٧٨]۔

ترجمہ: حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: ہم میں اور مشرکین میں فرق ٹوپیوں پر عمامے ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند قائم نہیں ہے، اور ہم اس کو روایت کرنے والے ابو

الحسن عسقلانی کو نہیں جانتے اور نہ ہی ابن رکانہ کو جانتے ہیں۔

(1770)۔وَعَنْ اَبِی کَبْشَةَ قَالَ کَانَ کِمَامُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بُطْحاً رَوَاهُ التِّرْمَذِی وَ قَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ مُنْکَرٌ، وَ مَرَّ حَدِیْثُ الْبَرَانِسِ فِی کِتَابِ الْحَجِّ، بَابِ الْاِحْرَامِ وَمَا یَتَعَلَّقُ بِهٖ [ترمذی حدیث رقم:۱۷۸۲]۔

ترجمہ: حضرت ابوکبشہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی ٹوپیاں چپٹی ہوتی تھیں۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث منکر ہے۔ اس سے پہلے کتاب الحج میں ٹوپیوں والی صحیح حدیث گزر چکی ہے۔

(1771)۔وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ قَالَ صَلّٰی جَابِرٌ فِی اِزَارٍ قَدْ عَقَدَهٗ مِنْ قِبَلِ قَفَاهُ وَثِیَابُهٗ مَوْضُوْعَةٌ عَلَی الْمِشْجَبِ، فَقَالَ لَهٗ قَائِلٌ تُصَلِّی فِی اِزَارٍ وَاحِدٍ؟ فَقَالَ اِنَّمَا صَنَعْتُ ذٰلِکَ لِیَرَانِی اَحْمَقُ مِثْلُکَ وَاَیُّنَا کَانَ لَهٗ ثَوْبَانِ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ الْبُخَارِی وَ فِی رِوَایَةٍ، قَالَ اَحْبَبْتُ اَنْ یَّرَانِی الْجُهَّالُ مِثْلُکُمْ رَاَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ یُصَلِّی کَذَا رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم:۳۵۲، ۳۷۰]۔

ترجمہ: حضرت محمد بن منکدر فرماتے ہیں کہ: حضرت جابر ﷜ نے ایک مرتبہ صرف ایک کپڑے میں نماز پڑھی جب کہ دوسرا کپڑا اسٹینڈ پر موجود تھا۔ کسی نے پوچھا کہ آپ ایک کپڑے میں نماز پڑھ رہے ہیں؟ آپ ﷜ نے فرمایا: میں نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے تا کہ تیرے جیسا احمق دیکھ لے۔ ہم میں سے کس کے پاس نبی کریم ﷺ کے زمانے میں دو کپڑے ہوتے تھے؟ اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا: میں نے چاہا کہ تمہارے جیسے جاہل مجھے دیکھ لیں، میں نے نبی کریم ﷺ کو بھی اسی طرح نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

(1772)۔وَعَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِیِّ اَنَّهٗ قَالَ کَانَ الْقَوْمُ یَسْجُدُوْنَ عَلَی الْعِمَامَةِ وَالْقَلَنْسُوَةِ وَیَدَاهُ فِی کُمِّهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری کتاب الصلوٰۃ باب :۲۳ السجود علی الثوب فی الشدۃ الحر]۔

ترجمہ: حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: صحابہ کرام علیہم الرضوان (شدید گرمی کی وجہ سے) عمامہ اور ٹوپی پر سجدہ کرتے تھے اور ان کے ہاتھ آستینوں کے اندر ہوتے تھے۔

(1773)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷜ قَالَ کَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَلَنْسُوَةٌ شَامِیَّةٌ وَفِی رِوَایَةٍ قَلَنْسُوَةٌ بَیْضَاءُ شَامِیَّةٌ رَوَاهُ الْاِمَامُ الْاَعْظَمُ فِی مُسْنَدِهٖ [مسند امام اعظم صفحہ ۲۰۳]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷜ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس شامی ٹوپی ہوا کرتی تھی، ایک روایت میں ہے کہ شام کی سفید ٹوپی ہوتی تھی۔

اَلْقَبْضَةُ فِی اللِّحْیَةِ سُنَّةٌ مُؤَکَّدَةٌ دُوْنَ الْاِفْرَاطِ وَالتَّفْرِیْطِ

ایک مٹھی داڑھی رکھنا سنتِ مؤکدہ ہے، افراط اور تفریط کے برعکس

(1774)۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷜ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ خَالِفُوا الْمُشْرِکِیْنَ وَفِّرُوا اللُّحٰی وَاحْفُوا الشَّوَارِبَ، وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا حَجَّ اَوِاعْتَمَرَ قَبَضَ عَلٰی لِحْیَتِهٖ فَمَا فَضَلَ اَخَذَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم :۵۸۹۲، مسلم حدیث رقم :۶۰۲، ابوداؤد حدیث رقم:۴۱۹۹، نسائی حدیث رقم:۵۲۲۶، مسند احمد حدیث رقم:۵۱۳۴]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: مشرکوں کی مخالفت کرو، داڑھی وافر مقدار میں رکھو اور مونچھوں کو چھوٹا کرو۔ (اس حدیث شریف کے راوی) حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جب حج یا عمرہ کرتے تو اپنی داڑھی مبارک پر مٹھی رکھ کر فالتو داڑھی کاٹ دیتے تھے۔

(1775)۔وَعَنْ حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ وَغَیْرِهٖ ﷜ اَنَّهٗ ﷺ کَانَ کَثَّ اللِّحْیَةِ تَمْلَأُ صَدْرَهٗ رَوَاهُ فِی الشِّفَآءِ [الشفاء ۱/۳۸]۔ سیدنا حکیم ابن حزام ﷜ ھو المولود فی جوف الکعبة بالاتفاق

ترجمہ: حضرت حکیم بن حزام ﷜ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ گھنی داڑھی مبارک والے تھے جو آپ ﷺ کے سینہ اقدس کو بھر دیتی تھی۔

(1776)۔وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ ﷜ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَأْخُذُ مِنْ لِحْیَتِهٖ مِنْ عَرْضِهَا وَطُوْلِهَا رَوَاهُ التِّرْمَذِی [ترمذی حدیث رقم:۲۷۶۲]۔

ترجمہ:۔ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا ﷜ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنی داڑھی مبارک لمبائی اور چوڑائی میں تراشتے تھے۔

(1777)۔ وَعَنْ اَبِی حَنِیْفَةَ عَنِ الْهَیْثَمِ عَنْ رَجُلٍ اَنَّ اَبَا قُحَافَةَ اَتَی النَّبِیَّ ﷺ وَلِحْیَتُهٗ قَدِ انْتَشَرَتْ، قَالَ فَقَالَ لَوْ اَخَذْتُمْ وَاَشَارَ اِلٰی نَوَاحِی لِحْیَتِهٖ رَوَاهُ الْاِمَامُ الْاَعْظَمُ فِی مُسْنَدِهٖ [مسند امام اعظم صفحہ ۲۰۵]۔

ترجمہ: امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ نے حضرت ہیثم سے اور انہوں نے ایک آدمی سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابو قحافہ جب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کی داڑھی بکھری ہوئی تھی، وہ آدمی کہتا ہے کہ آپ ﷺ نے

فرمایا: کاش تم اسے کتروا لو اور اپنے ہاتھ مبارک سے داڑھی کے اردگرد اشارہ فرمایا۔

(1778)۔ وَعَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقْبِضُ عَلَىٰ لِحْيَتِهِ ، ثُمَّ يَأْخُذُ مَا فَضَلَ عَنِ الْقُبْضَةِ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ [المصنف لابن ابی شیبة ٦/١٠٨]۔

ترجمہ: حضرت ابوزرعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اپنی داڑھی مبارک پر مٹھی رکھ لیتے تھے اور جو فالتو ہوتی تھی اسے کاٹ ڈالتے تھے۔

(1779)۔ وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ كَانُوا يُرَخِّصُونَ فِيمَا زَادَ عَلَى الْقُبْضَةِ مِنَ اللِّحْيَةِ أَنْ يُؤْخَذَ مِنْهَا رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ [المصنف لابن ابی شیبة ٦/١٠٩]۔

ترجمہ: حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: صحابہ کرام علیہم الرضوان مٹھی سے زیادہ داڑھی کاٹ ڈالنے کی اجازت دیتے تھے۔

(1780)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَقْبِضُ عَلَىٰ لِحْيَتِهِ ثُمَّ يَقُصُّ مَا تَحْتَ الْقُبْضَةِ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِي كِتَابِ الْآثَارِ وَ قَالَ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ [کتاب الآثار حدیث رقم:٨٩٧ ، المصنف لابن ابی شیبة ٦/١٠٩]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنی داڑھی مبارک پر مٹھی رکھ کر فالتو داڑھی کاٹ ڈالتے تھے۔ امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہی امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا فیصلہ ہے اور ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔

بَيَانُ الشَّعْرِ وَالتَّرَجُّلِ

بال رکھنے اور کنگھی کرنے کا بیان

(1781)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَوْقَ الْجُمَّةِ وَدُونَ الْوَفْرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِي [ترمذی حدیث رقم:١٧٥٥ ، ابوداؤد حدیث رقم:٤١٨٧ ، ابن ماجة حدیث رقم:٣٦٣٥]۔ الحدیث حسن صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: نبی کریم ﷺ کے بال مبارک کان کی لو سے زائد اور کندھوں سے کم ہوتے تھے۔

(1782)۔ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ لِي جُمَّةً أَفَأُرَجِّلُهَا ؟ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نَعَمْ وَأَكْرِمْهَا رَوَاهُ مَالِكٌ [موطا مالك كتاب الشعر باب اصلاح الشعر حدیث رقم:٦]۔

ترجمہ: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں نے زلفیں رکھی ہوئی ہیں کیا میں ان میں کنگھی کرسکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، اپنی زلفوں کو سجا کے رکھو۔

(1783)۔ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ ثَائِرُ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ كَأَنَّهُ يَأْمُرُهُ بِإِصْلَاحِ شَعْرِهِ وَلِحْيَتِهِ ، فَفَعَلَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَلَيْسَ هٰذَا خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ ثَائِرُ الرَّأْسِ كَأَنَّهُ شَيْطٰنٌ رَوَاهُ مَالِكٌ [موطا مالك كتاب الشعر باب اصلاح الشعر حدیث رقم:٧]۔

ترجمہ: حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ اس کے سر اور داڑھی کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے ہاتھ مبارک سے اسکی طرف اشارہ فرمایا: وہ آدمی سمجھ گیا کہ نبی کریم ﷺ مجھے بالوں کو درست کرنے کا حکم فرما رہے ہیں۔ وہ چلا گیا اور بال ٹھیک کر کے واپس آ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: کیا یہ بہتر نہیں ہے بجائے اسکے کہ کسی آدمی کے بال اس طرح بکھرے ہوئے ہوں جیسا کہ وہ شیطان ہے۔

(1784)۔ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَىٰ عَنِ الْقَزَعِ ، قَالَ قُلْتُ لِنَافِعٍ وَمَا الْقَزَعُ قَالَ يُحْلَقُ بَعْضُ رَأْسِ الصَّبِيِّ وَيُتْرَكُ بَعْضٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حدیث رقم:٥٥٥٩ ، بخاری حدیث رقم:٥٩٢٠، ٥٩٢١ ، ابوداؤد حدیث رقم:٤١٩٣ الیٰ ٤١٩٥ ، نسائی حدیث رقم:٥٠٤٨ ، ابن ماجة حدیث رقم:٣٦٣٧]۔

ترجمہ: حضرت عمر بن نافع اپنے والد سے اور وہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے قزع سے منع فرمایا۔ حضرت عمر فرماتے کہ میں نے حضرت نافع سے پوچھا کہ قزع کیا ہے؟ تو فرمایا کہ: بچے کے سر کا کچھ حصہ منڈا دیا جائے اور کچھ حصہ رہنے دیا جائے۔

(1785)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:٥٨٨٥ ، ترمذی حدیث رقم:٢٧٨٤ ، ابو داؤد حدیث رقم:٤٠٩٧ ، ابن ماجة حدیث رقم:١٩٠٤]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے ان مردوں پر لعنت فرمائی جو عورتوں سے مشابہت کرتے ہیں اور ان عورتوں پر لعنت فرمائی جو مردوں سے مشابہت کرتی ہیں۔

بَيَانُ تَغْيِيرِ الشَّيْبِ

بڑھاپے کو تبدیل کرنے کا بیان

(1786)۔عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ أُتِيَ بِأَبِي قُحَافَةَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَرَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَالثَّغَامَةِ بَيَاضاً ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ غَيِّرُوا هٰذَا بِشَيْءٍ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ رَوَاهُ مُسْلِم[مسلم حديث رقم:٥٥٠٩، ابوداؤد حديث رقم:٤٢٠٤]۔

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن حضرت ابو قحافہ کو لایا گیا اور ان کا سر اور داڑھی جنگلی درخت کے پھول کی طرح سفید تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسے کسی چیز سے تبدیل کر دو اور کالے رنگ سے بچو۔

(1787)۔وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَاءُ وَالْكَتَمُ رَوَاهُ الْإِمَامُ الْأَعْظَمُ فِي مُسْنَدِهِ وَالتِّرْمَذِي وَأَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِي [مسند امام اعظم صفحة ٢٠٤، ابوداؤد حديث رقم: ٤٢٠٥، ترمذى حديث رقم:١٧٥٣، نسائى حديث رقم:٥٠٧٧ الى ٥٠٨٢، مسند احمد حديث رقم:٢١٣٦٥]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: سب سے بہتر چیز جس سے تم بڑھاپے کو تبدیل کرتے ہو وہ حنا اور وسمہ ہے۔

(1788)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَكُونُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ يَخْضِبُونَ بِهٰذَا السَّوَادِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا يَجِدُونَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِي [ابوداؤد حديث رقم:٤٢١٢، نسائى حديث رقم:٥٠٧٥، مسند احمد حديث رقم:٢٤٧٤]۔ صحيح الاسناد

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: آخری زمانے میں ایک قوم ہو گی جو اس کالے رنگ سے خضاب کرے گی جیسے کبوتروں کی گردنیں ہوتی ہیں، وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائیں گے۔

بَيَانُ الطِّيبِ وَالدُّهْنِ وَالْكُحْلِ

خوشبو، تیل اور سرمہ کا بیان

(1789)۔عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سُكَّةٌ يَتَطَيَّبُ مِنْهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُد[ابوداؤد حديث رقم:٤١٦٢]۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ کے پاس ایک شیشی ہوتی تھی جس میں سے آپ ﷺ خوشبو لگایا کرتے تھے۔

(1790)۔وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُكْثِرُ دُهْنَ رَأْسِهِ وَتَسْرِيحَ لِحْيَتِهِ وَيُكْثِرُ الْقِنَاعَ رَوَاهُ الْبَغْوِيُّ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ [شرح السنة حديث رقم:٣١٦٣]۔ اسناده ضعيف

ترجمہ:۔ انہی سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ اپنے سر مبارک میں کثرت سے تیل لگایا کرتے تھے اور اپنی داڑھی مبارک میں کثرت سے کنگھی کیا کرتے تھے اور بالوں پر اکثر کپڑا رکھتے تھے۔

(1791)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَتْ لَهُ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ بِهَا كُلَّ لَيْلَةٍ ثَلَاثَةً فِي هٰذِهِ وَثَلَاثَةً فِي هٰذِهِ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذى حديث رقم :١٧٥٧، ابن ماجة حديث رقم:٣٤٩٩]۔ قال الترمذى حسن

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ کے پاس سرمہ دانی ہوتی تھی جس سے آپ ﷺ ہر رات دونوں آنکھوں میں تین تین سلائیاں سرمہ لگایا کرتے تھے۔

مِنْ كُتُبِ الرَّوَافِضِ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيمَا عَلَّمَ أَصْحَابَهُ لَا تَلْبَسُوا السَّوَادَ فَإِنَّهُ لِبَاسُ فِرْعَوْنَ رَوَاهُ فِي مَنْ لَا يَحْضُرُهُ الْفَقِيهُ[١٦٣/١ حديث رقم :٧٦٧] وَسُئِلَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي الْقَلَنْسُوَةِ السَّوْدَاءِ ، فَقَالَ لَا تُصَلِّ فِيهَا فَإِنَّهَا لِبَاسُ أَهْلِ النَّارِ رَوَاهُ فِي مَنْ لَا يَحْضُرُهُ الْفَقِيهُ [١٦٢/١ حديث رقم:٧٦٥]فَأَمَّا لُبْسُ السَّوَادِ لِلتَّقِيَّةِ فَلَا إِثْمَ فِيهِ رَوَاهُ فِي مَنْ لَا يَحْضُرُهُ الْفَقِيهُ [١٦٣/١ حديث رقم :٧٦٩]وَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُصَلِّي الرَّجُلُ وَفِي يَدِهِ خَاتَمُ حَدِيدٍ رَوَاهُ فِي مَنْ لَا يَحْضُرُهُ الْفَقِيهُ[١٦٤/١] وَ قَالَ عَلَيْهِ السلام مَا

طَهَّرَ اللّٰهُ يَداً فِيهَا حَلقَةُ حَدِيدٍ رَوَاهُ فِي مَن لَا يَحضُرهُ الفَقِيه [١٦٤/١ حديث رقم:٧٧٢]

روافض کی کتابوں سے:۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے ساتھیوں کو تعلیم دیتے ہوئے فرمایا: کالا لباس مت پہنا کرو، یہ فرعون کا لباس ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کالی ٹوپی پہن کر نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: اس میں نماز مت پڑھ یہ دوزخیوں کا لباس ہے۔ مگر تقیہ کے لیے کالا لباس پہننے میں کوئی گناہ نہیں ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی آدمی اپنے ہاتھ میں لوہے کی انگوٹھی پہن کر نماز نہ پڑھے۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: اللہ اس ہاتھ کو کبھی پاک نہ کرے جس میں لوہے کا کڑا ہو۔

كِتَابُ الطِّبِّ
طب کی کتاب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى حَاكِياً عَن سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيمَ: اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ [الشعراء: ٨٠] اللہ تعالیٰ نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا قول حکایت فرمایا: جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔ وَ قَالَ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ [بنی اسرائیل: ٨٢] اور فرمایا: ہم قرآن نازل کرتے ہیں جو شفا ہے۔ وَ قَالَ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ [النحل: ٦٩] اور فرمایا: اس میں لوگوں کیلئے شفا ہے۔

(1792)۔قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ، فَاِذَا اُصِيبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرِأَ بِاِذْنِ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٥٧٤١، مسند احمد حديث رقم: ١٤٦٠٩]۔

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر مرض کے لیے دوا ہے۔ جب دوا مرض تک پہنچ جاتی ہے تو اللہ کے اذن سے شفا ہو جاتی ہے۔

بَابُ اُصُولِ الطِّبِّ وَتَشْخِيصِ الْمَرَضِ
طب کے اصول اور مرض کی تشخیص کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ [الانبیاء: ٣٠] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم نے پانی سے ہر زندہ چیز کو بنایا۔ وَ قَالَ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهُ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ

[السجدة: ٨] اور فرمایا: پھر اللہ نے انسان کی نسل حقیر پانی کے نچوڑ سے جاری کی۔ وَ قَالَ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ [الصفت: ١١] اور فرمایا: ہم نے انہیں چپکتی ہوئی مٹی سے پیدا کیا۔ وَ قَالَ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ [الحجر: ٢٦] اور فرمایا: بے شک ہم نے انسان کو بجتی ہوئی مٹی سے پیدا کیا جو پہلے سیاہ بدبودار گارا تھی۔ وَ قَالَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ [الرحمن: ١٤] اور فرمایا: اس نے انسان کو ٹھیکری کی طرح بجتی ہوئی سوکھی مٹی سے بنایا۔ وَ قَالَ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ [الحجر: ٢٩] اور فرمایا: جب میں اسے برابر کر دوں اور اس میں اپنی طرف سے روح پھونک دوں۔ وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ [الحج: ٤٦] اور فرمایا: بلکہ وہ دل اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں میں ہیں۔ وَ قَالَ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ [البلد: ٤] اور فرمایا: یقیناً ہم نے انسان کو بڑی مشقت میں پیدا کیا۔ (یعنی رحم میں پیدا کیا جو کبدی عضو ہے اور مشکل مقام ہے)۔

(1793)۔عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلُحَتْ صَلُحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، اَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ٤٠٩٤، بخاری حديث رقم: ٥٢، ترمذی حديث رقم: ١٢٠٥، ابن ماجة حديث رقم: ٣٩٨٤]۔

ترجمہ: حضرت نعمان بن بشیر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک جسم میں ایک لوتھڑا ہوتا ہے۔ جب وہ درست ہوتا ہے تو سارا جسم درست ہوتا ہے اور جب وہ خراب ہوتا ہے تو سارا جسم خراب ہوتا ہے۔ خبردار وہ لوتھڑا دل ہے۔

(1794)۔وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ فَمِنْ اَيْنَ يَكُونُ الشِّبْهُ اِنَّ مَاءَ الرَّجُلِ غَلِيظٌ اَبْيَضُ، وَمَاءُ الْمَرْاَةِ رَقِيقٌ اَصْفَرُ، فَمِنْ اَيِّهِمَا عَلَا اَوْ سَبَقَ يَكُونُ مِنْهُ الشِّبْهُ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٧١٠، ابن ماجة حديث رقم: ٦٠١، نسائی حديث رقم: ٢٠٠]۔

ترجمہ: حضرت ام سلمہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہا السلام فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بچے کی شبیہ کہاں سے بنتی ہے؟ مرد کا پانی گاڑھا سفید ہوتا ہے اور عورت کا پانی پتلا پیلا ہوتا ہے۔ جس کا پانی غالب آ جائے یا پہل کر جائے شبیہ اسی سے بنتی ہے۔

بَابُ الْمِعْدَةِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهَا

معدہ اوراس کے متعلقات کا باب

(1795)۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمِعْدَةُ حَوضُ الْبَدَنِ وَالْعُرُوقُ اِلَيْهَا وَارِدَةٌ ، فَاِذَا صَحَّتِ الْمِعْدَةُ صَدَرَتِ الْعُرُوقُ بِالصِّحَةِ وَاِذَا فَسَدَتِ الْمِعْدَةُ صَدَرَتِ الْعُرُوقُ بِالسُّقْمِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِي فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ [شعب الایمان للبیهقی حدیث رقم:٥٧٩٦، المعجم الصغیر للطبرانی حدیث رقم:٤٣٤٣]۔ قال الهیثمی فی مجمع الزوائد : فیه یحییٰ بن عبد الله البابلتی وهو ضعیف

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: معدہ بدن کا حوض ہے اور نالیاں اس کی طرف وارد ہوتی ہیں۔ جب معدہ صحت مند ہوتا ہے تو نالیاں صحت لے کر پھوٹتی ہیں اور جب معدہ خراب ہوتا ہے تو نالیاں بیماری لیکر پھوٹتی ہیں۔

(1796)۔ وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ يَاْكُلُ فِي مِعًا وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَاْكُلُ فِي سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ رَوَاهُ الْبُخَارِي وَنَحْوَهُ فِي مُسْلِم[بخاری حدیث رقم:٥٣٩٣ ، مسلم حدیث رقم:٥٣٧٥]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر ساتوں آنتوں میں کھاتا ہے۔

(1797)۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ؓ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ اَنَّ خَلْقَ اَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ اُمِّهِ اَرْبَعِينَ يَوماً نُطْفَةً ، ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ، ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي[مسلم حدیث رقم:٦٧٢٣ ، بخاری حدیث رقم :٣٢٠٨۔ ٣٣٣٢ ، ابوداؤد حدیث رقم :٤٧٠٨ ، ترمذی حدیث رقم:٢١٣٧ ، ابن ماجة حدیث رقم:٧٦]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہ بات بتائی اور آپ سچے اور تصدیق شدہ ہیں کہ تم میں سے ہر ایک کی پیدائش اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک نطفہ کی شکل میں رہتی ہے، پھر اتنا ہی عرصہ جما ہوا خون رہتا ہے، پھر اتنا ہی عرصہ گوشت کا لوتھڑا رہتا ہے، پھر اس میں روح پھونکی جاتی ہے۔

(1798)۔ وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَئَلَهَا بِمَا

تَسْتَمْشِيْنَ؟ قَالَتْ بِالشُّبْرُمِ ، قَالَ حَارٌّ حَارٌّ ، قَالَتْ ثُمَّ اسْتَمْشَيْتُ بِالسَّنَاءِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَوْ اَنَّ شَيْئاً كَانَ فِيهِ الشِّفَاءُ مِنَ الْمَوتِ لَكَانَ فِي السَّنَاءِ رَوَاهُ التِّرْمَذِي وَابْنُ مَاجَةَ[ترمذی حدیث رقم:٢٠٨١ ، ابن ماجة حدیث رقم:٣٤٦١]۔

ترجمہ: حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے پوچھا کہ تم دست کس چیز سے لیتی ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ شبرم سے۔ فرمایا گرم ہے تیز ہے۔ فرماتی ہیں کہ پھر میں سنا سے دست لیتی تھی۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر کسی چیز میں موت سے شفا ہوتی تو سنا میں ہوتی۔

(1799)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اشکمت درد ؟ قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قُمْ فَصَلِّ فَاِنَّ فِي الصَّلٰوةِ شِفَاءً رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حدیث رقم:٣٤٥٨]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کیا تیرے پیٹ میں درد ہے؟ (یہ فارسی میں فرمایا)۔ میں نے عرض کیا جی ہاں یارسول اللہ۔ فرمایا: اٹھ نماز پڑھ بے شک نماز میں شفا ہے۔

بَابُ الْعِلَاجِ بِالْغَذَآءِ

غذا سے علاج کا باب

(1800)۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا وُضِعَ الطَّعَامُ فَاخْلَعُوا نِعَالَكُمْ فَاِنَّهُ اَرْوَحُ لِاَقْدَامِكُمْ رَوَاهُ الدَّارِمِي[سنن الدارمی حدیث رقم:٢٠٨٤]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کھانا رکھ دیا جائے تو اپنے جوتے اتار دو۔ یہ تمہارے پاؤں کے لیے راحت کا سبب ہے۔

(1801)۔ وَعَنْ اَسْمَاءِ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا كَانَتْ اِذَا اُتِيَتْ بِثَرِيدٍ اَمَرَتْ بِهِ فَغُطِّيَ حَتّٰى تَذْهَبَ فَوْرُهُ وَدُخَانُهُ ، وَتَقُولُ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ هُوَ اَعْظَمُ لِلْبَرَكَةِ رَوَاهُ الدَّارِمِي [سنن الدارمی حدیث رقم:٢٠٥١]۔

ترجمہ: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کا طریقہ یہ تھا کہ جب ان کے پاس ثرید لایا جاتا تھا تو آپ حکم دیتی تھیں اور اسے ڈھانپ دیا جاتا تھا حتیٰ کہ اس کی حدت اور دھواں ختم ہو جاتا تھا۔ اور آپ فرماتی تھیں کہ میں نے رسول

اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس میں بہت برکت ہوتی ہے۔

(1802)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ اَحَبُّ الطَّعَامِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الثَّرِيْدُ مِنَ الْخُبْزِ وَالثَّرِيْدُ مِنَ الْحَيْسِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [ابوداؤد حدیث رقم: ۳۷۸۳]۔ قال ابو داؤد ضعیف

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا سب سے پسندیدہ کھانا روٹی کا ثرید تھا اور حیس (کھجور، گھی اور ستو سے تیار شدہ) کا ثرید تھا۔

(1803)۔ وَعَنْ سَهْلٍ ؓ قَالَ كَانَتْ فِيْنَا اِمْرَاَةٌ تَجْعَلُ عَلٰى اَرْبِعَاءٍ فِيْ مَزْرَعَةٍ لَهَا سِلْقًا فَكَانَتْ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ تَنْزِعُ اُصُوْلَ السِّلْقِ فَتَجْعَلُهُ فِيْ قِدْرٍ، ثُمَّ تَجْعَلُ عَلَيْهِ قُبْضَةً مِنْ شَعِيْرٍ تَطْحَنُهَا، فَتَكُوْنُ اُصُوْلُ السِّلْقِ عَرْقَهُ، وَكُنَّا نَنْصَرِفُ مِنْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ فَنُسَلِّمُ عَلَيْهَا فَتُقَرِّبُ ذٰلِكَ الطَّعَامَ اِلَيْنَا فَنَلْعَقُهُ، وَكُنَّا نَتَمَنّٰى يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِطَعَامِهَا ذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم: ۹۳۸]۔

ترجمہ: حضرت سہل ؓ فرماتے ہیں کہ ہم میں ایک خاتون ہوا کرتی تھیں۔ وہ بدھ کے دن چقندر کو اپنے کھیت میں دبا دیتی تھیں۔ جب جمعہ کا دن آتا تو چقندر کی جڑیں کاٹ کر ہانڈی میں ڈال دیتی تھیں، پھر اس پر ایک مٹھی جو کی ڈال دیتی تھیں اور اسے گھوٹتی تھیں تو چقندر کی جڑیں اس کا شوربا بن جاتی تھیں۔ جب ہم جمعہ کی نماز سے واپس آتے تھے تو انہیں سلام کرتے تھے۔ وہ ہمیں یہ کھانا پیش کرتی تھیں اور ہم اسے چاٹ کھاتے تھے۔ ہم جمعہ کے دن اس کے کھانے کی تمنا کرتے تھے۔

(1804)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا كَانَتْ تَاْمُرُ بِالتَّلْبِيْنِ لِلْمَرِيْضِ وَلِلْمَحْزُوْنِ عَلَى الْهَالِكِ وَكَانَتْ تَقُوْلُ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ التَّلْبِيْنَ تُجِمُّ فُؤَادَ الْمَرِيْضِ وَتَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حدیث رقم: ۵۷۶۹، بخاری حدیث رقم: ۵۶۸۹]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں مروی ہے کہ آپ مریض کے لیے اور خفقان والے کے لیے خالی پیٹ تلبین تجویز فرماتی تھیں، اور فرمایا کرتی تھیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: تلبین مریض کے دل کو مضبوط کرتا ہے اور غم کو دور کرتا ہے۔ (تلبین سے مراد جو کے آٹے کا پتلا حلوہ ہے جسے پانی میں پکایا جائے اور اتارتے وقت معمولی سا دودھ ڈال دیا جائے اور میٹھے کی جگہ شہد ڈالا جائے)۔

(1805)۔ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ اَحَبُّ الشَّرَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْحُلْوُ الْبَارِدُ رَوَاهُ

التِّرْمِذِيُّ [ترمذی حدیث رقم: ۱۸۹۵]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو میٹھا اور ٹھنڈا مشروب سب سے زیادہ پسند تھا۔

(1806)۔ وَعَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَلْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرِدُوْهَا بِالْمَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حدیث رقم: ۵۷۵۵، بخاری حدیث رقم: ۳۲۶۳]۔

ترجمہ: انہی نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ: بخار جہنم کے سانس لینے سے ہوتا ہے۔ اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

(1807)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَلشِّفَاءُ فِي الْعَسَلِ وَالْحَجْمِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم: ۵۶۸۰، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۳۴۹۱]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ: شفا شہد میں اور پچھنے لگوانے میں ہے۔

(1808)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْجِبُهُ الْحَلْوَاءُ وَالْعَسَلُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم: ۵۶۱۴]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو حلوا اور شہد پسند تھا۔

(1809)۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ ؓ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ اَخِيْ يَشْتَكِيْ بَطْنَهُ، فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا، ثُمَّ اَتَاهُ الثَّانِيَةَ، فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا، ثُمَّ اَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا، ثُمَّ اَتَاهُ فَقَالَ فَقَدْ فَعَلْتُ، فَقَالَ صَدَقَ اللّٰهُ وَكَذَبَ بَطْنُ اَخِيْكَ اِسْقِهِ عَسَلًا، فَسَقَاهُ فَبَرَاَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حدیث رقم: ۵۷۷۰، بخاری حدیث رقم: ۵۶۸۴، ترمذی حدیث رقم: ۲۰۸۲]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید ؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا میرے بھائی کا پیٹ خراب ہو گیا ہے۔ فرمایا: اسے شہد پلاؤ۔ وہ پھر دوسری بار آیا۔ فرمایا: اسے شہد پلاؤ۔ وہ پھر تیسری بار آیا۔ فرمایا: اسے شہد پلاؤ۔ وہ پھر آیا اور عرض کیا میں نے بار بار شہد پلایا ہے۔ فرمایا: اللہ نے سچ فرمایا ہے اور تیرے بھائی کے پیٹ نے جھوٹ بولا ہے، اسے شہد پلاؤ۔ اس نے جا کر پلایا تو وہ ٹھیک ہو گیا۔

(1810)۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَعِقَ الْعَسَلَ ثَلَاثَ غَدَوَاتٍ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ لَمْ يُصِبْهُ عَظِيْمٌ مِنَ الْبَلَاءِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجۃ حدیث رقم: ۳۴۵۰]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ہر ماہ میں تین دن شہد چاٹ لیا

اسے کوئی بڑا مرض نہیں لگے گا۔

(1811)۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْكُمْ بِالشِّفَائَيْنِ، الْعَسَلُ وَالْقُرْآنُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم: ٣٤٥٢]۔ قال ابن حجر الصحيح وقفه على ابن مسعود ؓ

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو شفاؤں کو لازم پکڑو۔ شہد اور قرآن۔

(1812)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم: ٣٣٤٦]۔ صحيح وشاهده في مسلم والبخاري (بخاري حديث رقم: ٦٤٥٤)

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کی روٹی سے پیٹ بھر کر کبھی نہیں کھایا حتیٰ کہ آپ کا وصال ہو گیا۔

(1813)۔ وَعَنِ ابْنَيْ بُسْرِ السُّلَمِيَّيْنِ قَالَا دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَدَّمْنَا زُبْدًا وَتَمْرًا، وَكَانَ يُحِبُّ الزُّبْدَ وَالتَّمْرَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ [ابوداؤد حديث رقم: ٣٨٣٧، ابن ماجة حديث رقم: ٣١٣٤]۔ صحيح فيه عن ابنى بسر يقال اسمهما عبد الله وعطية

ترجمہ: حضرت ابن بسر سلمی کے دو بیٹے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے تو ہم نے مکھن اور کھجور پیش کیے۔ آپ مکھن اور کھجور کو پسند فرماتے تھے۔

(1814)۔ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ قَالَ دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَجُلٌ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَجِيْئَ بِمَرَقَةٍ فِيْهَا دُبَّاءٌ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاْكُلُ مِنْ ذٰلِكَ الدُّبَّاءِ، وَيُعْجِبُهُ، فَلَمَّا رَاَيْتُ ذٰلِكَ، جَعَلْتُ اُلْقِيْهِ اِلَيْهِ وَلَا اَطْعَمُهُ، فَمَا زِلْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ يُعْجِبُنِي الدُّبَّاءُ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ٥٣٢٦، بخاري حديث رقم: ٢٠٩٢، ٥٣٧٩، ٥٤٢٠، ٥٤٣٣، ٥٤٣٥، ٥٤٣٦، ٥٤٣٧، ٥٤٣٩، ابو داؤد حديث رقم: ٣٧٨٢]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی دعوت کی۔ میں آپ ﷺ کے ساتھ گیا۔ آپ ﷺ کے سامنے شوربہ لایا گیا جس میں کدو تھا۔ رسول اللہ ﷺ اس میں سے کدو کھاتے تھے اور آپ کو اچھا لگتا تھا۔ جب میں نے یہ دیکھا تو میں اسے آپ ﷺ کی طرف بڑھانے لگ گیا اور خود نہیں کھاتا تھا۔ اس کے بعد مجھے کدو ہمیشہ کے لیے پسند ہو گیا۔

(1815)۔ وَعَنْ طَلْحَةَ عَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاِنَّ الْخَلَّ نِعْمَ الْاُدُمُ، قَالَ جَابِرٌ فَمَا زِلْتُ اُحِبُّ الْخَلَّ مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ طَلْحَةُ مَا زِلْتُ اُحِبُّ الْخَلَّ مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ جَابِرٍ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٥٣٥٣، ابوداؤد حديث رقم: ٣٨٢١، ترمذي حديث رقم: ١٨٣٩، نسائي حديث رقم: ٣٧٩٦، ابن ماجة حديث رقم: ٣٣١٧]۔

ترجمہ: حضرت طلحہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سرکہ بہترین سالن ہے۔ حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے یہ بات اللہ کے نبی ﷺ سے سنی تو میں سرکے سے محبت کرنے لگا۔ اور جب سے میں نے یہ بات حضرت جابر ؓ سے سنی تو میں سرکہ سے محبت کرنے لگا۔

(1816)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا عَائِشَةُ! بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيْهِ جِيَاعٌ اَهْلُهُ، يَا عَائِشَةُ! بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيْهِ جِيَاعٌ اَهْلُهُ، قَالَهَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٥٣٣٧]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! جس گھر میں کوئی کھجور نہیں اس گھر والے بھوکے ہیں۔ اے عائشہ! جس گھر میں کوئی کھجور نہیں اس گھر والے بھوکے ہیں۔ آپ نے یہ بات دو یا تین مرتبہ فرمائی۔

(1817)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَاْكُلُ الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ٥٣٣٠، بخاري حديث رقم: ٥٤٤٠، ابوداؤد حديث رقم: ٣٨٣٥، ابن ماجة حديث رقم: ٣٣٢٥، سنن الدارمي حديث رقم: ٢٠٦٢، مسند احمد حديث رقم: ١٧٤٦، ترمذي حديث رقم: ١٨٤٤]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن جعفر ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کھجوروں کے ساتھ ککڑی ملا کر کھاتے دیکھا۔

(1819)۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَفِيْهَا شِفَاءٌ مِنَ السَّمِّ، وَالْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاءُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَرَوَى الْبُخَارِي جُزْءَ الْكَمْاَةِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ ؓ [ترمذي حديث رقم: ٢٠٦٦، سنن الدارمي حديث رقم: ٢٨٤١، مسند احمد حديث رقم: ٨٠٢٢، وروى البخاري جزء الكماة حديث رقم: ٤٤٧٨]۔ قال الترمذي حسن

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عجوہ جنت سے ہے۔اس میں زہر سے شفا ہے۔کھمبی من سے ہے اور اس میں آنکھوں کے لیے شفا ہے۔

(1820)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْكُلُ الْبِطِّيخَ بِالرُّطَبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِي[ترمذی حدیث رقم:١٨٤٣ ، ابوداؤد حدیث رقم:٣٨٣٦]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کھجوروں کے ساتھ تربوز ملا کر کھاتے تھے۔

(1821)۔وَعَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَكْلِ الثُّومِ اِلَّا مَطْبُوخاً رَوَاهُ اَبُودَاوٗد وَالتِّرْمِذِي[ترمذی حدیث رقم:١٨٠٨ ، ابوداؤد حدیث رقم:٣٨٢٨]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت علی المرتضی ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پکائے بغیر لہسن کھانے سے منع فرمایا۔

(1822)۔وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَدَعُوا الْعَشَاءَ وَلَوْ بِكَفٍّ مِنْ تَمْرٍ، فَاِنَّ تَرْكَهٗ يُهْرِمُ رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ[ابن ماجة حدیث رقم:٣٣٥٥]۔

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رات کا کھانا ترک مت کرو خواہ ایک مٹھی کھجوریں ہی سہی۔اسے ترک کرنے سے بڑھاپا آتا ہے۔

(1823)۔وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ شِفَاءُ عِرْقِ النِّسَاءِ اِلْيَةُ شَاةٍ اَعْرَابِيَّةٍ ، تُذَابُ ثُمَّ تُجَزَّأُ ثَلٰثَةَ اَجْزَاءٍ ثُمَّ يُشْرَبُ عَلَى الرِّيْقِ فِي كُلِّ يَوْمٍ جُزْءٌ رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حدیث رقم:٣٤٦٣]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: عرق النساء کا علاج دیہاتی بکری کی پچھلی ران ہے۔اسکی یخنی نکال لی جائے پھر اسکے تین حصے کر لیے جائیں پھر ہر روز خالی پیٹ پی جائے۔

(1824)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ قَالَ مَا رُئِيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَأْكُلُ مُتَّكِئاً قَطُّ وَلَا يَطَأُ عَقِبَهٗ رَجُلَانِ رَوَاهُ اَبُودَاوٗد[ابوداؤد حدیث رقم:٣٧٧٠ ، ابن ماجة حدیث رقم:٢٤٤]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو کبھی ٹیک لگا کر کھانا کھاتے نہیں دیکھا گیا۔نہ ہی آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے دو آدمی چلتے تھے۔

بَابُ الْعِلَاجِ بِالدَّوَآءِ

دوا سے علاج کا باب

(1825)۔عَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَدَاوَوْا بِحَرَامٍ رَوَاهُ اَبُودَاوٗد[ابوداؤد حدیث رقم:٣٨٧٤]۔ قال المنذری فی اسناده اسماعیل بن عیاش ، وفیه مقال بقیة رجاله ثقات

ترجمہ: حضرت ابودرداء ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حرام چیز سے علاج مت کرو۔

(1826)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَآءِ شِفَآءً مِنْ كُلِّ دَآءٍ اِلَّا السَّامَ ، وَالسَّامُ الْمَوْتُ ، وَالْحَبَّةُ السَّوْدَآءُ الشُّونِيزُ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم:٥٧٦٦ ، بخاری حدیث رقم:٥٦٨٨ ، ترمذی حدیث رقم:٢٠٤١ ، ابن ماجة حدیث رقم:٣٤٤٧ ، مسند احمد حدیث رقم:٧٣٠٦]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: کالے دانے میں سام کے سواء ہر مرض کا علاج ہے اور سام سے مراد موت ہے۔اور کالے دانے سے مراد کلونجی ہے۔

(1827)۔وَعَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَاِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ اَشْفِيَةٍ ، يُسْتَعَطُ بِهٖ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ بِهٖ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ رَوَاهُ الْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم:٥٧٦٤ ، بخاری حدیث رقم:٥٦٩٢ ، ابن ماجة حدیث رقم:٣٤٦٢ ، ابوداؤد حدیث رقم:٣٨٧٧]۔

ترجمہ: حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: عود ہندی کو لازم پکڑو۔اس میں سات بیماریوں کا علاج ہے۔گلے کے درد میں اس کا سعوط لیا جائے اور ذات الجنب میں اس کا لیپ کیا جائے۔

(1828)۔وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ ﷺ قَالَ اَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَتَدَاوٰى عَنْ ذَاتِ الْجَنْبِ بِالْقُسْطِ الْبَحْرِيِّ وَالزَّيْتِ وَذَاتُ الْجَنْبِ السِّلُّ رَوَاهُ التِّرْمِذِي[ترمذی حدیث رقم:٢٠٧٩]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت زید بن ارقم ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ذات الجنب کا علاج قسط بحری اور زیتون

سے کرنے کا حکم دیا۔ ذات الجنب سے مراد سل ہے۔

(1829)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْكُمْ بِالْاِثْمِدِ فَاِنَّهُ يُجْلُوا الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم:٣٤٩٥]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اثمد کو لازم پکڑو۔ یہ نظر کو تیز کرتا ہے اور بالوں کو اگاتا ہے۔

(1830)۔ وَعَنْ سَلْمَةَ خَادِمَةِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ مَا كَانَ يَكُوْنُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَرْحَةٌ وَلَا نَكْبَةٌ اِلَّا اَمَرَنِي اَنْ اَضَعَ عَلَيْهَا الْحِنَّاءَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَمِثْلَهُ فِي ابْنِ مَاجَةَ وَزَادَ وَلَا شَوْكَةٌ [ترمذی حديث رقم:٢٠٥٤، ابن ماجة حديث رقم:٣٥٠٢]۔ الحديث حسن

ترجمہ: حضرت سلمہ جو نبی کریم ﷺ کی خادمہ ہیں فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو جب بھی کوئی زخم آتا یا چوٹ لگتی تو آپ مجھے حکم دیتے کہ اس پر مہندی رکھو۔

(1831)۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ ؓ قَالَ جُرِحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ اُحُدٍ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ وَهُشِمَتِ الْبَيْضَةُ عَلٰى رَأْسِهِ فَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَغْسِلُ الدَّمَ عَنْهُ وَعَلِيٌّ يَسْكُبُ عَلَيْهِ الْمَاءَ بِالْمِجَنِّ فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ اَنَّ الْمَاءَ لَا يَزِيْدُ الدَّمَ اِلَّا كَثْرَةً اَخَذَتْ قِطْعَةَ حَصِيْرٍ فَاَحْرَقَتْهَا حَتّٰى اِذَا صَارَتْ رَمَادًا اَلْزَمَتْهُ الْجُرْحَ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم:٣٤٦٤]۔ وَمَرَّ بَيَانُ السَّنَا وَالسِّوَاكِ

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد ساعدی ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ احد کے دن زخمی کر دیے گئے اور آپ ﷺ کے دو دانت مبارک شہید کر دیے گئے۔ آپ ﷺ کے سر مبارک پر خود کو توڑ دیا گیا۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کا خون دھو رہی تھیں اور حضرت علی ؓ آپ ﷺ پر ڈھال سے پانی ڈال رہے تھے۔ جب حضرت فاطمۃ الزہراء نے دیکھا کہ پانی ڈالنے سے خون میں اضافہ ہی ہو رہا ہے تو آپ نے بوری کا ایک ٹکڑا پکڑا اور اسے جلایا حتیٰ کہ وہ راکھ بن گیا۔ اسے زخم پر چپکا دیا تو خون رک گیا۔ اس سے پہلے سنا اور مسواک کا بیان گزر چکا ہے۔

(1832)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ فِي الْعَجْوَةِ الْعَالِيَةِ شِفَاءً، وَاِنَّهَا تِرْيَاقٌ اَوَّلَ الْبُكْرَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم:٥٣٤١]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اونچی عجوہ میں شفا ہے۔ اس کا صبح

سویرے کھانا زہر کا تریاق ہے۔

(1833)۔ وَعَنْ اُمِّ الْمُنْذِرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَعَهُ عَلِيٌّ، وَلَنَا دَوَالٍ مُعَلَّقَةٌ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاْكُلُ وَعَلِيٌّ مَعَهُ يَاْكُلُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِعَلِيٍّ، مَهْ يَا عَلِيُّ فَاِنَّكَ نَاقِهٌ، قَالَتْ فَجَعَلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ سِلْقًا وَشَعِيْرًا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَا عَلِيُّ مِنْ هٰذَا فَاَصِبْ فَاِنَّهُ اَوْفَقُ لَكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [مسند احمد حديث رقم:٢٧١١٦، ابوداؤد حديث رقم:٣٨٥٦، ترمذی حديث رقم:٢٠٣٧، ابن ماجة حديث رقم:٣٤٤٢]۔ الحديث حسن

ترجمہ: حضرت ام منذر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے۔ اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرت علی ؓ تھے۔ ہماری کھجوروں کے گچھے لٹک رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ ان میں سے کھانے لگے اور حضرت علی ؓ بھی آپ ﷺ کے ساتھ کھانے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی ؓ سے فرمایا: اے علی رک جا تمہیں کمزوری ہے۔ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے لیے چقندر اور جو پکائے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے علی اس میں سے کھاؤ۔ یہ تمہاری طبیعت کے موافق ہے۔

(1834)۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يُعْلَمْ مِنْهُ طِبٌّ فَهُوَ ضَامِنٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ [ابوداؤد حديث رقم:٤٥٨٦، نسائی حديث رقم:٤٨٣٠، ابن ماجة حديث رقم:٣٤٦٦]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے طبابت کی اور وہ طب نہیں جانتا تھا تو وہ نقصان کا ذمہ دار ہے۔

(1835)۔ وَعَنْ عَلِيٍّ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُ الدَّوَاءِ الْقُرْآنُ رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم:٣٥٣٣]۔

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے بہتر دوا قرآن ہے۔

بَابُ الرُّقْيَةِ

دم کرنے کا باب

(1836)۔ عَنْ عَوْفِ ابْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ ؓ قَالَ كُنَّا نَرْقِيْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا يَا

رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِي ذٰلِكَ؟ فَقَالَ اعْرِضُوا عَلَيَّ رُقَاكُمْ ، لَا بَأْسَ بِالرُّقٰى مَالَمْ يَكُنْ فِيهِ شِرْكٌ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٥٧٣٢ ، ابوداؤد حديث رقم:٣٨٨٦]۔

ترجمہ: حضرت عوف بن مالک اشجعی ؓ فرماتے ہیں کہ ہم زمانہ جاہلیت میں جھاڑ پھونک کرتے تھے۔ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ اسکے بارے میں آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: اپنے دم میرے سامنے پیش کرو۔ دم کرانے میں کوئی حرج نہیں جب تک اس میں شرک نہ ہو۔

(1837)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ اَنْ نَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ٥٧٢٠، ٥٧٢٢، بخاري حديث رقم:٥٧٣٨ ، ابن ماجة حديث رقم:٣٥١٢ ، مسند احمد حديث رقم:٢٤٣٩٩]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حکم دیا کہ ہم نظر کا دم کرائیں۔

(1838)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ، اَلْعَيْنُ حَقٌّ وَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابِقَ الْقَدْرِ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ وَاِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوا رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٥٧٠٢ ، ترمذى حديث رقم:٢٠٦٢]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: نظر کا لگ جانا حق ہے۔ اگر کوئی چیز تقدیر سے آگے نکل سکتی تو نظر آگے نکل جاتی۔ جب تم لوگوں سے غسالہ مانگا جائے تو غسالہ کر کے دیا کرو۔

(1839)۔ وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّهُ قَالَ رَاٰى عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَغْتَسِلُ فَقَالَ مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ وَلَا جِلْدَ مُخَبَّاَةٍ ، فَلُبِطَ سَهْلٌ ، فَاُتِيَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ لَكَ فِي سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ؟ وَ اللّٰهِ مَا يَرْفَعُ رَاْسَهُ ، فَقَالَ هَلْ تَتَّهِمُونَ لَهُ اَحَدًا؟ قَالُوا نَتَّهِمُ عَامِرَ بْنَ رَبِيعَةَ ، قَالَ فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَامِرًا فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ وَقَالَ عَلَامَ يَقْتُلُ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ؟ اَلَّا بَرَّكْتَ؟ اِغْتَسِلْ لَهُ فَغَسَلَ عَامِرٌ وَجْهَهُ وَ يَدَيْهِ وَمِرْفَقَيْهِ وَ رُكْبَتَيْهِ وَاَطْرَافَ رِجْلَيْهِ وَ دَاخِلَةَ اِزَارِهِ فِي قَدَحٍ ، ثُمَّ صُبَّ عَلَيْهِ فَرَاحَ سَهْلٌ مَعَ النَّاسِ لَيْسَ بِهِ بَاْسٌ رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ مَاجَةَ [موطا امام مالك كتاب العين حديث رقم:٢، ابن ماجة حديث رقم:٣٥٠٩ ، مسند احمد حديث رقم:١٥٩٨٦]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف فرماتے ہیں کہ حضرت عامر بن ربیعہ نے مجھے غسل کرتے ہوئے دیکھا تو کہا: میں نے آج جیسا نہ دن دیکھا ہے اور ایسی خوبصورت کھال۔ راوی فرماتے ہیں کہ حضرت سہل گر پڑے۔ انہیں

رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جایا گیا۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ! سہل بن حنیف کے لیے کچھ چارہ کریں۔ اللہ کی قسم وہ تو سر بھی نہیں اٹھاتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارا کسی پر اسے نظر لگانے کا شبہ ہے؟ عرض کرنے لگے ہم عامر بن ربیعہ کو مورد الزام سمجھتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عامر کو بلوایا اور ان پر سخت ناراض ہوئے اور فرمایا تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو قتل کیوں کرتا ہے؟ کیا تم نے اسے برکت کی دعا نہیں دی تھی؟ اس کے لیے دھو دے۔ حضرت عامر نے اپنا چہرہ، ہاتھ، کہنیاں، گھٹنے، پاؤں کے اطراف اور اپنے تہبند کا اندرونی حصہ ایک پیالے میں دھو کر دیا۔ پھر وہ ان پر ڈالا گیا تو حضرت سہل لوگوں کے ساتھ یوں چلنے لگے جیسے انہیں کوئی تکلیف تھی ہی نہیں۔

(1840)۔ وَعَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ؓ اَنَّ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كَانُوا فِي سَفَرٍ ، فَمَرُّوا بِحَيٍّ مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوهُمْ فَلَمْ يُضَيِّفُوهُمْ ، فَقَالُوا لَهُمْ هَلْ فِيكُمْ رَاقٍ فَاِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ لَدِيغٌ ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ نَعَمْ ، فَاَتَاهُ ، فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَاَ الرَّجُلُ ، فَاُعْطِيَ قَطِيعًا مِنْ غَنَمٍ فَاَبٰى اَنْ يَقْبَلَهَا وَ قَالَ حَتّٰى اَذْكُرَ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ ، فَقَالَ يَارَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَ اللّٰهِ مَا رَقَيْتُ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ، فَتَبَسَّمَ وَ قَالَ وَمَا اَدْرَاكَ اَنَّهَا رُقْيَةٌ؟ ثُمَّ قَالَ خُذُوا مِنْهُمْ وَاضْرِبُوا لِي بِسَهْمٍ مَعَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ وَفِي الرُّقْيَةِ اَحَادِيثُ كَثِيرَةٌ وَفِي الْبُخَارِي اَنَّهُ قَالَ مَا اَنَا بِرَاقٍ حَتّٰى تَجْعَلُوا لَنَا جُعْلًا ، فَصَالَحُوهُمْ عَلٰى قَطِيعٍ مِنَ الْغَنَمِ ، فَلَمَّا قَدِمُوا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَدْ اَصَبْتُمْ ، اِقْسِمُوا وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ سَهْمًا فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ [مسلم حديث رقم:٥٧٣٣ ، بخارى حديث رقم:٥٧٤٩ ، ترمذى حديث رقم:٢٠٦٣، ٢٠٦٤، ابن ماجة حديث رقم:٢١٥٦]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے کچھ لوگ سفر پر تھے۔ وہ عرب کے قبیلوں میں سے ایک قبیلے کے پاس سے گزرے۔ انہوں نے ان سے مہمان نوازی کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے مہمان ٹھہرانے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے پوچھا کیا تم لوگوں میں کوئی دم کرنے والا ہے؟ قبیلے کے سردار کو سانپ نے ڈس لیا ہے۔ صحابہ میں سے ایک آدمی نے کہا ہاں۔ وہ ان کے پاس گئے اور اسے سورہ فاتحہ پڑھ کر دم فرمایا تو آدمی ٹھیک ہو گیا۔ انہیں بکریوں کا ایک گلہ دیا گیا۔ انہوں نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا جب تک رسول اللہ ﷺ سے اس کی بابت پوچھ نہ لیں۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ کو ساری بات بتائی۔ عرض کیا یارسول اللہ، اللہ کی قسم میں نے صرف فاتحۃ الکتاب سے دم کیا تھا۔ آپ ﷺ مسکرائے اور فرمایا: تمہیں کیسے پتا چلا کہ یہ دم ہے؟ پھر فرمایا: ان

سے بکریاں وصول کرلو اور ان میں اپنے ساتھ میرا حصہ بھی رکھو۔

دم کے بارے میں کثرت سے احادیث موجود ہیں۔ بخاری کی روایت میں ہے کہ صحابی نے فرمایا: میں اس وقت تک دم نہیں کروں گا جب تک تم اس کا ہدیہ طے نہ کرو۔ انہوں نے ان سے بکریوں کے ایک گلے پر طے کرلیا۔ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں نے ٹھیک کیا ہے۔ بکریاں آپس میں تقسیم کرلو اور ان میں اپنے ساتھ میرا حصہ بھی رکھو۔ نبی کریم ﷺ ہنس پڑے۔

(1841) ۔وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا فَزِعَ أَحَدُكُمْ فِي النَّوْمِ فَلْيَقُلْ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ، فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو يُعَلِّمُهَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَلَدِهِ وَمَنْ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهُمْ وَكَتَبَهَا فِي صَكٍّ، ثُمَّ عَلَّقَهَا فِي عُنُقِهِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ [ابوداود حديث رقم:٣٨٩٣، ترمذى حديث رقم:٣٥٢٨، مسند احمد حديث رقم:٦٧٠٥]۔ قال الترمذى حسن غريب

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جب کوئی شخص نیند میں ڈر جائے تو کہے "میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں اس کے کامل کلمات کے ذریعے اس کے غضب اور سزا سے اور اسکے بندوں کے شر سے اور شیطانوں کی چھیڑ خوانی سے اور اس سے کہ وہ حاضر ہوں" وہ خواب اسے نقصان نہیں دے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو کی اولاد میں سے جو بالغ ہو جاتا اور جو بالغ نہ ہوتا اسے آپ یہی دعا سکھاتے تھے اور اسے ایک کاغذ پر لکھتے تھے پھر اسے اس کے گلے میں لٹکاتے تھے۔

(1842) ۔وَعَنْ عَطَاءٍ فِي الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ فِي عُنُقِهَا التَّعْوِيذُ أَوِ الْكِتَابُ، قَالَ إِنْ كَانَ فِي أَدِيمٍ فَلْتَنْزِعْهُ وَإِنْ كَانَ فِي قَصَبَةٍ مُصَاغَةٍ مِنْ فِضَّةٍ فَلَا بَأْسَ إِنْ شَاءَتْ وَضَعَتْ وَإِنْ شَاءَتْ لَمْ تَفْعَلْ، قِيلَ لِعَبْدِ اللَّهِ تَقُولُ هَذَا؟ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [سنن الدارمى حديث رقم:١١٧٧]۔

ترجمہ: حضرت عطاء تابعی سے ایسی عورت کے بارے میں پوچھا گیا جو حائضہ ہو اور اس کے گلے میں تعویذ یا تحریر ہو تو فرمایا: اگر وہ چمڑے میں ہو تو اسے اتار دے اور اگر چاندی کے پترے پر ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں اگر چاہے تو رکھ دے اور اگر چاہے تو نہ رکھے۔ حضرت عبداللہ سے پوچھا گیا کہ آپ کا یہی فیصلہ ہے؟ فرمایا: ہاں۔

كِتَابُ جَوَاهِرِ الْحِكَمِ

حکمت کے موتیوں کی کتاب

(1843) ۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم:٧٤٩٨، بخارى حديث رقم:٦١٣٣، ابوداؤد حديث رقم:٤٨٦٢، ابن ماجة حديث رقم:٣٩٨٢، مسند احمد حديث رقم:٨٩٥٠]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن ایک سوراخ میں سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔

(1844) ۔وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اَلْأَنَاةُ مِنَ اللَّهِ وَالْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [ترمذى حديث رقم:٢٠١٢]۔ وقال غريب

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آہستگی اللہ کی طرف سے ہے اور جلدی شیطان کی طرف سے ہے۔

(1845) ۔وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا حَلِيمَ إِلَّا ذُو عَثْرَةٍ وَلَا حَكِيمَ إِلَّا ذُو تَجْرِبَةٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ [ترمذى حديث رقم:٢٠٣٣، مسند احمد حديث رقم:١١٦٦٧، شعب الايمان للبيهقى حديث رقم:٤٦٤٨]۔ قال الترمذى حسن غريب

ترجمہ: حضرت ابوسعید ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی حلم والا نہیں سوائے لغزش والے کے اور کوئی حکیم نہیں سوائے تجربہ کار کے۔

(1846) ۔وَعَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَوْصِنِي، قَالَ خُذِ الْأَمْرَ بِالتَّدْبِيرِ فَإِنْ رَأَيْتَ فِي عَاقِبَتِهِ خَيْرًا فَامْضِهِ وَإِنْ خِفْتَ غَيًّا فَأَمْسِكْ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ [شرح السنة حديث رقم:٣٦٠٠]۔ فيه ابان وهو متروك

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا مجھے وصیت فرمائیں۔ فرمایا: کام کو تدبیر سے ہاتھ ڈال اور تم دیکھو کہ اسکے انجام میں بہتری ہے تو اسے کر گزرو اور اگر اس میں نقصان کا ڈر محسوس کرو تو رک جاؤ۔

(1847) ۔وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

[ترمذی حدیث رقم:٢٨٢٢]۔ الحديث حسن

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس سے مشورہ مانگا جائے وہ امانت دار ہوتا ہے۔

(1848)۔وَعَنْ مُعَاوِيَةَ ؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ إِنَّكَ إِذَا اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ النَّاسِ أَفْسَدْتَهُمْ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ [ابو داؤد حديث رقم:٤٨٨٨]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت معاویہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب تم لوگوں کے بھید کی جستجو کرو گے تو انہیں بگاڑ دو گے۔

(1849)۔وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ ؓ قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا عَقْلَ كَالتَّدْبِيْرِ وَلَا وَرَعَ كَالْكَفِّ وَلَا حَسَبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ [شعب الايمان للبيهقي حديث رقم:٤٦٤٦، ابن ماجة حديث رقم:٤٢١٨]۔ ضعيف وله طرق بعضها اشد ضعفا من بعض فلا يصلح تحسينه

ترجمہ: حضرت ابوذر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تدبیر جیسی کوئی عقل نہیں، زبان پر قابو جیسا کوئی ورع نہیں، اچھے اخلاق جیسا کوئی حسب نہیں۔

(1850)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْاِقْتِصَادُ فِي النَّفَقَةِ نِصْفُ الْمَعِيْشَةِ وَالتَّوَدُّدُ إِلَى النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ وَحُسْنُ السُّؤَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ [شعب الايمان للبيهقي حديث رقم:٦٥٦٨]۔ الحديث ضعيف جداً

ترجمہ: حضرت ابن عمر ؓ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خرچ میں میانہ روی آدھی معاشیات ہے اور لوگوں کے ساتھ محبت سے پیش آنا آدھی عقل ہے اور سوال کا سلیقہ آدھا علم ہے۔

(1851)۔وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْأُوْلٰى، إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حديث رقم:٣٤٨٣، ٣٤٨٤، ٦١٢٠، ابوداؤد حديث رقم:٤٧٩٧، ابن ماجة حديث رقم:٤١٨٣، مسند احمد حديث رقم:١٧٠٩٤]۔

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگلی نبوتوں کے کلام سے جو کچھ لوگوں نے پایا اس میں سے یہ تھا کہ "اگر تجھے حیا نہیں تو جو چاہے کرتا رہ"۔

(1852)۔وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ ؓ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ، قَالَ، اَلْبِرُّ

حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم:٦٥١٦، ٦٥١٧، ترمذی حديث رقم:٢٣٨٩، سنن الدارمي حديث رقم:٢٧٩١، مسند احمد حديث رقم:١٧٦٥١]۔

ترجمہ: حضرت نواس بن سمعان ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نیکی اور گناہ کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: نیکی اچھے اخلاق ہیں اور گناہ وہ ہے جو تیرے سینے میں چھپے اور تو نہ چاہے کہ لوگ اس سے آگاہ ہوں۔

(1853)۔وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم:٢٤٢٠، بخاری حديث رقم:٦٤٤٦، ترمذی حديث رقم:٢٣٧٣، ابن ماجة حديث رقم:٤١٣٧، مسند احمد حديث رقم:٧٥٧٢، ٨١٩٤]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امیری زیادہ دولت سے نہیں ہوتی بلکہ امیری دل کی امیری ہے۔

(1854)۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِزْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبُّكَ اللّٰهُ وَازْهَدْ فِيْمَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبُّكَ النَّاسُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم:٤١٠٢]۔

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا سے بے رغبت ہو جا اللہ تجھ سے محبت رکھے گا۔ اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے بے نیاز ہو جا، لوگ تجھ سے محبت کریں گے۔

(1855)۔وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيْفِ وَفِي كُلٍّ خَيْرٌ، اِحْرِصْ عَلٰى مَا يَنْفَعُكَ، وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجِزْ، وَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا، وَلٰكِنْ قُلْ قَدَّرَ اللّٰهُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ، فَإِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطٰنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم:٦٧٧٤، ابن ماجة حديث رقم:٧٩، مسند احمد حديث رقم:٨٨٥٠]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مضبوط مومن اللہ کے ہاں کمزور مومن سے زیادہ اچھا اور محبوب ہے۔ ویسے دونوں اچھے ہیں۔ اپنے فائدے کے کام کی کوشش کر اور اللہ سے مدد مانگ اور سستی نہ کر۔ اگر تجھے کوئی نقصان دہ چیز پیش آ جائے تو مت کہہ کہ اگر میں ایسے کرتا تو ایسے ہوتا، بلکہ کہہ: اللہ نے مقدر کیا تھا اور جو اس نے چاہا وہ کر دیا۔ کاش کے لفظ سے شیطانی عمل کا دروازہ کھلتا ہے۔

(1856)۔وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَوْ أَنَّكُمْ

تَتَوَكَّلُونَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ تَغْدُو خِمَاصاً وَتَرُوحُ بِطَاناً رَوَاهُ التِّرْمَذِي وَابْنُ مَاجَةَ[ترمذی حدیث رقم:٢٣٤٤ ، ابن ماجة حدیث رقم:٤١٦٤ ، مسند احمد حدیث رقم:٢٠٦]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اگر تم لوگ اللہ پر توکل کرو جس طرح توکل کا حق ہے تو وہ تمہیں اس طرح رزق دے جیسے پرندوں کو دیتا ہے صبح خالی پیٹ جاتے ہیں اور رج کے آتے ہیں۔

(1857)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ رَوَاهُ اَبُو دَاوُد[ابوداؤد حدیث رقم:٤٨٤٢]۔ مرسل صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لوگوں سے ان کے مرتبے کے مطابق پیش آؤ۔

(1858)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ، اَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيمٌ وَالْفَاجِرُ خَبٌّ لَئِيمٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُو دَاوُد وَالتِّرْمَذِي[مسند احمد حدیث رقم:٩١٤٢، ابوداؤد حدیث رقم:٤٧٩٠، ترمذی حدیث رقم:١٩٦٤]۔ قال الترمذی غریب

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: مومن بھولا اور مہربان ہوتا ہے اور کافر چالباز اور مکار ہوتا ہے۔

(1859)۔ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ رَوَاهُ اَبُو دَاوُد[ابوداؤد حدیث رقم:٥١٣٠، مسند احمد حدیث رقم:٢١٧٥١ ، ٢٧٦١٦]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت ابودرداء ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: کسی چیز کی محبت تجھے اندھا بھی کر دیتی ہے اور بہرہ بھی۔

(1860)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَمَتَ نَجَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمَذِي وَالدَّارِمِي[مسند احمد حدیث رقم:٦٤٨٨ ، ٦٦٦٣ ، ترمذی حدیث رقم:٢٥٠١، دارمی حدیث رقم:٢٧١٥ ، شعب الایمان للبیهقی حدیث رقم:٤٩٨٣]۔ صحیح غریب

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو خاموش رہا نجات پا گیا۔

(1861)۔ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ

تَرْكُ مَالَا يَعْنِيهِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَ اَحْمَدُ وَرَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ وَالتِّرْمَذِي عَنْهُمَا[موطا امام مالك ، كتاب حسن الخلق حديث رقم:٣ ، ابن ماجة حديث رقم:٣٩٧٦ ، ترمذی حديث رقم:٢٣١٧ ، ٢٣١٨ ، مسند احمد حديث رقم:١٧٤٢]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت علی بن حسین ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی آدمی کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ اس چیز کو ترک کر دے جس سے اس کا تعلق نہیں۔

(1862)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْراً رَوَاهُ الْبُخَارِي[بخاری حدیث رقم:٥١٤٦ ، ٥٧٦٧ ، ترمذی حدیث رقم:٢٠٢٨، ابوداؤد حدیث رقم:٥٠٠٧]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بعض بیان جادو ہوتے ہیں۔

(1863)۔ وَعَنْ يَعْلَىٰ ﷺ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّ الْوَلَدَ مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ[مسند احمد حدیث رقم:١٧٥٧٦، ابن ماجة حدیث رقم:٣٦٦٦]۔

ترجمہ: حضرت یعلی ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اولاد بخیل اور بزدل بنا دیتی ہے۔

(1864)۔ وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ دَعْ مَا يُرِيبُكَ اِلَى مَا لَا يُرِيبُكَ ، فَاِنَّ الصِّدْقَ طَمَانِيْنَةٌ وَاِنَّ الْكِذْبَ رِيبَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمَذِي[مسند احمد حدیث رقم:١٧٢٨، ترمذی حدیث رقم:٢٥١٨، نسائی حدیث رقم:٥٧١١ ، سنن الدارمی حدیث رقم:٢٥٣٥]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت سیدنا حسن بن علی ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث یاد کی: جو چیز یقینی ہو اسکے مقابلے پر اس چیز کو ترک کر دے جو تجھے شک میں ڈالے۔ پس بے شک سچائی اطمینان فراہم کرتی ہے اور جھوٹ شک میں ڈالتا ہے۔

(1865)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ شِرَّةً وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةً رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حدیث رقم:٢٤٥٣]۔ وقال حسن صحیح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر چیز کا ایک عروج ہے اور ہر عروج کو زوال ہے۔

(1866)۔ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الرِّزْقَ لَيَطْلُبُ الْعَبْدَ كَمَا يَطْلُبُهُ اَجَلُهُ رَوَاهُ اَبُو نُعَيْمٍ فِي الْحُلْيَةِ[حلیة الاولیاء ٨٦/٦]۔ اسنادہ صحیح ولہ شاهد

ترجمہ: حضرت ابودرداء ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک رزق بندے کو اس طرح تلاش

کرتا ہے جیسے اسے اس کی موت تلاش کرتی ہے۔

(1867)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرْعَةِ، اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِیْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حديث رقم:٦٦٤٣، بخاری حديث رقم:٦١١٤، ابوداؤد حديث رقم:٤٧٧٩، مسند احمد حديث رقم:٧٢٣٨]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: طاقتور وہ نہیں جو پچھاڑ دے بلکہ طاقتور وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے۔

(1868)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَايَنَةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حديث رقم:٢٤٥١]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت ابن عباس ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سنی ہوئی بات آنکھوں دیکھی کی طرح نہیں ہوتی۔

(1869)۔ وَعَنْ عُمَرَ ؓ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَا اَيُّهَا النَّاسُ تَوَاضَعُوْا فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ فَهُوَ فِیْ نَفْسِهٖ صَغِيْرٌ وَفِیْ اَعْيُنِ النَّاسِ عَظِيْمٌ، وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللّٰهُ فَهُوَ فِیْ اَعْيُنِ النَّاسِ صَغِيْرٌ وَفِیْ نَفْسِهٖ كَبِيْرٌ، حَتّٰى لَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِمْ مِنْ كَلْبٍ اَوْ خِنْزِيْرٍ رَوَاهُ الْبَيْهَقِیْ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [شعب الايمان للبيهقی حديث رقم:٨١٤٠]۔ اسناده صحيح

ترجمہ: حضرت عمر فاروق ؓ نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا: اے لوگو! عاجزی اختیار کرو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے اللہ کی خاطر عاجزی اختیار کی اللہ نے اسے بلند کر دیا۔ وہ لوگوں میں اپنے آپ کو چھوٹا سمجھتا ہے مگر لوگوں کی نظر میں عظیم ہوتا ہے اور جس نے تکبر کیا اللہ نے اسے گرا دیا۔ وہ لوگوں کی نظروں میں حقیر ہوتا ہے اور اپنے خیال میں بڑا ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ لوگوں کی نظروں میں خنزیر اور کتے سے بھی بدتر ہوتا ہے۔

(1870)۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَّمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمَذِیْ [مسند احمد حديث رقم:٧٥٢١، ترمذی حديث رقم:١٩٥٥]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی ناشکرا ہے۔

(1871)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا اَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ رَوَاهُ

مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٧، ابوداؤد حديث رقم:٤٩٩٢]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ ہر سنی سنائی بات آگے کرتا رہے۔

(1872)۔ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اَلْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ رَوَاهُ الْبُخَارِیْ [بخاری حديث رقم:٢٩٨٩]۔

ترجمہ: انہی نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: اچھا بول بھی صدقہ ہے۔

(1873)۔ وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُرْحَمُ مَنْ لَّا يَرْحَمُ النَّاسَ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِیْ [مسلم حديث رقم:٦٠٣٠، بخاری حديث رقم:٧٣٧٦، ترمذی حديث رقم:١٩٢٢، مسند احمد حديث رقم:١٩١٩٤]۔

ترجمہ: حضرت جریر بن عبداللہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

(1874)۔ وَعَنْ بُرَيْدَةَ ؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤد [ابوداؤد حديث رقم:٥٠١٢]۔ فيه من لا يعرف و الا فصحيح

ترجمہ: حضرت بریدہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بعض علم بھی جہالت ہوتے ہیں۔

(1875)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ، قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِیَّ ﷺ عَاشِرَ عَشَرَةٍ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ، فَقَالَ: يَا نَبِیَّ اللّٰهِ، مَنْ اَكْيَسُ النَّاسِ وَاَحْزَمُ النَّاسِ؟ قَالَ: اَكْثَرُهُمْ ذِكْرًا لِّلْمَوْتِ، وَاَشَدُّهُمْ اِسْتِعْدَادًا لِّلْمَوْتِ قَبْلَ نُزُوْلِ الْمَوْتِ، اُولٰٓئِكَ هُمُ الْاَكْيَاسُ، ذَهَبُوْا بِشَرَفِ الدُّنْيَا وَكَرَامَةِ الْاٰخِرَةِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ [المعجم الاوسط للطبرانی حديث رقم:٦٤٨٨]۔ اخرجه فی الصغير ايضا ونقله الهيثمی فی مجمع الزوائد، اسناده صحيح الا قال الهيثمی فيه محمد بن علی بن شيبة المصری لم اجده

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں دسویں مہینے کی دس تاریخ کو حاضر ہوا، آپ کے پاس انصار میں سے ایک آدمی حاضر ہوا، اس نے عرض کیا یا نبی اللہ! سب لوگوں سے زیادہ سمجھدار اور سب سے زیادہ محتاط کون ہے؟ فرمایا: جو شخص اُن میں سب سے زیادہ موت کو یاد کرتا ہو اور سب سے زیادہ موت کیلئے تیار ہو اس سے پہلے کہ موت نازل ہو، وہی لوگ سب سے زیادہ سمجھدار ہیں، وہی دنیا کا شرف اور آخرت کی کرامت پا گئے ہیں۔

(1876)۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ رَوَاهُ

مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:۱۱۶۸، بخاری حدیث رقم:۲۹۷۷، نسائی حدیث رقم:۳۰۸۷، مسند احمد حدیث رقم:۷۶۰۲]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے جامع کلام دے کر بھیجا گیا ہے۔

(1877)۔وَعَنْ اَبِی ذَرٍّ ﷺ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ بِطُوْلِهٖ اِلٰی اَنْ قَالَ، قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَوْصِنِی، قَالَ اُوْصِیْکَ بِتَقْوَی اللّٰهِ فَاِنَّهٗ اَزْیَنُ لِاَمْرِکَ کُلِّهٖ، قُلْتُ زِدْنِی، قَالَ عَلَیْکَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَذِکْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَاِنَّهٗ ذِکْرٌ لَکَ فِی السَّمَاءِ وَنُوْرٌ لَکَ فِی الْاَرْضِ، قُلْتُ زِدْنِی، قَالَ عَلَیْکَ بِطُوْلِ الصَّمْتِ فَاِنَّهٗ مَطْرَدَةٌ لِلشَّیْطَانِ وَعَوْنٌ لَکَ عَلٰی اَمْرِ دِیْنِکَ، قُلْتُ زِدْنِی، قَالَ اِیَّاکَ وَکَثْرَةَ الضِّحْکِ فَاِنَّهٗ یُمِیْتُ الْقَلْبَ وَیَذْهَبُ بِنُوْرِ الْوَجْهِ، قُلْتُ زِدْنِی، قَالَ قُلِ الْحَقَّ وَاِنْ کَانَ مُرًّا، قُلْتُ زِدْنِی، قَالَ لَا تَخَفْ فِی اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ، قُلْتُ زِدْنِی، قَالَ لِیَحْجُزْکَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ نَفْسِکَ رَوَاهُ الْبَیْهَقِی فِی شُعَبِ الْاِیْمَانِ [شعب الایمان للبیهقی حدیث رقم:۴۹۴۲]۔ اسنادہ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوذر ﷺ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ آگے آپ نے لمبی حدیث بیان فرمائی ہے۔ یہاں تک کہ فرمایا: میں نے عرض کیا یارسول اللہ مجھے نصیحت فرمائیں۔ فرمایا: میں تجھے اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ یہ چیز تمام معاملات کی زینت ہے۔ میں نے عرض کیا مزید فرمائیں۔ فرمایا: قرآن کی تلاوت اور اللہ عزوجل کا ذکر لازم پکڑ، یہ تیرے لیے آسمان میں ذکر کا سبب ہے اور زمین میں تیرے لیے نور ہے۔ میں نے عرض کیا مزید فرمائیں۔ فرمایا: دیر تک خاموش رہا کرو۔ یہ چیز شیطان کو بھگانے والی ہے اور تیرے دینی معاملات میں تیری مددگار ہے۔ میں نے عرض کیا مزید فرمائیں۔ فرمایا: زیادہ ہنسنے سے بچو، زیادہ ہنسی دل کو مردہ کر دیتی ہے اور چہرے کا نور ختم کر دیتی ہے۔ میں نے عرض کیا مزید فرمائیں۔ فرمایا: حق کہو خواہ کڑوا ہو۔ میں نے عرض کیا مزید فرمائیں۔ فرمایا: اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے مت ڈر۔ میں نے عرض کیا مزید فرمائیں۔ فرمایا: جو کچھ تو اپنے بارے میں جانتا ہے وہ تجھے لوگوں کے خلاف بولنے سے روکے رکھے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَجَمِیْعِ رُوَاةِ اَحَادِیْثِ هٰذَا الْکِتَابِ مِنْ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ کَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰی وَ عَلَیْنَا مَعَهُمْ اِلٰی یَوْمِ الْحِسَابِ اِنَّکَ اَنْتَ الْکَرِیْمُ الْوَهَّابُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فہرست مضامین